

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

معزز قارئین توجہ فرمائیں!

کتاب و سنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب.....

← عام قاری کے مطالعے کے لیے ہیں۔

← مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق و اجازت کے بعد آپ لوڈ (Upload)

کی جاتی ہیں۔

← دعوتی مقاصد کی خاطر ڈاؤن لوڈ، پرنٹ، فوٹوکاپی اور الیکٹرانک ذرائع سے محض مندرجات نشر و اشاعت کی مکمل اجازت ہے۔

☆ تنبیہ ☆

← کسی بھی کتاب کو تجارتی یا مادی نفع کے حصول کی خاطر استعمال کرنے کی ممانعت ہے۔

← ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کے لیے استعمال کرنا اخلاقی، قانونی و شرعی جرم ہے۔

﴿اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں﴾

← نشر و اشاعت، کتب کی خرید و فروخت اور کتب کے استعمال سے متعلقہ کسی بھی قسم کی معلومات کے لیے رابطہ فرمائیں۔

kitabosunnat@gmail.com

www.KitaboSunnat.com

الْوَلِيُّ وَالْمَرْحُومُ

فِي مَا اتَّفَقَ عَلَيْهِ الشَّيْخَانِ

صحيح بخاری و صحیح مسلم کی
مستفق علیہ احادیث کا مجموعہ

www.KitaboSunnat.com

جلد دوم

مترجم

فضيلة الشيخ محمد فواز عابدين

ترجمہ مولانا محمد اودر آرزو رحمہ اللہ ① مولانا عبدالرشید تونسوی

عزیز سسٹمز
اردو بازار لاہور پاکستان

مکتبہ قرآنیہ

مسلك كتاب و سنت کے فروغ کے لیے کوشاں

خوبصورت اور معیاری مطبوعات

243-9

جلد اول - ج

جملہ حقوق محفوظ ہیں

اشاعت اول اگست 1997ء

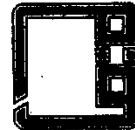
www.KitaboSunnat.com

ابو بکر قدوسی
ندیم یونس پرنٹرز
480/- روپے



MAKTABA-E-QUDDUSIYA

GHAZNI STREET URDU BAZAR
LAHORE - PAKISTAN PH : 042-7351124





فہرست عنوانات جلد دوم

www.KitaboSunnat.com

۲۲۔ مساقات کے مسائل

- ۳۰ (۱) کچھ پھل اور فصل پر مساقات کرنا
- ۳۱ (۲) درخت لگانے اور کھیتی کرنے کی فضیلت
- ۳۱ (۳) آفت سے جو نقصان ہو اس کو مجراونا
- ۳۲ (۴) قرض سے کچھ معاف کر دینا مستحب ہے اگر قرض دار کو تکلیف ہو
- ۳۳ (۵) اگر خریدار مفلس ہو جائے اور بائع مشتری کے پاس اپنی چیز عینہ پائے تو واپس لے سکتا ہے
- ۳۳ (۶) مفلس کو مہلت دینے کی فضیلت
- ۳۳ (۷) جو شخص مالدار ہو اس کو قرض ادا کرنے میں دیر کرنا حرام ہے اور جب قرض مالدار کو منتقل کیا جائے تو قرض خواہ کے لیے اس کا قبول کرنا مستحب ہے
- ۳۳ (۸) جو پانی زیادہ ہو اس کا بیچنا حرام ہے
- ۳۳ (۹) کتے کی قیمت، نجوی کی مٹھالی اور زنا کی اجرت حرام ہے
- ۳۵ (۱۰) کتے ہلاک کرنے کا حکم
- ۳۶ (۱۱) بچنے لگانے کی اجرت حلال ہے
- ۳۶ (۱۲) شراب بیچنا حرام ہے
- ۳۶ (۱۳) شراب، مردار، خنزیر اور بتوں کی بیع حرام ہے
- ۳۸ (۱۴) سود کا بیان
- ۳۸ (۱۵) چاندی کی بیع سونے کے ساتھ ادھار منع ہے
- ۳۹ (۱۸) دو جنس غلہ کی بیع جائز ہے جب وہ برابر برابر ہوں
- ۴۰ (۲۰) حلال کو حاصل کرنے اور شبہ والی اشیاء چھوڑنے کا بیان
- ۴۱ (۲۱) اونٹ کا بیچنا اور سواری کی شرط طے کر لینا
- ۴۳ (۲۲) جانوروں کا قرض لے کر اس سے بہتر دینا مستحب ہے

- (۲۳) گروی رکھنا سفر اور حضور دونوں حالتوں میں جائز ہے ۴۴
- (۲۵) بیع سلم کا بیان ۴۴
- (۲۷) بیع میں قسم کھانے کی ممانعت ۴۴
- (۲۸) شفعہ کا بیان ۴۵
- (۲۹) ہمسلیہ کی دیوار میں لکڑی گاڑنا ۴۵
- (۳۰) ظلم کرنا اور دوسرے کی زمین چھیننا حرام ہے ۴۵
- (۳۱) جب راستہ میں اختلاف ہو تو کتنا راستہ رکھنا چاہیے ۴۶

۲۳- میراث کے احکام و مسائل

- (۱) حصہ والوں کو ان کے حصے دینے کا بیان اور جو باقی رہ جائے وہ قریبی مرد رشتہ دار کے لیے ہے ۴۷
- (۲) کلالہ کی میراث کا بیان ۴۷
- (۳) آیت کلالہ کے نزول کا بیان ۴۷
- (۴) میراث کے حقدار میت کے وارث ہیں ۴۸

۲۴- ہبہ اور صدقہ کے مسائل

- (۱) صدقہ دے کر دوبارہ اس سے وہی چیز خریدنا مکروہ ہے ۴۹
- (۲) صدقہ اور ہبہ کر کے لوٹانا حرام ہے البتہ باپ و دادا اگر ایسا کریں تو کوئی حرج نہیں ۴۹
- (۳) اولاد میں سے بعض لڑکوں کو کم دینا اور بعض کو زیادہ دینا مکروہ ہے ۵۰
- (۴) عمریٰ کا بیان ۵۰

۲۵- وصیت کے مسائل

- (۱) ایک تہائی وصیت کا بیان ۵۲
- (۲) صدقہ کا ثواب میت کو پہنچتا ہے ۵۳

- ۵۳ (۳) وقف کے مسائل
- ۵۴ (۴) جس کے پاس کوئی شے قابل وصیت نہ ہو اس کو وصیت نہ کرنا درست ہے

۲۶- نذر کے مسائل

- ۵۷ (۱) نذر پوری کرنے کا حکم
- ۵۷ (۲) نذر نہ ماننے کا بیان اور نذر کسی چیز کو نہیں روک سکتی
- ۵۸ (۳) جو یہ نذر مانے کہ وہ کعبہ تک پیدل جائے گا

۲۷- قسموں کے مسائل

www.KitaboSunnat.com

- ۵۹ (۱) غیر اللہ کی قسم کھانے کی ممانعت
- ۵۹ (۲) جورات و عزیزی کی قسم کھانے سے لا الہ الا اللہ پڑھنا چاہیے
- ۶۰ (۳) جو شخص کسی کام پر قسم کھائے پھر اس کے خلاف کو بہتر سمجھے تو اسی بہتر کو کرے اور قسم کا کفارہ ادا کرے
- ۶۳ (۵) قسم میں انشاء اللہ کہنے کا بیان
- ۶۳ (۶) ایسی قسم پر اصرار کی ممانعت جس سے گھر والوں کا نقصان ہو بشرطیکہ وہ کام حرام نہ ہو
- ۶۳ (۷) کافر کفر کی حالت میں کوئی نذر مانے پھر مسلمان ہو جائے تو کیا کرے؟
- ۶۵ (۹) نوعدی یا غلام پر زنا کی تمت لگانے کی سخت سزا کا بیان
- ۶۵ (۱۰) غلام کو اپنے جیسا کھلانے، پہنانے اور زیادہ بوجھ نہ ڈالنے کا بیان
- ۶۶ (۱۱) غلام کے دہرے اجر کا بیان جب وہ خدا کی عبادت کے ساتھ اپنے آقا کی خیر خواہی کرے
- ۶۷ (۱۲) دو مالکوں کے مشترکہ غلام کو آزاد کرنے کا بیان
- ۶۷ (۱۳) ”مدر“ کی بیع درست ہے

۲۸- قسامہ کے مسائل

- ۶۹ (۱) قسامہ کا بیان

- ۷۰ (۲) مردوں اور مسلمانوں سے لڑنے والوں کا حکم
- (۳) پتھر، تیز دھار آلے یا بھاری چیز سے قتل کرنے میں قصاص لازم ہوگا
- ۷۰ (۴) اسی طرح مرد کو عورت کے بدلے قتل کریں گے
- (۴) جب کوئی کسی کی جان یا عضو پر حملہ کرے اور وہ اس کا دفاع کرے
- ۷۱ اور مدافعت میں حملہ آور کی جان یا عضو کو نقصان پہنچے تو اس پر کوئی تاوان نہ ہوگا
- ۷۲ (۵) دانتوں اور اس طرح کے دیگر اعضاء میں قصاص کا بیان
- ۷۳ (۶) مسلمان کا قتل کب درست ہے؟
- ۷۳ (۷) جس نے قتل کی ابتداء کی اس کا گناہ
- ۷۳ (۸) قیامت کے دن سب سے پہلے خون کا فیصلہ ہوگا
- ۷۴ (۹) جان و مال اور عزت و آبرو کی حرمت کی تاکید
- ۷۵ (۱۱) پیٹ کے بچے کی دیت، قتل، خطا اور شبہ عمد کی دیت قاتل کے والد کے رشتہ داروں پر ہے

۲۹- حدود کے مسائل

- ۷۷ (۱) چوری کی حد اور اس کے نصاب کا بیان
- ۷۷ (۲) چور اگر شریف ہو (با اثر ہو) اس کا ہاتھ کلنا اور حدود میں سفارش کرنے کی ممانعت
- ۷۸ (۳) شادی شدہ عورت جب زنا کرے اس کو رجم کیا جائے گا
- ۷۹ (۵) زنا کا اعتراف کرنے والے پر حد لگانا
- ۸۰ (۶) زنا میں یہودیوں کے رجم کیے جانے کا بیان
- ۸۲ (۸) شراب پینے والے کو کتنے کوڑے لگائے جائیں
- ۸۳ (۹) تعزیر میں کتنے کوڑے لگانے جائز ہیں
- ۸۳ (۱۰) حد لگانے سے گناہ مٹ جاتا ہے
- ۸۳ (۱۱) جانور کسی کو مارے یا کلن یا کنویں میں کوئی گر پڑے تو اس کی دیت نہیں ہے

۳۰- احکام اور فیصلوں کے مسائل

- (۱) مدعی علیہ پر قسم ہوتی ہے ۸۵
- (۳) فیصلہ ظاہری دلائل پر ہوتا ہے اور گفتگو میں مہارت کے سبب اپنے حق میں فیصلہ کرانے والے کے بارے میں حکم ۸۵
- (۴) ہند ابو سفیان کی بیوی کا فیصلہ ۸۶
- (۵) بغیر ضرورت کے کثرت سے سوال کرنا، اپنے اوپر واجب الادا حقوق ادا نہ کرنے لیکن اوروں سے بغیر حق کے طلب کرنے کی ممانعت ۸۷
- (۶) جب حاکم کوئی اجتہاد کرتا ہے اگرچہ وہ صحیح ہو یا غلط، اس کے ثواب کا بیان ۸۷
- (۷) قاضی کو غصے کی حالت میں فیصلہ کرنا مکروہ ہے ۸۷
- (۸) غلط باتوں اور نئی باتوں کے ابطال کا بیان جو دین میں نکالی جائیں ۸۸
- (۱۰) مجتہدوں کے اختلاف کا بیان ۸۸
- (۱۱) حاکم وقت کو دونوں فریقوں کے درمیان صلح کرادینی بہتر ہے ۸۹

۳۱۔ گری پڑی چیز ملنے کے مسائل

www.KitaboSunnat.com

- (۲) مالک کی اجازت کے بغیر جانور کا دودھ دوہنا حرام ہے ۹۱
- (۳) مہمان نوازی کا بیان ۹۱

۳۰۔ جہاد کے مسائل

- (۱) جن کفار کو دعوت اسلام دی جا چکی ہو ان پر بغیر اطلاع کے حملہ کیا جاسکتا ہے ۹۳
- (۳) نرمی کے ساتھ پیش آنے اور نفرت نہ دلانے کا بیان ۹۳
- (۴) عہد شکنی حرام ہے ۹۳
- (۵) لڑائی میں دشمن سے مکر اور حیلہ درست ہے ۹۳
- (۶) جنگ کی آرزو کرنا مکروہ ہے اور جنگ کے وقت صبر کرنا لازم ہے ۹۳
- (۸) جنگ میں عورتوں اور بچوں کو مارنے کی ممانعت ۹۵
- (۹) رات کے حملہ میں بغیر ارادے کے عورتوں اور بچوں کا قتل درست ہے ۹۶
- (۱۰) کافروں کے درخت کاٹنا اور جلانا جائز ہے ۹۶

- (۱۱) امت محمدیہ کے لیے لوٹ کا مال بطور خاص حلال ہے ۹۶
- (۱۲) لوٹ کا بیان ۹۸
- (۱۳) مقتول کے مال و متاع کا حق دار اسے قتل کرنے والا ہے ۹۸
- (۱۴) جو مال کافروں کا بغیر لڑائی کے ہاتھ آئے اس کا حکم ۱۰۱
- (۱۵) نبی اکرم ﷺ کا فرما کہ ”ہمارے ترکے کا کوئی وارث نہیں بلکہ وہ صدقہ ہے“ ۱۰۲
- (۱۶) قیدی کو باندھنا قید کرنا اور اس کو مفت چھوڑ دینا جائز ہے ۱۰۸
- (۱۷) یہودیوں کو حجاز سے نکل دینے کا بیان ۱۱۰
- (۱۸) جو عہد توڑ ڈالے اس سے لڑائی درست ہے اور محصورین قلعہ کو کسی عادل شخص کی مالشی پر قلعہ سے باہر نکالنا جائز ہے ۱۱۱
- (۱۹) جب دو ضروری کام آجائیں تو کس کو پہلے کرنا چاہئے ۱۱۲
- (۲۰) انصار نے مہاجرین کو جو عطیات درخت اور پھل دیئے تھے جب اللہ تعالیٰ نے مہاجرین کو فتوحات کے سبب غنی کر دیا تو انہوں نے واپس لوٹا دینے دشمن کی سرزمین پر کھانا پینا ۱۱۳
- (۲۱) ہر قتل کے نام رسول اللہ ﷺ کے خط کا بیان جس میں اس کو دعوت اسلام دی گئی تھی ۱۱۵
- (۲۲) غزوہ حنین کا بیان ۱۲۰
- (۲۳) غزوہ طائف کا بیان ۱۲۱
- (۲۴) کعبہ سے بتوں کو ہٹانے کا بیان ۱۲۱
- (۲۵) صلح حدیبیہ کا بیان ۱۲۲
- (۲۶) غزوہ احد کا بیان ۱۲۳
- (۲۷) جس کو رسول اللہ ﷺ خود قتل کریں اس پر اللہ تعالیٰ کا غصہ بہت سخت ہے ۱۲۴
- (۲۸) رسول اللہ ﷺ نے مشرکوں اور منافقوں کے ہاتھوں جو تکلیف پائی اس کا ذکر ۱۲۴
- (۲۹) نبی ﷺ کا اللہ سے دعا کرنا اور منافقوں کی تکلیف پر صبر کرنا ۱۲۷
- (۳۰) ابو جہل کا قتل ۱۲۹
- (۳۱) یہود کے طائفوت کعب بن اشرف کا قتل ۱۳۰
- (۳۲) غزوہ خیبر کا بیان ۱۳۲
- (۳۳) غزوہ احزاب یعنی جنگ خندق کا بیان ۱۳۴

۱۳۵	(۳۵) غزوہ ذی قرد وغیرہ کا بیان
۱۳۶	(۳۷) مردوں کے ساتھ مل کر عورتوں کا جنگ کرنا
۱۳۷	(۳۹) رسول اللہ ﷺ کے غزوات کی تعداد
۱۳۹	(۵۰) غزوہ ذات الرقاع کا بیان

۳۳- امارت کے بیان میں

۱۴۰	(۱) لوگ قریش کے تابع ہیں اور خلیفہ قریش میں سے ہونا چاہئے
۱۴۱	(۲) خلیفہ بنانا اور نہ بنانا
۱۴۱	(۳) امارت کی درخواست اور حرص منع ہے
	(۵) حاکم عادل کی فضیلت اور حاکم ظالم کی برائی اور رعیت کے ساتھ نرمی سے پیش آنا اور ان کو مشقت میں مبتلا کرنے کی ممانعت
۱۴۳	(۶) غنیمت میں چوری بہت بڑا گناہ ہے
۱۴۳	(۷) سرکاری ملازمین کیلئے تحفہ لینا حرام ہے
۱۴۵	(۸) غیر معصیت میں بادشاہ یا حاکم یا امام کی اطاعت واجب ہے اور گناہ میں اطاعت حرام ہے
۱۴۸	(۱۰) خلیفہ سے کی ہوئی بیعت پوری کرنا ضروری ہے اور جس سے پہلے بیعت ہو اس کی اطاعت پہلے کرنا چاہئے
۱۴۹	(۱۱) حاکموں کے ظلم اور بے جا ترجیح پر صبر کرنے کا بیان
۱۴۹	(۱۳) فتنہ اور فساد کے وقت بلکہ ہر وقت مسلمانوں کی جماعت کے ساتھ رہنا
۱۵۰	(۱۸) لڑائی کے وقت مجاہدین سے بیعت لینا مستحب ہے اور درخت کے نیچے بیعت رضوان کا قصہ
۱۵۲	(۱۹) جو شخص اپنے وطن سے ہجرت کر جائے پھر اس کو واپس آکر وطن بنانا حرام ہے
۱۵۲	(۲۰) فتح مکہ کے بعد اسلام یا جہاد یا نیکی پر بیعت ہونا اور اسکے بعد ہجرت نہ ہونے کے معنی
۱۵۳	(۲۱) خواتین کی بیعت کی کیفیت
۱۵۳	(۲۲) سب و طاعت پر جہل تک ہو سکے بیعت کرنا
۱۵۳	(۲۳) آدمی کب بالغ ہوتا ہے
۱۵۳	(۲۴) قرآن حکیم کافروں کے ملک میں لے جانا منع ہے جب یہ ڈر ہو کہ ان کے ہاتھ لگ جائے گا
۱۵۵	(۲۵) گھوڑوڑ کا بیان اور گھوڑوں کو مقابلہ کے لیے تیار کرنا

- ۱۵۵ (۲۶) گھوڑوں کی پیشانیوں میں قیامت تک کے لیے خیر و برکت ہے
- ۱۵۶ (۲۸) جہاد اور اللہ کے راستے میں نکلنے کی فضیلت
- ۱۵۷ (۲۹) اللہ کی راہ میں شہید ہونے کی فضیلت
- ۱۵۸ (۳۰) اللہ کی راہ میں صبح یا شام گزارنے کی فضیلت
- ۱۵۸ (۳۳) جہاد اور دشمن کی نگرانی کرنے کی فضیلت
- ۱۵۹ (۳۵) دو ایسے آدمیوں کا ذکر کہ ایک آدمی دوسرے کا قاتل ہو گا اور دونوں جنتی ہوں گے
- (۳۸) اللہ کے راستے میں جہاد کرنے والے کی مدد سواری وغیرہ کے ساتھ کرنے کی فضیلت
- ۱۵۹ اور اس کے گھروالوں کی دیکھ بھل نیکی ہے
- ۱۵۹ (۴۰) معذور پر جہاد فرض نہیں
- ۱۶۰ (۴۱) شہید کے لیے جنت کا ثابت ہونا
- ۱۶۱ (۴۲) جو شخص اللہ کا دین غالب کرنے کے لیے لڑے وہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں لڑتا ہے
- ۱۶۲ (۴۵) رسول اللہ ﷺ کے فرمان ”ہر عمل کا ثواب نیت سے ہوتا ہے“ میں جہاد اور دوسرے اعمال شامل ہیں
- ۱۶۳ (۴۹) سمندر میں جہاد کرنے کی فضیلت
- ۱۶۳ (۵۱) شہداء کا بیان
- (۵۳) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”میری امت کا ایک گروہ ہمیشہ حق پر قائم رہے گا
- ۱۶۴ اور اس کی مخالفت کرنے والا اسکو نقصان نہیں پہنچا سکے گا“
- ۱۶۵ (۵۵) سفر ایک عذاب ہے۔ اسلئے مسافر کو اپنے کام سے فارغ ہوتے ہی فوراً گھر لوٹنا چاہئے
- ۱۶۵ (۵۶) سفر سے واپسی پر رات گئے گھر آنے کی کراہت

۳۴۔ شکار اور ذبح کے مسائل اور ان جانوروں کا بیان

جن کا گوشت حلال ہے

- ۱۶۷ (۱) سدھائے ہوئے کتوں سے شکار کا بیان
- ۱۶۹ (۳) ہر دانت والے درندے اور ہر پنچے والے پرندے کی حرمت کا بیان
- ۱۷۰ (۴) دریا اور سمندر کے مردہ کا مباح ہونا
- ۱۷۰ (۵) پالتو گدھوں کا گوشت حرام ہے

- (۶) گھوڑوں کا گوشت حلال ہے ۱۷۰
- (۷) گاوہ کا گوشت حلال ہے ۱۷۲
- (۸) مڈی حلال ہے ۱۷۵
- (۹) خرگوش حلال ہے ۱۷۵
- (۱۰) شکار کے لیے اور دوڑنے کے لیے جو سالن ضروری ہو وہ درست ہے ۱۷۵
- (۱۱) لیکن چھوٹی چھوٹی کنکریاں پھینکنا درست نہیں ہے ۱۷۵
- (۱۲) جانوروں کو باندھ کر مارنا منع ہے ۱۷۶

۳۵۔ قربانی کے احکام و مسائل

- (۱) قربانی کا وقت ۱۷۷
- (۲) قربانی اپنے ہاتھ سے کرنا مستحب ہے اسی طرح بوقت ذبح بسم اللہ واللہ اکبر کہنا ۱۷۸
- (۳) ذبح ہر خون بہانے والی چیز سے درست ہے سولے وانت، ناخن اور ہڈی کے ۱۷۸
- (۴) ابتدائے اسلام میں تین دن کے بعد قربانی کا گوشت کھانے سے ممانعت تھی اور اسکے منسوخ ہونے کا بیان ۱۸۰
- (۵) فرع اور عتیرہ کا بیان ۱۸۱

۳۶۔ پینے کی اشیاء بیان

- (۱) شراب کی حرمت اور کچی پکی کھجور، انگور اور کشمش سے شراب حاصل کی جاتی ہے ۱۸۳
- (۲) کھجور اور انگور کو ملا کر بھگونے کی کراہت ۱۸۵
- (۳) مرتبان، تونے، سبز لاکھی برتن اور لکڑی کے برتن میں نبیذ بنانے کی ممانعت ۱۸۶
- (۴) اور اس کی منسوخی کا بیان اور اب اگر یہ برتن نشہ آور نہ ہوں تو ان کا استعمال درست ہے ۱۸۶
- (۵) ہر نشہ آور چیز حرام ہے اور ہر خمر حرام ہے ۱۸۷
- (۶) جو شخص دنیا میں شراب پئے اور توبہ نہ کرے وہ آخرت میں شراب طور سے محروم رہے گا ۱۸۸
- (۷) جس نبیذ میں تیزی نہ آئی ہو اور نہ اس میں نشہ ہو وہ حلال ہے ۱۸۸
- (۸) دودھ پینے کا جواز ۱۹۰

- (۱۱) نبیذ پینے اور برتن ڈھانچنے کا بیان ۱۹۱
- (۱۲) برتن ڈھانچنے، مشک کا منہ بند کرنے، دروازے بند رکھنے اور ان پر اللہ کا نام لینے ۱۹۱
- سوتے وقت چراغ اور آگ بجھانے اور مغرب کے بعد بچوں اور جانوروں کو روکے رکھنے کی ہدایات ۱۹۱
- (۱۳) کھانے پینے کے آداب و احکام ۱۹۲
- (۱۵) زمزم کا پانی کھڑے ہو کر پینے کا بیان ۱۹۳
- (۱۶) پانی پیتے ہوئے برتن کے اندر سانس لینا مکروہ اور برتن سے باہر تین بار سانس لینا مستحب ہے ۱۹۳
- (۱۷) دودھ پانی یا کوئی دوسری چیز شروع کرنے والے کے داہنی طرف سے تقسیم کرنا ۱۹۴
- (۱۸) کھانے کے بعد انگلیاں چائنا اور برتن صاف کرنا اور گرے ہوئے لقمے کو صاف کر کے کھانا مستحب ہے نیز ہاتھ کا چالے بغیر صاف کرنا مکروہ ہے ۱۹۵
- (۱۹) اگر مہمان کے ساتھ کوئی طفلی ہو جائے تو اس کے لیے میزبان سے اجازت طلب کرنی چاہئے ۱۹۵
- (۲۰) اگر مہمان کو یقین ہو کہ میزبان دوسرے کسی شخص کو ساتھ لے جانے سے ناراض نہیں ہوگا تو ساتھ لے جا سکتا ہے اور اکٹھے کھانا مستحب ہے ۱۹۶
- (۲۱) شور بہ کھانا جائز اور کدو کھانا مستحب ہے اور دسترخوان پر موجود افراد ایک دوسرے پر ایثار کریں بشرطیکہ میزبان اسے معیوب نہ جانے ۱۹۹
- (۲۳) کھجور کے ساتھ کلڑی کھانا ۱۹۹
- (۲۵) جب لوگوں کے ساتھ کھانا کھایا جا رہا ہو تو ان کی اجازت کے بغیر دو دو لقمے یا دو دو کھجوریں ایک ہی بار نہ کھائے ۱۹۹
- (۲۷) مدینہ کی کھجور کی فضیلت ۲۰۰
- (۲۸) کھنسی کی فضیلت اور آنکھ کا علاج ۲۰۰
- (۲۹) باب راک کے سیاہ پھل کی فضیلت ۲۰۱
- (۳۲) مہمان کی خاطر داری اور اس کے لیے ایثار کا ثواب ۲۰۱
- (۳۳) قلیل کھانے میں بھی دوسروں کو شریک کرنے کی فضیلت نیز دو آدمیوں کا کھانا تین افراد کے لیے کافی ہوتا ہے اور اسی طرح زیادہ افراد کے لیے بھی ۲۰۴
- (۳۴) مومن ایک آنت میں کھاتا ہے اور کافر سات آنتوں میں ۲۰۵
- (۳۵) کھانے میں عیب نہیں نکلنے چاہئیں ۲۰۵

۷۳۔ کتاب لباس اور زینت کے بیان میں

- (۱) مرد ہو یا عورت کسی کو بھی سونے چاندی کے برتن میں کھانا پینا جائز نہیں
- (۲) سونے چاندی کے برتنوں کا استعمال مردوں اور عورتوں کے لیے حرام ہے
- ۲۰۶ سونے کی انگوٹھی اور ریشم مردوں پر حرام ہے اور عورتوں کے لیے استعمال کرنا جائز ہے
- ۲۰۹ خارش وغیرہ کسی عذری بنا پر مرد ریشم پہن سکتا ہے
- ۲۰۹ یمن کی چادروں کی فضیلت
- (۶) موٹا جھوٹا کپڑا پہن لینا اور تواضع کرنے کا بیان لباس میں
- ۲۱۰ قالین یا سوزیوں کا بیان
- (۹) غور سے کپڑا لگانا حرام ہے
- (۱۰) کپڑوں وغیرہ پر اترنا یا اکر کر چلنا حرام ہے
- (۱۱) سونے کی انگوٹھی پھینک دینے کا بیان
- (۱۲) نبی ﷺ نے چاندی کی انگوٹھی پہنی جس پر پر محمد رسول اللہ نقش تھا، آپ کے بعد خلفائے راشدین نے استعمال کی
- ۲۱۲ عجم کی طرف خطوط لکھنے کے وقت نبی ﷺ کا انگوٹھی بنانا
- (۱۳) انگوٹھیاں پھینکنے کا بیان
- ۲۱۳ جو تاپنتے وقت پہلے داہنا جو تاپنتے اور اتارتے وقت پہلے پایاں اتارے
- (۱۹) مسجد میں پاؤں کے اوپر پاؤں رکھ کر چیت لیٹنا جائز نہیں ہے
- ۲۱۴ مرد کو زعفران لگانا اور زعفران رنگا کپڑا پہننا منع ہے
- (۲۳) خضاب لگا کر یہود کی مخالفت کرنے کا حکم
- ۲۱۴ جس گھر میں کتابیا تصویر ہو اس گھر میں فرشتے داخل نہیں ہوتے
- (۲۶) دانت کا ہار اونٹ کے گلے میں ڈالنے کی ممانعت
- ۲۱۸ سوائے آدمی کے ہر جانور کو چہرے کے علاوہ داغ دینا درست ہے نیز زکوٰۃ اور جزیہ کے جانور داغنا مستحب ہے
- (۳۰) قزح کی ممانعت
- ۲۱۹ راستوں میں بیٹھنے کی ممانعت اور اگر بیٹھا جائے تو ان کا حق ادا کیا جائے
- (۳۲) بالوں میں جوڑ لگانا اور لگوانا، گودنا اور گودوانا اور چہرے کی روئیں نکالنا اور
- (۳۳) نکلوانا اور دانتوں کو کشادہ کرنا اور اللہ تعالیٰ کی تخلیق کو بدلنا حرام ہے
- ۲۲۰

۲۲۲ (۳۵) فریب کالباس پہننے اور جو نہ ہو اس کو کہنے کی ممانعت کا بیان

۳۸- آداب کا بیان

- ۲۲۳ (۱) ابو القاسم کنیت رکھنے کی ممانعت اور اچھے ناموں کا بیان
- ۲۲۴ (۲) برے نام کو اچھے نام سے بدلنا مستحب ہے
- ۲۲۵ (۳) شہنشاہ نام رکھنا حرام ہے
- ۲۲۵ (۵) بچے کے منہ میں کچھ چبا کر ڈالنا (گھسی دینا) اور اس کے لئے اس کو کسی نیک آدمی کے پاس لے جانا اور پیدائش کے دن نام رکھنا بہتر ہے نیز عبداللہ ابراہیم اور دیگر تمام انبیاء کے نام رکھنا مستحب ہے
- ۲۲۸ (۷) اجازت مانگنے کا بیان
- ۲۲۹ (۸) جب کوئی آنے والے سے پوچھے کون ہے تو جواب میں اپنا نام بتائے، میں ہوں کہنا مکروہ ہے
- ۲۲۹ (۹) پرانے کے گھر میں جھانکنا حرام ہے

۳۹- سلام کے مسائل

- ۲۳۱ (۱) سوار پیدل کو سلام کرے اور تھوڑے آدمی زیادہ کو سلام کریں
- ۲۳۱ (۳) مسلمان کا مسلمان پہ حق یہ بھی ہے کہ سلام کا جواب دے
- ۲۳۱ (۴) اہل کتب کو خود سلام نہ کیا جائے، اگر وہ کریں تو کس طرح جواب دیا جائے؟
- ۲۳۲ (۵) بچوں کو سلام کرنا مستحب ہے
- ۲۳۲ (۷) عورتوں کو ضروری حاجت کے لیے باہر نکلتا جائز ہے
- ۲۳۳ (۸) اجنبی عورت کے ساتھ تنہائی میں ملنا اور اس کے پاس جانا حرام ہے
- ۲۳۳ (۹) جو کسی عورت کے ساتھ خلوت میں ہو اور دوسرے شخص کو دیکھے تو اس سے کہہ دے کہ میری بیوی یا محرم ہے تاکہ اس کو بدگمانی نہ ہو
- ۲۳۴ (۱۰) جو کوئی مجلس میں آئے اور صف میں جگہ پائے تو بیٹھ جائے ورنہ پیچھے بیٹھ جائے
- ۲۳۵ (۱۱) پہلے بیٹھے ہوئے کو اٹھا کر اس کی جگہ بیٹھنا حرام ہے
- ۲۳۶ (۱۳) ہجرا اجنبی عورتوں کے پاس نہ جائے

- ۲۳۶ (۱۳) اگر اجنبی عورت راہ میں تھک گئی ہو تو اس کو اپنے ساتھ سوار کر لینا درست ہے
- ۲۳۷ (۱۵) تین آدمی ہوں تو ان میں سے دو تیسرے کی رضامندی کے بغیر سرگوشی نہ کریں
- ۲۳۸ (۱۶) علاج اور بیماری اور منتر کا بیان
- ۲۳۸ (۱۷) جادو کا بیان
- ۲۳۹ (۱۸) زہر کا بیان
- ۲۳۹ (۱۹) بیمار پر دم کرنا مستحب ہے
- ۲۴۰ (۲۰) بیمار پر معوذات پڑھ کر پھونکنا
- ۲۴۰ (۲۱) نظر اور غلہ اور زہر کے لیے دم کرنا مستحب ہے
- ۲۴۱ (۲۳) قرآن یا دعا سے دم کر کے اس پر اجرت لینا
- ۲۴۳ (۲۶) ہر بیماری کی ایک دوا ہے اور دوا کرنا مستحب ہے
- ۲۴۳ (۲۷) مریض کے منہ میں زبردستی دوا ڈالنا مکروہ ہے
- ۲۴۳ (۲۸) عود ہندی (کت) کے ساتھ علاج کرنے کا بیان
- ۲۴۵ (۲۹) کالے دانے کے ساتھ علاج کا بیان
- ۲۴۵ (۳۰) تلینہ دل کے مریض کے لیے فائدہ مند ہے
- ۲۴۶ (۳۱) شہد سے علاج
- ۲۴۶ (۳۲) طاعون، بری فال اور کہانت کا بیان
- ۲۴۸ (۳۳) بیماری لگ جانا، اور بد شگونیا، ہامہ اور صفراء و نواء اور غولی یہ سب لغو ہیں اور بیمار کو تندرست کے پاس نہ رکھیں
- ۲۴۹ (۳۴) بد فال اور نیک فال کا بیان اور کن چیزوں میں نحوست ہوتی ہے
- ۲۵۰ (۳۷) ساپون وغیرہ کے مارنے کا بیان
- ۲۵۱ (۳۸) گرگٹ کا مارنا مستحب ہے
- ۲۵۲ (۳۹) چیونٹی کے مارنے کی ممانعت
- ۲۵۲ (۴۰) بلی کے مارنے کی ممانعت
- ۲۵۲ (۴۱) جانوروں کو کھلانے پلانے کی فضیلت

- (۱) زمانے کو برا کہنے کی ممانعت ۲۵۲
- (۲) انگور کو کرم کہنے کی ممانعت ۲۵۲
- (۳) عبد، امتہ، موئی اور سید، ان لفظوں کے بولنے کا بیان ۲۵۲
- (۴) یہ کہنا کہ میرا نفس پلید ہو گیا مکروہ ہے ۲۵۲

۲۵۶ - کتاب الشعر

۲۵۷ - خوابوں کا بیان

- (۱) نبی ﷺ کا فرمان جس نے مجھے خواب میں دیکھ لیا بے شک اس نے مجھے دیکھ لیا ۲۵۸
- (۲) خواب کی تعبیر کا بیان ۲۵۸
- (۳) نبی ﷺ کے خواب کا بیان ۲۵۹

۲۶۰ - فضائل و مناقب کا بیان

- (۱) نبی اکرم ﷺ کے معجزات کا بیان ۲۶۱
- (۲) نبی اکرم ﷺ کے توکل کا بیان اور اللہ تعالیٰ کا لوگوں سے آپ کو محفوظ رکھنا ۲۶۸
- (۳) رسول اللہ ﷺ جو ہدایت اور علم لے کر آئے ہیں اس کی مثل ۲۶۸
- (۴) آپ ﷺ کی اپنی امت پر شفقت اور امت کو ضرر رساں چیزوں سے ڈرانے کا بیان ۲۶۹
- (۵) آپ ﷺ کا خاتم الانبیاء ہونا ۲۷۰
- (۶) حوض کوثر کا ثبوت اور اس کی صفات ۲۷۱
- (۷) غزوہ امد کے دن فرشتوں کا نبی اکرم ﷺ کی طرف سے لڑنا ۲۷۵
- (۸) نبی اکرم ﷺ کی شجاعت اور جنگ کے لئے آگے بڑھنے کا بیان ۲۷۵
- (۹) نبی اکرم ﷺ سخاوت میں تیز ہواؤں سے بڑھ کر تھے ۲۷۶
- (۱۰) نبی اکرم ﷺ خوش اخلاقی میں سب سے بڑھ کر تھے ۲۷۶

- ۲۷۷ (۱۴) ہر سوال کرنے والے کو دینے اور انکار نہ کرنے کا بیان
- ۲۷۸ (۱۵) آپ ﷺ کی بچوں اور گھروں پر شفقت اور اس کی فضیلت
- ۲۷۹ (۱۶) آپ ﷺ کی حیاء اور شرم کا بیان
- ۲۸۰ (۱۸) عورتوں پر آپ ﷺ کے رحم کا بیان اور آپ نے عورتوں کی سواریاں چلانے والوں کو ان پر نرمی کرنے کا حکم دیا
- (۲۰) آپ ﷺ کا گناہ کے کاموں سے دور رہنا اور آسان مباح کلام کو اختیار کرنا اور اپنی ذات کے لیے
- ۲۸۰ انتقام نہ لینا مگر جب اللہ کی حرمت پامال ہوتی ہو
- ۲۸۱ (۲۱) آپ ﷺ کے جسم اطہر کی خوشبو اور جلد کی نرمی کا بیان
- ۲۸۱ (۲۲) آپ ﷺ کے پسینہ کا خوشبودار اور متبرک ہونا
- ۲۸۱ (۲۳) سردی اور نزول وحی کے موقع پر نبی اکرم ﷺ کے پسینہ کا بیان
- ۲۸۲ (۲۵) نبی کریم ﷺ کا چہرہ تمام انسانوں سے زیادہ خوبصورت تھا
- ۲۸۳ (۲۶) نبی کریم ﷺ کے بالوں کی کیفیت کا بیان
- ۲۸۳ (۲۹) آپ ﷺ کے بڑھاپے کا بیان
- ۲۸۳ (۳۰) مہر نبوت کا ثبوت، اس کی صفات اور جسد اطہر میں اس کا مقام
- ۲۸۳ (۳۱) نبی کریم ﷺ کا حلیہ اور بعثت کا بیان
- ۲۸۵ (۳۲) وفات کے وقت نبی کریم ﷺ کی عمر
- ۲۸۵ (۳۳) نبی کریم ﷺ نے مکہ و مدینہ میں کتنی دیر قیام فرمایا
- ۲۸۵ (۳۴) رسول اللہ ﷺ کے مختلف نام
- ۲۸۵ (۳۵) آپ ﷺ کا علم اور آپ اللہ سے بہت ڈرتے تھے
- ۲۸۶ (۳۶) رسول اللہ ﷺ کی پیروی کرنا واجب ہے
- ۲۸۷ (۳۷) رسول اللہ ﷺ کی توقیر اور آپ سے بہت زیادہ اور غیر ضروری اور ناممکن قسم کے سوالات پوچھنے کی ممانعت
- ۲۸۹ (۳۹) رسول اللہ ﷺ کے دیدار کی فضیلت اور اس کی خواہش
- ۲۸۹ (۴۰) حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے فضائل
- ۲۸۹ (۴۱) حضرت ابراہیم علیہ السلام کے فضائل
- ۲۹۲ (۴۲) حضرت موسیٰ علیہ السلام کے فضائل
- (۴۳) حضرت یونس علیہ السلام کا ذکر اور نبی کریم ﷺ کا ارشاد کہ کسی کو لائق نہیں
- ۲۹۵ یہ کہے کہ میں یونس بن ممتی سے بہتر ہوں

۲۹۶	حضرت یوسف علیہ السلام کے فضائل	(۳۳)
۲۹۶	حضرت علیہ السلام کے فضائل	(۳۶)

۲۴۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے فضائل

۳۰۰	حضرت ابو بکر صدیق <small>رضی اللہ عنہ</small> کے فضائل	(۱)
۳۰۲	حضرت عمر <small>رضی اللہ عنہ</small> کے فضائل	(۲)
۳۰۷ ✓	حضرت عثمان بن عفان <small>رضی اللہ عنہ</small> کے فضائل	(۳)
۳۱۰	حضرت علی بن ابی طالب <small>رضی اللہ عنہ</small> کے فضائل	(۴)
۳۱۳	حضرت سعد بن ابی وقاص <small>رضی اللہ عنہ</small> کے فضائل	(۵)
۳۱۳	حضرت طلحہ <small>رضی اللہ عنہ</small> اور حضرت زبیر <small>رضی اللہ عنہ</small> کی خوبیوں کا بیان	(۶)
۳۱۵	حضرت ابو عبیدہ بن الجراح <small>رضی اللہ عنہ</small> کے فضائل	(۷)
۳۱۵	حضرت حسن و حسین <small>رضی اللہ عنہما</small> کے فضائل	(۸)
۳۱۷	حضرت زید بن حارثہ <small>رضی اللہ عنہ</small> اور حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما کے فضائل	(۱۰)
۳۱۹	حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہما کے فضائل	(۱۱)
۳۱۷	ام المومنین حضرت خدیجہ الکبریٰ رضی اللہ عنہا کے فضائل	(۱۲)
۳۱۷	حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے فضائل	(۱۳)
۳۲۲	حدیث ام زرع کا بیان	(۱۴)
۳۲۸	نبی کریم <small>صلی اللہ علیہ وسلم</small> کی بیٹی حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کا ذکر	(۱۵)
۳۳۱	ام المومنین حضرت ام سلمہ <small>رضی اللہ عنہا</small> کی خوبیاں	(۱۶)
۳۳۲	ام المومنین حضرت زینب <small>رضی اللہ عنہا</small> کی خوبیاں	(۱۷)
۳۳۲	حضرت انس بن مالک <small>رضی اللہ عنہ</small> کی والدہ حضرت ام سلیم <small>رضی اللہ عنہا</small> کی فضیلت	(۱۹)
۳۳۲	حضرت عبداللہ بن مسعود <small>رضی اللہ عنہ</small> اور ان کی والدہ کی فضیلت	(۲۲)
۳۳۲	حضرت ابی بن کعب <small>رضی اللہ عنہ</small> اور انصار کی ایک جماعت کی فضیلت	(۲۳)
۳۳۵	حضرت سعد بن معاذ <small>رضی اللہ عنہ</small> کے فضائل	(۲۴)
۳۳۵	حضرت جابر کے والد حضرت عبداللہ بن عمرو بن حرام کے فضائل	(۲۶)

- ۳۳۶ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کے فضائل کا بیان (۲۸)
- ۳۳۸ حضرت جریر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کے فضائل (۲۹)
- ۳۳۹ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے فضائل (۳۰)
- ۳۴۰ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے فضائل (۳۱)
- ۳۴۱ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی خوبیاں (۳۲)
- ۳۴۱ حضرت عبد اللہ بن سلام رضی اللہ عنہ کی خوبیاں (۳۳)
- ۳۴۳ حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کے کلمات (۳۴)
- ۳۴۵ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے فضائل (۳۵)
- ۳۴۵ اہل بدر کے فضائل اور حضرت حاطب بن ابی بلتعہ رضی اللہ عنہ کا قصہ (۳۶)
- ۳۴۷ اشعر قبیلہ کے حضرت ابی موسیٰ رضی اللہ عنہ اور حضرت ابو عامر رضی اللہ عنہ کے فضائل (۳۸)
- ۳۴۹ اشعریوں کی خوبیوں کا بیان (۳۹)
- ۳۵۰ حضرت جعفر بن ابی طالب حضرت اسماء بنت عمیس اور ان کے ساتھ کشتی والوں کی خوبیوں کا بیان (۴۱)
- ۳۵۲ انصار کی فضیلتوں کا بیان (۴۲)
- ۳۵۲ انصار کے بہترین گھروں کا بیان (۴۳)
- ۳۵۲ انصار کی صحبت اچھی ہونے کا بیان (۴۵)
- ۳۵۵ غفار اور اسلم قبیلہ کے لیے نبی اکرم ﷺ کی دعا کا ذکر (۴۶)
- ۳۵۵ غفار، اسلم، بھینہ، اشجع، مزینہ، تمیم، دوس اور لحنی قبائل کے فضائل (۴۷)
- ۳۵۷ بہترین یا اچھے لوگوں کا بیان (۴۸)
- ۳۵۷ قریش کی عورتوں کی فضیلت (۴۹)
- ۳۵۸ رسول اللہ ﷺ کا صحابہ کرام کو ایک دوسرے کا بھائی بنا دینے کا ذکر (۵۰)
- ۳۵۸ صحابہ کرام، تابعین اور تبع تابعین کی فضیلت (۵۲)
- ۳۵۹ رسول اللہ ﷺ کا فرمان کہ ”اس صدی کے آخر تک موجود لوگوں میں سے کوئی زندہ نہ ہوگا“ (۵۳)
- ۳۶۰ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کو برا کہنا حرام ہے (۵۴)
- ۳۶۰ اہل فارس کی فضیلت (۵۹)
- ۳۶۱ رسول اللہ ﷺ کا فرمان کہ ”لوگ اونٹوں کی مانند ہیں کہ سو میں سے بمشکل ایک سواری کے قتل ہوتا ہے“ (۶۰)

۳۵- نیکی اور سلوک اور اوب کے مسائل

- (۱) والدین کے ساتھ نیکی اور حسن سلوک کا بیان اور وہ اس کے زیادہ حق دار ہیں ۳۶۲
- (۲) نفل نماز وغیرہ پر والدین کی اطاعت مقدم ہے ۳۶۲
- (۶) صلہ رحمی کا بیان اور قطع رحمی کی حرمت ۳۶۳
- (۷) حسد، بغض اور بول چال ختم کرنا حرام ہے ۳۶۵
- (۸) شرعی عذر کے بغیر تین دن سے اوپر کسی مسلمان سے خفا رہنا حرام ہے ۳۶۵
- (۹) بدگمانی کرنا، ٹوہ لگانا، شک کرنا اور دھوکے کی نیت سے بڑھ چڑھ کر قیمت لگانا وغیرہ حرام کام ہیں ۳۶۶
- (۱۳) مومن کو کوئی بیماری یا رنج و غم پہنچے حتیٰ کہ کاٹنا بھی جیسے تو اس کا ثواب ہے ۳۶۶
- (۱۵) ظلم کرنا حرام ہے ۳۶۸
- (۱۶) ظالم اور مظلوم بھائی کی مدد کرنے کا بیان ۳۶۹
- (۱۷) مومنوں کا آپس میں اتحاد اور ایک دوسرے کا مددگار ہونا ۳۷۰
- (۲۲) جس کی برائی کا ڈر ہو اس کی ظاہری طور پر خاطر داری کرنا ۳۷۰
- (۲۵) جس شخص پر نبی کریم ﷺ نے لعنت کی یا اسے برا کہا یا بد دعا دی جب کہ وہ اس کے لائق نہ تھا تو اس کے لئے کفارہ ہو گا۔ اجر ملے گا اور اس پر رحمت ہوگی ۳۷۱
- (۲۷) جھوٹ حرام ہے لیکن کس جگہ درست ہے اس کا بیان ۳۷۱
- (۲۹) جھوٹ کی مذمت اور سچ کی فضیلت کا بیان ۳۷۲
- (۳۰) غصہ کے وقت اپنے اوپر قابو پانے والے کی فضیلت اور کس چیز سے غصہ دور ہو جاتا ہے ۳۷۲
- (۳۲) چہرے پر مارنا منع ہے ۳۷۳
- (۳۳) جو شخص کسی مسجد، بازار یا کسی مجمع میں ہتھیار لے جائے تو اس کی احتیاط رکھے ۳۷۳
- (۳۵) کسی مسلمان کو ہتھیار سے ڈرانے کی ممانعت ۳۷۳
- (۳۶) راستے سے موذی چیز ہٹانے کا ثواب ۳۷۴
- (۳۷) بے ضرر جانور جیسے بلی وغیرہ کو تکلیف دینا حرام ہے ۳۷۴
- (۴۲) پڑوسی کے ساتھ حسن سلوک کا بیان ۳۷۵
- (۴۳) اچھے کام میں سفارش کرنا مستحب ہے ۳۷۵
- (۴۵) نیک لوگوں کی صحبت اختیار کرنا اور برے لوگوں سے بچنا مستحب ہے ۳۷۵

- ۳۷۱ بیٹیوں کے ساتھ حسن سلوک کی فضیلت (۳۶)
- ۳۷۱ اس شخص کی فضیلت جس کا بیٹا فوت ہو جائے اور وہ صبر کرے (۳۷)
- ۳۷۸ جب اللہ تعالیٰ کسی بندے سے محبت کرتا ہے تو اسے اپنے بندوں کا محبوب بنا دیتا ہے (۳۸)
- ۳۷۸ آدمی اس کے ساتھ ہو گا جس سے دوستی رکھے (۵۰)

۳۶- تقدیر کے مسائل

- ۳۸۰ (۱) شکم مادر میں تخلیق انسانی کی کیفیت اور اس کے رزق، عمر، عمل، بد بختی اور نیک بختی کا لکھا جانا
- ۳۸۲ (۲) حضرت آدمؑ اور حضرت موسیٰؑ کا مباحثہ
- ۳۸۳ (۵) ابن آدم کی تقدیر میں زنا وغیرہ کا کچھ نہ کچھ حصہ لکھ دیا گیا ہے
- (۶) ”ہر پیدا ہونے والا فطرت پر پیدا ہوتا ہے“ اس کا مفہوم اور کافروں اور مسلمانوں کی جو اولاد
- ۳۸۳ بچپن میں فوت ہو جاتی ہے ان کا بیان

۳۷- کتاب العلم

- (۱) قرآن حکیم کی تشابہ آیات کے پیچھے نہ پڑنا چاہئے اور جو ایسا کریں ان سے دور رہنا چاہئے
- ۳۸۵ نیز قرآن میں اختلاف کی ممانعت
- ۳۸۵ جھگڑالو کا بیان (۲)
- ۳۸۶ یہود و نصاریٰ کی روش اختیار کرنے کا بیان (۳)
- ۳۸۶ آخر زمانہ میں علم اٹھایا جائے گا اور جمالت اور فتنے عام ہو جائیں گے (۵)

۳۸- ذکر الہی، دعا، توبہ اور استغفار کے مسائل

- ۳۸۸ (۱) اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے کی فضیلت
- ۳۸۸ (۲) اللہ تعالیٰ کے پاکیزہ نام اور ان کو یاد کرنے والے کی فضیلت
- ۳۸۹ (۳) یوں دعا کرنا منع ہے کہ اگر قہر سے دعا ہے تو ایسا کر دے

- ۳۸۹ (۴) کسی بھنگی کی وجہ سے موت کی آرزو کرنا منع ہے
- (۵) جو اللہ تعالیٰ کی ملاقات کا خواہش مند ہو اللہ اس سے ملنے کی خواہش کرتے ہیں
- ۳۹۰ اور جو اللہ سے ملنا ناپسند کرے اللہ بھی اس سے ملنا ناپسند کرتے ہیں
- ۳۹۱ دعا اللہ تعالیٰ کی یاد اور قرب کی فضیلت
- ۳۹۱ ذکر الہی کی مجالس کی فضیلت
- ۳۹۳ (۹) دنیا اور آخرت کی بھلائی اور آگ کے عذاب سے بچنے کی دعا کرنے کی فضیلت
- ۳۹۳ (۱۰) لا الہ الا اللہ سبحان اللہ اور دعا مانگنے کی فضیلت
- ۳۹۳ (۱۳) آہستہ آواز سے ذکر کرنا افضل ہے
- ۳۹۲ (۱۴) فتنوں وغیرہ سے پناہ مانگنے کا بیان
- ۳۹۲ (۱۵) عاجزی اور سستی وغیرہ سے پناہ مانگنے کا بیان
- ۳۹۷ (۱۶) بری قضاء اور بد بختی وغیرہ سے پناہ مانگنے کا بیان
- ۳۹۷ (۱۷) بستر پر سوتے وقت کیا کہے؟
- ۳۹۸ (۱۸) اپنے کئے اور نہ کئے ہر ایک عمل سے پناہ مانگنے کا بیان
- ۳۹۹ (۱۹) شروع دن اور سوتے وقت تسبیح کہنا
- ۴۰۰ (۲۰) مرغ کی اذان کے وقت دعا کرنا مستحب ہے
- ۴۰۱ (۲۱) مصیبت کی دعا کا بیان
- ۴۰۱ (۲۵) جلدی نہ کرے تو دعا قبول ہوتی ہے لیکن یہ کہے کہ میں نے دعا کی مگر قبول نہ ہوئی
- ۴۰۱ (۲۶) اہل جنت اکثر فقراء ہیں اور دوزخیوں کی اکثریت عورتوں پر مشتمل ہوگی اور عورتوں کے فتنے کا بیان
- ۴۰۲ (۲۷) غار والے تین آدمیوں کا قصہ اور نیک اعمال کا وسیلہ طلب کرنا

۴۹۔ توبہ کرنے کا بیان

- ۴۰۲ (۱) توبہ کی ترغیب دلانا اور اللہ تعالیٰ توبہ سے خوش ہوتے ہیں
- ۴۰۵ (۳) اللہ تعالیٰ کی رحمت وسیع ہے اور اس کے غصے پر حاوی ہے
- ۴۰۷ (۵) گناہوں سے توبہ قبول ہوتی ہے اگرچہ بار بار گناہ کئے جائیں اور بار بار توبہ کی جائے
- ۴۰۸ (۶) اللہ تعالیٰ کی غیرت کا بیان اور بے حیائی حرام ہے

- (۷) ”فرمان الہی نیکوں سے برائیاں ختم ہو جاتی ہیں“
- (۸) قاتل کی توبہ کی قبولیت اگرچہ اس نے بہت زیادہ قتل کئے ہوں
- (۹) کعب بن مالکؓ اور ان کے ساتھیوں کی توبہ قبول ہونے کا بیان
- (۱۰) واقعہ اُفک کا بیان اور تہمت طراز کی توبہ کی قبولیت

۵۰۔ منافقوں کے اوصاف اور ان کے متعلق احکامات

www.KitaboSunnat.com

- (۱) قیامت، جنت اور روزخ کا بیان
- (۲) قیامت کے دن اٹھائے جانے اور زمین کے وصف کا بیان
- (۳) اہل جنت کی مہمانی کا بیان
- (۴) یسود کا روح کے متعلق نبی ﷺ سے سوال اور فرمان الہی ”آپ سے روح کے متعلق پوچھتے ہیں“ کی تفسیر
- (۵) اللہ تعالیٰ کے فرمان وماکان اللہ ليعذبہم وانت فیہم کا بیان
- (۶) دھوکے کا بیان
- (۷) چاند کے دو ٹکڑے ہونے کا بیان
- (۸) ”اللہ جل جلالہ سے زیادہ کوئی ایذا پر صبر کرنے والا نہیں“
- (۹) کافر کی آرزو ہوگی کہ زمین برابر سونا ہوتا تو وہ بھی بطور فدیہ دے دیتا
- (۱۰) قیامت کے دن کافر کو منہ کے بل لایا جائے گا
- (۱۱) مومن اور کافر کی مثال کا بیان
- (۱۲) مومن کی مثال کھجور کے درخت جیسی ہے
- (۱۳) کوئی شخص اپنے اعمال کی وجہ سے جنت میں نہ جائے گا بلکہ اللہ کی رحمت سے جائے گا
- (۱۴) بہت زیادہ عمل کرنا اور عبادت میں کوشش کرنا
- (۱۵) وعظ میں میانہ روی اختیار کرنا

۵۱۔ جنت، اور اس کی نعمتیں اور اہل جنت کے اوصاف

- (۱) جنت میں ایک ایسا درخت ہے کہ سوار اس کے سائے میں سو سال تک چلے تب بھی سلیہ ختم نہ ہو

- (۲) اہل جنت پر اللہ تعالیٰ کے ہمیشہ راضی رہنے اور کبھی ناراض نہ ہونے کا بیان ۴۵۱
- (۳) اہل جنت اپنے بلا خانوں سے ایک دوسرے کو اس طرح دیکھیں گے جس طرح آسمان کے ستاروں کو دیکھا جاتا ہے ۴۵۲
- (۶) اہل جنت کے پہلے گروہ کا چودھویں کے چاند کی طرح جنت میں داخل ہونا۔۔۔۔۔ ۴۵۲
- (۹) جنت کے خیمے اور ان میں اہل ایمان کی بیویوں کے اوصاف ۴۵۳
- (۱۱) کچھ قومیں جنت میں داخل ہوں گی ان کے دل پرندے کے دل کی مانند ہوں گے ۴۵۳
- (۱۲) دوزخ کی تپش کی شدت اور اس کی گہرائی کا بیان ۴۵۳
- (۱۳) ظالم اور جابر لوگ آگ میں جائیں گے اور کمزور لوگ جنت میں جائیں گے ۴۵۳
- (۱۴) دنیا کے فنا ہونے کا بیان اور روز قیامت حشر کا بیان ۴۵۸
- (۱۵) قیامت کے دن کا حال۔ اللہ تعالیٰ اس کی ہولناکی سے مدد فرمائے ۴۶۰
- (۱۷) میت کے سامنے جنت اور دوزخ میں اس کا ٹھکانا پیش کیا جانے کا بیان اور عذاب قبر کا ثبوت اور اس سے پناہ مانگنا ۴۶۰
- (۱۸) حساب و کتب لیا جانے کا بیان ۴۶۳

۵۲۔ فتنوں اور قیامت کی نشانیوں کا بیان

- (۱) فتنوں کے قریب ہونے اور یا جوج ماجوج کے بند کا کھلنا ۴۶۴
- (۲) بیت اللہ کی طرف چڑھائی کرنے والے لشکر کا زمین میں دھسنے کا بیان ۴۶۵
- (۳) بارش کی مانند پے در پے فتنوں کا آنا ہر ہونا ۴۶۵
- (۴) جب دو مسلمان ایک دوسرے کے سامنے شمشیر بکھرتے ہیں ۴۶۶
- (۶) نبی کریم ﷺ کا قیامت تک ظاہر ہونے والی اشیاء کی پیش گوئی فرمانا ۴۶۶
- (۷) اس فتنے کی پیش گوئی جو سمندر کی موج کی طرح تباہ کن ہوگا ۴۶۷
- (۸) قیامت اس وقت تک قائم نہ ہوگی جب تک کہ فرات کے پہاڑ کے نیچے سے سونانہ نکل آئے ۴۶۸
- (۱۳) قیامت قائم نہیں ہوگی جب تک کہ حجاز کی زمین سے آگ نہ نکل آئے ۴۶۸
- (۱۶) فتنہ مشرق میں اس جگہ ہے جہاں سے شیطان کے دو سینگ طلوع ہوتے ہیں ۴۶۸
- (۱۷) قیامت قائم نہ ہوگی جب تک کہ دوس قبیلہ ذوالجلمہ کی عبادت نہ کرنے لگے ۴۶۹

- (۱۸) قیامت قائم نہ ہوگی جب تک کہ انسان مصائب سے تنگ آکر کسی قبر کو دیکھ کر خواہش کرنے لگے گا کہ کاش میں اس میت کی جگہ قبر میں ہوتا
- (۱۹) ابن صیاد کا بیان
- (۲۰) دجال اور اس کے اوصاف اور جو کچھ اس کے ساتھ ہوگا
- (۲۱) دجال کا حلیہ اور اس کے مدینہ منورہ داخل ہونے کی حرمت اور اس کا مومن کو قتل کرنا اور پھر زندہ کرنا
- (۲۲) دجال کا ظاہر کرنا اللہ پر آسان ہوگا
- (۲۳) دجال کے ظاہر ہونے اور زمین میں ٹھہرنے کا بیان
- (۲۶) قیامت قریب ہونے کا بیان
- (۲۷) صور کے دو پھونکوں کا درمیانی فاصلہ

۵۳۔ دنیا سے نفرت دلانے اور دل کو نرم کرنے والی احادیث کا بیان

- (۱) جنہوں نے اپنے اوپر ظلم کیا ان کی بستیوں میں سوائے روتے ہوئے نہ جایا جائے
- (۲) یتیم اور مسکین کے ساتھ احسان کرنے کا بیان
- (۳) مسجدیں بنانے کی فضیلت
- (۵) نمائش اور ریا کاری حرام ہے
- (۶) زبان کی حفاظت
- (۷) نیکی کا حکم دینے مگر خود نہ کرنے اور برائی سے روکنے لیکن خود نہ رکنے کی سزا
- (۸) اپنے پوشیدہ گناہ ظاہر کر کے اپنی توہین آپ کرنے کی ممانعت
- (۹) چھینکنے والے کا جواب اور جملہ کی کراہت
- (۱۱) چوہے کے مسخ شدہ ہونے کا بیان
- (۱۲) مومن ایک سوراخ سے دو مرتبہ نہیں ڈسا جاتا
- (۱۳) اتنی زیادہ تعریف کرنا کہ دوسرا کسی غلط فہمی میں مبتلا ہو جائے منع ہے
- (۱۵) بڑے کو اولیت دینے کا بیان
- (۱۶) سوچ سمجھ کر بات کرنا اور علم کو لکھنا
- (۱۹) رسول اللہ ﷺ کا سفر ہجرت

۵۴۔ قرآن حکیم کی چند آیتوں کی تفسیر

- (۴) اللہ تعالیٰ کے فرمان لو انک الذین یدعون یتنغون الی ربہم الوسیلة کا بیان ۴۹۸
- (۵) سورہ براءۃ، سورہ انفل اور سورہ حشر کے بیان میں ۴۹۸
- (۶) شراب کی حرمت نازل ہونے کا بیان ۴۹۸
- (۷) فرمان الہی ہذا خصمان اختصموافی ربہم کی تفسیر ۴۹۹

www.KitaboSunnat.com

القول والملجبات
فيما اتفق عليه الشيخان

مساقات کے مسائل

(۱) کچھ پھل اور فصل پر مساقات کرنا

۹۹۹- حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے (خیبر کے یہودیوں سے) وہاں (کی زمین میں) پھل، کھیتی اور جو بھی پیداوار ہو اس کے آدھے حصے پر معاملہ کیا تھا۔ آپ اس میں سے اپنی بیویوں کو سو دست دیتے تھے۔ جس میں اسی دست کھجور ہوتی اور بیس دست جو۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے (اپنے عہد خلافت میں) جب خیبر کی زمین تقسیم کی تو ازواجِ مطہرات کو آپ نے اس کا اختیار دیا کہ (اگر وہ چاہیں تو) انہیں بھی وہاں کا پانی اور قطعہ زمین دے دیا جائے۔ یا وہی پہلی صورت باقی رکھی جائے۔ چنانچہ بعض نے زمین لینا پسند کی۔ اور بعض نے (پیداوار سے) دست لینا پسند کیا۔ حضرت عائشہؓ نے زمین ہی لینا پسند کی تھی۔

أخرجه البخاري في : ۴۱- كتاب المزارعة : ۸- باب المزارعة بالشطر ونحوه.

۱۰۰۰- حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے یہودیوں اور عیسائیوں کو سر زمین حجاز سے نکال دیا تھا۔ اور جب نبی کریم ﷺ نے خیبر پر فتح پائی تو آپ نے بھی یہودیوں کو وہاں سے نکالنا چاہا تھا۔ جب آپ کو وہاں فتح حاصل ہوئی تو اس کی زمین اللہ اس کے رسول ﷺ اور مسلمانوں کی ہو گئی تھی۔ آپ کا ارادہ یہودیوں کو وہاں سے باہر کرنے کا تھا۔ لیکن یہودیوں نے رسول اللہ ﷺ سے درخواست کی کہ آپ ہمیں یہیں رہنے دیں۔ ہم (خیبر کی اراضی کا) سارا کام خود کریں گے اور اس کی پیداوار کا نصف حصہ لے لیں گے۔ اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اچھا

۲۲- کتاب المساقاة

(۱) باب المساقاة والمعاملة

جزء من الثمر والزرع

۹۹۹- حدیث ابن عمر رضی اللہ عنہما ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ عَامَلَ خَيْبَرَ بِشَطْرِ مَا يَخْرُجُ مِنْهَا مِنْ ثَمَرٍ أَوْ زَرْعٍ ، فَكَانَ يُعْطِي أَزْوَاجَهُ مِائَةَ وَسَقٍ : ثَمَانُونَ وَسَقٌ ثَمْرٍ ، وَعِشْرُونَ وَسَقٌ شَعِيرٍ ، فَقَسَمَ عُمَرُ خَيْبَرَ فَخَيْرَ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ ﷺ أَنْ يُقْطَعَ لَهُنَّ مِنَ الْمَاءِ وَالْأَرْضِ أَوْ يُمَضَى لَهُنَّ ، فَمِنْهُنَّ مَنْ اخْتَارَ الْأَرْضَ وَمِنْهُنَّ مَنْ اخْتَارَ الْوَسَقَ ، وَكَانَتْ عَائِشَةُ اخْتَارَتِ الْأَرْضَ.

۱۰۰۰- حدیث ابن عمر ، أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ، أَجْلَى الْيَهُودَ وَالنَّصَارَى مِنْ أَرْضِ الْحِجَازِ . وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَمَّا ظَهَرَ عَلَى خَيْبَرَ أَرَادَ إِخْرَاجَ الْيَهُودِ مِنْهَا ، وَكَانَتِ الْأَرْضُ حِينَ ظَهَرَ عَلَيْهَا لِلَّهِ وَلِرَسُولِهِ ﷺ وَلِلْمُسْلِمِينَ ، وَأَرَادَ إِخْرَاجَ الْيَهُودِ مِنْهَا ، فَسَأَلَتِ الْيَهُودُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ لِيُقَرَّهُمْ بِهَا أَنْ يَكْفُوا عَمَلَهَا وَلَهُمْ

جب تک ہم چاہیں تمہیں اس شرط پر یہاں رہنے دیں گے۔ چنانچہ وہ لوگ وہیں رہے۔ اور پھر حضرت عمرؓ نے انہیں تہاء اور اریحاء کی طرف جلا وطن کر دیا (کیونکہ وہ ہر وقت مسلمانوں کے خلاف خفیہ سازشیں کیا کرتے تھے)

أخرجه البخاري في: ٤١- كتاب المزارعة . ١٧- باب إذا قال رب الأرض أفرق ما أفرق الله.

(۲) درخت لگانے اور نکھتی کرنے کی فضیلت

۱۰۰۱- حضرت انس بن مالکؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، کوئی بھی مسلمان جو درخت کا پودا لگائے یا کھیت میں بیج بونے، پھر اس میں سے پرند یا انسان یا جانور جو بھی کھاتے ہیں، وہ اس کی طرف سے صدقہ ہے۔

أخرجه البخاري في: ٤١- كتاب المزارعة : ١- باب فضل الزرع والغرس إذا أُكِل منه.

(۳) آفت سے جو نقصان ہو اس کو مجرا دینا

۱۰۰۲- حضرت انس بن مالکؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے پھلوں کو ”زہو“ سے پہلے بیچنے سے منع فرمایا۔ ان سے پوچھا گیا کہ زہو کسے کہتے ہیں تو جواب دیا کہ سرخ ہونے کو۔ پھر آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ تم ہی بتاؤ، اللہ تعالیٰ کے حکم سے پھلوں پر کوئی آفت آجائے، تو تم اپنے بھائی کامل آخر کس چیز کے بدلے لوگے۔

أخرجه البخاري في: ٣٤- كتاب البيوع : ٨٧- باب إذا باع الثمار قبل أن يسدو صلاحها.

(۴) قرض سے کچھ معاف کر دینا مستحب ہے

اگر قرض دار کو تکلیف ہو

۱۰۰۳- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے دروازے پر دو بھگڑا کرنے والوں کی آواز سنی جو بلند ہو گئی تھی، واقعہ یہ تھا کہ ایک آدمی دوسرے سے قرض میں

نُصِفُ الثَّمَرِ ، فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : «نُقِرُّكُمْ بِهَا عَلَى ذَلِكَ مَا شِئْنَا» فَقَرُّوا بِهَا حَتَّى أَجْلَاهُمْ عُمُرًا إِلَى تَيْمَاءَ وَأَرِيحَاءَ.

(۲) باب فضل الغرس والزرع

۱۰۰۱- حديث أنسٍ ﷺ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : « مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَغْرِسُ غَرْسًا أَوْ يَزْرَعُ زَرْعًا فَيَأْكُلُ مِنْهُ طَيْرٌ أَوْ إِنْسَانٌ أَوْ بَهِيمَةٌ إِلَّا كَانَ لَهُ بِهِ صَدَقَةٌ ».

(۳) باب وضع الجوائح

۱۰۰۲- حديث أنس بن مالكٍ ﷺ ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ ، نَهَى عَنْ بَيْعِ الثَّمَارِ حَتَّى تُزْهِىَ ، فَقِيلَ لَهُ : وَمَا تُزْهِى ؟ قَالَ : حَتَّى تَحْمَرَ ؛ فَقَالَ : « أَرَأَيْتَ إِذَا مَنَعَ اللَّهُ الثَّمَرَةَ بِمِ يَأْخُذُ أَحَدُكُمْ مَالَ أُخِيهِ ؟ ».

(۴) باب استحباب الوضع من الدين

۱۰۰۳- حديث عائشة رضي الله عنها ، قَالَتْ : سَمِعَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ صَوْتَ خُصُومٍ بِالْبَابِ عَالِيَةٍ أَصَوَاتُهُمَا ، وَإِذَا

کچھ کمی کرنے اور تقاضے میں کچھ نرمی برتنے کے لئے کہہ رہا تھا، اور دوسرا کہتا تھا کہ اللہ کی قسم! میں یہ نہیں کروں گا۔ آخر رسول کریم ﷺ ان کے پاس گئے اور فرمایا کہ اس بات پر اللہ کی قسم کھانے والے صاحب کھلم ہیں کہ وہ ایک اچھا کام نہیں کریں گے؟ ان صحابی نے عرض کیا، میں ہی ہوں، یا رسول اللہ! اب میرا بھائی جو چاہتا ہے وہی مجھ کو بھی پسند ہے۔

أَحَدُهُمَا يَسْتَوْضِعُ الْآخَرَ وَيَسْتَرْفِقُهُ فِي شَيْءٍ ، وَهُوَ يَقُولُ : وَاللَّهِ ! لَا أَفْعَلُ . فَخَرَجَ عَلَيْهِمَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ، فَقَالَ : «أَيُّنَ الْمُتَأَلِّي عَلَى اللَّهِ لَا يَفْعَلُ الْمَعْرُوفَ؟» فَقَالَ : أَنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ ! وَلَهُ أَيُّ ذَلِكَ

أَحَبُّ . أَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ فِي : ۵۳ - كِتَابُ الصَّلْحِ : ۱۰ - بَابُ هَلْ يَشِيرُ الْإِمَامُ بِالصَّلْحِ .

۱۰۰۳- حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ نے مسجد نبوی میں عبد اللہ ابن ابی حدرد سے اپنے قرض کا تقاضا کیا۔ اور دونوں کی گفتگو بلند آواز سے ہونے لگی یہاں تک کہ رسول اللہ ﷺ نے بھی اپنے حجرے سے سن لیا۔ آپ پر وہ ہٹا کر باہر تشریف لائے اور پکارا۔ کعب! کعب! بڑھو بولے، اے اللہ کے رسول فرمائیے کیا ارشاد ہے؟ آپ نے فرمایا کہ تم اپنے قرض میں اتنا کم کر دو۔ آپ کا اشارہ تھا کہ آدھا کم کر دیں۔ انہوں نے کمایا رسول اللہ میں نے (بخوشی) ایسا کر دیا۔ پھر آپ نے ابن ابی حدرد سے فرمایا اچھا اب اٹھو اور اس کا قرض ادا کر دو۔ (جو آدھا معاف کر دیا گیا ہے)

۱۰۰۴- حَدِيثُ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ ، أَنَّهُ تَقَاضَى ابْنَ أَبِي حَدْرَدٍ دَيْنًا كَانَ لَهُ عَلَيْهِ فِي الْمَسْجِدِ ، فَارْتَفَعَتْ أَصْوَاتُهُمَا حَتَّى سَمِعَهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَهُوَ فِي بَيْتِهِ ، فَخَرَجَ إِلَيْهِمَا حَتَّى كَشَفَ سِجْفَ حُجْرَتِهِ ، فَنَادَى «يَا كَعْبُ!» قَالَ : لَبَّيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ ! قَالَ : «ضَعْ مِنْ دَيْنِكَ هَذَا» وَأَوْمَأَ إِلَيْهِ ، أَيِ الشُّطْرَ ، قَالَ : لَقَدْ فَعَلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ ! قَالَ : «قُمْ فَاقْضِهِ» .

أَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ فِي : ۸ - كِتَابُ الصَّلَاةِ : ۷۱ - بَابُ التَّقَاضِي وَالْمَلَاذِمَةَ فِي الْمَسْجِدِ .

(۵) اگر خریدار مفلس ہو جائے اور بائع مشتری کے پاس اپنی چیز بعینہ پائے تو واپس لے سکتا ہے

(۵) باب من أدرك ما باعه عند المشتري وقد أفلس فله الرجوع فيه

۱۰۰۵- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ

۱۰۰۵- حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ : قَالَ :

☆ حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ کی کنیت ابو عبد اللہ انصاری ہے بیعت عقبہ میں شریک تھے۔ بدر میں پیچھے رہ گئے تھے جب کہ احد میں شامل ہوئے تھے۔ تبوک میں سستی کی وجہ سے شامل نہیں ہو سکے تھے۔ پچاس دن تک آزمائش ہوئی اور پھر اللہ تعالیٰ نے توبہ قبول فرمائی۔ ابن حبان کے قول کے مطابق آپ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خلافت میں فوت ہوئے۔ جب کہ امام بغوی نے لکھا ہے کہ آپ حضرت معلویہ کی خلافت میں شام میں فوت ہوئے متعدد احادیث کے راوی ہیں۔

نے فرمایا (یا یہ بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا) جو شخص ہو سو اپنا مال کسی شخص کے پاس پالے جب کہ وہ شخص دیوالیہ قرار دیا جا چکا ہو، تو صاحب مال ہی اس کا دوسروں کے مقابلہ میں زیادہ مستحق ہے۔

رَسُولُ اللَّهِ ﷺ (أَوْ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ) : «مَنْ أَدْرَكَ مَالَهُ بَعَيْنِهِ عِنْدَ رَجُلٍ أَوْ إِنْسَانٍ قَدْ أَفْلَسَ فَهُوَ أَحَقُّ بِهِ مِنْ غَيْرِهِ».

أخرجه البخاري في : ٤٣ - كتاب الاستقراض : ١٤ - باب إذا وجد ماله عند مفلس.

(٦) مفلس کو مہلت دینے کی فضیلت

(٦) باب فضل إنظار المعسر

۱۰۰۶- حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا تم سے پہلے گذشتہ امتوں کے کسی شخص کی روح کے پاس (موت کے وقت) فرشتے آئے اور پوچھا تو نے کچھ اچھے کام کئے ہیں؟ روح نے جواب دیا کہ میں اپنے نوکروں سے کہا کرتا تھا کہ وہ مالدار لوگوں کو (جو ان کے مقروض ہوں) مہلت دے دیا کریں اور ان پر سختی نہ کریں اور محتاجوں کو معاف کر دیا کریں۔ راوی نے بیان کیا کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا پھر فرشتوں نے بھی اس سے درگزر کیا اور سختی نہیں کی۔

١٠٠٦ - حديث حذيفة رضي الله عنه ، قال : قال النبي ﷺ : «تلقت الملائكة روح رجل ممن كان قبلكم ، قالوا أعملت من الخير شيئاً ، قال : كنت أمر فتياني أن ينظروا ويتجاوزوا عن المعسر ، قال : قال فتجاوزوا عنه».

أخرجه البخاري في : ٣٤ - كتاب البيوع : ١٧ - باب من من أنظر موسراً.

۱۰۰۷- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا، ایک تاجر لوگوں کو قرض دیا کرتا تھا۔ جب کسی تنگ دست کو دیکھتا تو اپنے نوکروں سے کہہ دیتا کہ اسے درگزر کر جاؤ۔ شاید کہ اللہ تعالیٰ بھی ہم سے (آخرت میں) درگزر فرمائے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے (اس کے مرنے کے بعد) اس کو بخش دیا۔

١٠٠٧ - حديث أبي هريرة رضي الله عنه ، عن النبي ﷺ ، قال : «كان تاجر يداين الناس ، فإذا رأى معسراً قال لفتيانيه تجاوزوا عنه ، لعل الله أن يتجاوز عنا ، فتجاوز الله عنه».

أخرجه البخاري في : ٣٤ - كتاب البيوع : ١٨ - باب من أنظر معسراً.

(٧) جو شخص مالدار ہو اسکو قرض ادا کرنے میں دیر

(٧) باب تحريم مطل الغني وصحة الحوالة

۱۰۰۵- حدیث اپنے مضمون میں واضح ہے کہ جب کسی شخص نے کسی شخص سے کوئی چیز خریدی اور اس پر قبضہ بھی کر لیا لیکن قیمت ادا نہیں کی تھی کہ وہ دیوالیہ ہو گیا۔ پس اگر وہ اصل سالن اس کے پاس موجود ہے تو اس کا مستحق بیچنے والا ہی ہو گا اور دوسرے قرض خواہوں کا اس میں کوئی حق نہ ہو گا۔ (راز)

واستحباب قبولها إذا أحيل على مِلِّي

کرنا حرام ہے اور جب قرض مالدار کو منتقل کیا جائے
تو قرض خواہ کیلئے اس کا قبول کرنا مستحب ہے

۱۰۰۸- حدیث أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ ، أَنَّ
رَسُولَ اللَّهِ ﷺ ، قَالَ : «مَطْلُ الْغَنِيِّ ظُلْمٌ ،
فَإِذَا أُتْبِعَ أَحَدُكُمْ عَلَى مِلِّي فَلْيَتَّبِعْ» .

۱۰۰۸- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ
نے فرمایا (قرض ادا کرنے میں) مالدار کی طرف سے ٹال مٹول
کرنا ظلم ہے۔ اور اگر تم میں سے کسی کا قرض کسی مالدار پر
حوالہ دیا جائے تو اسے قبول کرے۔

أخرجه البخاري في : ۳۸- كتاب الحوالة : ۱- باب في الحوالة وهل يرجع في الحوالة .
(۸) باب تحريم بيع فضل الماء

(۸) جو پانی زیادہ ہو اس کا بیچنا حرام ہے

(۸) باب تحريم بيع فضل الماء

۱۰۰۹- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ
نے فرمایا بیچے ہوئے پانی سے کسی کو اس لئے نہ روکا جائے کہ
اس طرح جو ضرورت سے زیادہ گھاس ہو وہ بھی رکی رہے۔

۱۰۰۹- حدیث أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ ، أَنَّ
رَسُولَ اللَّهِ ﷺ ، قَالَ : «لَا يُمْنَعُ فَضْلُ
الْمَاءِ يُمْنَعُ بِهِ الْكَلْبُ» .

أخرجه البخاري في : ۴۲- كتاب المساقاة : ۲- باب من قال إن صاحب الماء أحق
بالماء .

(۹) کتے کی قیمت، نجومی کی مٹھالی اور زنا کی
اجرت حرام ہے

(۹) باب تحريم ثمن الكلب
وحلوان الكاهن ومهر البغي

۱۰۱۰- حضرت ابو مسعود انصاری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول
اللہ ﷺ نے کتے کی قیمت، زانیہ کی اجرت اور کاهن کی اجرت
سے منع فرمایا تھا۔

۱۰۱۰- حدیث أَبِي مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيِّ
رضی اللہ عنہ ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى عَنْ ثَمَنِ
الْكَلْبِ وَمَهْرِ الْبَغِيِّ وَحُلْوَانِ الْكَاهِنِ .

أخرجه البخاري في : ۳۴- كتاب البيوع : ۱۱۳- باب ثمن الكلب .

۱۰۰۹- حدیث کا معنی یہ ہے کہ جس شخص کی زمین میں صحرا کے اندر پانی جمع ہو یا چشمہ پھوٹ نکلے اور اس کے ارد گرد گھاس ہو۔ اب اس
گھاس پر موٹی تب ہی چرنے کے لیے آسکتے ہیں جب کہ پانی ولا پانی پینے سے نہ روکے اس لیے پانی والے کو شریعت نے منع کیا ہے کہ وہ اپنے
سے فاضل اور زائد پانی کے استعمال سے نہ روکے کیونکہ پانی کے روکنے سے وہ گھاس سے منع کر رہا ہے جب کہ گھاس سے روکنے میں لوگوں کو
تکلیف اور نقصان دینا ایسا جاتا ہے۔ (مرتب)

۱۰۱۰- کاهن سے مراد وہ شخص ہے جو علم غیب کا دعویٰ کرتا ہے اور لوگوں کو مستقبل کے امور سے متعلق خبریں دیتا ہے۔ عرب میں کاهن
لوگ یہ دعویٰ کیا کرتے تھے کہ وہ بت سے امور کو جانتے ہیں۔ کوئی تو کہتا کہ اس کے کنٹرول میں جن ہیں جو اسے خبریں دیتے ہیں کوئی یہ دعویٰ
کرتا کہ وہ اپنے فہم و فراست سے معاملات کا اور اک کرتا ہے۔ کوئی کہتا کہ وہ مقدمات کو دیکھ کر امور پر استدلال کرتا ہے، جیسے چوری شدہ چیز
محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

(۱۰) باب الأمر بقتل الكلاب

(۱۰) کتے ہلاک کرنے کا حکم

۱۰۱۱- حدیث عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَمَرَ بِقَتْلِ الْكِلَابِ.

۱۰۱۱- حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے کتوں کو مارنے کا حکم فرمایا ہے۔

أخرجه البخاري في : ۵۹ - كتاب بدء الخلق : ۱۷ - باب إذا وقع الذباب في شراب أحدكم.

۱۰۱۲- حدیث عبد اللہ بن عمر ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : «مَنْ اقْتَنَى كَلْبًا إِلَّا كَلْبَ مَاشِيَةٍ ، أَوْ ضَارٍ ، نَقَصَ مِنْ عَمَلِهِ كُلَّ يَوْمٍ قِيرَاطًا».

۱۰۱۲- حضرت ابن عمرؓ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا جس نے ایسا کتا پالا جو نہ مویشی کی حفاظت کے لئے ہے اور نہ شکار کرنے کے لئے تو روزانہ اس کی نیکیوں میں سے دو قیراط کی کمی ہو جاتی ہے۔

أخرجه البخاري في : ۷۲ - كتاب الذبائح والصيد : ۶ - باب من اقتنى كلبًا ليس بكلب صيد أو ماشية .

۱۰۱۳- حدیث ابي هريرةؓ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : «مَنْ أَمْسَكَ كَلْبًا فَإِنَّهُ يَنْقُصُ كُلَّ يَوْمٍ مِنْ عَمَلِهِ قِيرَاطًا ، إِلَّا كَلْبَ حَرْثٍ أَوْ مَاشِيَةٍ».

۱۰۱۳- حضرت ابو ہریرہؓ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا ”جس شخص نے کوئی کتا رکھا، اس نے روزانہ اپنے عمل سے ایک قیراط کی کمی کر لی۔ البتہ کھیتی یا مویشی (کی حفاظت) کے لئے کتے اس سے الگ ہیں۔“

أخرجه البخاري في : ۴۱ - كتاب المزارعة : ۳ - باب اقتناء الكلب للحرث.

۱۰۱۴- حدیث سفیان بن ابی زہیرؓ نے کہا کہ میں نے نبی کریم ﷺ سے سنا کہ جس نے کتا پالا جو کھیتی کے لئے ہے اور نہ مویشی کے لئے، تو اس کی نیکیوں سے روزانہ ایک قیراط کم ہو جاتا ہے۔

أخرجه البخاري في : ۴۱ - كتاب المزارعة : ۳ - باب اقتناء الكلب للحرث.

گزشتہ سے پتہ

- پتانا وغیرہ۔ بعض لوگ ستاروں کا علم رکھنے والوں اور نجومیوں کو کاہن کہہ دیتے ہیں۔ (مرتب)

۱۰۱۱- شکار کے لیے یا گھبراہٹ کی رکھوالی کے لیے کتے پالنے کی اجازت دی گئی ہے۔ پگل کتے یا جو کتے انسانوں کے دشمن ہوں اور کٹنے کے لیے

دوڑتے ہوں انہیں مارنے کا رسول اللہ ﷺ نے حکم دیا ہے۔ (رازی)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

(۱۱) پچھنے لگانے کی اجرت حلال ہے

۱۰۱۵- حضرت انس رضی اللہ عنہ سے پچھنا لگانے والے کی مزدوری کے بارے میں پوچھا گیا تھا۔ انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے پچھنا لگایا تھا۔ آپ کو ابو طیبہ (نافع یا میسرہ) نے پچھنا لگایا تھا۔ آپ نے انہیں دو صاع کھجور مزدوری میں دی تھی اور آپ نے ان کے مالکوں (بنو حارثہ) سے گفتگو کی تو انہوں نے ان سے وصول کئے جانے والے لگان میں کمی کر دی تھی اور آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ (خون کے دباؤ کا) بہترین علاج جو تم کرتے ہو وہ پچھنا لگوانا ہے اور عمدہ دوا عمدہ ہندی کا استعمال کرتا ہے۔

أخرجه البخاري في : ۷۶- كتاب الطب : ۱۳- باب الحمامة من الداء.

۱۰۱۶- حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے پچھنا لگویا اور پچھنا لگانے والے کو اس کی مزدوری دی اور ناک میں دوا ڈلوائی۔

أخرجه البخاري في : ۷۶- كتاب الطب : ۹- باب السعوط.

(۱۲) شراب بیچنا حرام ہے

۱۰۱۷- حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ جب سورہ بقرہ کی سورت متعلق آیات نازل ہوئیں تو نبی ﷺ مسجد میں تشریف لے گئے۔ اور ان کی لوگوں کے سامنے تلاوت فرمائی۔ پھر فرمایا کہ شراب کی تجارت حرام ہے۔

أخرجه البخاري في : ۸- كتاب الصلاة : ۷۳- باب تحريم تجارة الخمر في المسجد.

(۱۳) شراب، مردار، خنزیر اور بتوں کی بیع حرام ہے

ہے

۱۰۱۸- حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ

(۱۱) باب حل أجرة الحمامة

۱۰۱۵- حديث أنس رضي الله عنه ، أنه سئل عن أجر الحمام ، فقال : احتجم رسول الله ﷺ : ححمه أبو طيبة ، وأعطاه صاعين من طعام ، وكلم موالیه فحففوا عنه . وقال : «إن أمثل ما تداويتم به الحمامة والقسط البحري».

۱۰۱۶- حديث ابن عباس رضي الله عنهما ، عن النبي ﷺ . احتجم ، وأعطى الحمام أجره واستعط .

(۱۲) باب تحريم بيع الخمر

۱۰۱۷- حديث عائشة ، قالت : لما أنزل الآيات من سورة البقرة في الربا ، خرج النبي ﷺ إلى المسجد فقرأهن على الناس ، ثم حرم تجارة الخمر .

(۱۳) باب تحريم بيع الخمر والميتة

والخنزير والأصنام

۱۰۱۸- حديث جابر بن عبد الله رضي

میں نے رسول اللہ ﷺ سے فتح مکہ کے سال جبکہ آپ کا قیام ابھی مکہ ہی میں تھا سنا کہ ”اللہ اور اس کے رسول نے شراب‘ مردار‘ سور اور بتوں کا بیچنا حرام قرار دے دیا ہے۔“ اس پر پوچھا گیا کہ یا رسول اللہ! مردار کی چربی کے متعلق کیا حکم ہے؟ اسے ہم کشتیوں پر ملتے ہیں، کھالوں پر اس سے تیل کا کام لیتے ہیں اور لوگ اس سے اپنے چراغ بھی جلاتے ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ نہیں وہ حرام ہے۔ اسی موقع پر آپ نے فرمایا کہ اللہ یہودیوں کو برباد کرے۔ اللہ تعالیٰ نے جب چربی ان پر حرام کی تو ان لوگوں نے پگھلا کر اسے بیچا اور اس کی قیمت کھائی۔

اللَّهُ عَنْهُمَا ، أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ ، عَامَ الْفَتْحِ ، وَهُوَ بِمَكَّةَ : (إِنَّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ حَرَّمَ بَيْعَ الْحَمْرِ وَالْمَيْتَةِ وَالْحِنْزِيرِ وَالْأَصْنَامِ) فَقِيلَ : يَا رَسُولَ اللَّهِ ! أَرَأَيْتَ شُحُومَ الْمَيْتَةِ فَإِنَّهَا يُطْلَى بِهَا السُّفْنُ ، وَيُدَهَّنُ بِهَا الْجُلُودُ ، وَيَسْتَصْبِحُ بِهَا النَّاسُ ! فَقَالَ : «لَا ، هُوَ حَرَامٌ» ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ، عِنْدَ ذَلِكَ : «قَاتَلَ اللَّهُ الْيَهُودَ ، إِنَّ اللَّهَ لَمَّا حَرَّمَ شُحُومَهَا جَمَلُوهُ ثُمَّ بَاعُوهُ فَأَكَلُوا ثَمَنَهُ».

أخرجه البخاري في : ۳۴ - كتاب البيوع : ۱۱۲ - باب بيع الميئة والأصنام.

۱۰۱۹- حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ حضرت عمرؓ کو معلوم ہوا کہ فلاں شخص نے شراب فروخت کی ہے، تو آپ نے فرمایا کہ اسے اللہ تعالیٰ تباہ و برباد کر دے۔ کیا اسے معلوم نہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا، اللہ تعالیٰ یہود کو برباد کرے کہ چربی ان پر حرام کی گئی تھی لیکن ان لوگوں نے اسے پگھلا کر فروخت کیا۔

۱۰۱۹- حَدِيثُ عُمَرَ . عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا ، قَالَ : بَلَغَ عُمَرَ أَنَّ فُلَانًا بَاعَ حَمْرًا . فَقَالَ : قَاتَلَ اللَّهُ فُلَانًا ، أَلَمْ يَعْلَمْ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ ، قَالَ : «قَاتَلَ اللَّهُ الْيَهُودَ ، حُرِّمَتْ عَلَيْهِمُ الشُّحُومُ فَجَمَلُوهَا فَبَاعُوهَا».

أخرجه البخاري في : ۳۴ - كتاب البيوع : ۱۰۳ - باب لا يذاب شحم الميتة ولا يباع ودكها.

۱۰۲۰- حضرت ابو ہریرہؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ یہودیوں کو تباہ کرے، ظالموں پر چربی حرام کر دی تھی، لیکن انہوں نے اسے بیچ کر اس کی قیمت کھائی۔

۱۰۲۰- حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ ، قَالَ : «قَاتَلَ اللَّهُ يَهُودَ، حُرِّمَتْ عَلَيْهِمُ الشُّحُومُ فَبَاعُوهَا وَأَكَلُوا أَثْمَانَهَا».

أخرجه البخاري في : ۳۴ - كتاب البيوع : ۱۰۳ - باب لا يذاب شحم الميتة ولا يباع ودكها.

باب الربا (۱۴)

(۱۳) سود کا بیان

۱۰۲۱- حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، سونا سونے کے بدلے میں اس وقت تک نہ فروخت کرو جب تک دونوں طرف سے برابر برابر نہ ہو، دونوں طرف سے کسی کمی یا زیادتی کو روانہ رکھو۔ اور چاندی کو چاندی کے بدلے میں اس وقت تک نہ فروخت کرو جب تک دونوں طرف سے برابر برابر نہ ہو، دونوں طرف سے کسی کمی یا زیادتی کو روانہ رکھو۔ اور نہ ادھار کو نقد کے بدلے میں فروخت کرو۔

بنّاجِرٍ». أخرجه البخاري في : ۳۴- كتاب البيوع : ۷۸- باب بيع بالفضة.

(۱۲) چاندی کی بیع سونے کے ساتھ ادھار منع ہے۔

۱۰۲۲- ابو المنہال رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ اور حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے بیع صرف کے متعلق پوچھا تو ان دونوں حضرات نے ایک دوسرے کے متعلق فرمایا کہ یہ مجھ سے بہتر ہیں۔ آخر دونوں حضرات نے بتایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سونے کو چاندی کے بدلے میں ادھار کی صورت میں بیچنے سے منع فرمایا ہے۔

۱۰۲۱- حَدِيثُ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رضي الله عنه ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم ، قَالَ : «لَا تَبِيعُوا الذَّهَبَ بِالذَّهَبِ إِلَّا مِثْلًا بِمِثْلٍ ، وَلَا تَشِفُّوا بَعْضُهَا عَلَى بَعْضٍ ، وَلَا تَبِيعُوا الْوَرِقَ بِالْوَرِقِ إِلَّا مِثْلًا بِمِثْلٍ ، وَلَا تَشِفُّوا بَعْضُهَا عَلَى بَعْضٍ ، وَلَا تَبِيعُوا مِنْهَا غَائِبًا

(۱۶) باب النهي عن بيع الورق بالذهب ديناً

۱۰۲۲- حَدِيثُ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ ، وَزَيْدِ بْنِ أَرْقَمٍ . عَنْ أَبِي الْمُنْهَالِ ، قَالَ : سَأَلْتُ الْبَرَاءَ بْنَ عَازِبٍ ، وَزَيْدَ بْنَ أَرْقَمٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ الصَّرْفِ فَكُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا يَقُولُ : هَذَا خَيْرٌ مِنِّي ، فَكِلَاهُمَا يَقُولُ : نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم عَنِ بَيْعِ الذَّهَبِ بِالْوَرِقِ دَيْنًا .

أخرجه البخاري في : ۳۴- كتاب البيوع : ۸۰- باب بيع الورق بالذهب نسيئة.

۱۰۲۳- حضرت ابی بکرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے چاندی، چاندی کے بدلے میں اور سونا سونے کے بدلے میں بیچنے سے منع فرمایا ہے مگر یہ کہ برابر برابر ہو۔ البتہ ہم سونا چاندی کے بدلے میں جس طرح چاہیں خریدیں۔ اسی طرح چاندی سونے کے بدلے میں جس طرح چاہیں خریدیں۔

۱۰۲۳- حَدِيثُ أَبِي بَكْرَةَ رضي الله عنه ، قَالَ : نَهَى النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم عَنِ الْفِضَّةِ بِالْفِضَّةِ ، وَالذَّهَبِ بِالذَّهَبِ إِلَّا سَوَاءً بِسَوَاءٍ ، وَأَمَرَنَا أَنْ نُبْتَاعَ الذَّهَبَ بِالْفِضَّةِ كَيْفَ شِئْنَا ، وَالْفِضَّةَ بِالذَّهَبِ كَيْفَ شِئْنَا .

أخرجه البخاري في : كتاب البيوع : ۸۱- باب بيع الذهب بالورق بدأ بيد.

(۱۸) باب بيع الطعام مثلاً بمثل دو جنس غلہ کی بیع جائز ہے جب وہ برابر

برابر ہوں

۱۰۲۴- حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر میں ایک شخص کو تحصیل دار بنایا۔ وہ صاحب ایک عمدہ قسم کی کھجور لائے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا کہ کیا خیبر کی تمام کھجوریں اسی طرح کی ہوتی ہیں؟ انہوں نے جواب دیا کہ نہیں خدا کی قسم یا رسول اللہ! ہم تو اسی طرح ایک صاع کھجور (اس سے گھٹیا کھجوروں کے) دو صاع دے کر خریدتے ہیں۔ اور دو صاع تین صاع کے بدلہ میں لیتے ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ ایسا نہ کرو۔ البتہ گھٹیا کھجور کو پہلے بیچ کر ان پیسوں سے اچھی قسم کی کھجور خرید سکتے ہو۔

۱۰۲۴- حَدِيثُ أَبِي سَعِيدِ الْخُدْرِيِّ وَأَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ اسْتَعْمَلَ رَجُلًا عَلَى خَيْبَرَ ، فَجَاءَهُ بَتَمْرٍ جَنِيْبٍ ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : «أَكُلُ تَمْرَ خَيْبَرَ هَكَذَا؟» قَالَ : لَا ، وَاللَّهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ ! إِنَّا لَنَأْخُذُ الصَّاعَ مِنْ هَذَا بِالصَّاعَيْنِ ، وَالصَّاعَيْنِ بِالثَّلَاثَةِ ؛ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : «لَا تَفْعَلْ ، بَعِ الْجَمْعَ بِالذَّرَاهِمِ ، ثُمَّ ابْتَعْ بِالذَّرَاهِمِ جَنِيْبًا».

أخرجه البخاري في : ۳۴- كتاب البيوع : ۸۹- باب إذا بيع تمر بتمر خبير منه.

۱۰۲۵- حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بنی کھجور (کھجور کی ایک عمدہ قسم) لے کر آئے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ کہاں سے لائے ہو؟ انہوں نے کہا ہمارے پاس خراب کھجور تھی۔ اس کی دو صاع، اس کی ایک صاع کے بدلے میں دے کر ہم اسے لائے ہیں تاکہ ہم یہ آپ کو کھلائیں۔ آپ نے فرمایا توبہ! توبہ! یہ تو سو ہے، بالکل سودا ایسا نہ کیا کرو البتہ (اچھی کھجور) خریدنے کا ارادہ ہو تو (خراب) کھجور بیچ کر (اس کی قیمت سے) عمدہ خرید کر دو۔

۱۰۲۵- حَدِيثُ أَبِي سَعِيدِ الْخُدْرِيِّ ﷺ ، قَالَ : جَاءَ بِلَالٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ بِتَمْرٍ بَرْنِيٍّ ، فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ : «مِنْ أَيْنَ هَذَا؟» قَالَ بِلَالٌ : كَانَ عِنْدَنَا تَمْرٌ رَدِيٍّ ، فَبِعْتُ مِنْهُ صَاعَيْنِ بِصَاعٍ لِنُطْعِمَ النَّبِيَّ ﷺ . فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ عِنْدَ ذَلِكَ «أَوْهَ! أَوْهَ! عَيْنُ الرَّبَا! عَيْنُ الرَّبَا! لَا تَفْعَلْ. وَلَكِنْ إِذَا أَرَدْتَ أَنْ تَشْتَرِيَ ، فَبِعِ التَّمْرَ بِنَيْبِ آخِرِ ثُمَّ اشْتَرِهِ».

۴۲۵- معلوم ہوا کہ ایک ہی جنس میں کمی و بیشی سے لین دین سود میں داخل ہے۔ اس کی صورت یہ بتلائی گئی کہ گھٹیا جنس کو علیحدہ طور پر نقد بیچ کر اس کے روپوں سے وہی بڑھیا جنس خرید لی جائے۔ (ران)

أخرجه البخاري في : ٤٠ - كتاب الوكالة : ١١ - باب إذا باع الوكيل شيئاً فاسداً فبيعه مردود.

۱۰۲۶- حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہمیں (نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے) مختلف قسم کی کھجوریں ایک ساتھ ملا کرتی تھیں اور ہم دو صاع کھجور ایک صاع کے بدلہ میں بیچ دیا کرتے تھے۔ اس پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دو صاع ایک صاع کے بدلہ میں نہ بیچی جائے اور نہ دو درہم ایک درہم کے بدلے میں بیچے جائیں۔

۱۰۲۶- حَدِيثُ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رضي الله عنه ، قَالَ : كُنَّا نُرْزَقُ تَمْرَ الْجَمْعِ ، وَهُوَ الْخِلْطُ مِنَ التَّمْرِ ، وَكُنَّا نَبِيعُ صَاعَيْنِ بِصَاعٍ ، فَقَالَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم : «لَا صَاعَيْنِ بِصَاعٍ ، وَلَا دِرْهَمَيْنِ بِدِرْهَمٍ».

أخرجه البخاري في : ٣٤ - كتاب البيوع : ٢ - باب بيع الخلط من التمر.

۱۰۲۷- ابو صلح زیات نے حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے سنا کہ دینار دینار کے بدلے میں اور درہم درہم کے بدلے میں (بیچا جاسکتا ہے) اس پر میں نے ان سے کہا کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما تو اس کی اجازت نہیں دیتے۔ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اس کے متعلق پوچھا کہ آپ نے یہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا تھا یا کتاب اللہ میں آپ نے اسے پایا ہے؟ انہوں نے کہا ان میں سے کسی بات کا میں دعویٰ نہیں ہوں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (کی احادیث) کو آپ لوگ مجھ سے زیادہ جانتے ہیں۔ البتہ مجھے اسلام نے خبر دی تھی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ (مذکورہ صورتوں میں) سود صرف اوجہار کی صورت میں ہوتا ہے۔

۱۰۲۷- حَدِيثُ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رضي الله عنه وَأُسَامَةَ . عَنْ أَبِي صَالِحِ الزِّيَّاتِ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ، يَقُولُ : الدِّينَارُ بِالدِّينَارِ وَالدرَّهَمُ بِالدَّرَّهَمِ (قَالَ) فَقُلْتُ لَهُ : فَإِنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ لَا يَقُولُ لَهُ : فَقَالَ أَبُو سَعِيدٍ : سَأَلْتُهُ فَقُلْتُ سَمِعْتُهُ مِنَ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم أَوْ وَجَدْتُهُ فِي كِتَابِ اللَّهِ؟ قَالَ كُلُّ ذَلِكَ لَا أَقُولُ ، وَأَنْتُمْ أَعْلَمُ بِرَسُولِ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم مِنِّي ، وَلَكِنِّي أَخْبَرَنِي أُسَامَةُ أَنَّ النَّبِيَّ صلى الله عليه وسلم قَالَ : «لَا رَبًّا إِلَّا فِي النَّسِيئَةِ».

أخرجه البخاري في : ٣٤ - كتاب البيوع : ٧٩ - باب بيع الدينار بالدينار نسأ.

(۲۰) حلال کو حاصل کرنے اور شبہ والی اشیاء

(۲۰) باب أخذ الحلال وترك الشبهات

چھوڑنے کا بیان

۱۰۲۸- حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا کہ

۱۰۲۸- حَدِيثُ النُّعْمَانَ بْنِ بَشِيرٍ ، قَالَ : سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم يَقُولُ : «الْحَلَالُ

حلال کھلا ہوا ہے اور حرام بھی کھلا ہوا ہے اور ان دونوں کے درمیان بعض چیزیں شبہ کی ہیں جن کو بہت لوگ نہیں جانتے (کہ حلال ہیں یا حرام) پھر جو کوئی شبہ کی چیزوں سے بھی بچ گیا اس نے اپنے دین اور عزت کو بچالیا۔ اور جو کوئی ان شبہ کی چیزوں میں پڑ گیا اس کی مثال اس چرواہے کی ہے جو (محموظ شاہی) چراگاہ کے آس پاس اپنے جانوروں کو چرائے۔ وہ قریب ہے کہ کبھی اس چراگاہ کے اندر گھس جائے (اور شاہی مجرم قرار پائے) سن لو! ہر بادشاہ کی ایک چراگاہ ہوتی ہے۔ اللہ کی چراگاہ اس زمین پر حرام چیزیں ہیں۔ (پس ان سے بچو اور) سن لو! بدن میں ایک گوشت کا ٹکڑا ہے جب وہ درست ہو گا سارا بدن درست ہو گا اور جہاں وہ بگڑا سارا بدن بگڑ گیا۔ سن لو وہ ٹکڑا آدمی کا دل ہے۔

أخرجه البخاري في : ۲ - كتاب الإيمان : ۳۹ - باب فضل من استبرأ لدينه.

(۲۱) اونٹ کا بیچنا اور سواری کی شرط طے کر لینا

۱۰۲۹- حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ وہ (ایک غزوہ کے موقع پر) اپنے اونٹ پر سوار آ رہے تھے۔ اونٹ تھک گیا تھا۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا اوھر سے گذر ہوا تو آپ نے اونٹ کو ایک ضرب لگائی اور اس کے حق میں دعا فرمائی، چنانچہ اونٹ اتنی تیزی سے چلنے لگا کہ کبھی اسی طرح نہیں چلا تھا۔ پھر آپ نے فرمایا کہ اسے ایک اوقیہ میں مجھے بیچ دو۔ (حضرت جابر کہتے ہیں) میں نے آپ کے ہاتھ بیچ دیا، لیکن اپنے گھر تک اس پر سواری کو مستحق کرا لیا۔ پھر جب ہم (مدینہ) پہنچ گئے تو میں نے اونٹ آپ کو پیش کر دیا اور آپ نے اس کی قیمت بھی اوا کر دی، لیکن جب میں واپس ہونے لگا تو میرے پیچھے ایک صاحب کو مجھے بلانے کے لئے بھیجا (میں حاضر ہوا تو) آپ نے فرمایا کہ میں تمہارا اونٹ کوئی لے تھوڑا ہی رہا تھا، اپنا اونٹ لے جاؤ، یہ تمہارا ہی مال ہے۔

أخرجه البخاري في : ۵۴ - كتاب الشروط : ۴ - باب إذا اشترط البائع ظهر الدابة إلى

مكان مسمى جاز.

بَيْنَ ، وَالْحَرَامُ بَيْنَ ، وَبَيْنَهُمَا مُشَبَّهَاتٌ لَا يَعْلَمُهَا كَثِيرٌ مِنَ النَّاسِ ؛ فَمَنْ اتَّقَى الْمُشَبَّهَاتِ اسْتَبْرَأَ لِدِينِهِ وَعَرْضِهِ ، وَمَنْ وَقَعَ فِي الشُّبُهَاتِ كَرَّاعِي يَرَعَى حَوْلَ الْحِمَى يُوشِكُ أَنْ يُوَاقِعَهُ ؛ أَلَا وَإِنَّ لِكُلِّ مَلِكٍ حِمَى ، أَلَا إِنَّ حِمَى اللَّهِ فِي أَرْضِهِ مَحَارِمُهُ ، أَلَا وَإِنَّ فِي الْجَسَدِ مُضْغَةً إِذَا صَلَحَتْ صَلَحَ الْجَسَدُ كُلُّهُ ، وَإِذَا فَسَدَتْ فَسَدَ الْجَسَدُ كُلُّهُ ، أَلَا وَهِيَ الْقَلْبُ .

أخرجه البخاري في : ۲ - كتاب الإيمان : ۳۹ - باب فضل من استبرأ لدينه.

۱۰۲۹- حدیث جابر رضی اللہ عنہ ، أَنَّهُ كَانَ يَسِيرُ عَلَى جَمَلٍ لَهُ قَدْ أَعْيَا ، فَمَرَّ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم فَضَرَبَهُ ، فَدَعَا لَهُ ، فَسَارَ بِسَيْرٍ لَيْسَ يَسِيرٌ مِثْلَهُ ، ثُمَّ قَالَ : «بِعْنِيهِ بِوَقِيَّةٍ» قُلْتُ : لَا . ثُمَّ قَالَ : «بِعْنِيهِ بِوَقِيَّةٍ» فَبِعْتُهُ ، فَاسْتَنْبَيْتُ حُمْلَانَهُ إِلَى أَهْلِي ، فَلَمَّا قَدِمْنَا أَتَيْتُهُ بِالْجَمَلِ ، وَنَقَدَنِي ثَمَنَهُ ، ثُمَّ انْصَرَفْتُ ، فَأَرْسَلَ عَلَيَّ إِثْرِي ، قَالَ : «مَا كُنْتُ لِأَخْذِ جَمَلِكَ ، فَخُذْ جَمَلَكَ ذَلِكَ فَهُوَ مَالُكَ» .

۱۰۳۰ - حدیث جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا ، قَالَ : غَزَوْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ ، قَالَ : فَتَلَّاحَقَ بِي النَّبِيُّ ﷺ وَأَنَا عَلَى نَاضِحٍ لَنَا قَدْ أَعْيَا فَلَا يَكَادُ يَسِيرُ ، فَقَالَ لِي : «مَا لِيَعِيرُكَ؟» قَالَ : قُلْتُ : عَيْبِي . قَالَ : فَتَخَلَّفَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَزَجَرَهُ وَدَعَا لَهُ ، فَمَا زَالَ بَيْنَ يَدَيِ الْإِبِلِ قَدَّامَهَا يَسِيرُ ، فَقَالَ لِي : «كَيْفَ تَرَى بَعِيرَكَ؟» قَالَ قُلْتُ : بِحَيْرٍ ، قَدْ أَصَابَتْهُ بَرَكْتُكَ . قَالَ : «أَفَتَبِيعُونِي» فَبِعْتُهُ إِيَّاهُ عَلَيَّ أَنْ لِي فَقَارَ ظَهْرِهِ حَتَّى أَبْلُغَ الْمَدِينَةَ ، قَالَ ، فَقُلْتُ : يَا رَسُولَ اللَّهِ ! إِنِّي عَرُوسٌ . فَاسْتَأْذَنَتْهُ فَأَذِنَ لِي فَتَقَدَّمْتُ النَّاسَ إِلَى الْمَدِينَةَ ، حَتَّى أَتَيْتُ الْمَدِينَةَ ، فَلَقَيْتَنِي خَالِي فَسَأَلَنِي عَنِ الْبَعِيرِ ، فَأَخْبَرْتُهُ بِمَا صَنَعْتُ فِيهِ فَلَا مَنِي . قَالَ : وَقَدْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَالَ لِي حِينَ اسْتَأْذَنَتْهُ : «هَلْ تَزَوَّجْتَ بَكْرًا أَمْ نَيْسًا؟» فَقُلْتُ : تَزَوَّجْتُ نَيْسًا . فَقَالَ : «هَلَّا تَزَوَّجْتَ بَكْرًا تَلَاعِبُهَا وَتَلَاعِبُكَ؟» قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ ! تُوُفِّيَ وَالِدِي ، أَوْ اسْتَشْهَدَ وَلِي أَخَوَاتٌ صِغَارٌ ، فَكَرِهْتُ أَنْ أَتَزَوَّجَ مِثْلَهُنَّ فَلَا تُؤَدِّبُهُنَّ وَلَا تَقُومُ عَلَيْهِنَّ ،

۱۰۳۰ - حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ایک غزوہ (جنگ تبوک) میں شریک تھا۔ رسول اللہ ﷺ پیچھے سے آکر میرے پاس تشریف لائے۔ میں اپنے پانی لانے والے ایک اونٹ پر سوار تھا۔ چونکہ وہ تھک چکا تھا، اس لئے دھیرے دھیرے چل رہا تھا۔ آنحضرت ﷺ نے مجھ سے دریافت فرمایا کہ جابرا تمہارے اونٹ کو کیا ہو گیا ہے؟ میں نے عرض کیا کہ تھک گیا ہے۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ پھر آپ پیچھے گئے اور اسے ڈانٹا اور اس کے لئے دعا کی۔ پھر تو وہ برابر دوسرے اونٹوں کے آگے آگے چلتا رہا۔ پھر آپ نے دریافت فرمایا اپنے اونٹ کے متعلق کیا خیال ہے؟ میں نے کہا کہ اب اچھا ہے، آپ کی برکت سے ایسا ہو گیا ہے۔ آپ نے فرمایا پھر کیا اسے فروخت کرو گے؟ حضرت جابر کہتے ہیں میں شرمندہ ہو گیا کیونکہ ہمارے پاس پانی لانے کو اس کے سوا اور کوئی اونٹ نہیں تھا۔ مگر میں نے عرض کیا، جی ہاں۔ آپ نے فرمایا پھر بیچ دے۔ چنانچہ میں نے وہ اونٹ آپ کو بیچ دیا۔ اور یہ طے پایا کہ مدینہ تک میں اسی پر سوار ہو کر جاؤں گا۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! میری شادی ابھی نئی ہوئی ہے۔ میں نے آپ سے (آگے بڑھ کر اپنے گھر جانے کی) اجازت چاہی۔ تو آپ نے اجازت عنایت فرمادی۔ اس لئے میں سب سے پہلے مدینہ پہنچ آیا۔ جب ماموں سے ملاقات ہوئی تو انہوں نے مجھ سے اونٹ کے متعلق پوچھا۔ جو معاملہ میں کر چکا تھا اس کی انہیں اطلاع دی تو انہوں نے مجھے برا بھلا کہا۔ (ایک اونٹ تھا تیرے پاس وہ بھی بیچ ڈالا اب پانی کس پر لائے گا) جب میں نے حضور اکرم ﷺ سے اجازت چاہی تھی۔ تو آپ نے مجھ سے دریافت فرمایا تھا کہ کنواری سے شادی کی ہے یا بیوہ سے؟ میں نے عرض کیا تھا کہ بیوہ سے۔ اس پر آپ نے فرمایا تھا کہ کنواری سے کیوں نہ کی، وہ بھی تمہارے ساتھ کھیلتی اور تم بھی اس کے ساتھ

فَتَزَوَّجْتُ نَبِيًّا لَتَقُومَ عَلَيْهِمْ وَتُؤَدَّبُهُمْ. قَالَ:
فَلَمَّا قَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْمَدِينَةَ ، غَدَوْتُ
عَلَيْهِ بِالْبَعِيرِ ، فَأَعْطَانِي ثَمَنَهُ وَرَدَّهُ عَلَيَّ.

کھلتے۔ (کیونکہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بھی ابھی کنوارے تھے) میں نے کہا یا رسول اللہ! میرے باپ کی وفات ہو گئی ہے، یا (یہ کہا کہ) وہ (احد میں) شہید ہو چکے ہیں اور میری چھوٹی چھوٹی بہنیں ہیں۔ اس لئے مجھے اچھا نہیں معلوم ہوا کہ انہی جیسی کسی لڑکی کو بیاہ کے لاؤں جو نہ انہیں ادب سکھا سکے نہ ان کی نگرانی کر سکے۔ اس لئے میں نے بیوہ سے شادی کی تاکہ وہ ان کی نگرانی کرے اور انہیں ادب سکھائے۔ حضرت جابر نے بیان کیا کہ پھر جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ پہنچے تو صبح کے وقت میں اسی اونٹ پر آپ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اس اونٹ کی قیمت عطا فرمائی اور پھر وہ اونٹ بھی واپس کر دیا۔

۱۱۳- باب استئذان الرجل الإمام. - کتاب الجهاد : ۵۶ - أخرجه البخاري في : ۱۰۳۱ - حديث جابر بن عبد الله رضي الله عنهما في بيان کیا کہ

قال: اشترى مني النبي ﷺ بعيراً بوقيتين ودرهم أو درهمين ، فلما قدم صراراً أمر ببقرة فذبحت ، فأكلوا منها ، فلما قدم المدينة أمرني أن آتي المسجد فأصلي ركعتين ، ووزن لي ثمن البعير.

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما نے مجھ سے اونٹ خریدا تھا۔ دو اوقیہ اور ایک درہم یا دو درہم میں۔ جب آپ مقام صرار پر پہنچے تو آپ نے حکم دیا اور گائے ذبح کی گئی، اور لوگوں نے اس کا گوشت کھلایا۔ پھر جب آپ مدینہ منورہ پہنچے تو مجھے حکم دیا کہ پہلے مسجد میں جا کر دو رکعت نماز پڑھوں، اس کے بعد مجھے میرے اونٹ کی قیمت وزن کر کے عنایت فرمائی۔

أخرجه البخاري في : ۵۶ - کتاب الجهاد : ۱۹۹ - باب الطعام عند القدوم.

(۲۲) جانوروں کا قرض لے کر اس سے بہتر

دینا مستحب ہے

(۲۲) باب من استسلف شيئاً فقصى خيراً منه

وخيركم أحسنكم قضاء

۱۰۳۲- حديث أبي هريرة رضي الله عنه ، أن رجلاً أتى النبي ﷺ يتقاضاه فأغلظ ، فهم به أصحابه ، فقال رسول الله ﷺ : «دعوه ، فإن لصاحب الحق

۱۰۳۲- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ایک شخص نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے (اپنے قرض کا) تقاضا کرنے آیا، اور سخت ست کہنے لگا۔ صحابہ کرام غصہ ہو کر اس کی طرف بڑھے لیکن آپ نے فرمایا کہ اسے چھوڑ دو۔ کیونکہ جس کا کسی پر حق ہو تو وہ کہنے سننے کا بھی حق رکھتا ہے۔ پھر آپ نے فرمایا، اس کے

قرض والے جانور کی عمر کا ایک جانور اس کو دے دو۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا یا رسول اللہ! اس سے زیادہ عمر کا جانور تو موجود ہے (لیکن اس عمر کا نہیں) آپ نے فرمایا کہ اسے وہی دے دو۔ کیونکہ سب سے اچھا آدمی وہ ہے جو دو سروں کا حق پوری طرح ادا کر دے۔

أخرجه البخاري في : كتاب الوكالة : ٦ - باب الوكالة في قضاء الديون.

(۲۳) گروی رکھنا سفر اور حضور دونوں میں جائز ہے

۱۰۳۳- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے ایک یہودی سے کچھ غلہ ایک مدت مقرر کر کے ادھار خریدا۔ اور اپنی لوبہ کی ایک زرہ اس کے پاس گروی رکھی۔

أخرجه البخاري في : ٣٤ - كتاب البيوع : ١٤ - باب شراء النبي ﷺ بالنسيئة.

(۲۵) بیع سلم کا بیان

۱۰۳۴- حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ جب رسول اللہ ﷺ مدینہ تشریف لائے، تو لوگ کھجور میں دو اور تین سال تک کے لئے بیع سلم کرتے تھے۔ آپ نے انہیں ہدایت فرمائی کہ جسے کسی چیز کی بیع کرنی ہے، اسے مقررہ وزن اور مقررہ مدت کے لئے ٹھہرا کر کرے۔

أخرجه البخاري في : ٣٥ - كتاب السلم : ٢ - باب السلم في وزن معلوم.

(۲۷) بیع میں قسم کھانے کی ممانعت

۱۰۳۵- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے خود نبی کریم ﷺ کو یہ فرماتے سنا کہ (مسلمان بیچتے وقت دکاندار کے قسم کھانے سے مسلمان تو جلدی بک جاتا ہے لیکن وہ قسم برکت کو مٹا دینے والی ہوتی ہے۔

مَقَالًا ثُمَّ قَالَ : «أَعْطُوهُ سِنًا مِثْلَ سِنِهِ» قَالُوا : يَا رَسُولَ اللَّهِ ! إِلَّا أَمْتَلَ مِنْ سِنِهِ. فَقَالَ : «أَعْطُوهُ ، فَإِنَّ مِنْ خَيْرِكُمْ أَحْسَنَكُمْ قَضَاءً».

(۲۴) باب الرهن وجوازہ فی الحضر كالسفر

۱۰۳۳- حَدِيثُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ اشْتَرَى طَعَامًا مِنْ يَهُودِيٍّ إِلَى أَجَلٍ ، وَرَهْنَهُ دِرْعًا مِنْ حَدِيدٍ.

(۲۵) باب السلم

۱۰۳۴- حَدِيثُ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا ، قَالَ : قَدِمَ النَّبِيُّ ﷺ الْمَدِينَةَ وَهُمْ يُسَلِّفُونَ بِالتَّمْرِ السَّنَيْنِ وَالثَّلَاثَ ، فَقَالَ : «مَنْ أَسْلَفَ فِي شَيْءٍ فَفِي كَيْلٍ مَعْلُومٍ وَوَزْنٍ مَعْلُومٍ إِلَى أَجَلٍ مَعْلُومٍ».

(۲۷) باب النهي عن الحلف في البيع

۱۰۳۵- حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ، سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ : «الْحَلْفُ مُنْفَقَةٌ لِلْسَّلْعَةِ ، مُنْحَقَةٌ لِلْبَرَكَةِ».

۱۰۳۳- مثلاً ۱۰۰ روپے کا اتنے وزن کا غلہ آج سے پورے تین ماہ بعد تم سے وصول کروں گا۔ یہ طے کر کے خریدار نے سو روپیہ اسی وقت ادا کر دیا۔ یہ بیع سلم ہے جو جائز ہے۔ اب مدت پوری ہونے پر وزن مقررہ کا غلہ اسے خریدار کو ادا کرنا ہو گا۔ (راز)

أخرجه البخاري في : ۳۴ - كتاب البيوع : ۲۶ - باب يحق الله الربا ويربى الصدقات
والله لا يحب كل كفار أثيم.

(۲۸) شفعة کا بیان

(۲۸) باب الشفعة

۱۰۳۶- حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ
رسول اللہ ﷺ نے ہر اس چیز میں شفعة کا حق دیا تھا جو ابھی
تقسیم نہ ہوئی ہو۔ لیکن جب حدود مقرر ہو گئیں اور راستے
بدل دئے گئے تو پھر حق شفعة باقی نہیں رہتا۔

۱۰۳۶- حدیث جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ
اللَّهُ عَنْهُمَا ، قَالَ : قَضَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ
بِالشُّفْعَةِ فِي كُلِّ مَا لَمْ يُقَسَّمْ ، فَإِذَا وَقَعَتِ
الْحُدُودُ وَصُرِفَتِ الطَّرِيقُ فَلَا شُفْعَةَ .

أخرجه البخاري في : ۳۶ - كتاب الشفعة : ۱ - باب الشفعة في ما لم يقسم فإذا وقعت
الحدود فلا شفعة.

(۲۹) ہمسایہ کی دیوار میں لکڑی گاڑنا

(۲۹) باب غرز الخشب في جدار الجار

۱۰۳۷- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ
نے فرمایا، کوئی شخص اپنے پڑوسی کو اپنی دیوار میں کھوٹی گاڑنے
سے نہ روکے۔ پھر حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہا کرتے تھے، یہ کیا
بات ہے کہ میں تمہیں اس سے منہ پھیرنے والا پاتا ہوں۔
قسم اللہ کی! میں تو اس حدیث کا تمہارے سامنے برابر اعلان
کرتا ہی رہوں گا۔

۱۰۳۷- حدیث أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ، أَنَّ
رَسُولَ اللَّهِ ﷺ ، قَالَ : «لَا يَمْنَعُ جَارَ
جَارِهِ أَنْ يَغْرِزَ خَشْبَهُ فِي جِدَارِهِ» ، ثُمَّ
يَقُولُ أَبُو هُرَيْرَةَ : مَالِي أَرَاكُمْ عَنْهَا
مُعْرِضِينَ وَاللَّهِ! لَأُرْمِينَ بِهَا بَيْنَ أَكْتافِكُمْ .

أخرجه البخاري في : ۴۶ - كتاب المظالم : ۲۰ - باب لا يمنع جار جاره أن يغرز خشبه في جداره.

(۳۰) ظلم کرنا اور دوسرے کی زمین چھیننا حرام ہے

(۳۰) باب تحريم الظلم وغصب الأرض وغيرها

۱۰۳۸- حضرت سعید بن زید بن عمرو بن نفیل رضی اللہ عنہم کا اردوی
بنت الی اوس سے ایک (زمین) کے بارے میں جھگڑا ہوا، جس
کے متعلق اردوی کہتی تھی کہ سعید نے میری زمین چھین لی

۱۰۳۸- حدیث سَعِيدِ بْنِ زَيْدِ بْنِ عَمْرٍو
بِنِ نُفَيْلٍ ، أَنَّهُ حَاصَمَتْهُ أَرْوَى فِي حَقِّ ،
زَعَمَتْ أَنَّهُ انْتَقَصَهُ لَهَا ، إِلَى مَرْوَانَ ، فَقَالَ

☆ حضرت سعید بن زید بن عمرو بن نفیل رضی اللہ عنہم عشرہ مبشرہ میں سے ہیں۔ ابتداء میں ہی اسلام قبول کر لیا تھا۔ غزوہ بدر میں شریک نہ ہو سکے تھے
کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے انہیں شام بھیجا تھا، البتہ مال غنیمت میں شریک ہوئے۔ نبی اکرم ﷺ کے دارالارقم میں داخل ہونے سے پہلے
مسلمان ہوئے۔ یرموک اور دمشق کی فتح میں شامل تھے۔ ۳۸ احادیث کے راوی ہیں۔ جن میں سے دو متفق علیہ ہیں۔ ۳۷ سال کی عمر میں عتیق
مقام پر وفات پائی اور مدینہ میں دفن ہوئے۔ حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ نے جنازہ پڑھ لیا تھا۔

ہے۔ یہ مقدمہ مروان خلیفہ کے یہاں فیصلہ کے لئے گیا جو مدینہ کا حاکم تھا۔ سعید رضی اللہ عنہ نے کہا جھلا کیا میں ان کا حق دبا لوں گا۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا ہے ”جس نے ظلم سے ایک باشت زمین بھی کسی کی دبا لی تو قیامت کے دن ساتوں زمینوں کا طوق اس کی گردن میں ڈالا جائے گا۔“

أخرجه البخاري في : ۵۹ - كتاب بدء الخلق : ۲ - باب ما جاء في سبع أرضين.

۱۰۳۹- ابو سلمہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ان کے اور بعض دوسرے لوگوں کے درمیان (زمین کا) جھگڑا تھا۔ اس کا ذکر انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کیا تو انہوں نے بتلایا، ابو سلمہ! زمین سے پرہیز کر کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا اگر کسی شخص نے ایک باشت بھر زمین بھی کسی دوسرے کی ظلم سے لے لی تو سات زمینوں کا طوق (قیامت کے دن) اس کی گردن میں ڈالا جائے گا۔

سَعِيدٌ : أَنَا أَتَقِصُّ مِنْ حَقِّهَا شَيْئًا! أَشْهَدُ لَسَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ : «مَنْ أَخَذَ شَيْئًا مِنَ الْأَرْضِ ظَلَمًا فَإِنَّهُ يُطَوَّقُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنْ سَبْعِ أَرْضِينَ».

۱۰۳۹- حَدِيثُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا. عَنْ أَبِي سَلَمَةَ ، أَنَّهُ كَانَتْ بَيْنَهُ وَبَيْنَ أَنَسٍ خُصُومَةً ، فَذَكَرَ لِعَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا ، فَقَالَتْ : يَا أَبَا سَلَمَةَ! اجْتَنِبِ الْأَرْضَ ، فَإِنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ : «مَنْ ظَلَمَ قِيدَ شَيْبَرٍ مِنَ الْأَرْضِ طَوَّقَهُ مِنْ سَبْعِ أَرْضِينَ».

أخرجه البخاري في : ۴۶ - كتاب المظالم : ۱۳ - باب إثم من ظلم شيئاً من الأرض.

(۳۱) جب راستہ میں اختلاف ہو تو کتنا راستہ

(۳۱) باب قدر الطريق إذا اختلفوا فيه

رکھنا چاہیے

۱۰۴۰- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فیصلہ کیا تھا ”جب راستے (کی زمین) کے بارے میں جھگڑا ہو تو سات ہاتھ راستہ چھوڑ دینا چاہئے۔“

۱۰۴۰- حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ، قَالَ : قَضَى النَّبِيُّ ، إِذَا تَشَاجَرُوا فِي الطَّرِيقِ ، بِسَبْعَةِ أذْرُعٍ.

أخرجه البخاري في : ۴۶ - كتاب المظالم : ۲۹ - باب إذا اختلفوا في الطريق المبتاء.

۱۰۳۸- حضرت سعید رضی اللہ عنہ نے اروئی کے لیے اپنے حق کو چھوڑ دیا تھا اور بد دعا کی تھی کہ یا اللہ اگر یہ جھوٹی ہے تو اسے آنکھوں سے نابینا کر دے اور اس کے گھر کو اس کی قبر بنا۔ اللہ تعالیٰ نے ان کی دعا قبول کی۔ وہ نابینا ہوئی اور اپنے گھر میں موجود کنویں کے پاس سے گزرنے لگی تو اس میں گر گئی۔ اس طرح وہ کنواں لے کر قبر بنا لیا (وراثت) سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

۲۳۔ میراث کے احکام و مسائل

۲۳۔ کتاب الفرائض

(۱) باب أحقوا الفرائض بأهلها ،

فما بقي فلأولى رجل ذكر

۱۰۴۱۔ حدیث ابن عباس رضی اللہ عنہما ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : «أَلْحِقُوا الْفَرَائِضَ بِأَهْلِهَا ، فَمَا بَقِيَ فَهُوَ لِأَوْلَى رَجُلٍ ذَكَرَ».

(۱) حصہ والوں کو ان کے حصے دینے کا بیان اور جو باقی رہ جائے وہ قریبی مرد رشتہ دار کے لیے ہے

۱۰۴۱۔ حضرت ابن عباسؓ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا ”میراث اس کے حقداروں تک پہنچا دو اور جو کچھ باقی بچے وہ سب سے زیادہ قریبی مرد عزیز کا حصہ ہے۔“

أخرجه البخاري في : ۸۵۔ کتاب الفرائض : ۵۔ باب ميراث الولد من أبيه وأمه .

(۲) کلالہ کی میراث کا بیان

(۲) باب ميراث الكلاله

۱۰۴۲۔ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ میں ایک مرتبہ بیمار پڑا تو نبی کریم ﷺ اور حضرت ابو بکر صدیقؓ پیٹل میری عیادت کو تشریف لائے۔ ان بزرگوں نے دیکھا کہ مجھ پر بے ہوشی غالب ہے۔ چنانچہ آنحضرت ﷺ نے وضو کیا اور اپنے وضو کا پانی مجھ پر چھڑکا اس سے مجھے ہوش آیا تو میں نے دیکھا کہ حضور اکرم ﷺ تشریف رکھتے ہیں۔ میں نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ! میں اپنے مال میں کیا کروں، کس طرح اس کا فیصلہ کروں؟ آنحضرت ﷺ نے مجھے کوئی جواب نہیں دیا۔ یہاں تک کہ میراث کی آیت نازل ہوئی۔

۱۰۴۲۔ حدیث جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا ، قَالَ : مَرَضْتُ مَرَضًا فَاتَانِي النَّبِيُّ ﷺ يُعَوِّدُنِي وَأَبُوبَكْرٍ ، وَهُمَا مَاشِيَانِ ، فَوَجَدَانِي أُغْمِي عَلَيَّ ، فَتَوَضَّأَ النَّبِيُّ ﷺ ، ثُمَّ صَبَّ وَضُوءَهُ عَلَيَّ ، فَأَفَقْتُ ، فَبَادَا النَّبِيُّ ﷺ . فَقُلْتُ : يَا رَسُولَ اللَّهِ ! كَيْفَ أَصْنَعُ فِي مَالِي ؟ كَيْفَ أَقْضِي فِي مَالِي ؟ فَلَمْ يُجِبْنِي بِشَيْءٍ حَتَّى نَزَلَتْ آيَةُ الْمِيرَاثِ .

أخرجه البخاري في : ۷۵۔ کتاب المرضی : ۵۔ باب عيادة المغمي عليه .

(۳) آیت کلالہ کے نزول کا بیان

(۳) باب آخر آية أنزلت آية الكلاله

۱۰۴۳۔ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ سب سے آخر میں جو سورت نازل ہوئی وہ سورہ برات ہے اور (احکام میراث کے سلسلہ میں) سب سے آخر میں جو آیت

۱۰۴۳۔ حدیث الْبَرَاءِ ﷺ ، قَالَ : آخِرُ سُورَةٍ نَزَلَتْ بِرَاءَةٍ ، وَآخِرُ آيَةٍ نَزَلَتْ -

يَسْتَفْتُونَكَ -

نازل ہوئی وہ "يَسْتَفْتُونَكَ قُلُوبُ اللَّهِ يَفْتِيكُمْ فِي الْكَلَالَةِ" (النساء):

(۱۷۶) ہے۔

أخرجه البخاري في : ٦٥ - كتاب التفسير : ٤ - سورة النساء : ٢٧ - باب يستفتونك
قل الله يفتيكم في الكلاله.

(۳) میراث کے حقدار میت کے وارث ہیں

(۴) باب من ترك مالا فلورثته

۱۰۳۳- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جب کسی ایسی میت کو لایا جاتا جس پر کسی کا قرض ہوتا تو آپ فرماتے کہ کیا اس نے اپنے قرض کے ادا کرنے کے لئے بھی کچھ چھوڑا ہے؟ پھر اگر کوئی آپ کو بتا دیتا کہ ہاں اتنا مال ہے جس سے قرض ادا ہو سکتا ہے تو آپ اس کی نماز پڑھاتے ورنہ آپ مسلمانوں ہی سے فرمادیتے کہ اپنے ساتھی کی نماز پڑھ لو۔ پھر جب اللہ تعالیٰ نے آپ پر فتح کے دروازے کھول دیئے تو آپ نے فرمایا کہ میں مسلمانوں کو خود ان کی ذات سے بھی زیادہ مستحق ہوں۔ اس لئے اب جو بھی مسلمان وفات پا جائے اور وہ مقروض رہا ہو تو اس کا قرض ادا کرنا میرے ذمے ہے۔ اور جو مسلمان مال چھوڑ جائے وہ اس کے وارثوں کا حق ہے۔

۱۰۴۴- حدیث اَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم ، كَانَ يُوتَى بِالرَّجُلِ الْمُتَوَفَّى ، عَلَيْهِ الدَّيْنُ ، فَيَسْأَلُ : «هَلْ تَرَكَ لِدِينِهِ فَضْلاً؟» فَإِنْ حُدِّثَ أَنَّهُ تَرَكَ لِدِينِهِ وَفَاءً صَلَّى. وَإِلَّا ، قَالَ لِلْمُسْلِمِينَ : «صَلُّوا عَلَيَّ صَاحِبِكُمْ» فَلَمَّا فَتَحَ اللَّهُ عَلَيْهِ الْفَتْوحَ ، قَالَ : «أَنَا أَوْلَى بِالْمُؤْمِنِينَ مِنْ أَنْفُسِهِمْ : فَفَنُ تُوَفَّى مِنَ الْمُؤْمِنِينَ فَتَرَكَ دَيْنًا فَعَلِي قِضَاؤُهُ ، وَمَنْ تَرَكَ مَالًا فَلِوَرَثَتِهِ».

أخرجه البخاري في : ٣٩ - كتاب الكفالة : ٥ - باب الدين.

۲۴ - کتاب الهبات

(۱) باب کراهة شراء الإنسان ما تصدق

به ممن تصدق عليه

۱۰۴۵ - حدیث عُمَرَ رضی اللہ عنہ، قَالَ :
حَمَلْتُ عَلَى فَرَسٍ فِي سَبِيلِ اللَّهِ ، فَأَصَاعَهُ
الَّذِي كَانَ عِنْدَهُ ، فَأَرَدْتُ أَنْ أَشْتَرِيَهُ ،
وَطَنَنْتُ أَنَّهُ يَبِيعُهُ بِرُخْصٍ ، فَسَأَلْتُ النَّبِيَّ
ﷺ ، فَقَالَ : «لَا تَشْتَرِي ، وَلَا تُعْذُ فِي
صَدَقَتِكَ وَإِنْ أُعْطَاكَهُ بِدَرَاهِمٍ ، فَإِنَّ الْعَائِدَ
فِي صَدَقَتِهِ كَالْعَائِدِ فِي قَيْتِهِ» .

أخرجه البخاري في : ۲۴ - كتاب الزكاة : ۵۹ - باب هل يشتري صدقته .

۱۰۴۶ - حدیث عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ
اللَّهُ عَنْهُمَا ، أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ حَمَلَ
عَلَى فَرَسٍ فِي سَبِيلِ اللَّهِ ، فَوَجَدَهُ يُبَاعُ ،
فَأَرَادَ أَنْ يَتَّاعَهُ ، فَسَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ ،
فَقَالَ : «لَا تَبْتَعَهُ وَلَا تُعْذُ فِي صَدَقَتِكَ» .

أخرجه البخاري في : ۵۶ - كتاب الجهاد : ۱۱۹ - باب الجعائل والحملان في السبيل .

(۲) باب تحريم الرجوع في الصدقة واهبة بعد

القبض إلا ما وهبه لولده وإن سفل

۱۰۴۷ - حدیث ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ
عَنْهُمَا ، قَالَ : قَالَ النَّبِيُّ ﷺ : «الْعَائِدُ فِي
هَبْتِهِ كَالْكَلْبِ يَفِيءُ ثُمَّ يَعُودُ فِي قَيْتِهِ» .

۲۳ - ہبہ اور صدقہ کے مسائل

(۱) صدقہ دے کر دوبارہ اس سے وہی چیز

خریدنا مکروہ ہے

۱۰۳۵ - حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے ایک گھوڑا
اللہ تعالیٰ کے راستے میں ایک شخص کو سواری کے لئے دے
دیا۔ لیکن اس شخص نے گھوڑے کو خراب کر دیا۔ اس لئے
میں نے چاہا کہ اسے خرید لوں۔ میرا یہ بھی خیال تھا کہ وہ اسے
ستے داموں بیچ ڈالے گا۔ چنانچہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے
اس کے متعلق پوچھا تو آپ نے فرمایا کہ اپنا صدقہ واپس نہ لو۔
خواہ وہ تمہیں ایک درہم ہی میں کیوں نہ دے کیونکہ دیا ہوا
صدقہ واپس لینے والے کی مثال قے کر کے چاٹنے والے کی
سی ہے۔

أخرجه البخاري في : ۲۴ - كتاب الزكاة : ۵۹ - باب هل يشتري صدقته .

۱۰۳۶ - حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ
حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے اللہ کے راستے میں اپنا ایک
گھوڑا سواری کے لئے دے دیا تھا۔ پھر انہوں نے دیکھا کہ
وہی گھوڑا بک رہا ہے۔ اپنے گھوڑے کو انہوں نے خریدنا چاہا
اور رسول کریم ﷺ سے اس کے متعلق پوچھا تو نبی اکرم ﷺ
نے فرمایا کہ تم اسے نہ خریدو اور اس طرح اپنے صدقہ کو
واپس نہ لو۔

أخرجه البخاري في : ۵۶ - كتاب الجهاد : ۱۱۹ - باب الجعائل والحملان في السبيل .

(۲) صدقہ اور ہبہ کر کے لوٹانا حرام ہے البتہ

باپ واداکر ایسا کریں تو کوئی حرج نہیں

۱۰۳۷ - حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ نبی
کریم ﷺ نے فرمایا، ”اپنا ہبہ واپس لینے والا اس کتے کی طرح
ہے جو قے کر کے پھر چاٹ جاتا ہے۔“

أخرجه البخاري في : ۵۱ - كتاب الہبة : ۱۴ - باب هبة الرجل لامرأته والمرأة لزوجها.
(۳) باب كراهة تفضيل بعض الأولاد في الہبة

بعض کو زیادہ دینا مکروہ ہے

۱۰۴۸- حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ ان کے والد انہیں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں لائے اور عرض کیا کہ میں نے اپنے اس بیٹے کو ایک غلام بطور ہبہ دیا ہے۔ آپ ﷺ نے دریافت فرمایا، کیا ایسا ہی غلام اپنے دوسرے لڑکوں کو بھی دیا ہے؟ انہوں نے کہا کہ نہیں، تو آپ نے فرمایا کہ پھر (ان سے بھی) واپس لے لے۔

۱۰۴۸- حَدِيثُ النُّعْمَانَ بْنِ بَشِيرٍ ، أَنَّ أَبَاهُ أَتَى بِهِ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ ، فَقَالَ : إِنِّي نَحَلْتُ ابْنِي هَذَا غَلَامًا ، فَقَالَ : «أَكُلُّ وَلَدِكَ نَحَلْتُ مِثْلَهُ؟» قَالَ : لَا ، قَالَ : «فَارْجِعْهُ».

أخرجه البخاري في : ۵۱ - كتاب الہبة : ۱۲ - باب الہبة للولد.

۱۰۴۹- عامر بن عبدی اللہ نے بیان کیا کہ میں نے حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہما سے سنا، وہ منبر پر بیان کر رہے تھے کہ میرے باپ نے مجھے ایک عطیہ دیا، تو عمرہ بنت رواحہ (نعمان کی والدہ) نے کہا کہ جب تک آپ رسول اللہ ﷺ کو اس پر گواہ نہ بنائیں، میں راضی نہیں ہو سکتی۔ چنانچہ حاضر خدمت ہو کر انہوں نے عرض کیا کہ میں نے عمرہ بنت رواحہ سے اپنے بیٹے کو ایک عطیہ دیا تو اس نے کہا کہ پہلے میں آپ کو اس پر گواہ بنا لوں۔ آپ نے دریافت فرمایا کہ اسی جیسا عطیہ تم نے تمام اولاد کو دیا ہے؟ انہوں نے جواب دیا کہ نہیں، اس پر آپ نے فرمایا کہ اللہ سے ڈرو اور اپنی اولاد کے درمیان انصاف کو قائم رکھو۔ چنانچہ وہ واپس ہوئے اور ہدیہ واپس لے لیا۔

۱۰۴۹- حَدِيثُ النُّعْمَانَ بْنِ بَشِيرٍ . عَنْ عَامِرٍ ، قَالَ : سَمِعْتُ النُّعْمَانَ بْنَ بَشِيرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ يَقُولُ : أَعْطَانِي أَبِي عَطِيَّةً ، فَقَالَتْ عَمْرَةَ بِنْتُ رَوَاحَةَ ، لَا أَرْضَى حَتَّى تُشْهَدَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ . فَأَتَى رَسُولَ اللَّهِ ﷺ ، فَقَالَ : إِنِّي أَعْطَيْتُ ابْنِي مِنْ عَمْرَةَ بِنْتِ رَوَاحَةَ عَطِيَّةً ، فَأَمَرْتَنِي أَنْ أَشْهَدَكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ! قَالَ : «أَعْطَيْتَ سَائِرَ وَلَدِكَ مِثْلَ هَذَا؟» قَالَ : لَا . قَالَ : «فَاتَّقُوا اللَّهَ وَاعْدِلُوا بَيْنَ أَوْلَادِكُمْ» قَالَ : فَرَجَعَ ، فَرَدَّ عَطِيَّتَهُ .

أخرجه البخاري في : ۵۱ - كتاب الہبة : ۱۳ - باب الإشهاد في الہبة.

(۴) عمری کا بیان

(۴) باب العمري

۱۰۵۰- حضرت جابر بن عبد اللہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے

۱۰۵۰- حَدِيثُ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ ، قَالَ :

قَضَى النَّبِيُّ ﷺ بِالْعُمَرِيِّ ، أَنَّهَا لِمَنْ وَهَبَتْ لَهُ .
 عمری کے متعلق فیصلہ کیا تھا کہ وہ اس کا ہو جاتا ہے جسے بہہ کیا گیا ہو۔

أَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ فِي : ۵۱- كِتَابِ الْهَبَةِ : ۳۲- بَابِ مَا قِيلَ فِي الْعُمَرِيِّ وَالرَّقِيبِيِّ .

۱۰۵۱- حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ ، قَالَ : «الْعُمَرِيُّ جَائِزَةٌ» .
 حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا عمری جائز ہے۔

أَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ فِي : ۵۱- كِتَابِ الْهَبَةِ : ۳۲- بَابِ مَا قِيلَ فِي الْعُمَرِيِّ وَالرَّقِيبِيِّ .

۲۵- کتاب الوصیة

۱۰۵۲- حدیث عبدِ اللہ بنِ عمر رضی اللہ عنہما ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ ، قَالَ : «مَا حَقُّ امْرِئٍ مُّسْلِمٍ لَهُ شَيْءٌ يُوصِي فِيهِ يَبِيْتُ لَيْلَتَيْنِ إِلَّا وَوَصِيَّتُهُ مَكْتُوبَةٌ عِنْدَهُ».

أخرجه البخاري في : ۵۵- كتاب الوصايا : ۱- باب الوصايا.

(۱) باب الوصیة بالثلث

۱۰۵۳- حدیث سعد بنِ ابی وقاص رضی اللہ عنہما ، قَالَ : كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يُعَوِّدُنِي عَامَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ ، مِنْ وَجَعِ اسْتَدَّ بِي ، فَقُلْتُ : إِنِّي قَدْ بَلَغَ بِي مِنَ الْوَجَعِ وَأَنَا ذُو مَالٍ ، وَلَا يَرِيئِي إِلَّا ابْنَةٌ ، أَفَأَتَصَدَّقُ بِثُلثِي مَالِي؟ قَالَ : «لَا» فَقُلْتُ : بِالشَّطْرِ؟ فَقَالَ : «لَا» ثُمَّ قَالَ : «الثلثُ ، والثلثُ كبيرٌ أو كثيرٌ ، إنك أن تذرَ ورتنك أغنياءَ خيرٌ من أن تذرهم عالةً يتكففونَ الناسَ ، وإنك لن تنفقَ نفقةً تبتغي بها وجهَ الله إلا أُجرتَ بها حتى ما تجعلُ في فمي امرأتك» فَقُلْتُ : يَا رَسُولَ اللّٰهِ! أَحْلَفُ بَعْدَ أَصْحَابِي؟ قَالَ : «إِنَّكَ لَنْ تُخْلَفَ فَتَعْمَلَ عَمَلًا صَالِحًا إِلَّا أزدَدتَ به دَرَجَةً وَرَفْعَةً ، ثُمَّ لَعَلَّكَ أَنْ تُخْلَفَ حَتَّى يَنْتَفِعَ بِكَ أَقْوَامٌ وَيُضَرَّ بِكَ

۲۵- وصیت کے مسائل

۱۰۵۲- حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کسی مسلمان کے لئے جن کے پاس وصیت کے قابل کوئی بھی مال ہو درست نہیں کہ دولت بھی وصیت کو لکھ کر اپنے پاس محفوظ رکھے بغیر گزارے۔

(۱) ایک تہائی وصیت کا بیان

۱۰۵۳- حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ حجۃ الوداع کے سال (۱۰ھ میں) میری عیادت کے لئے تشریف لائے۔ میں سخت بیمار تھا۔ میں نے کہا کہ میرا مرض شدت اختیار کر چکا ہے، میرے پاس مال و اسباب بہت ہے۔ اور میری صرف ایک لڑکی ہے جو وارث ہوگی۔ تو کیا میں اپنے دو تہائی مال کو خیرات کر دوں؟ آپ نے فرمایا کہ نہیں۔ میں نے کہا آدھا، آپ نے فرمایا کہ نہیں۔ پھر آپ نے فرمایا کہ ایک تہائی کر دو اور یہ بھی بڑی خیرات ہے یا بہت خیرات ہے۔ اگر تو اپنے وارثوں کو اپنے پیچھے مالدار چھوڑ جائے تو یہ اس سے بہتر ہو گا کہ محتاجی میں انہیں اس طرح چھوڑ کر جائے کہ وہ لوگوں کے سامنے ہاتھ پھیلاتے پھریں۔ یہ یاد رکھو کہ جو خرچ بھی تم اللہ کی رضا کی نیت سے کرو گے تو اس پر بھی تمہیں ثواب ملے گا۔ حتیٰ کہ اس لقمہ پر بھی جو تم اپنی بیوی کے منہ میں رکھو۔ پھر میں نے پوچھا کہ یا رسول اللہ ﷺ میرے ساتھی تو مجھے چھوڑ کر (حجۃ الوداع کے لئے) مکہ جا رہے ہیں، اور میں ان سے پیچھے رہ رہا ہوں۔ اس پر آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ یہاں رہ کر بھی اگر تم کوئی نیک عمل کرو گے تو اس سے تمہارے درجے بلند ہوں گے۔ اور شاید ابھی تم زندہ رہو گے۔ اور بہت سے لوگوں کو (مسلمانوں کو) تم سے

فائدہ پہنچے گا اور بہتوں کو (کفار و مرتدین کو) نقصان۔ (پھر آپ نے دعا فرمائی) اے اللہ! میرے ساتھیوں کو ہجرت پر استقلال عطا فرما۔ اور ان کے قدم پیچھے کی طرف نہ لوٹا۔ لیکن مصیبت زدہ سعد بن خولہ تھے۔ اور رسول اللہ ﷺ نے ان کے مکہ میں وفات پاجانے کی وجہ سے اظہار غم کیا تھا۔

آخَرُونَ ، اللَّهُمَّ أَمْضِ لِأَصْحَابِي هِجْرَتَهُمْ وَلَا تَرُدَّهُمْ عَلَى أَعْقَابِهِمْ ، لَكِنَّ الْبَائِسُ سَعْدُ بْنُ خَوْلَةَ ، يَرِيئِي لَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ مَاتَ بِمَكَّةَ .

أَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ فِي : ۲۳ - كِتَابُ الْجَنَائِزِ : ۳۷ - بَابُ رَثِي النَّبِيِّ ﷺ سَعْدُ بْنُ خَوْلَةَ .

۱۰۵۴- حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کاش لوگ (وصیت کو) چوتھائی تک کم کر دیتے تو بہتر ہوتا کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا کہ تم تمہاری (کی وصیت کر سکتے ہو) اور تمہاری بھی بہت ہے یا آپ نے یہ فرمایا کہ یہ بڑی رقم ہے۔

۱۰۵۴- حَدِيثُ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا ، قَالَ : لَوْ غَضَّ النَّاسُ إِلَى الرَّبْعِ ؛ لِأَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ ، قَالَ : «الثُّلُثُ ، وَالثُّلُثُ كَثِيرٌ أَوْ كَبِيرٌ» .

أَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ فِي : ۵۵ - كِتَابُ الْوَصَايَا : ۳ - بَابُ الْوَصِيَّةِ بِالثُّلُثِ .

(۲) صدقہ کا ثواب میت کو پہنچتا ہے

(۲) باب وصول ثواب الصدقات إلى الميت

۱۰۵۵- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ ایک شخص نے نبی کریم ﷺ سے پوچھا کہ میری ماں کا اچانک انتقال ہو گیا۔ اور میرا خیال ہے کہ اگر انہیں بات کرنے کا موقع ملتا تو وہ کچھ نہ کچھ خیرات کرتیں۔ اگر میں ان کی طرف سے کچھ خیرات کروں تو کیا انہیں اس کا ثواب ملے گا؟ آپ نے فرمایا کہ ہاں ملے گا۔

۱۰۵۵- حَدِيثُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا ، أَنَّ رَجُلًا قَالَ لِلنَّبِيِّ ﷺ : إِنَّ أُمَّيْ افْتَلَيْتُ نَفْسَهَا وَأَطْنَهَا لَوْ تَكَلَّمْتُ تَصَدَّقْتُ ، فَهَلْ لَهَا أَجْرٌ إِنْ تَصَدَّقْتُ عَنْهَا؟ قَالَ : «نَعَمْ» .

أَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ فِي : ۲۳ - كِتَابُ الْجَنَائِزِ : ۹۵ - بَابُ مَوْتِ الْفَجَاءَةِ الْبَغْتَةِ .

(۳) وقف کے مسائل

(۴) باب الوقف

۱۰۵۶- حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہما کو فتح خیبر میں ایک قطعہ زمین ملا تو آپ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں مشورہ کے لئے حاضر ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہ! مجھے خیبر میں ایک زمین کا ٹکڑا ملا ہے، اس سے بہتر مال مجھے اب تک کبھی نہیں ملا تھا۔ آپ

۱۰۵۶- حَدِيثُ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا ، أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ أَصَابَ أَرْضًا بِخَيْبَرَ ، فَأَتَى النَّبِيَّ ﷺ يَسْتَأْمِرُهُ فِيهَا ، فَقَالَ : يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنِّي أَصَبْتُ أَرْضًا

۱۰۵۳- اس موقع پر حضور اکرم ﷺ نے اسلام کا وہ زریں اصول بیان کیا ہے جو ہماری اجتماعی زندگی کی جان ہے۔ اور اس سے ہماری شریعت کے مزاج کا پتہ چلتا ہے کہ وہ اپنی اتباع کرنے والوں سے کس طرح کی زندگی کا مطالبہ کرتی ہے۔ (راز)

بِخَيْرٍ لَمْ أَصِْبْ مَالًا قَطُّ أَنْفَسَ عِنْدِي مِنْهُ، فَمَا تَأْمُرُ بِهِ؟ قَالَ: «إِنْ شِئْتَ حَبَسْتَ أَصْلَهَا وَتَصَدَّقْتَ بِهَا» قَالَ: فَتَصَدَّقَ بِهَا عُمْرُ أَنَّهُ لَا يُبَاعُ وَلَا يُوهَبُ وَلَا يُورَثُ، وَتَصَدَّقَ بِهَا فِي الْفُقَرَاءِ وَفِي الْقُرْبَى وَفِي الرِّقَابِ وَفِي سَبِيلِ اللَّهِ وَأَبْنِ السَّبِيلِ وَالضَّيْفِ، لَا جُنَاحَ عَلَيَّ مَنْ وَلِيَهَا أَنْ يَأْكُلَ مِنْهَا بِالْمَعْرُوفِ وَيُطْعِمَ، غَيْرَ مُتَمَوِّلٍ. قَالَ (الرَّوَيْ) : فَحَدَّثْتُ بِهِ ابْنَ سَيْرِينَ، فَقَالَ: غَيْرَ مُتَأَثِّلٍ مَالًا.

اس کے متعلق کیا حکم فرماتے ہیں؟ آپ نے فرمایا کہ اگر جی چاہے تو اصل زمین اپنی ملکیت میں باقی رکھ اور پیداوار صدقہ کر دے۔ حضرت ابن عمرؓ نے بیان کیا کہ پھر حضرت عمرؓ نے اس کو اس شرط کے ساتھ صدقہ کر دیا کہ نہ اسے بیچا جائے گا نہ اس کا ہبہ کیا جائے گا اور نہ اس میں وراثت چلے گی۔ اسے آپ نے محتاجوں کے لئے، رشتہ داروں کے لئے، غلام آزاد کرانے کے لئے، اللہ کے دین کی تبلیغ اور اشاعت کے لئے اور مہمانوں کے لئے صدقہ (وقف) کر دیا اور یہ کہ اس کا متولی اگر دستور کے مطابق اس میں سے اپنی ضرورت کے مطابق وصول کر لے یا کسی محتاج کو دے تو اس پر کوئی الزام نہیں۔ راوی نے بیان کیا کہ جب میں نے اس حدیث کا ذکر ابن سیرین سے کیا تو انہوں نے فرمایا کہ (متولی) اس میں سے مال جمع کرنے کا ارادہ نہ رکھتا ہو۔

أخرجه البخاري في : ۵۴ - كتاب الشروط : ۱۹ - باب الشروط في الوقف.

(۵) باب ترك الوصية لمن ليس

له شيء يوصي فيه

(۵) جس کے پاس کوئی شے قابل وصیت نہ

ہو اس کو وصیت نہ کرنا درست ہے

۱۰۵۷- طلحہ بن مصرف نے بیان کیا کہ میں نے عبد اللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہما سے سوال کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے کوئی وصیت کی تھی؟ انہوں نے کہا کہ نہیں۔ اس پر میں نے پوچھا کہ پھر وصیت کس طرح لوگوں پر فرض ہوئی؟ یا (راوی نے اس طرح بیان کیا) کہ لوگوں کو وصیت کا حکم کیوں کر دیا گیا؟ انہوں نے کہا کہ آنحضرت ﷺ نے لوگوں کو کتاب اللہ پر عمل کرنے کی وصیت کی تھی۔ (اور کتاب اللہ میں وصیت کرنے کے لئے حکم موجود ہے)

۱۰۵۷- حَدِيثُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَوْفَى . عَنْ طَلْحَةَ بْنِ مُصَرِّفٍ . قَالَ : سَأَلْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ أَبِي أَوْفَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا هَلْ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ أَوْصَى؟ قَالَ : لَا . فَقُلْتُ : كَيْفَ كُتِبَ عَلَى النَّاسِ الْوَصِيَّةُ ، أَوْ أَمِرُوا بِالْوَصِيَّةِ؟ قَالَ : أَوْصَى بِكِتَابِ اللَّهِ .

أخرجه البخاري في : ۵۵ - كتاب الوصايا : ۱ - باب الوصايا وقول النبي ﷺ وصية الرجل مكتوبة عنده.

۱۰۵۸- اسود بن یزید نے بیان کیا کہ حضرت عائشہؓ کے یہاں

۱۰۵۸- حَدِيثُ عَائِشَةَ ، عَنِ الْأَسْوَدِ ،

کچھ لوگوں نے ذکر کیا کہ حضرت علی (رضی اللہ عنہما) (آنحضرت ﷺ کے) وصی تھے تو آپ نے کہا کہ کب انہیں وصی بنایا میں تو آپ کے وصال کے وقت سر مبارک اپنے سینے پر یا انہوں نے (بجائے سینے کے) کہا کہ اپنی گود میں رکھے ہوئے تھی پھر آپ نے (پانی کا) ٹٹٹ منگولایا تھا کہ اتنے میں (سر مبارک) میری گود میں جھک گیا اور میں سمجھ نہ سکی کہ آپ کی وفات ہو چکی ہے تو آپ نے (حضرت علیؑ کو) وصی کب بنایا۔

۱- باب الوصایا وقول النبی ﷺ وصیة أخرجہ البخاری فی : ۵۵- کتاب الوصایا : ۱- الرجل مکتوبہ عنده.

۱۰۵۹- حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ جمعرات کے دن، اور معلوم ہے جمعرات کا دن کیا ہے؟ پھر آپ اتاروئے کہ کنکریاں تک بھیک گئیں۔ آخر آپ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ کی بیماری میں شدت اسی جمعرات کے دن ہوئی، تو آپ نے صحابہ سے فرمایا کہ قلم دوات لاؤ، تاکہ میں تمہارے لئے ایک ایسی کتاب لکھوا جاؤں کہ تم (میرے بعد اس پر چلتے رہو تو) کبھی گمراہ نہ ہو سکو۔ اس پر صحابہ میں اختلاف ہو گیا۔ نبی کریم ﷺ کے سامنے جھگڑنا مناسب نہیں ہے۔ صحابہ نے کہا کہ نبی کریم ﷺ (بیماری کی شدت سے) برا رہے ہیں۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ اچھا اب مجھے میری حالت پر چھوڑ دو، میں جس حال میں اس وقت ہوں وہ اس سے بہتر ہے جو تم کرنا چاہتے ہو۔ آخر آپ نے اپنی وفات کے وقت تین وصیتیں فرمائی تھیں۔ یہ کہ مشرکین کو جزیرہ عرب سے باہر کر دینا۔ دوسرے یہ کہ وفد سے ایسا ہی سلوک کرتے رہنا جیسے میں کرتا رہا (ان کی خاطر واری، ضیافت وغیرہ)

۱۰۵۹- حدیث ابن عباس رضی اللہ عنہما ، أَنَّهُ قَالَ : يَوْمَ الْخَمِيسِ ، وَمَا يَوْمُ الْخَمِيسِ ! ثُمَّ بَكَى حَتَّى حَضَبَ دَمْعُهُ الْحَصْبَاءَ ، فَقَالَ : إِشْتَدَّ بِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَجَعُهُ يَوْمَ الْخَمِيسِ ، فَقَالَ : «اتنوني بكتاب ، أكتب لكم كتابا لن تضلوا بعده أبدا» فتنازعوا ، ولا ينبغي عند نبي تنازع . فقالوا : هجر رسول الله ﷺ ، قال : «دعوني فالذي أنا فيه خير مما تدعونني إليه» . وأوصى عند موته بثلاث : «أخرجوا المشركين من جزيرة العرب ، وأجيزوا الوفد بنحو ما كنت أجيزهم» ونسبت

۱۰۵۸- حضرت عائشہؓ کا مطلب یہ ہے کہ بیماری سے لے کر وفات تک تو آنحضرت ﷺ میرے ہی پاس رہے۔ میری ہی گود میں انتقال فرمایا۔ اگر حضرت علیؑ کو وصی بناتے یعنی اپنا خلیفہ مقرر کرتے۔۔۔ جیسے شیعوں گمان کرتے ہیں۔۔۔۔۔ تو مجھ کو تو ضرور خبر ہوتی۔ پس شیعوں کا یہ دعویٰ بالکل بلا دلیل ہے۔ (راز)

الثالثة.

اور تیسری ہدایت میں بھول گیا۔

أخرجه البخاري في : ۵۶ - كتاب الجهاد : ۱۷۶ - باب هل يستشفع إلى أهل الذمة ومعاملتهم.

۱۰۶۰- حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ جب رسول اللہ ﷺ کی وفات کا وقت قریب ہوا تو گھر میں بہت سے صحابہؓ موجود تھے۔ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ لاؤ، میں تمہارے لئے ایک دستاویز لکھ دوں اگر تم اس پر چلتے رہے تو پھر تم گمراہ نہ ہو سکو گے۔ اس پر بعض لوگوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ پر بیماری کی سختی ہو رہی ہے، تمہارے پاس قرآن موجود ہے۔ ہمارے لئے تو اللہ کی کتاب بس کافی ہے۔ پھر گھر والوں میں جھگڑا ہونے لگا، بعض نے تو یہ کہا کہ آنحضرت ﷺ کو کوئی چیز لکھنے کی دے دو کہ اس پر آپ ہدایت لکھوادیں اور تم اس کے بعد گمراہ نہ ہو سکو، بعض لوگوں نے اس کے خلاف دوسری رائے پر اصرار کیا۔ جب شور و غل اور نزاع زیادہ ہوا تو آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ یہاں سے جاؤ۔ عبید اللہ (راوی) نے بیان کیا کہ ابن عباسؓ کہتے تھے کہ مصیبت سب سے بڑی یہ تھی کہ لوگوں نے اختلاف اور شور کر کے آنحضرت ﷺ کو وہ ہدایت نہیں لکھنے دی۔

۱۰۶۰- حدیث ابن عباس رضی اللہ عنہما ، قَالَ : لَمَّا حُضِرَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ، وَفِي الْبَيْتِ رِجَالٌ ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ : «هَلُمُّوا أَكْتُبْ لَكُمْ كِتَابًا لَا تَضِلُّوا بَعْدَهُ» فَقَالَ بَعْضُهُمْ : إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَدْ غَلَبَهُ الْوَجَعُ ، وَعِنْدَكُمْ الْقُرْآنُ ، حَسْبُنَا كِتَابُ اللَّهِ . فَاخْتَلَفَ أَهْلُ الْبَيْتِ وَاحْتَصَمُوا ؛ فَمِنْهُمْ مَنْ يَقُولُ : قَرَّبُوا يَكْتُبْ لَكُمْ كِتَابًا لَا تَضِلُّوا بَعْدَهُ . وَمِنْهُمْ مَنْ يَقُولُ غَيْرَ ذَلِكَ . فَلَمَّا أَكْثَرُوا اللَّغْوَ وَالِاخْتِلَافَ ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : «اقوموا» .

قَالَ عُبَيْدُ اللَّهِ (الرَّوَايِ) فَكَانَ يَقُولُ ابْنِ عَبَّاسٍ : إِنَّ الرِّزِيَةَ كُلَّ الرِّزِيَةِ مَا حَالَ بَيْنَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَبَيْنَ أَنْ يَكْتُبَ لَهُمْ ذَلِكَ الْكِتَابَ ، لِاخْتِلَافِهِمْ وَلَغَطِهِمْ .

أخرجه البخاري في : ۶۴ - كتاب المغازي : ۸۳ - باب مرض النبي ﷺ ووفاته.

۱۰۵۹- تیسری وصیت حضرت اسلمہ رضی اللہ عنہ کے لشکر کو بھیجنا تھا۔ مسلمانوں نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے اختلاف کیا تو آپؓ نے انہیں سمجھایا کہ نبی اکرم ﷺ نے موت کے وقت اس کا وعدہ لیا تھا اور وصیت کی تھی۔ (مرتب)

۲۶- کتاب النذر

(۱) باب الأمر بقضاء النذر

۱۰۶۱- حدیث ابن عباس رضی اللہ عنہما ، أَنَّ سَعْدَ بْنَ عُبَادَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ، اسْتَفْتَى رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ : إِنَّ أُمَّي مَاتَتْ وَعَلَيْهَا نَذْرٌ ، فَقَالَ : «إِقْضِهِ عَنْهَا» .

أخرجه البخاري في : ۵۵- كتاب الوصايا : ۱۹- باب ما يستحب لمن يتوفى فجأة أن يتصدقوا عنه ، وقضاء النذور عن الميت .

(۲) باب النهي عن النذر وأنه لا يرد شيئاً

۱۰۶۲- حدیث ابن عمر رضی اللہ عنہما ، قَالَ : نَهَى النَّبِيُّ ﷺ عَنِ النَّذْرِ ، قَالَ : «إِنَّهُ لَا يَرُدُّ شَيْئاً ، وَإِنَّمَا يُسْتَخْرَجُ بِهِ مِنَ الْبَحِيلِ» .

أخرجه البخاري في : ۸۲- كتاب القدر : ۶- باب إلقاء النذر العبد إلى القدر .

۱۰۶۳- حدیث أبي هريرة ، قَالَ : قَالَ النَّبِيُّ ﷺ : «لَا يَأْتِي ابْنَ آدَمَ النَّذْرُ بِشَيْءٍ لَمْ يَكُنْ قُدْرَ لَهُ ، وَلَكِنْ يُلْقِيهِ النَّذْرُ إِلَى الْقَدْرِ قَدْ قُدْرَ لَهُ ، فَيَسْتَخْرِجُ اللَّهُ بِهِ مِنَ الْبَحِيلِ ، فَيُؤْتِي عَلَيْهِ مَا لَمْ يَكُنْ يُؤْتِي عَلَيْهِ مِنْ قَبْلِ» .

أخرجه البخاري في : ۳۷- كتاب الأيمان والنذور : ۲۶- باب الوفاء بالنذر ، وقوله ﴿يُوفُونَ بالنذر﴾ .

(۳) جو یہ نذر مانے کہ وہ کعبہ تک پیدل

(۴) باب من نذر أن يمشي إلى الكعبة

۱۰۶۴- حضرت انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک بوڑھے شخص کو دیکھا جو اپنے دو بیٹوں کا سہارا لئے چل رہا ہے۔ آپ نے پوچھا ان صاحب کا کیا حال ہے؟ لوگوں نے بتایا کہ انہوں نے (کعبہ کی طرف) پیدل چلنے کی منت مانی ہے۔ آپ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ اس سے بے نیاز ہے کہ یہ اپنے کو تکلیف میں ڈالیں، پھر آئے انہیں سوار ہونیکا حکم دیا۔

أخرجه البخاري في : ۲۸- كتاب جزاء الصيد : ۲۷- باب من نذر المشي إلى الكعبة.

۱۰۶۵- حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میری بس نے منت مانی تھی کہ بیت اللہ تک وہ پیدل جائیں گی۔ پھر انہوں نے مجھ سے کہا کہ تم اس کے متعلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی پوچھ لو۔ چنانچہ میں نے آپ سے پوچھا تو آپ نے فرمایا کہ وہ پیدل چلیں اور سوار بھی ہو جائیں۔

۱۰۶۵- حدیث عقبہ بن عامر ، قَالَ : نَذَرْتُ أُحْتِي أَنْ تَمْشِيَ إِلَيَّ بَيْتَ اللَّهِ ، وَأَمَرْتَنِي أَنْ أَسْتَفْتِيَ لَهَا النَّبِيَّ ﷺ ، فَاسْتَفْتَيْتُهُ فَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ ، «لِتَمْشِ وَلْتَرْكَبْ».

أخرجه البخاري في : ۲۸- كتاب جزاء الصيد : ۲۷- باب من نذر المشي إلى الكعبة.

۲۷ - کتاب الایمان

۲۷ - قسموں کے مسائل

(۱) باب النهی عن الحلف بغير الله تعالى

(۱) غیر اللہ کی قسم کھانے کی ممانعت

۱۰۶۶- حدیث عُمَرَ ، قَالَ : قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : «إِنَّ اللَّهَ يَنْهَاكُمْ أَنْ تَحْلِفُوا بِآبَائِكُمْ». قَالَ عُمَرُ : فَوَا اللَّهَ! مَا حَلَفْتُ بِهَا مِنْذُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ ذَاكِرًا وَلَا آتِرًا.

۱۰۶۶- حضرت عمرؓ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے مجھ سے فرمایا تھا کہ اللہ تعالیٰ نے تمہیں باپ دادوں کی قسم کھانے سے منع کیا ہے۔ حضرت عمرؓ نے بیان کیا واللہ! پھر میں نے ان کی آنحضرت ﷺ سے ممانعت سننے کے بعد کبھی قسم نہیں کھائی۔ نہ اپنی طرف سے غیر اللہ کی قسم کھائی نہ کسی دوسرے کی زبان سے نقل کی۔

أخرجه البخاري في : ۸۳- كتاب الایمان : ۴- باب لا تحلفوا بآبائكم.

۱۰۶۷- حضرت ابن عمرؓ حضرت عمر بن خطابؓ کے پاس پہنچے جو چند سواروں کے ساتھ تھے۔ اس وقت حضرت عمرؓ اپنے والد کی قسم کھا رہے تھے۔ اس پر رسول کریم ﷺ نے انہیں پکار کر کہا، آگاہ ہو، یقیناً اللہ تمہیں منع کرتا ہے کہ تم اپنے باپ دادوں کی قسم کھاؤ، پس اگر کسی کو قسم ہی کھانی ہے تو وہ اللہ کی قسم کھائے، ورنہ چپ رہے۔

۱۰۶۷- حدیث ابنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما أَنَّهُ أَذْرَكَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ فِي رَكْبٍ وَهُوَ يَحْلِفُ بِأَبِيهِ ، فَأَذَاهُمْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : «أَلَا إِنَّ اللَّهَ يَنْهَاكُمْ أَنْ تَحْلِفُوا بِآبَائِكُمْ ، فَمَنْ كَانَ خَالِفًا فَلْيَحْلِفْ بِاللَّهِ ، وَإِلَّا فَلْيَصْمُتْ».

أخرجه البخاري في : ۷۸- كتاب الأدب : ۷۴- باب من لم ير إكفار من قال ذلك متأولا أو جاهلا.

(۲) باب من حلف باللات والعزى

(۲) جولات و عزی کی قسم کھانے سے لالہ

فليقل لا إله إلا الله

لا الله پڑھنا چاہیے

۱۰۶۸- حدیث أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : «مَنْ حَلَفَ فَقَالَ فِي حَلْفِهِ وَاللَّاتِ وَالْعُزَّى ، فَلْيَقُلْ ، لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ».

۱۰۶۸- حضرت ابو ہریرہؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص قسم کھائے اور کہے کہ قسم ہے لات اور عزی کی تو اسے تجدید ایمان کے لئے کہنا چاہئے (لا الہ الا اللہ)

۱۰۶۸- کلمہ توحید پڑھنے کا حکم اس شخص کے لیے دیا گیا جو نیا نیا اسلام میں داخل ہوا تھا۔ چونکہ پہلے سے یہ شریک کلمات زبان پر چڑھے ہوئے تھے اس لیے فرمایا کہ اگر غلطی سے زبان پر اس طرح کے کلمات آجائیں تو فوراً اس کی تلافی کر لینی چاہیے۔ (راز)

اور جو شخص اپنے ساتھی سے یہ کہے کہ آؤ جو اٹھیں تو اسے صدقہ دینا چاہئے۔

اللَّهُ ؛ وَمَنْ قَالَ لِصَاحِبِهِ ، تَعَالَ أَقَامِرَكَ ، فَلْيَنْصَدَقْ».

أخرجه البخاري في : ٦٥ - كتاب التفسير : ٥٣ - سورة والنجم : ٢ - باب أفرايتم اللات العزى.

(۳) جو شخص کسی کام پر قسم کھائے پھر اس کے خلاف کو بہتر سمجھے تو اسی بہتر کو کرے اور قسم کا کفارہ ادا کرے

(۳) باب ندب من حلف يمينا فرأى غيرها خيرا منها أن يأتي الذي هو خير ويكفر عن يمينه

۱۰۶۹- حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میرے ساتھیوں نے مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بھیجا کہ میں آپ سے ان کے لئے سواری کے جانوروں کی درخواست کروں۔ وہ لوگ آپ کے ساتھ جیش عسرت (یعنی غزوہ تبوک) میں شریک ہونا چاہتے تھے، میں نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ! میرے ساتھیوں نے مجھے آپ کی خدمت میں بھیجا ہے تاکہ آپ ان کے لئے سواری کے جانوروں کا انتظام کرادیں۔ آپ نے فرمایا: خدا کی قسم میں تم کو سواری کے جانور نہیں دے سکتا۔ میں جب آپ کی خدمت میں حاضر ہوا تھا تو آپ غصہ میں تھے اور میں اسے معلوم نہ کر سکا تھا۔ آپ کے انکار سے میں بہت غمگین واپس ہوا۔ یہ خوف بھی تھا کہ کہیں آپ سواری مانگنے کی وجہ سے خفا نہ ہو گئے ہوں۔ میں اپنے ساتھیوں کے پاس آیا اور انہیں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کی خبر دی۔ لیکن ابھی کچھ زیادہ وقت نہیں گزرا تھا کہ میں نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کی آواز سنی وہ پکار رہے تھے، اے عبداللہ بن قیس! میں نے جو لب دیا تو انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تمہیں بلا رہے ہیں۔ میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ نے فرمایا کہ یہ دو جوڑے اور یہ دو جوڑے اونٹ کے لے جاؤ۔ آپ نے چھ اونٹ عنایت فرمائے، ان اونٹوں کو آپ نے اسی وقت سعد رضی اللہ عنہ سے خریدوا تھا اور فرمایا کہ انہیں

۱۰۶۹- حدیث ابی موسیٰ رضی اللہ عنہ ، قَالَ : أَرْسَلَنِي أَصْحَابِي إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ ، أَسْأَلُهُ الْخُمْلَانَ لَهُمْ إِذْ هُمْ مَعَهُ فِي جَيْشِ الْعُسْرَةِ ، وَهِيَ غَزْوَةُ تَبُوكَ . فَقُلْتُ : يَا نَبِيَّ اللَّهِ ! إِنَّ أَصْحَابِي أَرْسَلُونِي إِلَيْكَ لِتَحْمِلَهُمْ ، فَقَالَ : «وَاللَّهِ ! لَا أَحْمِلُكُمْ عَلَى شَيْءٍ» وَوَأَفَقْتُهُ وَهُوَ غَضَبَانٌ ، وَلَا أَشْعُرُ ، وَرَجَعْتُ حَزِينًا مِنْ مَنَعِ النَّبِيِّ ﷺ ، وَمِنْ مَخَافَةِ أَنْ يَكُونَ النَّبِيُّ ﷺ وَجَدَ فِي نَفْسِهِ عَلَيَّ ؛ فَرَجَعْتُ إِلَى أَصْحَابِي فَأَخْبَرْتُهُمْ الَّذِي قَالَ النَّبِيُّ ﷺ . فَلَمْ أَلْبَثْ إِلَّا سُوَيْعَةً إِذْ سَمِعْتُ بِلَالًا يُنَادِي ، أَيُّ عَبْدَ اللَّهِ بْنِ قَيْسٍ ! فَأَجَبْتُهُ ، فَقَالَ : «أَجِبْ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَدْعُوكَ ، فَلَمَّا أَتَيْتُهُ قَالَ : «خُذْ هَذَيْنِ الْقَرِينَيْنِ وَهَذَيْنِ الْقَرِينَيْنِ» لِسِتَّةِ أَبْعَرَةَ

اپنے ساتھیوں کو دے دو اور انہیں بتاؤ کہ اللہ تعالیٰ نے، یا آپ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے تمہاری سواری کے لئے انہیں دیا ہے، ان پر سوار ہو جاؤ۔ میں ان اونٹوں کو لے کر اپنے ساتھیوں کے پاس گیا اور ان سے میں نے کہا کہ آنحضرت ﷺ نے تمہاری سواری کے لئے یہ عنایت فرمائے ہیں لیکن خدا کی قسم اب تمہیں ان صحابہ کے پاس چلنا پڑے گا جنہوں نے حضور اکرم ﷺ کا انکار کرنا سنا تھا، کہیں تم یہ خیال نہ کر بیٹھو کہ میں نے تم سے آنحضرت ﷺ کے ارشاد کے متعلق غلط بات کہہ دی تھی۔ انہوں نے مجھ سے کہا کہ آپ کی سچائی میں ہمیں کوئی شبہ نہیں ہے۔ لیکن اگر آپ کا اصرار ہے تو ہم ایسا بھی کر لیں گے۔ حضرت ابو موسیٰؓ ان میں سے چند لوگوں کو لے کر ان صحابہ کے پاس آئے جنہوں نے آنحضرت ﷺ کا وہ ارشاد سنا تھا کہ رسول اللہ ﷺ نے پہلے تو (سواری کے جانور) دینے سے انکار کیا تھا، لیکن بعد میں عنایت فرمائے۔ ان صحابہ نے بھی اسی طرح حدیث بیان کی کہ جس طرح حضرت ابو موسیٰؓ نے ان سے بیان کی تھی۔

ابْتَاعَهُنَّ حِينَئِذٍ مِنْ سَعْدٍ «فَانطَلِقُ بِهِنَّ اِلَىٰ اَصْحَابِكَ ، فَقُلْ اِنَّ اللّٰهَ» اَوْ قَالَ : «اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَحْمِلُكُمْ عَلٰى هٰؤُلَاءِ فَاَرْكَبُوْهُنَّ» فَاَنْطَلَقْتُ اِلَيْهِنَّ بِهِنَّ . فَقُلْتُ : اِنَّ النَّبِيَّ ﷺ يَحْمِلُكُمْ عَلٰى هٰؤُلَاءِ ، وَلَكِنِّي ، وَاللّٰهِ لَا اَمْدُعُكُمْ حَتّٰى يَنْطَلِقَ مَعِيَ بَعْضُكُمْ اِلٰى مَنْ سَمِعَ مَقَالََةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ ، لَا تَنْظُنُّوا اَنِّي حَدَّثْتُكُمْ شَيْئًا لَمْ يَقُلْهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ؛ فَقَالُوا لِي : اِنَّكَ عِنْدَنَا لَمُصَدِّقٌ وَكَلَّفَعَلْنَا مَا اَحْبَبْتِ . فَاَنْطَلَقَ اَبُو مُوسٰى يَنْفِرُ مِنْهُمْ حَتّٰى اَتَوْا الَّذِيْنَ سَمِعُوْا قَوْلَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ مِنْعَهُ اِيَّاهُمْ ، ثُمَّ اِعْطَاءَهُمْ بَعْدُ ، فَحَدَّثُوْهُم بِمِثْلِ مَا حَدَّثْتُهُمْ بِهِ اَبُو مُوسٰى .

أخرجه البخاري في : ٦٤ - كتاب المغازي : ٧٨ - باب غزوة تبوك وهي غزوة العسرة .

۱۰۷۰- حضرت زحدمؓ نے بیان کیا کہ ہم حضرت ابو موسیٰ اشعریؓ کی مجلس میں حاضر تھے (کھانا لایا گیا اور) وہاں مرغی کا ذکر ہونے لگا۔ بنی تیم اللہ کے ایک سرخ رنگ والے آدمی وہاں موجود تھے۔ غالباً مولیٰ میں سے تھے۔ انہیں بھی حضرت ابو موسیٰؓ نے کھانے پر بلایا، (کھانے میں مرغی کا گوشت بھی تھا) وہ کہنے لگے کہ میں نے مرغی کو گندھی چیزیں کھاتے ایک مرتبہ دیکھا تھا، تو مجھے بڑی نفرت ہوئی اور میں نے قسم کھالی کہ اب کبھی مرغی کا گوشت نہ کھاؤں گا۔ حضرت ابو موسیٰؓ نے کہا کہ قریب آ جاؤ، (تمہاری قسم پر) میں تم

۱۰۷۰- حدیث ابي موسى . عَنْ زَهْدَمٍ ، قَالَ : كُنَّا عِنْدَ اَبِي مُوسٰى فَاتِيَّ ذَكَرَ دَجَاحِيَةً ، وَعِنْدَهُ رَجُلٌ مِّنْ بَنِي تَيْمِ اللّٰهِ اَحْمَرٌ ، كَانَهُ مِنَ الْمَوَالِي ، فَدَعَاَهُ لِلطَّعَامِ ، فَقَالَ : اِنِّي رَاَيْتُهُ يَأْكُلُ شَيْئًا فَقَدِرْتُهُ ؛ فَحَلَفْتُ لَا اَكُلُ . فَقَالَ : هَلُمَّ ! فَلَا حَدَثُكُمْ عَنْ ذَاكَ . اِنِّي اَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ فِيْ نَفَرٍ مِّنْ

سے ایک حدیث اسی سلسلے کی بیان کرتا ہوں۔ قبیلہ اشعر کے چند لوگوں کو ساتھ لے کر میں نبی کریم ﷺ کی خدمت میں (غزوہ تبوک کے لئے) حاضر ہوا۔ اور سواری کی درخواست کی۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا، اللہ کی قسم! میں تمہارے لئے سواری کا انتظام نہیں کر سکتا، کیونکہ میرے پاس کوئی ایسی چیز نہیں ہے جو تمہاری سواری کے کام آسکے۔ پھر رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں غنیمت کے کچھ اونٹ آئے، تو آپ نے ہمارے متعلق دریافت فرمایا، اور فرمایا کہ قبیلہ اشعر کے لوگ کہاں ہیں؟ چنانچہ آپ نے پانچ اونٹ ہمیں دیئے جانے کا حکم صادر فرمایا، خوب موٹے تازے اور فریب۔ جب ہم چلنے لگے تو ہم نے آپس میں کہا کہ جو نامناسب طریقہ ہم نے اختیار کیا اس سے رسول اللہ ﷺ کے اس عطیہ میں ہمارے لئے کوئی برکت نہیں ہو سکتی۔ چنانچہ ہم پھر آنحضرت ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ ہم نے پہلے جب آپ سے درخواست کی تھی تو آپ نے قسم کھا کر فرمایا تھا کہ میں تمہاری سواری کا انتظام نہیں کر سکوں گا۔ شاید آپ کو وہ قسم یاد نہ رہی ہو، لیکن آپ نے فرمایا، کہ میں نے تمہاری سواری کا انتظام واقعی نہیں کیا، وہ اللہ تعالیٰ ہے جس نے تمہیں یہ سواریاں دے دی ہیں۔ اللہ کی قسم! تم اس پر یقین رکھو کہ ان شاء اللہ جب بھی میں کوئی قسم کھاؤں، پھر مجھ پر یہ بات ظاہر ہو جائے کہ بہتر اور مناسب طرز عمل اس کے سوا میں ہے تو میں یہی کروں گا جس میں اچھائی ہوگی اور قسم کا کفارہ دے دوں گا۔

أخرجه البخاري في : ۵۷ - كتاب فرض الخمس : ۱۵ - باب ومن الدليل على أن الخمس لنواب المسلمين.

۱۰۷۱ - حدیث عبد الرحمن بن سمرہ: حضرت عبد الرحمن بن سمرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا، کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا، اے عبد الرحمن بن سمرہ! کبھی کسی

قَالَ : قَالَ النَّبِيُّ ﷺ : «أَيَا عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنِ

☆ حضرت عبد الرحمن بن سمرہ رضی اللہ عنہ کی کنیت ابو سعید ہے۔ جاہلیت میں ان کا نام عبد کلال تھا پھر آنحضرت ﷺ نے عبد الرحمن رکھا۔ فتح مکہ کے دن اسلام قبول کیا موت کے غزوہ میں شامل تھے۔ بصرہ میں سکونت اختیار کی اور بمستان کو فتح کیا پھر خراسان میں فتوحات کیں اور بصرہ واپس لوٹ آئے۔ وہیں ۵۱ ہجری میں وفات پائی۔ چار احادیث کے راوی ہیں۔

حکومت کے عہدہ کی درخواست نہ کرنا۔ کیونکہ اگر تمہیں یہ مانگنے کے بعد ملے گا تو اللہ پاک اپنی مدد تجھ سے اٹھالے گا۔ تو جان، تیرا کام جانے اور اگر وہ عہدہ تمہیں بغیر مانگے مل گیا تو اس میں اللہ کی طرف سے تمہاری اعانت کی جائے گی اور جب تم کوئی قسم کھاؤ اور اس کے سوا کسی اور چیز میں بھلائی دیکھو تو اپنی قسم کا کفارہ دے دو اور وہ کام کرو جو بھلائی کا ہو۔

سَمَرَةٌ! لَا تَسْأَلِ الْإِمَارَةَ ، فَإِنَّكَ إِنْ أُوتِيَتْهَا عَنْ مَسْئَلَةٍ وَمَكِلْتَ إِلَيْهَا ، وَإِنْ أُوتِيَتْهَا مِنْ غَيْرِ مَسْئَلَةٍ أُعِنْتَ عَلَيْهَا ، وَإِذَا حَلَفْتَ عَلَى يَمِينٍ فَرَأَيْتَ غَيْرَهَا خَيْرًا مِنْهَا فَكَفَّرَ عَنْ يَمِينِكَ وَأَتَى الَّذِي هُوَ خَيْرٌ.

أخرجه البخاري في : ۸۳- كتاب الإيمان والنذور : ۱- باب قول الله تعالى - ﴿ لا يؤاخذكم الله باللغو في أيمانكم ﴾ -

(۵) قسم میں انشاء اللہ کہنے کا بیان

(۵) باب الاستثناء

۱۰۷۲- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ حضرت سلیمان بن داؤد علیہما السلام نے فرمایا کہ آج رات میں اپنی سو بیویوں کے پاس ہو آؤں گا (اور اس قربت کے نتیجے میں) ہر عورت کے ایک لڑکا جنے گی تو سوز کے ایسے پیدا ہوں گے جو اللہ کے راستے میں جہلو کریں گے۔ فرشتے نے ان سے کہا کہ انشاء اللہ کہہ لیجئے لیکن انہوں نے نہیں کہا اور بھول گئے۔ چنانچہ آپ تمام بیویوں کے پاس گئے لیکن ایک کے سوا کسی کے یہاں بھی بچہ پیدا نہ ہوا اور اس ایک کے یہاں بھی آدھا بچہ پیدا ہوا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر وہ انشاء اللہ کہہ لیتے تو ان کی مراد بر آتی اور ان کی خواہش پوری ہونے کی امید زیادہ ہوتی۔

۱۰۷۲- حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ : قَالَ سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ : لِأَطُوفَنَّ اللَّيْلَةَ بِمِائَةِ امْرَأَةٍ ، تَلِدُ كُلُّ امْرَأَةٍ غُلَامًا يُقَاتِلُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ. فَقَالَ لَهُ الْمَلَكُ : قُلْ إِنْ شَاءَ اللَّهُ. فَلَمْ يَقُلْ ، وَنَسِيَ ؛ فَأَطَافَ بِهِنَّ ، وَلَمْ تَلِدْ مِنْهُنَّ إِلَّا امْرَأَةً نَصَفَ إِنْسَانٌ. قَالَ النَّبِيُّ ﷺ : «لَوْ قَالَ إِنْ شَاءَ اللَّهُ لَمْ يَحْنُثْ ، وَكَانَ أَرْحَى لِحَاجَتِهِ».

أخرجه البخاري في : ۶۷- كتاب النكاح : ۱۱۹- باب قول الرجل لأطوفن الليلة على نسائه.

۱۰۷۳- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، حضرت سلیمان بن داؤد نے کہا کہ آج رات میں اپنی ستر بیویوں کے پاس جاؤں گا اور ہر بیوی ایک شہسوار جنے گی جو اللہ کے راستے میں جہلو کرے گا۔ ان کے ساتھی نے کہا انشاء اللہ، لیکن انہوں نے نہیں کہا۔ چنانچہ کسی بیوی کے یہاں بھی بچہ پیدا نہیں ہوا، صرف ایک کے یہاں ہوا اور اس کی بھی ایک جانب بیکار تھی۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر حضرت

۱۰۷۳- حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : «قَالَ سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ ، لِأَطُوفَنَّ اللَّيْلَةَ عَلَى سَبْعِينَ امْرَأَةً ، تَحْمِلُ كُلُّ امْرَأَةٍ فَارِسًا يُجَاهِدُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ. فَقَالَ لَهُ صَاحِبُهُ ، إِنْ شَاءَ اللَّهُ ، فَلَمْ يَقُلْ ، وَلَمْ تَحْمِلْ شَيْئًا إِلَّا وَاحِدًا سَاقِطًا إِحْدَى

سليمان ان شاء الله کہہ لیتے (تو سب کے یہاں بچے پیدا ہوتے) اور اللہ کے راستے میں جہاد کرتے۔

شَقِيْبِهِ» فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ : «لَوْ قَالَهَا لَجَاهَدُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ».

أَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ فِي : ٦٠ - كِتَابُ الطَّلَاقِ : ٤٠ - بَابُ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى - ﴿وَوَهَبْنَا لِدَاوُدَ سُلَيْمَانَ نَعَمَ الْعَبْدُ إِنَّهُ أَوَّابٌ﴾ - .

(۶) ایسی قسم پر اصرار کی ممانعت جس سے گھر والوں کا نقصان ہو بشرطیکہ وہ کام حرام نہ ہو

(٦) بَابُ النَّهْيِ عَنِ الْإِصْرَارِ عَلَى الْيَمِينِ فِيمَا يَتَأَذَى بِهِ أَهْلُ الْخَالْفِ مِمَّا لَيْسَ بِحَرَامٍ

۱۰۷۴- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ”ہم آخری امت ہیں اور قیامت کے دن جنت میں سب سے پہلے داخل ہوں گے۔ پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ واللہ (بعض اوقات) اپنے گھر والوں کے معاملہ میں تمہارا اپنی قسموں پر اصرار کرتے رہنا اللہ کے نزدیک اس سے زیادہ گناہ کی بات ہوتی ہے کہ (قسم توڑ کر) اس کا وہ کفارہ لوا کر دیا جائے جو اللہ تعالیٰ نے اس پر فرض کیا ہے۔“

١٠٧٤ - حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ . قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : «وَاللَّهِ ! لَأَنْ يَلِجَ أَحَدُكُمْ بِيَمِينِهِ فِي أَهْلِهِ أْتَمُّ لَهُ عِنْدَ اللَّهِ مِنْ أَنْ يُعْطِيَ كَفَّارَتَهُ الَّتِي افْتَرَضَ اللَّهُ عَلَيْهِ» .

أَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ فِي : ٨٣ - كِتَابُ الْإِيمَانِ وَالنَّذْرِ : ١ - بَابُ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى - ﴿لَا يُؤَاخِذُكُمُ اللَّهُ بِاللَّغْوِ فِي إِيْمَانِكُمْ﴾ - .

(۷) کافر کفر کی حالت میں کوئی نذر مانے پھر

(٧) بَابُ نَذْرِ الْكَافِرِ وَمَا يَفْعَلُ فِيهِ إِذَا أَسْلَمَ

مسلمان ہو جائے تو کیا کرے؟

۱۰۷۵- حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ زمانہ جاہلیت (کفر) میں نے ایک دن اعتکاف کی منت مانی تھی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے پورا کرنے کا حکم فرمایا۔ حضرت ابن عمر نے بیان کیا کہ حنین کے قیدیوں میں سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو دو باندیاں ملی تھیں۔ آپ نے انہیں مکہ کے کسی گھر میں رکھا۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حنین کے قیدیوں پر احسان کیا (اور سب کو مفت آزاد کر دیا) تو گلیوں میں وہ دوڑنے لگے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا، عبد اللہ! دیکھو تو یہ کیا معاملہ ہے۔ انہوں نے بتایا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان پر احسان کیا ہے (اور حنین کے تمام

١٠٧٥ - حَدِيثُ ابْنِ عُمَرَ ، أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ ، قَالَ : يَا رَسُولَ اللَّهِ ! إِنَّهُ كَانَ عَلَيَّ اعْتِكَافٌ يَوْمَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ ، فَأَمَرَهُ أَنْ يَفِيَّ بِهِ . قَالَ : وَأَصَابَ عُمَرُ جَارِيَتَيْنِ مِنْ سَبْيِ حُنَيْنٍ فَوَضَعَهُمَا فِي بَعْضِ بُيُوتِ مَكَّةَ ، قَالَ : فَمَنَّ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَيَّ عَلَى سَبْيِ حُنَيْنٍ ، فَجَعَلُوا يَسْعَوْنَ فِي السَّكِّ ؛ فَقَالَ عُمَرُ : يَا عَبْدَ اللَّهِ ! انْظُرْ

قیدی مفت آزاد کر دیئے گئے ہیں) حضرت عمرؓ نے کہا کہ پھر جاؤ ان دونوں لڑکیوں کو بھی آزاد کر دو۔

مَا هَذَا؟ فَقَالَ: مَنْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَى السَّبِي، قَالَ: اذْهَبْ فَأَرْسِلِ الْجَارِيَتَيْنِ.

أَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ فِي: ۵۷- كِتَابِ فِرَاقِ الْخَمْسِ: ۱۹- بَابِ مَا كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُعْطِي الْمَوْلَةَ قُلُوبَهُمْ.

(۹) لونڈی یا غلام پر زنا کی تہمت لگانے کی سخت سزا کا بیان

(۹) باب التغليظ على من قذف مملوكه بالزنا

۱۰۷۶- حضرت ابو ہریرہؓ نے بیان کیا کہ میں نے ابو القاسمؓ سے سنا آپ نے فرمایا کہ جس نے اپنے غلام پر تہمت لگائی، حالانکہ غلام اس تہمت سے بری تھا تو قیامت کے دن اسے کوڑے لگائے جائیں گے سوائے اس کے کہ اس کی بات صحیح ہو۔

۱۰۷۶- حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا الْقَاسِمِ ﷺ يَقُولُ: «مَنْ قَذَفَ مَمْلُوكَهُ، وَهُوَ بَرِيءٌ مِمَّا قَالَ: جُلِدَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، إِلَّا أَنْ يَكُونَ كَمَا قَالَ».

أَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ فِي: ۸۶- كِتَابِ الْحُدُودِ: ۴۵- بَابِ قَذْفِ الْعَبِيدِ.

(۱۰) غلام کو اپنے جیسا کھلانے، پہنانے اور زیادہ بوجھ نہ ڈالنے کا بیان

(۱۰) باب إطعام المملوك مما يأكل والباسه مما يلبس ولا يكلفه ما يغلبه

۱۰۷۷- حضرت معمرؓ بیان کرتے ہیں کہ میں حضرت ابو ذرؓ سے ربذہ میں ملا وہ ایک جوڑا پہنے ہوئے تھے اور ان کا غلام بھی جوڑا پہنے ہوئے تھا۔ میں نے اس کا سبب دریافت کیا تو کہنے لگے کہ میں نے ایک شخص (یعنی غلام) کو برا بھلا کہا تھا اور اس کو ماں کی غیرت دلائی (یعنی اسے گلی دی تھی) تو رسول اللہ ﷺ نے یہ معلوم کر کے مجھ سے فرمایا اے ابو ذر تو نے اسے ماں کے نام سے غیرت دلائی ہے، بے شک تجھ میں ابھی کچھ زمانہ جاہلیت کا اثر باقی ہے۔ (یاد رکھو) ماتحت لوگ تمہارے بھائی ہیں۔ اللہ نے (اپنی کسی مصلحت کی بنا پر)

۱۰۷۷- حَدِيثُ أَبِي ذَرٍّ عَنِ الْمَعْرُورِ، قَالَ: لَقِيتُ أَبَا ذَرٍّ بِالرَّبَذَةِ، وَعَلَيْهِ حُلَّةٌ وَعَلَى غَلَامِهِ حُلَّةٌ، فَسَأَلْتُهُ عَنْ ذَلِكَ، فَقَالَ: إِنِّي سَأَيْتُ رَجُلًا فَعَيَّرْتُهُ بِأُمَّهِ، فَقَالَ لِي النَّبِيُّ ﷺ: «يَا أَبَا ذَرٍّ! أَعْيَّرْتَهُ بِأُمَّهِ؟ إِنَّكَ أَمْرٌ فِيكَ جَاهِلِيَّةٌ، إِخْوَانُكُمْ حَوْلُكُمْ جَعَلَهُمُ اللَّهُ تَحْتَ أَيْدِيكُمْ، فَمَنْ

۱۰۷۷- حضرت ابو ذرؓ غفاریؓ نے حضرت بلالؓ کو ان کی والدہ کے سیاہ قام ہونے کا طعن دیا تھا۔ جس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اے ابو ذرؓ ابھی تم میں جاہلیت کا اثر باقی رہ گیا ہے۔ یہ سن کر حضرت ابو ذرؓ اپنے رخسار کے بل خاک پر لیٹ گئے اور کہنے لگے کہ جب تک بلال میرے رخسار پر اپنا قدم نہ رکھیں گے، مٹی سے نہ اٹھوں گا۔ (راز)

انہیں تمہارے قبضے میں دے رکھا ہے۔ لہذا جس کے ماتحت اس کا کوئی بھائی ہو تو اس کو بھی وہی کھلائے جو آپ کھاتا ہے اور وہی کپڑا اسے پہنائے جو آپ پہنتا ہے۔ اور ان کو اتنے کام کی تکلیف نہ دو کہ ان کے لئے مشکل ہو جائے اور اگر کوئی (حسب موقعہ) سخت کام ڈالو تو تم خود بھی ان کی مدد کرو۔

۱۰۷۷

أخرجه البخاري في : ۲ - كتاب الإيمان : ۲۲ - باب المعاصي من أمر الجاهلية .

۱۰۷۸- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں کسی شخص کا خادم اس کا کھانا لائے تو اگر وہ اسے اپنے ساتھ نہیں بٹھا سکتا تو کم از کم ایک یاد لقمہ اس کھانے میں سے اسے کھلائے کیونکہ اس نے (پکاتے وقت) اس کی گرمی اور تیاری کی مشقت برداشت کی ہے۔

۱۰۷۸- حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ ، قَالَ : « إِذَا أَتَى أَحَدَكُمْ خَادِمُهُ بِطَعَامِهِ ، فَإِنْ لَمْ يُجْلِسْهُ مَعَهُ فَلْيُنَاوِلْهُ أَكْلَةً أَوْ أُكْلَتَيْنِ ، أَوْ لُقْمَةً أَوْ لُقْمَتَيْنِ ، فَإِنَّهُ وَلِيَّ حَرَّةٍ وَعِلَاجَةٍ . »

أخرجه البخاري في : ۷۰ - كتاب الأطعمة : ۵۵ - باب الأكل مع الخادم .

(۱۱) غلام کے دہرے اجر کا بیان جب وہ خدا کی عبادت کے ساتھ اپنے آقا کی خیر خواہی کرے

(۱۱) باب ثواب العبد وأجره إذا نصح لسيدته وأحسن عبادة الله

۱۰۷۹- حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”غلام جو اپنے آقا کا خیر خواہ بھی ہو اور اپنے رب کی عبادت بھی اچھی طرح کرتا ہو تو اسے دو گنا ثواب ملتا ہے۔“

۱۰۷۹- حَدِيثُ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ ، قَالَ : « الْعَبْدُ إِذَا نَصَحَ سَيِّدَهُ وَأَحْسَنَ عِبَادَةَ رَبِّهِ ، كَانَ لَهُ أَجْرُهُ مَرَّتَيْنِ . »

أخرجه البخاري في : ۴۹ - كتاب العتق : ۱۶ - باب العبد إذا أحسن عبادة ربه ونصح سيده

۱۰۸۰- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، غلام جو کسی کی ملکیت میں ہو اور نیکو کار ہو تو اسے دو ثواب ملتے ہیں۔ (اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا) اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے اگر اللہ تعالیٰ کے راستے میں جہاد، حج اور والدہ کی خدمت (کی روک) نہ ہوتی تو میں پسند کرتا کہ غلام رکھوں۔

۱۰۸۰- حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ « لِلْعَبْدِ الْمَمْلُوكِ الصَّالِحِ أَجْرَانِ . » وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ ، لَوْ لَا الْجِهَادُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَالْحَجُّ وَبِرُّ أُمِّي ، لَأَحْبَبْتُ أَنْ أُمُونَ وَأَنَا مَمْلُوكٌ .

أخرجه البخاري في : ٤٩ - كتاب العتق : ١٦ - باب العبد إذا أحسن عبادة ربه ونصح سيده.
 ١٠٨١ - حديث أبي هريرة رضي الله عنه ، قال :
 قَالَ النَّبِيُّ ﷺ : «نِعْمَ مَا لِأَحَدِهِمْ يُحْسِنُ
 عِبَادَةَ رَبِّهِ ، وَيَنْصَحُ لِسَيِّدِهِ».

أخرجه البخاري في : ٤٩ - كتاب العتق : ١٦ - باب العبد إذا أحسن عبادة ربه ونصح سيده.
 (١٢) باب من أعتق شركاً له في عبد

١٠٨٢ - حديث ابن عمر رضي الله عنهما ، قال : «مَنْ
 أَعْتَقَ شِرْكَاً لَهُ فِي عَبْدٍ ، فَكَانَ لَهُ مَالٌ يَبْلُغُ
 ثَمَنَ الْعَبْدِ ، فُؤَمَ الْعَبْدِ قِيَمَةَ عَدْلٍ ، فَأَعْطَى
 شُرَكَاءَهُ حِصَصَهُمْ وَعَتَقَ عَلَيْهِ ، وَإِلَّا فَقَدْ
 عَتَقَ مِنْهُ مَا عَتَقَ».

أخرجه البخاري في : ٤٩ - كتاب العتق : ٤ - باب إذا أعتق عبداً بين اثنين.
 ١٠٨٣ - حديث أبي هريرة رضي الله عنه ، عن
 النَّبِيِّ ﷺ ، قال : «مَنْ أَعْتَقَ شَقِيصاً مِنْ
 مَمْلُوكِهِ ، فَعَلِيهِ خَلَاصُهُ فِي مَالِهِ ؛ فَإِنْ لَمْ
 يَكُنْ لَهُ مَالٌ فُؤَمَ الْمَمْلُوكِ قِيَمَةَ عَدْلٍ ثُمَّ
 اسْتُسْعِيَ غَيْرَ مَشْتَقٍ عَلَيْهِ».

أخرجه البخاري في : ٤٧ - كتاب الشركة : ٥ - باب تقويم الأشياء بين الشركاء بقيمة عدل.

(١٣) ”مدر“ کی بیع درست ہے

(١٣) باب جواز بيع المدبر

١٠٨٣ - حضرت جابر رضي الله عنه نے بیان کیا کہ قبیلہ انصار کے ایک
 صاحب نے اپنے غلام کو مدبر بنا لیا اور ان کے پاس اس غلام

١٠٨٤ - حديث جابر ، أَنَّ رَجُلًا مِنَ
 الْأَنْصَارِ دَبَّرَ مَمْلُوكًا لَهُ ، وَلَمْ يَكُنْ لَهُ مَالٌ

غَيْرُهُ ، فَبَلَغَ النَّبِيَّ ﷺ ، فَقَالَ : «مَنْ يَشْتَرِيهِ مِنْي؟» فَاشْتَرَاهُ نَعِيمُ بْنُ النَّحَّامِ بِثَمَانِمِائَةِ دِرْهَمٍ.

کے سوا اور کوئی مال نہیں تھا۔ جب اس کی اطلاع نبی کریم ﷺ کو ملی تو آپ نے دریافت فرمایا کہ مجھ سے اس غلام کو کون خریدتا ہے؟ نعیم بن نحامؓ نے آٹھ سو درہم میں آنحضرت ﷺ سے اسے خرید لیا۔

أخرجه البخاري في : ۸۴ - كتاب الكفارات : ۷ - باب عتق المدبر .

۲۸ - کتاب القسامۃ

(۱) باب القسامۃ

۱۰۸۵- حَدِيثُ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ وَسَهْلِ بْنِ أَبِي حَنَمَةَ. عَنْ بُشَيْرِ بْنِ يَسَارٍ، مَوْلَى الْأَنْصَارِ، أَنَّهُمَا حَدَّثَاهُ: أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ سَهْلٍ وَمُحِيصَةَ بْنَ مَسْعُودٍ ابْنَا حَيْبَرَ، فَتَفَرَّقَا فِي النَّخْلِ، فَقَتِلَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَهْلٍ. فَجَاءَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ سَهْلٍ، وَحُوَيْصَةُ وَمُحِيصَةُ ابْنَا مَسْعُودٍ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ، فَتَكَلَّمُوا فِي أَمْرِ صَاحِبِهِمْ، فَبَدَأَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ، وَكَانَ أَصْغَرَ الْقَوْمِ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «كَبِيرُ الْكَبِيرِ» (قَالَ يَحْيَى أَجَدُ رِجَالِ السَّنَدِ: لِيَلِي الْكَلَامَ الْأَكْبَرُ) فَتَكَلَّمُوا فِي أَمْرِ صَاحِبِهِمْ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «أَتَسْتَحِقُّونَ قَتِيلَكُمْ» أَوْ قَالَ «صَاحِبَكُمْ بِأَيْمَانِ حَمْسِينَ مِنْكُمْ؟» قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَمْرٌ لَمْ نَرَهُ. قَالَ: ((فَتَبَرُّكُمْ يَهُودٌ فِي أَيْمَانِ حَمْسِينَ مِنْهُمْ؟)) قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ! قَوْمٌ كَفَّارٌ. فَوَدَّاهُمْ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ مِنْ قَبْلِهِ.

قَالَ سَهْلٌ: فَأَذْرَكْتُ نَاقَةَ مِنْ تِلْكَ

۲۸- قسامہ کے مسائل

(۱) قسامہ کا بیان

۱۰۸۵- انصار کے غلام بشیر بن یسار سے حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ اور سہل بن ابی حنمہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ عبد اللہ بن سہل اور محیصہ بن مسعود خبیر سے آئے اور کھجور کے باغ میں ایک دوسرے سے جدا ہو گئے۔ عبد اللہ بن سہل وہیں قتل کر دیئے گئے پھر عبد الرحمن بن سہل اور مسعود کے دونوں بیٹے حویصہ اور محیصہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اپنے مقتول ساتھی (عبد اللہ رضی اللہ عنہ) کے مقدمہ میں گفتگو کی۔ پہلے عبد الرحمن نے بولنا چاہا۔ جو سب سے چھوٹے تھے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ بڑے کی بڑائی کرو۔ (یعنی جو کہ سند کے راوی ہیں) نے اس کا مقصد یہ بیان کیا کہ جو بڑا ہے وہ گفتگو کرے) پھر انہوں نے اپنے ساتھی کے مقدمہ میں گفتگو کی آنحضرت ﷺ نے فرمایا۔ اگر تم میں سے پچاس آدمی قسم کھا لیں کہ عبد اللہ کو یہودیوں نے مارا ہے تو تم ریت کے مستحق ہو جاؤ گے۔ انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم نے خود تو اسے دیکھا نہیں تھا (پھر اس کے متعلق قسم کیسے کھا سکتے ہیں؟) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا پھر یہودی اپنے پچاس آدمیوں سے قسم کھلوا کر تم سے چھٹکارا پالیں گے۔ انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ یہ کافر لوگ ہیں (ان کی قسم کا کیا بھروسہ) چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے عبد اللہ بن سہل کے وارثوں کو خود اپنی طرف سے ریت ادا کر دی۔ حضرت سہل رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ان اونٹوں میں سے (جو آنحضرت ﷺ نے انہیں ریت میں دیئے تھے) ایک اونٹنی کو میں نے پکڑا۔ وہ تھان میں گھس گئی اس نے ایک لات مجھ کو لگائی۔

الإبل ، فَدَخَلَتْ مِرْبَدًا لَهُمْ فَرَكَضْتِي بِرَجُلَيْهَا .
أخرجه البخاري في : ۷۸ - كتاب الأدب : ۷۹ - باب إكرام الكبير .

(۲) باب حکم المخاريب والمتردين

۱۰۸۶ - حَدِيثُ أَنَسٍ ، أَنَّ نَفْرًا مِنْ عُكْلٍ ، ثَمَانِيَّةٌ ، قَدِمُوا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ ، فَبَايَعُوهُ عَلَى الْإِسْلَامِ ، فَاسْتَوْحَمُوا الْأَرْضَ فَسَقِمَتِ أَجْسَامُهُمْ ، فَشَكُّوا ذَلِكَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ ؛ قَالَ : «أَفَلَا تَخْرُجُونَ مَعَ رَاعِينَا فِي إِبِلِهِ فَتُصِيبُونَ مِنْ أَلْبَانِهَا وَأَبْوَالِهَا؟» قَالُوا : بَلَى . فَخَرَجُوا فَشَرِبُوا مِنْ أَلْبَانِهَا وَأَبْوَالِهَا فَصَحُّوا ، فَقَتَلُوا رَاعِي رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَأَطْرَدُوا النَّعَمَ ، فَبَلَغَ ذَلِكَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ ، فَأَرْسَلَ فِي أَنَارِهِمْ ، فَأَذْرَكُوا ، فَجِيءَ بِهِمْ ، فَأَمَرَ بِهِمْ ، فَتَطَّعَتْ أَيْدِيَهُمْ وَأَرْجُلُهُمْ وَسَمَرَ أَعْيُنَهُمْ ، ثُمَّ نَبَذَهُمْ فِي الشَّمْسِ حَتَّى مَاتُوا .

(۲) مرتدوں اور مسلمانوں سے لڑنے والوں کا حکم

۱۰۸۶ - حضرت انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ قبیلہ عکل کے آٹھ افراد آنحضرت ﷺ کے پاس آئے اور آپ سے اسلام پر بیعت کی۔ پھر مدینہ منورہ کی آب و ہوا انہیں ناموافق ہوئی اور وہ بیمار پڑ گئے تو انہوں نے آنحضرت ﷺ سے اس کی شکایت کی۔ آنحضرت ﷺ نے ان سے فرمایا کہ پھر کیوں نہیں تم ہمارے چرواہے کے ساتھ اس کے اونٹوں میں چلے جاتے اور اونٹوں کا دودھ اور ان کا پیشاب پیئے؟ انہوں نے عرض کیا کیوں نہیں۔ چنانچہ وہ نکل گئے اور اونٹوں کا دودھ اور پیشاب پیا اور صحت مند ہو گئے۔ پھر انہوں نے آنحضرت ﷺ کے چرواہے کو قتل کر دیا اور جانور ہنکالے گئے۔ اس کی اطلاع جب آنحضرت ﷺ کو پہنچی تو آپ نے ان کی تلاش میں آدمی بھیجے، پھر وہ پکڑے گئے اور لائے گئے۔ آنحضرت ﷺ نے حکم دیا اور ان کے ہاتھ پاؤں کاٹ دیئے گئے اور آنکھوں میں سلائی پھیر دی گئی پھر انہیں دھوپ میں ڈلوایا اور آخر وہ مر گئے۔

أخرجه البخاري في : ۸۷ - كتاب الديات : ۲۲ - باب القسامۃ .

(۳) پتھر، تیز دھار آلے یا بھاری چیز سے قتل

کرنے میں قصاص لازم ہو گا اسی طرح مرد کو عورت کے بدلے قتل کریں گے

۱۰۸۷ - حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ کے زمانہ میں ایک یہودی نے ایک لڑکی پر ظلم کیا، اس

(۳) باب ثبوت القصاص في القتل بالحجر

وغیره من المحددات والمقتلات

وقتل الرجل بالمرأة

۱۰۸۷ - حَدِيثُ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ، قَالَ : عَدَا يَهُودِيٌّ ، فِي عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ ،

کے چاندی کے زیورات جو وہ پہنے ہوئے تھی چھین لئے اور اس کا سر کچل دیا۔ لڑکی کے گھروالے اسے آنحضرت ﷺ کے پاس لائے تو اس کی زندگی کی بس آخری گھڑی باقی تھی وہ بول نہیں سکتی تھی۔ آنحضرت ﷺ نے اس سے پوچھا کہ تمہیں کس نے مارا ہے، فلاں نے؟ آنحضرت ﷺ نے اس واقعہ سے غیر متعلق آدمی کا نام لیا۔ اس لئے اس نے اپنے سر کے اشارہ سے کہا کہ نہیں۔ بیان کیا کہ پھر آنحضرت ﷺ نے دریافت فرمایا کہ فلاں نے تمہیں مارا ہے؟ تو اس لڑکی نے سر کے اشارہ سے ہل کہا (اس کے بعد اس یہودی نے بھی اس جرم کا اقرار کر لیا) تو آنحضرت ﷺ نے اس کے لئے حکم دیا اور اس کا سر بھی دو پتھروں سے کچل دیا گیا۔

عَلَى جَارِيَةٍ ، فَأَخَذَ أَوْضَاحًا كَانَتْ عَلَيْهَا ،
وَرَضَّخَ رَأْسَهَا ؛ فَأَتَى بِهَا أَهْلُهَا رَسُولَ اللَّهِ
ﷺ وَهِيَ فِي آخِرِ رَمَقٍ ، وَقَدْ أَصْمَتَتْ .
فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : «مَنْ قَتَلَكَ ،
فَلَانَ؟» لِيُغَيِّرَ الَّذِي قَتَلَهَا ، فَأَشَارَتْ بِرَأْسِهَا
أَنْ لَا . قَالَ ، فَقَالَ لِرَجُلٍ آخَرَ غَيْرِ الَّذِي
قَتَلَهَا . فَأَشَارَتْ بِرَأْسِهَا أَنْ لَا ، فَقَالَ :
«فَلَانَ؟» لِقَاتِلِهَا . فَأَشَارَتْ أَنْ نَعَمْ ؛ فَأَمَرَ
بِهِ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَرَضَّخَ رَأْسَهُ بَيْنَ

حَجَرَيْنِ . أَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ فِي : ٦٨ - كِتَابُ الطَّلَاقِ : ٢٤ - بَابُ الْإِشَارَةِ فِي الطَّلَاقِ وَالْأُمُورِ .

(۳) جب کوئی کسی کی جان یا عضو پر حملہ

کرے اور وہ اس کا دفاع کرے اور مدافعت میں
حملہ آور کی جان یا عضو کو نقصان پہنچے تو اس پر
کوئی تاوان نہ ہو گا

(۴) باب الصائل على نفس الإنسان أو عضوه

إذا دفعه المصول عليه فأنلف نفسه

أو عضوه لا ضمان عليه

۱۰۸۸- حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ایک
شخص نے ایک آدمی کے ہاتھ پر دانت سے کاٹا تو اس نے اپنا
ہاتھ کاٹنے والے کے منہ میں سے کھینچ لیا جس سے اس کاٹنے
والے کے آگے کے دو دانت ٹوٹ گئے۔ پھر دونوں اپنا جھگڑا
نبی کریم ﷺ کے پاس لائے تو آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ تم
اپنے ہی بھائی کو اس طرح دانت سے کاٹتے ہو جیسے اونٹ کاٹتا
ہے، تمہیں رت نہیں ملے گی۔

۱۰۸۸- حَدِيثُ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ ، أَنَّ
رَجُلًا عَضَّ يَدَ رَجُلٍ ، فَفَزَعَ يَدَهُ مِنْ فَمِهِ
فَرَوَقَعَتْ ثِيْبَتَاهُ . فَاحْتَصَمُوا إِلَى النَّبِيِّ ﷺ ،
فَقَالَ : «يَعِضُّ أَحَدَكُمْ أَحَاهُ كَمَا بَعْضُ
الْفَحْلُ؟ لَا دِيَةَ لَكَ» .

أَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ فِي : ٨٧ - كِتَابُ الدِّيَاتِ : ٨ - بَابُ إِذَا عَضَّ رَجُلًا فَرَوَقَعَتْ ثِيَابَهُ .

۱۰۸۹- حضرت یعلیٰ بن امیہ نے بیان کیا کہ میں نبی کریم ﷺ کے ساتھ جیش عسرة (غزوہ تبوک) میں گیا تھا۔ یہ میرے نزدیک میرا سب سے زیادہ قتل احتمالی عمل تھا۔ میرے ساتھ ایک مزدور بھی تھا۔ وہ ایک شخص سے جھگڑا اور ان میں سے ایک نے دوسرے مقابل والے کی انگلی چبا ڈالی۔ دوسرے نے جو اپنا ہاتھ زور سے کھینچا تو اس کے آگے کے دانت بھی ساتھ ہی کھینچے چلے آئے اور گر گئے۔ اس پر وہ شخص اپنا مقدمہ لے کر نبی کریم ﷺ کی خدمت میں پہنچا۔ آنحضرت ﷺ نے اس کے دانت (ٹوٹے) کا کوئی قصاص نہیں دلویا۔ بلکہ فرمایا کہ کیا وہ اپنی انگلی تمہارے منہ میں چبانے کے لئے چھوڑ دیتا۔ راوی نے کہا کہ میں خیال کرتا ہوں کہ آپ نے یوں بھی فرمایا۔ جس طرح اونٹ چبایا کرتا ہے۔

۱۰۸۹- حَدِيثُ يَعْلَى بْنِ أُمَيَّةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ، قَالَ : غَزَوْتُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ جَيْشَ الْعُسْرَةِ ، فَكَانَ مِنْ أَوْثَقِ أَعْمَالِي فِي نَفْسِي ، فَكَانَ لِي أَجِيرٌ ، فَقَاتَلَ إِنْسَانًا ، فَعَضَّ أَحَدَهُمَا إِبْصِعَ صَاحِبِهِ ، فَأَنْتَرَعَ إِبْصِعُهُ ، فَأَنْدَرَ نَيْبَتَهُ فَسَقَطَتْ فَأَنْطَلَقَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ ، فَأَهْدَرَ نَيْبَتَهُ ، وَقَالَ : «أُقِيدُغُ إِبْصِعُهُ فِي فَيْكَ تَقْضُمُهَا» قَالَ أَحْسِبُهُ قَالَ : «كَمَا يَقْضُمُ الْفَحْلُ؟».

أخرجه البخاري في : ۳۷- كتاب الإجارة : ۵- باب الأجير في الغزوة.

(۵) دانتوں اور اس طرح کے دیگر اعضاء میں

(۵) باب إثبات القصاص في الأسنان

قصاص کا بیان

وما في معناها

۱۰۹۰- حضرت انس بن مالک رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ نے بیان کیا کہ ربیع نے جو حضرت انس کی پھوپھی تھیں انصار کی ایک لڑکی کے آگے کے دانت توڑ دیئے۔ لڑکی والوں نے قصاص چاہا اور نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے، آنحضرت ﷺ نے بھی قصاص کا حکم دیا۔ حضرت انس رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ بن مالک کے چچا انس بن نضون نے کہا نہیں۔ اللہ کی قسم، ان کا دانت نہ توڑا جائے۔ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا، انس! لیکن کتاب اللہ کا حکم قصاص ہی کا ہے۔ پھر لڑکی والے معافی پر راضی ہو گئے اور دیت لینا منظور کر لیا۔ اس پر حضور ﷺ نے فرمایا کہ اللہ کے بہت سے

۱۰۹۰- حَدِيثُ أَنَسِ ، قَالَ : كَسَّرَتِ الرَّبِيعُ ، وَهِيَ عَمَةٌ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ، نَيْبَةٌ جَارِيَةٌ مِنَ الْأَنْصَارِ ، فَطَلَبَ الْقَوْمُ الْقِصَاصَ ، فَأَتَوْا النَّبِيَّ ﷺ ، فَأَمَرَ النَّبِيُّ ﷺ بِالْقِصَاصِ ؛ فَقَالَ أَنَسُ بْنُ النَّضْرِ ، عَمُّ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ : لَا وَاللَّهِ ! لَا تُكْسَرُ سِنُّهَا يَا رَسُولَ اللَّهِ ! فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : «يَا أَنَسُ ! كِتَابُ اللَّهِ الْقِصَاصُ» فَرَضِي

۱۰۸۹- جیش العسرة سے مراد غزوہ تبوک ہے جو ۹ ہجری کو واقع ہوا اس غزوہ کے لیے نبی کریم ﷺ نے لوگوں کو شدید گرمی میں حکم دیا اور یہ پہلوں کے پکنے کا وقت تھا اس لیے ان پر مشکل اور دشوار گذرا۔ (مرتب)

ندے ایسے ہیں کہ اگر وہ اللہ کا نام لے کر قسم کھالیں تو اللہ ان کی قسم سچی کر دیتا ہے۔

الْقَوْمُ وَقَبِلُوا الْأَرْضَ؛ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِنَّ مِنْ عِبَادِ اللَّهِ مَنْ لَوْ أَقْسَمَ عَلَيَّ اللَّهُ لِأَبْرَةٍ».

أخرجه البخاري في : ٦٥- كتاب التفسير : ٥- سورة المائدة : ٦- باب قوله ﴿والجروح قصاص﴾.

(٦) مسلمان کا قتل کب درست ہے

(٦) باب ما يباح به دم المسلم

١٠٩١- حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کسی مسلمان کا خون جو لالہ الا اللہ محمد رسول اللہ کا ماننے والا ہو، حلال نہیں ہے۔ البتہ تین صورتوں میں جائز ہے۔ جان کے بدلہ جان لینے والا، شادی شدہ ہو کر زنا کرنے والا اور اسلام سے نکل جانے والا (مرتد) جماعت کو چھوڑ دینے والا۔

١٠٩١- حديث عبد الله بن مسعود ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : «لَا يَحِلُّ دَمُ امْرِئٍ مُسْلِمٍ يَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّي رَسُولُ اللَّهِ إِلَّا بِإِحْدَى ثَلَاثٍ : النَّفْسُ بِالنَّفْسِ ، وَالثَّيْبُ الزَّانِي ، وَالْمَارِقُ مِنَ الدِّينِ التَّارِكُ الْجَمَاعَةَ».

أخرجه البخاري في : ٨٧- كتاب الدييات : ٦- باب قوله تعالى - ﴿أَنْ النَّفْسُ بِالنَّفْسِ﴾.

(٤) جس نے قتل کی ابتداء کی اس کا گناہ

(٧) باب بيان إثم من سنّ القتل

١٠٩٢- حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”جب بھی کوئی انسان ظلم سے قتل کیا جاتا ہے تو آدم علیہ السلام کے سب سے پہلے بیٹے (قابیل) کے نامہ اعمال میں بھی اس قتل کا گناہ لکھا جاتا ہے۔ کیونکہ قتل ناحق کی بنیاد سے پہلے اسی نے قائم کی تھی۔“

١٠٩٢- حديث عبد الله بن مسعود ﷺ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : «لَا تُقْتَلُ نَفْسٌ ظُلْمًا إِلَّا كَانَ عَلَى ابْنِ آدَمَ الْأَوَّلِ كِفْلٌ مِنْ دَمِهَا ، لِأَنَّهُ أَوَّلُ مَنْ سَنَّ الْقَتْلَ».

أخرجه البخاري في : ٦٠- كتاب الأنبياء : ١- باب خلق آدم صلوات الله عليه وذريته.

(٨) قیامت کے دن سب سے پہلے خون کا

(٨) باب الخجزة بالدماء في الآخرة ، وأنها أول

فیصلہ ہوگا .

ما يقضى فيه بين الناس يوم القيامة

١٠٩٣- حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی

١٠٩٣- حديث عبد الله بن مسعود

کہ تم ﷺ نے فرمایا سب سے پہلے جس چیز کا فیصلہ لوگوں کے درمیان ہو گا وہ ناحق خون کے بدلہ کا ہو گا۔

ﷺ، قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «أَوَّلُ مَا يُقْضَى بَيْنَ النَّاسِ بِالْدمَاءِ».

أخرجه البخاري في : ۸۱ - كتاب الرقاق : ۴۸ - باب القصاص يوم القيامة.

(۹) جان و مال اور عزت و آبرو کی حرمت کی

(۹) باب تغليظ تحريم الدماء

تاکید

والأعراض والأموال

۱۰۹۳- حضرت ابو بکر ؓ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا، زمانہ اپنی اصل حالت پر گھوم کر آگیا ہے، اس دن کی طرح جب اللہ نے زمین و آسمان کو پیدا کیا تھا۔ دیکھو! اسل کے بارہ مہینے ہوتے ہیں چار ان میں سے حرمت والے مہینے ہیں، تین لگاتار ہیں، ذی قعدہ اور ذی الحجہ اور محرم (اور چوتھا) رجب مضر۔ جو جملوی الاوئی اور شعبان کے درمیان میں ہے۔ (پھر آپ نے دریافت فرمایا) یہ کونسا مہینہ ہے؟ ہم نے کہا کہ اللہ اور اس کے رسول کو بہتر علم ہے۔ اس پر آپ خاموش ہو گئے۔ ہم نے سمجھا شاید آپ مشہور نام کے سوا اس کا کوئی اور نام رکھیں گے۔ لیکن آپ نے فرمایا، کیا یہ ذی الحجہ نہیں ہے؟ ہم بولے کہ کیوں نہیں۔ پھر دریافت فرمایا۔ یہ شہر کونسا ہے؟ ہم بولے، اللہ اور اس کے رسول کو بہتر علم ہے۔ آپ پھر خاموش ہو گئے۔ ہم نے سمجھا شاید اس کا کوئی اور نام آپ رکھیں گے جو مشہور نام کے علاوہ ہو گا۔ لیکن آپ نے فرمایا، کیا یہ مکہ نہیں ہے؟ ہم بولے کہ کیوں نہیں (یہ مکہ ہی ہے) پھر آپ نے دریافت فرمایا، اور یہ دن کونسا ہے؟ ہم بولے کہ اللہ اور اس کے رسول کو زیادہ بہتر علم ہے۔ پھر آپ خاموش ہو گئے اور ہم نے سمجھا شاید آپ اس کا اس کے مشہور نام کے سوا کوئی اور نام رکھیں گے۔ لیکن آپ نے فرمایا کیا یہ یوم النحر (قربانی کا دن) نہیں ہے؟ ہم بولے کہ کیوں نہیں۔ اس کے بعد آپ نے فرمایا۔ پس تمہارا خون اور تمہارا مال --- (اس حدیث کے ایک راوی محمد) نے بیان کیا کہ میرا خیال ہے

۱۰۹۴- حدیث أَبِي بَكْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: «الرَّمَانُ قَدِ اسْتَدَارَ كَهَيْئَةِ يَوْمٍ خَلَقَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ، السَّنَةُ اثْنَا عَشَرَ شَهْرًا؛ مِنْهَا أَرْبَعَةٌ حُرْمٌ، ثَلَاثَةٌ مُتَوَالِيَاتٌ: ذُو الْقَعْدَةِ وَذُو الْحِجَّةِ وَالْمُحَرَّمُ، وَرَجَبُ مُضَرَ، الَّذِي بَيْنَ جُمَادَى وَشَعْبَانَ؛ أَيُّ شَهْرٍ هَذَا؟» قُلْنَا: اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ. فَسَكَتَ حَتَّى ظَنَنَّا أَنَّهُ سَيُسَمِّيهِ بِغَيْرِ اسْمِهِ، قَالَ: «أَلَيْسَ ذُو الْحِجَّةِ؟» قُلْنَا: بَلَى. قَالَ: «فَأَيُّ بَلَدٍ هَذَا؟» قُلْنَا: اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ. فَسَكَتَ حَتَّى ظَنَنَّا أَنَّهُ سَيُسَمِّيهِ بِغَيْرِ اسْمِهِ، قَالَ: «أَلَيْسَ الْبَلَدَةَ؟» قُلْنَا: بَلَى. قَالَ: «فَأَيُّ يَوْمٍ هَذَا؟» قُلْنَا: اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ. فَسَكَتَ حَتَّى ظَنَنَّا أَنَّهُ سَيُسَمِّيهِ بِغَيْرِ اسْمِهِ. قَالَ: «أَلَيْسَ يَوْمَ النَّحْرِ؟» قُلْنَا: بَلَى. قَالَ: «فَإِنَّ دِمَاءَكُمْ وَأَمْوَالَكُمْ» قَالَ مُحَمَّدٌ (أَحَدُ رِجَالِ السَّنَدِ) وَأَحْسِبُهُ قَالَ: «وَأَعْرَاضُكُمْ

کہ آپ نے یہ بھی کہا۔۔۔ اور تمہاری عزت تم پر اسی طرح حرام ہے جس طرح یہ دن تمہارے اس شہر اور تمہارے اس مینے میں۔ تم بہت جلد اپنے رب سے ملو گے اور وہ تم سے تمہارے اعمال کے بارے میں سوال کرے گا۔ اس لئے میرے بعد تم گمراہ نہ ہو جانا کہ ایک دوسرے کی گردن مارنے لگو۔ اور ہاں جو یہاں موجود ہیں وہ ان لوگوں کو پہنچادیں جو موجود نہیں ہیں۔ ہو سکتا ہے کہ جسے وہ پہنچائیں ان میں سے کوئی ایسا بھی ہو جو یہاں بعض سننے والوں سے زیادہ اس حدیث کو یاد رکھ سکتا ہو۔ محمد بن سیرین جب اس حدیث کا ذکر کرتے تو فرماتے کہ حضرت محمد ﷺ نے سچ فرمایا۔ پھر آپ نے فرمایا، کیا میں نے (پیغام الہی) پہنچادیا؟ آپ نے دو مرتبہ یہ جملہ فرمایا۔

أخرجه البخاري في : ٦٤ - كتاب المغازي : ٧٧ - باب حجة الوداع .

(II) پیٹ کے بچے کی ریت، قتل، خطا اور شبہ
عہد کی ریت قاتل کے والد کے رشتہ داروں پر ہے

۱۰۹۵- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے قبیلہ ہذیل کی دو عورتوں کے بارے میں فیصلہ کیا، جنہوں نے جھگڑا کیا تھا یہاں تک کہ ان میں سے ایک عورت (ام عقیف بنت مسروح) نے دوسری کو پتھر پھینک کر مارا (جس کا نام ملیکہ بنت عویمر تھا) وہ پتھر عورت کے پیٹ میں جا کر لگا۔ یہ عورت حاملہ تھی اس لیے اس کے پیٹ کا بچہ (پتھر کی چوٹ سے) مر گیا۔ یہ معاملہ دونوں فریق نبی کریم ﷺ کے پاس لے گئے تو آپ نے فیصلہ کیا کہ عورت کے پیٹ کے بچے کی ریت ایک غلام یا باندی آزاد کرنا ہے۔ جس عورت پر تلوان واجب ہوا تھا اس کے ولی (حمل بن مالک بن ناغہ) نے کہا یا رسول اللہ میں ایسی چیز کی ریت کیسے دے دوں جس نے نہ کھلیا نہ پیا نہ بولا اور نہ ولادت کے وقت اس کی آواز ہی سنائی دی؟ ایسی صورت میں تو کچھ بھی ریت نہیں ہو سکتی۔ آپ نے اس پر

عَلَيْكُمْ حَرَامٌ كَحُرْمَةِ يَوْمِكُمْ هَذَا فِى بَلَدِكُمْ هَذَا فِى شَهْرِكُمْ هَذَا ؛ وَاسْتَلْقُونَ رَبَّكُمْ فَسَيَسْأَلُكُمْ عَنْ أَعْمَالِكُمْ ، أَلَا فَلَآ تَرْجِعُوا بَعْدِي ضَلَالًا يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ ، أَلَا لِيَبْلُغَ الشَّاهِدُ الْعَائِبَ ، فَلَعَلَّ بَعْضٌ مَّنْ يُبْلِغُهُ أَنْ يَكُونَ أَوْعَى لَهُ مِنْ بَعْضٍ مَّنْ سَمِعَهُ» فَكَانَ مُحَمَّدٌ إِذَا ذَكَرَهُ يَقُولُ : صَدَقَ مُحَمَّدٌ ﷺ . ثُمَّ قَالَ : «أَلَا هَلْ بَلَّغْتُ؟» مَرَّتَيْنِ .

(۱۱) باب دية الجنين ووجوب الدية في قتل الخطأ وشبه العمد على عاقلة الجاني

۱۰۹۵- حدیث ابی ہریرۃ ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَضَى فِى امْرَأَتَيْنِ مِنْ هُدَيْلٍ اِقْتَلَتَا ، فَرَمَتْ إِحْدَاهُمَا الْأُخْرَى بِحَجَرٍ ، فَأَصَابَ بَطْنَهَا وَهِيَ حَامِلٌ ، فَقَتَلَتْ وَلَدَهَا الَّذِى فِى بَطْنِهَا . فَاخْتَصَمُوا إِلَى النَّبِيِّ ﷺ ، فَقَضَى أَنَّ دِيَةَ مَا فِى بَطْنِهَا غُرَّةٌ : عَبْدٌ أَوْ أَمَةٌ ؛ فَقَالَ وَلِى الْمَرْأَةِ التَّبَسِى غَرِمَتْ : كَيْفَ أَعْرَمُ ، يَا رَسُولَ اللَّهِ ! مَنْ لَا شَرِبَ وَلَا أَكَلَ ، وَلَا نَطَقَ وَلَا اسْتَهَلَّ ، فَمِثْلُ ذَلِكَ بَطْلٌ . فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ : «إِنَّمَا

هذا مِنْ إِخْوَانِ الْكُهَّانِ». فرمایا کہ یہ شخص تو کاهنوں کا بھائی معلوم ہوتا ہے (جب ہی تو کاهنوں کی طرح صحیح اور معنی فقرے بولتا ہے)۔
أخرجه البخاري في : ۷۶- كتاب الطب : ۴۶- باب الكهانة.

۱۰۹۶- حَدِيثُ الْمُغِيرَةَ بْنِ شُعْبَةَ وَمُحَمَّدِ بْنِ مَسْلَمَةَ. عَنْ عُمَرَ رضي الله عنه ، أَنَّهُ اسْتَشَارَهُمْ فِي إِمْلَاصِ الْمَرْأَةِ ؛ فَقَالَ الْمُغِيرَةُ : قَضَى النَّبِيُّ ﷺ بِالْغُرَّةِ : عَبْدٍ أَوْ أَمَةٍ. فَشَهِدَ مُحَمَّدُ بْنُ مَسْلَمَةَ أَنَّهُ شَهِدَ النَّبِيَّ ﷺ قَضَى بِهِ.

۱۰۹۶- حضرت عمر فاروق رضي الله عنه نے ایک عورت کے حمل گرا دینے کے (خون بہا کے سلسلہ میں) مشورہ کیا تو حضرت مغیرہ نے کہا کہ نبی کریم ﷺ نے غلام یا کنیر کا اس سلسلے میں فیصلہ کیا تھا۔ پھر حضرت محمد بن مسلمہ رضي الله عنه نے بھی گواہی دی کہ جب آنحضرت ﷺ نے اس کا فیصلہ کیا تھا تو وہ موجود تھے۔

أخرجه البخاري في : ۸۷- كتاب الديات : ۲۵- باب جنين المرأة.

۲۹- کتاب الحدود

(۱) باب حد السرقة ونصابها

۱۰۹۷- حَدِيثُ عَائِشَةَ ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ ، قَالَ : «تُقَطَّعُ يَدُ السَّارِقِ فِي رُبْعِ دِينَارٍ» .

أَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ فِي : ۸۶- كِتَابِ الْهُدُودِ : ۱۳- بَابِ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى - ﴿وَالسَّارِقُ وَالسَّارِقَةُ فَاقْطَعُوا أَيْدِيَهُمَا﴾ .

۱۰۹۸- حَدِيثُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا ، قَالَ : قَطَعَ النَّبِيُّ ﷺ يَدَ سَارِقٍ فِي مِجَنٍّ ثَمَنُهُ ثَلَاثَةُ دَرَاهِمٍ .

أَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ فِي : ۸۶- كِتَابِ الْهُدُودِ : ۱۳- بَابِ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى - ﴿وَالسَّارِقُ وَالسَّارِقَةُ فَاقْطَعُوا أَيْدِيَهُمَا﴾ .

۱۰۹۹- حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ ، قَالَ : «لَعَنَ اللَّهُ السَّارِقَ يَسْرِقُ الْبَيْضَةَ فَتُقَطَّعُ يَدُهُ ؛ وَيَسْرِقُ الْحَبْلَ فَتُقَطَّعُ يَدُهُ» .

أَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ فِي : ۸۶- كِتَابِ الْهُدُودِ : ۷- بَابِ لَعْنِ السَّارِقِ إِذَا لَمْ يُسَمَّ .

(۲) باب قطع السارق الشريف وغيره والنهي عن الشفاعة في الحدود

۱۱۰۰- حَدِيثُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا ، أَنَّ قُرَيْشًا أَمَّهُمْ شَأْنَ الْمَرْأَةِ الْمَخْزُومِيَّةِ الَّتِي سَرَقَتْ ، فَقَالَ : وَمَنْ يُكَلِّمُ فِيهَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ؟ فَقَالُوا : وَمَنْ يَحْتَرِيءُ عَلَيْهِ إِلَّا أَسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ ، حِبُّ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ؟ فَكَلَّمَهُ أَسَامَةُ ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ

۳۹- حدود کے مسائل

(۱) چوری کی حد اور اس کے نصاب کا بیان

۱۰۹۷- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا، چور کا ہاتھ ایک چوتھائی دینار پر کلٹ لیا جائے گا۔

۱۳- باب قول اللہ تعالیٰ - ﴿وَالسَّارِقُ

۱۰۹۸- حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک ڈھل پر ہاتھ کاٹا تھا جس کی قیمت تین درہم تھی۔

۱۳- باب قول اللہ تعالیٰ - ﴿وَالسَّارِقُ وَالسَّارِقَةُ فَاقْطَعُوا أَيْدِيَهُمَا﴾ .

۱۰۹۹- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے چور پر لعنت بھیجی کہ ایک انڈا چراتا ہے اور اس کا ہاتھ کلٹ لیا جاتا ہے ایک رسی چراتا ہے اس کا ہاتھ کلٹ لیا جاتا ہے۔

۷- باب لعن السارق إذا لم يُسَمَّ .

(۲) چور اگر شریف ہو (با اثر ہو) اس کا ہاتھ

کاٹنا اور حدود میں سفارش کرنے کی ممانعت

۱۱۰۰- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ مخزومیہ خاتون (فاطمہ بنت اسود) جس نے (غزوہ فتح کے موقع پر) چوری کر لی تھی، اس کے معاملہ نے قریش کو فکر میں ڈال دیا۔ انہوں نے آپس میں مشورہ کیا کہ اس معاملہ پر آنحضرت ﷺ سے گفتگو کون کرے! آخر یہ طے پایا کہ اسامہ بن زید آپ کو بہت عزیز ہیں، لکن کے سوا اور کوئی اس کی ہمت نہیں کر سکتا چنانچہ حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ نے آنحضرت ﷺ سے اس بارے

میں کچھ کہا تو آپ نے فرمایا۔ اے اسامہ! کیا تو اللہ کی حدود میں سے ایک حد کے بارے میں مجھ سے سفارش کرتا ہے؟ پھر آپ کھڑے ہوئے اور خطبہ دیا (جس میں) آپ نے فرمایا۔ ”بچھیلی کئی ایک امتیں اس لئے ہلاک ہو گئیں کہ جب ان کا کوئی شریف آدمی چوری کرتا تو اسے چھوڑ دیتے اور اگر کوئی کمزور چوری کرتا تو اس پر حد قائم کرتے اور اللہ کی قسم! اگر فاطمہ بنت محمد بھی چوری کرے تو میں اس کا بھی ہاتھ کاٹ ڈالوں۔“

ﷺ: «اتَشْفَعُ فِي حَدٍّ مِنْ حُدُودِ اللَّهِ؟» ثُمَّ قَامَ فَاحْتَطَبَ ، ثُمَّ قَالَ : «إِنَّمَا أَهْلَكَ الَّذِينَ قَبْلَكُمْ أَنَّهُمْ كَانُوا ، إِذَا سَرَقَ فِيهِمُ الشَّرِيفُ تَرَكُوهُ ، وَإِذَا سَرَقَ فِيهِمُ الضَّعِيفُ أَقَامُوا عَلَيْهِ الْحَدَّ ؛ وَإِيمُ اللَّهِ! لَوْ أَنَّ فَاطِمَةَ ابْنَةَ مُحَمَّدٍ سَرَقَتْ ، لَقَطَعْتُ يَدَهَا».

أخرجه البخاري في : ٦٠ - كتاب الأنبياء : ٥٤ - باب حدثنا أبو اليمان .

(۴) شادی شدہ عورت جب زنا کرے اس کو

(۴) باب رجم الثيب في الزنى

رجم کیا جائے گا

۱۱۰۱ - حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو حق کے ساتھ مبعوث کیا اور آپ پر کتب نازل کی۔ کتاب اللہ کی صورت میں جو کچھ آپ پر نازل ہوا ان میں آیت رجم بھی تھی۔ ہم نے اسے پڑھا تھا، سمجھا تھا اور یاد رکھا تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خود (اپنے زمانہ میں) رجم کرایا۔ پھر آپ کے بعد ہم نے بھی رجم کیا لیکن مجھے ڈر ہے کہ اگر وقت یونہی آگے بڑھتا رہا تو کہیں کوئی یہ نہ دعویٰ کر بیٹھے کہ رجم کی آیت ہم کتاب اللہ میں نہیں پاتے اور اس طرح وہ اس فریضہ کو چھوڑ کر گمراہ ہوں جسے اللہ تعالیٰ نے نازل کیا تھا۔ یقیناً رجم کا حکم کتاب اللہ سے اس شخص کے لئے ثابت ہے

۱۱۰۱ - حدیث عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ . إِنَّ اللَّهَ بَعَثَ مُحَمَّدًا ﷺ بِالْحَقِّ ، وَأَنْزَلَ عَلَيْهِ الْكِتَابَ فَكَانَ مِمَّا أَنْزَلَ اللَّهُ آيَةَ الرَّجْمِ ، فَقَرَأْنَاهَا وَعَقَلْنَاهَا وَوَعَيْنَاهَا . رَجِمَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَرَجِمْنَا بَعْدَهُ . فَأَحْشَى ، إِنْ طَالَ بِالنَّاسِ زَمَانٌ ، أَنْ يَقُولَ قَائِلٌ : وَاللَّهِ! مَا نَجِدُ آيَةَ الرَّجْمِ فِي كِتَابِ اللَّهِ ؛ فَيُضِلُّوا بِتَرْكِ فَرِيضَةٍ أَنْزَلَهَا اللَّهُ . وَالرَّجْمُ فِي كِتَابِ

۱۱۰۰ - چور کا ہاتھ کاٹ ڈالنا شریعت موسوی میں بھی تھا۔ جو کوئی اس سزا کو دھیان نہ دے وہ خود وحشی ہے۔ اور جو کوئی مسلمان ہو کر اس سزا کو خلاف

تہذیب کے وہ کافر اور دائرۃ اسلام سے خارج ہے۔ (وحیدی)

۱۱۰۱ - اس سے مراد یہ آیت ہے الشیخ والشیخۃ انا زنیبا فارجمومما البتہ کہ جب شادی شدہ مرد اور عورت زنا کریں تو انہیں ضرور رجم کرو۔ پھر اس کے الفاظ منسوخ ہو گئے اور حکم باقی رہا۔ رجم کا حکم قرآن مجید کے اندر سے حق اور ثابت ہے۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان اوجعل اللہ لہن سبیلا کہ اللہ تعالیٰ ان کے لیے کوئی راہ نکال دے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے واضح فرمایا کہ اس سے مراد شادی شدہ کو رجم کرنا اور کنواروں کو کوڑے مارنا ہے۔ مسند احمد میں حضرت عبدہ بن الصامت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک دن اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی نازل فرمائی اور جب نزول وحی کی کیفیت

جس نے شادی ہونے کے بعد زنا کیا ہو۔ خواہ مرد ہو یا عورتیں۔ بشرطیکہ گواہی مکمل ہو جائے یا حمل ظاہر ہو یا وہ خود اقرار کر لے۔

اللَّهِ حَقُّ عَلَى مَنْ زَنَى ، إِذَا أَحْصَيْنَ ، مِنْ الرَّجَالِ وَالنِّسَاءِ ، إِذَا قَامَتِ الْبَيِّنَةُ ، أَوْ كَانَ الْحَبْلُ أَوْ الْإِعْتِرَافُ .

أخرجه البخاري في : ۸۶ - كتاب الحدود : ۳۱ - باب رجم الحبلنى من الزنا إذا أحصنت .

(۵) زنا کا اعتراف کرنے والے پر حد لگانا

(۵) باب من اعترف على نفسه بالزنى

۱۱۰۲ - حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ایک صاحب (معاذ بن مالک اسلمی) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ اس وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں تھے۔ انہوں نے آپ کو آواز دی اور کہا کہ یا رسول اللہ میں نے زنا کر لیا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی طرف سے منہ پھیر لیا۔ انہوں نے یہ بات چار دفعہ دہرائی۔ جب چار دفعہ انہوں نے اس گناہ کی اپنے اوپر شہادت دی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں بلایا اور دریافت فرمایا کیا تم دیوانے ہو؟ انہوں نے کہا کہ نہیں۔ آپ نے دریافت فرمایا پھر کیا تم شادی شدہ ہو؟ انہوں نے کہا کہ ہاں۔ اس پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ انہیں لے جاؤ اور رجم کرو۔ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رجم کرنے والوں میں میں بھی تھا۔ ہم نے انہیں آبادی سے باہر عید گاہ کے پاس رجم کیا تھا۔ جب ان پر پتھر پڑے تو وہ بھاگ پڑے لیکن ہم نے انہیں حرہ کے پاس پکڑا اور رجم کر دیا۔

۱۱۰۲ - حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ وَ جَابِرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا . قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ : أَتَى رَجُلٌ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ وَهُوَ فِي الْمَسْجِدِ ، فَنَادَاهُ . فَقَالَ : يَا رَسُولَ اللَّهِ ! إِنِّي زَنَيْتُ . فَأَعْرَضَ عَنْهُ ، حَتَّى رَدَّدَ عَلَيْهِ أَرْبَعَ مَرَّاتٍ ؛ فَلَمَّا شَهِدَ عَلَى نَفْسِهِ أَرْبَعَ شَهَادَاتٍ دَعَاهُ النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَ : «أَبْكَ جُنُونٌ؟» قَالَ : لَا . قَالَ : «فَهَلْ أَحْصَنْتَ؟» قَالَ : نَعَمْ ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ : «إِذْهَبُوا بِهِ فَاَرْجُمُوهُ» قَالَ جَابِرٌ : فَكُنْتُ فِيمَنْ رَجَّمَهُ ، فَرَجَّمْنَاهُ بِالْمُصَلَى ؛ فَلَمَّا أَذْلَقَتْهُ الْحِجَارَةُ هَرَبَ ، فَأَذْرَكَنَاهُ بِالْحَرَّةِ ، فَرَجَّمْنَاهُ .

أخرجه البخاري في : ۸۶ - كتاب الحدود : ۲۲ - باب لا يرجم المجنون والمجنونة .

۱۱۰۳ - حضرت ابو ہریرہ اور حضرت زید بن خالد الجہنی رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ ایک آدمی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت

۱۱۰۳ - حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ وَ زَيْدِ بْنِ خَالِدِ الْجُهَنِيِّ . قَالَ : جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ

مذنب سے ہوا۔

ختم ہوئی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھ سے مسئلہ سمجھ لو اور مضبوطی سے پکڑ لو تحقیق اللہ تعالیٰ نے ان کے لیے راہ متعین کر دی ہے شادی شدہ شادی شدہ کے ساتھ اور کنوارا کنواری کے ساتھ زنا کرنے تو شادی شدہ کو سو کوڑے مارے جائیں اور پتھروں سے رجم کیا جائے گا۔ اور کنوارے کو سو کوڑے لگائے جائیں گے پھر ایک سال کے لیے جلا وطن کر دیا جائے گا۔ (مرتب)

میں آیا اور کہا کہ میں آپ کو اللہ کی قسم دیتا ہوں، آپ ہمارے درمیان کتاب اللہ کے مطابق فیصلہ کر دیں۔ اس پر فریق مخالف کھڑا ہوا، یہ زیادہ سمجھ دار تھا اور کہا کہ انہوں نے سچ کہا۔ ہمارا فیصلہ کتاب اللہ کے مطابق کیجئے۔ اے اللہ کے رسول! مجھے (گنہگار کی) اجازت دیجئے۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہئے۔ انہوں نے کہا کہ میرا الزکان کے یہاں مزدوری کرتا تھا۔ پھر اس نے ان کی بیوی کے ساتھ زنا کر لیا۔ میں نے اس کے فدیہ میں ایک سو بکریاں اور ایک خادم دیا۔ پھر میں نے اہل علم سے پوچھا تو انہوں نے مجھے بتایا کہ میرے بیٹے کو سو کوڑے اور ایک سال جلا وطنی کی سزا ملنی چاہئے اور اس کی بیوی کو رجم کیا جائے گا۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا۔ اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے۔ میں تمہارا فیصلہ کتاب اللہ کے مطابق ہی کروں گا۔ سو بکریاں اور خادم تمہیں واپس ملیں گے اور تمہارے بیٹے کو سو کوڑے اور ایک سال جلا وطنی کی سزا دی جائے گی اور اے انیس اس عورت کے پاس صبح جانا اور اس سے پوچھنا، اگر وہ زنا کا اقرار کرے تو اسے رجم کرنا۔ اس عورت نے اقرار کر لیا اور وہ رجم کر دی گئی۔

فَقَالَ : أُنشِدُكَ اللَّهَ إِلَّا قَضَيْتَ بَيْنَنَا بَكْتَابِ اللَّهِ ؛ فَقَامَ حَصْمُهُ ، وَكَانَ أَفْقَهُ مِنْهُ ، فَقَالَ : صَدَقَ ، أَقْضُ بَيْنَنَا بِكِتَابِ اللَّهِ ، وَأُذِنَ لِي يَا رَسُولَ اللَّهِ ! فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ : «قُلْ» فَقَالَ : إِنَّ ابْنِي كَانَ عَسِيفًا فِي أَهْلِ هَذَا ، فَرَزَى بِامْرَأَتِهِ ، فَافْتَدَيْتُ مِنْهُ بِمِائَةِ شَاةٍ وَخَادِمٍ ؛ وَإِنِّي سَأَلْتُ رِجَالًا مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ فَأَخْبَرُونِي أَنَّ عَلِيَّ ابْنَ أَبِي جَلْدٍ مِائَةٌ وَتَغْرِيْبُ عَامٍ ، وَأَنَّ عَلِيَّ امْرَأَةَ هَذَا الرَّجْمِ ؛ فَقَالَ : «وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ ! لِأَقْضِيَنَّ بَيْنَكُمَا بِكِتَابِ اللَّهِ : الْمِائَةَ وَالْخَادِمُ رَدُّ عَلَيْكَ ، وَعَلَى ابْنِكَ جَلْدُ مِائَةٍ وَتَغْرِيْبُ عَامٍ ؛ وَيَا أَيُّسُّ ! اغْدُ عَلَيَّ امْرَأَةً هَذَا فَسَلِّهَا ، فَإِنِ اعْتَرَفَتْ فَارْجُمَهَا» فَاعْتَرَفَتْ ، فَارْجَمَهَا .

أخرجه البخاري في : ٨٦ - كتاب الحدود : ٤٦ - باب هل يأمر الإمام رجلاً فيضرب الحد غائباً عنه .

(٦) زنا میں یہودیوں کے رجم کیے جانے کا بیان

(٦) باب رجم اليهود أهل النمة في الزنى

۱۱۰۴ - حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ یہود رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ کو بتایا کہ ان کے یہاں ایک مرد اور ایک عورت نے زنا کیا ہے۔ آپ نے ان سے فرمایا، رجم کے بارے میں تورات میں کیا حکم ہے؟ وہ بولے یہ کہ ہم انہیں رسوا کریں اور انہیں کوڑے لگائے جائیں۔ اس پر عبد اللہ بن سلام رضی اللہ عنہ نے کہا کہ تم لوگ

١١٠٤ - حديث عبد الله بن عمر رضي الله عنهما ، أَنَّ الْيَهُودَ جَاءُوا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ ، فَذَكَرُوا لَهُ أَنَّ رَجُلًا مِنْهُمْ وَامْرَأَةً زَنِيَا . فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : «مَا تَجِدُونَ فِي التَّوْرَةِ فِي شَأْنِ الرَّجْمِ؟»

فَقَالُوا : نَفَضْنَاهُمْ وَيُجْلِدُونَ . فَقَالَ عَبْدُ
اللَّهِ ابْنِ سَلَامٍ : كَذَبْتُمْ إِنَّ فِيهَا الرَّجْمَ .
فَأَتَوْا بِالتُّورَةِ فَنَشَرُوهَا ، فَوَضَعَ أَحَدُهُمْ
يَدَهُ عَلَى آيَةِ الرَّجْمِ ، فَقَرَأَ مَا قَبْلَهَا وَمَا
بَعْدَهَا ؛ فَقَالَ لَهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَلَامٍ : ارْفَعْ
يَدَكَ . فَرَفَعَ يَدَهُ ، فَبَادَا فِيهَا آيَةَ الرَّجْمِ .
فَقَالُوا : صَدَقَ يَا مُحَمَّدُ! فِيهَا آيَةُ الرَّجْمِ .
فَأَمَرَ بِهِمَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ، فَرُجِمَا .
قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ : فَرَأَيْتُ الرَّجُلَ
يَجْنَأُ عَلَى الْمَرْأَةِ : يَقِيهَا الْحِجَارَةَ .

أخرجه البخاري في : ٦١ - كتاب المناقب : ٢٦ - باب قول الله تعالى - ﴿يعرفونه كما يعرفون أبناءهم﴾ - .

۱۱۰۵ - حدیث عبد اللہ بن ابی اوفی .
عَنِ الشَّيْبَانِيِّ ، قَالَ : سَأَلْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ
أَبِي أَوْفَى ، هَلْ رَجِمَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ؟
قَالَ : نَعَمْ! قُلْتُ : قَبْلَ سُورَةِ النُّورِ أَمْ بَعْدُ؟
قَالَ : لَا أَذْرِي .

أخرجه البخاري في : ٨٦ - كتاب الحدود : ٢١ - باب رجم المحصن .

۱۱۰۶ - حدیث ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ ، قَالَ :
قَالَ النَّبِيُّ ﷺ : «إِذَا زَنَتِ الْأُمَّةُ قَتِيْبَنَ

۱۱۰۵ - سورۃ نور کے اترنے سے مراد اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان ہے زانیہ عورت اور زانی مرد میں سے ہر ایک کو سو کوڑے مارو۔ یہ بات دلائل سے ثابت ہو چکی ہے کہ رجم کا وقوع سورۃ نور کے نزول کے بعد بھی ہوا ہے کیونکہ اس کا سبب نزول واقعہ اٹک ہے جو چار یا پانچ یا چھ ہجری کو پیش آیا جب کہ رجم بعد میں بھی کیا گیا۔ واقعہ رجم میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ حاضر تھے جو کہ سات ہجری کو مسلمان ہوئے اور حضرت ابن عباسؓ بھی رجم کو نقل کر سکتے ہیں جو کہ مدینہ میں ۹ ہجری کو اپنی والدہ کے ہمراہ تشریف لائے تھے۔ (مرتب)

ثبوت (شرعی) مل جائے تو اسے کوڑے لگوائے، پھر اس کو لعنت ملامت نہ کرے۔ اس کے بعد اگر پھر وہ زنا کرے تو پھر کوڑے لگوائے مگر پھر لعنت ملامت نہ کرے۔ پھر اگر تیسری مرتبہ بھی زنا کرے تو اسے بیچ دے چاہے بال کی ایک رسی کے بدلہ ہی میں کیوں نہ ہو۔

زَنَاهَا ، فَلْيَجْلِدْهَا وَلَا يُثْرَبْ ، ثُمَّ إِنْ زَنَتْ فَلْيَجْلِدْهَا وَلَا يُثْرَبْ ، ثُمَّ إِنْ زَنَتْ الثَّلَاثَةَ فَلْيُعَهَا وَلَوْ بِحَبْلٍ مِنْ شَعْرٍ .

أخرجه البخاري في : ۳۴ - كتاب البيوع : ۶۶ - باب بيع العبد الزاني .

۱۱۰۷- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور حضرت زید بن خالد رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کہ اگر کوئی غیر شادی شدہ باندی زنا کرے (تو اس کا کیا حکم ہے) آپ نے فرمایا کہ اسے کوڑے لگاؤ۔ اگر پھر زنا کرے تو پھر کوڑے لگاؤ۔ پھر بھی اگر زنا کرے تو اسے بیچ دو، اگرچہ ایک رسی ہی کے بدلہ میں وہ فروخت ہو۔

۱۱۰۷- حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ وَزَيْدِ بْنِ خَالِدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ سُئِلَ عَنِ الْأَمَةِ ، إِذَا زَنَتْ وَلَمْ تُحْصِنْ ، قَالَ : «إِنْ زَنَتْ فَاجْلِدُوهَا ، ثُمَّ إِنْ زَنَتْ فَاجْلِدُوهَا ، ثُمَّ إِنْ زَنَتْ فَبِعْوهَا وَلَوْ بِضَفِيرٍ» .

أخرجه البخاري في : ۳۴ - كتاب البيوع : ۶۶ - باب بيع العبد الزاني .

(۸) شراب پینے والے کو کتنے کوڑے لگائے جائیں

(۸) باب حد الخمر

۱۱۰۸- حضرت انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے شراب پینے پر چھڑی اور جوتوں سے مارا تھا اور حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے چالیس کوڑے لگوائے تھے۔

۱۱۰۸- حَدِيثُ أَنَسٍ ، قَالَ : جَلَدَ النَّبِيُّ ﷺ ، فِي الْخَمْرِ ، بِالْجَرِيدِ وَالنَّعَالِ ؛ وَجَلَدَ أَبُو بَكْرٍ أَرْبَعِينَ .

أخرجه البخاري في : ۸۶ - كتاب الحدود : ۴ - باب الضرب بالجريد والنعال .

۱۱۰۹- حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نہیں پسند کروں گا کہ حد میں کسی کو ایسی سزا دوں کہ وہ مر جائے اور پھر مجھے اس کا رنج ہو، سوائے شرابی کے کہ اگر یہ مر جائے تو میں اس کی دیت ادا کروں گا۔ کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی کوئی حد مقرر نہیں کی تھی۔

۱۱۰۹- حَدِيثُ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ، قَالَ : مَا كُنْتُ لِأَقِيمَ حَدًّا عَلَى أَحَدٍ فَمُوتَ ، فَاجِدَ فِي نَفْسِي ، إِلَّا صَاحِبَ الْخَمْرِ ، فَإِنَّهُ لَوْ مَاتَ وَدَيْتُهُ ؛ وَذَلِكَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ لَمْ يَسْنَهُ .

أخرجه البخاري في : ۸۶ - كتاب الحدود : ۴ - باب الضرب بالجريد والنعال .

(۹) تعزیر میں کتنے کوڑے لگانے جائز ہیں

(۹) باب قدر أسواط التعزیر

۱۱۱۰ - حضرت ابو بردہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حدور اللہ میں کسی مقررہ حد کے سوا کسی اور سزا میں دس کوڑے سے زیادہ بطور تعزیر و سزا نہ مارے جائیں۔

۱۱۱۰ - حدیث ابي بُرْدَةَ رضی اللہ عنہ ، قَالَ : كَانَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم يَقُولُ : «لَا يُجْلَدُ فَوْقَ عَشْرِ جَلْدَاتٍ ، إِلَّا فِي حَدٍّ مِنْ حُدُودِ اللَّهِ» .

أخرجه البخاري في : ۸۶ - كتاب الحدود : ۴۲ - باب كم التعزير والأدب .

(۱۰) حد لگانے سے گناہ مٹ جاتا ہے

(۱۰) باب الحدود كفارات لأهلها

۱۱۱۱ - حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ جو بدر کی لڑائی میں شریک تھے اور لیلۃ العقبہ کے (بارہ) نقیبوں میں سے تھے، فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس وقت جب آپ کے گرد صحابہ کی ایک جماعت بیٹھی ہوئی تھی، فرمایا کہ ”مجھ سے بیعت کرو اس بات پر کہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرو گے، چوری نہ کرو گے، زنا نہ کرو گے، اپنی اولاد کو قتل نہ کرو گے اور نہ عدا کی کسی پر کوئی ناحق بہتان باندھو گے اور کسی بھی اچھی بات میں (عدا کی) نافرمانی نہ کرو گے۔ جو کوئی تم میں (اس عہد کو) پورا کرے گا تو اس کا ثواب اللہ کے ذمے ہے۔ اور جو کوئی (بری باتوں) میں سے کسی کا ارتکاب کرے اور اسے دنیا میں (اسلامی قانون کے تحت) سزا دے دی گئی تو یہ سزا اس کے (گناہوں کے) لئے بدلہ ہو جائے گی۔ اور جو کوئی ان میں سے کسی بات میں مبتلا ہو گیا اور اللہ نے اس کے (گناہ) کو چھپا لیا تو پھر اس کا (معاملہ) اللہ کے حوالہ ہے۔ اگر چاہے معاف کرے اور اگر چاہے سزا دے دے۔“ (عبادہ کہتے ہیں کہ) پھر ہم سب نے (ان سب باتوں) پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کر لی۔

۱۱۱۱ - حدیث عبادة بن الصّامِتِ رضی اللہ عنہ ، وَكَانَ شَهِدَ بَدْرًا ، وَهُوَ أَحَدُ النُّقَبَاءِ لَيْلَةَ الْعُقَبَةِ : أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ : وَحَوْلَهُ عِصَابَةٌ مِنْ أَصْحَابِهِ : «بَابِعُونِي عَلَى أَنْ لَا تُشْرِكُوا بِاللَّهِ شَيْئًا وَلَا تَسْرِقُوا وَلَا تَزْنُوا وَلَا تَقْتُلُوا أَوْلَادَكُمْ وَلَا تَأْتُوا بِبُهْتَانٍ تَفْتَرُونَهُ بَيْنَ أَيْدِيكُمْ وَأَرْجُلِكُمْ ، وَلَا تَعْصُوا فِي مَعْرُوفٍ ، فَمَنْ وَفَى مِنْكُمْ فَأَجْرُهُ عَلَى اللَّهِ ، وَمَنْ أَصَابَ مِنْ ذَلِكَ شَيْئًا فَعُوقِبَ فِي الدُّنْيَا فَهُوَ كَفَّارَةٌ لَهُ ، وَمَنْ أَصَابَ مِنْ ذَلِكَ شَيْئًا ثُمَّ سَتَرَهُ اللَّهُ ، فَهُوَ إِلَى اللَّهِ ، إِنْ شَاءَ اللَّهُ عَفَا عَنْهُ ، وَإِنْ شَاءَ عَاقَبَهُ» . فَبَابِعْنَاهُ عَلَى ذَلِكَ .

أخرجه البخاري في : ۲ - كتاب الإيمان : ۱۱ - باب حدثنا أبو اليمان .

(۱۱) جانور کسی کو مارے یا کلن یا کنویں میں کوئی

(۱۱) باب جرح العجماء والمعدن والبنر جبار

گر پڑے تو اس کی دیت نہیں ہے

۱۱۱۲- حدیث اَبی ہُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ ، قَالَ : (الْعَمَاءُ جُبَارٌ ، وَالْبَثْرُ جُبَارٌ ، وَالْمَعْدِنُ جُبَارٌ ، وَفِي الرَّكَازِ الْخُمْسُ) .
 ۱۱۱۳- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ جانور سے جو نقصان پہنچے اس کا کچھ بدلہ نہیں اور کنویں کا بھی یہی حال ہے اور کان کا بھی یہی حکم ہے۔ اور رکاڑ میں سے پانچواں حصہ لیا جائے۔

أُخْرِجَهُ الْبُخَارِيُّ فِي : ۲۴- كِتَابُ الزَّكَاةِ : ۶۶- فِي الزَّكَاةِ الْخُمْسِ .

۳۰- کتاب الأفضیة

(۱) باب الیمین علی المدعی علیہ

۱۱۱۳- حدیث ابن عباس: أَنَّ امْرَأَتَيْنِ كَانَتَا تَحْرِزَانِ فِي بَيْتٍ أَوْ فِي الْحُجْرَةِ، فَحَرَجَتْ إِحْدَاهُمَا وَقَدْ أَنْفَذَ بِإِشْفَا فِي كَفِّهَا، فَادَّعَتْ عَلَى الْأُخْرَى، فَرُفِعَ إِلَيَّ ابْنُ عَبَّاسٍ، فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَوْ يُعْطَى النَّاسُ بِدَعْوَاهُمْ لَذَهَبَ دِمَاءُ قَوْمٍ وَأَمْوَالُهُمْ» ذَكَرُوهَا بِإِذْنِ اللَّهِ، وَأَفْرَعُوا عَلَيْهَا- ﴿إِنَّ الَّذِينَ يَشْتَرُونَ بِعَهْدِ اللَّهِ﴾- فَذَكَرُوهَا فَاعْتَرَفَتْ. فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «الْيَمِينُ عَلَى الْمُدْعَى عَلَيْهِ».

۳۰- احکام اور فیصلوں کے مسائل

(۱) مدعی علیہ پر قسم ہوتی ہے

۱۱۱۳- دو عورتیں کسی گھرا حجرہ میں بیٹھ کر موزے بنایا کرتی تھیں، ان میں سے ایک عورت باہر نکلی اس کے ہاتھ میں موزے سینے کا سوا چھو دیا گیا تھا۔ اس نے دوسری عورت پر دعویٰ کیا۔ یہ مقدمہ حضرت ابن عباسؓ کے پاس آیا تو انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا کہ اگر صرف دعویٰ کی وجہ سے لوگوں کا مطالبہ مان لیا جائے لگے تو بہت سوں کا خون اور مال برباد ہو جائے گا۔ جب گواہ نہیں ہے تو دوسری عورت کو جس پر یہ الزام ہے اللہ سے ڈراؤ۔ اور اس کے سامنے یہ آیت پڑھو "ان الذین یشترون بعہد اللہ وایمانہم" (آل عمران: ۷۷) چنانچہ جب لوگوں نے اسے اللہ سے ڈرایا تو اس نے اقرار کر لیا۔ حضرت ابن عباسؓ نے کہا کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا ہے۔ قسم مدعی علیہ پر ہے۔ (اگر وہ جھوٹی قسم کھا کر کسی کا مال ہڑپ کرے گا۔ تو اس کو اس وعید کا مصداق قرار دیا جائے گا جو آیت میں بیان کی گئی ہے)

أخرجه البخاري في : ۶۵- كتاب التفسير : ۳- سورة آل عمران : ۳- باب إن الذین یشترون بعہد اللہ وایمانہم ثمنا قليلاً.

(۳) باب الحکم بالظاهر واللحن بالحجة

(۳) فیصلہ ظاہری و لائن پر ہوتا ہے اور گفتگو

میں مہارت کے سبب اپنے حق میں فیصلہ

کرانے والے کے بارے میں حکم

۱۱۱۳- نبی کریم ﷺ کی زوجہ مطہرہ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے حجرے کے دروازے کے سامنے جھگڑے کی آواز سنی۔ اور جھگڑا کرنے والوں کے پاس تشریف لائے۔ آپ نے ان سے فرمایا کہ میں بھی ایک انسان ہوں۔ اس لئے جب میرے یہاں کوئی جھگڑا

۱۱۱۴- حدیث أم سلمة رضي الله عنها، زوج النبي ﷺ عن رسول الله ﷺ، أَنَّهُ سَمِعَ خُصُومَةً بِيَابِ حُجْرَتِهِ، فَحَرَجَ إِلَيْهِمْ، فَقَالَ: «إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ، وَإِنَّهُ

لے کر آتا ہے تو ہو سکتا ہے کہ (فریقین میں سے ایک فریق کی بحث دوسرے فریق سے عمدہ ہو) میں سمجھتا ہوں کہ وہ سچا ہے۔ اور اس طرح میں اس کے حق میں فیصلہ کر دیتا ہوں۔ لیکن اگر اس کو (اس کے ظاہر بیان پر بھروسہ کر کے) کسی مسلمان کا حق دلا دوں تو دوزخ کا ایک ٹکڑا اس کو دلا رہا ہوں پس چاہے وہ لے جائے یا چھوڑے۔

أخرجه البخاري في : ٤٦ - كتاب المظام : ١٦ - باب إثم من خاصم في باطل وهو يعلمه.

(۴) ہند ابو سفیان کی بیوی کا فیصلہ

(۴) باب قضية هند

۱۱۱۵- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ ہند بنت عتبہ نے عرض کیا یا رسول اللہ! ابو سفیان (ان کے شوہر) بخیل ہیں، اور مجھے اتنا نہیں دیتے جو میرے اور میرے بچوں کے لئے کافی ہو سکے، ہاں اگر میں ان کی لاعلمی میں ان کے مال میں سے لے لوں (تو کام چلتا ہے) آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ تم دستور کے موافق اتنا لے سکتی ہو جو تمہارے اور تمہارے بچوں کے لئے کافی ہو سکے۔

۱۱۱۵- حَدِيثُ عَائِشَةَ ، أَنَّ هِنْدَ بِنْتَ عُتْبَةَ ، قَالَتْ : يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنَّ أَبَا سُفْيَانَ رَجُلٌ شَجِيحٌ ، وَلَيْسَ يُعْطِينِي مَا يَكْفِينِي وَوَلَدِي ، إِلَّا مَا أَخَذْتُ مِنْهُ وَهُوَ لَا يَعْلَمُ . فَقَالَ : «خُذِي مَا يَكْفِيكِ وَوَلَدِكَ بِالْمَعْرُوفِ» .

أخرجه البخاري في : ٦٩ - كتاب النفقات : ٩ - باب إذ لم ينفق الرجل فللمرأة أن تأخذ بغير علمه ما يكفيها وولدها بالمعروف .

۱۱۱۶- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا، حضرت ہند بنت عتبہ رضی اللہ عنہا رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں (اسلام لانے کے بعد) حاضر ہوئیں اور کہنے لگیں یا رسول اللہ! روئے زمین پر کسی گھرانے کی ذلت آپ کے گھرانے کی ذلت سے زیادہ میرے لئے خوشی کا باعث نہیں تھی۔ لیکن اب کسی گھرانے کی عزت روئے زمین پر آپ کے گھرانے کی عزت سے زیادہ میرے لئے خوشی کی وجہ نہیں ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا اس میں ابھی اور ترقی ہوگی اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے پھر ہند نے کہا یا رسول اللہ! ابو سفیان بہت بخیل ہیں تو کیا اس میں کچھ حرج ہے اگر میں ان کے مال

۱۱۱۶- حَدِيثُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا ، قَالَتْ : جَاءَتْ هِنْدُ بِنْتُ عُتْبَةَ ، قَالَتْ : يَا رَسُولَ اللَّهِ! مَا كَانَ عَلَيَّ ظَهْرُ الْأَرْضِ مِنْ أَهْلِ حَبَاءَ ، أَحَبُّ إِلَيَّ أَنْ يَذِلُّوا مِنْ أَهْلِ حَبَائِكَ ، ثُمَّ مَا أَصْبَحَ الْيَوْمَ عَلَيَّ ظَهْرُ الْأَرْضِ مِنْ أَهْلِ حَبَاءَ أَحَبَّ إِلَيَّ أَنْ يَعِزُّوا مِنْ أَهْلِ حَبَائِكَ ، قَالَ : «وَأَيْضًا وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ» . قَالَتْ : يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنَّ أَبَا

میں سے (ان کی اجازت کے بغیر) بال بچوں کو کھلا پلا دیا کروں؟
آپ نے فرمایا ہاں (حرج ہے) لیکن میں سمجھتا ہوں کہ یہ
دستور کے مطابق ہونا چاہئے۔

سُفْيَانُ رَجُلٌ مَسِيكٌ ، فَهَلْ عَلَيَّ حَرَجٌ أَنْ
أَطْعِمَ مِنَ الَّذِي لَهُ عِيَالُنَا؟ قَالَ : «لَا أُرَاهُ
إِلَّا بِالْمَعْرُوفِ».

www.KitaboSunnat.com

أخرجه البخاري في : ۶۳ - كتاب مناقب الأنصار : ۲۳ - باب ذكر هند بنت عتبة .

(۵) بغیر ضرورت کے کثرت سے سوال کرنا،
اپنے اوپر واجب الادا حقوق ادا نہ کرنے لیکن
اوروں سے بغیر حق کے طلب کرنے کی ممانعت

(۵) باب النهي عن كثرة المسائل من غير حاجة
والنهي عن منع وهات ، وهو الامتناع من أداء
حق لزمه ، أو طلب ما لا يستحقه

۱۱۱۷ - حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا ”اللہ تعالیٰ نے تم پر ماں (اور باپ) کی نافرمانی لڑکیوں
کو زندہ دفن کرنا“ (واجب حقوق کی) ادائیگی نہ کرنا“ اور
(دوسروں کا مال ناجائز طریقہ پر) دبا لینا حرام قرار دیا ہے۔ اور
فضول بکواس کرنے“ اور کثرت سے سوالات کرنے اور مال
ضائع کرنے کو مکروہ قرار دیا ہے۔“

۱۱۱۷ - حَدِيثُ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ : قَالَ :
قَالَ النَّبِيُّ ﷺ : «إِنَّ اللَّهَ حَرَّمَ عَلَيْكُمْ
عُقُوقَ الْأُمَّهَاتِ ، وَوَأْدَ الْبَنَاتِ ، وَمَنْعَ
وَهَاتِ ، وَكَرِهَ لَكُمْ قَيْلَ وَقَالَ : وَكَثْرَةَ
السُّؤَالِ ، وَإِضَاعَةَ الْمَالِ».

أخرجه البخاري في : ۴۳ - كتاب الاستقراض : ۱۹ - باب ما ينهى عن إضاعة المال .

(۶) جب حاکم کوئی اجتہاد کرتا ہے اگرچہ وہ صحیح
ہو یا غلط اس کے ثواب کا بیان

(۶) باب بيان أجر الحاكم إذا اجتهد
فأصاب أو أخطأ

۱۱۱۸ - حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو
فرماتے سنا کہ ”جب حاکم کوئی فیصلہ اپنے اجتہاد سے کرے اور
فیصلہ صحیح ہو تو اسے دہرا ثواب ملتا ہے۔ اور جب کسی فیصلہ
میں اجتہاد کرے اور غلطی کر جائے تو اسے ایک ثواب ملتا
ہے۔“

۱۱۱۸ - حَدِيثُ عَمْرٍو بْنِ الْعَاصِ ، أَنَّهُ
سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ : «إِذَا حَكَّمَ
الْحَاكِمُ فَاجْتَهَدَ ثُمَّ أَصَابَ فَلَهُ أَجْرَانِ ،
وَإِذَا حَكَّمَ فَاجْتَهَدَ ثُمَّ أَخْطَأَ فَلَهُ أَجْرٌ».

أخرجه البخاري في : ۹۶ - كتاب الاعتصام : ۲۱ - باب أجر الحاكم إذا اجتهد فأصاب
أو أخطأ .

(۷) قاضی کو غصے کی حالت میں فیصلہ کرنا مکروہ ہے

(۷) باب كراهة قضاء القاضي وهو غضبان

۱۱۱۹ - حضرت ابو بکرہ رضی اللہ عنہ نے اپنے لڑکے کو لکھا اور وہ اس

۱۱۱۹ - حَدِيثُ أَبِي بَكْرَةَ ، أَنَّهُ كَتَبَ

وقت بھستان میں تھے کہ دو آدمیوں کے درمیان اس وقت فیصلہ نہ کرنا جب تم غصہ میں ہو، کیونکہ میں نے نبی کریم ﷺ سے سنا ہے کہ کوئی ثالث دو آدمیوں کے درمیان اس وقت فیصلہ نہ کرے جب وہ غصہ میں ہو۔

إِلَىٰ آئِنِهِ ، وَكَانَ بِسِحْسْتَانٍ ، بَأَنَّ لَا تَقْضِي بَيْنَ آئِنَيْنِ وَأَنْتَ غَضْبَانٌ ، فَإِنِّي سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ : «لَا يَقْضِيَنَّ حَكْمٌ بَيْنَ آئِنَيْنِ وَهُوَ غَضْبَانٌ» .

أخرجه البخاري في : ۹۳ - كتاب الأحكام : ۱۳ - باب هل يقضي الحاكم أو يفتي وهو غضبان .

(۸) غلط باتوں اور نئی باتوں کے ابطال کا بیان جو دین میں نکالی جائیں

(۸) باب نقض الأحكام الباطلة
ورد محدثات الأمور

۱۱۲۰ - حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، ”جس نے ہمارے دین میں از خود کوئی ایسی چیز نکالی جو اس میں نہیں تھی تو وہ رد ہے۔“

۱۱۲۰ - حَدِيثَ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا ، قَالَتْ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : «مَنْ أَحْدَثَ فِي أَمْرِنَا هَذَا مَا لَيْسَ فِيهِ فَهُوَ رَدٌّ» .

أخرجه البخاري في : ۵۳ - كتاب الصلح : ۵ - باب إذا اصطلحوا على صلح جور فهو مردود .

(۱۰) مجتہدوں کے اختلاف کا بیان

(۱۰) باب بيان اختلاف المجتهدين

۱۱۲۱ - حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے سنا کہ دو عورتیں تھیں اور دونوں کے ساتھ دونوں کے بچے تھے۔ اتنے میں ایک بھیڑیا آیا اور ایک عورت کے بچے کو اٹھالے گیا۔ ان دونوں میں سے ایک عورت نے کہا کہ بھیڑیا تمہارے بیٹے کو لے گیا ہے اور دوسری نے کہا کہ تمہارے بیٹے کو لے گیا ہے۔ دونوں حضرت داؤد کے یہاں اپنا مقدمہ لے گئیں۔ آپ نے بڑی عورت کے حق میں فیصلہ کر دیا۔ اس کے بعد وہ دونوں حضرت سلیمان بن داؤد کے یہاں آئیں اور انہیں اس جھگڑے کی خبر دی۔

۱۱۲۱ - حَدِيثَ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ، أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ : «كَانَتْ امْرَأَتَانِ مَعَهُمَا ابْنَاهُمَا ، جَاءَ الذِّئْبُ فَذَهَبَ بِأَبْنٍ إِحْدَاهُمَا ، فَقَالَتْ صَاحِبَتُهَا إِنَّمَا ذَهَبَ بِأَبْنِيكَ ، وَقَالَتِ الْآخَرَىٰ إِنَّمَا ذَهَبَ بِأَبْنِيكَ ؛ فَتَحَاكَمْتَا إِلَىٰ دَاوُدَ ، فَقَضَىٰ بِهِ لِلْكُبْرَىٰ ؛ فَخَرَجَتْمَا عَلَىٰ سُلَيْمَانَ

۱۱۳۰ - یہ حدیث شریعت کی اصل الاصل ہے۔ اس سے ان تمام بدعت کا جو لوگوں نے دین میں نکل رکھی ہیں، مکمل رد ہوتا ہے۔ جیسے فاتحہ سوئم، چلم، شب برات کا طلوہ، محرم کا کھچرا، تعزیه، مولود، عرس، قبروں پر غلاف و پھول ڈالنا وغیرہ وغیرہ۔ ان امور کا شمار بدعت میں اس وجہ سے ہے کہ زمانہ رسالت اور زمانہ صحابہ و تابعین میں طبع کا کوئی وجود نہیں ملا۔ (راز)

انہوں نے فرمایا کہ اچھا پھری لاؤ۔ میں اس بچے کے دو ٹکڑے کر کے دونوں کے درمیان بانٹ دوں۔ چھوٹی عورت نے یہ سن کر کہا، اللہ آپ پر رحم فرمائے۔ ایسا نہ کیجئے، میں نے مان لیا کہ یہ اسی بڑی کا لڑکا ہے۔ اس پر حضرت سلیمان نے اس چھوٹی کے حق میں فیصلہ کیا۔

بْن دَاوُدَ . فَقَالَ : ائْتُونِي بِالسَّكِّينِ أَشَقُّهُ بَيْنَهُمَا ، فَقَالَتِ الصَّغْرَى : لَا تَفْعَلْ ، يَرَحْمُكَ اللَّهُ ، هُوَ ابْنُهَا . فَقَضَى بِهِ لِلصَّغْرَى .

أخرجه البخاري في: ٦٠- كتاب الأنبياء: ٤٠- باب قول الله تعالى - ﴿ووهبنا لداود سليمان﴾

(۱۱) حاکم وقت کو دونوں فریقوں کے درمیان

(۱۱) باب استحباب إصلاح الحاکم

صلح کرادینی بہتر ہے

بین الخصمین

۱۱۲۲- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، ایک شخص نے دوسرے شخص سے مکان خریدا۔ مکان کے خریدار کو اس مکان میں ایک گھڑا ملا جس میں سونا تھا۔ جس سے وہ مکان اس نے خریدا تھا، اس سے اس نے کہا بھائی گھڑا لے جا۔ کیونکہ میں نے تم سے گھر خریدا ہے سونا نہیں خریدا تھا۔ لیکن پہلے مالک نے کہا کہ میں نے گھر کو ان تمام چیزوں سمیت تمہیں بیچ دیا تھا جو اس کے اندر موجود ہوں۔ یہ دونوں ایک تیسرے شخص کے پاس اپنا مقدمہ لے گئے۔ فیصلہ کرنے والے نے ان سے پوچھا کیا تمہارے ہاں کوئی اولاد ہے؟ اس پر ایک نے کہا کہ میرے ایک لڑکا ہے اور دوسرے نے کہا کہ میری ایک لڑکی ہے۔ فیصلہ کرنے والے نے ان سے کہا کہ لڑکے کا لڑکی سے نکاح کرو اور سونا انہیں پر خرچ کرو اور خیرات بھی کرو۔

۱۱۲۲- حدیث أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ ، قَالَ : قَالَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم : «اشْتَرَى رَجُلٌ مِنْ رَجُلٍ عَقَارًا لَهُ ، فَوَجَدَ الرَّجُلُ الَّذِي اشْتَرَى الْعَقَارَ فِي عِقَارِهِ جَرَّةً فِيهَا ذَهَبٌ ، فَقَالَ لَهُ الَّذِي اشْتَرَى الْعَقَارَ : خُذْ ذَهَبَكَ مِنِّي ، إِنَّمَا اشْتَرَيْتُ مِنْكَ الْأَرْضَ وَكَمْ أَتْبَعُ مِنْكَ الذَّهَبَ . وَقَالَ الَّذِي لَهُ الْأَرْضُ : إِنَّمَا بَعْتُكَ الْأَرْضَ وَمَا فِيهَا ؛ فَتَحَاكَمَا إِلَى رَجُلٍ . فَقَالَ الَّذِي تَحَاكَمَا إِلَيْهِ : أَلَكُمَا وَلَدٌ؟ قَالَ أَحَدُهُمَا : لِي غُلَامٌ ، وَقَالَ الْآخَرُ : لِي جَارِيَةٌ ؛ قَالَ : أَنْكِحُوا الْغُلَامَ الْجَارِيَةَ ، وَأَنْفِقُوا عَلَيَّ أَنْفُسَهُمَا مِنْهُ وَتَصَدَّقَا» .

أخرجه البخاري في: ٦٠- كتاب الأنبياء: ٥٤- باب حدثنا أبو اليمان.

۳۱- گری پڑی چیز ملنے کے مسائل

۳۱- کتاب اللقطة

۱۱۲۳- حضرت زید بن خالد رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک شخص آیا اور آپ سے لقطہ (راستے میں کسی کی گم شدہ چیز جو ملی ہو) کے متعلق پوچھا تو آپ نے فرمایا کہ اس کی تھیلی اور اس کے بندھن کی خوب جانچ کر لو۔ پھر ایک سال تک اس کا اعلان کرتے رہو۔ اس عرصے میں اگر اس کا مالک آجائے (تو اسے دے دو) ورنہ پھر وہ چیز تمہاری ہے۔ مسائل نے پوچھا، اور گمشدہ بکری؟ آپ نے فرمایا، وہ تمہاری ہے یا تمہارے بھائی کی ہے یا پھر بھیڑیے کی ہے۔ مسائل نے پوچھا، اور گمشدہ اونٹ؟ آپ نے فرمایا، تمہیں اس سے کیا مطلب؟ اس کے ساتھ اسے سیراب رکھنے والی چیز ہے اور اس کا کھر ہے۔ پانی پر بھی وہ جا سکتا ہے اور درخت (کے پتے) بھی کھا سکتا ہے۔ یہاں تک کہ اس کا مالک اس کو پا جائے۔

أخرجه البخاري في : ۴۲- كتاب المساعاة : ۱۲- باب شرب الناس والدواب من الأنهار.

۱۱۲۴- حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں مجھ کو ایک تھیلی مل گئی تھی، جس میں سو دینار تھے۔ میں اسے لے کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں گیا۔ آپ نے فرمایا کہ ایک سال تک اس کا اعلان کرتا رہ، میں نے ایک سال تک اس کا اعلان کیا، اور پھر حاضر ہوا۔ (کہ مالک ابھی تک نہیں ملا) آپ نے فرمایا کہ ایک سال تک اور اعلان کر، میں نے ایک سال تک اس کا پھر اعلان کیا، اور حاضر خدمت ہوا۔ اس مرتبہ بھی آپ نے فرمایا کہ ایک سال تک اور اعلان کر، میں نے پھر ایک سال تک اعلان کیا اور جب چوتھی مرتبہ حاضر ہوا تو آپ نے فرمایا کہ رقم کے عدد، تھیلی کا بندھن، اور اس کی ساخت کو خیال میں رکھ، اگر اس کا مالک مل جائے تو اسے دیدے ورنہ اسے اپنی ضروریات میں خرچ کر۔

أخرجه البخاري في : ۴۵- كتاب اللقطة : ۱۰- باب هل يأخذ اللقطة ولا يدعها تضيع

۱۱۲۳- حَدِيثُ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ رضی اللہ عنہ ، قَالَ : جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم فَسَأَلَهُ عَنِ اللَّقْطَةِ ، فَقَالَ : «اعْرِفْ عِفَاصَهَا وَوِكَاءَهَا ، ثُمَّ عَرَفْهَا سَنَةً ، فَإِنْ جَاءَ صَاحِبُهَا ، وَإِلَّا فَشَأْنُكَ بِهَا» قَالَ : فَضَالَةٌ الْعَنَمِ؟ قَالَ : «هِيَ لَكَ أَوْ لِأَخِيكَ أَوْ لِلذَّبِّ» قَالَ : فَضَالَةُ الْإِبِلِ؟ قَالَ : «مَالِكَ وَلَهَا؟ مَعَهَا سِقَاؤُهَا وَجِدَاؤُهَا ، تَرِدُ الْمَاءَ وَتَأْكُلُ الشَّجَرَ حَتَّى يَلْقَاهَا رَبُّهَا».

۱۱۲۴- حَدِيثُ أَبِي بِنِ كَعْبٍ رضی اللہ عنہ ، قَالَ : وَجَدْتُ ضُرَّةً عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم ، فِيهَا مِائَةٌ دِينَارٍ ، فَأَتَيْتُ بِهَا النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم ، فَقَالَ : «عَرَفْهَا حَوْلًا» فَعَرَفْتُهَا حَوْلًا ، ثُمَّ أَتَيْتُ ، فَقَالَ : «عَرَفْهَا حَوْلًا» فَعَرَفْتُهَا حَوْلًا ، ثُمَّ أَتَيْتُهُ ، فَقَالَ : «عَرَفْهَا حَوْلًا» فَعَرَفْتُهَا حَوْلًا ، ثُمَّ أَتَيْتُهُ الرَّابِعَةَ . فَقَالَ : «اعْرِفْ عِدَّتَهَا وَوِكَاءَهَا وَوِعَاءَهَا ، فَإِنْ جَاءَ صَاحِبُهَا ، وَإِلَّا اسْتَمْتِعْ بِهَا».

حتى لا يأخذها من لا يستحق.

(۲) باب تحريم حلب الماشية بغير إذن مالِكها

(۲) مالک کی اجازت کے بغیر جانور کا دودھ دہنا

حرام ہے۔

۱۱۲۵- حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، کوئی شخص کسی دوسرے کے دودھ کے جانور کو مالک کی اجازت کے بغیر نہ دوے۔ کیا کوئی شخص پسند کرے گا کہ ایک غیر شخص اس کے گودام میں بچھ کر اس کا ذخیرہ کھولے اور وہاں سے اس کا غلہ چرا لے؟ لوگوں کے موشی کے تھن بھی ان کے لئے کھانا یعنی (دودھ کے) گودام ہیں۔ اس لئے انہیں بھی مالک کی اجازت کے بغیر نہ دوہا جائے۔

۱۱۲۵- حَدِيثُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ، قَالَ: «لَا يَحْلُبَنَّ أَحَدٌ مَاشِيَةً إِمْرِيءٍ بِغَيْرِ إِذْنِهِ، أَيْحِبُّ أَحَدُكُمْ أَنْ تُؤْتَى مَشْرَبَتُهُ فَتُكْسَرُ حِرْزَانَتُهُ، فَيَنْتَقِلُ طَعَامُهُ؟ فَإِنَّمَا تَحْزَنُ لَهُمْ ضُرُوعُ مَوَاشِيهِمْ أَطْعِمَاتِهِمْ؛ فَلَا يَحْلُبَنَّ أَحَدٌ مَاشِيَةً أَحَدٍ إِلَّا بِإِذْنِهِ».

أخرجه البخاري في : ۴۵ - كتاب اللقطة : ۸ - باب لا تحتلب ماشية أحد بغير إذن.

(۳) مہمان نوازی کا بیان

(۳) باب الضیافة ونحوها

۱۱۲۶- حضرت ابو شریح عدوی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میرے کانوں نے سنا اور میری آنکھوں نے دیکھا جب رسول اللہ ﷺ گفتگو فرما رہے تھے۔ تو آپ نے فرمایا جو شخص اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو وہ اپنے مہمان کی دستور کے موافق ہر طرح سے عزت کرے۔ پوچھا یا رسول اللہ دستور کے موافق کب تک ہے؟ فرمایا ایک دن اور ایک رات اور میزبانی تین دن کی ہے اور جو اس کے بعد ہو وہ اس کے لیے صدقہ ہے۔ اور جو اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو وہ بہتر بات کہے یا خاموش رہے۔

۱۱۲۶- حَدِيثُ أَبِي شَرِيحِ الْعَدَوِيِّ، قَالَ: سَمِعْتُ أَدْنَايَ، وَأَبْصَرْتُ عَيْنَايَ، حِينَ تَكَلَّمَ النَّبِيُّ ﷺ، فَقَالَ: «مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيُكْرِمْ جَارَهُ، وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيُكْرِمْ ضَيْفَهُ جَائِزَتَهُ» قَالَ: وَمَا جَائِزَتُهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ! قَالَ: يَوْمٌ وَلَيْلَةٌ، وَالضِّيَافَةُ ثَلَاثَةُ أَيَّامٍ، فَمَا كَانَ وَرَاءَ ذَلِكَ فَهُوَ صَدَقَةٌ عَلَيْهِ، وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيَقْلُ

۱۱۲۵- اضطرابی حالت میں اگر جنگل میں کوئی ریوڑ مل جائے اور مضطرب اپنی جان سے پریشان ہو اور بھوک اور پیاس سے قریب المرگ ہو تو وہ اس

حالت میں مالک کی اجازت کے بغیر بھی اس ریوڑ میں سے کسی جانور کا دودھ نکل کر اپنی جان بچا سکتا ہے۔ (بخاری)

خَيْرًا أَوْ لِيَصْمُتَ».

أخرجه البخاري في : ۷۸ - كتاب الأدب : ۳۱ - باب من كان يؤمن بالله واليوم الآخر فلا يؤذ جاره.

۱۱۲۷ - حديث أبي شريح الكعبي ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ ، قَالَ : «مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيُكْرِمْ ضَيْفَهُ ، جَائِزَتُهُ يَوْمٌ وَلَيْلَةٌ ، وَالضِّيَافَةُ ثَلَاثَةُ أَيَّامٍ ، فَمَا بَعْدَ ذَلِكَ فَهِيَ صَدَقَةٌ ، وَلَا يَجِلُّ لَهُ أَنْ يَشْوِيَ عِنْدَهُ حَتَّى يُحْرَجَهُ».

۱۱۲۷ - حضرت ابو شريح الكعبي رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا ”جو شخص اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو اسے اپنے مہمان کی عزت کرنا چاہئے۔ اس کی خاطر داری بس ایک دن اور رات کی ہے۔ اور مہمانی تین دن اور راتوں کی۔ اس کے بعد جو ہو وہ صدقہ ہے۔ اور مہمان کے لئے جائز نہیں کہ وہ اپنے میزبان کے پاس اتنے دن ٹھہر جائے کہ اسے تنگ کر ڈالے۔“

أخرجه البخاري في : ۷۸ - كتاب الأدب : ۸۵ - باب إكرام الضيف وخدمته إياه بنفسه.

۱۱۲۸ - حديث عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ ، قَالَ : قُلْنَا لِلنَّبِيِّ ﷺ إِنَّكَ تَبْعُنَا فَنَنْزِلُ بِقَوْمٍ لَا يَقْرُونَا ، فَمَا تَرَى فِيهِ؟ فَقَالَ لَنَا : «إِنْ نَزَلْتُمْ بِقَوْمٍ فَأَمِرَ لَكُمْ بِمَا يَنْبَغِي لِلضَّيْفِ فَأَقْبَلُوا ، فَإِنْ لَمْ يَفْعَلُوا فَخُذُوا مِنْهُمْ حَقَّ الضَّيْفِ».

۱۱۲۸ - حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہم نے نبی کریم ﷺ سے عرض کیا، آپ ہمیں (مختلف علاقوں میں) بھیجتے ہیں۔ اور (بعض دفعہ) ہمیں ایسے لوگوں میں اترا پڑتا ہے کہ وہ ہماری ضیافت تک نہیں کرتے، آپ کی ایسے مواقع پر کیا ہدایت ہے؟ آپ نے ہم سے فرمایا، اگر تمہارا قیام کسی قبیلے میں ہو اور تم سے ایسا برتاؤ کیا جائے جو کسی مہمان کے لئے مناسب ہے، تو تم اسے قبول کر لو۔ لیکن اگر وہ نہ کریں تو تم خود مہمانی کا حق ان سے وصول کر لو۔

أخرجه البخاري في : ۴۶ - كتاب المظالم : ۱۸ - باب قصاص المظلوم إذا وجد مال ظالمه.

۳۲ - کتاب الجهاد

(۱) باب جواز الإغارة على الكفار الذين بلغتهم دعوة الإسلام من غير تقدم الإعلام

بالإغارة

۱۱۲۹- حديث عبد الله بن عمر، أن النبي ﷺ أغار على بني المصطلق وهم غارون، وأنعامهم تُسقى على الماء، فقتل مقاتلتهم، وسبى ذراريهم، وأصاب يومئذ جويرية. وكان عبد الله بن عمر في ذلك الحيش.

أخرجه البخاري في : ۴۹ - كتاب العتق : ۱۳ - باب من ملك من العرب رقيقاً.

(۳) باب في الأمر بالتيسير وترك التفتير

(۳) نرمی کے ساتھ پیش آنے اور نفرت نہ

دلانے کا بیان

۱۱۳۰- حديث أبي موسى ومعاذ، عن سعيد بن أبي بردة عن أبيه، قال: بعث النبي ﷺ جده أبا موسى ومعاذاً إلى اليمن، فقال: «يسراً ولا تعسراً، وبشراً ولا تنفراً، وتطاولاً».

۱۱۳۰- حضرت سعید بن ابی بردہ اپنے والد سے بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ان کے دادا حضرت ابو موسیٰ اور حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہما کو یمن کا حاکم بنا کر بھیجا اور فرمایا کہ لوگوں کے لئے آسانی پیدا کرنا، ان کو دشواریوں میں نہ ڈالنا۔ لوگوں کو خوش خبریاں دینا، دین سے نفرت نہ دلانا اور تم دونوں آپس میں موافقت رکھنا۔

أخرجه البخاري في : ۶۴ - كتاب المغازي : ۶۰ - باب بعث أبي موسى ومعاذ إلى اليمن قبل حجة الوداع.

۱۱۳۱- حديث أنس، عن النبي ﷺ، قال: «يسرّوا ولا تعسّروا، وبشّروا ولا تنفّروا».

۱۱۳۱- حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، آسانی کرو اور سختی نہ کرو، اور خوش کرو اور نفرت نہ دلاؤ۔

۳۲- جہاد کے مسائل

(۱) جن کفار کو دعوت اسلام دی جا چکی ہو ان پر بغیر اطلاع کے حملہ کیا جا سکتا ہے

۱۱۲۹- حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے بنو مصطلق پر جب حملہ کیا تو وہ بالکل غافل تھے۔ اور ان کے مویشی پانی پی رہے تھے۔ ان کے لڑنے والوں کو قتل کیا گیا اور عورتوں بچوں کو قید کر لیا گیا۔ انہی قیدیوں میں جویریہ رضی اللہ عنہا (ام المومنین) بھی تھیں اور حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما خود بھی اسلامی فوج کے ہمراہ تھے۔

أخرجه البخاري في : ۳- كتاب العلم : ۱۱- باب ما كان النبي ﷺ يتخولهم بالموعظة والعلم كي لا ينفروا.

(۳) عمد شئنی حرام ہے

(۴) باب تحريم الغدر

۱۱۳۲- حضرت ابن عمرؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”عمد توڑنے والے کے لئے قیامت کے دن ایک جھنڈا اٹھایا جائے گا۔ اور پکارا جائے گا کہ یہ فلاں بن فلاں کی دغا بازی کا نشان ہے۔“

۱۱۳۲- حَدِيثُ ابْنِ عُمَرَ ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ ، قَالَ : «إِنَّ الْغَادِرَ يُنْصَبُ لَهُ لِيَوْمِ الْقِيَامَةِ فَيْقَالُ : هَذِهِ غَدْرَةُ فُلَانِ بْنِ فُلَانٍ».

أخرجه البخاري في : ۷۸- كتاب الأدب : ۹۹- باب ما يدعى الناس بأبائهم.

۱۱۳۳- حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا ”قیامت کے دن ہر دغا باز کے لئے ایک جھنڈا ہو گا وہ جھنڈا (اس کے پیچھے) گاڑ دیا جائے گا۔ اور اس کے ذریعہ اسے پہچانا جائے گا۔“

۱۱۳۳- حَدِيثُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : «لِكُلِّ غَادِرٍ لِيَوْمِ الْقِيَامَةِ ، يُنْصَبُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يُعْرَفُ بِهِ».

أخرجه البخاري في : ۵۸- كتاب الجزية : ۲۲- باب إثم الغادر للبر والفاجر.

(۵) لڑائی میں دشمن سے مکر اور حیلہ درست ہے

(۵) باب جواز الخداع في الحرب

۱۱۳۳- حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا ”جنگ تو ایک چال بازی کا نام ہے۔“

۱۱۳۴- حَدِيثُ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا ، قَالَ : قَالَ النَّبِيُّ ﷺ : «الْحَرْبُ خُدْعَةٌ».

أخرجه البخاري في : ۵۶- كتاب الجهاد : ۱۵۷- باب الحرب خدعة.

۱۱۳۵- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا ”لڑائی کیا ہے؟ ایک چال ہے۔“

۱۱۳۵- حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ، قَالَ : سَمَى النَّبِيُّ ﷺ الْحَرْبَ خُدْعَةً.

أخرجه البخاري في : ۵۶- كتاب الجهاد : ۱۵۷- باب الحرب خدعة.

(۶) جنگ کی آرزو کرنا مکروہ ہے اور جنگ کے

(۶) باب كراهة تمني لقاء العدو ،

وقت صبر کرنا لازم ہے

والأمر بالصبر عند اللقاء

۱۱۳۵- مطلب یہ کہ جو فریق جنگ میں چستی و چالاکی سے کام لے گا۔ جنگ کا پانسہ اس کے ہاتھ میں ہو گا۔ پس مسلمانوں کو ایسے موقع پر بہت زیادہ ہوشیاری کی ضرورت ہے۔ (راز)

۱۱۳۶- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دشمن سے لڑنے بھڑنے کی تمنا نہ کرو، ہاں اگر جنگ شروع ہو ہی جائے تو پھر صبر سے کام لو۔

۱۱۳۶- حدیثِ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ ، عَنْ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ : «لَا تَمْنُوا لِقَاءَ الْعَدُوِّ ، فَإِذَا لَقَيْتُمُوهُمْ فَاصْبِرُوا».

أخرجه البخاري في : ۵۶- كتاب الجهاد : ۱۵۶- باب لا تمنوا لقاء العدو.

۱۱۳۷- حضرت عمر بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ جب خوارج سے لڑنے کے لئے حورریہ کی طرف روانہ ہوئے۔ تو انہیں عبد اللہ ابن ابی اوفی رضی اللہ عنہ کا خط ملا۔ اس میں انہوں نے لکھا تھا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک لڑائی کے موقع پر انتظار کیا، پھر جب سورج ڈھل گیا، تو آپ نے لوگوں کو خطاب کرتے ہوئے فرمایا اے لوگو! دشمن سے لڑائی بھڑائی کی تمنا نہ کرو، بلکہ اللہ تعالیٰ سے سلامتی مانگو، ہاں! جب جنگ چھڑ جائے تو پھر صبر کئے رہو اور ڈٹ کر مقابلہ کرو، اور جان لو کہ جنت تلواروں کے سائے میں ہے۔ پھر آپ نے یوں دعا کی، اے اللہ! کتاب (قرآن) کے نازل فرمانے والے، اے پادلوں کے چلانے والے، اے احزاب کو (یعنی کافروں کی جماعتوں کو غزوہ خندق کے موقع پر) شکست دینے والے، ہمارے دشمن کو شکست دے۔ اور ان کے مقابلے میں ہماری مدد کر۔

۱۱۳۷- حدیثِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي أُوْفَى . كَتَبَ إِلَى عُمَرَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ ، حِينَ خَرَجَ إِلَى الْحُرُورِيَّةِ ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم فِي بَعْضِ أَيَّامِهِ الَّتِي لَقِيَ فِيهَا الْعَدُوَّ أَنْتَظَرَ حَتَّى مَالَتِ الشَّمْسُ ، ثُمَّ قَامَ فِي النَّاسِ فَقَالَ : «أَيُّهَا النَّاسُ! لَا تَمْنُوا لِقَاءَ الْعَدُوِّ ، وَسَلُّوا اللَّهَ الْعَافِيَةَ ، فَإِذَا لَقَيْتُمُوهُمْ فَاصْبِرُوا ، وَاعْلَمُوا أَنَّ الْجَنَّةَ تَحْتَ ظِلِّالِ السُّيُوفِ» ثُمَّ قَالَ : «اللَّهُمَّ مُنْزِلَ الْكِتَابِ ، وَمُجْرِي السَّحَابِ ، وَهَازِمَ الْأَحْزَابِ اهْزِمْهُمْ وَأَنْصِرْنَا عَلَيْهِمْ».

أخرجه البخاري في : ۵۶- كتاب الجهاد : ۱۵۶- باب لا تمنوا لقاء العدو.

(۸) جنگ میں عورتوں اور بچوں کو مارنے کی

(۸) باب تحريم قتل النساء

ممانعت

والصبيان في الحرب

۱۱۳۸- حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک غزوہ (غزوہ فتح) میں ایک عورت مقتول پائی گئی۔ تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عورتوں اور بچوں کے قتل پر انکار کا اظہار فرمایا۔

۱۱۳۸- حدیثِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا ، أَنَّ امْرَأَةً وُجِدَتْ ، فِي بَعْضِ مَعَارِي النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم ، مَقْتُولَةٌ ؛ فَأَنْكَرَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَتْلَ النِّسَاءِ وَالصَّبِيَّانِ .

أخرجه البخاري في : ۵۶ - كتاب الجهاد : ۱۴۷ - باب قتل الصبيان في الحرب .

(۹) رات کے حملہ میں بغیر ارادے کے

(۹) باب جواز قتل النساء والصبيان

عورتوں اور بچوں کا قتل درست ہے

في البيات من غير عمد

۱۱۳۹ - حضرت صعْب بن بشامہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مقام ابواء یا ودان میں میرے پاس سے گزرے تو آپ سے پوچھا گیا کہ مشرکین کے جس قبیلے پر شب خون مارا جائے گا کیا ان کی عورتوں اور بچوں کو بھی قتل کرنا درست ہو گا؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ بھی انہیں میں سے ہیں۔

۱۱۳۹ - حَدِيثُ الصَّعْبِ بْنِ جَنَامَةَ ، قَالَ : مَرَّ بِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْأَبْوَاءِ أَوْ بِوَادَانَ ، وَسُئِلَ عَنْ أَهْلِ الدَّارِ يَبْتُونَ مِنْ الْمُشْرِكِينَ ، فُصَابُ مِنْ نِسَائِهِمْ وَذُرَارِيهِمْ . قَالَ : « هُمْ مِنْهُمْ » .

أخرجه البخاري في : ۵۶ - كتاب الجهاد : ۱۴۶ - باب أهل الدار بيتوت فيصاب الولدان والذراري .

(۱۰) کافروں کے درخت کاٹنا اور جلانا جائز ہے

(۱۰) باب جواز قطع أشجار الكفار وتحريقها

۱۱۴۰ - حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بنی نضیر کے کھجوروں کے بانگات جلوا دیئے تھے اور ان کے درختوں کو کٹوا دیا تھا۔ یہ بانگات مقام بوریہ میں تھے اس پر یہ آیت نازل ہوئی ”جو درخت تم نے کاٹ دیئے ہیں یا جنہیں تم نے چھوڑ دیا ہے کہ وہ اپنی جڑوں پر کھڑے رہیں تو یہ اللہ کے حکم سے ہوا ہے۔“ (الحشر: ۵)

۱۱۴۰ - حَدِيثُ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا ، قَالَ : حَرَّقَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَخْلَ بَنِي النَّضِيرِ وَقَطَعَ ، وَهِيَ الْبُؤَيْرَةُ ، فَزَلَّتْ - « مَا قَطَعْتُمْ مِنْ لِينَةٍ أَوْ تَرَكْتُمُوهَا قَائِمَةً عَلَى أُصُولِهَا فَبِإِذْنِ اللَّهِ » - .

أخرجه البخاري في : ۶۴ - كتاب المغازي : ۱۴ - باب حديث بني النضير .

(۱۱) امت محمدیہ کے لیے لوٹ کا مال بطور

(۱۱) باب تحليل الغنائم لهذه الأمة خاصة

خاص حلال ہے

۱۱۴۱ - حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ، قَالَ :

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : « غَزَا نَبِيٌّ مِنْ

۱۱۴۱ - حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، بنی اسرائیل کے پیغمبروں میں سے ایک نبی (پوش

۱۱۳۹ - شریعت کا مقصد صرف یہ ہے کہ قصداً اور ارادہ کر کے عورتوں، بچوں یا لڑائی وغیرہ سے عاجز ہوڑھوں کو لڑائی میں کوئی تکلیف نہ پہنچائی جائے اور نہ انہیں قتل کیا جائے۔ لیکن اگر کسی کی حالت سے تو قتل کر کے کتب پر مشتمل صفت آن لائن مکتبہ

الْأَنْبِيَاءَ، فَقَالَ لِقَوْمِهِ : لَا يَتَّبِعُنِي رَجُلٌ
مَلَكَ بُضْعَ امْرَأَةٍ ، وَهُوَ يُرِيدُ أَنْ يَنْبِيَّ بِهَا
وَلَمَّا يَنْبِيَّ بِهَا، وَلَا أَحَدٌ بَنَى بُيُوتًا وَلَمْ يَرْفَعْ
سُقُوفَهَا، وَلَا أَحَدٌ اشْتَرَى غَنَمًا أَوْ خَلِيفَاتٍ
وَهُوَ يَنْتَظِرُ وِلَادَهَا. فَغَزَا ، فَدَنَا مِنَ الْقَرْيَةِ
صَلَاةَ الْعَصْرِ ، أَوْ قَرِيْبًا مِنْ ذَلِكَ. فَقَالَ
لِلشَّمْسِ : إِنَّكَ مَأْمُورَةٌ وَأَنَا مَأْمُورٌ ، اللَّهُمَّ!
احْسِبْنَا عَلَيْنَا. فَحُبِسَتْ حَتَّى فَتَحَ اللَّهُ
عَلَيْهِ؛ فَجَمَعَ الْغَنَائِمَ ، فَجَاءَتْ (يَعْنِي النَّارَ)
لِنَأْكُلَهَا فَلَمْ تَطْعَمَهَا ؛ فَقَالَ : إِنَّ فِيكُمْ
غُلُولًا ، فَلْيَبِيعُنِي مِنْ كُلِّ قَبِيلَةٍ رَجُلٌ ،
فَلَزَقَتْ يَدَ رَجُلٍ بِيَدِهِ. فَقَالَ : فِيكُمْ
الْغُلُولُ. فَلْيَبِيعُنِي قَبِيلَتِكَ. فَلَزَقَتْ يَدَ
رَجُلَيْنِ أَوْ ثَلَاثَةٍ بِيَدِهِ. فَقَالَ : فِيكُمْ
الْغُلُولُ. فَجَاءُوا بِرَأْسٍ مِثْلِ رَأْسِ بَقْرَةٍ مِنْ
الذَّهَبِ فَوَضَعُوهَا ، فَجَاءَتْ النَّارُ فَأَكَلَتْهَا.
ثُمَّ أَحَلَّ اللَّهُ لَنَا الْغَنَائِمَ ، رَأْيِي ضَعْفَنَا
وَعَجْزَنَا فَأَحَلَّهَا لَنَا».

أخرجه البخاري في : ۵۷ - كتاب
فرض الخمس : ۸ - باب قول النبي ﷺ
أحلت لكم الغنائم.

علیہ السلام) نے غزوہ کرنے کا ارادہ کیا تو اپنی قوم (بنی
اسرائیل) سے کہا کہ میرے ساتھ کوئی ایسا شخص جس نے
ابھی نئی شادی کی ہو اور بیوی کے ساتھ کوئی رات بھی نہ
گذاری ہو اور وہ رات گزارنا چاہتا ہو اور وہ شخص جس نے
گھر بنایا ہو اور ابھی اس کی چھت نہ پٹ سکا ہو اور وہ شخص
جس نے (حاملہ) بکری یا حاملہ اونٹنی خریدی ہو اور اسے ان
کے بچے جننے کا انتظار ہو تو (ایسے لوگوں میں سے کوئی بھی)
ہمارے ساتھ جہاد میں نہ چلے۔ پھر انہوں نے جہاد کیا اور جب
اس آبادی (اریحا) سے قریب ہوئے تو عصر کا وقت ہو گیا یا
اس کے قریب وقت ہوا۔ انہوں نے سورج سے فرمایا کہ تو
بھی خدا کا تابع فرمان ہے اور میں بھی اس کا تابع فرمان ہوں۔
اے اللہ! ہمارے لئے اسے اپنی جگہ پر روک دے۔ چنانچہ
سورج رک گیا، یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں فتح عنایت
فرمائی۔ پھر انہوں نے اموال غنیمت کو جمع کیا اور آگ سے
جلانے کے لئے آئی لیکن جلانہ سکی۔ اس پر نبیؐ نے فرمایا کہ
تم میں سے کسی نے مل غنیمت میں چوری کی ہے۔ اس لئے
ہر قبیلہ کا ایک آدمی آکر میرے ہاتھ پر بیعت کرے (جب
بیعت کرنے لگے تو) ایک قبیلہ کے شخص کا ہاتھ ان کے ہاتھ
کے ساتھ چٹ گیا۔ انہوں نے فرمایا کہ چوری تمہارے ہی
قبیلے والوں نے کی ہے۔ اب تمہارے قبیلے کے سب لوگ
آئیں اور بیعت کریں۔ چنانچہ اس قبیلے کے دو تین آدمیوں
کا ہاتھ اسی طرح ان کے ہاتھ سے چٹ گیا، تو آپ نے فرمایا کہ
چوری تم لوگوں نے ہی کی ہے۔ (آخر چوری مان لی گئی) اور وہ
لوگ گلے کے سر کی طرح سونے کا ایک سر لائے (جو غنیمت
میں سے چرایا گیا تھا) اور اسے مل غنیمت میں رکھ دیا، تب
آگ آئی اور اسے جلا گئی۔ پھر غنیمت اللہ تعالیٰ نے ہمارے
لئے جائز قرار دے دی۔ ہماری کمزوری اور عاجزی کو دیکھا،
اس لئے ہمارے واسطے حلال قرار دے دی۔

(۱۲) باب الأنفال

(۱۲) لوٹ کا بیان

۱۱۴۲- حدیث ابنِ عمرَ رضی اللہ عنہما ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ بَعَثَ سَرِيَّةً ، فِيهَا عَبْدُ اللَّهِ ، قَبْلَ نَجْدٍ ، فَغَنِمُوا إِيْلًا كَثِيرًا ، فَكَانَتْ سِهَامُهُمْ اثنِي عَشَرَ بَعِيرًا أَوْ أَحَدَ عَشَرَ بَعِيرًا ، وَنَفَلُوا بَعِيرًا بَعِيرًا .

۱۱۴۲- حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے نجد کی طرف ایک لشکر روانہ کیا۔ عبد اللہ بن عمر بھی لشکر کے ساتھ تھے۔ غنیمت کے طور پر اونٹوں کی ایک بڑی تعداد اس لشکر کو ملی۔ اس لئے اس کے ہر سپاہی کو حصے میں بارہ بارہ یا گیارہ گیارہ اونٹ ملے تھے۔ اور ایک ایک اونٹ مزید انعام میں ملا۔

أخرجه البخاري في : ۵۷- كتاب فرض الخمس : ۱۵- باب ومن الدليل على أن الخمس لنواب المسلمين .

۱۱۴۳- حدیث ابنِ عمرَ رضی اللہ عنہما ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يُنْفِلُ بَعْضَ مَنْ يَبْعَثُ مِنَ السَّرَايَا لِأَنْفُسِهِمْ خَاصَّةً ، سِوَى قِسْمِ عَامَّةِ الْحَيْشِ .

۱۱۴۳- حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ بعض مہموں کے موقع پر اس میں شریک ہونے والوں کو غنیمت کے عام حصوں کے علاوہ (خمس وغیرہ میں سے) اپنے طور پر بھی دیا کرتے تھے۔

أخرجه البخاري في : ۵۷- كتاب فرض الخمس : ۱۵- باب ومن الدليل على أن الخمس لنواب المسلمين .

(۱۳) باب استحقات القتال سلب القتل

(۱۳) مقتول کے مال و متاع کا حق دار اسے

قتل کرنے والا ہے

۱۱۴۴- حدیثِ أَبِي قَتَادَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ، قَالَ : خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ عَامَ حُنَيْنٍ . فَلَمَّا التَقَيْنَا كَانَتْ لِلْمُسْلِمِينَ جَوْلَةٌ ، فَرَأَيْتُ رَجُلًا مِنَ الْمُشْرِكِينَ عَلَا رَجُلًا مِنَ الْمُسْلِمِينَ فَاسْتَدْرَتْ حَتَّى آتَيْتُهُ مِنْ ورائِهِ حَتَّى ضَرَبْتُهُ بِالسَّيْفِ عَلَى حَبْلِ عَاتِقِهِ ، فَأَقْبَلَ عَلَيَّ فَضَمَّنِي ضَمَّةً وَجَدْتُ مِنْهَا رِيحَ

۱۱۴۴- حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ غزوہ حنین کے سال ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ روانہ ہوئے۔ پھر جب ہمارا دشمن سے سامنا ہوا تو (ابتداء میں) اسلامی لشکر ہارنے لگا۔ اتنے میں میں نے دیکھا کہ مشرکین کے لشکر کا ایک شخص ایک مسلمان کے اوپر چڑھا ہوا ہے۔ اس لئے میں فوراً ہی گھوم پڑا اور اس کے پیچھے سے آکر تلوار اس کی گردن پر ماری۔ اب وہ شخص مجھ پر ٹوٹ پڑا اور مجھے اتنی زور سے اس نے بھیجا کہ میری روح جیسے قبض ہونے کو تھی۔ آخر جب اس کو موت نے آدوچا، تب کہیں جا کر اس نے مجھے چھوڑا۔ اس کے بعد

مجھے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ ملے، تو میں نے ان سے پوچھا کہ مسلمان اب کس حالت میں ہیں؟ انہوں نے کہا کہ جو اللہ کا حکم تھا وہی ہوا۔ لیکن مسلمان ہارنے کے بعد پھر مقابلہ پر سنبھل گئے تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھ گئے۔ اور فرمایا کہ جس نے بھی کسی کافر کو قتل کیا ہو اور اس پر وہ گواہ بھی پیش کر دے تو مقتول کا سارا ساز و سامان اسے ہی ملے گا۔ (ابو قتادہ رضی اللہ عنہ نے کہا) میں بھی کھڑا ہوا۔ اور میں نے کہا کہ میری طرف سے کون گواہی دے گا؟ (کہ میں نے اس شخص کو قتل کیا تھا) لیکن (جب کوئی نہ اٹھا تو) میں بیٹھ گیا۔ پھر دوبارہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ (آج) جس نے کسی کافر کو قتل کیا اور اس پر اس کی طرف سے کوئی گواہ بھی ہو تو مقتول کا سارا سامان اسے ملے گا۔ اس مرتبہ پھر میں نے کھڑے ہو کر کہا کہ میری طرف سے کون گواہی دے گا؟ اور پھر مجھے (گواہ نہ ملنے کی وجہ سے) بیٹھنا پڑا۔ تیسری مرتبہ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہی ارشاد دہرایا، اور اس مرتبہ جب میں کھڑا ہوا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خود ہی دریافت فرمایا، کس چیز کے متعلق کہہ رہے ہو، ابو قتادہ؟ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے سارا واقعہ بیان کر دیا، تو ایک صاحب (اسود بن خزاعی اسلمی) نے بتایا کہ ابو قتادہ سچ کہتے ہیں، یا رسول اللہ! اور اس مقتول کا سامان میرے پاس محفوظ ہے۔ اور میرے حق میں انہیں راضی کر دیجئے (کہ وہ مقتول کا سامان مجھ سے نہ لیں) لیکن حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے کہا، کہ نہیں، اللہ کی قسم! اللہ کے ایک شیر کے ساتھ، جو اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے لڑے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایسا نہیں کریں گے کہ ان کا سامان تمہیں دے دیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، کہ ابو بکر نے سچ کہا ہے۔ پھر آپ نے سلمان حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ کو عطا فرمایا۔ حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ پھر اس کی زرہ بیچ کر میں نے بنی سلمہ میں ایک باغ خرید لیا۔ اور یہ پسلا مال تھا جو اسلام لانے کے بعد میں نے حاصل کیا تھا۔

الْمَوْتُ. ثُمَّ أَدْرَكَهُ الْمَوْتُ فَأَرْسَلَنِي فَلَحِقْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ ، فَقُلْتُ : مَا بَالَ النَّاسِ؟ قَالَ : أَمْرُ اللَّهِ.

ثُمَّ إِنَّ النَّاسَ رَجَعُوا ، وَجَلَسَ النَّبِيُّ ﷺ ، فَقَالَ : «مَنْ قَتَلَ قَتِيلًا لَهُ عَلَيْهِ بَيِّنَةٌ ، فَلَهُ سَلْبُهُ» فَقُمْتُ فَقُلْتُ : مَنْ يَشْهَدُ لِي؟ ثُمَّ جَلَسْتُ. ثُمَّ قَالَ : «مَنْ قَتَلَ قَتِيلًا لَهُ عَلَيْهِ بَيِّنَةٌ ، فَلَهُ سَلْبُهُ» فَقُمْتُ فَقُلْتُ : مَنْ يَشْهَدُ لِي؟ ثُمَّ جَلَسْتُ. ثُمَّ قَالَ الْثَالِثَةَ مِثْلَهُ. فَقَالَ رَجُلٌ : صَدَقَ يَا رَسُولَ اللَّهِ! وَسَلْبُهُ عِنْدِي ، فَأَرْضِهِ عَنِّي. فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ الصَّدِيقُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ : لَأَهَا اللَّهُ ، إِذَا يَعْمَدُ إِلَى أَسَدٍ مِنْ أَسَدِ اللَّهِ ، يُضَاتِلُ عَنِ اللَّهِ وَرَسُولِهِ ﷺ ، يُعْطِيكَ سَلْبَهُ؟ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ : «صَدَقَ» فَأَعْطَاهُ ، فَبَعَثَ الدَّرْعَ فَاَبْتَعَتْ بِهِ مَخْرِفًا فِي بَنِي سَلْمَةَ ، فَإِنَّهُ لِأَوَّلِ مَالٍ تَأْتَلُهُ فِي الْإِسْلَامِ.

أخرجه البخاري في : ۵۷ - كتاب فرض الخمس : ۱۸ - باب من لم يخمس الأسلاب ، ومن قتل قتيلاً فله سلبه.

۱۱۴۵ - حَدِيثُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ، قَالَ : بَيْنَا أَنَا وَاقِفٌ فِي الصَّفِّ يَوْمَ بَدْرٍ، فَظَنَرْتُ عَنْ يَمِينِي وَشِمَالِي ، فَإِذَا أَنَا بِغُلَامَيْنِ مِنَ الْأَنْصَارِ حَدِيثَةَ أَسْنَانُهُمَا . تَمَنَيْتُ أَنْ أَكُونَ بَيْنَ أَضْلَعِ مِنْهُمَا ، فَغَمَزَنِي أَحَدُهُمَا ، فَقَالَ : يَا عَمُّ! هَلْ تَعْرِفُ أَبَا جَهْلٍ؟ قُلْتُ : نَعَمْ ، مَا حَاجَتُكَ إِلَيْهِ يَا ابْنَ أَخِي؟ قَالَ : أُحْبِرْتُ أَنَّهُ يَسُبُّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ ، وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ! لَئِنْ رَأَيْتُهُ لَا يُفَارِقُ سَوَادِي سَوَادَهُ حَتَّى يَمُوتَ الْأَعْجَلُ مِنَّا . فَتَعَجَّجْتُ لِذَلِكَ . فَغَمَزَنِي الْآخَرُ ، فَقَالَ لِي مِثْلَهَا . فَلَمْ أَنْشَبْ أَنْ نَظَرْتُ إِلَى أَبِي جَهْلٍ يَحُولُ فِي النَّاسِ ، قُلْتُ : أَلَا إِنَّ هَذَا صَاحِبُكُمَا الَّذِي سَأَلْتُمَايَ . فَأَبْتَدَرَاهُ بِسَيْفَيْهِمَا ، فَضَرَبَاهُ حَتَّى قَتَلَاهُ ، ثُمَّ أَنْصَرَفَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ ، فَأَخْبَرَاهُ ، فَقَالَ : «يَكُمَا قَتَلُهُ؟» قَالَ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا : أَنَا قَتَلْتُهُ ؛ فَقَالَ «هَلْ مَسَحْتُمَا سَيْفَيْكُمَا؟» قَالَا : لَا . فَظَنَرَ فِي السَّيْفَيْنِ ، فَقَالَ : «كِلَاكُمَا قَتَلْتُهُ، سَلَبْتُهُ لِمُعَاذِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ الْحَمُوحِ» وَكَانَا مُعَاذَ بْنَ عَمْرٍو ، وَمُعَاذَ بْنَ عَمْرٍو بْنِ الْحَمُوحِ .

۱۱۳۵ - حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ بدر کی لڑائی میں، میں صف کے ساتھ کھڑا ہوا تھا۔ میں نے جو دائیں بائیں جانب دیکھا، تو میرے دونوں طرف قبیلہ انصار کے دو نوجوان لڑکے تھے۔ میں نے آرزو کی، کاش! میں ان سے زبردست، زیادہ عمر والوں کے بیچ میں ہوتا۔ ایک نے میری طرف اشارہ کیا، اور پوچھا، چچا! آپ ابو جہل کو بھی پہچانتے ہیں؟ میں نے کہا ہاں! لیکن بیٹے، تم لوگوں کو اس سے کیا کام ہے؟ لڑکے نے جواب دیا، مجھے معلوم ہوا کہ وہ رسول اللہ ﷺ کو گالیاں دیتا ہے، اس ذات کی قسم! جس کے ہاتھ میں میری جان ہے اگر مجھے وہ مل گیا تو اس وقت تک میں اس سے جدا نہ ہوں گا جب تک ہم میں سے کوئی، جس کی قسمت میں پہلے مرنا ہو گا، مرنے جائے۔ مجھے اس پر بڑی حیرت ہوئی۔ پھر دوسرے نے اشارہ کیا اور وہی باتیں اس نے بھی کہیں۔ ابھی چند لمحے ہی گزرے تھے کہ مجھے ابو جہل دکھائی دیا، جو لوگوں میں (کفار کے لشکر میں) گھومتا پھرتا رہا تھا۔ میں نے ان لڑکوں سے کہا کہ جس کے متعلق تم لوگ مجھ سے پوچھ رہے تھے وہ سامنے (پھرتا ہوا نظر آ رہا ہے) دونوں نے اپنی تلواریں سنبھالیں اور اس پر جھپٹ پڑے اور حملہ کر کے اسے قتل کر ڈالا۔ اس کے بعد رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر آپ کو خبر دی۔ آنحضرت ﷺ نے پوچھا کہ تم دونوں میں سے کس نے اسے مارا ہے؟ دونوں نوجوانوں نے کہا کہ میں نے قتل کیا ہے۔ اس لئے آپ نے ان سے پوچھا کیا تم نے اپنی تلواریں صاف کر لی ہیں؟ انہوں نے عرض کیا کہ نہیں۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے دونوں تلواروں کو دیکھا۔ اور فرمایا کہ تم دونوں ہی نے اسے مارا ہے۔ اور اس کا سارا سامان معاذ بن عمرو بن جموح کو ملے گا۔ وہ دونوں نوجوان معاذ بن عمرو اور معاذ بن عمرو بن جموح تھے۔ (رضی اللہ عنہم)

أخرجه البخاري في : ۵۷- كتاب فرض الخمس : ۱۸- باب من لم يخمس الأسلاب ،
ومن قتل قتيلا فله سلبه .

(۱۵) جو مال کافروں کا بغیر لڑائی کے ہاتھ آئے

(۱۵) باب حکم الفیء

اس کا حکم

۱۱۳۶- حضرت عمرؓ نے بیان کیا کہ بنو نضیر کے اموال (باغات وغیرہ) ان میں سے تھے جن کو اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول ﷺ کو بغیر لڑے دے دیا تھا۔ مسلمانوں نے ان کے حاصل کرنے کے لئے گھوڑے اور اونٹ نہیں دوڑائے۔ تو یہ اموال خاص طور سے رسول اللہ ﷺ ہی کے تھے جن میں سے آپؐ اپنی ازواج مطہرات کو سالانہ نفقہ کے طور پر بھی دے دیتے تھے اور بقی، تمہیاری اور گھوڑوں پر خرچ کرتے تھے تا کہ اللہ کے راستے میں (جملہ کے لئے) ہر وقت تیاری رہے۔

۱۱۴۶- حدیث عمرؓ ، قَالَ : كَانَتْ أَمْوَالُ بَنِي النَّضِيرِ مِمَّا أَفَاءَ اللَّهُ عَلَى رَسُولِهِ ﷺ مِمَّا لَمْ يُوجِفِ الْمُسْلِمُونَ عَلَيْهِ بِحَيْلٍ وَلَا رِكَابٍ ، فَكَانَتْ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ حَاصَّةً ، وَكَانَ يُنْفِقُ عَلَى أَهْلِهِ نَفَقَةَ سَنَتِهِ ، ثُمَّ يَجْعَلُ مَا بَقِيَ فِي السَّلَاحِ وَالْكَرَاعِ ، عُدَّةً فِي سَبِيلِ اللَّهِ .

أخرجه البخاري في : ۳۴- كتاب الجهاد والسير : ۸۰- باب المجن من يتزمت بتزمت صاحبه .

۱۱۳۷- مالک بن اوس بن حدثان النصری بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطابؓ نے انہیں بلایا تھا۔ (وہ ابھی امیر المؤمنین کی خدمت میں موجود تھے) کہ امیر المؤمنین کے چوکیدار یقائے اور عرض کیا کہ عثمان بن عفان، عبدالرحمن بن عوف، زبیر بن عوام اور سعد بن ابی وقاص اندر آنا چاہتے ہیں۔ کیا آپ کی طرف سے انہیں اجازت ہے؟ امیر المؤمنین نے فرمایا کہ ہاں، انہیں اندر بلا لو۔ تھوڑی دیر بعد یقائے پھر آئے اور عرض کیا عباس اور علی بھی اجازت چاہتے ہیں۔ کیا انہیں اندر آنے کی اجازت ہے؟ آپ نے فرمایا کہ ہاں، جب یہ دونوں بزرگ بھی اندر تشریف لے آئے تو حضرت عباسؓ نے کہا۔ امیر المؤمنین! میرا اور ان (علیؓ) کا فیصلہ کر دیجئے۔ وہ دونوں اس جائیداد کے بارے میں جھگڑ رہے تھے جو اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول ﷺ کو مال بنو نضیر سے فے کے طور پر دی تھی۔ اس موقع پر حضرت علیؓ اور حضرت عباسؓ نے

۱۱۴۷- حدیث عمر بن الخطابؓ ، عَنْ مَالِكِ بْنِ أَوْسِ بْنِ الْحَدَثَانِ النَّضْرِيِّ ، أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ ﷺ ، دَعَاهُ جَاءَهُ حَاجِبُهُ يَرْفَأُ ، فَقَالَ : هَلْ لَكَ فِي عُثْمَانَ وَعَبْدِ الرَّحْمَنِ وَالزُّبَيْرِ وَسَعْدِ بْنِ تَعْدِ نُونٍ؟ فَقَالَ : نَعَمْ ، فَأَدْخِلْهُمْ فَلَبِثَ قَلِيلًا ، ثُمَّ جَاءَهُ فَقَالَ : هَلْ لَكَ فِي عَبَّاسٍ وَعَلِيٍّ يَسْتَأْذِنَانِ؟ قَالَ : نَعَمْ . فَلَمَّا دَخَلَا قَالَ عَبَّاسٌ : يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ ! إِقْضِ بَيْنِي وَبَيْنَ هَذَا ، وَهُمَا يَخْتَصِمَانِ فِي الَّذِي أَفَاءَ اللَّهُ عَلَى رَسُولِهِ ﷺ مِنْ بَنِي النَّضِيرِ ؛ فَاسْتَبَّ

ایک دوسرے کو سخت ست کہا اور ایک دوسرے پر تنقید کی تو حاضرین بولے، امیر المؤمنین! آپ ان دونوں بزرگوں کا فیصلہ کر دیں تاکہ دونوں میں کوئی جھگڑا باقی نہ رہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا، جلدی نہ کیجئے۔ میں آپ لوگوں سے اس اللہ کا واسطہ دے کر پوچھتا ہوں جس کے حکم سے آسمان و زمین قائم ہیں کیا آپ کو معلوم ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا تھا کہ ہماری (انبیاء کی) وراثت تقسیم نہیں ہوتی، جو کچھ ہم چھوڑ جائیں وہ صدقہ ہوتا ہے۔ اور اس سے حضور ﷺ کی مراد خود اپنی ذات سے تھی؟ حاضرین بولے کہ جی ہاں، حضور ﷺ نے یہ فرمایا تھا۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ، حضرت عباس رضی اللہ عنہ اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کی طرف متوجہ ہوئے اور ان سے کہا، میں آپ دونوں سے بھی اللہ کا واسطہ دے کر پوچھتا ہوں۔ کیا آپ کو بھی معلوم ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے یہ حدیث ارشاد فرمائی تھی؟ ان دونوں بزرگوں نے جواب ہاں میں دیا۔ اس کے بعد حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا، پھر میں آپ لوگوں سے اس معاملے پر گفتگو کرتا ہوں۔ اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے اپنے رسول ﷺ کو اس مال نے میں سے (جو بنو نضیر سے ملا تھا) آپ کو خاص طور پر عطا فرمایا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے اس کے متعلق فرمایا ہے کہ ”ان (بنو نضیر) کے مالوں سے جو اللہ نے اپنے رسول کو دیا ہے تو تم نے اس کے لئے گھوڑے اور اونٹ نہیں دوڑائے۔ (یعنی جنگ نہیں کی) بلکہ اللہ تعالیٰ اپنے رسول کو جس پر چاہے غالب کر دیتا ہے اور اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قادر ہے۔“ (الحشر: ۶)

تو یہ مال خاص رسول اللہ ﷺ کے لئے تھا۔ لیکن خدا کی قسم حضور ﷺ نے تمہیں نظر انداز کر کے اپنے لئے مخصوص نہیں فرمایا تھا۔ نہ تم پر اپنی ذات کو ترجیح دی تھی۔ پہلے اس مال میں سے تمہیں دیا اور تم میں اس کی تقسیم کی اور آخر اس نے میں سے یہ جائیداد بچ گئی تھی۔ پس آپ اپنی ازواج

عَلَيَّ وَالْعَبَّاسُ. فَقَالَ الرَّهْطُ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ! أَفْضَلُ بَيْنَهُمَا وَأَرْحُ أَحَدَهُمَا مِنَ الْآخَرِ. فَقَالَ عُمَرُ: اتَيْدُوا، أَنْشُدْكُمْ بِاللَّهِ الَّذِي يَأْذِنُهُ تَقْوَمُ السَّمَاءُ وَالْأَرْضُ! هَلْ تَعْلَمُونَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ، قَالَ: «لَا نُورَثُ، مَا تَرَكْنَا صَدَقَةٌ» يُرِيدُ بِذَلِكَ نَفْسَهُ؟ قَالُوا: قَدْ قَالَ ذَلِكَ. فَأَقْبَلَ عُمَرُ عَلَيَّ وَعَبَّاسٍ وَعَلِيٍّ، فَقَالَ: أَنْشُدْكُمْ بِاللَّهِ! هَلْ تَعْلَمَانِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَدْ قَالَ ذَلِكَ؟ قَالَا: نَعَمْ. قَالَ: فَإِنِّي أَحَدْتُكُمْ عَنْ هَذَا الْأَمْرِ، إِنَّ اللَّهَ سُبْحَانَهُ كَانَ خَصَّ رَسُولَهُ ﷺ فِي هَذَا الْفَيْءِ بِشَيْءٍ لَمْ يُعْطِهِ أَحَدًا غَيْرَهُ، فَقَالَ جَلَّ ذِكْرُهُ- ﴿وَمَا آفَاءَ اللَّهِ عَلَى رَسُولِهِ مِنْهُمْ فَمَا أَوْجَفْتُمْ عَلَيْهِ مِنْ خَيْلٍ وَلَا رِكَابٍ﴾ إِلَى قَوْلِهِ قَدِيرٌ - فَكَانَتْ هَذِهِ خَالِصَةً لِرَسُولِ اللَّهِ. ثُمَّ، وَاللَّهِ! مَا اخْتَارَهَا دُونَكُمْ، وَلَا اسْتَأْثَرَهَا عَلَيْكُمْ، لَقَدْ أَعْطَاكُمْوهَا وَقَسَمَهَا فِيكُمْ حَتَّى بَقِيَ هَذَا الْمَالُ مِنْهَا، فَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُنْفِقُ عَلَى أَهْلِهِ نَفَقَةً سَنَّتِهِمْ مِنْ هَذَا الْمَالِ، ثُمَّ يَأْخُذُ مَا بَقِيَ فَيَجْعَلُهُ مَجْعَلَ مَالِ اللَّهِ.

مطرات کا سالانہ خرچ بھی اسی میں سے نکالتے تھے۔ اور جو کچھ اس میں سے باقی بچتا اسے آپ اللہ تعالیٰ کے مال کے مصارف میں خرچ کیا کرتے تھے۔ رسول اللہ ﷺ نے اپنی زندگی میں یہ جائیداد انہیں مصارف میں خرچ کی۔ پھر جب آپ کی وفات ہو گئی تو حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ مجھے رسول اللہ ﷺ کا خلیفہ بنایا گیا ہے۔ اس لئے انہوں نے اسے اپنے قبضہ میں لے لیا اور اسے انہیں مصارف میں خرچ کرتے رہے جس میں رسول اللہ ﷺ خرچ کیا کرتے تھے اور آپ لوگ یہیں موجود تھے۔ اس کے بعد حضرت عمر رضی اللہ عنہ حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت عباس رضی اللہ عنہ کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا۔ آپ لوگوں کو معلوم ہے کہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے بھی وہی طریقہ اختیار کیا، جیسا کہ آپ لوگوں کو بھی اس کا اقرار ہے۔ اور اللہ کی قسم وہ اپنے اس طرز عمل میں سچے، مخلص، صحیح راستے پر اور حق کی پیروی کرنے والے تھے۔ پھر اللہ تعالیٰ نے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کو بھی اٹھالیا، میں نے کہا کہ چونکہ مجھے رسول اللہ ﷺ اور حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کا خلیفہ بنایا گیا ہے۔ اس لئے میں اس جائیداد پر اپنی خلافت کے دو سالوں سے قابض ہوں اور اسے انہی مصارف میں صرف کرتا ہوں جن میں رسول اللہ ﷺ اور حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے کیا تھا۔ اور اللہ تعالیٰ جانتا ہے کہ میں بھی اپنے طرز عمل میں سچا، مخلص، صحیح راستے پر اور حق کی پیروی کرنے والا ہوں۔ پھر آپ دونوں میرے پاس آئے ہیں۔ آپ دونوں ایک ہی ہیں اور آپ کا معاملہ بھی ایک ہے۔ پھر آپ میرے پاس آئے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی مراد حضرت عباس رضی اللہ عنہ سے تھی۔ تو میں نے آپ دونوں کے سامنے یہ بت صاف کہہ دی تھی کہ رسول کریم ﷺ فرما گئے تھے کہ ”ہمارا ترکہ تقسیم نہیں ہوتا۔ ہم جو کچھ چھوڑ جائیں وہ صدقہ ہے۔“ پھر جب وہ جائیداد بطور انتظام میں آپ دونوں کو دے دوں تو میں نے آپ سے کہا کہ اگر آپ چاہیں تو میں یہ

فَعَمِلَ ذَلِكَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ حَيَاتَهُ. ثُمَّ تُوَفِّيَ النَّبِيُّ ﷺ، فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: فَأَنَا وَلِيُّ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ. فَقَبِضَهُ أَبُو بَكْرٍ، فَعَمِلَ فِيهِ بِمَا عَمِلَ بِهِ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، وَأَنْتُمْ حِينَئِذٍ. فَأَقْبَلَ عَلِيٌّ وَعَبَّاسٌ، وَقَالَ: تَذَكُرَانِ أَنْ أَبَا بَكْرٍ فِيهِ كَمَا تَقُولَانِ، وَاللَّهِ يَعْلَمُ إِنَّهُ فِيهِ لَصَادِقٌ بَارٌّ رَاشِدٌ تَابِعٌ لِلْحَقِّ. ثُمَّ تُوَفِّيَ اللَّهُ أَبَا بَكْرٍ، فَقُلْتُ: أَنَا وَلِيُّ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَأَبِي بَكْرٍ، فَقَبِضْتُهُ سَنَتَيْنِ مِنْ إِمَارَتِي أَعْمَلُ فِيهِ بِمَا عَمِلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَأَبُو بَكْرٍ، وَاللَّهِ يَعْلَمُ أَنِّي فِيهِ صَادِقٌ بَارٌّ رَاشِدٌ تَابِعٌ لِلْحَقِّ. ثُمَّ جِئْتُمَانِي كِلَاكُمَا وَكَلِمَتُكُمَا وَاحِدَةٌ، وَأَمْرُكُمَا جَمِيعٌ، فَجِئْتَنِي (بِعَنِي عَبَّاسًا) فَقُلْتُ لَكُمَا: إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ، قَالَ: «لَا نُورَثُ، مَا تَرَكْنَا صَدَقَةٌ» فَلَمَّا بَدَأَ لِي أَنْ أَدْفَعَهُ إِلَيْكُمَا، قُلْتُ: إِنَّ سِتْمًا دَفَعْتُهُ إِلَيْكُمَا، عَلَيٌّ أَنْ عَلَيْكُمَا عَهْدَ اللَّهِ وَمِيثَاقَهُ، لَتَعْمَلَانِ فِيهِ بِمَا عَمِلَ فِيهِ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَأَبُو بَكْرٍ، وَمَا عَمِلْتُ فِيهِ مُذْ وَكَلِمَتُ، وَإِلَّا فَلَا تُكَلِّمَانِي. فَقُلْتُمَا: أَدْفَعُهُ إِلَيْنَا بِذَلِكَ، فَدَفَعْتُهُ إِلَيْكُمَا. أَفَتَلْتَمِسَانِ مِنِّي قِضَاءَ غَيْرِ

ذَلِكَ؟ فَوَاللَّهِ الَّذِي يَأْذِنُهُ تَقْوَمُ السَّمَاءُ
وَالْأَرْضُ! لَا أَقْضِي فِيهِ بَعْضَاءَ غَيْرِ ذَلِكَ
حَتَّى تَقْوَمَ السَّاعَةُ، فَإِنْ عَجَزْتُمْ عَنْهُ
فَادْفَعَا إِلَيَّ، فَأَنَا أَكْفِيكُمْأَهُ.

جائیداد آپ کو دے سکتا ہوں۔ لیکن شرط یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے سامنے کئے ہوئے عہد کی تمام ذمہ داریوں کو آپ پورا کریں۔ آپ لوگوں کو معلوم ہے کہ رسول اللہ ﷺ اور ابو بکر رضی اللہ عنہما نے اور خود میں نے، جب سے میں خلیفہ بنا ہوں، اس جائیداد کے معاملہ میں کس طرز عمل کو اختیار کیا ہوا ہے۔ اگر یہ شرط آپ کو منظور نہ ہو تو پھر مجھ سے اس کے بارے میں آپ لوگ بات نہ کریں۔ آپ لوگوں نے اس پر کہا کہ ٹھیک ہے۔ آپ اسی شرط پر وہ جائیداد ہمارے حوالے کر دیں۔ چنانچہ میں نے اسے آپ لوگوں کے حوالے کر دیا۔ کیا آپ حضرات اس کے سوا کوئی اور فیصلہ اس سلسلے میں مجھ سے کروانا چاہتے ہیں؟ اس اللہ کی قسم جس کے حکم سے آسمان و زمین قائم ہیں، قیامت تک میں اس کے سوا کوئی اور فیصلہ نہیں کر سکتا۔ اگر آپ لوگ (شرط کے مطابق اس کے انتظام سے) عاجز ہیں تو وہ جائیداد مجھے واپس کر دیں۔ میں خود اس کا انتظام کر لوں گا۔

أخرجه البخاري في : ٤٦ - كتاب المغازي : ١٤ - باب حديث بني النضير.

(١٦) باب قول النبي ﷺ لا نورث

(١٦) نبی اکرم ﷺ کا فرمان کہ ”ہمارے ترکے

ما ترکنا فهو صدقة

کا کوئی وارث نہیں بلکہ وہ صدقہ ہے“

١١٤٨ - حديث عائشة رضي الله عنها،
أَنَّ أَرْوَاجَ النَّبِيِّ ﷺ، حِينَ تُوْفِّي رَسُولُ
اللَّهِ ﷺ، أَرَدَنَ أَنْ يَنْعَنَ عُثْمَانَ إِلَى أَبِي
بَكْرٍ يَسْأَلُهُ مِيرَاثَهُمْ، فَقَالَتْ عَائِشَةُ :
أَلَيْسَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : «لَا نُورَثُ،
مَا تَرَكَنَا صَدَقَةٌ»؟.

١١٣٨ - حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ جب رسول کریم ﷺ کی وفات ہوئی تو آپ کی بیویوں نے چاہا کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے پاس اپنی میراث طلب کرنے کے لئے بھیجیں۔ پھر حضرت عائشہ نے یاد دلایا کیا آنحضرت ﷺ نے نہیں فرمایا تھا کہ ہماری وراثت تقسیم نہیں ہوتی۔ ہم جو کچھ چھوڑ جائیں وہ سب صدقہ ہے۔

أخرجه البخاري في : ٨٥ - كتاب الفرائض : ٣ - باب قول النبي ﷺ : لا نورث ما تركنا صدقة.

۱۱۴۹- حدیث عائِشَة ، أَنَّ فَاطِمَةَ عَلِيَّهَا السَّلَامُ ، بِنْتُ النَّبِيِّ ﷺ ، أُرْسِلَتْ إِلَى أَبِي بَكْرٍ تَسْأَلُهُ مِيرَاثَهَا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ ، مِمَّا أَفَاءَ اللَّهُ عَلَيْهِ بِالْمَدِينَةِ وَفَدَكَ ﷺ ، وَمَا بَقِيَ مِنْ خُمْسِ خَيْبَرَ . فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ : إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ ، قَالَ : «لَا نُورَثُ ، مَا تَرَكْنَا صَدَقَةً» ، إِنَّمَا يَأْكُلُ آلُ مُحَمَّدٍ ﷺ فِي هَذَا الْمَالِ وَإِنِّي ، وَاللَّهِ ! لَا أُغَيِّرُ شَيْئًا مِنْ صَدَقَةِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ عَنْ جَالِهَا الَّتِي كَانَتْ عَلَيْهَا فِي عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ ، وَلَا عَمَلَنَّ فِيهَا بِمَا عَمِلَ بِهِ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ . فَأَبَى أَبُو بَكْرٍ أَنْ يَدْفَعَ إِلَيَّ فَاطِمَةَ مِنْهَا شَيْئًا . فَوَجَدْتُ فَاطِمَةَ عَلَى أَبِي بَكْرٍ فِي ذَلِكَ ، فَهَجَرْتُهُ ، فَلَمْ نُكَلِّمُهُ حَتَّى تُوفِّيتُ . وَعَاشَتْ بَعْدَ النَّبِيِّ ﷺ سِتَّةَ أَشْهُرٍ ، فَلَمَّا تُوفِّيتُ دَفَنَهَا زَوْجُهَا عَلِيٌّ لَيْلًا ، وَلَمْ يُؤْذِنْ بِهَا أَبَا بَكْرٍ ، وَصَلَّى عَلَيْهَا . وَكَانَ لِعَلِيِّ مِنَ النَّاسِ وَجَّةٌ حَيَاةَ فَاطِمَةَ . فَلَمَّا تُوفِّيتُ اسْتَتَكَّرَ عَلِيُّ وَجُوهَ النَّاسِ ، فَالْتَمَسَ مُصَالِحَةَ أَبِي بَكْرٍ وَمُبَايَعَتَهُ ، وَلَمْ يَكُنْ يُبَايِعُ تِلْكَ الْأَشْهُرَ . فَأَرْسَلَ إِلَيَّ أَبِي بَكْرٍ : أَنْ آتِنَا ، وَلَا يَأْتِنَا أَحَدٌ مَعَكَ (كَرَاهِيَةً

۱۱۴۹- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ کی صاحبزادی حضرت فاطمہؑ نے حضرت ابو بکر صدیقؓ کے پاس کسی کو بھیجا اور اپنی میراث کا مطالبہ کیا۔ رسول اللہ ﷺ کے اس مال سے جو آپ کو اللہ تعالیٰ نے مدینہ اور فدک میں عنایت فرمایا تھا اور خیبر کا جو پانچواں حصہ رہ گیا تھا۔ حضرت ابو بکرؓ نے یہ جواب دیا کہ آنحضرت ﷺ نے خود ہی ارشاد فرمایا تھا کہ ہم پیغمبروں کا کوئی وارث نہیں ہوتا، ہم جو کچھ چھوڑ جائیں وہ سب صدقہ ہوتا ہے، البتہ آل محمد ﷺ اسی مال سے کھاتی رہے گی اور میں خدا کی قسم جو صدقہ حضور اکرم ﷺ چھوڑ گئے ہیں اس میں کسی قسم کا تغیر نہیں کروں گا جس حال میں وہ آل حضرت ﷺ کے عہد میں تھا اب بھی اسی طرح رہے گا اور اس میں (اس کی تقسیم وغیرہ میں) میں بھی وہی طرز عمل اختیار کروں گا جو رسول اللہ ﷺ کا اپنی زندگی میں تھا۔ غرض حضرت ابو بکرؓ نے حضرت فاطمہؑ کو کچھ بھی دینا منظور نہ کیا اس پر حضرت فاطمہؑ حضرت ابو بکرؓ کی طرف سے خفا ہو گئیں اور ان سے ترک ملاقات کر لیا اور اس کے بعد وفات تک ان سے کوئی گفتگو نہیں کی۔ حضرت فاطمہؑ آنحضرت ﷺ کے بعد چھ مہینے تک زندہ رہیں جب ان کی وفات ہوئی تو ان کے شوہر حضرت علیؓ نے انہیں رات میں دفن کر دیا اور حضرت ابو بکرؓ کو اس کی خبر نہیں دی اور خود ان کی نماز جنازہ پڑھ لی۔ حضرت فاطمہؑ جب تک زندہ رہیں حضرت علیؓ پر لوگ بہت توجہ رکھتے رہے لیکن ان کی وفات کے بعد انہوں نے دیکھا کہ اب لوگوں کے منہ ان کی طرف سے پھرے ہوئے ہیں اس وقت انہوں نے حضرت ابو بکرؓ سے صلح کر لینا اور ان سے بیعت کر لینا چاہا۔ اس سے پہلے چھ ماہ تک انہوں نے حضرت ابو بکرؓ سے بیعت نہیں کی تھی پھر انہوں نے حضرت ابو بکرؓ کو بلا بھیجا اور کہلا بھیجا کہ آپ صرف تمہا آئیں اور کسی کو اپنے ساتھ نہ لائیں۔ ان

کو یہ منظور تھا نہ کہ حضرت عمرؓ ان کے ساتھ آئیں۔ حضرت عمرؓ نے حضرت ابو بکرؓ سے کہا کہ اللہ کی قسم آپ تنہا ان کے پاس نہ جائیں۔ حضرت ابو بکرؓ نے کہا کیوں وہ میرے ساتھ کیا کریں گے۔ میں تو خدا کی قسم ضرور ان کے پاس جاؤں گا۔ آخر آپ حضرت علیؓ کے یہاں گئے۔ حضرت علیؓ نے خدا کو گواہ کیا اس کے بعد فرمایا آپ کے فضل و کمال اور جو کچھ اللہ تعالیٰ نے آپ کو بخشا ہے سب کا ہمیں اقرار ہے جو خیر و امتیاز آپ کو اللہ تعالیٰ نے دیا تھا ہم نے اس میں کوئی ریس بھی نہیں کی، لیکن آپ نے ہمارے ساتھ زیادتی کی (کہ خلافت کے معاملہ میں ہم سے کوئی مشورہ نہیں لیا) ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ اپنی قرابت کی وجہ سے اپنا حق سمجھتے تھے (کہ آپ ہم سے مشورہ کرتے) حضرت ابو بکرؓ پر ان باتوں سے گریہ طاری ہو گیا اور جب بات کرنے کے قابل ہوئے تو فرمایا اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے رسول اللہ ﷺ کی قرابت کے ساتھ صلہ رحمی مجھے اپنی قرابت سے زیادہ عزیز ہے لیکن میرے اور آپ لوگوں کے درمیان ان اموال کے سلسلے میں جو اختلاف ہوا ہے تو میں اس میں حق اور خیر سے نہیں ہٹا ہوں اور اس سلسلہ میں جو راستہ میں نے حضور اکرم ﷺ کا دیکھا خود میں نے بھی اسی کو اختیار کیا۔ حضرت علیؓ نے اس کے بعد حضرت ابو بکرؓ سے کہا کہ دوپہر کے بعد میں آپ سے بیعت کروں گا چنانچہ ظہر کی نماز سے فارغ ہو کر حضرت ابو بکرؓ منبر پر آئے اور خطبہ کے بعد حضرت علیؓ کے معاملے کا اور ان کے اب تک بیعت نہ کرنے کا ذکر کیا اور وہ عذر بھی بیان کیا جو حضرت علیؓ نے پیش کیا تھا پھر حضرت علیؓ نے استغفار اور شہادت کے بعد حضرت ابو بکرؓ کا حق اور ان کی بزرگی بیان کی اور فرمایا کہ جو کچھ میں نے کیا ہے اس کا باعث حضرت ابو بکرؓ سے حسد نہیں تھا اور نہ ان کے اس فضل و کمال کا

لِمَحْضَرِ عُمَرَ فَقَالَ عُمَرُ : لَا ، وَاللَّهِ لَا تَدْخُلُ عَلَيْهِمْ وَحَدَّكَ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ : وَمَا عَسَيْتُهُمْ أَنْ يَفْعَلُوا بِي؟ وَاللَّهِ لَا يَنْهُهُمْ. فَدَخَلَ عَلَيْهِمْ أَبُو بَكْرٍ ، فَتَشَهَّدَ عَلِيٌّ ، فَقَالَ : إِنَّا قَدْ عَرَفْنَا فَضْلَكَ وَمَا أَعْطَاكَ اللَّهُ ، وَلَمْ نَنْفَسْ عَلَيْكَ خَيْرًا سَاقَهُ اللَّهُ إِلَيْكَ ، وَلَكِنَّكَ اسْتَبَدَّدْتَ عَلَيْنَا بِالْأَمْرِ ، وَكُنَّا نَرَى ، لِقَرَابَتِنَا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ ، نَصِيبًا حَتَّى فَاضَتْ عَيْنَا أَبِي بَكْرٍ. فَلَمَّا تَكَلَّمَ أَبُو بَكْرٍ قَالَ : وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ! لِقَرَابَةِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَحَبُّ إِلَيَّ أَنْ أَصِلَ مِنْ قَرَابَتِي ، وَأَمَّا الَّذِي شَحَرَ بَيْنِي وَبَيْنَكُمْ مِنْ هَذِهِ الْأَمْوَالِ فَلَمْ أَلْ فِيهَا عَنِ الْخَيْرِ ، وَلَمْ أَتْرُكْ أَمْرًا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَصْنَعُهُ فِيهَا إِلَّا صَنَعْتُهُ. فَقَالَ عَلِيٌّ لِأَبِي بَكْرٍ : مَوْعِدُكَ الْعَشِيَّةَ لِلْبَيْعَةِ. فَلَمَّا صَلَّى أَبُو بَكْرٍ الظُّهْرَ ، رَفِيَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَتَشَهَّدَ ، وَذَكَرَ شَأْنَ عَلِيٍّ وَتَخَلَّفَهُ عَنِ الْبَيْعَةِ ، وَعَذَرَهُ بِالَّذِي اعْتَذَرَ إِلَيْهِ. ثُمَّ اسْتَغْفَرَ ، وَتَشَهَّدَ عَلِيٌّ ، فَعَظَّمَ حَقَّ أَبِي بَكْرٍ ، وَحَدَّثَ أَنَّهُ لَمْ يَحْمِلْهُ عَلَى الَّذِي صَنَعَ ، نَفَاسَةً عَلَى أَبِي بَكْرٍ ، وَلَا إِنْكَارًا لِلَّذِي فَضَّلَهُ اللَّهُ بِهِ

وَلَكِنَّا نَرَىٰ لَنَا فِي هَذَا الْأَمْرِ نَصِيبًا ،
فَاسْتَبَدَّ عَلَيْنَا ، فَوَجَدْنَا فِي أَنْفُسِنَا . فَسُرَّ
بِذَلِكَ الْمُسْلِمُونَ ، وَقَالُوا : أَصَبْتَ .
وَكَانَ الْمُسْلِمُونَ إِلَىٰ عَلِيٍّ قَرِيبًا ، حِينَ
رَاجَعَ الْأَمْرَ الْمَعْرُوفَ .

انکار مقصود تھا جو اللہ تعالیٰ نے انہیں عنایت فرمایا۔ یہ بات ضرور تھی کہ ہم اس معاملہ خلافت میں اپنا حق سمجھتے تھے (کہ ہم سے مشورہ لیا جاتا) ہمارے ساتھ یہی زیادتی ہوئی تھی جس سے ہمیں رنج پہنچا۔ مسلمان اس واقعہ پر بہت خوش ہوئے اور کہا کہ آپ نے درست فرمایا۔ جب حضرت علیؑ نے اس معاملہ میں یہ مناسب راستہ اختیار کر لیا تو مسلمان ان سے خوش ہو گئے اور حضرت علیؑ سے اور زیادہ محبت کرنے لگے جب دیکھا کہ انہوں نے اچھی بات اختیار کر لی ہے۔

أخرجه البخاري في : ٦٤ - كتاب المغازي : ٣٨ - باب غزوة خيبر .

١١٥٠ - حَدِيثٌ عَائِشَةَ أُمُّ الْمُؤْمِنِينَ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا ، أَنَّ فَاطِمَةَ عَلَيْهَا السَّلَامُ ،
ابْنَةَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ ، سَأَلَتْ أَبَا بَكْرٍ
الصَّدِيقَ ، بَعْدَ وَفَاةِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ ، أَنْ
يَقْسِمَ لَهَا مِيرَاثَهَا مَا تَرَكَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ،
مِمَّا أَفَاءَ اللَّهُ عَلَيْهِ . فَقَالَ لَهَا أَبُو بَكْرٍ : إِنَّ
رَسُولَ اللَّهِ ﷺ ، قَالَ : «لَا نُورَثُ ، مَا
تَرَكَنَا صَدَقَةٌ» فَغَضِبَتْ فَاطِمَةُ بِنْتُ رَسُولِ
اللَّهِ ﷺ ، فَهَجَرَتْ أَبَا بَكْرٍ ، فَلَمْ تَزَلْ
مُهَاجِرَتَهُ حَتَّى تُوُفِّيَتْ وَعَاشَتْ بَعْدَ رَسُولِ
اللَّهِ ﷺ سِتَّةَ أَشْهُرٍ . قَالَتْ : وَكَانَتْ
فَاطِمَةُ تَسْأَلُ أَبَا بَكْرٍ نَصِيبَهَا مِمَّا تَرَكَ
رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مِنْ خَيْرٍ وَفَدَاكَ ، وَصَدَقَتَهُ
بِالْمَدِينَةِ . فَأَبَى أَبُو بَكْرٍ عَلَيْهَا ذَلِكَ . وَقَالَ :
لَسْتُ تَارِكًا شَيْئًا كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ

۱۱۵۰۔ ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ کی صاحبزادی حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے آنحضرت ﷺ کی وفات کے بعد حضرت ابو بکرؓ سے مطالبہ کیا تھا کہ آنحضرت ﷺ کے اس ترکہ سے انہیں ان کی میراث کا حصہ دلایا جائے جو اللہ نے آپؐ کو فے کی صورت میں دیا تھا (جیسے فدک وغیرہ) حضرت ابو بکر صدیقؓ نے ان سے کہا کہ آنحضرت ﷺ نے (اپنی حیات میں) فرمایا تھا کہ ہمارا (گروہ انبیاء علیہم السلام کا) ورثہ تقسیم نہیں ہوتا ہمارا ترکہ صدقہ ہے۔ حضرت فاطمہؑ یہ سن کر غصہ ہو گئیں اور حضرت ابو بکرؓ سے ترک ملاقات کی اور وفات تک ان سے نہ ملیں۔ وہ رسول اللہ ﷺ کے بعد چھ مہینے زندہ رہی تھیں۔ حضرت عائشہ صدیقہؓ نے کہا کہ فاطمہؑ نے رسول اللہ ﷺ کے خیر اور فدک اور مدینہ کے صدقے کی وراثت کا مطالبہ حضرت ابو بکر صدیقؓ سے کیا تھا۔ حضرت ابو بکرؓ کو اس سے انکار تھا۔ انہوں نے کہا کہ میں کسی بھی ایسے عمل کو نہیں چھوڑ سکتا جسے رسول اللہ ﷺ اپنی زندگی میں کرتے رہے تھے۔ میں ہر ایسے عمل کو ضرور کروں گا۔ مجھے ڈر ہے کہ اگر میں نے حضور اکرم ﷺ کا کوئی بھی عمل چھوڑا تو میں حق سے منحرف ہو جاؤں گا۔ (حضرت عائشہؓ نے کہا کہ) پھر رسول اللہ

ﷺ کا مدینہ کا جو صدقہ تھا وہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت عباس رضی اللہ عنہ کو (اپنے عہد خلافت میں) دے دیا۔ البتہ خیبر اور فدک کی جائیداد کو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے روک رکھا۔ اور فرمایا کہ یہ دونوں رسول اللہ ﷺ کا صدقہ ہیں۔ اور ان حقوق کے لئے جو وقتی طور پر پیش آتے یا وقتی حادثات کے لئے رکھی تھیں۔ یہ جائیدادیں اس شخص کے اختیار میں رہیں گی جو خلیفہ وقت ہو۔ (زہری نے کہا) چنانچہ ان دونوں جائیدادوں کا انتظام آج تک (بذریعہ حکومت) اسی طرح ہوتا چلا آتا ہے۔

أخرجه البخاري في : ۵۷ - كتاب فرض الخمس : ۱ - باب فرض الخمس .

۱۱۵۱ - حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو آدمی میرے وارث ہیں وہ روپیہ اشرفی اگر میں چھوڑ جاؤں۔ تو تقسیم نہ کریں۔ وہ میری بیویوں کا خرچ اور جائیداد کا اہتمام کرنے والے کا خرچ نکالنے کے بعد صدقہ ہے۔

۱۱۵۱ - حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ ، قَالَ : «الَّذِي يَتَّقِي رِثَتِي دِينَارًا ، مَا تَرَكَتُ ، بَعْدَ نَفَقَةِ نِسَائِي وَمَتُونَةِ عَامِلِي ، فَهُوَ صَدَقَةٌ» .

أخرجه البخاري في : ۵۵ - كتاب الوصايا : ۳۲ - باب نفقة القيم للوقف .

(۱۹) قیدی کو باندھنا، قید کرنا اور اس کو مفت چھوڑ دینا جائز ہے

(۱۹) باب ربط الأسير وحبسه وجواز المن عليه

۱۱۵۲ - حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے نجد کی طرف کچھ سوار بھیجے۔ وہ قبیلہ بنو حنیفہ کے (سرداروں میں سے) ایک شخص، ثمامہ بن اہمال کو پکڑ کر لائے اور مسجد نبوی کے ایک ستون سے باندھ دیا، حضور اکرم ﷺ باہر تشریف لائے اور پوچھا ثمامہ تو کیا سمجھتا ہے (میں تیرے ساتھ کیا کروں گا) اس نے کہا محمد! میرے پاس خیر ہے (اس کے باوجود) اگر آپ مجھے قتل کر دیں تو آپ ایک شخص کو قتل کریں گے جو خونى ہے۔ اس نے جنگ میں مسلمانوں کو مارا ہے اور اگر آپ مجھ پر احسان کریں گے تو ایک ایسے شخص پر احسان کریں گے جو (احسان کرنے والے کا) شکر یہ ادا کرتا ہے،

۱۱۵۲ - حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ، قَالَ : بَعَثَ النَّبِيُّ ﷺ خِيَلًا قِبَلَ نَجْدٍ ، فَجَاءَتْ بِرَجُلٍ مِنْ بَنِي حَنِيفَةَ يُقَالُ لَهُ ثُمَامَةُ بْنُ أُثْمَالٍ ، فَرَبَطُوهُ بِسَارِيَةٍ مِنْ سَوَارِي الْمَسْجِدِ ، فَخَرَجَ إِلَيْهِ النَّبِيُّ ﷺ ، فَقَالَ : «مَا عِنْدَكَ يَا ثُمَامَةُ؟» فَقَالَ : عِنْدِي خَيْرٌ يَا مُحَمَّدُ! إِنْ تَقْتُلَنِي تَقْتُلْ ذَا دَمٍ ، وَإِنْ تُنْعِمَ تُنْعِمَ عَلَيَّ شَاكِرٍ ، وَإِنْ كُنْتَ تُرِيدُ الْمَالَ

فَسَلَّ مِنْهُ مَا شِئْتَ. حَتَّى كَانَ الْعَدُوُّ. ثُمَّ قَالَ لَهُ: «مَا عِنْدَكَ يَا ثُمَامَةُ؟» قَالَ: مَا قُلْتُ لَكَ، إِنْ تَنْعِمَ تَنْعِمَ عَلَيَّ شَاكِرٍ. فَتَرَكَهُ حَتَّى كَانَ بَعْدَ الْعَدِيِّ. فَقَالَ: «مَا عِنْدَكَ يَا ثُمَامَةُ؟» فَانْطَلَقَ إِلَى نَجْلِ قَرِيبٍ مِنَ الْمَسْجِدِ فَاغْتَسَلَ، ثُمَّ دَخَلَ الْمَسْجِدَ فَقَالَ: أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ. يَا مُحَمَّدًا وَاللَّهِ! مَا كَانَ عَلَى الْأَرْضِ وَجْهٌ أَبْغَضَ إِلَيَّ مِنْ وَجْهِكَ، فَقَدْ أَصْبَحَ وَجْهَكَ أَحَبَّ الْوُجُوهِ إِلَيَّ. وَاللَّهِ مَا كَانَ مِنْ دِينٍ أَبْغَضَ إِلَيَّ مِنْ دِينِكَ، فَأَصْبَحَ دِينِكَ أَحَبَّ الدِّينِ إِلَيَّ. وَاللَّهِ! مَا كَانَ مِنْ بَلَدٍ أَبْغَضَ إِلَيَّ مِنْ بَلَدِكَ، فَأَصْبَحَ بَلَدِكَ أَحَبَّ الْبِلَادِ إِلَيَّ، وَإِنَّ حَيْلَكَ أَخَذْتَنِي وَأَنَا أُرِيدُ الْعُمْرَةَ، فَمَاذَا تَرَى؟ فَبَشَّرَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَأَمَرَهُ أَنْ يَعْتَمِرَ. فَلَمَّا قَدِمَ مَكَّةَ، قَالَ قَائِلٌ: صَبَوْتُ قَالَ: لَا، وَلَكِنْ أَسْلَمْتُ مَعَ مُحَمَّدٍ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، وَلَا، وَاللَّهِ! لَا يَأْتِيكُمْ مِنَ الْيَمَامَةِ حَبَّةٌ حِنْطَةٍ حَتَّى يَأْذَنَ فِيهَا النَّبِيُّ ﷺ.

لیکن اگر آپ کو مال مطلوب ہو تو جتنا چاہیں مجھ سے مال طلب کر سکتے ہیں۔ حضور اکرم ﷺ وہاں سے چلے آئے، دوسرے دن آپ نے پھر پوچھا ثمامہ اب تو کیا سمجھتا ہے! اس نے کہا، وہی جو میں پہلے کہہ چکا ہوں کہ اگر آپ نے احسان کیا تو ایک ایسے شخص پر احسان کریں گے جو شکر ادا کرتا ہے۔ آنحضرت ﷺ پھر چلے گئے۔ تیسرے دن پھر آپ نے اس سے پوچھا اب تو کیا سمجھتا ہے ثمامہ؟ اس نے کہا کہ وہی جو میں آپ سے پہلے کہہ چکا ہوں۔ رسول اللہ ﷺ نے صحابہ سے فرمایا کہ ثمامہ کو چھوڑ دو (رسی کھول دی گئی) تو وہ مسجد نبوی سے قریب ایک بلغ میں گئے اور غسل کر کے مسجد نبوی میں حاضر ہوئے اور پڑھا۔ ”اشھدان لا الہ الا اللہ واشھدان محمد رسول اللہ“ اور کہا کہ محمد اللہ کی قسم روئے زمین پر کوئی چہرہ آپ کے چہرے سے زیادہ میرے لئے برا نہیں تھا لیکن آج آپ کے چہرے سے زیادہ مجھے کوئی چہرہ محبوب نہیں ہے۔ اللہ کی قسم کوئی دین آپ کے دین سے زیادہ مجھے برا نہیں لگتا تھا، لیکن آج آپ کا دین مجھے سب سے زیادہ پسندیدہ اور عزیز ہے۔ اللہ کی قسم کوئی شہر آپ کے شہر سے زیادہ مجھے برا نہیں لگتا تھا لیکن آج آپ کا شہر میرا سب سے زیادہ محبوب شہر ہے۔ آپ کے سواروں نے مجھے پکڑا تو میں عمرہ کا ارادہ کر چکا تھا۔ آپ کا کیا حکم ہے؟ رسول اللہ ﷺ نے انہیں بشارت دی اور عمرہ ادا کرنے کا حکم دیا۔ جب وہ مکہ پہنچے تو کسی نے کہا کہ وہ بے دین ہو گئے ہیں۔ انہوں نے جواب دیا کہ نہیں بلکہ میں محمد ﷺ کے ساتھ ایمان لے آیا ہوں اور خدا کی قسم اب تمہارے یہاں یمامہ سے گیہوں کا ایک دانہ بھی اس وقت تک نہیں آئے گا جب تک نبی کریم ﷺ اجازت نہ دے دیں۔

أخرجه البخاري في : ٦٤ - كتاب المغازي : ٧٠ - باب وفد بني حنيفة وحديث ثمامة ابن أثال.

(۲۰) باب إجلاء اليهود من الحجاز

(۲۰) یہودیوں کو حجاز سے نکال دینے کا بیان

۱۱۵۳- حدیث أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ ، قَالَ :
 بَيْنَمَا نَحْنُ فِي الْمَسْجِدِ ، إِذْ حَرَجَ عَلَيْنَا
 رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ، فَقَالَ : «انْطَلِقُوا إِلَى
 يَهُودَ». فَحَرَجْنَا مَعَهُ حَتَّى جِئْنَا بَيْتَ
 الْمُدْرَاسِ ، فَقَامَ النَّبِيُّ ﷺ فَادَاهُمْ : «يَا
 مَعْشَرَ يَهُودَ! أَسْلِمُوا تَسْلَمُوا» فَقَالُوا: قَدْ
 بَلَّغْتَ ، يَا أَبَا الْقَاسِمِ! فَقَالَ : «ذَلِكَ
 أُرِيدُ». ثُمَّ قَالَهَا الثَّانِيَةَ . فَقَالُوا : قَدْ بَلَّغْتَ ،
 يَا أَبَا الْقَاسِمِ! ثُمَّ قَالَ الثَّلَاثَةَ ؛ فَقَالَ :
 «اعْلَمُوا أَنَّ الْأَرْضَ لِلَّهِ وَرَسُولِهِ ، وَإِنِّي
 أُرِيدُ أَنْ أُحْلِيَكُمْ ، فَمَنْ وَجَدَ مِنْكُمْ بِمَالِهِ
 شَيْئًا فَلْيَبِعْهُ ، وَإِلَّا فاعْلَمُوا أَنَّ الْأَرْضَ لِلَّهِ

۱۱۵۳- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہم مسجد میں تھے اور رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے اور فرمایا کہ یہودیوں کے پاس چلو۔ ہم آنحضرت ﷺ کے ساتھ روانہ ہوئے اور جب ہم ”بیت المدراس“ کے پاس پہنچے تو آنحضرت ﷺ نے انہیں آواز دی اے قوم یہود! اسلام لاؤ تم محفوظ ہو جاؤ گے۔ یہودیوں نے کہا۔ ابو القاسم آپ نے پتہ دیا۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ میرا بھی یہی مقصد ہے پھر آپ نے دوبارہ یہی فرمایا اور یہودیوں نے کہا کہ ابو القاسم آپ نے پتہ دیا۔ آنحضرت ﷺ نے تیسری مرتبہ یہی فرمایا۔ اور پھر فرمایا تمہیں معلوم ہونا چاہئے کہ زمین اللہ اور اس کے رسول کی ہے اور میں تمہیں جلا وطن کرتا ہوں۔ پس تم میں سے جس کے پاس مال ہو اسے چاہئے کہ جلا وطن ہونے سے پہلے اسے بیچ دے ورنہ جان لو کہ زمین اللہ اور اس کے رسول کی ہے۔

وَرَسُولِهِ». أخرجه البخاري في : ۸۹- كتاب الإكراه : ۲- باب في بيع المكروه ونحوه في الحق وغيره.

۱۱۵۴- حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ بنو نضیر اور قریظہ نے نبی کریم ﷺ سے (معاہدہ توڑ کر) لڑائی مول لی۔ اس لئے آپ نے قبیلہ بنو نضیر کو جلا وطن کر دیا لیکن قبیلہ بنو قریظہ کو جلا وطن نہیں کیا اور اس طرح ان پر احسان فرمایا۔ پھر بنو قریظہ نے بھی جنگ مول لی۔ اس لئے آپ نے ان کے مردوں کو قتل کر دیا۔ اور ان کی عورتوں، بچوں اور مال کو مسلمانوں میں تقسیم کر دیا۔ صرف بعض بنو قریظہ اس سے الگ قرار دیئے گئے تھے۔ کیونکہ وہ حضور ﷺ کی پناہ میں آ گئے تھے اس لئے آپ نے انہیں پناہ دی، اور انہوں نے اسلام قبول کر لیا تھا، حضور اکرم ﷺ نے مدینہ کے تمام

۱۱۵۴- حدیث ابنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا ، قَالَ : حَارَبَتِ النَّضِيرُ وَقُرَيْظَةُ ، فَأَجَلَى بَنِي النَّضِيرِ وَأَقْرَّ قُرَيْظَةَ وَمَنْ عَلَيْهِمْ ، حَتَّى حَارَبَتُ قُرَيْظَةَ ، فَقَتَلَ رِجَالَهُمْ ، وَقَسَمَ نِسَاءَهُمْ وَأَوْلَادَهُمْ وَأَمْوَالَهُمْ بَيْنَ الْمُسْلِمِينَ ، إِلَّا بَعْضَهُمْ ، لِحَقْوِ بِالنَّبِيِّ ﷺ . فَأَمَنَهُمْ وَأَسْلَمُوا . وَأَجَلَى يَهُودَ الْمَدِينَةَ كُلَّهُمْ ، بَنِي قَيْنُقَاعَ ، وَهُمْ رَهْطُ

یہودیوں کو جلا وطن کر دیا تھا، بنو قینقاع کو بھی جو حضرت
عبداللہ بن سلام ؓ کا قبیلہ تھا، یہودی حارثہ کو اور مدینہ کے
تمام یہودیوں کو۔

عَبْدُ اللَّهِ بْنِ سَلَامٍ، وَيَهُودَ بَنِي حَارِثَةَ،
وَكُلَّ يَهُودِ الْمَدِينَةِ.

أخرجه البخاري في : ٦٤ - كتاب المغازي : ١٤ - باب حديث بني النضير.

(۲۲) جو عہد توڑ ڈالے اس سے لڑائی درست
ہے اور محصورین قلعہ کو کسی عادل شخص کی
ٹالشی پر قلعہ سے باہر نکالنا جائز ہے

(۲۲) باب جواز قتال من نقض العهد ، وجواز
إنزال أهل الحصن على حكم حاكم عدل أهل
للحكم

۱۱۵۵- حضرت ابو سعید خدری ؓ نے بیان کیا کہ جب بنو
قویظہ سعد بن معاذ ؓ کی ٹالشی کی شرط پر ہتھیار ڈال کر قلعہ
سے اتر آئے، تو رسول کریم ﷺ نے انہیں (سعد ؓ کو)
بلایا۔ اور وہ قریب ہی ایک جگہ ٹھہرے ہوئے تھے (کیونکہ
زخمی تھے) حضرت سعد ؓ گدھے پر سوار ہو کر آئے، جب
وہ آپ کے قریب پہنچے تو آنحضرت ﷺ نے فرمایا، اپنے سردار
کے لیے کھڑے ہو جاؤ (اور ان کو سواری سے اتارو) آخر آپ
اتر کر آنحضرت ﷺ کے قریب آکر بیٹھ گئے۔ آپ نے فرمایا،
کہ ان لوگوں (بنو قویظہ) نے ٹالشی کی شرط پر ہتھیار ڈال
دیئے ہیں۔ (اس لئے ان کا فیصلہ کر دیں) انہوں نے کہا کہ پھر
میرا فیصلہ یہ ہے کہ ان میں جتنے آدمی لڑنے والے ہیں، انہیں
قتل کر دیا جائے، اور ان کی عورتوں اور بچوں کو غلام بنا لیا
جائے۔ آپ نے فرمایا، تو نے اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق
فیصلہ کیا ہے۔

۱۱۵۵- حَدِيثُ أَبِي سَعِيدٍ الْخَدْرِيِّ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: لَمَّا نَزَلَتْ بَنُو قُرَيْظَةَ عَلَى
حُكْمِ سَعْدٍ، هُوَ ابْنُ مُعَاذٍ، بَعَثَ رَسُولُ
اللَّهِ ﷺ، وَكَانَ قَرِيبًا مِنْهُ، فَجَاءَ عَلَى
حِمَارٍ، فَلَمَّا دَنَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ:
«قَوْمُوا إِلَيَّ سَيِّدِكُمْ» فَجَاءَ فَجَلَسَ إِلَيَّ
رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، فَقَالَ لَهُ: «إِنَّ هَؤُلَاءِ
نَزَلُوا عَلَى حُكْمِكَ» قَالَ: فَإِنِّي أَحْكُمُ أَنْ
تُقْتَلَ الْمُقَاتِلَةُ، وَأَنْ تُسَبَى الذَّرِيَّةُ. قَالَ:
«الْقَدْ حَكَمْتَ فِيهِمْ بِحُكْمِ الْمَلِكِ».

أخرجه البخاري في : ٥٦ - كتاب الجهاد : ١٦٨ - باب إذا نزل العدو على حكم رجل.

۱۱۵۶- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ غزوہ
خندق کے موقع پر حضرت سعد ؓ زخمی ہو گئے تھے۔ قریش
کے ایک کافر شخص، حبان بن عوف نے ان پر تیر چلایا تھا۔ اور

۱۱۵۶- حَدِيثُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا،
قَالَتْ: أُصِيبَ سَعْدٌ يَوْمَ الْخَنْدَقِ، رَمَاهُ
رَجُلٌ مِنْ قُرَيْشٍ يُقَالُ لَهُ حَبَّانُ بْنُ الْعَرَفَةِ،

۱۱۵۵- حضرت سعد کا فیصلہ حالات حاضرہ کے تحت بالکل مناسب تھا۔ اور اس کے بغیر قیام امن ناممکن تھا۔ وہ بنو قویظہ کے یہودیوں کی فطرت سے
واقف تھے۔ ان کا یہ فیصلہ یہودی شریعت کے مطابق تھا۔ (راز)

وہ ان کے بازو کی رگ میں آکے لگا تھا۔ نبی کریم ﷺ نے ان کے لئے مسجد میں ایک ڈیرہ لگا دیا تھا، تاکہ قریب سے ان کی عیادت کرتے رہیں۔ پھر جب آپ غزوہ خندق سے واپس ہوئے اور ہتھیار رکھ کر غسل کیا تو جبریل علیہ السلام آپ کے پاس آئے۔ اور وہ اپنے سر سے غبار جھاڑ رہے تھے۔ انہوں نے حضور ﷺ سے کہا آپ نے ہتھیار رکھ دیئے۔ خدا کی قسم ابھی میں نے ہتھیار نہیں اتارے ہیں۔ آپ کو ان پر فوج کشی کرنی ہے۔ حضور ﷺ نے دریافت فرمایا کہ کن پر؟ تو انہوں نے بنو قریظہ کی طرف اشارہ کیا۔ رسول اللہ ﷺ بنو قریظہ تک پہنچے (اور یہودیوں نے اسلامی لشکر کے پندرہ دن کے سخت محاصرہ کے بعد) سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کو ثالث مان کر ہتھیار ڈال دیئے۔ نبی اکرم ﷺ نے حضرت سعد کو فیصلہ کا اختیار دیا۔ سعد نے کہا کہ میں ان کے بارے میں فیصلہ کرتا ہوں کہ جتنے لوگ ان کے جنگ کرنے کے قابل ہیں وہ قتل کر دیئے جائیں، اور ان کی عورتیں اور بچے قید کر لئے جائیں اور ان کا مال تقسیم کر لیا جائے۔

۳۰۔ باب مرجع النبی ﷺ من الأحزاب۔ أخرجه البخاري في : ۶۴ - كتاب المغازي :

۱۱۵۷۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے یہ دعا کی تھی ”اے اللہ! تو خوب جانتا ہے کہ اس سے زیادہ مجھے کوئی چیز عزیز نہیں کہ میں تیرے راستے میں اس قوم سے جہاد کروں جس نے تیرے رسول ﷺ کو جھٹلایا۔ اور انہیں ان کے وطن سے نکالا۔ اب ایسا معلوم ہوتا ہے کہ تو نے ہماری اور ان کی لڑائی ختم کر دی ہے۔ لیکن اگر قریش سے ہماری لڑائی کا کوئی بھی سلسلہ ابھی باقی ہو تو مجھے اس کے لئے زندہ رکھنا۔ یہاں تک کہ میں تیرے راستے میں ان سے جہاد کروں اور اگر لڑائی کے سلسلے کو تو نے ختم ہی کر دیا ہے تو میرے زخموں کو پھر سے ہرا کر دے اور اسی میں میری موت واقع کر دے۔“

رَمَاهُ فِي الْأَكْحَلِ ، فَضْرَبَ النَّبِيُّ ﷺ خَيْمَةً فِي الْمَسْجِدِ لِيَعُوذَهُ مِنْ قَرِيبٍ ، فَلَمَّا رَجَعَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مِنَ الْخَنْدَقِ وَضَعَ السَّلَاحَ وَاعْتَسَلَ ، فَأَتَاهُ جَبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَهُوَ يَنْفُضُ رَأْسَهُ مِنَ الْعُبَارِ ، فَقَالَ : قَدْ وَضَعْتَ السَّلَاحَ ! وَاللَّهِ مَا وَضَعْتُهُ ، اخْرُجْ إِلَيْهِمْ . قَالَ النَّبِيُّ ﷺ : « فَأَيْنَ ؟ » فَأَشَارَ إِلَى بَنِي قُرَيْظَةَ ، فَأَتَاهُمْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ، فَزَلُّوا عَلَى حُكْمِهِ ، فَرَدَّ الْحُكْمَ إِلَى سَعْدٍ . قَالَ : فَإِنِّي أَحْكُمُ فِيهِمْ أَنْ تُقْتَلَ الْمُقَاتِلَةُ ، وَأَنْ تُسَبَى النِّسَاءُ وَالذَّرِيَّةُ ، وَأَنْ تُقَسَمَ أَمْوَالُهُمْ .

۱۱۵۷۔ حَدِيثُ عَائِشَةَ ، أَنَّ سَعْدًا قَالَ : اللَّهُمَّ ! إِنَّكَ تَعْلَمُ أَنَّهُ لَيْسَ أَحَدٌ أَحَبَّ إِلَيَّ أَنْ أُجَاهِدَهُمْ فِيكَ مِنْ قَوْمٍ كَذَبُوا رَسُولَكَ ﷺ وَأَخْرَجُوهُ ؛ اللَّهُمَّ ! فَإِنِّي أَظُنُّ أَنَّكَ قَدْ وَضَعْتَ الْحَرْبَ بَيْنَنَا وَبَيْنَهُمْ ، فَإِن كَانَ بَقِيَ مِنْ حَرْبِ قُرَيْشٍ شَيْءٌ فَأَبْقِنِي لَهُ حَتَّى أُجَاهِدَهُمْ فِيكَ ؛ وَإِن كُنْتَ وَضَعْتَ الْحَرْبَ فَأَفْجُرْهَا وَاجْعَلْ مَوْتِي فِيهَا . فَأَنْفَجَرْتَ مِنْ لَيْتِي . فَلَمْ يَرُعْهُمْ ، وَفِي

اس دعا کے بعد سینے پر ان کا زخم پھر سے تازہ ہو گیا۔ مسجد میں قبیلہ بنو غفار کے کچھ صحابہؓ کا بھی ایک خیمہ تھا۔ خون ان کی طرف بہ کر آیا تو وہ گھبرائے اور انہوں نے کہا، اے خیمہ والو! تمہاری طرف سے یہ خون ہماری طرف کیوں بہ کر آ رہا ہے؟ دیکھا تو حضرت سعدؓ کے زخم سے خون بہ رہا تھا۔ ان کی وفات اسی میں ہوئی۔

۳۰- باب مرجع النبي ﷺ من الأحزاب۔ أخرجه البخاري في : ٦٤ - كتاب المغازي :

(۲۳) باب من لزمه أمر فدخل عليه أمر آخر

پہلے کرنا چاہئے

۱۱۵۸- حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ جب نبی کریم ﷺ غزوہ خندق سے فارغ ہوئے تو ہم سے آپ نے فرمایا کہ کوئی شخص بنو قریظہ کے محلہ میں پہنچنے سے پہلے نماز عصر نہ پڑھے لیکن جب عصر کا وقت آیا تو بعض صحابہؓ نے راستہ ہی میں نماز پڑھ لی اور بعض صحابہؓ نے کہا کہ ہم بنو قریظہ کے محلہ میں پہنچنے پر نماز عصر پڑھیں گے اور کچھ حضرات کا خیال یہ ہوا کہ ہمیں نماز پڑھ لینی چاہئے کیونکہ آل حضرت ﷺ کا مقصد یہ نہیں تھا کہ نماز قضا کر لیں۔ پھر جب آپ سے اسکا ذکر کیا گیا تو آپ نے کسی پر بھی ملامت نہیں فرمائی۔

أخرجه البخاري في : ١٢ - كتاب صلاة الخوف : ٥ - باب صلاة الطالب والمطلوب راکباً وإيماءً.

(۲۳) انصار نے مہاجرین کو جو عطیات

درخت اور پھل دیئے تھے جب اللہ تعالیٰ نے مہاجرین کو فتوحات کے سبب غنی کر دیا تو انہوں نے واپس لوٹا دیئے

۱۱۵۹- حضرت انس بن مالکؓ نے بیان کیا کہ جب مہاجرین مکہ سے مدینہ آئے تو ان کے ساتھ کوئی بھی مسلمان نہ

الْمَسْجِدِ حَيْمَةً مِنْ بَنِي غِفَارٍ ، إِلَّا الدَّمُ يَسِيلُ إِلَيْهِمْ . فَقَالُوا : يَا أَهْلَ الْحَيْمَةِ ! مَا هَذَا الَّذِي يَأْتِينَا مِنْ قَبْلِكُمْ ؟ فَإِذَا سَعْدٌ يَغْدُو جَرْحُهُ دَمًا ، فَمَاتَ مِنْهَا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ .

١١٥٨ - حَدِيثُ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ : قَالَ النَّبِيُّ ﷺ لَنَا ، لَمَّا رَجَعَ مِنَ الْأَحْزَابِ : «لَا يُصَلِّيَنَّ أَحَدٌ الْعَصْرَ إِلَّا فِي بَنِي قُرَيْظَةَ» فَأَذْرَكَ بَعْضُهُمُ الْعَصْرَ فِي الطَّرِيقِ . فَقَالَ بَعْضُهُمْ : لَا نُصَلِّي حَتَّى نَأْتِيَهَا . وَقَالَ بَعْضُهُمْ : بَلْ نُصَلِّي ، لَمْ يَرِدْ مِنَّا ذَلِكَ . فَذَكَرَ لِلنَّبِيِّ ﷺ ، فَلَمْ يُعَنْفَ وَاحِدًا مِنْهُمْ .

(۲۴) باب رد المهاجرين إلى الأنصار مناتهم من الشجر والتمر حين استغفوا عنها بالفتوح

١١٥٩ - حَدِيثُ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ، قَالَ : لَمَّا قَدِمَ الْمُهَاجِرُونَ الْمَدِينَةَ مِنْ

تھا۔ انصار زمین اور جائیداد والے تھے۔ انصار نے مہاجرین سے یہ معاملہ کر لیا کہ وہ اپنے باغات میں سے انہیں ہر سہل پھل دیا کریں گے۔ اور اس کے بدلے مہاجرین ان کے باغات میں کام کیا کریں۔ حضرت انسؓ کی والدہ ام سلیمؓ جو عبد اللہ بن ابی طلحہؓ کی بھی والدہ تھیں، انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو کھجور کا ایک بلغ ہدیہ دے دیا تھا۔ لیکن آپ نے وہ بلغ اپنی لونڈی ام ایمنؓ جو حضرت اسامہ بن زیدؓ کی والدہ تھیں، کو عنایت فرما دیا۔ نبی کریم ﷺ جب خیبر کے یہودیوں کی جنگ سے فارغ ہوئے اور مدینہ تشریف لائے تو مہاجرین نے انصار کو ان کے تحائف واپس کر دیئے جو انہوں نے پھلوں کی صورت میں دے رکھے تھے۔ آنحضرت ﷺ نے حضرت انسؓ کی والدہ کا بلغ بھی واپس کر دیا۔ اور حضرت ام ایمنؓ کو اس کے بجائے اپنے بلغ میں سے (کچھ درخت) عنایت فرما دیئے۔

مَكَّةَ، وَكَيْسَ بِأَيْدِيهِمْ، يَعْنِي شَيْئًا ؛ وَكَانَتْ الْأَنْصَارُ أَهْلَ الْأَرْضِ وَالْعَقَارِ فَقَاسَمَهُمُ الْأَنْصَارُ عَلَى أَنْ يُعْطَوْهُمْ ثَمَارَ أَمْوَالِهِمْ كُلَّ عَامٍ، وَيَكْفُوهُمْ الْعَمَلَ وَالْمَعُونَةَ؛ وَكَانَتْ أُمُّهُ، أُمُّ أَنْسٍ، أُمُّ سُلَيْمٍ، كَانَتْ أُمَّ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ، فَكَانَتْ أَعْطَتْ أُمَّ أَنْسٍ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عِدَاقًا، فَأَعْطَاهُنَّ النَّبِيُّ ﷺ أُمَّ أَيْمَنَ مَوْلَاتِهِ، أُمَّ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ. وَأَنَّ النَّبِيَّ ﷺ لَمَّا فَرَّغَ مِنْ قَتْلِ أَهْلِ خَيْبَرَ، فَانصَرَفَ إِلَى الْمَدِينَةِ، رَدَّ الْمُهَاجِرُونَ إِلَى الْأَنْصَارِ مَنَائِحَهُمُ الَّتِي كَانُوا مَنَحُوهُمْ مِنْ ثَمَارِهِمْ، فَرَدَّ النَّبِيُّ ﷺ إِلَى أُمِّهِ عِدَاقَهَا، وَأَعْطَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أُمَّ أَيْمَنَ مَكَانَهُنَّ مِنْ حَائِطِهِ.

أَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ فِي : ٥١ - كِتَابِ الْهَبَةِ : ٣٥ - بَابِ فَضْلِ الْمَنِيحَةِ.

۱۱۶۰- حضرت انسؓ نے بیان کیا کہ بطور ہدیہ صحابہ اپنے بلغ میں سے نبی کریم ﷺ کے لئے چند کھجور کے درخت مقرر کر دیتے تھے یہاں تک کہ بنو قریظہ اور بنو نضیر کے قبائل فتح ہو گئے (تو رسول اللہ ﷺ نے ان ہدایا کو واپس کر دیا) میرے گھر والوں نے بھی مجھے اس کھجور کو، تمام کی تمام یا اس کا کچھ حصہ لینے کے لئے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں بھیجا۔ حضور ﷺ نے وہ کھجور ام ایمنؓ کو دے دی تھی۔ اتنے میں وہ بھی آگئیں اور کپڑا میری گردن میں ڈال کر کہنے لگیں، قطعاً نہیں۔ اس ذات کی قسم جس کے سوا کوئی معبود نہیں۔ یہ

۱۱۶۰- حَدِيثُ أَنْسِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ : كَانَ الرَّجُلُ يَجْعَلُ لِلنَّبِيِّ ﷺ النِّخْلَاتِ، حَتَّىٰ يَفْتَتِحَ قَرْيَظَةَ وَالنُّضَيْرَ . وَإِنَّ أَهْلِي أَمْرُونِي أَنْ آتِيَ النَّبِيَّ ﷺ فَاسْأَلَهُ الَّذِينَ كَانُوا أَعْطَوْهُ أَوْ بَعْضُهُ ؛ وَكَانَ النَّبِيُّ ﷺ قَدْ أَعْطَاهُ أُمَّ أَيْمَنَ ؛ فَجَاءَتْ أُمَّ أَيْمَنَ فَجَعَلَتْ الثُّوبَ فِي عُنُقِي ، تَقُولُ : كَلًّا وَالَّذِي لَا

پھل تمہیں نہیں ملیں گے۔ یہ رسول اللہ ﷺ مجھے عنایت فرما چکے ہیں۔ یا اسی طرح کے الفاظ انہوں نے بیان کئے۔ اس پر رسول اللہ ﷺ نے ان سے فرمایا کہ تم مجھ سے اس کے بدلے میں اتنا لے لو۔ (اور ان کا مال انہیں واپس کر دو) لیکن وہ اب بھی یہی کہے جا رہی تھیں کہ قطعاً نہیں، خدا کی قسم۔ یہاں تک کہ نبی اکرم ﷺ نے انہیں اس کا دس گنا دینے کا وعدہ فرمایا (پھر انہوں نے مجھے چھوڑا) یا اسی طرح کے الفاظ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے بیان کئے۔

أخرجه البخاري في : ٦٤ - كتاب المغازي : ٣٠ - باب مرجع النبي ﷺ من الأحزاب .

(۲۵) دشمن کی سرزمین پر کھانا پینا

۱۱۶۱- حضرت عبد اللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہم خیبر کے محل کا محاصرہ کئے ہوئے تھے، کسی شخص نے ایک کچی پھینکی جس میں چربی بھری ہوئی تھی۔ میں اسے لینے کے لئے لپکا، لیکن مڑ کر جو دیکھا تو پاس ہی نبی کریم ﷺ موجود تھے۔ میں شرم سے پانی پانی ہو گیا۔

أخرجه البخاري في : ٥٧ - كتاب فرض الخمس : ٢٠ - باب ما يصب من الطعام في ارض الحرب .

(۲۶) ہر قتل کے نام رسول اللہ ﷺ کے خط کا بیان جس میں اس کو دعوت اسلام دی گئی تھی

۱۱۶۲- حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ مجھ سے حضرت ابو سفیان رضی اللہ عنہ نے براہ راست بیان کیا۔ انہوں نے بتلایا کہ جس مدت میں میرے اور رسول کریم ﷺ کے درمیان صلح (حدیبیہ) تھی، میں (سفر تجارت پر) گیا ہوا تھا اور

(۲۶) باب کتاب النبي ﷺ إلى هرقل

يدعوه إلا الإسلام

۱۱۶۲- حدیث ابی سفیان . عن ابن عباس ، قال : حدثنی ابو سفیان ، من فیہ الی فی ، قال : انطلقت فی المدة التي كانت بینی وبين رسول الله ﷺ . قال :

☆ حضرت ابو سفیان بن صخر بن حرب رضی اللہ عنہ امیر معاویہ کے والد ماجد ہیں۔ واقعہ نیل سے دس سال قبل پیدا ہوئے۔ جاہلیت میں سرداران قریش میں شمار ہوتے تھے۔ فتح مکہ کے دن مسلمان ہوئے اور غزوہ حنین میں شریک رہے نبی اکرم ﷺ نے حنین کی غنیمتوں میں سے انہیں ایک سو لوٹ اور چالیس اوقیہ چاندی عطا کی۔ غزوہ طائف میں آپ کی آنکھ پھوڑ دی گئی تھی پھر اسی طرح رہے حتیٰ کہ یرموک کے دن دوسری آنکھ کو پتھر لگا تو تباہیے ہو گئے تھے۔ ۳۳ ہجری کو مدینہ منورہ میں وفات پائی۔

شام میں تھا کہ آنحضرت ﷺ کا خط ہرقل کے پاس پہنچا۔ انہوں نے بیان کیا کہ حضرت وحیدہ کلبیؓ وہ خط لائے تھے۔ اور عظیم بصری کے حوالے کر دیا تھا اور ہرقل کے پاس اسی سے پہنچا تھا۔ ابوسفیان نے بیان کیا کہ ہرقل نے پوچھا کیا ہمارے حدود سلطنت میں اس شخص کی قوم کے بھی کچھ لوگ ہیں جو نبی ہونے کا دعویٰ دار ہے؟ درباریوں نے بتایا کہ جی ہاں موجود ہیں۔ ابوسفیان نے بیان کیا کہ پھر مجھے قریش کے چند دوسرے آدمیوں کے ساتھ بلایا گیا۔ ہم ہرقل کے دربار میں داخل ہوئے اور اس کے سامنے ہمیں بٹھادیا گیا، اس نے پوچھا تم لوگوں میں اس شخص سے زیادہ قریب کون ہے جو نبی ہونے کا دعویٰ کرتا ہے؟ حضرت ابوسفیان نے بیان کیا میں نے کہا کہ میں زیادہ قریب ہوں۔ اب درباریوں نے مجھے بادشاہ کے بالکل قریب بٹھادیا اور میرے دوسرے ساتھیوں کو میرے پیچھے بٹھا دیا، اس کے بعد ترجمان کو بلایا اور اس سے ہرقل نے کہا کہ انہیں بتاؤ کہ میں اس شخص کے بارے میں تم سے کچھ سوالات کروں گا۔ جو نبی ہونے کا دعویٰ دار ہے، اگر یہ (یعنی ابو سفیان) جھوٹ بولے تو تم اس کے جھوٹ کو ظاہر کر دینا۔ ابو سفیان کا بیان تھا کہ اللہ کی قسم، اگر مجھے اس کا خوف نہ ہوتا کہ میرے ساتھی کہیں میرے جھوٹ بولنے کو ظاہر نہ کر دیں تو میں (آنحضرت ﷺ کے بارے میں) ضرور جھوٹ بولتا۔

پھر ہرقل نے اپنے ترجمان سے کہا کہ اس سے پوچھو کہ جس نے نبی ہونے کا دعویٰ کیا ہے وہ اپنے نسب میں کیسے ہیں؟ ابوسفیان نے بتلایا کہ ان کا نسب ہم میں بہت ہی عزت والا ہے۔ اس نے پوچھا کیا ان کے باپ دادا میں کوئی بلاشاہ بھی ہوا ہے؟ بیان کیا کہ میں نے کہا، نہیں۔ اس نے پوچھا، تم نے دعویٰ نبوت سے پہلے کبھی ان پر جھوٹ کی تہمت لگائی تھی؟ میں نے کہا نہیں۔ پوچھا ان کی پیروی معزز لوگ زیادہ کرتے ہیں یا کمزور؟ میں نے کہا کہ قوم کے کمزور لوگ زیادہ ہیں۔ اس

فَبَيَّنَا أَنَا بِالشَّامِ إِذْ جِيءَ بِكِتَابٍ مِنَ النَّبِيِّ ﷺ إِلَى هِرَقْلَ . قَالَ : وَكَانَ دِحْيَةُ الْكَلْبِيُّ جَاءَ بِهِ ، فَدَفَعَهُ إِلَى عَظِيمٍ بُصْرَى ، فَدَفَعَهُ عَظِيمٌ بُصْرَى إِلَى هِرَقْلَ . قَالَ : فَقَالَ هِرَقْلُ : هَلْ هَهُنَا أَحَدٌ مِنْ قَوْمِ هَذَا الرَّجُلِ الَّذِي يَزْعُمُ أَنَّهُ نَبِيٌّ؟ فَقَالُوا : نَعَمْ . قَالَ : فَدُعِيَتْ فِي نَفَرٍ مِنْ قُرَيْشٍ ، فَدَخَلْنَا عَلَى هِرَقْلَ ، فَأَجْلَسْنَا بَيْنَ يَدَيْهِ ؛ فَقَالَ : أَيُّكُمْ أَقْرَبُ نَسَبًا مِنْ قَوْمِ هَذَا الرَّجُلِ الَّذِي يَزْعُمُ أَنَّهُ نَبِيٌّ؟ فَقَالَ أَبُو سَفْيَانَ : أَنَا . فَأَجْلَسُونِي بَيْنَ يَدَيْهِ ، وَأَجْلَسُوا أَصْحَابِي خَلْفِي . ثُمَّ دَعَا بَرْتَرَجْمَانِهِ ، فَقَالَ قُلْ لَهُمْ : إِنِّي سَأَلْتُ هَذَا عَنْ هَذَا الرَّجُلِ الَّذِي يَزْعُمُ أَنَّهُ نَبِيٌّ ، فَإِنْ كَذَّبَنِي فَكَذَّبُوهُ . قَالَ أَبُو سَفْيَانَ : وَآيْمُ اللَّهِ! لَوْ لَا أَنْ يُؤْتِرُوا عَلَيَّ الْكُذِبَ لَكَذَّبْتُ . ثُمَّ قَالَ لِتَرْجْمَانِهِ : سَلْهُ كَيْفَ حَسَبُهُ فَيَكُفُّمْ؟ قَالَ : قُلْتُ هُوَ فِينَا ذُو حَسَبٍ . قَالَ : فَهَلْ كَانَ مِنْ آبَائِهِ مَلِكٌ؟ قَالَ : قُلْتُ لَا . فَهَلْ كُنْتُمْ تَتَّهَمُونَهُ بِالْكَذِبِ قَبْلَ أَنْ يَقُولَ مَا قَالَ؟ قُلْتُ لَا . قَالَ : أَتَبِعُهُ أَشْرَافُ النَّاسِ أَمْ ضَعَفَاؤُهُمْ؟ قَالَ : قُلْتُ بَلْ ضَعَفَاؤُهُمْ . قَالَ : يَزِيدُونَ

نے پوچھا، ان کے ماننے والوں میں زیادتی ہوتی رہتی ہے یا کئی؟ میں نے کہا کہ نہیں بلکہ زیادتی ہوتی رہتی ہے۔ پوچھا کبھی ایسا بھی کوئی واقعہ پیش آیا ہے کہ کوئی شخص ان کے دین کو قبول کرنے کے بعد پھر ان سے بدگمان ہو کر ان سے پھر گیا ہو۔ میں نے کہا ایسا بھی کبھی نہیں ہوا۔ اس نے پوچھا، تم نے کبھی ان سے جنگ بھی کی ہے؟ میں نے کہا کہ ہاں۔ اس نے پوچھا تمہاری ان کے ساتھ جنگ کا کیا نتیجہ رہا؟ میں نے کہا کہ ہماری جنگ کی مثال ایک ڈول کی ہے کہ کبھی ان کے ہاتھ میں اور کبھی ہمارے ہاتھ میں۔ اس نے پوچھا، کبھی انہوں نے تمہارے ساتھ کوئی دھوکہ بھی کیا؟ میں نے کہا کہ اب تک تو نہیں کیا، لیکن آج کل بھی ہمارا ان سے ایک معاہدہ چل رہا ہے، نہیں کہا جاسکتا کہ اس میں ان کا طرز عمل کیا رہے گا۔ ابوسفیان نے بیان کیا کہ اللہ کی قسم اس جملہ کے سوا اور کوئی بات میں اس پوری گفتگو میں اپنی طرف سے نہیں ملا سکا۔ پھر اس نے پوچھا اس سے پہلے بھی یہ دعویٰ تمہارے یہاں کسی نے کیا تھا؟ میں نے کہا کہ نہیں۔ اس کے بعد ہر قتل نے اپنے ترجمان سے کہا، اس سے کہو کہ میں نے تم سے نبی کے نسب کے بارے میں پوچھا تو تم نے بتایا کہ وہ تم لوگوں میں باعزت اور اونچے نسب کے سمجھے جاتے ہیں، انبیاء کا بھی یہی حال ہے۔ ان کی بعثت ہمیشہ قوم کے صاحب حسب و نسب خاندان میں ہوتی ہے اور میں نے تم سے پوچھا تھا کہ کیا کوئی ان کے باپ دادوں میں بادشاہ گذرا ہے تو تم نے اس کا انکار کیا، میں اس سے اس فیصلہ پر پوچھا کہ اگر ان کے باپ دادوں میں کوئی بادشاہ گذرا ہوتا تو ممکن تھا کہ وہ اپنی خاندانی سلطنت کو اس طرح واپس لینا چاہتے ہوں۔ اور میں نے تم سے ان کی اتباع کرنے والوں کے متعلق پوچھا کہ آیا وہ قوم کے کمزور لوگ ہیں یا اشراف، تو تم نے بتایا کہ کمزور لوگ ان کی پیروی کرنے والوں میں (زیادہ) ہیں، یہی طبقہ ہمیشہ سے انبیاء کی اتباع کرتا

أَوْ يَنْقُصُونَ؟ قَالَ : قُلْتُ لَا ، بَلْ يَزِيدُونَ .
 قَالَ : هَلْ يَرْتَدُّ أَحَدٌ مِنْهُمْ عَنْ دِينِهِ بَعْدَ أَنْ
 يَدْخُلَ فِيهِ سَخَطَةٌ لَهُ؟ قَالَ : قُلْتُ لَا . قَالَ :
 فَهَلْ قَاتَلْتُمُوهُ؟ قَالَ : قُلْتُ نَعَمْ قَالَ :
 فَكَيْفَ كَانَ قِتَالِكُمْ إِيَّاهُ؟ قَالَ : قُلْتُ
 تَكُونُ الْحَرْبُ بَيْنَنَا وَبَيْنَهُ سِجَالًا ، يُصِيبُ
 مِنَّا وَنُصِيبُ مِنْهُ . قَالَ : فَهَلْ يَعْدِرُ؟ قَالَ :
 قُلْتُ لَا ، وَنَحْنُ مِنْهُ فِي هَذِهِ الْمُدَّةِ لَا
 نَدْرِي مَا هُوَ صَانِعٌ فِيهَا . قَالَ : وَاللَّهِ مَا
 أَمْكَنَنِي مِنْ كَلِمَةٍ أَدْخِلُ فِيهَا شَيْئًا غَيْرَ
 هَذِهِ . قَالَ : فَهَلْ قَالَ هَذَا الْقَوْلَ أَحَدٌ قَبْلَهُ؟
 قُلْتُ لَا .

ثُمَّ قَالَ لِبُرْجَمَانِهِ : قُلْ لَهُ : إِنِّي
 سَأَلْتُكَ عَنْ حَسَبِهِ فَبَيَّنْتُمْ أَنَّهُ فِيكُمْ
 ذُو حَسَبٍ ، وَكَذَلِكَ الرَّسُولُ تَبِعْتُ فِي
 أَحْسَابِ قَوْمِهَا وَسَأَلْتُكَ هَلْ كَانَ فِي آبَائِهِ
 مَلِكٌ ، فَزَعَمْتَ أَنْ لَا . فَقُلْتُ لَوْ كَانَ مِنْ
 آبَائِهِ مَلِكٌ قُلْتُ رَجُلٌ يَطْلُبُ مُلْكَ آبَائِهِ .
 وَسَأَلْتُكَ عَنْ أَتْبَاعِهِ ، أَضَعَفَاؤُهُمْ أَمْ
 أَشْرَافُهُمْ؟ فَقُلْتُ بَلْ ضَعَفَاؤُهُمْ : وَهُمْ
 أَتْبَاعُ الرَّسُولِ . وَسَأَلْتُكَ هَلْ كُنْتُمْ تَتَّهَمُونَهُ
 بِالْكَذِبِ قَبْلَ أَنْ يَقُولَ مَا قَالَ؟

رہا ہے۔ اور میں نے تم سے پوچھا تھا کہ کیا تم نے دعویٰ نبوت سے پہلے ان پر جھوٹ کا کبھی شبہ کیا تھا تو تم نے اس کا بھی انکار کیا، میں نے اس سے یہ سمجھا کہ جس شخص نے لوگوں کے معاملے میں کبھی جھوٹ نہ بولا ہو وہ اللہ کے معاملے میں کس طرح جھوٹ بول دے گا۔ اور میں نے تم سے پوچھا تھا کہ ان کے دین کو قبول کرنے کے بعد پھر ان سے بدگمان ہو کر کوئی شخص ان کے دین سے کبھی پھرا بھی ہے تو تم نے اس کا بھی انکار کیا، ایمان کا یہی اثر ہوتا ہے جب وہ دل کی گہرائیوں میں اتر جائے۔ میں نے تم سے پوچھا تھا کہ ان کے ماننے والوں کی تعداد بڑھتی رہتی ہے یا کم ہوتی ہے تو تم نے بتایا کہ ان میں اضافہ ہی ہوتا ہے، ایمان کا یہی معاملہ ہے، یہاں تک کہ وہ کمال کو پہنچ جائے۔ میں نے تم سے پوچھا تھا کہ کیا تم نے کبھی ان سے جنگ بھی کی ہے، تو تم نے بتایا کہ جنگ کی ہے اور تمہارے درمیان لڑائی کا نتیجہ ایسا رہا ہے کہ کبھی تمہارے حق میں اور کبھی ان کے حق میں۔ انبیاء کا بھی یہی معاملہ ہے، انہیں آزمائشوں میں ڈالا جاتا ہے اور آخر انجام انہی کے حق میں ہوتا ہے۔ اور میں نے تم سے پوچھا تھا کہ اس نے تمہارے ساتھ کبھی خلاف عہد بھی معاملہ کیا ہے تو تم نے اس سے بھی انکار کیا۔ انبیاء کبھی عہد کے خلاف نہیں کرتے اور میں نے تم سے پوچھا تھا کہ کیا تمہارے یہاں اس طرح کا دعویٰ پہلے بھی کسی نے کیا تھا تو تم نے کہا کہ پہلے کسی نے اس طرح کا دعویٰ نہیں کیا، میں اس سے اس فیصلے پر پہنچا کہ اگر کسی نے تمہارے یہاں اس سے پہلے اس طرح کا دعویٰ کیا ہوتا تو یہ کہا جاسکتا تھا کہ یہ بھی اسی کی نقل کر رہے ہیں۔ بیان کیا کہ پھر ہرقل نے پوچھا وہ تمہیں کن چیزوں کا حکم دیتے ہیں؟ میں نے کہا نماز، زکوٰۃ، صلہ رحمی اور پاکدامنی کا، آخر اس نے کہا کہ جو کچھ تم نے بتایا ہے اگر وہ صحیح ہے تو یقیناً وہ نبی ہیں اس کا علم تو مجھے بھی تھا کہ ان کی نبوت کا زمانہ قریب

فَرَعَمْتُ أَنْ لَا. فَعَرَفْتُ أَنَّهُ لَمْ يَكُنْ
لِيَدْعَ الْكُذِبَ عَلَى النَّاسِ ثُمَّ يَذْهَبَ
فِي كُذِبَ عَلَى اللَّهِ. وَسَأَلْتُكَ هَلْ يَرْتَدُّ أَحَدٌ
مِنْهُمْ عَنْ دِينِهِ بَعْدَ أَنْ يَدْخُلَ فِيهِ سَخِطَةٌ
لَهُ؟ فَرَعَمْتُ أَنْ لَا. وَكَذَلِكَ الْإِيمَانُ إِذَا
خَالَطَ بِشَاشَةَ الْقُلُوبِ. وَسَأَلْتُكَ هَلْ
يَزِيدُونَ أَمْ يَنْقُصُونَ؟ فَرَعَمْتُ أَنَّهُمْ
يَزِيدُونَ. وَكَذَلِكَ الْإِيمَانُ حَتَّى يَتِمَّ.
وَسَأَلْتُكَ هَلْ قَاتَلْتُمُوهُ؟ فَرَعَمْتُ أَنَّكُمْ
قَاتَلْتُمُوهُ، فَتَكُونُ الْحَرْبُ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُ
سِحَالًا، يَبَالُ مِنْكُمْ وَتَنَالُونَ مِنْهُ. وَكَذَلِكَ
الرُّسُلُ تُبْتَلَى ثُمَّ تَكُونُ لَهُمُ الْعَاقِبَةُ.
وَسَأَلْتُكَ هَلْ يَغْدِرُ؟ فَرَعَمْتُ أَنَّهُ لَا يَغْدِرُ.
وَكَذَلِكَ الرُّسُلُ لَا تَغْدِرُ. وَسَأَلْتُكَ هَلْ قَالَ
أَحَدٌ هَذَا الْقَوْلَ قَبْلَهُ؟ فَرَعَمْتُ أَنْ لَا.
فَقُلْتُ لَوْ كَانَ قَالَ هَذَا الْقَوْلَ أَحَدٌ قَبْلَهُ
قُلْتُ رَجُلٌ أَنْتُمْ بِقَوْلِ قَبْلِهِ قَبْلَهُ. قَالَ : ثُمَّ
قَالَ بِمِ يَأْمُرُكُمْ؟ قَالَ : قُلْتُ يَا مُرْنَا
بِالصَّلَاةِ وَالزَّكَاةِ وَالصَّلَةِ وَالْعَفَافِ. قَالَ :
إِنْ يَكُ مَا تَقُولُ فِيهِ حَقًّا فَإِنَّهُ نَبِيٌّ. وَقَدْ
كُنْتُ أَعْلَمُ أَنَّهُ خَارِجٌ. وَلَكَمْ أَكُ أَظُنُّهُ
مِنْكُمْ. وَلَوْ أَنِّي أَعْلَمُ أَنِّي أَخْلَصُ إِلَيْهِ

ہے۔ لیکن یہ خیال نہ تھا کہ وہ تمہاری قوم میں ہوں گے۔ اگر مجھے ان تک پہنچ سکنے کا یقین ہوتا تو میں ضرور ان سے ملاقات کرتا اور اگر میں ان کی خدمت میں ہوتا تو ان کے قدموں کو دھوتا اور ان کی حکومت میرے ان دو قدموں تک پہنچ کر رہے گی۔

حضرت ابو سفیان رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ پھر اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا خط منگوا یا اور اسے پڑھا اور اس میں یہ لکھا ہوا تھا: اللہ، رحمن، رحیم کے نام سے شروع کرتا ہوں، اللہ کے رسول کی طرف سے عظیم روم ہرقل کی طرف، سلامتی ہو اس پر جو ہدایت کی اتباع کرے، اباعد، میں تمہیں اسلام کی طرف بلاتا ہوں، اسلام لاؤ تو سلامتی پاؤ گے اور اسلام لاؤ تو اللہ تمہیں دہرا اجر دے گا۔ لیکن تم نے اگر منہ موڑا تو تمہاری رعایا (کے کفر کا بار بھی) تم پر ہو گا اور ”اے کتاب والو، ایک ایسی بات کی طرف آ جاؤ جو ہم میں اور تم میں برابر ہے وہ یہ کہ ہم سوائے اللہ کے اور کسی کی عبادت نہ کریں نہ اس کے ساتھ کسی کو شریک بنا میں نہ اللہ کو چھوڑ کر آپس میں ایک دوسرے کو ہی رب بنائیں۔ پس اگر وہ منہ پھیر لیں تو تم کہہ دو کہ گواہ رہو ہم تو مسلمان ہیں۔“ (آل عمران: ۶۳)

جب ہرقل خط پڑھ چکا تو دربار میں بڑا شور برپا ہو گیا اور پھر ہمیں دربار سے باہر کر دیا گیا۔ باہر آ کر میں نے اپنے ساتھیوں سے کہا کہ ابن ابی کبشہ کا معاملہ تو اب اس حد تک پہنچ چکا ہے کہ ملک بنی الاصفہر (ہرقل) بھی ان سے ڈرنے لگا، اس واقعہ کے بعد مجھے یقین ہو گیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم غالب آ کر رہیں گے، اور آخر اللہ تعالیٰ نے اسلام کی روشنی میرے دل میں بھی ڈال ہی دی۔

لَأَحْبَبْتُ لِقَاءَهُ. وَلَوْ كُنْتُ عِنْدَهُ لَفَسَلْتُ عَنْ قَدَمَيْهِ. وَيَلْبَغُنَّ مُلْكُهُ مَا تَحْتَ قَدَمَيْ. قَالَ: ثُمَّ دَعَا بِكِتَابِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَرَأَهُ، فَبِإِذَا فِيهِ: «بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ، مِنْ مُحَمَّدٍ رَسُولِ اللَّهِ إِلَى هِرَقْلَ عَظِيمِ الرُّومِ. سَلَامٌ عَلَيَّ مَنْ اتَّبَعَ الْهُدَى. أَمَا بَعْدُ فَبِإِنِّي أَدْعُوكَ بِدِعَايَةِ الْإِسْلَامِ، أَسْلِمْتَ تَسَلَّمَ، وَأَسْلِمْتُ يُؤْتِيكَ اللَّهُ أَجْرَكَ مَرَّتَيْنِ، فَإِنْ تَوَلَّيْتَ فَإِنَّ عَلَيْكَ إِثْمَ الْأَرِيسِيِّينَ. ﴿ وَيَا أَهْلَ الْكِتَابِ تَعَالَوْا إِلَى كَلِمَةٍ سَوَاءٍ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ أَلَّا نَعْبُدَ إِلَّا اللَّهَ ﴾... إِلَى قَوْلِهِ ﴿ ائْتِئْتُوا بِآنَا مُسْلِمُونَ ﴾».

فَلَمَّا فَرَغَ مِنْ قِرَاءَةِ الْكِتَابِ ارْتَفَعَتِ الْأَصْوَاتُ عِنْدَهُ، وَكَثُرَ اللَّغَطُ، وَأَمَرَ بِنَا فَأَخْرَجْنَا.

قَالَ: فَقُلْتُ لِأَصْحَابِي حِينَ خَرَجْنَا: لَقَدْ أَمَرَ أَمْرُ ابْنِ أَبِي كَبْشَةَ، أَنَّهُ لِيَخَافَهُ مَلِكُ بَنِي الْأَصْفَرِ. فَمَا زِلْتُ مُوقِنًا بِأَمْرِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنَّهُ سَيَظْهَرُ حَتَّى أَدْخَلَ اللَّهُ عَلَيَّ الْإِسْلَامَ.

أَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ فِي: ٦٥ - كِتَابِ التَّفْسِيرِ: ٣ - سُورَةِ آلِ عِمْرَانَ: ٤ - بَابِ قُلْ يَا أَهْلَ الْكِتَابِ تَعَالَوْا إِلَى كَلِمَةٍ سَوَاءٍ.

(۲۸) باب فی غزوة حنین

(۲۸) غزوة حنین کا بیان

۱۱۶۳- حدیث البراء ، وَ سَأَلَهُ رَجُلٌ :
 أَكُنْتُمْ فَرَرْتُمْ يَا أَبَا عُمَارَةَ! يَوْمَ حُنَيْنٍ؟
 قَالَ: لَا ، وَاللَّهِ! مَا وُلِيَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ،
 وَلَكِنَّهُ خَرَجَ شُبَّانُ أَصْحَابِهِ وَأَخْفَأُوهُمْ
 حُسْرًا لَيْسَ بِسِلَاحٍ ، فَأَتَوْا قَوْمًا رُمَاءً ،
 جَمَعَ هَوَازِنَ وَبَنِي نَصْرٍ ، مَا يَكَادُ يَسْقُطُ
 لَهُمْ سَهْمٌ ، فَرَشَقُوهُمْ رَشَقًا مَا يَكَادُونَ
 يُحِطُّونَ فَأَقْبَلُوا هُنَالِكَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ ،
 وَهُوَ عَلَى بَعْلَتِهِ الْبَيْضَاءِ . وَأَبْنُ عَمِّهِ ،
 أَبُو سُفْيَانَ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ
 يَقُودُ بِهِ ، فَنَزَلَ وَاسْتَنْصَرَ ؛ ثُمَّ قَالَ : «أَنَا
 النَّبِيُّ لَا كَذِبَ أَنَا ابْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ» . ثُمَّ
 صَفَّ أَصْحَابَهُ .

۱۱۶۳- حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہما سے ایک صاحب نے پوچھا کہ اے ابو عمارہ! کیا آپ لوگوں نے حنین کی لڑائی میں فرار اختیار کیا تھا؟ حضرت براء رضی اللہ عنہ نے کہا نہیں خدا کی قسم، رسول اللہ ﷺ نے (جو لشکر کے قائد تھے) پشت ہرگز نہیں پھیری تھی۔ البتہ آپ کے اصحاب میں جو نوجوان بے سرو سامان تھے، جن کے پاس نہ زہ تھی نہ خود اور کوئی ہتھیار بھی نہیں لے گئے تھے، انہوں نے ضرور میدان چھوڑ دیا تھا کیونکہ مقابلہ میں ہوازن اور بنو نصر کے بہترین تیر انداز تھے کہ کم ہی ان کا کوئی تیر خطا جاتا۔ چنانچہ انہوں نے خوب تیر برسائے اور شاید ہی کوئی نشانہ ان کا خطا ہوا ہو (اس دوران میں مسلمان) نبی کریم ﷺ کے پاس آکر جمع ہو گئے۔ آپ اپنے سفید خچر پر سوار تھے اور آپ کے چچیرے بھائی ابو سفیان بن حارث بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہم آپ کی سواری کی لگام تھامے ہوئے تھے۔ آپ نے سواری سے اتر کر اللہ تعالیٰ سے مدد کی دعا مانگی۔ پھر فریلا میں نبی ہوں، اس میں غلط بیانی کا کوئی شائبہ نہیں، میں عبدالمطلب کی اولاد ہوں۔ اس کے بعد آپ نے اپنے اصحاب کی (نئے طریقے پر) صف بندی کی۔

أخرجه البخاري في : ۵۶ - كتاب الجهاد : ۹۷ - باب من صف أصحابه عند الهزيمة ونزل عن دابته واستنصر .

۱۱۶۴- حدیث البراء ، وَ سَأَلَهُ رَجُلٌ مِنْ قَيْسٍ : أَفَرَرْتُمْ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ يَوْمَ حُنَيْنٍ؟ فَقَالَ : لَكِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ لَمْ يَفِرَّ . كَانَتْ هَوَازِنُ رُمَاءً ، وَإِنَّا لَمَّا حَمَلْنَا عَلَيْهِمْ انْكَشَفُوا فَأَكْبَيْنَا عَلَى الْغَنَائِمِ ، فَاسْتَقْبَلْنَا بِالسَّهَامِ . وَلَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ

۱۱۶۴- حضرت براء رضی اللہ عنہ سے قبیلہ قیس کے ایک آدمی نے پوچھا کہ کیا تم لوگ نبی کریم ﷺ کو غزوة حنین میں چھوڑ کر بھاگ نکلے تھے؟ حضرت براء نے کہا لیکن رسول اللہ ﷺ اپنی جگہ سے نہیں بٹے تھے، قبیلہ ہوازن کے لوگ تیر انداز تھے، جب ان پر ہم نے حملہ کیا تو وہ پناہ ہو گئے، پھر ہم لوگ مال غنیمت میں لگ گئے۔ آخر ہمیں ان کے تیروں کا سامنا کرنا پڑا۔ میں نے خود دیکھا تھا کہ حضور اکرم ﷺ اپنے سفید خچر پر

سوار تھے۔ اور حضرت ابو سفیان رضی اللہ عنہ اس کی نگاہ تھامے ہوئے تھے۔ حضور فرما رہے تھے، میں نبی ہوں، اس میں جھوٹ نہیں۔

عَلَى بَعْلَتِهِ الْبَيْضَاءَ ، وَإِنَّ أَبَا سُفْيَانَ
أَخِذَ بِرَمَامِهَا ، وَهُوَ يَقُولُ : «أَنَا النَّبِيُّ لَا
كَذِبَ».

أخرجه البخاري في : ٦٤ - كتاب المغازي : ٥٤ - باب قول الله تعالى - ﴿ويوم حنين
إذ أعجبتكم كثيركم﴾ -

(٢٩) غزوة طائف کا بیان

(٢٩) باب غزوة الطائف

۱۱۶۵- حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے طائف کا محاصرہ کیا تو دشمن کا کچھ بھی نقصان نہیں کیا، آخر آپ نے فرمایا کہ اب انشاء اللہ ہم واپس ہو جائیں گے۔ مسلمانوں کے لئے ناکام لوٹنا بڑا شق گذرا۔ انہوں نے کہا کہ واہ بغیر فتح کے ہم واپس چلے جائیں (راوی نے ایک مرتبہ مذہب کے بجائے نقفل کا لفظ استعمال کیا۔ یعنی ہم لوٹ جائیں اور طائف کو فتح نہ کریں) اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پھر صبح سویرے میدان میں جنگ کے لئے آ جاؤ۔ صبح سویرے ہی آگئے لیکن ان کی بڑی تعداد زخمی ہو گئی۔ اب پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ان شاء اللہ ہم کل واپس چلیں گے۔ صحابہ نے اسے بہت پسند کیا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس پر ہنس پڑے۔

۱۱۶۵- حَدِيثِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو ،
قَالَ : لَمَّا حَاصَرَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الطَّائِفَ
فَلَمْ يَنْلِ مِنْهُمْ شَيْئًا ، قَالَ : «إِنَّا قَافِلُونَ إِنْ
شَاءَ اللَّهُ» فَتَقَفَلْ عَلَيْهِمْ ، وَقَالُوا : نَذْهَبُ
وَلَا نَفْتَحُهُ! وَقَالَ مَرَّةً ، نَقْفَلُ! فَقَالَ :
«اعْدُوا عَلَى الْقِتَالِ» فَعَسَدُوا ، فَأَصَابَهُمْ
جَرَّاحٌ. فَقَالَ : «إِنَّا قَافِلُونَ غَدًا إِنْ شَاءَ
اللَّهُ» فَأَعْجَبَهُمْ. فَضَحِكَ النَّبِيُّ ﷺ .

أخرجه البخاري في : ٦٤ - كتاب المغازي : ٥٦ - باب غزوة الطائف.

(٣٢) کعبہ سے بتوں کو ہٹانے کا بیان

(٣٢) باب إزالة الأصنام من حول الكعبة

۱۱۶۶- حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم (فتح مکہ کے دن جب) مکہ میں داخل ہوئے تو خانہ کعبہ کے چاروں طرف تین سو ساٹھ بت تھے۔ آپ کے ہاتھ میں ایک چھڑی تھی جس کو آپ ان بتوں پر مارنے لگے اور فرمانے لگے کہ ”حق آگیا اور باطل مٹ گیا“

۱۱۶۶- حَدِيثِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ، قَالَ : دَخَلَ النَّبِيُّ ﷺ مَكَّةَ ،
رَحَلَ الْكُعْبَةَ ثَلَاثِمِائَةً وَسِتُّونَ نُصْبًا ،
فَجَعَلَ يَطْعُنُهَا بِعُودٍ فِي يَدِهِ ، وَجَعَلَ
يَقُولُ : ﴿جَاءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ﴾ ﴿الآيَةَ .

أخرجه البخاري في : ٤٦ - كتاب المظالم : ٣٢ - باب هل تكسر الدنان التي فيها الخمر.

(۳۴) باب صلح الحديبية في الحديبية

(۳۳) صلح حديبيه کا بیان

۱۱۶۷- حَدِيثُ الْبِرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا ، قَالَ : لَمَّا صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَهْلَ الْحُدَيْبِيَّةِ ، كَتَبَ عَلَيَّ بَيْنَهُمْ كِتَابًا ، فَكَتَبَ : مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ . فَقَالَ الْمُشْرِكُونَ : لَا تَكْتُبْ مُحَمَّدُ رَسُولُ اللَّهِ ، لَوْ كُنْتَ رَسُولًا لَمْ نُقَاتِلْكَ ، فَقَالَ لِعَلِيِّ : «أَمْحَاهُ» فَقَالَ عَلِيٌّ : مَا أَنَا بِالَّذِي أَمْحَاهُ . فَمَحَاهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِيَدِهِ ، وَصَالِحَهُمْ عَلِيٌّ أَنْ يَدْخُلَ هُوَ وَأَصْحَابُهُ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ ، وَلَا يَدْخُلُوهَا إِلَّا بِجُلْبَانِ السَّلَاحِ فَسَأَلُوهُ : مَا جُلْبَانُ السَّلَاحِ ؟ فَقَالَ : الْقِرَابُ بِمَا فِيهِ .

۱۱۶۷- حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ جب رسول اللہ ﷺ نے حديبيه کی صلح (قریش سے) کی تو اس کی دستاویز حضرت علی رضی اللہ عنہ نے لکھی تھی۔ انہوں نے اس میں لکھا، محمد اللہ کے رسول ﷺ کی طرف سے۔ مشرکین نے اس پر اعتراض کیا، کہ لفظ محمد ﷺ کے ساتھ رسول اللہ نہ لکھو، اگر آپ رسول اللہ ہوتے تو ہم آپ سے لڑتے ہی کیوں؟ آنحضرت ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا، کہ رسول اللہ کا لفظ مٹا دو۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا میں تو اسے نہیں مٹا سکتا۔ تو آنحضرت ﷺ نے خود اپنے ہاتھ سے مٹا دیا۔ اور مشرکین کے ساتھ اس شرط پر صلح کی کہ آپ اپنے اصحاب کے ساتھ (آئندہ سال) تین دن کے لئے مکہ آئیں اور ہتھیار میان میں رکھ کر داخل ہوں۔ (حضرت براء سے ان کے) شاگردوں نے پوچھا کہ جلیبان للصلاح (جس کا یہاں ذکر ہے) کیا چیز ہوتی ہے؟ تو انہوں نے بتایا کہ میان اور جو چیز اس کے اندر ہوتی ہے (اس کا نام جلیبان ہے)

أخرجه البخاري في : ۵۳- كتاب الصلح : ۶- باب كيف يكتب هذا ما صالح فلان ابن فلان.

۱۱۶۸- حَدِيثُ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ . عَنْ أَبِي وَائِلٍ ، قَالَ : كُنَّا بَصِيفِينَ ، فَقَامَ سَهْلُ بْنُ حُنَيْفٍ ، فَقَالَ : أَيُّهَا النَّاسُ! أَتَهْمُوا أَنْفُسَكُمْ ، فَإِنَّا كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ يَوْمَ الْحُدَيْبِيَّةِ وَلَوْ نَرَى قِتَالًا لَقَاتَلْنَا ، فَجَاءَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ ، فَقَالَ : يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَلَسْنَا عَلَى الْحَقِّ وَهُمْ عَلَى الْبَاطِلِ؟ فَقَالَ : «بَلَى» فَقَالَ : أَلَيْسَ قِتَالَنَا فِي الْجَنَّةِ وَقِتَالَهُمْ فِي

۱۱۶۸- حضرت ابو وائل رضی اللہ عنہ نے بیان کیا، کہ ہم مقام صفین میں ڈیرے والے ہوئے تھے۔ پھر حضرت سهل بن حنیف رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے۔ اور فرمایا، اے لوگو! تم خود اپنی رائے کو غلط سمجھو۔ ہم صلح حديبيه کے موقع پر رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے۔ اگر ہمیں لڑنا ہوتا تو اس وقت ضرور لڑتے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ اس موقع پر آئے (یعنی حديبيه میں) اور عرض کیا یا رسول اللہ! کیا ہم حق پر اور وہ باطل پر نہیں ہیں؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ کیوں نہیں! حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا، کیا ہمارے مقتول جنت میں اور ان کے مقتول جہنم میں نہیں جائیں گے؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ کیوں نہیں! پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ

النَّارِ؟ قَالَ : «بَلَى» قَالَ : فَعَلَى مَا نَعْطِي
الدِّينَةَ فِي دِينِنَا؟ أَنْرَجِعُ وَلَمَّا يَحْكُمِ اللَّهُ
بَيْنَنَا وَبَيْنَهُمْ؟ فَقَالَ : (ابْنُ الْحَطَّابِ! إِنِّي
رَسُولُ اللَّهِ وَلَنْ يُضَيِّعَنِي اللَّهُ أَبَدًا) فَاَنْطَلَقَ
عُمَرُ إِلَى أَبِي بَكْرٍ ، فَقَالَ لَهُ مِثْلَ مَا قَالَ
لِلنَّبِيِّ ﷺ ؛ فَقَالَ : إِنَّهُ رَسُولُ اللَّهِ وَلَنْ
يُضَيِّعَهُ اللَّهُ أَبَدًا. فَنَزَلَتْ سُورَةُ الْفَتْحِ ،
فَقَرَأَهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَى عُمَرَ إِيَّاهُ
أَخْبِرَهَا. فَقَالَ عُمَرُ : يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَوْ
فَتْحٌ هُوَ؟ قَالَ : «نَعَمْ».

ہم اپنے دین کے معاملے میں پھر کیوں دہیں؟ کیا ہم (مدینہ)
واپس چلے جائیں گے۔ اور ہمارے اور ان کے درمیان اللہ
کوئی فیصلہ نہیں کرے گا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ اے
ابن خطاب! میں اللہ کا رسول ہوں، اور اللہ مجھے کبھی برباد نہیں
کرے گا۔ اس کے بعد حضرت عمر رضی اللہ عنہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے
پاس گئے اور ان سے وہی سوالات کئے جو نبی کریم ﷺ سے
ابھی کر چکے تھے۔ انہوں نے بھی یہی کہا کہ وہ اللہ کے رسول
ہیں، اور اللہ انہیں کبھی برباد نہیں ہونے دے گا۔ پھر سورہ فتح
نازل ہوئی، اور رسول اللہ ﷺ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو اسے آخر
تک پڑھ کر سنایا، تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یہی فتح ہے؟
رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ہاں! بے شک یہی فتح ہے۔

أخرجه البخاري في : ۵۸ - كتاب الجزية : ۱۸ - باب حدثنا عبدان .

(۳۷) غزوة احد كايان

(۳۷) باب غزوة أحد

۱۱۶۹ - حضرت سہل بن سعد سلمی رضی اللہ عنہ سے احد کی لڑائی میں
نبی کریم ﷺ کے زخمی ہونے کے متعلق پوچھا گیا تو انہوں نے
بتلایا آپ کے چہرہ مبارک پر زخم آئے اور آپ کے آگے کے
دانت ٹوٹ گئے تھے اور ”خود“ آپ کے سر مبارک پر ٹوٹ
گئی تھی (جس سے سر پر زخم آئے تھے) حضرت فاطمہؓ خون
دھو رہی تھیں اور حضرت علی رضی اللہ عنہ پانی ڈال رہے تھے جب
حضرت فاطمہؓ نے دیکھا کہ خون برابر بڑھتا ہی جا رہا ہے تو
انہوں نے ایک چٹائی جلائی اور اس کی راکھ کو آپ کے زخموں
پر لگا دیا جس سے خون بہنا بند ہو گیا۔

۱۱۶۹ - حَدِيثُ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ،
أَنَّهُ سُئِلَ عَنْ جُرْحِ النَّبِيِّ ﷺ يَوْمَ أُحُدٍ .
فَقَالَ : جُرِحَ وَجْهُ النَّبِيِّ ﷺ وَكُسِرَتْ
رَبَاعِيَّتُهُ ، وَهَشِمَتْ الْبَيْضَةُ عَلَى رَأْسِهِ ؛
فَكَانَتْ فَاطِمَةُ ، عَلَيْهَا السَّلَامُ ، تَغْسِلُ
الدَّمَ ، وَعَلِيٌّ يُمْسِكُ ؛ فَلَمَّا رَأَتْ أَنَّ الدَّمَ
لَا يَزِيدُ إِلَّا كَثْرَةً ، أَخَذَتْ حَصِيرًا فَأَحْرَقَتْهُ
حَتَّى صَارَ رَمَادًا ، ثُمَّ أَلْزَقَتْهُ ، فَاسْتَمْسَكَ
الدَّمُ .

۵۶ - كتاب الجهاد : ۸۵ - باب لبس البيضة .

۱۱۷۰ - حديث عبد الله بن مسعود رضی اللہ عنہ نے بیان کیا گویا کہ میں

۱۱۷۰ - حَدِيثُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ .

نبی کریم ﷺ کو اس وقت دیکھ رہا ہوں آپ بنی اسرائیل کے ایک نبی کا واقعہ بیان کر رہے تھے کہ ان کی قوم نے انہیں مارا اور خون آلود کر دیا۔ لیکن وہ نبی علیہ السلام خون صاف کرتے جاتے اور یہ دعا کرتے کہ اے اللہ! میری قوم کی مغفرت فرما۔ یہ لوگ جانتے نہیں ہیں۔

أخرجه البخاري في : ٦٠ - كتاب الأنبياء : ٥٤ - باب حدثنا أبو اليمان .

(۳۸) جس کو رسول اللہ ﷺ خود قتل کریں

اس پر اللہ تعالیٰ کا غصہ بہت سخت ہے

(۳۸) باب اشتداد غضب الله

على من قتله رسول الله ﷺ

۱۱۷۱- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، اللہ تعالیٰ کا غضب اس قوم پر انتہائی سخت ہوا جس نے اس کے نبی کے ساتھ یہ کیا۔ آپ کا اشارہ آگے کے دندان مبارک (کے ٹوٹ جانے) کی طرف تھا، اللہ تعالیٰ کا غضب اس شخص (ابی بن خلف) پر انتہائی سخت ہوا جسے اس کے رسول (ﷺ) نے اللہ کے راستے میں قتل کیا۔

۱۱۷۱- حديث أبي هريرة رضي الله عنه قال : قال رسول الله ﷺ : «اشتد غضب الله على قوم فعلوا بنبيهم» يثيرون إلى رباعيته «اشتد غضب الله على رجل يقتله رسول الله ﷺ في سبيل الله» .

أخرجه البخاري في : ٦٤ - كتاب المغازي : ٢٤ - باب ما أصاب النبي ﷺ من الجراح يوم أحد .

(۳۹) رسول اللہ ﷺ نے مشرکوں اور

(۳۹) باب ما لقي النبي ﷺ

منافقوں کے ہاتھوں جو تکلیف پائی اس کا ذکر

من أذى المشركين والمنافقين

۱۱۷۲- حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ رسول کریم ﷺ کعبہ کے نزدیک نماز پڑھ رہے تھے اور ابو جہل اور اس کے ساتھی (بھی وہیں) بیٹھے ہوئے تھے تو ان میں سے ایک نے دوسرے سے کہا کہ تم میں سے کوئی شخص ہے جو فلاں قبیلے کی (جو) اونٹنی زنج ہوئی ہے (اس کی) اوچھڑی اٹھا لائے اور (لا کر) جب محمد سجدہ میں جائیں تو ان کی پیٹھ پر رکھ دے۔ یہ سن کر ان میں سے ایک سب سے زیادہ بد بخت (آدمی) اٹھا۔ اور وہ اوچھڑی لے کر آیا اور دیکھا رہا۔ جب آپ نے سجدہ کیا تو اس نے اس اوچھڑی کو آپ کے دونوں کندھوں

۱۱۷۲- حديث عبد الله بن مسعود ، أن النبي ﷺ كان يصلي عند البيت ، وأبو جهل وأصحاب له جلوس ؛ إذ قال بعضهم لبعض : أياكم يجيء بسلي جزور بني فلان فيضعه على ظهر محمد إذا سجد ؟ فانبعث أشقى القوم ، فجاء به ، فنظر حتى سجد النبي ﷺ ووضعه على

کے درمیان رکھ دیا (عبداللہ بن مسعود کہتے ہیں) میں یہ (سب کچھ) دیکھ رہا تھا مگر کچھ نہ کر سکتا تھا۔ کاش! (اس وقت) مجھے روکنے کی طاقت ہوتی۔ عبداللہ کہتے ہیں کہ وہ ہنسنے لگے اور (ہنسی کے مارے) لوٹ پوٹ ہونے لگے۔ اور رسول اللہ ﷺ سجدہ میں تھے (بوجھ کی وجہ سے) اپنا سر نہیں اٹھا سکتے تھے۔ یہاں تک کہ حضرت فاطمہؓ آئیں اور وہ بوجھ آپ کی پیٹھ پر سے اتار کر پھینکا۔ تب آپ نے سر اٹھلایا پھر تین بار فرمایا۔ یا اللہ! تو قریش کو پکڑ لے، یہ (بت) ان کافروں پر ہمت بھاری ہوئی کہ آپ نے انہیں بد عادی ہے۔ عبداللہ کہتے ہیں کہ وہ سمجھتے تھے کہ اس شہر (مکہ) میں جو دعا کی جائے وہ ضرور قبول ہوتی ہے۔ پھر آپ نے (ان میں سے) ہر ایک کا (جدا جدا) نام لیا کہ اے اللہ ان ظالموں کو ضرور ہلاک کر دے۔ ابو جہل، عقبہ بن ربیعہ، شیبہ بن ربیعہ، ولید بن عقبہ۔ امیہ ابن خلف اور عقبہ ابن ابی معیط کو۔ ساتویں (آدمی) کا نام (بھی) لیا مگر مجھے یاد نہیں رہا۔ اس ذات کی قسم جس کے قبضے میں میری جان ہے کہ جن لوگوں کے (بد دعا کرتے وقت) آپ نے نام لئے تھے۔ میں نے ان (کی لاشوں) کو بدر کے کنوئیں میں پڑا ہوا دیکھا۔

ظَهْرِهِ بَيْنَ كَتِفَيْهِ وَأَنَا أَنْظُرُ لَا أُغَيِّرُ شَيْئًا ،
لَوْ كَانَ لِي مَنَعَةٌ! قَالَ : فَجَعَلُوا يَضْحَكُونَ
وَيُحِيلُ بَعْضُهُمْ عَلَى بَعْضٍ ، وَرَسُولُ اللَّهِ
ﷺ سَاجِدٌ لَا يَرْفَعُ رَأْسَهُ . حَتَّى جَاءَتْهُ
فَاطِمَةُ ، فَطَرَحَتْ عَنْ ظَهْرِهِ ، فَرَفَعَ رَأْسَهُ
ثُمَّ قَالَ : «اللَّهُمَّ ! عَلَيْكَ بِقُرَيْشٍ» ثَلَاثَ
مَرَّاتٍ . فَشَقَّ عَلَيْهِمْ إِذْ دَعَا عَلَيْهِمْ . قَالَ :
وَكَانُوا يُرَوْنَ أَنَّ الدَّعْوَةَ فِي ذَلِكَ الْبَلَدِ
مُسْتَجَابَةٌ ثُمَّ سَمَى : «اللَّهُمَّ ! عَلَيْكَ بِأَبِي
جَهْلٍ ، وَعَلَيْكَ بِعُقْبَةَ بْنِ رَبِيعَةَ ، وَشَيْبَةَ بْنِ
رَبِيعَةَ ، وَالْوَلِيدِ بْنِ عُتْبَةَ ، وَأُمَيَّةَ بْنِ خَلْفٍ ،
وَعُقْبَةَ بْنِ أَبِي مُعَيْطٍ» وَعَدَّ السَّابِعَ فَلَمْ
يَحْفَظْهُ . قَالَ : فَوَا الَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ! لَقَدْ
رَأَيْتُ الَّذِينَ عَدَّ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ صَرَغِي
فِي الْقَلْبِ ، قَلِيبِ بَدْرٍ .

أخرجه البخاري في : ٤ - كتاب الوضوء : ٦٩ - باب إذا ألقى على ظهر المصلي قدر أو
حيفة لم تفسد عليه صلاته .

۱۱۷۳ - ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے
بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ سے پوچھا گیا آپ پر کوئی دن احد کے
دن سے بھی زیادہ سخت گذرا ہے؟ آپ نے فرمایا کہ تمہاری
قوم (قریش) کی طرف سے میں نے کتنی مہمیں اٹھائی ہیں
لیکن اس سارے دور میں عقبہ کا دن مجھ پر سب سے زیادہ
سخت تھا۔ یہ وہ موقع تھا جب میں نے (طائف کے سردار)
کنانہ بن عبدیلیل بن عبدکلال کے ہاں اپنے آپ کو پیش کیا

١١٧٣ - حديث عائشة رضي الله عنها،
زوج النبي ﷺ ، أنها قالت للنبي ﷺ :
هل أتى عليك يوم كان أشد من يوم
أحد؟ قال : «لقد لقيت من قومك ما
لقيت ، وكان أشد ما لقيت منهم يوم

تھا۔ لیکن اس نے (اسلام قبول نہیں کیا اور) میری دعوت کو رو کر دیا۔ میں وہاں سے انتہائی رنجیدہ ہو کر واپس ہوا۔ جب میں قرن الثعالب پہنچا، تب مجھ کو کچھ ہوش آیا۔ میں نے اپنا سر اٹھایا تو کیا دیکھتا ہوں کہ بدلی کا ایک ٹکڑا میرے اوپر سلیہ کئے ہوئے ہے۔ اور میں نے دیکھا کہ جبریل علیہ السلام اس میں موجود ہیں، انہوں نے مجھے آواز دی اور کہا اللہ تعالیٰ آپ کے بارے میں آپ کی قوم کی باتیں سن چکا ہے اور جو انہوں نے رو کیا ہے وہ بھی سن چکا ہے۔ آپ کے پاس اللہ تعالیٰ نے پہاڑوں کا فرشتہ بھیجا ہے، آپ ان کے بارے میں جو چاہیں اس کا اسے حکم دے دیں۔ اس کے بعد مجھے پہاڑوں کے فرشتے نے آواز دی، انہوں نے مجھے سلام کیا اور کہا کہ اے محمد! پھر انہوں نے بھی وہی بات کہی، آپ جو چاہیں (اس کا مجھے حکم فرمائیں) اگر آپ چاہیں تو میں دونوں طرف کے پہاڑوں پر لا کر ملا دوں (جن سے وہ چکنا چور ہو جائیں) نبی کریم ﷺ نے فرمایا، مجھے تو اس کی امید ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کی نسل سے ایسی اولاد پیدا کرے گا جو اکیسے اللہ کی عبادت کرے گی، اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرائے گی۔

العقبۃ ، اِذْ عَرَضْتُ نَفْسِي عَلَى ابْنِ عَبْدِ
يَالِيلِ بْنِ عَبْدِ كِلَالٍ . فَلَمْ يُحِبِّنِي إِلَى مَا
أَرَدْتُ . فَانْطَلَقْتُ وَأَنَا مَهْمُومٌ وَعَلَى وَجْهِ
، فَلَمْ أَسْتَفِقْ إِلَّا وَأَنَا بَقَرُنَ الثَّعَالِبِ ،
فَرَفَعْتُ رَأْسِي فَإِذَا أَنَا بِسَحَابَةٍ قَدْ أَظَلَّتْنِي ،
فَنظَرْتُ فَإِذَا فِيهَا جَبْرِيلُ ، فَنَادَانِي فَقَالَ :
إِنَّ اللَّهَ قَدْ سَمِعَ قَوْلَ قَوْمِكَ لَكَ وَمَا رَدُّوا
عَلَيْكَ ، وَقَدْ بَعَثَ إِلَيْكَ مَلَكَ الْجِبَالِ
لِتَأْمُرَهُ بِمَا شِئْتَ فِيهِمْ . فَنَادَانِي مَلَكُ
الْجِبَالِ فَسَلَّمَ عَلَيَّ ، ثُمَّ قَالَ : يَا مُحَمَّدُ!
فَقَالَ ذَلِكَ فِيمَا شِئْتَ أَنْ طَبَّقَ عَلَيْهِمُ
الْأَحْشَبِيَّينَ ؛ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ : «بَلْ أَرْجُو
أَنْ يُخْرِجَ اللَّهُ مِنْ أَصْلَابِهِمْ مَنْ يَعْبُدُ اللَّهَ
وَحْدَهُ ، لَا يُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا» .

أخرجه البخاري في: ٥٩- كتاب بدء الخلق : ٧- باب إذا قال أحدكم آمين والملائكة في السماء.

۱۱۷۴- حضرت جنڈب بن سفیانؓ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کسی لڑائی کے موقع پر موجود تھے اور آپ کی انگلی زخمی ہو گئی تھی۔ آپ نے انگلی سے مخاطب ہو کر فرمایا تیری حقیقت ایک زخمی انگلی کے سوا کیا ہے اور جو کچھ ملا ہے اللہ کے راستے میں ملا ہے۔

۱۱۷۴- حَدِيثُ جُنْدُبِ بْنِ سُفْيَانَ ، أَنَّ
رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ فِي بَعْضِ الْمَشَاهِدِ ،
وَقَدْ دَمِيَتْ إِصْبَعُهُ ، فَقَالَ : «هَلْ أَنْتِ إِلَّا
إِصْبَعٌ دَمِيَتْ وَفِي سَبِيلِ اللَّهِ مَا لَقِيتِ!» .

أخرجه البخاري في: ٥٦- كتاب الجهاد والسير : ٩- باب من ينكب في سبيل الله.

۱۱۷۵- حضرت جنڈب بن سفیانؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ بیمار پڑ گئے اور دو یا تین راتوں کو (تجد کے لئے) نہیں

۱۱۷۵- حَدِيثُ جُنْدُبِ بْنِ سُفْيَانَ ﷺ
، قَالَ : اشْتَكَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ، فَلَمْ يَقُمْ

اٹھ سکے۔ پھر ایک عورت (ابولسب کی بیوی عوراء) آئی اور کہنے لگی، اے محمد! میرا خیال ہے کہ تمہارے شیطان نے تمہیں چھوڑ دیا ہے، دو یا تین راتوں سے دیکھ رہی ہوں کہ تمہارے پاس وہ نہیں آیا۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے سورہ الضحیٰ نازل کی، یعنی ”قسم ہے دن کی روشنی کی اور رات کی جب وہ قرار پکڑے، کہ آپ کے پروردگار نے نہ آپ کو چھوڑا ہے اور نہ آپ سے بیزار ہوا ہے۔“ آخر تک

لَيْتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا. فَجَاءَتْ امْرَأَةً، فَقَالَتْ: يَا مُحَمَّدُ! إِنِّي لَأَرْجُو أَنْ يَكُونَ شَيْطَانُكَ قَدْ تَرَكَكَ، لَمْ أَرَهُ قَرِيبَكَ مَنذُ لَيْتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا. فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ- ﴿وَالضُّحَىٰ وَاللَّيْلِ إِذَا سَحَىٰ مَا وَدَّعَكَ رَبُّكَ وَمَا قَلَىٰ﴾۔

أخرجه البخاري في : ٦٥- كتاب التفسير : ٩٣- سورة الضحى : ١- باب حدثنا أحمد بن يونس.

(۴۰) نبی کریم ﷺ کا اللہ سے دعا کرنا اور منافقوں

کی تکلیف پر صبر کرنا

(۴۰) باب في دعاء النبي ﷺ

إلى الله وصبره على أذى المنافقين

۱۱۷۶- حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ ایک گدھے پر سوار ہوئے جس پر پلان بندھا ہوا تھا اور نیچے فذک کی بنی ہوئی ایک مٹھی چادر بچھی ہوئی تھی۔ آنحضرت ﷺ نے سواری پر اپنے پیچھے اسامہ بن زید کو بٹھایا تھا۔ آپ بنی حارث بن خزرج میں حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کی عیادت کے لئے تشریف لے جا رہے تھے۔ یہ جنگ بدر سے پہلے کا واقعہ ہے۔ آنحضرت ﷺ ایک مجلس سے گزرے جس میں مسلمان، بت پرست، مشرک اور یہودی سب ہی شریک تھے۔ عبد اللہ بن ابی بن سلول بھی ان میں تھا۔ مجلس میں حضرت عبد اللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ بھی موجود تھے۔ جب مجلس پر سواری کا گرد پڑا تو عبد اللہ بن ابی نے اپنی چادر سے اپنی ناک چھپالی اور کہا کہ ہمارے اوپر غبار نہ اڑاؤ۔ پھر حضور اکرم ﷺ نے سلام کیا اور وہاں رک گئے اور اتر کر انہیں اللہ کی طرف بلایا اور ان کے لئے قرآن مجید کی تلاوت کی۔ عبد اللہ بن ابی بن سلول بولا، میں ان باتوں کے سمجھنے سے قاصر ہوں۔ اگر وہ چیزیں حق ہیں جو تم کہتے ہو تو ہماری مجلسوں میں آکر ہمیں تکلیف نہ دیا کرو۔ اپنے گھر جاؤ

۱۱۷۶- حدیث أسامة بن زيد، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ رَكِبَ جِمَارًا، عَلَيْهِ إِكْفَافٌ، تَحْتَهُ قَطِيفَةٌ فَدَكِيَّةٌ، وَأَرْدَفَ وَرَاءَهُ أُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ، وَهُوَ يَعُودُ سَعْدَ بْنَ عُبَادَةَ فِي بَنِي الْحَارِثِ بْنِ الْخَزْرَجِ، وَذَلِكَ قَبْلَ وَقْعَةِ بَدْرٍ. حَتَّى مَرَّ فِي مَجْلِسٍ فِيهِ أَخْلَاطٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ وَالْمُشْرِكِينَ، عَبْدَةَ الْأَوْثَانَ، وَالْيَهُودِ؛ وَفِيهِمْ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي إِبْنِ سَلُولٍ وَفِي الْمَجْلِسِ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ رَوَاحَةَ، فَلَمَّا غَشِيَتِ الْمَجْلِسَ عَجَاجَةُ الدَّابَّةِ، حَمَرَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي أَنْفَهُ بِرِدَائِهِ، ثُمَّ قَالَ: لَا تُعْبَرُوا عَلَيْنَا. فَسَلَّمَ عَلَيْهِمُ النَّبِيُّ ﷺ، ثُمَّ وَقَفَ فَنَزَلَ فَدَعَاهُمْ إِلَى اللَّهِ وَفَرَّأَ

اور ہم سے جو تمہارے پاس آئے، اس سے بیان کرو۔ اس پر ابن رواحہ نے کہا آپ ہماری مجلسوں میں تشریف لایا کریں کیونکہ ہم اسے پسند کرتے ہیں۔ پھر مسلمانوں، مشرکوں اور یہودیوں میں اس بات پر تو تو میں میں ہونے لگی اور قریب تھا کہ وہ کوئی ارادہ کر بیٹھیں اور ایک دوسرے پر حملہ کر دیں۔ لیکن آنحضرت ﷺ انہیں برابر خاموش کراتے رہے اور جب وہ خاموش ہو گئے تو آنحضرت ﷺ اپنی سواری پر بیٹھ کر سعد بن عبادہ کے یہاں گئے۔ آنحضرت ﷺ نے ان سے فرمایا، سعد تم نے نہیں سنا کہ ابو حباب نے آج کیا بات کہی ہے! آپ کا اشارہ عبد اللہ بن ابی کی طرف تھا کہ اس نے یہ یہ باتیں کہی ہیں۔ حضرت سعد نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ اسے معاف کر دیجئے اور درگزر فرمائیے۔ اللہ تعالیٰ نے وہ حق آپ کو عطا فرمایا ہے جو عطا فرمانا تھا۔ اس بستی (مدینہ منورہ) کے لوگ (آپ کی تشریف آوری سے پہلے) اس پر متفق ہو گئے تھے کہ اسے تاج پہنا دیں اور شاہی عمامہ اس کے سر پر باندھ دیں۔ لیکن جب اللہ تعالیٰ نے اس منصوبہ کو اس حق کی وجہ سے ختم کر دیا جو اس نے آپ کو عطا فرمایا ہے تو اسے حق سے حسد ہو گیا اور اسی وجہ سے اس نے یہ معاملہ کیا ہے جو آپ نے دیکھا۔ چنانچہ حضرت نبی کریم ﷺ نے اسے معاف کر دیا۔

عَلَيْهِمُ الْقُرْآنُ. فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي أُبَيٍّ ابْنُ سَلُولٍ : أَيُّهَا الْمَرْءُ! لَا أَحْسَنَ مِنْ هَذَا ، إِنْ كَانَ مَا تَقُولُ حَقًّا ، فَلَا تُؤْذِنَا فِي مَجَالِسِنَا ، وَارْجِعْ إِلَيَّ رَحْلِكَ ، فَمَنْ جَاءَكَ مِنَّا فَاقْصُصْ عَلَيْهِ.

قَالَ ابْنُ رَوَاحَةَ : اغْتَنَّا فِي مَجَالِسِنَا ، فَإِنَّا نُحِبُّ ذَلِكَ. فَاسْتَبَّ الْمُسْلِمُونَ وَالْمُشْرِكُونَ وَالْيَهُودَ حَتَّى هَمُّوا أَنْ يَتَوَاتَبُوا ؛ فَلَمْ يَزَلِ النَّبِيُّ ﷺ يُحَفِّضُهُمْ. ثُمَّ رَكِبَ دَابَّتَهُ حَتَّى دَخَلَ عَلَى سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ. فَقَالَ : «أَيُّ سَعْدُ! أَلَمْ تَسْمَعْ مَا قَالَ أَبُو حُبَابٍ؟» يُرِيدُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي «قَالَ كَذَا وَكَذَا» قَالَ اعْفُ عَنْهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ! وَأَصْفَحْ ، فَوَاللَّهِ! لَقَدْ أَعْطَاكَ اللَّهُ الَّذِي أَعْطَاكَ ، وَلَقَدْ الصُّطَّلِحَ أَهْلُ هَذِهِ الْبَحْرَةِ عَلَى أَنْ يُتَوَجَّوهُ فَيَعْصِبُونَهُ بِالْعِصَابَةِ. فَلَمَّا رَدَّ اللَّهُ ذَلِكَ بِالْحَقِّ الَّذِي أَعْطَاكَ ، شَرِقَ بِذَلِكَ ، فَذَلِكَ فَعَلَ بِهِ مَا رَأَيْتَ . فَعَفَا عَنْهُ النَّبِيُّ ﷺ.

أخرجه البخاري في : ۷۹- كتاب الاستئذان : ۲۰- باب التسليم في مجلس فيه أخلاط من المسلمين والمشركين.

۱۱۷۷- حدیث انس رضی اللہ عنہ ، قَالَ : قِيلَ ۱۱۷۷- حضرت انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ سے

عرض کیا گیا، اگر آپ عبد اللہ بن ابی (منافق) کے یہاں تشریف لے چلتے تو بہتر تھا۔ آنحضرت ﷺ اس کے یہاں ایک گدھے پر سوار ہو کر تشریف لے گئے۔ صحابہؓ پیدل آپ کے ہمراہ تھے۔ جدھر سے آپ گذر رہے تھے وہ شور زمین تھی۔ جب نبی کریم ﷺ اس کے یہاں پہنچے تو وہ (عبد اللہ بن ابی) کہنے لگا، آپ زرا دور ہی رہئے، آپ کے گدھے کی بونے میرا دماغ پریشان کر دیا ہے۔ اس پر ایک انصاری صحابی بولے کہ اللہ کی قسم، رسول اللہ ﷺ کا گدھا تجھ سے زیادہ خوشبودار ہے۔ عبد اللہ (منافق) کی طرف سے اس کی قوم کا ایک شخص ان صحابی کی اس بات پر غصہ ہو گیا۔ اور دونوں نے ایک دوسرے کو برا بھلا کہا۔ پھر دونوں طرف سے دونوں کے حمایتی مشتعل ہو گئے، اور ہاتھ پائی، چھڑی اور جوتے تک نوبت پہنچ گئی۔ (حضرت انس کہتے ہیں) ہمیں معلوم ہوا ہے کہ یہ آیت اسی موقع پر نازل ہوئی تھی۔ ”اگر مسلمانوں کے دو گروہ آپس میں لڑیں تو ان میں صلح کرا دو۔“ (الحجرات: ۹)

أخرجه البخاري في : ۵۳ - كتاب الصلح : ۱ - باب ما جاء في الإصلاح بين الناس .

(۴۱) ابو جہل کا قتل

۱۱۷۸ - حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے بدر کی لڑائی کے دن فرمایا، کون دیکھ کر آئے گا کہ ابو جہل کا کیا ہوا؟ حضرت ابن مسعودؓ معلوم کرنے گئے تو دیکھا کہ عفرہ کے دونوں لڑکوں نے اسے قتل کر دیا تھا اور اس کا جسم ٹھنڈا پڑا ہے۔ انہوں نے اس کی داڑھی پکڑ کر کہا، تو یہی ابو جہل ہے؟ تو ابو جہل نے کہا، کیا اس سے بھی بڑا کوئی آدمی ہے جسے آج اس کی قوم نے قتل کر ڈالا ہے، یا (اس نے یوں کہا کہ) تم لوگوں نے اسے قتل کر ڈالا ہے؟

أخرجه البخاري في : ۶۴ - كتاب المغازي : ۸ - باب قتل أبي جهل .

(۴۲) یہود کے طاغوت کعب بن اشرف کا قتل

لِلنَّبِيِّ ﷺ لَوْ أَتَيْتَ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ أَبِي !
فَانْطَلَقَ إِلَيْهِ النَّبِيُّ ﷺ ، وَرَكِبَ حِمَارًا ،
فَانْطَلَقَ الْمُسْلِمُونَ يَمْشُونَ مَعَهُ ، وَهِيَ
أَرْضٌ سَبْحَةٌ . فَلَمَّا أَتَاهُ النَّبِيُّ ﷺ ، قَالَ :
إِلَيْكَ عَنِّي ، وَاللَّهِ ! لَقَدْ آذَانِي نَتْنُ حِمَارِكَ
فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ مِنْهُمْ : وَاللَّهِ !
لَحِمَارُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَطْيَبُ رِيحًا مِنْكَ .
فَغَضِبَ لِعَبْدِ اللَّهِ رَجُلٌ مِنْ قَوْمِهِ فَشَتَمًا ،
فَغَضِبَ لِكُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا أَصْحَابُهُ ، فَكَانَ
بَيْنَهُمَا ضَرْبٌ بِالْحَرِيدِ وَالْأَيْدِي وَالنَّعَالِ .
فَبَلَّغْنَا أَنَّهَا أُنزِلَتْ - ﴿وَإِنْ طَائِفَتَانِ مِنَ
الْمُؤْمِنِينَ اقْتَتَلُوا فَأَصْلِحُوا بَيْنَهُمَا﴾ .

(۴۱) باب قتل أبي جهل

۱۱۷۸ - حَدِيثِ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ، قَالَ : قَالَ :
النَّبِيُّ ﷺ ، يَوْمَ بَدْرٍ : «مَنْ يَنْظُرُ مَا فَعَلَ
أَبُو جَهْلٍ؟» فَانْطَلَقَ ابْنُ مَسْعُودٍ ، فَوَجَدَهُ قَدْ
ضَرَبَهُ ابْنَا عَفْرَاءَ ، حَتَّى بَرَدَ . فَأَخَذَ بِلِحْيَتِهِ
فَقَالَ : أَنْتَ أَبَا جَهْلٍ؟ قَالَ : وَهَلْ فَرَقَ
رَجُلٌ قَتَلَهُ قَوْمُهُ ، أَوْ قَالَ : قَتَلْتُمُوهُ .

(۴۲) باب قتل كعب بن الأشرف طاغوت اليهود

۱۱۷۹- حضرت جابر بن عبد اللہ انصاری رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا، کعب بن اشرف کا کام کون تمام کر کے آئے گا؟ وہ اللہ اور اس کے رسول کو بہت ستا رہا ہے۔ اس پر محمد بن مسلمہ انصاریؒ کھڑے ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہ! کیا آپ اجازت دیں گے کہ میں اسے قتل کر آؤں؟ آپ نے فرمایا، ہاں مجھ کو یہ پسند ہے۔ انہوں نے عرض کیا، پھر آپ مجھے اجازت عنایت فرمائیں کہ میں اس سے کچھ باتیں کروں۔ آپ نے انہیں اجازت دے دی۔ اب محمد بن مسلمہؒ کعب بن اشرف کے پاس آئے اور اس سے کہا، یہ شخص (اشارہ حضور ﷺ کی طرف تھا) ہم سے صدقہ مانگتا رہتا ہے اور اس نے ہمیں تھکا مارا ہے۔ اس لئے میں تم سے قرض لینے آیا ہوں۔ اس پر کعب نے کہا، ابھی آگے دیکھنا، خدا کی قسم، بالکل آتا جاؤ گے۔ محمد بن مسلمہؒ نے کہا، چونکہ ہم نے بھی اب ان کی اتباع کر لی ہے اس لئے جب تک یہ نہ کھل جائے کہ ان کا انجام کیا ہوتا ہے، انہیں چھوڑنا بھی مناسب نہیں۔ میں تم سے ایک دستق یا (راوی نے بیان کیا کہ) دو دستق غلہ قرض لینے آیا ہوں۔ کعب بن اشرف نے کہا، ہاں، میرے پاس کچھ گروی رکھ دو۔ انہوں نے پوچھا، گروی میں تم کیا چاہتے ہو؟ اس نے کہا، اپنی عورتوں کو رکھ دو۔ انہوں نے کہا کہ تم عرب کے بہت خوبصورت مرد ہو۔ ہم تمہارے پاس اپنی عورتیں کس طرح گروی رکھ سکتے ہیں۔ اس نے کہا، پھر اپنے بچوں کو گروی رکھ دو۔ انہوں نے کہا، ہم بچوں کو کس طرح گروی رکھ سکتے ہیں۔ کل انہیں اسی پر گالیاں دی جائیں گی کہ ایک یا دو دستق غلے پر انہیں رہن رکھ دیا گیا تھا۔ یہ تو بڑی بے غیرتی ہوگی۔ البتہ ہم تمہارے پاس اپنے "لامہ" گروی رکھ سکتے ہیں۔ (یعنی ہتھیار) محمد بن مسلمہؒ نے اس سے دوبارہ ملنے کا وعدہ کیا اور رات کے وقت اس کے یہاں آئے۔ ان کے ساتھ ابونا نملہ بھی موجود تھے وہ کعب

۱۱۷۹- حَدِيثُ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : «مَنْ لِكَعْبِ بْنِ الْأَشْرَفِ؟ فَإِنَّهُ قَدْ آذَى اللَّهَ وَرَسُولَهُ» فَقَامَ مُحَمَّدُ بْنُ مَسْلَمَةَ ، فَقَالَ : يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَتَجِبُ أَنْ أَقْتَلَهُ؟ قَالَ : «نَعَمْ» قَالَ : فَأَذِنَ لِي أَنْ أَقُولَ شَيْئًا . قَالَ «قُلْ» . فَأَتَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ مَسْلَمَةَ ، فَقَالَ : إِنَّ هَذَا الرَّجُلَ قَدْ سَأَلَنَا صَدَقَةً ، وَإِنَّهُ قَدْ عَنَانَا ، وَإِنِّي قَدْ أَتَيْتُكَ أَسْتَسْلِفُكَ . قَالَ : وَأَيْضًا ، وَاللَّهِ لَتَمَلَّنَهُ . قَالَ إِنَّا قَدِ اتَّبَعْنَاهُ فَلَا نُحِبُّ أَنْ نَدَعَهُ حَتَّى نَنْظُرَ إِلَى أَيِّ شَيْءٍ يَصِيرُ شَأْنُهُ . وَقَدْ أَرَدْنَا أَنْ تُسَلِّفَنَا وَسُقَا أَوْ وَسَقَيْنَ . فَقَالَ : نَعَمْ ، أَرْهَنُونِي . قَالُوا : أَيُّ شَيْءٍ تُرِيدُ؟ قَالَ : أَرْهَنُونِي نِسَاءَكُمْ . قَالُوا : كَيْفَ نَرْهَنُكَ نِسَاءَنَا ، وَأَنْتَ أَجْمَلُ الْعَرَبِ؟ قَالَ : أَرْهَنُونِي أَبْنَاءَكُمْ . قَالُوا : كَيْفَ نَرْهَنُكَ أَبْنَاءَنَا ، فَيَسْبُ أَحَدُهُمْ فَيُقَالُ رُهْنٌ بَوْسُقٍ أَوْ وَسَقَيْنَ ، هَذَا عَارٌ عَلَيْنَا ، وَلَكِنَّا نَرْهَنُكَ اللَّأَمَةَ (يَعْنِي السَّلَاحَ) فَوَاعَدَهُ أَنْ يَأْتِيَهُ ، فَجَاءَهُ لَيْلًا وَمَعَهُ أَبُو نَائِلَةَ ، وَهُوَ أَخُو كَعْبٍ مِنَ الرِّضَاعَةِ . فَدَعَاهُمْ إِلَى الْحِصْنِ ، فَسَزَلَ

بن اشرف کے رضاعی بھائی تھے۔ پھر اس کے قلعہ کے پاس جا کر انہوں نے آواز دی۔ وہ باہر آنے لگا تو اس کی بیوی نے کہا کہ اس وقت (اتنی رات گئے) کہاں باہر جا رہے ہو؟ اس نے کہا، وہ تو محمد بن مسلمہ اور میرا بھائی ابونا نائلہ ہے۔ اس کی بیوی نے اس سے کہا کہ مجھے تو یہ آواز ایسی لگتی ہے جیسے اس سے خون نپک رہا ہو۔ کعب نے جواب دیا کہ میرے بھائی محمد بن مسلمہ اور میرے رضاعی بھائی ابونا نائلہ ہیں۔ شریف کو اگر رات میں بھی نیزہ بازی کے لئے بلایا جائے تو وہ نکل پڑتا ہے۔ راوی نے بیان کیا کہ جب محمد بن مسلمہ اندر گئے تو ان کے ساتھ دو آدمی اور تھے۔ اور انہیں یہ ہدایت کی تھی کہ جب کعب آئے تو میں اس کے (سر کے) بل ہاتھ میں لے لوں گا اور اسے سونگھنے لگوں گا۔ جب تمہیں اندازہ ہو جائے کہ میں نے اس کا سر پوری طرح اپنے قبضہ میں لے لیا ہے تو پھر تم تیار ہو جانا اور اسے قتل کر ڈالنا۔ عمرو نے ایک مرتبہ یوں بیان کیا کہ پھر اس کا سر سونگھوں گا۔ آخر کعب چادر لپیٹے ہوئے باہر آیا، اس کے جسم سے خوشبو پھوٹی پڑتی تھی۔ محمد بن مسلمہ نے کہا، آج سے زیادہ عمدہ خوشبو میں نے کبھی نہیں سونگھی۔ کعب اس پر بولا، میرے پاس عرب کی وہ عورت ہے جو ہر وقت عطر میں بسی رہتی ہے اور حسن و جمال میں بھی اس کی کوئی نظیر نہیں۔ محمد بن مسلمہ نے اس سے کہا، کیا تمہارے سر کو سونگھنے کی مجھے اجازت ہے؟ اس نے کہا، سونگھ سکتے ہو۔ محمد بن مسلمہ نے اس کا سر سونگھا اور ان کے بعد ان کے ساتھیوں نے بھی سونگھا۔ پھر انہوں نے کہا، کیا دوبارہ سونگھنے کی اجازت ہے؟ اس نے اس مرتبہ بھی اجازت دے دی۔ پھر جب محمد بن مسلمہ نے اسے پوری طرح اپنے قابو میں کر لیا تو اپنے ساتھیوں کو اشارہ کیا کہ تیار ہو جاؤ۔ چنانچہ انہوں نے اسے قتل کر دیا اور حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر اس کی اطلاع دی۔

أخرجه البخاري في : ٦٤ - كتاب المغازي : ١٥ - باب قتل كعب بن الأشرف .

إِلَيْهِمْ ؛ فَقَالَتْ لَهُ امْرَأَتُهُ : أَيْنَ تَخْرُجُ هَذِهِ السَّاعَةَ؟ فَقَالَ : فَقَالَ : إِنَّمَا هُوَ مُحَمَّدُ بْنُ مَسْلَمَةَ وَأَخِي أَبُو نَائِلَةَ . قَالَتْ : أَسْمَعُ صَوْتًا كَأَنَّهُ يَقَطِرُ مِنْهُ الدَّمُ . قَالَ : إِنَّمَا هُوَ أَخِي مُحَمَّدُ بْنُ مَسْلَمَةَ وَرَضِيعِي أَبُو نَائِلَةَ ، إِنَّ الْكَرِيمَ لَوْ دُعِيَ إِلَيَّ طَعْنَةً بَلِيلٍ لَأَجَابَ . قَالَ : وَيُدْخِلُ مُحَمَّدُ بْنُ مَسْلَمَةَ مَعَهُ رَجُلَيْنِ . فَقَالَ : إِذَا مَا جَاءَ فَإِنِّي قَائِلٌ بِشَعْرِهِ فَأَشْمُهُ ، فَإِذَا رَأَيْتُمُونِي اسْتَمَكَّنْتُ مِنْ رَأْسِهِ فَدُونَكُمْ فَاضْرِبُوهُ . وَقَالَ مَرَّةً : ثُمَّ أَشْمِكُمْ . فَنَزَلَ إِلَيْهِمْ مَتَوَشَّحًا ، وَهُوَ يَنْفَعُ مِنْهُ رِيحُ الطَّيِّبِ . فَقَالَ : مَا رَأَيْتُ كَالْيَوْمِ رِيحًا ، أَيُّ أَطْيَبَ . قَالَ : عِنْدِي أَعْطَرُ نِسَاءِ الْعَرَبِ وَأَكْمَلِ الْعَرَبِ ؛ فَقَالَ : أَتَأْذُنُ لِي أَنْ أَشْمَ رَأْسَكَ؟ قَالَ : نَعَمْ . فَشَمَّهُ ثُمَّ أَشْمَ أَصْحَابَهُ . ثُمَّ قَالَ : أَتَأْذُنُ لِي؟ قَالَ : نَعَمْ . فَلَمَّا اسْتَمَكَّنَ مِنْهُ ، قَالَ : دُونَكُمْ . فَتَقَلَّبُوهُ ، ثُمَّ اتَّوَا النَّبِيَّ ﷺ فَأَخْبَرُوهُ .

(۴۳) باب غزوة خيبر

(۴۳) غزوة خيبر کا بيان

۱۱۸۰- حضرت انس بن مالک ؓ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ غزوة خيبر میں تشریف لے گئے۔ ہم نے وہاں فجر کی نماز اندھیرے ہی میں پڑھی۔ پھر نبی ﷺ سوار ہوئے۔ اور ابو طلحہ بھی سوار ہوئے۔ میں ابو طلحہ کے پیچھے بیٹھا ہوا تھا۔ نبی ﷺ نے اپنی سواری کا رخ خيبر کی گلیوں کی طرف کر دیا۔ میرا گھٹنا نبی کریم ﷺ کی ران سے چھو جاتا تھا۔ نبی ﷺ نے اپنی ران سے تہ بند کو ہٹایا۔ یہاں تک کہ میں نبی کریم ﷺ کی شفاف اور سفید رانوں کی سفیدی اور چمک دیکھنے لگا۔ جب آپ خيبر کی بستی میں داخل ہوئے تو آپ نے فرمایا کہ اللہ اکبر خيبر برباد ہو گیا جب ہم کسی قوم کے آنگن میں اتر جائیں تو ڈرائے ہوئے لوگوں کی صبح منحوس ہو جاتی ہے۔ آپ نے یہ تین مرتبہ فرمایا، حضرت انس ؓ نے کہا کہ خيبر کے یہودی اپنے کاموں کے لئے باہر نکلے ہی تھے کہ وہ چلا اٹھے محمد ﷺ لشکر لے کر پہنچ گئے۔ پس ہم نے خيبر لڑ کر فتح کر لیا۔

۱۱۸۰- حَدِيثَ أَنَسٍ ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ غَزَا خَيْبَرَ . فَصَلَّيْنَا عِنْدَهَا صَلَاةَ الْعَدَاةِ بَغْلَسَ ، فَرَكِبَ نَبِيُّ اللَّهِ ﷺ وَرَكِبَ أَبُو طَلْحَةَ وَأَنَا رَدِيفُ أَبِي طَلْحَةَ . فَأَجْرَى نَبِيُّ اللَّهِ ﷺ فِي زَفَاقِ خَيْبَرَ وَإِنَّ رُكْبَتِي لَتَمَسُّ فَخِذَ نَبِيِّ اللَّهِ ﷺ ، ثُمَّ حَسَرَ الْإِزَارَ عَنْ فَخِذِهِ حَتَّى إِنِّي أَنْظَرُ إِلَى بِيَاضِ فَخِذِ نَبِيِّ اللَّهِ ﷺ . فَلَمَّا دَخَلَ الْقَرْيَةَ ، قَالَ : « اللَّهُ أَكْبَرُ ! حَرَبَتْ خَيْبَرَ . إِنَّا إِذَا نَزَلْنَا بِسَاحَةِ قَوْمٍ فَسَاءَ صَبَاحُ الْمُنْذِرِينَ » قَالَهَا ثَلَاثًا . قَالَ : وَخَرَجَ الْقَوْمُ إِلَيَّ أَعْمَالِهِمْ ، فَقَالُوا : مُحَمَّدٌ وَالْخَمِيسُ (يَعْنِي الْجَيْشَ) . قَالَ : فَأَصْبَنَاهَا عَنُوةً .

أخرجه البخاري في : ۸- كتاب الصلاة : ۱۲- باب ما يذكر في الفخذ.

۱۱۸۱- حضرت سلمہ بن الاكوع ؓ نے بیان کیا کہ ہم نبی کریم ﷺ کے ساتھ خيبر کی طرف نکلے۔ رات کے وقت ہمارا سفر جاری تھا کہ ایک صاحب (اسید بن خيبر) نے عامر سے کہا، عامر! اپنے کچھ شعر سنائو۔ عامر شاعر تھا اس فرمائش پر وہ سواری سے اتر کر حدی خوانی کرنے لگے، کہا

۱۱۸۱- حَدِيثُ سَلْمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ ؓ ، قَالَ : خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ إِلَى خَيْبَرَ ، فَسِيرْنَا لَيْلًا ، فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ ، لِعَامِرٍ : يَا عَامِرُ ! أَلَا تَسْمِعُنَا مِنْ هُنَيْهَاتِكَ؟ وَكَانَ عَامِرٌ رَجُلًا شَاعِرًا ، فَنَزَلَ يَحْدُو بِالْقَوْمِ ، يَقُولُ :

اللَّهُمَّ لَوْ لَا أَنْتَ مَا اهْتَدَيْنَا

اے اللہ! اگر تو نہ ہوتا تو ہمیں سیدھا راستہ نہ ملتا نہ ہم

صدقہ کر سکتے اور نہ ہم نماز پڑھ سکتے، پس ہماری جلدی مغفرت کر، جب تک ہم زندہ ہیں ہماری جانیں تیرے راستے میں فدا ہیں، اور اگر ہماری ڈبھیڑ ہو جائے تو ہمیں ثابت رکھ۔ ہم پر سکینت نازل فرما، ہمیں جب (باطل کی طرف) بلایا جاتا ہے تو ہم انکار کر دیتے ہیں، آج چلا چلا کر وہ ہمارے خلاف میدان میں آئے ہیں۔

وَلَا تَصَدَّقْنَا وَلَا صَلِّينَا
فَاغْفِرْ ، فِدَاءً لَكَ ، مَا أَبْقَيْنَا
وَبَّتِ الْأَقْدَامَ إِنْ لَأَقَيْنَا
وَأَلْقَيْنَ سَكِينَةً عَلَيْنَا
إِنَّا إِذَا صِيحَ بِنَا أَبِينَا
إِنَّا إِذَا صِيحَ بِنَا أَبِينَا

فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : «مَنْ هَذَا السَّائِقُ؟» قَالُوا : عَامِرُ بْنُ الْأَكْوَعِ . قَالَ : «يُرْحِمُهُ اللَّهُ» قَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ : وَجِبْتَ يَا نَبِيَّ اللَّهِ! لَوْ لَا أَمْتَعْتَنَا بِهِ . فَأَتَيْنَا خَيْبَرَ فَحَاصَرْنَاهُمْ حَتَّى أَصَابَتْنا مَخْمَصَةٌ شَدِيدَةٌ . ثُمَّ إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى فَتَحَهَا عَلَيْهِمْ . فَلَمَّا أَمْسَى النَّاسُ مَسَاءَ الْيَوْمِ الَّذِي فَتِحَتْ عَلَيْهِمْ أَوْقَدُوا نِيرَانًا كَثِيرَةً . فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ : «مَا هَذِهِ النَّيْرَانُ؟ عَلَى أَيِّ شَيْءٍ تَوْقِدُونَ؟» قَالُوا : عَلَى لَحْمٍ . قَالَ : «عَلَى أَيِّ لَحْمٍ» قَالُوا : لَحْمُ حُمْرِ الْإِنْسِيَّةِ . قَالَ النَّبِيُّ ﷺ : «أَهْرِيْقُوهَا وَأَكْسِرُوهَا» فَقَالَ رَجُلٌ : يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَوْ نَهْرِيْقُهَا وَنَغْسِلُهَا ؛ قَالَ : «أَوْ ذَاكَ» .

فَلَمَّا تَصَافَّ الْقَوْمُ كَانَ سَيْفُ عَامِرٍ قَصِيرًا ، فَتَنَاولَ بِهِ سَاقَ يَهُودِيٍّ لِيَضْرِبَهُ .

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کون شعر کہہ رہا ہے؟ لوگوں نے بتایا کہ عامر بن الاکوع۔ حضور ﷺ نے فرمایا، اللہ اس پر اپنی رحمت نازل فرمائے۔ صحابہؓ نے عرض کیا، یا رسول اللہ! آپ نے تو انہیں شہادت کا مستحق قرار دے دیا۔ کاش ابھی اور ہمیں ان سے فائدہ اٹھانے دیتے۔ پھر ہم خیبر آئے اور قلعہ کا محاصرہ کیا، اس کے دوران ہمیں سخت تکلیف اور فاقوں سے گزرنا پڑا، آخر اللہ تعالیٰ نے ہمیں فتح عطا فرمائی۔ جس دن قلعہ فتح ہوا تھا، اس رات لشکر میں جگہ جگہ آگ جل رہی تھی۔ رسول اللہ ﷺ نے پوچھا یہ آگ کیسی ہے؟ کس چیز کے لیے اسے جگہ جگہ جلا رکھا ہے؟ صحابہؓ بولے کہ گوشت پکانے کے لئے۔ آپ نے دریافت فرمایا کہ کس جانور کا گوشت ہے؟ صحابہؓ نے بتایا کہ پانگوگھوں کا۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ تمام گوشت پھینک دو اور ہانڈیوں کو توڑ دو۔ ایک صحابی نے عرض کیا یا رسول اللہ! ایسا کیوں نہ کر لیں کہ گوشت تو پھینک دیں اور ہانڈیوں کو دھولیں؟ حضور ﷺ نے فرمایا کہ یوں ہی کر لو پھر (دن میں جب صحابہ نے جنگ کے لئے صف بندی کی تو چونکہ حضرت عامرؓ کی تلوار چھوٹی تھی، اس لئے انہوں نے جب ایک یہودی کی پنڈلی پر (بھک کر) وار کرنا چاہا تو خود انہیں کی تلوار کی دھار سے ان کے گھٹنے کا اوپر کا حصہ زخمی ہو گیا اور ان کی شہادت اسی میں ہو گئی۔ حضرت سلمہ بن الاکوع نے بیان کیا کہ پھر جب لشکر واپس ہو رہا تھا تو مجھے حضور

ﷺ نے دیکھا اور میرا ہاتھ پکڑ کر فرمایا، کیا بات ہے؟ میں نے عرض کیا، میرے ماں باپ آپ پر قریب ہوں، بعض لوگوں کا خیال ہے کہ عامرؓ کا سارا عمل اکارت گیا (کیونکہ خود اپنی ہی تلوار سے ان کی وفات ہوئی) حضور ﷺ نے فرمایا جھوٹا ہے وہ شخص جو اس طرح کی باتیں کرتا ہے، انہیں تو دوہرا اجر ملے گا۔ پھر آپ نے اپنی دونوں انگلیوں کو ایک ساتھ ملایا، انہوں نے تکلیف اور مشقت بھی اٹھائی اور اللہ کے راستے میں جہاد بھی کیا، شاید ہی کوئی عربی ہو جس نے ان جیسی مثال قائم کی ہو۔

وَيَرْجِعُ ذُبَابٌ سَيْفِهِ ، فَأَصَابَ عَيْنَ رُكْبَةِ
عَامِرٍ ، فَمَاتَ مِنْهُ . قَالَ : فَلَمَّا قَفَلُوا ، قَالَ
سَلَمَةُ : رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ وَهُوَ آخِذٌ
بِيَدِي ، قَالَ : « مَا لَكَ ؟ » قُلْتُ لَهُ : فِدَاكَ
أَبِي وَأُمِّي ! زَعَمُوا أَنَّ عَامِرًا حَبِطَ عَمَلُهُ .
قَالَ النَّبِيُّ ﷺ : « كَذَبَ مَنْ قَالَهُ . إِنَّ لَهُ
لَأَجْرَيْنِ » وَجَمَعَ بَيْنَ إِبْصَعَيْهِ : « إِنَّهُ لَجَاهِدٌ
مُجَاهِدٌ ، قَلَّ عَرَبِيٌّ مَشَى بِهَا مِثْلَهُ » .

أخرجه البخاري في : ٦٤ - كتاب المغازي : ٣٨ - باب غزوة حبير .

(٣٣) غزوة احزاب یعنی جنگ خندق کا بیان

۱۱۸۲ - حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو غزوة احزاب (خندق) کے موقع پر دیکھا کہ آپ مٹی (جو خندق کھودنے کی وجہ سے نکلتی تھی) خود ڈھور رہے تھے۔ مٹی سے آپ کے پیٹ کی سفیدی چھپ گئی تھی اور آپ یہ شعر کہہ رہے تھے

(٤٤) باب غزوة الأحزاب وهي الخندق

١١٨٢ - حديث البراء بن عازب ، قَالَ :
رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَوْمَ الْأَحْزَابِ يَنْقُلُ
الْتُّرَابَ ، وَقَدْ وَارَى التُّرَابُ بَيَاضَ بَطْنِهِ ،
وَهُوَ يَقُولُ :

تو ہدایت گر نہ ہوتا تو کہل ملتی نجات
کیسے پڑھتے ہم نمازیں کیسے دیتے ہم زکوٰۃ
اب اتار ہم پر تسلی اے شہ عالی صفات
پاؤں جموا دے ہمارے دے لڑائی میں مثبت
بے سبب ہم پر یہ کافر ظلم سے چڑھ آتے ہیں
جب برکائیں ہمیں سنتے نہیں ہم ان کی بات

«لَوْ لَا أَنْتَ مَا إِهْتَدَيْنَا
وَلَا تَصَدَّقْنَا وَلَا صَلَّيْنَا
فَأَنْزَلَ السَّبْكَينَةَ عَلَيْنَا
وَبَيَّتِ الْأَقْدَامَ إِنْ لَأَقَيْنَا
إِنَّ الْأَلَى قَدْ بَغَوْا عَلَيْنَا
إِذَا أَرَادُوا فِتْنَةً أَيْنَنَا»

أخرجه البخاري في : ٥٦ - كتاب الجهاد : ٣٤ - باب حضر الخندق .

۱۱۸۳ - حضرت سہل بن سعدؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے تو ہم خندق کھود رہے تھے اور

١١٨٣ - حديث سهل بن سعد ، قَالَ :
جَاءَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَنَحْنُ نَحْفِرُ

الْحَنْدَقَ وَنَنْقُلُ التُّرَابَ عَلَيَّ أَكْتَادِنَا. فَقَالَ
رَسُولُ اللَّهِ ﷺ :

«اللَّهُمَّ لَا عَيْشَ إِلَّا عَيْشُ الْآخِرَةِ
فَاغْفِرْ لِلْمُهَاجِرِينَ وَالْأَنْصَارِ»

أخرجه البخاري في : ۶۳ - كتاب مناقب الأنصار : ۹ - باب دعاء النبي ﷺ أصلح
الأنصار والمهاجرة.

۱۱۸۴ - حديث أنس بن مالك ﷺ
قَالَ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ :

«لَا عَيْشَ إِلَّا عَيْشُ الْآخِرَةِ
فَأَصْلِحِ الْأَنْصَارَ وَالْمُهَاجِرَةَ»

۱۱۸۳ - حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ
ﷺ نے (خندق کھودتے وقت) فرمایا حقیقی زندگی تو صرف
آخرت کی زندگی ہے پس اے اللہ انصار اور مہاجرین پر اپنا
کرم فرما۔

أخرجه البخاري في : ۶۳ - كتاب مناقب الأنصار : ۹ - باب دعاء النبي ﷺ أصلح
الأنصار والمهاجرة.

۱۱۸۵ - حديث أنس بن مالك ﷺ ، قَالَ ،

كَانَتِ الْأَنْصَارُ ، يَوْمَ الْخَنْدَقِ ، تَقُولُ :

«نَحْنُ الَّذِينَ بَايَعُوا مُحَمَّدًا
عَلَى الْجِهَادِ مَا حَيَيْنَا أَبَدًا
فَأَجَابَهُمُ النَّبِيُّ ﷺ ، فَقَالَ :

«اللَّهُمَّ لَا عَيْشَ إِلَّا عَيْشُ الْآخِرَةِ
فَأَكْرِمِ الْأَنْصَارَ وَالْمُهَاجِرَةَ»

۱۱۸۵ - حضرت انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ انصار خندق کھودتے
ہوئے (غزوہ خندق کے موقع پر) کہتے تھے ”ہم وہ لوگ ہیں
جنہوں نے محمد (ﷺ) سے جہاد پر بیعت کی ہے ہمیشہ کے لئے“
جب تک ہمارے جسم میں جان ہے“ آنحضرت ﷺ نے اس
پر جواب میں یوں فرمایا ”اے اللہ! زندگی تو بس آخرت ہی کی
زندگی ہے پس تو (آخرت میں) انصار اور مہاجرین کا اکرام
فرما۔“

أخرجه البخاري في : ۵۶ - كتاب الجهاد والسير : ۱۱۰ - باب البيعة في الحرب أن لا يفروا.

(۳۵) غزوة ذي قرد وغيره كا بيان

(۴۵) باب غزوة ذي قرد وغيرها

۱۱۸۶ - حضرت سلمہ بن الأكوع رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ فجر کی اذان
سے پہلے میں (مدینہ سے باہر غلبہ کی طرف) نکلا رسول اللہ
ﷺ کی رودھ دینے والی اونٹنیاں ذات القرد میں چرا کرتی تھیں۔

۱۱۸۶ - حديث سلمة بن الأكوع ،

قَالَ : خَرَجْتُ قَبْلَ أَنْ يُؤَذَّنَ بِالسُّبْحِ ،
وَكَانَتْ لِقَاحُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ تَرَعَى بِذِي

راستے میں مجھے عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ کے غلام ملے اور بتایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اونٹنیاں پکڑ لی گئیں ہیں۔ میں نے پوچھا (انہیں) کس نے پکڑا ہے؟ انہوں نے بتایا قبیلہ غطفان والوں نے۔ (حضرت سلمہ نے) بیان کیا کہ پھر میں نے تین مرتبہ بڑی زور زور سے پکارا یا صابحہ۔ انہوں نے بیان کیا کہ اپنی آواز میں نے مدینہ کے دونوں کناروں تک پہنچادی اور اس کے بعد میں سیدھا تیزی کے ساتھ دوڑتا ہوا آگے بڑھا اور آخر انہیں جالیا، اس وقت وہ جانوروں کو پانی پلانے کے لئے اترے تھے، میں نے ان پر تیر برسے شروع کر دیئے۔ میں تیر انداز میں ماہر تھا اور یہ شعر کہتا جاتا تھا۔

میں ابن الاکوع ہوں۔ آج ذلیلوں کی بربادی کا دن ہے۔
میں یہی رجز پڑھتا رہا اور آخر اونٹنیاں ان سے چھڑا لیں
بلکہ تمیں چادریں ان کی میرے قبضے میں آگئیں۔ حضرت
سلمہ نے بیان کیا کہ اس کے بعد حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بھی صحابہ کو
ساتھ لے کر آگئے۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ تیرا مارا کر
ان کو پانی نہیں پینے دیا اور وہ ابھی پیاسے ہیں۔ آپ فوراً ان
کے تعاقب کے لئے فوج بھیج دیجئے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ابن
الاکوع! جب تو نے کسی پر قابو پایا تو پھر نرمی اختیار کیا کر۔
حضرت سلمہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا پھر ہم واپس آگئے اور حضور اکرم
صلی اللہ علیہ وسلم مجھے اپنی اونٹنی پر پیچھے بٹھا کر لائے یہاں تک کہ ہم مدینہ
واپس آگئے۔

قَرَدٌ ، قَالَ : فَلَقِينِي غَلَامٌ لِعَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ
عَوْفٍ فَقَالَ : أُحِذْتُ لِقَاحَ رَسُولِ اللَّهِ
ﷺ . قُلْتُ : مَنْ أَخَذَهَا؟ قَالَ : غَطَفَانُ .
قَالَ : فَصَرَخْتُ ثَلَاثَ صَرَخَاتٍ ، يَا
صَبَاحَاهُ! قَالَ : فَأَسْمَعْتُ مَا بَيْنَ لَابَتِي
الْمَدِينَةِ ، ثُمَّ انْدَفَعْتُ عَلَيَّ وَجْهِي حَتَّى
أَدْرَكْتَهُمْ وَقَدْ أَخَذُوا يَسْتَقْفُونَ مِنَ الْمَاءِ ،
فَجَعَلْتُ أُرْمِيهِمْ بِنَبْلِي . وَكُنْتُ رَامِيًا ،
وَأَقُولُ : أَنَا ابْنُ الْأَكْوَعِ الْيَوْمَ يَوْمَ الرُّضْعِ .
وَأُرْتَجِزُ حَتَّى اسْتَقَدْتُ اللَّقَاحَ مِنْهُمْ ؛
وَاسْتَلَبْتُ مِنْهُمْ ثَلَاثِينَ بُرْدَةً . قَالَ : وَجَاءَ
النَّبِيُّ ﷺ وَالنَّاسُ ، فَقُلْتُ : يَا نَبِيَّ اللَّهِ!
قَدْ حَمَيْتُ الْقَوْمَ الْمَاءَ وَهُمْ عَطَاشٌ ،
فَابْعَثْ إِلَيْهِمُ السَّاعَةَ . فَقَالَ : «يَا ابْنَ
الْأَكْوَعِ! مَلَكَتْ فَاسْجِحْ» قَالَ : ثُمَّ
رَجَعْنَا ، وَيُرِدُّنِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَيَّ
نَاقِيَهُ ، حَتَّى دَخَلْنَا الْمَدِينَةَ .

أخرجه البخاري في : ٦٤ - كتاب المغازي : ٣٧ - باب غزوة ذات القرد.

(٤٧) باب غزوة النساء مع الرجال

١١٨٧ - حديث أنس رضي الله عنه ، قَالَ : لَمَّا
كَانَ يَوْمَ أُحُدٍ ، انْهَزَمَ النَّاسُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ
وَأَبُو طَلْحَةَ بَيْنَ يَدَيْ النَّبِيِّ ﷺ مُحَوَّبٌ بِهِ

(٣٤) مردوں کے ساتھ مل کر عورتوں کا جنگ کرنا
١١٨٤ - حضرت انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ احد کی لڑائی کے
موقعہ پر جب صحابہ رضی اللہ عنہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب سے اوھر اوھر
ہونے لگے تو حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ اس وقت اپنی ایک ڈھال سے
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حفاظت کر رہے تھے۔ حضرت ابو طلحہ بڑے

زبردست تیر انداز تھے اور خوب کھینچ کر تیر چلایا کرتے تھے۔ چنانچہ اس دن دو یا تین کمائیں انہوں نے توڑ دی تھیں اس وقت اگر کوئی مسلمان ترکش لئے ہوئے گذرتا تو آنحضرت ﷺ فرماتے کہ اس کے تیر ابو طلحہ کو دے دو۔ آنحضرت ﷺ حالات معلوم کرنے کے لئے اچک کر دیکھنے لگتے تو حضرت ابو طلحہ عرض کرتے یا نبی اللہ! آپ پر میرے ماں اور باپ قربان ہوں، رک کر ملاحظہ فرمائیں، کہیں کوئی تیر آپ کو نہ لگ جائے۔ میرا سینہ آپ کے سینے کی ڈھال بنا رہے۔

میں نے حضرت عائشہ بنت ابی بکرؓ اور ام سلیمؓ (حضرت ابو طلحہ کی بیوی) کو دیکھا کہ اپنا ازار (شلوار، تہ بند وغیرہ) اٹھائے ہوئے تھیں۔ (غازیوں کی مدد میں بڑی تیزی کے ساتھ مشغول تھیں۔ اس خدمت میں ان کو انہماک و استغراق کی وجہ سے کپڑوں تک کا ہوش نہ تھا یہاں تک کہ) میں ان کی پنڈلیوں کے زیور دیکھ سکتا تھا۔ انتہائی جلدی کے ساتھ مشکیزے اپنی پٹٹیوں پر لئے جاتی تھیں اور مسلمانوں کو پلا کر واپس آتی تھیں اور پھر انہیں بھر کر لے جاتیں اور ان کا پانی مسلمانوں کو پلاتیں اور ابو طلحہؓ کے ہاتھ سے اس دن دو یا تین مرتبہ تلوار چھوٹ کر گری تھی۔

عَلَيْهِ بِحَافَةِ لَهُ. وَكَانَ أَبُو طَلْحَةَ رَجُلًا رَامِيًا شَدِيدَ الْقَدِّ يَكْسِرُ يَوْمَئِذٍ قَوْسَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا. وَكَانَ الرَّجُلُ يَمُرُّ مَعَهُ الْجَعْبَةُ مِنَ النَّبْلِ، فَيَقُولُ: انْشُرْهَا، لِأَبِي طَلْحَةَ. فَأَشْرَفَ النَّبِيُّ ﷺ يَنْظُرُ إِلَى الْقَوْمِ، فَيَقُولُ أَبُو طَلْحَةَ: يَا نَبِيَّ اللَّهِ! يَا أَبِي أَنْتَ وَأُمِّي! لَا تُشْرِفْ، يُصِيبُكَ سَهْمٌ مِنْ سِهَامِ الْقَوْمِ، نَحْرِي دُونَ نَحْرِكَ.

وَلَقَدْ رَأَيْتُ عَائِشَةَ بِنْتَ أَبِي بَكْرٍ، وَأُمَّ سَلِيمٍ، وَإِنَّهُمَا لَمُشْمَرَتَانِ، أَرَى خَدَمَ سُوقِهِمَا، تُنْقِزَانِ الْقَرَبَ عَلَى مُتُونِهِمَا، تُفْرِغَانِهِ فِي أَفْوَاهِ الْقَوْمِ، ثُمَّ تَرْجِعَانِ فَتَمْلَأْنِيهَا، ثُمَّ تَحْيِيَانِ فَتُفْرِغَانِهِ فِي أَفْوَاهِ الْقَوْمِ. وَلَقَدْ وَقَعَ السَّيْفُ مِنْ يَدَيَّ أَبِي طَلْحَةَ، إِمَّا مَرَّتَيْنِ وَإِمَّا ثَلَاثًا.

أخرجه البخاري في : ٦٣ - كتاب مناقب الأنصار : ١٨ - باب مناقب أبي طلحة رضي الله عنه.

(٣٩) رسول الله ﷺ کے غزوات کی تعداد

(٤٩) باب عدد غزوات النبي ﷺ

۱۱۸۸- حضرت عبد اللہ بن یزید انصاری استسقاء کے لئے باہر نکلے ان کے ساتھ حضرت براء بن عازب اور حضرت زید بن ارقم (رضی اللہ عنہم) بھی تھے۔ انہوں نے پانی کے لئے دعا کی تو پاؤں پر کھڑے رہے، منبر نہ تھا۔ اسی طرح آپ نے دعا کی پھر دو رکعت نماز پڑھی جس میں قرأت بلند آواز سے کی، نہ

۱۱۸۸- حدیث عبد اللہ بن یزید الأنصاری، أَنَّهُ خَرَجَ، وَخَرَجَ مَعَهُ الْبَرَاءُ بْنُ عَازِبٍ وَزَيْدُ بْنُ أَرْقَمٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، فَاسْتَسْقَى، فَقَامَ بِهِمْ عَلَى رِجْلَيْهِ،

☆ حضرت عبد اللہ بن یزید انصاری قبیلہ اوس سے تعلق رکھتے تھے۔ آپ کی کنیت ابو موسیٰ انصاری تھی۔ بیعت رضوان میں شریک تھے۔ ابن زبیر کی طرف سے مکہ کے والی رہے، پھر کوفہ کی لارت سنبھالی اور وہیں ۸۰ سال کی عمر پر ۷۰ ہجری سے قبل وفات پا گئے۔

لوزان کسی اور نہ اقامت۔

عَلَى غَيْرِ مَنِيرٍ، فَاسْتَغْفَرَ ثُمَّ صَلَّى رَكَعَتَيْنِ،
يَجْهَرُ بِالْقِرَاءَةِ، وَلَمْ يُؤَذِّنْ وَلَمْ يُقِمَّ.

أخرجه البخاري في : ١٥ - كتاب الاستسقاء : ١٥ - باب الدعاء في الاستسقاء قائماً.

۱۱۸۹- ابو اسحاق رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ کے پہلو میں بیٹھا ہوا تھا۔ ان سے پوچھا گیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کتنے غزوے کئے؟ انہوں نے کہا کہ انیس۔ میں نے پوچھا، آپ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کتنے غزوات میں شریک رہے؟ تو انہوں نے کہا کہ سترہ میں۔ میں نے پوچھا آپ کا سب سے پہلا غزوہ کون سا تھا؟ کہا کہ عسیرہ یا عشیہ۔ (ابو اسحاق کہتے ہیں پھر میں نے اس کا ذکر قلدہ سے کیا تو انہوں نے کہا کہ (صحیح لفظ) عشیہ ہے)

۱۱۸۹- حَدِيثُ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ . عَنْ أَبِي إِسْحَقَ ، قَالَ : كُنْتُ إِلَى جَنْبِ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ ، فَقِيلَ لَهُ : كَمْ غَزَا النَّبِيُّ ﷺ مِنْ غَزْوَةٍ؟ قَالَ : تِسْعَ عَشْرَةَ. قِيلَ : كَمْ غَزَوْتَ أَنْتَ مَعَهُ؟ قَالَ : سَبْعَ عَشْرَةَ ، قُلْتُ : فَأَيُّهُمْ كَانَتْ أَوْلَى؟ قَالَ : الْعُسَيْرَةُ أَوْ الْعُشَيْرَةُ.

أخرجه البخاري في : ٦٤ - كتاب المغازي : ١ - باب غزوة العسيرة أو العسيرة.

۱۱۹۰- حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سولہ غزوات میں شریک تھے۔

۱۱۹۰- حَدِيثُ بُرَيْدَةَ ، أَنَّهُ غَزَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ سِتَّ عَشْرَةَ غَزْوَةً.

أخرجه البخاري في : ٦٤ - كتاب المغازي : ٨٩ - باب كم غزا النبي ﷺ.

۱۱۹۱- حضرت سلمہ بن الاکوع رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ سات غزوں میں شریک رہا ہوں اور نو ایسے لشکروں میں شریک ہوا ہوں جو آپ نے روانہ کئے تھے (مگر آپ خود ان میں نہیں گئے) کبھی ہم پر حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ امیر ہوئے اور کسی فوج کے امیر اسامہ رضی اللہ عنہ ہوئے۔

۱۱۹۱- حَدِيثُ سَلْمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ ، قَالَ : غَزَوْتُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ سَبْعَ غَزَوَاتٍ ، وَحَرَجْتُ فِيمَا يَبْعَثُ مِنَ الْبُعُوثِ تِسْعَ غَزَوَاتٍ : مَرَّةً عَلَيْنَا أَبُو بَكْرٍ ، وَمَرَّةً عَلَيْنَا أُسَامَةُ.

أخرجه البخاري في : ٦٤ - كتاب المغازي : ٤٥ - بابا بعث النبي ﷺ أسامة بن زيد إلى الحرقات من جهينة.

☆ حضرت بریدہ بن الحصیب رضی اللہ عنہ کی کہتیں ابو عبد اللہ، ابو سحل، ابو سلمان اور ابو الحصیب اسلمی تھیں۔ جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہجرت کے سفر میں عجم مقام پر آپ کے پاس سے گذرے تو آپ نے اسلام قبول کیا اور یہی ٹھہرے رہے اور احد کے بعد تشریف لائے اور غزوہ خیبر اور فتح مکہ میں شریک ہوئے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں اپنی قوم سے زکوٰۃ کی وصولی پر مقرر کیا تھا۔ عجمین میں موجود ہے کہ انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سولہ غزوے کئے۔ حدیث کی ایک بڑی تعداد کے راوی ہیں۔ یزید بن معاویہ کی خلافت میں ۶۳ ہجری کو وفات پائی۔

(۵۰) باب غزوة ذات الرقاع

(۵۰) غزوة ذات الرقاع کا بیان

۱۱۹۲- حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک غزوة کے لئے نکلے۔ ہم چھ ساتھی تھے اور ہم سب کے لئے صرف ایک اونٹ تھا جس پر باری باری ہم سوار ہوئے تھے۔ (بیدل طویل اور پر مشقت سفر کی وجہ سے) ہمارے پاؤں پھٹ گئے۔ میرے بھی پاؤں پھٹ گئے تھے۔ ناخن بھی جھڑ گئے تھے۔ چنانچہ ہم قدموں پر کپڑے کی پٹی باندھ کر چل رہے تھے۔ اسی لئے اس کا نام غزوة ذات الرقاع پڑا، کیوں کہ ہم نے قدموں کو پٹیوں سے باندھا تھا۔ حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے یہ حدیث تو بیان کر دی، لیکن پھر ان کو اس کا اظہار اچھا نہیں معلوم ہوا، فرمانے لگے کہ مجھے یہ حدیث بیان نہ کرنی چاہئے تھی۔ ان کو اپنا نیک عمل ظاہر کرنا برا معلوم ہوا۔

۱۱۹۲- حدیثِ اَبِي مُوسَى رَضِيَ اللهُ عَنْهُ ، قَالَ : حَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزَاةٍ ، وَنَحْنُ سِتَّةٌ نَفَرٌ ، بَيْنَنَا بَعِيرٌ نَعْتَقِبُهُ ، فَتَقَبَّتْ اَقْدَامُنَا ، وَتَقَبَّتْ قَدَمَايَ ، وَسَقَطَتْ اَطْفَارِي ، وَكُنَّا نُلْفُ عَلَى اَرْجُلِنَا الْخِرَقَ ، فَسُمِّيَتْ غَزْوَةُ ذَاتِ الرَّقَاعِ ، لَمَّا كُنَّا نَعْصِبُ مِنَ الْخِرَقِ عَلَى اَرْجُلِنَا .

وحدث أبو موسى بهذا ، ثم كره ذلك ، قال : ما كنت أصنع بأن أذكره ! كأنه كره أن يكون شيء من عمله أفضاه .

أخرجه البخاري في : ۶۴- كتاب المغازي : ۳۱- باب غزوة ذات الرقاع .

۳۳- کتاب الإمارة

(۱) باب الناس تبع لقریش

والخلافة في قریش

۱۱۹۳- حدیث اَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه ، أَنَّ النَّبِيَّ صلى الله عليه وسلم قَالَ : ((النَّاسُ تَبِعَ لِقُرَيْشٍ فِي هَذَا الشَّانِ ، مُسْلِمُهُمْ تَبِعَ لِمُسْلِمِهِمْ وَكَافِرُهُمْ تَبِعَ لِكَافِرِهِمْ)) .

۳۳- امارت کے بیان میں

(۱) لوگ قریش کے تابع ہیں اور خلیفہ قریش

میں سے ہونا چاہئے

۱۱۹۳- حضرت ابو ہریرہ رضي الله عنه نے بیان کیا کہ نبی کریم صلى الله عليه وسلم نے فرمایا، اس (خلافت کے) معاملے میں لوگ قریش کے تابع ہیں۔ عام مسلمان قریشی مسلمانوں کے تابع ہیں جس طرح ان کے عام کفار قریشی کفار کے تابع رہتے چلے آئے ہیں۔

أخرجه البخاري في : ۶۱- كتاب المناقب : ۱- باب قول الله تعالى - ﴿يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّا خَلَقْنَاكُمْ مِنْ ذَكَرٍ وَأُنْثَى﴾ .

۱۱۹۳- حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلى الله عليه وسلم نے فرمایا، یہ خلافت اس وقت تک قریش کے ہاتھوں میں باقی رہے گی جب تک کہ ان میں دو آدمی بھی باقی رہیں۔

۱۱۹۴- حدیث عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا ، عَنِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم ، قَالَ : «لَا يَزَالُ هَذَا الْأَمْرُ فِي قُرَيْشٍ مَا بَقِيَ مِنْهُمْ اثْنَانِ» .

أخرجه البخاري في : ۶۱- كتاب المناقب : ۲- باب مناقب قریش .

۱۱۹۵- حضرت جابر بن سمور رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ میں نے نبی کریم صلى الله عليه وسلم سے سنا آپ نے فرمایا کہ (میری امت میں)

۱۱۹۵- حدیث جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ ، وَأَبِيهِ سَمُرَةَ بْنِ جُنَادَةَ السُّوَالِيَّ . قَالَ جَابِرُ بْنُ

۱۱۹۳- یعنی خلافت اور امارت میں لوگ قریش کے تابع اور پیرو ہیں۔ کیونکہ انہیں دو سروں پر تفضیلت حاصل ہے۔ ایک رائے کے مطابق یہ خبر حکم اور امر کے معنی میں ہے یعنی مسلمان قریشی مسلمانوں کی اتباع اور پیروی میں ہوں گے۔ اور ان کے خلاف بغاوت جائز نہیں، اور کافر قریشی کافروں کی پیروی کریں گے امام کہانی فرماتے ہیں کہ یہ ان کی گذشتہ زمانے کی حالت کا بیان ہے کہ وہ زمانہ کفر میں مقعداء اور پیشوا ہی رہے ہیں۔ عرب لوگ قریش کو مقدم سمجھتے تھے اور ان کے حرم میں رہنے کی وجہ سے ان کی تعظیم کرتے تھے۔ جب نبی اکرم صلى الله عليه وسلم معبود ہوئے اور اسلام کی دعوت دی تو اکثر عربوں نے آپ کی اتباع سے توقف اختیار کیا اور کہنے لگے کہ انتظار کرتے ہیں کہ آپ کی قوم آپ سے کیا سلوک کرتی ہے پھر جب مکہ فتح ہوا اور قریش اسلام لے آئے تو عرب نے ان کی پیروی کی اور فوج در فوج اسلام میں داخل ہوئے لگے۔ اور پھر خلافت بھی قریش میں برقرار رہی۔ تو یہ ہے کہ کافر قریشی کافروں کے پیرو کار تھے اور مسلمان قریشی مسلمانوں کے پیرو بنے۔ (مرتب)

☆ حضرت جابر بن سمور رضي الله عنه کو ابو عبد اللہ اور ابو خالد السوای بھی کہا جاتا ہے سعید بن ابی وقاص کے بھانجے ہیں۔ کوفہ میں سکونت اختیار کی اور وہاں ایک مکان بنا لیا تھا۔ سن ۷۳ ہجری کو وفات پائی۔ صحیحین کی متعدد احادیث کے راوی ہیں۔

سَمْرَةَ : سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ : «يَكُونُ
اِثْنَا عَشَرَ أَمِيرًا» فَقَالَ كَلِمَةً لَمْ أَسْمَعْهَا.
فَقَالَ أَبِي : إِنَّهُ قَالَ : «كُلُّهُمْ مِنْ قُرَيْشٍ».

بارہ امیر ہوں گے۔ پھر آپ نے کوئی ایسی ایک بات فرمائی جو
میں نے نہیں سنی۔ بعد میں میرے والد نے بتایا کہ آپ نے
یہ فرمایا کہ وہ سب کے سب قریش سے ہوں گے۔

أَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ فِي : ۹۳ - كِتَابِ الْأَحْكَامِ : ۵۱ - بَابِ الْأَسْتِخْلَافِ .

(۲) باب الاستخلاف وتركه خليفه بنانا اور نہ بنانا

۱۱۹۶ - حَدِيثُ عُمَرَ . عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ
عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا ، قَالَ : قِيلَ لِعُمَرَ ،
إِلَّا تَسْتَخْلِفُ؟ قَالَ : إِنْ أَسْتَخْلِفُ فَقَدْ
أَسْتَخْلَفَ مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِنِّي ، أَبُو بَكْرٍ ؛ وَإِنْ
أَتْرَكَ فَقَدْ تَرَكَ مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِنِّي ، رَسُولُ
اللَّهِ ﷺ . فَأَتْنُوا عَلَيْهِ . فَقَالَ : رَأَيْبٌ
رَأَيْبٌ ، وَدِدْتُ أَنِّي نَجَوْتُ مِنْهَا كَفَافًا ،
لَا لِي وَلَا عَلَيَّ ، لَا أَتَحْمَلُهَا حَيًّا وَمَيِّتًا .

۱۱۹۶ - حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ
حضرت عمر رضی اللہ عنہما جب زخمی ہوئے تو ان سے کہا گیا کہ آپ اپنا
خليفة کسی کو کیوں نہیں منتخب کر دیتے؟ آپ نے فرمایا کہ اگر
کسی کو خليفة منتخب کرتا ہوں (تو اس کی بھی مثال ہے کہ) اس
شخص نے اپنا خليفة منتخب کیا تھا جو مجھ سے بہتر تھے۔ یعنی ابوبکر
رضی اللہ عنہ اور اگر میں اسے مسلمانوں کی رائے پر چھوڑتا ہوں تو (اس
کی بھی مثال موجود ہے کہ) اس بزرگ نے (خليفة کا انتخاب
مسلمانوں کے لئے) چھوڑ دیا تھا۔ جو مجھ سے بہتر تھے یعنی
رسول کریم ﷺ۔ پھر لوگوں نے آپ کی تعریف کی۔ پھر
انہوں نے کہا کہ کوئی تو دل سے میری تعریف کرتا ہے کوئی ڈر
کر۔ اب میں تو یہی غنیمت سمجھتا ہوں کہ خلافت کی ذمہ
داریوں میں اللہ کے ہل برابر برابر ہی چھوٹ جاؤں۔ نہ مجھے
کچھ ثواب ملے اور نہ کوئی عذاب۔ میں نے خلافت کا بوجھ اپنی
زندگی بھرا اٹھایا۔ اب مرنے پر میں اس بار کو نہیں اٹھاؤں گا۔

أَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ فِي : ۹۳ - كِتَابِ الْأَحْكَامِ : ۵۱ - بَابِ الْأَسْتِخْلَافِ .

(۳) امارت کی درخواست اور حرص منع ہے

(۳) باب النهي عن طلب الإمامة

والحرص عليها

۱۱۹۷ - حضرت عبدالرحمن بن سمرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی
کریم ﷺ نے فرمایا، اے عبدالرحمن بن سمرہ! کبھی کسی
حکومت کے عمدہ کی درخواست نہ کرنا۔ کیونکہ اگر تمہیں یہ
مانگنے کے بعد ملے گا تو اللہ پاک اپنی مدد تجھ سے اٹھالے گا۔ تو
جان تیرا کام جانے اور اگر وہ عمدہ تمہیں بغیر مانگے مل گیا تو

۱۱۹۷ - حَدِيثُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَمْرَةَ ،
قَالَ : قَالَ النَّبِيُّ ﷺ : «يَا عَبْدَ الرَّحْمَنِ
ابْنَ سَمْرَةَ! لَا تَسْأَلِ الْإِمَارَةَ ، فَإِنَّكَ إِنْ
أُوْتِيَتْهَا عَنْ مَسْئَلَةٍ وَكَلْتِ إِلَيْهَا ، وَإِنْ

اس میں اللہ کی طرف سے تمہاری اعانت کی جائے گی۔

أَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ فِي : ۸۳ - كِتَابُ الْإِيمَانِ وَالنَّذْرِ : ۱ - بِأَبِ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى
﴿لَا يُؤَاخِذُكُمُ اللَّهُ بِاللَّغْوِ فِي أَيْمَانِكُمْ﴾ -

۱۱۹۸ - حضرت ابو موسیٰ اشعریؓ نے بیان کیا کہ میں آنحضرتؐ کے پاس آیا۔ میرے ساتھ اشعری قبیلے کے دو شخص تھے ایک میرے دانے طرف تھا دوسرا بائیں طرف۔ اس وقت آنحضرتؐ سے خدمت کی درخواست کی یعنی حکومت اور عہدے کی۔ آپ نے فرمایا ابو موسیٰ یا عبد اللہ بن قیس! (راوی کو شک ہے) میں نے اسی وقت عرض کیا یا رسول اللہ اس پروردگار کی قسم جس نے آپ کو سچا پیغمبر بنا کر بھیجا ہے۔ انہوں نے اپنے دل کی بات مجھ سے نہیں کہی تھی اور مجھ کو معلوم نہیں تھا کہ یہ دونوں شخص خدمت چاہتے ہیں۔ حضرت ابو موسیٰ کہتے ہیں جیسے میں اس وقت آپ کی مسواک کو دیکھ رہا ہوں وہ آپ کے ہونٹ کے نیچے اٹھی ہوئی تھی۔ آپ نے فرمایا جو کوئی ہم سے خدمت کی درخواست کرتا ہے ہم اس کو خدمت نہیں دیتے۔ لیکن ابو موسیٰ یا عبد اللہ بن قیس تو یمن کی حکومت پر جا (خیر ابو موسیٰ روانہ ہوئے) اس کے بعد آپ نے حضرت معاذ بن جبل کو بھی ان کے پیچھے روانہ کیا۔ حضرت معاذ یمن میں حضرت ابو موسیٰ کے پاس پہنچے تو ابو موسیٰ نے ان کے بیٹھنے کے لئے گہرہ بچھوایا اور کہنے لگے، سواری سے اتریں اور گدے پر بیٹھیں اس وقت ان کے پاس ایک شخص تھا جس کی مشکیں کسی ہوئی تھیں۔ حضرت معاذ نے پوچھا یہ کون شخص ہے؟ انہوں نے کہا یہ یہودی تھا پھر مسلمان ہوا اب پھر یہودی ہو گیا ہے اور ابو موسیٰ نے حضرت معاذ سے کہا آپ سواری پر سے اتر کر بیٹھیں تو انہوں نے کہا میں نہیں بیٹھتا جب تک اللہ اور اس کے رسول کے حکم کے موافق یہ قتل نہ کیا جائے گا۔ تین بار یہی کہا۔ حضرت ابو موسیٰ

أَوْتَيْتَهَا مِنْ غَيْرِ مَسْئَلَةٍ أَعْنَتْ عَلَيْهَا» .

۱۱۹۸ - حَدِيثُ أَبِي مُوسَى وَمُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ. قَالَ أَبُو مُوسَى : أَقْبَلْتُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ ، وَمَعِيَ رَجُلَانِ مِنَ الْأَشْعَرِيِّينَ ، أَحَدُهُمَا عَنْ يَمِينِي وَالْآخَرُ عَنْ يَسَارِي ، وَرَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَسْتَاكُ. فَكِلَاهُمَا سَأَلَ ، فَقَالَ : «يَا أَبَا مُوسَى!» أَوْ «يَا عَبْدَ اللَّهِ بْنَ قَيْسٍ!» قَالَ : قُلْتُ : وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ! مَا أَطَّلَعَانِي عَلَى مَا فِي أَنْفُسِهِمَا ، وَمَا شَعَرْتُ أَنْهُمَا يَطْلُبَانِ الْعَمَلَ. فَكَأَنِّي أَنْظَرُ إِلَى سِوَاكِهِ تَحْتَ شَفْتَيْهِ قَلَصَتْ. فَقَالَ : «لَنْ» أَوْ «لَا نَسْتَعْمِلُ عَلَى عَمَلِنَا مَنْ أَرَادَهُ ، وَلَكِنْ اذْهَبْ أَنْتَ يَا أَبَا مُوسَى» أَوْ «يَا عَبْدَ اللَّهِ ابْنَ قَيْسٍ! إِلَى الْيَمَنِ» ثُمَّ اتَّبَعَهُ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ. فَلَمَّا قَدِمَ عَلَيْهِ أَلْقَى لَهُ وَسَادَةً ، قَالَ : «نَزَلَ» وَإِذَا رَجُلٌ عِنْدَهُ مُوْتَقٌ. قَالَ : مَا هَذَا؟ قَالَ : كَانَ يَهُودِيًّا فَأَسْلَمَ ثُمَّ تَهَوَّدَ. قَالَ : اجْلِسْ : قَالَ : لَا أَجْلِسُ حَتَّى يُقْتَلَ ، فَضَاءَ اللَّهُ وَرَسُولَهُ ، ثَلَاثَ مَرَّاتٍ فَأَمَرَ بِهِ فُقْتِلَ. ثُمَّ تَذَاكُرًا قِيَامَ اللَّيْلِ. فَقَالَ أَحَدُهُمَا :

نے حکم دیا، وہ قتل کیا گیا، پھر حضرت معاذ بیٹھے۔ اب دونوں نے رات کی عبادت (تجد گزاری) کا تذکرہ کیا حضرت معاذ نے کہا میں تو رات کی عبادت بھی کرتا ہوں اور سوتا بھی ہوں اور مجھے امید ہے کہ سونے میں بھی مجھ کو وہی ثواب ملے گا جو نماز پڑھنے اور عبادت کرنے میں۔

أَمَّا لَنَا فَأَقُومُ وَأَنَامُ ، وَأَرْجُو فِي نَوْمَتِي مَا أَرْجُو فِي قَوْمَتِي .

أخرجه البخاري في : ۸۸- كتاب استتابة المرتدين : ۲- باب حكم المرتد والمرتدة .

(۵) حاکم عادل کی فضیلت اور حاکم ظالم کی

(۵) باب فضيلة الإمام العادل

برائی اور رعیت کے ساتھ نرمی سے پیش آنا اور ان کو مشقت میں مبتلا کرنے کی ممانعت

وعقوبة الجائر والحث على الرفق بالرعية والنهي

عن إدخال المشقة عليهم

۱۱۹۹- حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تم ”میں سے ہر شخص حاکم ہے اور اس کی رعایا کے بارے میں اس سے سوال ہو گا۔ پس لوگوں کا امیر ایک حاکم ہے اور اس سے اس کی رعایا کے بارے میں سوال ہو گا۔ دوسرے ہر آدمی اپنے گھر والوں پر حاکم ہے اور اس سے اس کی رعایا کے بارے میں سوال ہو گا۔ تیسری عورت اپنے شوہر کے گھر اور اس کے بچوں پر حاکم ہے، اس سے اس کی رعایا کے بارے میں سوال ہو گا۔ چوتھا غلام اپنے آقا (سید) کے مال کا حاکم ہے، اور اس سے اس کی رعیت کے بارے میں سوال ہو گا۔ پس جان لو کہ تم میں سے ہر ایک حاکم ہے اور ہر ایک سے اس کی رعیت کے بارے میں (قیامت کے دن) پوچھ ہوگی۔“

۱۱۹۹- حديث عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ ، قَالَ : «كُلُّكُمْ رَاعٍ فَمَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ ، فَالْأَمِيرُ الَّذِي عَلَى النَّاسِ رَاعٍ وَهُوَ مَسْئُولٌ عَنْهُمْ ، وَالرَّجُلُ رَاعٍ عَلَى أَهْلِ بَيْتِهِ وَهُوَ مَسْئُولٌ عَنْهُمْ ، وَالْمَرْأَةُ رَاعِيَةٌ عَلَى بَيْتِ بَعْلِهَا وَوَلَدِهِ وَهِيَ مَسْئُولَةٌ عَنْهُمْ ، وَالْعَبْدُ رَاعٍ عَلَى مَالِ سَيِّدِهِ وَهُوَ مَسْئُولٌ عَنْهُ ، أَلَا فِكُلُّكُمْ رَاعٍ وَكُلُّكُمْ مَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ» .

أخرجه البخاري في : ۴۹- كتاب العتق : ۱۷- باب كراهية التطاول على الرقيق .

۱۲۰۰- حسن بیان کرتے ہیں کہ عبید اللہ بن زیاد حضرت معقل بن یسار رضی اللہ عنہ کی عیادت کے لئے اس مرض میں آئے جس میں ان کا انتقال ہوا، تو حضرت معقل رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا کہ میں تمہیں ایک حدیث سنا تا ہوں جو میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنی تھی۔ آپ نے فرمایا تھا۔ ”جب اللہ تعالیٰ کسی

۱۲۰۰- حديث مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ . عَنْ الْحَسَنِ ، أَنَّ عُبَيْدَ اللَّهِ بْنَ زِيَادٍ عَادَ مَعْقِلَ بْنَ يَسَارٍ فِي مَرَضِهِ الَّذِي مَاتَ فِيهِ ، فَقَالَ لَهُ مَعْقِلٌ : إِنِّي مُحَدِّثُكَ حَدِيثًا سَمِعْتُهُ مِنْ

بندے کو کسی رعیت کا حاکم بنانا ہے اور وہ خیر خواہی کے ساتھ اس کی حفاظت نہیں کرتا تو وہ جنت کی خوشبو بھی نہیں پائے گا۔“

رَسُولِ اللَّهِ ﷺ ، سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: «مَا مِنْ عَبْدٍ اسْتَرْعَاهُ اللَّهُ رَعِيَةً فَلَمْ يَحْطُهَا بِنَصِيحَةٍ إِلَّا لَمْ يَجِدْ رَائِحَةَ الْجَنَّةِ».

أخرجه البخاري في : ۹۳ - كتاب الأحكام : ۸ - باب من استرعى رعية فلم ينصح .

(۶) غنیمت میں چوری بہت بڑا گناہ ہے

(۶) باب غلظ تحريم الغلول

۱۳۰۱ - حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے ہمیں خطاب فرمایا، اور غلول (خیانت) کا ذکر فرمایا۔ اس جرم کی ہولناکی کو واضح کرتے ہوئے فرمایا، کہ میں تم میں سے کسی کو بھی قیامت کے دن اس حالت میں نہ پاؤں کہ اس کی گردن پر بکری لدی ہوئی ہو اور وہ چلا رہی ہو یا اس کی گردن پر گھوڑا لدا ہوا ہو اور وہ چلا رہا ہو، اور وہ شخص مجھ سے کہے کہ یا رسول اللہ! میری مدد فرمائیے لیکن میں یہ جواب دے دوں کہ میں تمہاری کوئی مدد نہیں کر سکتا، میں تو (خدا کا پیغام) تم تک پہنچا چکا تھا۔ اور اس کی گردن پر اونٹ لدا ہوا اور چلا رہا ہو، اور وہ شخص کہے کہ یا رسول اللہ! میری مدد فرمائیے۔ لیکن میں یہ جواب دے دوں کہ میں تمہاری کوئی مدد نہیں کر سکتا، میں تو خدا کا پیغام تمہیں پہنچا چکا تھا، یا (وہ اس حال میں آئے کہ) وہ اپنی گردن پر سونا، چاندی، اسباب لادے ہو اور مجھ سے کہے، یا رسول اللہ! میری مدد فرمائیے لیکن میں اس سے یہ کہہ دوں کہ میں تمہاری کوئی مدد نہیں کر سکتا، میں اللہ تعالیٰ کا پیغام تمہیں پہنچا چکا تھا۔

۱۲۰۱ - حدیث أبي هريرة رضي الله عنه ، قال : قام : فبينا النبي ﷺ فذكر الغلول ، فعظمه وعظم أمره ، قال : «لا ألقين أحدكم يوم القيامة ، على رقبته شاة لها ثغاء ، على رقبته فرس له حمحمة ، يقول : يا رسول الله! أغثنني ، فأقول : لا أمليك لك شيئا ، قد أبلغتكَ ؛ وعلى رقبته بغير له رغاء ، يقول : يا رسول الله! أغثنني ، فأقول : لا أمليك لك شيئا قد أبلغتكَ ؛ وعلى رقبته صامت ، فيقول : يا رسول الله! أغثنني ، فأقول : لا أمليك لك شيئا قد أبلغتكَ ؛ أو على رقبته رباغ تحفوق فيقول : يا رسول الله! أغثنني ، فأقول : لا أمليك لك شيئا قد أبلغتكَ».

أخرجه البخاري في : ۵۶ - كتاب الجهاد : ۱۸۹ - باب الغلول .

(۷) سرکاری ملازمین کیلئے تحفہ لینا حرام ہے

(۷) باب تحريم هدايا العمال

۱۳۰۲ - حضرت ابو حمید ساعدی رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ رسول اللہ

۱۲۰۲ - حدیث أبي حميد الساعدي ،

أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ اسْتَعْمَلَ عَامِلًا ، فَجَاءَهُ
 الْعَامِلُ حِينَ فَرَغَ مِنْ عَمَلِهِ ، فَقَالَ : يَا
 رَسُولَ اللَّهِ ! هَذَا لَكُمْ ، وَهَذَا أُهْدِيَ لِي .
 فَقَالَ لَهُ : «أَفَلَا قَعَدْتَ فِي بَيْتِ أَيْكَ
 وَأُمِّكَ فَظَنَرْتَ أُهْدِيَ لَكَ أَمْ لَا؟» ثُمَّ قَامَ
 رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَشِيَّةً ، بَعْدَ الصَّلَاةِ ،
 فَتَشَهَّدَ وَأَتَى عَلَى اللَّهِ بِمَا هُوَ أَهْلُهُ ، ثُمَّ
 قَالَ : «أَمَا بَعْدُ ، فَمَا بَالُ الْعَامِلِ نَسْتَعْمِلُهُ
 فَيَأْتِينَا فَيَقُولُ هَذَا مِنْ حَمَلِكُمْ ، وَهَذَا
 أُهْدِيَ لِي ، أَفَلَا قَعَدَ فِي بَيْتِ أَبِيهِ وَأُمِّهِ
 فَظَنَرَ هَلْ يُهْدِي لَهُ أَمْ لَا؟ فَوَ الَّذِي نَفْسُ
 مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ ! لَا يَغُلُّ أَحَدُكُمْ مِنْهَا شَيْئًا إِلَّا
 جَاءَ بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَحْمِلُهُ عَلَى عُنُقِهِ ، إِنْ
 كَانَ بَعِيرًا جَاءَ بِهِ لَهُ رُغَاءٌ ، وَإِنْ كَانَتْ
 بَقَرَةً جَاءَ بِهَا لَهَا حَوَارٌ ، وَإِنْ كَانَتْ شَاةً
 جَاءَ بِهَا تَيْعُرٌ ، فَقَدْ بَلَّغْتُ» .
 فَقَالَ أَبُو حُمَيْدٍ : ثُمَّ رَفَعَ رَسُولُ اللَّهِ
 ﷺ يَدَهُ حَتَّى إِذَا لَنَنْظَرُ إِلَى عُفْرَةِ إِبْطِيهِ .

ﷺ نے ایک عامل مقرر کیا۔ عامل اپنے کام پورے کر کے
 آنحضرت ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا، یا رسول
 اللہ! یہ مال آپ کا ہے اور یہ مال مجھے تحفہ دیا گیا ہے۔
 آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ پھر تم اپنے مال باپ کے گھر ہی میں
 کیوں نہیں بیٹھے رہے اور پھر دیکھتے کہ تمہیں کوئی تحفہ دیتا
 ہے یا نہیں۔ اس کے بعد آپ خطبہ کے لئے کھڑے ہوئے،
 رات کی نماز کے بعد، اور کلمہ شہادت اور اللہ تعالیٰ کی اس کی
 شان کے مطابق ثنا کے بعد فرمایا۔ المابعد، ایسے عامل کو کیا ہو گیا
 ہے کہ ہم اسے عامل بناتے ہیں۔ (بزیہ اور دوسرے نیکس
 وصول کرنے کے لئے) اور وہ پھر ہمارے پاس آکر کتا ہے کہ
 یہ تو آپ کا نیکس ہے اور یہ مجھے تحفہ دیا گیا ہے۔ پھر وہ اپنے
 مال باپ کے گھر کیوں نہیں بیٹھا اور دیکھتا کہ اسے تحفہ دیا جاتا
 ہے یا نہیں۔ اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان
 ہے، اگر تم میں سے کوئی بھی اس مال میں سے کچھ بھی خیانت
 کرے گا تو قیامت کے دن اسے اپنی گردن پر اٹھائے گا۔ اگر
 اونٹ کی اس نے خیانت کی ہوگی تو اس حال میں لے کر آئے
 گا کہ آواز نکل رہی ہوگی، اگر گائے کی خیانت کی ہوگی تو اس
 حال میں اسے لے کر آئے گا کہ گائے کی آواز آرہی ہوگی۔
 اگر بکری کی خیانت کی ہوگی تو اس حال میں آئے گا کہ بکری کی
 آواز آرہی ہوگی۔ بس میں نے تم تک پہنچا دیا۔ حضرت ابو
 حمید رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ پھر آنحضرت ﷺ نے اپنا ہاتھ اتنی اوپر
 اٹھایا کہ ہم آپ کی بغلوں کی سفیدی دیکھنے لگے۔

أخرجه البخاري في : ۸۳ - كتاب الأيمان والنذور : ۳ - باب كيف كانت يمين النبي ﷺ .

(۸) باب وجوب طاعة الأمرء في غير معصية

واجب ہے اور گناہ میں اطاعت حرام ہے

وتحرّمها في المعصية

۱۲۰۳ - حضرت ابن عباسؓ نے بیان کیا کہ آیت ”اللہ کی

۱۲۰۳ - حدیث ابن عباس رضی اللہ

اطاعت کرو اور رسول کی اور اپنے میں سے حاکموں کی" (التساء: ۵۹) عبد اللہ بن حذافہ بن قیس بن عدی رضی اللہ عنہ کے بارے میں نازل ہوئی تھی۔ جب رسول اللہ ﷺ نے انہیں ایک مہم پر بطور افسر کے روانہ کیا تھا۔

عنها۔ - ﴿أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَأُولِي الْأَمْرِ مِنْكُمْ﴾ - ، قَالَ : نَزَلَتْ فِي عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حِذَافَةَ بْنِ قَيْسِ بْنِ عَدِيٍّ ، إِذْ بَعَثَهُ النَّبِيُّ ﷺ فِي سَرِيَّةٍ .

أخرجه البخاري في : ۶۵ - كتاب التفسير : ۴ - سورة النساء : ۱۱ - باب قوله - ﴿أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَأُولِي الْأَمْرِ مِنْكُمْ﴾ - .

۱۲۰۴ - حدیث ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ ، قَالَ : «مَنْ أَطَاعَنِي فَقَدْ أَطَاعَ اللَّهَ وَمَنْ عَصَانِي فَقَدْ عَصَى اللَّهَ ، وَمَنْ أَطَاعَ أَمِيرِي فَقَدْ أَطَاعَنِي ، وَمَنْ عَصَى أَمِيرِي فَقَدْ عَصَانِي» .

۱۳۰۳ - حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا "جس نے میری اطاعت کی اس نے اللہ کی اطاعت کی اور جس نے میری نافرمانی کی اس نے اللہ کی نافرمانی کی اور جس نے میرے (مقرر کئے ہوئے) امیر کی اطاعت کی اس نے میری اطاعت کی۔ اور جس نے میرے امیر کی نافرمانی کی اس نے میری نافرمانی کی۔" (لیکن اگر امیر کا حکم قرآن و حدیث کے خلاف ہو تو اسے چھوڑ کر قرآن و حدیث پر عمل کرنا ہوگا)

أخرجه البخاري في : ۹۳ - كتاب الأحكام : ۱ - باب قول الله تعالى - ﴿أَطِيعُوا الرَّسُولَ وَأُولِي الْأَمْرِ مِنْكُمْ﴾ - .

أخرجه البخاري في : ۹۳ - كتاب الأحكام : ۱ - باب قول الله تعالى - ﴿أَطِيعُوا الرَّسُولَ وَأُولِي الْأَمْرِ مِنْكُمْ﴾ - .

۱۳۰۵ - حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا۔ مسلمان کے لئے امیر کی بات سننا اور اس کی اطاعت کرنا ضروری ہے۔ ان چیزوں میں بھی جنہیں وہ پسند کرے اور ان میں بھی جنہیں وہ ناپسند کرے۔ جب تک اسے معصیت کا حکم نہ دیا جائے پھر جب اسے معصیت کا حکم دیا جائے تو نہ سننا باقی رہتا ہے نہ اطاعت کرنا۔

۱۲۰۵ - حدیث عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ ، قَالَ : «السَّمْعُ وَالطَّاعَةُ عَلَى الْمَرْءِ الْمُسْلِمِ فِيمَا أَحَبَّ وَكَرِهَ ، مَا لَمْ يُؤْمَرْ بِمَعْصِيَةٍ ؛ فَإِذَا أُمِرَ بِمَعْصِيَةٍ فَلَا سَمْعَ وَلَا طَاعَةَ» .

۱۳۰۳ - لیکن اگر امیر کا حکم قرآن و حدیث کے خلاف ہو تو اسے چھوڑ کر قرآن و حدیث پر عمل کرنا ہوگا۔ (راز)

۱۳۰۳ - نبی اکرم ﷺ نے امراء کی اطاعت کو اپنی اطاعت سے ملاتے ہوئے ان کی شان اور تعظیم کا جو اہتمام کیا ہے لام خطابی اس کا سبب بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ قریش اور ان کے عرب پیرو کار اور حلیف لہارت کو نہیں جانتے تھے اور اپنے قبیلوں کے سرداروں کے علاوہ کسی کی اطاعت اور پیروی قبول نہیں کرتے تھے جب اسلام آیا اور آپ نے ان کے امیر اور والی مقرر کیے تو انہیں یہ ناگوار گذرنا اور بعض نے پیروی کرنے سے انکار کر دیا تو آپ نے انہیں سمجھایا کہ ان کی اطاعت میری اطاعت سے مربوط ہے اور ان کی نافرمانی میری نافرمانی سے مربوط ہے۔ اس طرح انہیں امراء کی اطاعت پر آمادہ کیا تاکہ کلمہ ایک رہے اور امت کا شیرازہ نہ بکھر جائے۔ (مرتب)

أخرجه البخاري في : ۹۳ - كتاب الأحكام : ۴ - باب السمع والطاعة للإمام ما لم تكن معصية.

۱۲۰۶ - حديث عليّ رضي الله عنه ، قَالَ بَعَثَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم سَرِيَّةً وَأَمَرَ عَلَيْهِمْ رَجُلًا مِّنَ الْأَنْصَارِ وَأَمَرَهُمْ أَنْ يُطِيعُوهُ. فَغَضِبَ عَلَيْهِمْ ، وَقَالَ : أَلَيْسَ قَدْ أَمَرَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم أَنْ تُطِيعُونِي؟ قَالُوا : بَلَى . قَالَ : عَزَمْتُ عَلَيْكُمْ لَمَّا جَمَعْتُمْ حَطْبًا وَأَوْقَدْتُمْ نَارًا ثُمَّ دَخَلْتُمْ فِيهَا. فَجَمَعُوا حَطْبًا ، فَأَوْقَدُوا. فَلَمَّا هَمُّوا بِالدُّخُولِ ، فَقَامَ يَنْظُرُ بَعْضُهُمْ إِلَى بَعْضٍ ، قَالَ بَعْضُهُمْ : إِنَّمَا تَبِعْنَا النَّبِيَّ صلى الله عليه وسلم فِرَارًا مِنَ النَّارِ ، أَفَدَخَلُوهَا؟ فَبَيْنَمَا هُمْ كَذَلِكَ إِذْ حَمَدَتِ النَّارُ ، وَسَكَنَ غَضَبُهُ. فَذُكِرَ لِلنَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم ، فَقَالَ : «لَوْ دَخَلُوهَا مَا خَرَجُوا مِنْهَا أَبَدًا ، إِنَّمَا الطَّاعَةُ فِي الْمَعْرُوفِ».

۱۳۰۶ - حضرت علی رضي الله عنه نے بیان کیا کہ نبی کریم صلى الله عليه وسلم نے ایک دستہ بھیجا اور اس پر انصار کے ایک شخص کو امیر بنایا اور لوگوں کو حکم دیا کہ ان کی اطاعت کریں۔ پھر امیر فوج کے لوگوں پر غصہ ہوئے اور کہا کہ کیا آنحضرت صلى الله عليه وسلم نے تمہیں میری اطاعت کا حکم نہیں دیا ہے؟ لوگوں نے کہا کہ ضرور دیا ہے۔ اس پر انہوں نے کہا کہ میں تمہیں حکم دیتا ہوں کہ لکڑی جمع کرو اور اس سے آگ جلاؤ اور اس میں کود پڑو۔ لوگوں نے لکڑی جمع کی اور آگ جلائی۔ جب کودنا چاہا تو ایک دوسرے کو لوگ دیکھنے لگے اور ان میں سے بعض نے کہا کہ ہم نے آنحضرت صلى الله عليه وسلم کی فرمانبرداری آگ سے بچنے کے لئے تو کی تھی۔ کیا پھر ہم اس میں خود ہی داخل ہو جائیں؟ اسی دوران میں آگ ٹھنڈی ہو گئی اور امیر کا غصہ بھی جاتا رہا۔ پھر آنحضرت صلى الله عليه وسلم سے اس کا ذکر کیا گیا تو آپ نے فرمایا کہ اگر یہ لوگ اس میں کود پڑتے تو پھر اس میں سے نہ نکل سکتے۔ اطاعت صرف اچھی باتوں میں ہے۔

أخرجه البخاري في : ۹۳ - كتاب الأحكام : ۴ - باب السمع والطاعة للإمام ما لم تكن معصية.

۱۲۰۷ - حديث عبادة بن الصّامِتِ. عَنْ جُنَادَةَ بْنِ أَبِي أُمِيَّةَ ، قَالَ : دَخَلْنَا عَلَى عَبَادَةَ بْنِ الصّامِتِ وَهُوَ مَرِيضٌ ، قُلْنَا : أَصْلَحَكَ اللَّهُ ، حَدَّثَ بِحَدِيثٍ يَنْفَعُكَ اللَّهُ بِهِ ، سَمِعْتَهُ مِنَ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم . قَالَ : دَعَانَا النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم فَبَايَعَنَا ، فَقَالَ فِيمَا أَخَذَ عَلَيْنَا ،

۱۳۰۷ - جنابہ بن ابی امیہ کہتے ہیں کہ ہم حضرت عبادہ بن صامت رضي الله عنه کی خدمت میں پہنچے وہ مریض تھے۔ ہم نے عرض کیا اللہ تعالیٰ آپ کو صحت عطا فرمائے۔ کوئی حدیث بیان کیجئے جس کا نفع آپ کو اللہ تعالیٰ پہنچائے (انہوں نے بیان کیا کہ) میں نے نبی کریم صلى الله عليه وسلم سے لیلۃ العقبہ میں سنا ہے کہ آپ نے ہمیں بلایا اور ہم نے آپ سے بیعت کی۔ جن باتوں کا آنحضرت صلى الله عليه وسلم نے ہم سے عہد لیا تھا ان میں یہ بھی تھا کہ

خوشی و ناگواری، تنگی اور کشادگی اور اپنی حق تعلق میں بھی طاعت و فرمانبرداری کریں اور یہ بھی کہ حکمرانوں کے ساتھ حکومت کے بارے میں اس وقت تک جھگڑا نہ کریں جب تک ان کو علانیہ کفر کرتے نہ دیکھ لیں اگر وہ علانیہ کفر کریں تو تم کو اللہ کے پاس دلیل مل جائے گی۔

أَنْ بَايَعَنَا عَلَى السَّمْعِ وَالطَّاعَةِ فِي مَنْشَطِنَا وَمَكْرَهِنَا وَعُسْرِنَا وَيُسْرِنَا وَأَثَرَةٍ عَلَيْنَا ، وَأَنْ لَا نُنَازِعَ الْأَمْرَ أَهْلَهُ «إِلَّا أَنْ تَرَوْا كُفْرًا بَوَاحًا عِنْدَكُمْ مِنَ اللَّهِ فِيهِ بُرْهَانٌ».

أخرجه البخاري في : ۹۲ - كتاب الفتن : ۲ - باب قول النبي ﷺ سترون بعدي أمورًا تنكرونها.

(۱۰) باب الأمر بالوفاء

(۱۰) خلیفہ سے کی ہوئی بیعت پوری کرنا ضروری ہے اور جس سے پہلے بیعت ہو اس کی اطاعت پہلے کرنا چاہئے

بیعة الخلفاء الأول فالأول

۱۲۰۸ - حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بنی اسرائیل کے انبیاء ان کی سیاسی رہنمائی بھی کیا کرتے تھے، جب بھی ان کا کوئی نبی ہلاک ہو جاتا تو دوسرے ان کی جگہ کے لئے موجود آہوتے، لیکن یاد رکھو میرے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا۔ ہاں میرے نائب ہوں گے۔ صحابہ نے عرض کیا کہ ان کے متعلق آپ کا کیا حکم ہے؟ آپ نے فرمایا کہ سب سے پہلے جس سے بیعت کر لو، بس اسی کی وفاداری پر قائم رہو اور ان کا جو حق ہے اس کی ادائیگی میں کوتاہی نہ کرو کیونکہ اللہ تعالیٰ ان سے قیامت کے دن ان کی رعایا کے بارے میں سوال کرے گا۔

۱۲۰۸ - حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ ، عَنْ النَّبِيِّ ﷺ ، قَالَ : «كَانَتْ بَنُو إِسْرَائِيلَ تَسُوسُهُمُ الْأَنْبِيَاءُ ، كُلَّمَا هَلَكَ نَبِيٌّ خَلَفَهُ نَبِيٌّ ، وَإِنَّهُ لَا نَبِيَّ بَعْدِي ، وَسَيَكُونُ خُلَفَاءُ فَيَكْثُرُونَ» قَالُوا : فَمَا تَأْمُرُنَا؟ قَالَ : «فُوا بِبَيْعَةِ الْأَوَّلِ فَالْأَوَّلِ ، أَعْطَوْهُمُ حَقَّهُمْ ، فَإِنَّ اللَّهَ سَأَلُهُمْ عَمَّا اسْتَرَعَاهُمْ».

أخرجه البخاري في : ۶۰ - كتاب الأنبياء : ۵۰ - باب ما ذكر عن بني إسرائيل.

۱۲۰۹ - حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (میرے بعد) تم پر ایک ایسا زمانہ آئے گا جس میں تم پر دوسروں کو مقدم کیا جائے گا اور ایسی باتیں سامنے آئیں گی جن کو تم برا سمجھو گے، لوگوں نے عرض کیا یا رسول

۱۲۰۹ - حَدِيثُ ابْنِ مَسْعُودٍ ، عَنْ النَّبِيِّ ﷺ ، قَالَ : «سَتَكُونُ أُمَّرَةٌ وَأُمُورٌ تُنْكِرُونَهَا» قَالُوا : يَا رَسُولَ اللَّهِ! فَمَا تَأْمُرُنَا؟ قَالَ : «تَوَدُّونَ الْحَقَّ الَّذِي عَلَيْكُمْ

۱۲۰۷ - امام نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں حدیث کا معنی یہ ہے کہ حکمرانوں سے ان کی حکمرانی میں جھگڑا نہ کرو نہ ان کی مخالفت کرو سوائے اس کے کہ وہ اسلام کے احکام کے خلاف صریح کفر کا ارتکاب کریں۔ جب ایسا کفر دیکھو تو ان کی مخالفت کرو ہاں ان کے خلاف بغلوت اور خروج اور ان سے لڑنا حرام ہے جس پر مسلمانوں کا اجماع ہے اگرچہ وہ فاسق و فاجر اور ظالم ہوں۔ (مرتب)

وَتَسْأَلُونَ اللَّهَ الَّذِي لَكُمْ».

اللہ! اس وقت آپ ہمیں کیا حکم فرماتے ہیں؟ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ جو حقوق تم پر دوسروں کے واجب ہوں انہیں ادا کرتے رہنا اور اپنے حقوق اللہ ہی سے مانگنا۔

أخرجه البخاري في : ٦١ - كتاب المناقب : ٢٥ - باب علامات النبوة في الإسلام.

(۱۱) حاکموں کے ظلم اور بے جا ترجیح پر صبر

(۱۱) باب الأمر بالصبر عند

کرنے کا بیان

ظلم الولاة واستشارهم

۱۲۱۰- حضرت اسید بن حضیرؓ نے بیان کیا کہ ایک انصاری صحابی نے عرض کیا یا رسول اللہ! فلاں شخص کی طرح مجھے بھی آپ حاکم بناویں۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا میرے بعد (دنیوی معاملات میں) تم پر دوسروں کو ترجیح دی جائے گی اس لئے صبر سے کام لینا، یہاں تک کہ مجھ سے حوض پر آلمو۔

١٢١٠ - حديث أسيد بن حضير ، أن رجلاً من الأنصار ، قال : يا رسول الله! ألا تستعلميني كما استعلمت فلاناً؟ قال : «ستلقون بعدي أثره ، فاصبروا حتى تلقوني على الحوض».

أخرجه البخاري في : ٦١ - كتاب المناقب : ٨ - باب قول النبي ﷺ للأنصار اصبروا حتى تلقوني على الحوض.

(۱۳) فتنہ اور فساد کے وقت بلکہ ہر وقت

(۱۳) باب الأمر بلزوم الجماعة عند ظهور الفتن

مسلمانوں کی جماعت کے ساتھ رہنا

وتحذير الدعاة إلى الكفر

۱۲۱۱- ابو اوریس خولانیؓ نے بیان کیا انہوں نے حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہما سے سنا وہ بیان کرتے تھے کہ دوسرے صحابہ کرام تو رسول اللہ ﷺ سے خیر کے متعلق سوال کیا کرتے تھے لیکن میں شر کے بارے میں پوچھتا تھا اس خوف سے کہ کہیں میں ان میں نہ پھنس جاؤں۔ تو میں نے ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا یا رسول اللہ! ہم جاہلیت اور شر کے زمانے میں تھے۔ پھر اللہ تعالیٰ نے ہمیں یہ خیر و برکت (اسلام کی) عطا فرمائی اب کیا اس خیر کے بعد پھر شر کا کوئی زمانہ آئے گا؟ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ ہاں۔ میں نے سوال کیا اور اس شر کے بعد پھر خیر کا کوئی زمانہ آئے گا۔ آپ

١٢١١ - حديث حذيفة بن اليمان . عن أبي إدريس الخولاني ، إنه سجع حذيفة ابن اليمان يقول : كان الناس يسألون رسول الله ﷺ عن الخير ، وكنت أسأله عن الشر مخافة أن يدركني . فقلت : يا رسول الله! إنا كنا في جاهلية وشر ، فجاءنا الله بهذا الخير ، فهل بعد هذا الخير من شر؟ قال : «نعم» قلت : وهل

نے فرمایا کہ ہاں لیکن اس خیر پر کچھ دھواں ہو گا۔ میں نے عرض کیا وہ دھواں کیا ہو گا؟ آپ نے جواب دیا کہ ایسے لوگ پیدا ہوں گے جو میری سنت اور طریقے کے علاوہ دوسرے طریقے اختیار کریں گے۔ ان میں کوئی بات اچھی ہو گی کوئی بری۔ میں نے سوال کیا، کیا اس خیر کے بعد پھر شر کا زمانہ بھی آئے گا؟ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ ہاں، جہنم کے دروازوں کی طرف بلائے والے پیدا ہوں گے، جو ان کی بات قبول کرے گا وہ جہنم میں جھونک دیں گے۔ میں نے عرض کیا، یا رسول اللہ! ان کے اوصاف بھی بیان فرما دیجئے۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ وہ لوگ ہماری ہی قوم و مذہب کے ہوں گے، ہماری ہی زبان بولیں گے۔ میں نے عرض کیا، پھر اگر میں ان لوگوں کا زمانہ پاؤں تو میرے لئے آپ کا حکم کیا ہے؟ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ مسلمانوں کی جماعت اور ان کے امام کے تابع رہو۔ میں نے عرض کیا اگر مسلمانوں کی کوئی جماعت نہ ہو اور نہ ان کا کوئی امام ہو۔ آپ نے فرمایا پھر ان تمام فرقوں سے اپنے کو الگ رکھنا، اگرچہ تجھے اس کے لئے کسی درخت کی جڑ چیلنی پڑے، یہاں تک کہ تیری موت آ جائے اور تو اسی حالت پر ہو (تو یہ تیرے حق میں ان کی صحبت میں رہنے سے بہتر ہو گا)

أخرجه البخاري في : ٦١ - كتاب المناقب : ٢٥ - باب علامات النبوة في الإسلام.

۱۲۱۲ - حدیث ابن عباس، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: «مَنْ كَرِهَ مِنْ أَمِيرِهِ شَيْئًا فَلْيَصْبِرْ؛ فَإِنَّهُ مَنْ خَرَجَ مِنَ السُّلْطَانِ شَيْبْرًا مَاتَ مِيتَةً جَاهِلِيَّةً».

۱۲۱۳ - حضرت ابن عباس نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا جو شخص اپنے امیر میں کوئی ناپسند بات دیکھے تو صبر کرے۔ کیونکہ (خليفة) کی اطاعت سے اگر بلاشت بھر بھی باہر نکلا تو اس کی موت جاہلیت کی موت ہوگی۔

أخرجه البخاري في : ٩٢ - كتاب الفتن : ٢ - باب قول النبي ﷺ سترون بعدي أموراً تنكرونها.

(۱۸) لڑائی کے وقت مجاہدین سے بیعت لینا مستحب ہے اور درخت کے نیچے بیعت رضوان

(۱۸) باب استحباب مبايعة

الإمام الجيـش عند إرادة القتال وبيان

بیعة الرضوان تحت الشجرة

کاقصه

۳۱۳- حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ ہم سے رسول اللہ ﷺ نے غزوة حدیبیہ کے موقع پر فرمایا تھا کہ تم لوگ تمام زمین والوں میں سب سے بہتر ہو۔ ہماری تعداد اس موقع پر چودہ سو تھی۔ اگر آج میری آنکھوں میں بینائی ہوتی تو میں اس درخت کا مقام بتاتا۔ (جس بیعت رضوان ہوئی تھی)

۱۲۱۳- حدیث جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ لَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، يَوْمَ الْحُدَيْبِيَّةِ، «أَنْتُمْ خَيْرُ أَهْلِ الْأَرْضِ» وَكُنَّا أَلْفًا وَأَرْبَعِمِائَةٍ. وَلَوْ كُنْتُ أَبْصِرُ الْيَوْمَ لَأَرَيْتُكُمْ مَكَانَ الشَّجَرَةِ.

أخرجه البخاري في : ۶۴- كتاب المغازي : ۳۵- باب غزوة الحديبية.

۳۱۴- حضرت مسیب بن حزن رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے وہ درخت دیکھا تھا لیکن پھر بعد میں جب آیا تو میں اسے نہ پہچان سکا۔

۱۲۱۴- حدیث الْمُسَيْبِ بْنِ حَزْنٍ، قَالَ: لَقَدْ رَأَيْتُ الشَّجَرَةَ، ثُمَّ أَتَيْتَهَا بَعْدُ فَلَمْ أَعْرِفْهَا.

أخرجه البخاري في : ۶۴- كتاب المغازي : ۳۵- باب غزوة الحديبية.

۳۱۵- یزید بن ابی سعید رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے حضرت سلمہ بن الاکوع رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ صلح حدیبیہ کے موقع پر آپ لوگوں نے رسول اللہ ﷺ سے کس چیز پر بیعت کی تھی؟ انہوں نے بتلایا کہ موت پر۔

۱۲۱۵- حدیث سَلْمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ . عَنْ يَزِيدِ بْنِ أَبِي عُبَيْدٍ، قَالَ: قُلْتُ لِسَلْمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ: عَلَى أَيِّ شَيْءٍ بَايَعْتُمْ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ، يَوْمَ الْحُدَيْبِيَّةِ؟ قَالَ عَلَى الْمَوْتِ.

أخرجه البخاري في : ۶۴- كتاب المغازي : ۳۵- باب غزوة الحديبية.

۳۱۶- حضرت عبد اللہ بن زید رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ حرہ کی لڑائی کے زمانہ میں ایک صاحب ان کے پاس آئے اور کہا کہ عبد اللہ بن حنظلہ لوگوں سے (یزید کے خلاف) موت پر بیعت لے رہے ہیں۔ تو انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ کے بعد اب میں موت پر کسی سے بیعت نہیں کروں گا۔

۱۲۱۶- حدیث عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: لَمَّا كَانَ زَمَنُ الْحَرَّةِ، أَتَاهُ آتٍ، فَقَالَ لَهُ: إِنَّ ابْنَ حَنْظَلَةَ يُبَايِعُ النَّاسَ عَلَى الْمَوْتِ. فَقَالَ: لَا أَبَايِعُ عَلَى هَذَا أَحَدًا بَعْدَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ.

أخرجه البخاري في : ۵۶- كتاب الجهاد : ۱۱۰- باب البيعة في الحرب أن لا يفروا.

(۱۹) جو شخص اپنے وطن سے ہجرت کر جائے

(۱۹) باب تحريم رجوع المهاجر

إلى استيطان وطنه

۱۲۱۷- حَدِيثُ سَلْمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ ، أَنَّهُ دَخَلَ عَلَى الْحَجَّاجِ ، فَقَالَ : يَا ابْنَ الْأَكْوَعِ ! ارْتَدَدْتَ عَلَى عَقِيْبِكَ ، تَعَرَّبْتَ؟ قَالَ : لَا ، وَلَكِنْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ

أَذِنَ لِي فِي الْبَدْوِ .

أخرجه البخاري في : ۹۲- كتاب الفتن : ۱۴- باب التعرب في الفتنة .

پھر اس کو واپس آ کر وطن بنانا حرام ہے

۱۲۱۷- حضرت سلمہ بن الاکوع رضی اللہ عنہما نے کہا کہ اے ابن الاکوع تم گاؤں میں رہنے لگے ہو کیا لئے پاؤں پھر گئے؟ کہا کہ نہیں، بلکہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے جنگل میں رہنے کی اجازت دی تھی۔

(۲۰) باب المبايعه بعد فتح مكة

على الإسلام والجهاد والخير

وبيان معنى لا هجرة بعد الفتح

(۲۰) فتح مکہ کے بعد اسلام یا جہاد یا نیکی پر

بیعت ہونا اور اسکے بعد ہجرت نہ ہونے کے

معنی

۱۲۱۸- ابو عثمان نهدی رضی اللہ عنہ نے اور ان سے مجاشع بن مسعود رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں (اپنے بھائی) ابو معبد رضی اللہ عنہ کو نبی کریم ﷺ کی خدمت میں آپ سے ہجرت پر بیعت کرانے کے لئے لے گیا، حضور ﷺ نے فرمایا کہ ہجرت کا ثواب تو ہجرت کرنے والوں کے ساتھ ختم ہو چکا البتہ میں اس سے اسلام اور جہاد پر بیعت لیتا ہوں۔ ابو عثمان نے کہا کہ پھر میں نے ابو معبد رضی اللہ عنہ سے مل کر ان سے اس کے متعلق پوچھا تو انہوں نے کہا کہ مجاشع نے ٹھیک بیان کیا۔

۱۲۱۸- حَدِيثُ مُجَاشِعِ بْنِ مَسْعُودٍ وَأَبِي مَعْبُدٍ. عَنْ أَبِي عَثْمَانَ النَّهْدِيِّ ، عَنْ مُجَاشِعِ بْنِ مَسْعُودٍ ، قَالَ : انْطَلَقْتُ بِأَبِي مَعْبُدٍ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ لِيُبَايِعَهُ عَلَى الْهَجْرَةِ ، قَالَ : «مَضَتِ الْهَجْرَةُ لِأَهْلِهَا ، أَبَايَعُهُ عَلَى الْإِسْلَامِ وَالْجِهَادِ» فَلَقَيْتُ أَبَا مَعْبُدٍ ، فَسَأَلْتُهُ ، فَقَالَ : صَدَقَ مُجَاشِعٌ .

أخرجه البخاري في : ۶۴- كتاب المغازي : ۵۳- باب وقال الليث .

۱۲۱۹- حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فتح مکہ کے دن فرمایا، اب ہجرت (مکہ سے مدینہ کے لئے) باقی نہیں رہی، البتہ حسن نیت اور جہاد باقی ہے۔ اس لئے جب تمہیں جہاد کے لئے بلایا جائے تو فوراً نکل

۱۲۱۹- حَدِيثُ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا ، قَالَ : قَالَ النَّبِيُّ ﷺ ، يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ : «لَا هَجْرَةَ وَلَكِنْ جِهَادٌ وَنِيَّةٌ ، وَإِذَا

☆ حضرت مجاشع بن مسعود اسلمی رضی اللہ عنہما کے بھائی ہیں۔ صفر ۳۶ھ میں جنگ جمل میں شہید ہوئے۔ ان کے مشہور شاگرد ابو عثمان النهدی ہیں۔ اہل بصرہ نے ان سے روایت کی ہے۔

جاؤ۔

اسْتَنْفِرْتُمْ فَأَنْفِرُوا».

أخرجه البخاري في : ٥٦ - كتاب الجهاد : ١٩٤ - باب لا هجرة بعد الفتح.

۱۲۲۰- حدیث اَبِي سَعِيدِ الْخُدْرِيِّ
 ﷺ ، أَنَّ اَعْرَابِيًّا سَأَلَ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ عَنِ
 الْهَجْرَةِ ، فَقَالَ : «وَيَحْكُ! اِنْ شَأْنَهَا
 شَدِيْدٌ ، فَهَلْ لَكَ مِنْ اِبْلِ تُوْدِي صَدَقْتَهَا؟»
 قَالَ : نَعَمْ ؛ قَالَ : «فَاعْمَلْ مِنْ وِرَاءِ
 الْبَحَارِ ، فَاِنَّ اللهَ لَنْ يَتْرَكَ مِنْ عَمَلِكَ
 شَيْئًا».

۱۲۲۰- حضرت ابو سعید خدری ؓ نے بیان کیا کہ ایک
 دیہاتی نے رسول اللہ ﷺ سے ہجرت کے متعلق پوچھا۔ (یعنی
 یہ کہ آپ اجازت دیں تو میں مدینہ میں ہجرت کر آؤں) آپ
 نے فرمایا۔ افسوس! اس کی تو شان بڑی ہے۔ کیا تیرے پاس
 زکوٰۃ دینے کے لئے کچھ اونٹ ہیں، جن کی تو زکوٰۃ دیا کرتا
 ہے۔ اس نے کہا کہ ہاں! اس پر آپ نے فرمایا کہ پھر کیا ہے،
 سمندروں کے اس پار (جس ملک میں تو رہے وہاں) عمل کرتا
 رہ، اللہ تیرے کسی عمل کا ثواب کم نہیں کرے گا۔

۲۴- كتاب الزكاة : ٣٦ - باب زكاة الإبل.

(۲۱) باب كيفية بيعة النساء

(۲۱) خواتین کی بیعت کی کیفیت

۱۲۲۱- حدیث عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا ،
 زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَتْ : كَانَتْ الْمُؤْمِنَاتُ ،
 إِذَا هَاجَرْنَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ يَمْتَحِنُهُنَّ بِقَوْلِ
 اللهُ تَعَالَى - ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا
 جَاءَكُمْ الْمُؤْمِنَاتُ مِنْ هَاجِرَاتٍ
 فَاْمْتَحِنُوهُنَّ﴾ - إِلَى آخِرِ الْآيَةِ.

۱۲۲۱- حدیث عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ پھر ان
 عمنانے بیان کیا کہ مومن عورتیں جب ہجرت کر کے نبی کریم
 ﷺ کے پاس آتی تھیں تو آنحضرت ﷺ انہیں آزماتے تھے
 بوجہ اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد کے کہ ”اے وہ لوگو جو ایمان لے
 آئے ہو، جب مومن عورتیں تمہارے پاس ہجرت کر کے
 آئیں تو انہیں آزماؤ۔۔۔ (الممتحنہ: ۱۰-۱۲)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ پھر ان
 (ہجرت کرنے والی) مومن عورتوں میں سے جو اس شرط کا
 اقرار کر لیتی تو وہ آزمائش میں پوری سمجھی جاتی تھی۔ چنانچہ
 جب وہ عورتیں اس کا اپنی زبان سے اقرار کر لیتیں تو رسول
 اللہ ﷺ ان سے فرماتے کہ اب جاؤ میں نے تم سے عہد لے
 لیا ہے۔ اللہ کی قسم! آنحضرت ﷺ کے ہاتھ نے (بیعت لیتے
 وقت) کسی عورت کا ہاتھ ہرگز کبھی نہیں چھوا۔ آنحضرت
 ﷺ ان سے صرف زبان سے بیعت لیتے تھے۔ واللہ

۱۲۲۰- آپ کا مطلب یہ تھا کہ جب تم اپنے ملک میں ارکان اسلام آزادی کے ساتھ لدا کر رہے ہو تو خواہ مخواہ ہجرت کا خیال کرنا ٹھیک نہیں۔ (رازی)

مَسَّتْ يَدُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ يَدَ امْرَأَةٍ قَطُّ ،
غَيْرَ أَنَّهُ بَايَعَهُنَّ بِالْكَلامِ ، وَاللَّهُ ! مَا أَخَذَ
رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَى النِّسَاءِ إِلَّا بِمَا أَمَرَهُ
اللَّهُ ، يَقُولُ لَهُنَّ ، إِذَا أَخَذَ عَلَيْهِنَّ «قَدْ
بَايَعْتِكُنَّ» كَلَامًا.

آنحضرت ﷺ نے عورتوں سے صرف ان ہی چیزوں کا عہد لیا
جن کا اللہ نے آپ کو حکم دیا تھا۔ بیعت لینے کے بعد آپ ان
سے فرماتے کہ میں نے تم سے عہد لے لیا ہے۔ یہ آپ
صرف زبان سے کہتے کہ میں نے تم سے بیعت لے لی۔

أخرجه البخاري في : ٦٨ - كتاب الطلاق : ٢٠ - باب إذا أسلمت المشتركة أو النصرانية
تحت الذمى أو الحربى.

(٢٢) سمع وطاعت پر جہاں تک ہو سکے بیعت
کرنا

(٢٢) باب البيعة على السمع
والطاعة فيما استطاع

١٢٢٢ - حديث عبد الله بن عمر رضي
الله عنهما ، قَالَ : كُنَّا إِذَا بَايَعْنَا رَسُولَ
اللَّهِ ﷺ عَلَى السَّمْعِ وَالطَّاعَةِ ، يَقُولُ لَنَا :
(فِيْمَا اسْتَطَعْتَ).

٣٢٢ - حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ
جب ہم رسول اللہ ﷺ سے سننے اور اطاعت کرنے کی بیعت
کہتے تو آپ ہم سے فرماتے کہ جتنی تمہیں طاقت ہو۔

أخرجه البخاري في : ٩٣ - كتاب الأحكام : ٤٣ - باب كيف يبايع الإمام الناس.

(٢٣) آدمی کب بالغ ہوتا ہے

(٢٣) باب بيان سن البلوغ

١٢٢٣ - حديث ابن عمر رضي
الله عنهما ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَرَضَهُ يَوْمَ
أَحُدٍ ، وَهُوَ ابْنُ أَرْبَعِ عَشْرَةَ سَنَةً فَلَمْ
يُجِزْنِي ، ثُمَّ عَرَضَنِي يَوْمَ الْخُنْدَقِ ، وَأَنَا
ابْنُ خَمْسِ عَشْرَةَ ، فَأَجَازَنِي.

٣٢٣ - حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما غزوہ احد کے
موقع پر رسول اللہ ﷺ کے سامنے (جنگ پر جانے کے لئے)
پیش ہوئے تو انہیں اجازت نہیں ملی اس وقت ان کی عمر
چوہہ سال کی تھی۔ پھر غزوہ خندق کے موقع پر پیش ہوئے تو
اجازت مل گئی اس وقت ان کی عمر پندرہ سال تھی۔

أخرجه البخاري في : ٥٢ - كتاب الشهادات : ١٨ - باب بلوغ الصبيان وشهادتهم.

(٢٤) قرآن حکیم کافروں کے ملک میں لے جانا
منع ہے جب یہ ڈر ہو کہ ان کے ہاتھ لگ جائے گا

(٢٤) باب النهي ان يسافر بالمصحف إلى ارض
الكفار إذا خيف وقوعه بأيديهم

۱۲۲۴- حدیث عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى أَنْ يُسَافَرَ بِالْقُرْآنِ إِلَى أَرْضِ الْعَدُوِّ .

۱۲۲۳- حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے دشمن کے علاقے میں قرآن مجید لے کر جانے سے منع فرمایا تھا۔

أخرجه البخاري في : ۵۶ - كتاب الجهاد : ۱۲۹ - باب السفر بالمصاحف إلى ارض العدو .

(۲۵) گھوڑ دوڑ کا بیان اور گھوڑوں کو مقابلہ

(۲۵) باب المسابقة بين الخيل وتضميرها

کے لیے تیار کرنا

۱۱۲۵- حدیث عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ سَابَقَ بَيْنَ الْخَيْلِ الَّتِي أَضْمِرَتْ مِنَ الْحَفِيَاءِ ، وَأَمَدَهَا نَيْبَةُ الْوَدَاعِ ، وَسَابَقَ بَيْنَ الْخَيْلِ الَّتِي لَمْ تَضْمُرْ مِنَ الثَّنِيَّةِ إِلَى مَسْجِدِ بَنِي زُرَيْقٍ ، وَأَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ كَانَ فِيْمَنْ سَابَقَ بِهَا .

۱۱۲۵- حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ان گھوڑوں کی جنہیں (جلاو کے لئے تیار کیا گیا تھا) مقام حفیاء سے دوڑ کرائی، اس دوڑ کی حد ثنیۃ الوداع تھی۔ اور جو گھوڑے ابھی تیار نہیں ہوئے تھے ان کی دوڑ ثنیۃ الوداع سے مسجد بنی زریق تک کرائی۔ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے بھی اس گھوڑ دوڑ میں شرکت کی تھی۔

أخرجه البخاري في : ۸ - كتاب الصلاة : ۴۱ - باب هل يقال مسجد بني فلان .

(۲۶) گھوڑوں کی پیشانیوں میں قیامت تک

(۲۶) باب الخيل في نواصيها الخير

کے لیے خیر و برکت ہے

إلى يوم القيامة

۱۲۲۶- حدیث عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : «الْخَيْلُ فِي نَوَاصِيهَا الْخَيْرُ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ» .

۱۲۲۶- حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا قیامت تک گھوڑے کی پیشانی کے ساتھ خیر و برکت وابستہ رہے گی (کیونکہ اس سے جلا میں کام لیا جاتا ہے گا)

أخرجه البخاري في : ۵۶ - كتاب الجهاد والسير : ۴۳ - باب الخيل معقود في نواصيها الخير إلى يوم القيامة .

۱۲۲۷- حضرت عمرو باریق رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا خیر و برکت قیامت تک گھوڑے کی پیشانی کے ساتھ

۱۲۲۷- حدیث عُرْوَةَ الْبَارِقِيِّ ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ ، قَالَ : «الْخَيْلُ مَعْقُودَةٌ فِي

بندھی رہے گی یعنی آخرت میں ثواب اور دنیا میں مال غنیمت
مٹا رہے گا۔

نَوَاصِيهَا الْخَيْرُ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ : الْأَجْرُ
وَالْمَغْنَمُ».

آخرجه البخاري في : ۵۶ - كتاب الجهاد والسير : ۴۴ - باب الجهاد ماض مع البر والفاجر .
۱۲۲۸ - حديث أنس بن مالك رضي الله عنه ،
حضرت انس بن مالک رضي الله عنه نے بیان کیا کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا گھوڑے کی پیشانی میں برکت بندھی ہوئی ہے۔

قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : «الْبِرْكَةُ فِي
نَوَاصِي الْخَيْلِ».

آخرجه البخاري في : ۵۶ - كتاب الجهاد والسير : ۴۳ - باب الخيل معقود في نواصيها
الخير إلى يوم القيامة.

(۲۸) جہاد اور اللہ کے راستہ میں نکلنے کی فضیلت

(۲۸) باب فضل الجهاد والخروج في سبيل الله

۱۲۲۹ - حضرت ابو ہریرہ رضي الله عنه روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”جو شخص اللہ کی راہ میں (جہاد کے لئے) نکلا“
اللہ اس کا ضامن ہو گیا۔ (اللہ تعالیٰ فرماتا ہے) میری ذات پر
یقین اور میرے پیغمبروں کی تصدیق نے اس کو (اس سرفروشی
کے لئے گھر سے) نکلا ہے۔ (میں اس بات کا ضامن ہوں) کہ
یا تو اس کو واپس کر دوں ثواب اور مال غنیمت کے ساتھ یا
(شہید ہونے کے بعد) جنت میں داخل کر دوں۔ (رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا) اور اگر میں اپنی امت پر (اس کام کو) دشوار نہ
سمجھتا تو لشکر کا ساتھ نہ چھوڑتا اور میری خواہش ہے اللہ کی
راہ میں مارا جاؤں پھر زندہ کیا جاؤں پھر مارا جاؤں پھر زندہ کیا
جاؤں پھر مارا جاؤں۔

۱۲۲۹ - حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ ، عَنِ النَّبِيِّ
ﷺ ، قَالَ : «انْتَدَبَ اللَّهُ لِمَنْ خَرَجَ فِي
سَبِيلِهِ ، لَا يُخْرِجُهُ إِلَّا إِيمَانًا بِي وَتَصَدِيقًا
بِرُسُلِي ، أَنْ أَرْجِعَهُ ، بَمَا نَالَ مِنْ أَجْرٍ أَوْ
غَنِيمَةٍ ، أَوْ أَدْخَلَهُ الْجَنَّةَ . وَكَوْ لَا أَنْ أَشَقَّ
عَلَى أُمَّتِي مَا قَعَدْتُ خَلْفَ سَرِيَّةٍ ، وَكَوْ
رَدَدْتُ أَنِّي أَقْتُلُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ ، ثُمَّ أَحْيَا ثُمَّ
أَقْتُلُ ، ثُمَّ أَحْيَا ثُمَّ أَقْتُلُ».

آخرجه البخاري في : ۲ - كتاب الإيمان : ۲۶ - باب الجهاد من الإيمان .

۱۲۳۰ - حضرت ابو ہریرہ رضي الله عنه نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا ”جو اللہ کے راستے میں جہاد کرے۔ جہاد ہی کی نیت
سے نکلے۔ اللہ کے کلام (اس کے وعدے) کو سچ جان کر تو اللہ

۱۲۳۰ - حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه ، أَنَّ
رَسُولَ اللَّهِ ﷺ ، قَالَ : «تَكْفَلُ اللَّهُ لِمَنْ
جَاهَدَ فِي سَبِيلِهِ ، لَا يُخْرِجُهُ إِلَّا الْجِهَادُ

☆ حضرت عروہ بن الجعد الباقی رضي الله عنه صحابی ہیں کونے میں پہلے قاضی یہی مقرر ہوئے تھے ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کرتے تھے۔ کتب صحاح ستہ
میں ان کی روایات موجود ہیں۔

اس کا ضامن ہے۔ یا تو اللہ تعالیٰ اس کو شہید کر کے جنت میں لے جائے گا یا اس کو ثواب اور غنیمت کامل دلا کر اس کے گھر لوٹالائے گا۔

فِي سَبِيلِهِ ، وَتَصْدِيقُ كَلِمَاتِهِ ، بَأَنْ يُدْخِلَهُ الْجَنَّةَ ، أَوْ يَرْجِعَهُ إِلَى مَسْكِنِهِ الَّذِي خَرَجَ مِنْهُ مِنْ أَجْرٍ أَوْ غَنِيمَةٍ».

أخرجه البخاري في : ۵۷- كتاب فرض الخمس : ۸- باب قول النبي ﷺ أحلت لكم الغنائم.

۱۲۳۱- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”ہرزخم جو اللہ کی راہ میں مسلمان کو لگے وہ قیامت کے دن اسی حالت میں ہو گا جس طرح وہ لگا تھا۔ اس میں سے خون بہتا ہو گا۔ جس کا رنگ (تو) خون کا سا ہو گا اور خوشبو مشک کی سی ہوگی۔“

۱۲۳۱- حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ ، قَالَ : «كُلُّ كَلِمٍ يُكَلِّمُهُ الْمُسْلِمُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ يَكُونُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ كَهَيْئَتِهَا إِذْ طُعِنَتْ فَتَجْرُ دَمًا ، اللَّوْنُ لَوْنُ الدَّمِ وَالْعَرْفُ عَرْفُ الْمِسْكِ».

www.KitaboSunnat.com

أخرجه البخاري في : ۴- كتاب الوضوء : ۶۷- باب ما يقع من النجاسات في السمن والماء.

(۲۹) اللہ کی راہ میں شہید ہونے کی فضیلت

۱۲۳۲- حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کوئی شخص بھی ایسا نہ ہو گا جو جنت میں داخل ہونے کے بعد دنیا میں دوبارہ آنا پسند کرے گا۔ خواہ اسے ساری دنیا مل جائے سوائے شہید کے۔ اس کی یہ تمنا ہوگی کہ دنیا میں دوبارہ واپس جا کر درس مرتبہ اور قتل ہو (اللہ کے راستے میں) کیونکہ وہ شہادت کی عزت وہاں دکھتا ہے۔

(۲۹) باب فضل الشهادة في سبيل الله تعالى ۱۲۳۲- حَدِيثُ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ ، قَالَ : «مَا أَحَدٌ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ ، يُجِبُ أَنْ يَرْجِعَ إِلَى الدُّنْيَا ، وَكَلَهُ مَا عَلَى الْأَرْضِ مِنْ شَيْءٍ ، إِلَّا الشَّهِيدُ ، يَتَمَنَّى أَنْ يَرْجِعَ إِلَى الدُّنْيَا فَيَقْتَلَ عَشْرَ مَرَّاتٍ ، لِمَا يَرَى مِنَ الْكِرَامَةِ».

أخرجه البخاري في : ۵۶- كتاب الجهاد والسير : ۲۱- باب تمنى الجهاد أن يرجع إلى الدنيا.

۱۲۳۳- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ایک صاحب رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں آئے اور عرض کیا کہ مجھے کوئی ایسا عمل بتا دیجئے جو ثواب میں جہاد کے برابر ہو۔ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا ایسا کوئی عمل میں نہیں پاتا۔ پھر آپ نے فرمایا کیا تم اتنا کر سکتے ہو کہ جب مجاہد (جہاد کے لئے نکلے) تو تم اپنی مسجد میں آکر برابر نماز پڑھنی شروع کر دو اور (نماز پڑھتے رہو

۱۲۳۳- حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ، قَالَ : جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ ، فَقَالَ : دُلَّنِي عَلَى عَمَلٍ يَعْدِلُ الْجِهَادَ ، قَالَ : «لَا أَحَدُهُ» قَالَ : «هَلْ تَسْتَطِيعُ ، إِذَا خَرَجَ الْمُجَاهِدُ ، أَنْ تَدْخُلَ مَسْجِدَكَ فَتَقُومَ وَلَا

اور درمیان میں) کوئی سستی اور کھلی تمہیں محسوس نہ ہو۔ اسی طرح روزے رکھنے لگو اور (کوئی دن) بغیر روزے کے نہ گذرے۔ ان صاحب نے عرض کیا بھلا ایسا کون کر سکتا ہے۔

أخرجه البخاري في : ۵۶ - كتاب الجهاد : باب فضل الجهاد والسير .

(۳۰) اللہ کی راہ میں صبح یا شام گزارنے کی فضیلت

۱۲۳۴ - حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ کے راستے میں گذرنے والی ایک صبح یا ایک شام دنیا سے اور جو کچھ دنیا میں ہے سب سے بہتر ہے۔

تَفْتَرُ ، وَتَصُومَ وَلَا تَفْطِرُ؟ قَالَ : وَمَنْ يَسْتَطِيعُ ذَلِكَ؟

(۳۰) باب فضل الغدوة والروحة في سبيل الله

۱۲۳۴ - حَدِيثِ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ ، عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم ، قَالَ : «الْغَدْوَةُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَوْ رَوْحَةٌ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا» .

أخرجه البخاري في : ۵۶ - كتاب الجهاد والسير : ۵ - باب الغدوة والروحة في سبيل الله .

۱۲۳۵ - حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ کے راستے میں گذرنے والی ایک صبح و شام دنیا اور جو کچھ دنیا میں ہے سب سے بہتر ہے۔

۱۲۳۵ - حَدِيثِ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رضی اللہ عنہ ،

عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم ، قَالَ : «الرَّوْحَةُ وَالْغَدْوَةُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَفْضَلُ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا» .

أخرجه البخاري في : ۵۶ - كتاب الجهاد والسير : ۵ - باب الغدوة والروحة في سبيل الله .

۱۲۳۶ - حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ کے راستے میں ایک صبح یا ایک شام چنانا ان سب چیزوں سے بہتر ہے جن پر سورج طلوع اور غروب ہوتا ہے۔

۱۲۳۶ - حَدِيثِ أَبِي هُرَيْرَةَ ، عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم ،

قَالَ : «الْغَدْوَةُ أَوْ رَوْحَةٌ فِي سَبِيلِ اللَّهِ خَيْرٌ مِمَّا تَطَّلِعُ عَلَيْهِ الشَّمْسُ وَتَغْرُبُ» .

أخرجه البخاري في : ۵۶ - كتاب الجهاد والسير : ۵ - باب الغدوة والروحة في سبيل الله .

(۳۴) جہاد اور دشمن کی نگرانی کرنے کی فضیلت

(۳۴) باب فضل الجهاد والرباط

۱۲۳۷ - حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ عرض کیا گیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کون سا شخص سب سے افضل ہے؟ آپ نے فرمایا مومن جو اللہ کے راستے میں اپنی جان اور مال سے جہاد کرے۔ صحابہ نے پوچھا اور اس کے بعد کون؟ فرمایا مومن جو پہاڑ کی کسی گھائی میں رہنا اختیار کرے، اللہ تعالیٰ کا خوف رکھتا ہو اور لوگوں کو چھوڑ کر اپنی برائی سے ان کو محفوظ رکھے۔

۱۲۳۷ - حَدِيثِ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رضی اللہ عنہ ،

قَالَ قِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَيُّ النَّاسِ أَفْضَلُ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم : «مُؤْمِنٌ يُجَاهِدُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ بِنَفْسِهِ وَمَالِهِ» قَالُوا :

«مَنْ؟» قَالَ : ((مُؤْمِنٌ فِي شِعْبٍ مِنْ الشُّعَابِ يَتَّقِي اللَّهَ وَيَدَعُ النَّاسَ مِنْ شَرِّهِ» .

أخرجه البخاري في : ٥٦ - كتاب الجهاد : ٢ - باب أفضل الناس مؤمن يجاهد بنفسه وماله في سبيل الله.

(٣٥) باب بيان الرجلين يقتل

أحدهما الآخر يدخلان الجنة

(٣٥) دو ایسے آدمیوں کا ذکر کہ ایک آدمی دوسرے کا قاتل ہو گا اور دونوں جنتی ہوں گے

۱۳۳۸- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (قیامت کے دن) اللہ تعالیٰ ایسے دو آدمیوں پر ہنس دے گا کہ ان میں سے ایک نے دوسرے کو قتل کیا تھا اور پھر بھی دونوں جنت میں داخل ہو گئے۔ پہلا وہ جس نے اللہ کے راستے میں جہاد کیا اور شہید ہو گیا۔ اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے قاتل کو توبہ کی توفیق دی (یعنی قاتل مسلمان ہو گیا) اور وہ بھی اللہ کی راہ میں شہید ہوا (اس طرح دونوں قاتل و مقتول بلا آخر جنت میں داخل ہو گئے)

۱۲۳۸- حدیث اَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم ، قَالَ : «يُضْحَكُ اللَّهُ إِلَى رَجُلَيْنِ يَقْتُلُ أَحَدُهُمَا الْآخَرَ يَدْخُلَانِ الْجَنَّةَ ، يُقَاتِلُ هَذَا فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَيُقْتَلُ ، ثُمَّ يُتَوَّبُ اللَّهُ عَلَى الْقَاتِلِ فَيَسْتَشْهَدُ» .

أخرجه البخاري في : ٥٦ - كتاب الجهاد والسير : ٢٨ - باب الكافر يقتل المسلم ثم يسلم فيسدد بعد ويقتل.

(٣٨) اللہ کے راستے میں جہاد کرنے والے کی مدد سواری وغیرہ کے ساتھ کرنے کی فضیلت اور اس کے گھروالوں کی دیکھ بھال نیکی ہے

(٣٨) باب فضل إعانة الغازي في سبيل الله بمركوب وغيره ، وخلافته في أهل بخير

۱۳۳۹- حضرت زید بن خالد رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”جس شخص نے اللہ کے راستے میں غزوہ کرنے والے کو ساز و سامان دیا تو وہ غزوہ میں شریک ہو اور جس نے خیر خواہانہ طریقہ پر غازی کے گھریار کی نگرانی کی تو وہ (گویا) خود غزوہ میں شریک ہوا۔“

۱۲۳۹- حدیث زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ رضی اللہ عنہ ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم ، قَالَ : «مَنْ جَهَّزَ غَازِيًا فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَقَدْ غَزَا ، وَمَنْ خَلَّفَ غَازِيًا فِي سَبِيلِ اللَّهِ بِخَيْرٍ فَقَدْ غَزَا» .

أخرجه البخاري في : ٥٦ - كتاب الجهاد والسير : ٣٨ - باب فضل من جهز غازيًا أو خلفه بخير.

(٣٩) معذور پر جہاد فرض نہیں

(٤٠) باب سقوط فرض الجهاد عن المعذورين

۱۳۴۰- حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ

۱۲۴۰- حدیث البراء رضی اللہ عنہ ، قَالَ : لَمَّا

نَزَلَتْ - ﴿لَا يَسْتَوِي الْقَاعِدُونَ مِنْ
الْمُؤْمِنِينَ﴾ - دَعَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ زَيْدًا
فَجَاءَ بِكَيْفٍ فَكَتَبَهَا ، وَشَكَأَ ابْنُ أُمِّ مَكْتُومٍ
ضَرَارَتَهُ ، فَنَزَلَتْ - ﴿لَا يَسْتَوِي الْقَاعِدُونَ
مِنَ الْمُؤْمِنِينَ غَيْرُ أُولِي الضَّرَرِ﴾ - .

جب آیت ”لَا يَسْتَوِي الْقَاعِدُونَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ“ نازل ہوئی تو رسول اللہ ﷺ نے زید بن ثابت رضی اللہ عنہ (جو کاتب وحی تھے) کو بلایا آپ ایک چوڑی بڑی ساتھ لے کر حاضر ہوئے اور اس آیت کو لکھا اور ابن ام مکتوم رضی اللہ عنہ نے جب اپنے نابینا ہونے کی شکایت کی تو آیت یوں نازل ہوئی ”لَا يَسْتَوِي الْقَاعِدُونَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ غَيْرَ أُولِي الضَّرَرِ“ اپنی جانوں اور مالوں سے اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والے مومن اور بغیر عذر کے بیٹھ رہنے والے مومن برابر نہیں۔ (النساء: ۹۵)

أَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ فِي : ۵۶ - كِتَابُ الْجِهَادِ وَالسَّيْرِ : ۱۳ - بَابُ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى - ﴿لَا يَسْتَوِي الْقَاعِدُونَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ غَيْرُ أُولِي الضَّرَرِ﴾ - .

(۴۱) شہید کے لیے جنت کا ثابت ہونا

(۴۱) باب ثبوت الجنة للشهيد

۱۲۴۱ - حَدِيثُ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا ، قَالَ : قَالَ رَجُلٌ لِلنَّبِيِّ ﷺ ، يَوْمَ أُحُدٍ ، أَرَأَيْتَ إِنْ قُتِلْتُ فَأَيْنَ أَنَا؟ قَالَ : «فِي الْجَنَّةِ» فَأَلْقَى تَمْرَاتٍ فِي يَدِهِ ، ثُمَّ قَاتَلَ حَتَّى قُتِلَ .

۱۲۴۱ - حَدِيثُ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا ، قَالَ : قَالَ رَجُلٌ لِلنَّبِيِّ ﷺ ، يَوْمَ أُحُدٍ ، أَرَأَيْتَ إِنْ قُتِلْتُ فَأَيْنَ أَنَا؟ قَالَ : «فِي الْجَنَّةِ» فَأَلْقَى تَمْرَاتٍ فِي يَدِهِ ، ثُمَّ قَاتَلَ حَتَّى قُتِلَ .

أَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ فِي : ۶۴ - كِتَابُ الْمَغَازِي : ۱۷ - بَابُ غَزْوَةِ أُحُدٍ .

۱۲۴۲ - حَدِيثُ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ، قَالَ : بَعَثَ

۱۲۴۲ - حَدِيثُ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ، قَالَ : بَعَثَ النَّبِيُّ ﷺ أَقْوَامًا مِنْ بَنِي سُلَيْمٍ إِلَى بَنِي عَامِرٍ ، فِي سَبْعِينَ . فَلَمَّا قَدِمُوا ، قَالَ لَهُمْ خَالِي : أَتَقَدَّمُكُمْ ، فَإِنْ آمَنُونِي حَتَّى أَبْلُغَهُمْ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ . وَإِلَّا كُنْتُمْ مِنِّي قَرِيبًا . فَتَقَدَّمْ ، فَأَمَّنُوهُ . فَبَيْنَمَا يُحَدِّثُهُمْ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ ، إِذْ أَوْمَأُوا إِلَى رَجُلٍ مِنْهُمْ ، فَطَعَنَهُ فَأَنْفَذَهُ ، فَقَالَ : اللَّهُ أَكْبَرُ! فُرِزَتْ

مَحْكَمَةٌ دَلِيلٌ وَفَرَايِينٌ سَعَى مَزِينٌ مَتْنُوعٌ وَمَنْفَرَدٌ كَتَبَ بِرِ مَشْتَمَلِ مَفْتَى آن لَائِنِ مَكْتَبِهِ

وَرَبِّ الْكَعْبَةِ! ثُمَّ مَالُوا عَلَى بَقِيَّةِ أَصْحَابِهِ
فَقَتَلُوهُمْ ، إِلَّا رَجُلًا أَعْرَجُ صَعِدَ الْجَبَلِ .
قَالَ هَمَامٌ (أَحَدُ رِجَالِ السَّنَدِ) فَأَرَاهُ آخَرَ
مَعَهُ ؛ فَأَخْبَرَ جَبْرِيلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ النَّبِيُّ ﷺ
أَنَّهُمْ قَدْ لَقُوا رَبَّهُمْ فَرَضِي عَنْهُمْ
وَأَرْضَاهُمْ . فَكُنَّا نَقْرَأُ - أَنْ بَلَّغُوا قَوْمَنَا ،
أَنْ قَدْ لَقِينَا رَبَّنَا ، فَرَضِي عَنَّا ، وَأَرْضَانَا .
ثُمَّ نَسِخَ بَعْدُ . فَدَعَا عَلَيْهِمْ أَرْبَعِينَ صَبَاحًا ،
عَلَى رِغْلٍ ، وَذَكَوَانَ ، وَبَنِي لِحْيَانَ ، وَبَنِي
عُصَيَّةَ الَّذِينَ عَصَوْا اللَّهَ وَرَسُولَهُ ﷺ .

آر پار ہو گیا اس وقت ان کی زبان سے نکلا اللہ اکبر میں کلمایا
ہو گیا کعبہ کے رب کی قسم۔ اس کے بعد قبیلہ والے حرام پہنچے
کے دوسرے ساتھیوں کی طرف (جو ستر کی تعداد میں تھے)
بڑھے اور سب کو قتل کر دیا۔ البتہ ایک صاحب جو لنگڑے تھے
پہاڑ پر چڑھ گئے ہم (راوی حدیث) نے بیان کیا میں سمجھتا
ہوں کہ ایک صاحب اور ان کے ساتھی (پہاڑ پر چڑھے تھے)
اس کے بعد جبریل نے نبی کریم ﷺ کو خبر دی کہ آپ کے
ساتھی اللہ تعالیٰ سے جا ملے ہیں پس اللہ خود بھی ان سے خوش
ہے اور انہیں بھی خوش کر دیا ہے اس کے بعد ہم (قرآن کی
دوسری آیتوں کے ساتھ یہ آیت بھی) پڑھتے تھے ”ہماری قوم
کے لوگوں کو یہ پیغام پہنچا دو کہ ہم اپنے رب سے آ ملے ہیں۔
پس ہمارا رب خود بھی خوش ہے اور ہمیں بھی خوش کر دیا
ہے“ اس کے بعد یہ آیت منسوخ ہو گئی۔ نبی کریم ﷺ نے
چالیس دن تک صبح کی نماز میں قبیلہ رعل، ذکوان، بنی لحيان
اور بنی عسبہ کے لئے بددعا کی تھی جنہوں نے اللہ اور اس کے
رسول اللہ ﷺ کی نافرمانی کی تھی۔

أخرجہ البخاری فی : ۵۶ - کتاب الجہاد والسير : ۹ - باب من ینکب فی سبیل اللہ .

(۴۲) جو شخص اللہ کا دین غالب کرنے کے

(۴۲) باب من قاتل لتكون كلمة الله

لیے لڑے وہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں لڑتا ہے

هل العليا فهو في سبيل الله

۱۲۴۳ - حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ایک
صحابی (لاحق بن ضمیر) نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر
ہوئے اور عرض کیا کہ ایک شخص جنگ میں شرکت کرتا ہے
غنیمت حاصل کرنے کے لئے، ایک شخص جنگ میں شرکت
کرتا ہے ناموری کے لئے، ایک شخص جنگ میں شرکت کرتا
ہے تاکہ اس کی بہلوری کی دھاک بیٹھ جائے تو ان میں سے
اللہ کے راستے میں کون لڑتا ہے؟ آپ نے فرمایا جو شخص اس

۱۲۴۳ - حدیث ابي موسى ﷺ ، قال :
جاء رجل إلى النبي ﷺ ، فقال : الرجل
يقاتل للمغنم ، والرجل يقاتل للذکر ،
والرجل يقاتل ليرى مكانه ، فمن في
سبيل الله؟ قال : «من قاتل لتكون كلمة

۳۴۳ - مقصد یہ ہے کہ اصل چیز خلوص ہے۔ اگر یہ ہے تو سب کچھ ہے۔ یہ نہیں تو کچھ بھی نہیں۔ قیامت کے دن کتنے سخی، کتنے قاری اور کتنے
مچلہ روزخ میں ڈالے جائیں گے۔ یہ وہ ہوں گے جن کا مقصد صرف ریا اور نمود تھا۔ اس لیے ان کو سیدھا روزخ میں ڈال دیا جائے گا۔ (راز)

اللَّهُ هِيَ الْعُلْيَا فِي سَبِيلِ اللَّهِ».

ارادہ سے جنگ میں شریک ہوا کہ اللہ ہی کا کلمہ بلند رہے۔
صرف وہی اللہ کے راستہ میں لڑتا ہے۔

أخرجه البخاري في ٥٦٠ - كتاب الجهاد والسير : ١٥ - باب من قاتل لتكون كلمة الله هي العليا.

۱۲۴۴ - حدیث اَبِي مُوسَى ، قَالَ :
جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ ، فَقَالَ : يَا
رَسُولَ اللَّهِ! مَا الْقِتَالُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ؟ فَإِنْ
أَحَدَنَا يُقَاتِلُ غَضَبًا ، وَيُقَاتِلُ حَمِيَّةً . فَرَفَعَ
إِلَيْهِ رَأْسَهُ (قَالَ : وَمَا رَفَعَ إِلَيْهِ رَأْسَهُ إِلَّا أَنَّهُ
كَانَ قَائِمًا) فَقَالَ : «مَنْ قَاتَلَ لَتَكُونَ كَلِمَةَ
اللَّهِ هِيَ الْعُلْيَا فَهُوَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ عَزَّوَجَلَّ».

۱۲۴۴ - حدیث اَبِي مُوسَى ، قَالَ :
جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ ، فَقَالَ : يَا
رَسُولَ اللَّهِ! مَا الْقِتَالُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ؟ فَإِنْ
أَحَدَنَا يُقَاتِلُ غَضَبًا ، وَيُقَاتِلُ حَمِيَّةً . فَرَفَعَ
إِلَيْهِ رَأْسَهُ (قَالَ : وَمَا رَفَعَ إِلَيْهِ رَأْسَهُ إِلَّا أَنَّهُ
كَانَ قَائِمًا) فَقَالَ : «مَنْ قَاتَلَ لَتَكُونَ كَلِمَةَ
اللَّهِ هِيَ الْعُلْيَا فَهُوَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ عَزَّوَجَلَّ».

أخرجه البخاري في ٣ - كتاب العلم : ٤٥ - باب من سأل وهو قائم عالمًا جالسًا.

(۳۵) رسول اللہ ﷺ کے فرمان ”ہر عمل کا

(۴۵) باب قوله ﷺ إنما الأعمال بالنية وأنه

ثواب نیت سے ہوتا ہے“ میں جہاد اور دوسرے

يدخل فيه الغزو وغيره من الأعمال

اعمال شامل ہیں

۱۲۴۵ - حدیث عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ
اللَّهُ عَنْهُ ، قَالَ : سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ
يَقُولُ : «إِنَّمَا الْأَعْمَالُ بِالنِّيَّةِ ، وَإِنَّمَا
لِلْإِمْرِئِ مَا نَوَى ، فَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهُ إِلَى
اللَّهِ وَرَسُولِهِ ، فَهَاجَرَتْهُ إِلَى اللَّهِ وَرَسُولِهِ ؛
وَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهُ إِلَى دُنْيَا يُصِيبُهَا ، أَوْ

۱۲۴۵ - حدیث عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ
اللَّهُ عَنْهُ ، قَالَ : سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ
يَقُولُ : «إِنَّمَا الْأَعْمَالُ بِالنِّيَّةِ ، وَإِنَّمَا
لِلْإِمْرِئِ مَا نَوَى ، فَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهُ إِلَى
اللَّهِ وَرَسُولِهِ ، فَهَاجَرَتْهُ إِلَى اللَّهِ وَرَسُولِهِ ؛
وَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهُ إِلَى دُنْيَا يُصِيبُهَا ، أَوْ

۳۳۵ - امام نووی صبح مسلم پر اپنی شرح میں لکھتے ہیں اس حدیث کی عظمت بلند مقام اس کے کثیر فوائد اور اس کی صحت پر تمام مسلمانوں کا
اجتماع ہے۔ امام شافعی اور دیگر علماء فرماتے ہیں یہ تملی اسلام ہے۔ اور امام شافعی فرماتے ہیں نقد کے ستر دوازدوں میں داخل ہوتی ہے (یعنی اس
میں ستر فقہی مسائل کا حکم موجود ہے) عبدالرحمن بن مہدی وغیرہ کہتے ہیں کہ جو شخص بھی تصنیف کرنا چاہتا ہے اسے چاہیے کہ ابتداء اس
حدیث سے کرے تاکہ طالب اور قاری کو نیت کی تصحیح پر تئیسہ ہو۔ (مرتب)

امْرَأَةٌ يَتَزَوَّجُهَا ، فَهَجَرْتُهُ إِلَى مَا هَاجَرَ
إِلَيْهِ».

أخرجه البخاري في : ۷۳- كتاب الأيمان والندور : ۲۳- النية في الأيمان.

(۴۹) باب فضل الغزو في البحر

(۲۹) سمندر میں جہاد کرنے کی فضیلت

۱۲۴۶- حدیث انس بن مالک رضی اللہ عنہ :
قَالَ : كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَدْخُلُ عَلَيَّ أُمَّ
حَرَامٍ بِنْتِ مِلْحَانَ فِتْطَعُمُهُ ، وَكَانَتْ أُمَّ
حَرَامٍ تَحْتَ عِبَادَةَ بَنِي الصَّامِتِ ، فَدَخَلَ
عَلَيْهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ، فَأَطَعْتَهُ ،
وَجَعَلْتُ تَفْلِي رَأْسَهُ ، فَنَامَ رَسُولُ اللَّهِ
ﷺ ، ثُمَّ اسْتَيْقَظَ وَهُوَ يَضْحَكُ . قَالَتْ :
فَقُلْتُ وَمَا يَضْحِكُكَ؟ يَا رَسُولَ اللَّهِ! قَالَ :
«نَاسٌ مِنْ أُمَّتِي عَرِضُوا عَلَيَّ غَزَاةً فِي سَبِيلِ
اللَّهِ يَرَكِبُونَ نَجْحَ هَذَا الْبَحْرِ ، مُلُوكًا عَلَيَّ
الْأَسِيرَةَ» أَوْ «مِثْلَ الْمُلُوكِ عَلَيَّ الْأَسِيرَةَ»
قَالَتْ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ! اذْعُ اللَّهُ أَنْ
يَجْعَلَنِي مِنْهُمْ . فَدَعَا لَهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ .
ثُمَّ وَضَعَ رَأْسَهُ ، ثُمَّ اسْتَيْقَظَ وَهُوَ
يَضْحَكُ . فَقُلْتُ : وَمَا يَضْحِكُكَ؟ يَا
رَسُولَ اللَّهِ! قَالَ : «نَاسٌ مِنْ أُمَّتِي عَرِضُوا
عَلَيَّ غَزَاةً فِي سَبِيلِ اللَّهِ» كَمَا قَالَ فِي
الْأَوَّلِ . قَالَ : فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ! اذْعُ
اللَّهُ أَنْ يَجْعَلَنِي مِنْهُمْ ، قَالَ : «أَنْتِ مِنْ

۲۳۶- حضرت انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ام حرام کے یہاں تشریف لے جایا کرتے تھے (یہ حضرت انس کی خالہ تھیں) جو حضرت عباده بن صامت کے نکاح میں تھیں۔ ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے گئے تو انہوں نے آپ کی خدمت میں کھانا پیش کیا اور آپ کے سر سے جوئیں نکالنے لگیں۔ اس عرصے میں آپ سو گئے۔ جب بیدار ہوئے تو آپ مسکرا رہے تھے۔ ام حرام نے بیان کیا میں نے پوچھا یا رسول اللہ! آپ کس بات پر ہنس رہے ہیں؟ آپ نے فرمایا کہ میری امت کے کچھ لوگ میرے سامنے اس طرح پیش کئے گئے کہ وہ اللہ کے راستے میں غزوہ کرنے کے لئے دریا کے بیچ میں سوار اس طرح جا رہے ہیں جس طرح بلو شاہ تخت پر ہوتے ہیں یا جیسے بلو شاہ تخت رواں پر سوار ہوتے ہیں۔ (یہ شک راوی کو تھا) ام حرام کہتی ہیں میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! آپ دعا فرمائیے کہ اللہ تعالیٰ مجھے بھی انہی میں سے کر دے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے لئے دعا فرمائی۔ پھر آپ اپنا سر رکھ کر سو گئے، اس مرتبہ بھی آپ جب بیدار ہوئے تو مسکرا رہے تھے۔ میں نے پوچھا یا رسول اللہ! کس بات پر آپ ہنس رہے ہیں؟ آپ نے فرمایا میری امت کے کچھ لوگ میرے سامنے اس طرح پیش کئے گئے کہ وہ اللہ کی راہ میں غزوہ کے لئے جا رہے ہیں، پہلے کی طرح اس مرتبہ بھی فرمایا۔ انہوں نے بیان کیا کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! اللہ سے میرے لئے دعا کیجئے کہ مجھے بھی انہی میں سے کر دے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پر فرمایا کہ تو سب سے پہلی فوج میں شامل ہوگی (جو بحری راستے سے جلو کرے گی) چنانچہ

حضرت معلویہ رضی اللہ عنہا کے زمانہ میں ام حرام نے بحری سفر کیا پھر جب سمندر سے باہر آئیں تو ان کی سواری نے انہیں نیچے گرا دیا اور اسی حادثہ میں ان کی وفات ہو گئی۔

الأولین». فَرَكَبَتِ الْبَحْرَ، فِي زَمَانِ مُعَاوِيَةَ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ، فَصُرِعَتْ عَنْ دَائِبَتِهَا، حِينَ خَرَجَتْ مِنَ الْبَحْرِ، فَهَلَكَتْ.

أخرجه البخاري في : ٥٦ - كتاب الجهاد والسير : ٣ - باب الدعاء بالجهاد والشهادة للرجل والنساء.

(٥١) شهداء كايان

(٥١) باب بيان الشهداء

۱۳۳۷- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک شخص کہیں جا رہا تھا۔ راستے میں اس نے کانٹوں کی بھری ہوئی ایک ٹھنی دیکھی، پس اسے راستے سے دور کر دیا۔ اللہ تعالیٰ (صرف اسی بات پر) راضی ہو گیا اور اس کی بخشش کر دی۔

١٢٤٧- حديث أبي هريرة، أن رسول الله ﷺ، قال: «بينما رجل يمشي بطريق وجد غصن شوك على الطريق، فأحراه فشكر الله له، فغفر له».

پھر آپ نے فرمایا کہ شهداء پانچ قسم کے ہوتے ہیں۔ طاعون میں مرنے والے، پیٹ کے عارضے (جیسے وغیرہ) میں مرنے والے، ڈوب کر مرنے والے، جو دیوار وغیرہ کسی بھی چیز سے دب کر مر جائے اور خدا کے راستے میں (جہاد کرتے ہوئے) شہید ہونے والے۔

ثم قال: «الشهداء خمسة: المطعون والمبتطون والغريق وصاحب الهدم والشهيد في سبيل الله».

أخرجه البخاري في : ١٠ - كتاب الأذان : ٣٢ - باب فضل التهجير إلى الظهر.

۱۳۳۸- حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا طاعون کی موت ہر مسلمان کے لئے شہادت کا درجہ رکھتی ہے۔

١٢٤٨- حديث أنس بن مالك ﷺ، قال: «الطاعون شهادة لكل مسلم».

أخرجه البخاري في : ٥٦ - كتاب الجهاد والسير : ٣٠ - باب الشهادة سبع سوى القتل.

(٥٣) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "میری امت

(٥٣) باب قوله ﷺ لا تزال طائفة من أمتي

کا ایک گروہ ہمیشہ حق پر قائم رہے گا اور اسکی

ظاہرین علی الحق لا یضرمہم من خالفہم

مخالفت کرنے والا اسکو نقصان نہیں پہنچا سکے گا"

۱۳۳۹- حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم

١٢٤٩- حديث المغيرة بن شعبه، عن

ﷺ نے فرمایا میری امت کے کچھ لوگ ہمیشہ غالب رہیں گے یہاں تک کہ قیامت یا موت آئے گی اس وقت بھی وہ غالب ہی ہوں گے۔

النَّبِيُّ ﷺ ، قَالَ : «لَا يَزَالُ نَاسٌ مِنْ أُمَّتِي ظَاهِرِينَ حَتَّى يَأْتِيَهُمْ أَمْرُ اللَّهِ وَهُمْ ظَاهِرُونَ».

أخرجه البخاري في : ۶۱ - كتاب المناقب : ۲۸ - باب حدثني محمد بن المنثري .

۱۳۵۰ - حضرت معاوية بن ابی سفیان رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ میں نے رسول کریم ﷺ سے سنا تھا آپ فرما رہے تھے کہ میری امت میں ہمیشہ ایک گروہ ایسا موجود رہے گا جو اللہ تعالیٰ کی شریعت پر قائم رہے گا انہیں ذلیل کرنے کی کوشش کرنے والے اور اسی طرح ان کی مخالفت کرنے والے انہیں کوئی نقصان نہ پہنچاسکیں گے یہاں تک کہ قیامت آجائے گی اور وہ اسی حالت پر رہیں گے۔

۱۲۵۰ - حَدِيثُ مُعَاوِيَةَ ، قَالَ : سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ : «لَا يَزَالُ مِنْ أُمَّتِي أُمَّةٌ قَائِمَةٌ بِأَمْرِ اللَّهِ لَا يَضُرُّهُمْ مَنْ خَذَلَهُمْ وَلَا مَنْ خَالَفَهُمْ حَتَّى يَأْتِيَهُمْ أَمْرُ اللَّهِ وَهُمْ عَلَى ذَلِكَ».

أخرجه البخاري في : ۶۱ - كتاب المناقب : ۲۸ - باب حدثني محمد بن المنثري .

(۵۵) سفر ایک عذاب ہے۔ اسلئے مسافر کو

(۵۵) باب السفر قطعة من العذاب واستحباب

اپنے کام سے فارغ ہوتے ہی فوراً گھر لوٹنا چاہئے

تعجيل المسافر إلى اهله بعد قضاء شغله

۱۳۵۱ - حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا ”سفر عذاب کا ایک ٹکڑا ہے آدمی کو کھانے پینے اور سونے (ہر ایک چیز) سے روک دیتا ہے اس لئے جب کوئی اپنی ضرورت پوری کرچکے تو فوراً گھر واپس آجائے۔“

۱۲۵۱ - حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ ، قَالَ : «السَّفَرُ قِطْعَةٌ مِنَ الْعَذَابِ ، يَمْنَعُ أَحَدَكُمْ طَعَامَهُ وَشَرَابَهُ وَنَوْمَهُ ، فَإِذَا قَضَى نَهْمَتَهُ فَلْيَعْجَلْ إِلَى أَهْلِهِ».

أخرجه البخاري في : ۲۶ - كتاب العمرة : ۱۹ - باب السفر قطعة من العذاب .

(۵۶) سفر سے واپسی پر رات گئے گھر آنے کی

(۵۶) باب كراهة الطروق وهو الدخول

کراہت

ليلاً من ورد من سفر

۱۳۵۲ - حضرت انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ (سفر سے) رات میں گھر نہیں پہنچتے تھے یا صبح کے وقت پہنچ جاتے یا دوپہر (بعد زوال سے لے کر غروب آفتاب تک) کسی بھی

۱۲۵۲ - حَدِيثُ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ، قَالَ : كَانَ النَّبِيُّ ﷺ لَا يَطْرُقُ أَهْلَهُ ، كَانَ لَا يَدْخُلُ إِلَّا غَدْوَةً أَوْ عَشِيَّةً.

وقت تشریف لاتے۔

أخرجه البخاري في : ۲۶ - كتاب العمرة : ۱۵ - باب الدخول بالعشى .

۱۲۵۳- حدیث جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ،
قَالَ: قَفَلْنَا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ مِنْ غَزْوَةٍ ، فَلَمَّا
ذَهَبْنَا لِنَدْخُلَ قَالَ : «أْمَهَلُوا حَتَّى تَدْخُلُوا
لَيْلًا (أَيَّ عِشَاءٍ) لِكَيْ تَمْتَشِطَ الشَّعِثَةُ ،
وَتَسْتَجِدَّ الْمُغِيْبَةَ» .

أخرجه البخاري في : ۶۷ - كتاب النكاح : ۱۰ - باب تزويج الثيبات .

۳۴- شکار اور ذبح کے مسائل اور ان

جانوروں کا بیان جن کا گوشت حلال ہے

(۱) سدھائے ہوئے کتوں سے شکار کا بیان

۱۲۵۴- حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم سکھائے ہوئے کتے (شکار پر) چھوڑتے ہیں؟ آپ نے فرمایا کہ جو شکار وہ صرف تمہارے لئے رکھیں اسے کھاؤ۔ میں نے عرض کیا۔ اگرچہ کتے شکار کو مار ڈالیں؟ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (ہاں) اگرچہ مار ڈالیں! میں نے عرض کیا کہ ہم بے پر کے تیریا لکڑی سے شکار کرتے ہیں؟ آپ نے فرمایا کہ اگر ان کی دھار اس کو زخمی کر کے پھاڑ ڈالے تو کھاؤ۔ لیکن اگر اس کے عرض سے شکار مارا جائے تو اسے نہ کھاؤ۔ (وہ مردار ہے)

أخرجه البخاري في : ۷۲- كتاب الذبائح والصيد : ۳- باب ما أصاب المعراض بعرضه.

۱۲۵۵- حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ ہم لوگ ان کتوں سے شکار کرتے ہیں؟ آپ نے فرمایا کہ اگر تم اپنے سکھائے ہوئے کتوں کو شکار کے لئے چھوڑتے وقت اللہ کا نام لیتے ہو تو جو شکار وہ تمہارے لئے پکڑ کر لائیں اسے کھاؤ خواہ وہ شکار کو مار ہی ڈالیں۔ البتہ اگر کتا شکار میں سے خود بھی کھالے تو اس میں یہ اندیشہ ہے کہ اس نے یہ شکار خود اپنے لئے پکڑا تھا اور اگر دوسرے کتے بھی تمہارے کتوں کے سوا شکار میں شریک ہو جائیں تو نہ کھاؤ۔

أخرجه البخاري في : ۷۲- كتاب الذبائح والصيد : ۷- إذا أكل الكلب.

۱۲۵۶- حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ”معراض“ (تیر کے شکار) کے متعلق

۳۴- کتاب الصيد والذبائح

ما يؤکل من الحيوان

(۱) باب الصيد بالكلاب المعلمة

۱۲۵۴- حدیث عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ ، قَالَ : قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنَّا نُرْسِلُ الْكِلَابَ الْمُعْلَمَةَ ، قَالَ : «كُلْ مَا أَمْسَكَكَ عَلَيْكَ» قُلْتُ : وَإِنْ قَتَلْنَا؟ قَالَ : «وَأِنْ قَتَلْنَا» قُلْتُ : وَإِنَّا نَرْمِي بِالْمِعْرَاضِ ، قَالَ : «كُلْ مَا حَزَقَ ، وَمَا أَصَابَ بِعَرَضِهِ فَلَا تَأْكُلْ».

أخرجه البخاري في : ۷۲- كتاب الذبائح والصيد : ۳- باب ما أصاب المعراض بعرضه.

۱۲۵۵- حدیث عدی بن حاتم ، قَالَ : سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ ، قُلْتُ : إِنَّا قَوْمٌ نَصِيدُ بِهَذِهِ الْكِلَابِ. فَقَالَ : «إِذَا أُرْسِلَتْ كِلَابُكَ الْمُعْلَمَةَ ، وَذَكَرْتَ اسْمَ اللَّهِ فَكُلْ مِمَّا أَمْسَكَكَ عَلَيْكُمْ وَإِنْ قَتَلْنَا ، إِلَّا أَنْ يَأْكُلَ الْكَلْبُ ، فَإِنِّي أَخَافُ أَنْ يَكُونَ إِنَّمَا أَمْسَكَهُ عَلَى نَفْسِهِ ، وَإِنْ خَالَطَهَا كِلَابٌ مِنْ غَيْرِهَا فَلَا تَأْكُلْ».

أخرجه البخاري في : ۷۲- كتاب الذبائح والصيد : ۷- إذا أكل الكلب.

۱۲۵۶- حدیث عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ ، قَالَ : سَأَلْتُ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم عَنِ الْمِعْرَاضِ ،

کتاب الصيد و الذبائح وما يؤکل من الحيوان

پوچھا تو آپ نے فرمایا کہ اگر اس کے دھار کی طرف سے لگے تو کھا لو۔ اگر چوڑائی سے لگے تو مت کھاؤ۔ کیونکہ وہ مردار ہے۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں اپنا کتا (شکار کے لئے) چھوڑتا ہوں اور بسم اللہ پڑھ لیتا ہوں پھر اس کے ساتھ مجھے ایک ایسا کتا اور ملتا ہے جس پر میں نے بسم اللہ نہیں پڑھی ہے۔ میں یہ فیصلہ نہیں کر پاتا کہ دونوں میں سے کون سے کتے نے شکار پکڑا۔ آپ نے فرمایا، ایسے شکار کا گوشت نہ کھا۔ کیونکہ تو نے بسم اللہ تو اپنے کتے کے لئے پڑھی ہے، دوسرے کے لئے تو نہیں پڑھی۔

أخرجه البخاري في : ۳۴ - كتاب البيوع : ۳ - باب تفسير المشبهات.

۱۲۵۷ - حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے بے پر کے تیریا لکڑی یا گز سے شکار کے بارے میں پوچھا تو آپ نے فرمایا کہ اگر اس کی نوک شکار کو لگ جائے تو کھا لو۔ لیکن اگر یہ عرض کی طرف سے شکار کو لگے تو وہ نہ کھاؤ کیونکہ وہ موقوفہ ہے اور میں نے آپ سے کتے کے شکار کے بارے میں سوال کیا تو آپ نے فرمایا کہ جسے وہ تمہارے لئے رکھے (یعنی وہ خود نہ کھائے) اسے کھاؤ۔ کیونکہ کتے کا شکار کو پکڑ لینا یہ بھی ذبح کرنا ہے اور اگر تم اپنے کتے یا کتوں کے ساتھ کوئی دوسرا کتا بھی پاؤ اور تمہیں اندیشہ ہو کہ تمہارے کتے نے شکار اس دوسرے کے ساتھ پکڑا ہو گا۔ اور کتا شکار کو مار چکا ہو تو ایسا شکار نہ کھاؤ۔ کیونکہ تم نے اللہ کا نام (بسم اللہ) اپنے کتے پر لیا تھا، دوسرے کتے پر نہیں لیا تھا۔

أخرجه البخاري في : ۷۲ - كتاب الذبائح والصيد : ۱ - باب التسمية على الصيد.

۱۲۵۸ - حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم نے اپنا کتا شکار پر چھوڑا اور اللہ کا نام بھی پڑھا اور کتے نے شکار پکڑا اور اسے مار ڈالا تو اسے کھاؤ اور اگر اس نے خود بھی کھا لیا ہو تو تم نہ کھاؤ کیونکہ یہ شکار اس نے اپنے لئے پکڑا ہے اور اگر دوسرے کتے جن پر اللہ کا نام نہ لیا

فَقَالَ : «إِذَا أَصَابَ بِحَدِّهِ فَكُلْ ، وَإِذَا أَصَابَ بَعْرَضِهِ فَلَا تَأْكُلْ ، فَإِنَّهُ وَقِيدٌ» قُلْتُ : يَا رَسُولَ اللَّهِ أُرْسِلُ كَلْبِي وَأَسْمِي ، فَأَجِدُ مَعَهُ عَلَى الصَّيْدِ كَلْبًا آخَرَ لَمْ أَسْمُ عَلَيْهِ ، وَلَا أَذْرِي أَيُّهُمَا أَحَدٌ؟ قَالَ : «لَا تَأْكُلْ . إِنَّمَا سَمَّيْتُ عَلَى كَلْبِكَ ، وَلَمْ تُسَمِّ عَلَى الْآخَرَ» .

۱۲۵۷ - حَدِيثُ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ رضی اللہ عنہ ،

قَالَ : سَأَلْتُ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم عَنِ صَيْدِ الْمِعْرَاضِ قَالَ : «مَا أَصَابَ بِحَدِّهِ فَكُلْهُ ، وَمَا أَصَابَ بَعْرَضِهِ فَهُوَ وَقِيدٌ» وَسَأَلْتُهُ عَنْ صَيْدِ الْكَلْبِ فَقَالَ : «مَا أَمْسَكَ عَلَيْكَ فَكُلْ ، فَإِنَّا أَخَذَ الْكَلْبُ ذِكَاةً ، وَإِن وَجَدْتَ مَعَ كَلْبِكَ أَوْ كِلَابِكَ كَلْبًا غَيْرَهُ فَحَشَيْتَ أَنْ يَكُونَ أَحَدُهُ مَعَهُ ، وَقَدْ قَتَلَهُ فَلَا تَأْكُلْ ، فَإِنَّمَا ذَكَرْتَ اسْمَ اللَّهِ عَلَى كَلْبِكَ وَلَمْ تَذْكُرْهُ عَلَى غَيْرِهِ» .

۱۲۵۸ - حَدِيثُ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ رضی اللہ عنہ ،

عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم ، قَالَ : «إِذَا أُرْسِلَتْ كَلْبِكَ وَسَمَّيْتَ فَأَمْسَكَ وَقَتَلَ فَكُلْ ، وَإِن أَكَلَ فَلَا تَأْكُلْ ، فَإِنَّمَا أَمْسَكَ عَلَى نَفْسِهِ ؛ وَإِذَا

کتاب الصيد و الذبائح وما يؤکل من الحيوان

گیا ہو، اس کتے کے ساتھ شکار میں شریک ہو جائیں اور شکار پکڑ کر مار ڈالیں تو ایسا شکار نہ کھاؤ کیونکہ تمہیں معلوم نہیں کہ کس کتے نے مارا ہے اور اگر تم نے شکار پر تیر مارا، پھر وہ شکار تمہیں دویا تین دن بعد ملا اور اس پر تمہارے تیر کے نشان کے سوا اور کوئی دوسرا نشان نہیں ہے تو ایسا شکار کھاؤ لیکن اگر وہ پانی میں گر گیا ہو تو نہ کھاؤ۔

حَالَطَ كِلَابًا لَمْ يُذَكَّرِ اسْمُ اللَّهِ عَلَيْهَا فَأَمْسَكْنَ وَقَتْلَنَ فَلَا تَأْكُلُ ، فَإِنَّكَ لَا تَدْرِي أَيُّهَا قَتَلَ ؛ وَإِنْ رَمَيْتَ الصَّيْدَ فَوَجَدْتَهُ بَعْدَ يَوْمٍ أَوْ يَوْمَيْنِ لَيْسَ بِهِ إِلَّا أَثَرُ سَهْمِكَ فَكُلْ ، وَإِنْ وَقَعَ فِي الْمَاءِ فَلَا تَأْكُلُ .

أخرجه البخاري في : ۷۲ - كتاب الذبائح والصيد : ۸ - باب الصيد إذا غاب عنه يومين أو ثلاثة .

۱۳۵۹ - حضرت ابو مخبل خشنی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے عرض کیا۔ اے اللہ کے نبی! ہم اہل کتاب کے گلوں میں رہتے ہیں تو کیا ہم ان کے برتن میں کھا سکتے ہیں؟ اور ہم ایسی زمین میں رہتے ہیں جہاں شکار بہت ہوتا ہے۔ میں تیر کمان سے بھی شکار کرتا ہوں اور اپنے اس کتے سے بھی جو سکھایا ہوا نہیں ہے اور اس کتے سے بھی جو سکھایا ہوا ہے تو اس میں سے کس کا کھانا میرے لئے جائز ہے۔ آپ نے فرمایا کہ تم نے جو اہل کتاب کے برتن کا ذکر کیا ہے تو اگر تمہیں اس کے سوا کوئی اور برتن مل سکے تو اس میں نہ کھاؤ۔ لیکن تمہیں کوئی دوسرا برتن نہ ملے تو ان کے برتن کو خوب دھو کر اس میں کھا سکتے ہو اور جو شکار تم اپنی تیر کمان سے کرو اور (تیر پھینکتے وقت) اللہ کا نام لیا ہو تو (اس کا شکار) کھا سکتے ہو اور جو شکار تم نے غیر سدھائے ہوئے کتے سے کیا ہو اور شکار خود زنج کیا ہو تو اسے کھا سکتے ہو۔

۱۲۵۹ - حَدِيثُ أَبِي ثَعْلَبَةَ الْخُثَمِيِّ ، قَالَ : قُلْتُ يَا نَبِيَّ اللَّهِ! إِنَّا بِأَرْضِ قَوْمِ أَهْلِ الْكِتَابِ ، أَفَنَأْكُلُ فِي أَيْدِيهِمْ؟ وَبِأَرْضِ صَيْدٍ ، أَصِيدُ بِقَوْسِي وَبِكَلْبِي الَّذِي لَيْسَ بِمُعَلِّمٍ وَبِكَلْبِي الْمُعَلِّمِ ، فَمَا يَصْلُحُ لِي؟ قَالَ : «أَمَّا مَا ذَكَرْتَ مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ فَلَنْ وَجَدْتُمْ غَيْرَهَا فَلَا تَأْكُلُوا فِيهَا ، وَإِنْ لَمْ تَجِدُوا فَاغْسِلُوهَا وَكُلُوا فِيهَا ، وَمَا صِيدَتْ بِقَوْسِكَ فَذَكَرْتَ اسْمَ اللَّهِ فَكُلْ ، وَمَا صِيدَتْ بِكَلْبِكَ الْمُعَلِّمِ فَذَكَرْتَ اسْمَ اللَّهِ فَكُلْ وَمَا صِيدَتْ بِكَلْبِكَ غَيْرِ مُعَلِّمٍ فَأَذْرَسْتَ ذَكَاتَهُ فَكُلْ .»

أخرجه البخاري في : ۷۲ - كتاب الذبائح والصيد : ۴ - باب صيد القوس .

(۳) ہروانت والے درندے اور ہرپنچے

(۳) باب تحريم أكل كل ذي ناب من السباع

والے پرندے کی حرمت کا بیان

وكل ذي مخلب من الطير

☆ حضرت جرم بن ناشب اپنی کنیت ابو مخبل خشنی سے مشہور ہوئے۔ بیعت رضوان میں شریک تھے۔ اپنی قوم کی طرف داعی بنا کر بھیجے گئے تو قوم مسلمان ہو گئی۔ شام میں رہائش اختیار کی اور وہیں ۷۵ ہجری میں وفات پائی۔

کتاب الصيد و الذبائح وما یؤکل من الحيوان

۱۳۶۰- حضرت ابو عبلہ خشنی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر پھاڑ کر کھلنے والے درندوں (کا گوشت) کھلنے سے منع کیا تھا۔

۱۲۶۰- حدیث اَبِي نُعْلَبَةَ رضی اللہ عنہ ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم نَهَى عَنْ أَكْلِ كُلِّ ذِي نَابٍ مِنَ السَّبَاعِ .

أخرجه البخاري في: ۷۲- كتاب الذبائح والصيد: ۲۹- باب تحريم أكل كل ذي ناب من السباع.

(۴) دریا اور سمندر کے مردہ کامبلح ہونا

(۴) باب إباحة ميتة البحر

۱۳۷۱- حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین سو سواروں کے ساتھ بھیجا اور ہمارا امیر حضرت ابو عبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ کو بنایا۔ تاکہ ہم قریش کے قافلہ تجارت کی تلاش میں رہیں۔ ساحل سمندر پر ہم پندرہ دن تک پڑاؤ ڈالے رہے ہمیں (اس سفر میں) بڑی سخت بھوک اور فاقے کا سامنا کرنا پڑا اور یہاں تک نوبت پہنچی کہ ہم نے بھول کے پتے کھا کر وقت گزارا۔ اسی لئے اس فوج کا لقب پتوں کی فوج ہو گیا۔ پھر اتفاق سے سمندر نے ہمارے لئے ایک مچھلی جیسا جانور ساحل پر پھینک دیا، اس کا نام خمبر تھا۔ ہم نے اس کو پندرہ دن تک کھلایا اور اس کی چربی کو تیل کے طور پر (اپنے جسموں پر) ملا، اس سے ہمارے بدن کی طاقت و قوت پھر لوٹ آئی۔ بعد میں حضرت ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ نے اس کی ایک پہلی نکل کر کھڑی کروائی اور جو لشکر میں سب سے لمبے آدمی تھے، انہیں اونٹ پر سوار کرایا وہ اس کے نیچے سے نکل گیا۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ لشکر کے ایک آدمی نے پہلے تین اونٹ فزع کئے، پھر تین اونٹ فزع کئے اور جب تیسری مرتبہ تین اونٹ فزع کئے تو حضرت ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ نے انہیں روک دیا کیونکہ اگر سب اونٹ فزع کر دیئے جاتے تو سپر کیسے ہوتا۔

۱۲۶۱- حدیث جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ ، قَالَ: بَعَثَنَا رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم ثَلَاثِمِائَةَ رَاكِبٍ، أَمِيرُنَا أَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ ، نَرَصُدُ عِيرَ قُرَيْشٍ ، فَأَقَمْنَا بِالسَّاحِلِ نِصْفَ شَهْرٍ ، فَأَصَابَنَا جُوعٌ شَدِيدٌ حَتَّى أَكَلْنَا الْخَبْطَ ، فَسُمِّيَ ذَلِكَ الْحَيْشُ حَيْشَ الْخَبْطِ. فَأَلْقَى لَنَا الْبَحْرُ دَابَّةً يُقَالُ لَهَا الْعَنْبَرُ ، فَأَكَلْنَا مِنْهُ نِصْفَ شَهْرٍ ، وَأَدَّهْنَا مِنْ وَدَكِهِ ، حَتَّى ثَابَتَ إِلَيْنَا أَحْسَامُنَا. فَأَخَذَ أَبُو عُبَيْدَةَ ضِلْعًا مِنْ أَضْلَاعِهِ فَصَبَّهُ ، فَعَمَدَ إِلَى أَطْوَلِ رَجُلٍ مَعَهُ ، وَأَخَذَ رَجُلًا وَبَعِيرًا فَمَرَّ تَحْتَهُ.

قَالَ جَابِرٌ : وَكَانَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ نَحَرَ ثَلَاثَ جَزَائِرٍ ثُمَّ نَحَرَ ثَلَاثَ جَزَائِرٍ ثُمَّ نَحَرَ ثَلَاثَ جَزَائِرٍ. ثُمَّ إِنَّ أَبَا عُبَيْدَةَ نَهَاهُ.

أخرجه البخاري في: ۶۴- كتاب المغازي: ۶۵- باب غزوة سيف البحر.

(۵) پالتو گدھوں کا گوشت حرام ہے

(۵) باب تحريم أكل لحم الحمر الإنسية

کتاب الصيد و الذبائح وما یؤکل من الحيوان

۱۳۶۲- حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوہ خیبر کے موقع پر عورتوں سے متعہ کی ممانعت کی تھی اور پالتو گدھوں کے کھانے کی بھی۔

أخرجه البخاري في : ۶۴ - كتاب المغازي : ۳۸ - باب غزوة خيبر . الإنسية .

۱۳۶۳- حضرت ابو شعبہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پالتو گدھے کا گوشت کھانا حرام قرار دیا تھا۔

۱۲۶۳- حديث أبي ثعلبة ، قال : حَرَّمَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَحُومَ الْحُمْرِ الْأَهْلِيَّةِ .

أخرجه البخاري في : ۷۲ - كتاب الذبائح والصيد : ۲۸ - باب لحوم الحمر الإنسية .

۱۳۶۴- حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے پالتو گدھوں کے گوشت کی ممانعت کی تھی۔

۱۲۶۴- حديث ابنِ عُمَرَ رضي الله عنهما ، قال : نهى النبي ﷺ عن أكل لحوم الحمر الأهلية .

أخرجه البخاري في : ۶۴ - كتاب المغازي : ۳۸ - باب غزوة خيبر .

۱۳۶۵- حضرت ابن ابی لوفی رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ جنگ خیبر کے موقع پر فاتحوں پر فاتے ہونے لگے۔ آخر جس دن خیبر فتح ہوا تو (مال غنیمت میں) گھریلو گدھے بھی ہمیں ملے۔ چنانچہ انہیں فزع کر کے (پکانا شروع کر دیا گیا) جب ہانڈیوں میں جوش آنے لگا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے منلوی نے اعلان کیا کہ ہانڈیوں کو الٹ دو، اور گھریلو گدھے کے گوشت میں سے کچھ نہ کھاؤ۔ عبد اللہ بن ابی لوفی رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ بعض لوگوں نے اس پر کہا کہ غالباً آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس لئے روک دیا ہے کہ ابھی تک اس میں سے خنس نہیں نکالا گیا۔ لیکن بعض دوسرے صحابہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے گدھے کا گوشت قطعی طور پر حرام قرار دیا ہے۔

۱۲۶۵- حديث ابنِ أَبِي لَوْفِي رضي الله عنهما ، قال : أَصَابَتْنَا مَجَاعَةٌ ، لِيَالِي خَيْبَرَ ، فَلَمَّا كَانَ يَوْمَ خَيْبَرَ ، وَقَعْنَا فِي الْحُمْرِ الْأَهْلِيَّةِ فَانْتَحَرْنَاهَا ، فَلَمَّا غَلَّتِ الْقُدُورُ نَادَى مُنَادِي رَسُولِ اللَّهِ ﷺ «أَكْفِسُوا الْقُدُورَ فَلَا تَطْعَمُوا مِنْ لَحُومِ الْحُمْرِ شَيْئًا» . قَالَ عَبْدُ اللَّهِ (هُوَ ابْنُ أَبِي أَوْفَى) : فَقُلْنَا : إِنَّمَا نَهَى النَّبِيُّ ﷺ لِأَنَّهَا لَمْ تُحْمَسْ ، قَالَ : وَقَالَ آخَرُونَ حَرَمَهَا

الْبَيْتَةَ . أخرجه البخاري في : ۵۷ - كتاب فرض الخمس : ۲۰ - باب ما يصيب من الطعام في أرض الحرب .

۱۳۶۶- حضرت براء اور عبد اللہ بن ابی لوفی رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ وہ لوگ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے، پھر انہیں

۱۲۶۶- حديث البراءِ وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي أَوْفَى رضي الله عنهما ، أَنَّهُمْ كَانُوا مَعَ

کتاب الصيد و الذبائح وما يؤکل من الحيوان

گدھے ملے تو انہوں نے ان کا گوشت پکایا لیکن حضور ﷺ کے منادی نے اعلان کیا کہ ہانڈیاں انڈیل دو۔

النَّبِيِّ ﷺ فَأَصَابُوا حُمْرًا فَطَبَّحُوهَا ،
فَنَادَى مُنَادِي النَّبِيِّ ﷺ : «أَكْفَيْمُوا

الْقُدُورَ» . أخرجه البخاري في : ۶۴ - كتاب المغازي : ۳۸ - باب غزوة خيبر .

۱۲۶۷- حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ مجھے معلوم نہیں کہ آیا رسول اللہ ﷺ نے گدھے کا گوشت کھانے سے اس لئے منع کیا تھا کہ اس سے بوجھ ڈھونے کا کام لیا جاتا ہے اور آپ نے پسند نہیں فرمایا کہ بوجھ ڈھونے والے جانور ختم ہو جائیں ، یا آپ نے صرف غزوہ خیبر کے موقع پر پانٹو گدھوں کے گوشت کی ممانعت کی تھی۔

۱۲۶۷- حَدِيثُ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا ، قَالَ :
لَا أَدْرِي أَنْهَى عَنْهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مِنْ
أَجْلِ أَنَّهُ كَانَ حَمُولَةَ النَّاسِ فَكَّرَهُ أَنْ
تَذَهَبَ حَمُولَتُهُمْ ، أَوْ حَرَمَهُ فِي يَوْمٍ خَيْرٍ ،
لِحَمِّ الْحُمْرِ الْأَهْلِيَّةِ .

أخرجه البخاري في : ۶۴ - كتاب المغازي : ۳۸ - باب غزوة خيبر .

۱۲۶۸- حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے غزوہ خیبر کے موقع پر دیکھا کہ آگ جلائی جا رہی ہے۔ آپ نے پوچھا یہ آگ کس لئے جلائی جا رہی ہے؟ صحابہ نے عرض کیا کہ گدھے (کا گوشت پکانے) کے لیے۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ برتن (جس میں گدھے کا گوشت ہو) توڑ دو اور گوشت پھینک دو۔ اس پر صحابہ بولے ایسا کیوں نہ کر لیں کہ گوشت تو پھینک دیں اور برتن دھولیں۔ آپ نے فرمایا کہ برتن دھولو۔

۱۲۶۸- حَدِيثُ سَلْمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ،
أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ رَأَى نِيرَانًا تَوْقَدُ يَوْمَ خَيْبَرَ
قَالَ : «عَلَى مَا تَوْقَدُ هَذِهِ النَّيْرَانُ؟» قَالُوا :
عَلَى الْحُمْرِ الْإِنْسِيَّةِ ، قَالَ : «اكْسِرُوهَا
وَأَهْرِقُوهَا» قَالُوا : أَلَا نَهْرِيقُهَا وَنَغْسِلُهَا؟
قَالَ : «اغْسِلُوهَا» .

أخرجه البخاري في : ۴۶ - كتاب المظالم : ۳۲ - باب هل تكسر الدنان التي فيها الخمر
تخرق الزقاق .

(۶) گھوڑوں کا گوشت حلال ہے

(۶) باب في اكل لحوم الخيل

۱۲۶۹- حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے غزوہ خیبر کے موقع پر گدھے کے گوشت کی ممانعت کی تھی اور گھوڑوں (کے گوشت کھانے) کی اجازت دی تھی۔

۱۲۶۹ - حَدِيثُ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا ، قَالَ : نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ، يَوْمَ
خَيْبَرَ ، عَنْ لُحُومِ الْحُمْرِ ، وَرَخَّصَ فِي
الْخَيْلِ .

أخرجه البخاري في : ۶۴ - كتاب المغازي : ۳۸ - باب غزوة خيبر .

۳۶۹- امام شافعی رضی اللہ عنہ نے بھی اس حدیث کی بناء پر گھوڑے کے گوشت کو حلال قرار دیا ہے۔ (راز)

۱۲۷۰- حدیث اَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا ، قَالَتْ : نَحَرْنَا عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ ﷺ ، فَرَسًا فَأَكَلْنَاهُ .

۱۲۷۱- حدیث ابنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا ، قَالَ النَّبِيُّ ﷺ : «الضَّبُّ ، لَسْتُ أَكَلُهُ ، وَلَا أُحَرِّمُهُ» .

۱۲۷۲- حدیث ابنِ عُمَرَ ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ . قَالَ : كَانَ نَاسٌ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ ، فِيهِمْ سَعْدٌ ، فَذَهَبُوا يَأْكُلُونَ مِنْ لَحْمٍ ، فَنَادَتْهُمُ امْرَأَةٌ مِنْ بَعْضِ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ ﷺ ، إِنَّهُ لَحَمٌ ضَبٌّ ، فَأَمْسَكُوا . فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : «كُلُوا» أَوْ «اطْعَمُوا ، فَإِنَّهُ حَلَالٌ» أَوْ قَالَ : «لَا بَأْسَ بِهِ وَلَكِنَّهُ لَيْسَ مِنْ طَعَامِي» .

۱۲۷۳- حدیث خَالِدِ بْنِ الْوَلِيدِ ، أَنَّهُ

أَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ فِي : ۷۲- كِتَابِ الذَّبَائِحِ وَالصَّيْدِ : ۲۴- بَابِ النَّحْرِ وَالذَّبْحِ .

(۷) باب إباحة الضب

۱۲۷۱- حدیث ابنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا ، قَالَ النَّبِيُّ ﷺ : «الضَّبُّ ، لَسْتُ أَكَلُهُ ، وَلَا أُحَرِّمُهُ» .

۱۲۷۲- حدیث ابنِ عُمَرَ ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ . قَالَ : كَانَ نَاسٌ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ ، فِيهِمْ سَعْدٌ ، فَذَهَبُوا يَأْكُلُونَ مِنْ لَحْمٍ ، فَنَادَتْهُمُ امْرَأَةٌ مِنْ بَعْضِ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ ﷺ ، إِنَّهُ لَحَمٌ ضَبٌّ ، فَأَمْسَكُوا . فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : «كُلُوا» أَوْ «اطْعَمُوا ، فَإِنَّهُ حَلَالٌ» أَوْ قَالَ : «لَا بَأْسَ بِهِ وَلَكِنَّهُ لَيْسَ مِنْ طَعَامِي» .

۱۲۷۳- حدیث خَالِدِ بْنِ الْوَلِيدِ ، أَنَّهُ

أَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ فِي : ۷۲- كِتَابِ الذَّبَائِحِ وَالصَّيْدِ : ۳۳- بَابِ الضَّبِّ .

۱۲۷۱- حدیث ابنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا ، قَالَ النَّبِيُّ ﷺ : «الضَّبُّ ، لَسْتُ أَكَلُهُ ، وَلَا أُحَرِّمُهُ» .

۱۲۷۲- حدیث ابنِ عُمَرَ ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ . قَالَ : كَانَ نَاسٌ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ ، فِيهِمْ سَعْدٌ ، فَذَهَبُوا يَأْكُلُونَ مِنْ لَحْمٍ ، فَنَادَتْهُمُ امْرَأَةٌ مِنْ بَعْضِ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ ﷺ ، إِنَّهُ لَحَمٌ ضَبٌّ ، فَأَمْسَكُوا . فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : «كُلُوا» أَوْ «اطْعَمُوا ، فَإِنَّهُ حَلَالٌ» أَوْ قَالَ : «لَا بَأْسَ بِهِ وَلَكِنَّهُ لَيْسَ مِنْ طَعَامِي» .

۱۲۷۳- حدیث خَالِدِ بْنِ الْوَلِيدِ ، أَنَّهُ

أَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ فِي : ۹۵- كِتَابِ أَخْبَارِ الْأَحَادِ : ۶- بَابِ خَيْرِ الْمَرْأَةِ الْوَاحِدَةِ .

۱۲۷۳- حدیث خَالِدِ بْنِ الْوَلِيدِ ، أَنَّهُ

☆ حضرت خالد بن الولیدؓ آپ کی والدہ لیلیہ الصغریٰ ام المؤمنین حضرت میمونہ کی بن تھیں آپ کا تعلق مخزوم قبیلہ سے تھا۔ جاہلیت میں قریش کے سرداروں میں شمار کئے جاتے تھے۔ غزوہ احد میں جب کہ آپ مشرکین مکہ کے لشکر کے سپہ سالار تھے آپ ہی کی چال سے مسلمانوں کی فتح شکست میں بدل گئی تھی۔ رسول اللہ ﷺ نے آپ کو سیف اللہ کا خطاب دیا تھا۔ آپ جس غزوے میں بھی گئے اللہ تعالیٰ نے فتح و کامرانی سے ہمکنار کیا حتیٰ کہ حضرت عمر کے زمانہ میں لوگوں کا یہ عقیدہ بنا جا رہا تھا کہ فتح خالد بن الولید کا اپنا ہنر اور فن ہے۔ حضرت عمرؓ جو کہ اللہ تعالیٰ پر اعتماد کرنے والے اور موحد تھے نے انہیں ممنوع کر دیا لیکن آپ ایک سپاہی کی حیثیت سے جہاد میں حصہ لیتے رہے۔ فرمایا کرتے تھے کہ میرے جسم کا کوئی حصہ ایسا نہیں جس پر زخم نہ آیا ہو مگر شہادت کا جذبہ رکھنے کے باوجود ۲۱ جہری کو بستر پر فوت ہوئے۔ اور اس حدیث کے مصداق ٹھہرے کہ جس نے خالص شہادت کی نیت سے جہاد کیا وہ شہید ہے خواہ بستر پر موت آئے۔

ام المومنین حضرت میمونہ رضی اللہ عنہما کے گھر میں داخل ہوئے۔ ام المومنین ان کی اور ابن عباسؓ کی خالہ تھیں۔ ان کے یہاں بھی ہوئی گوہ موجود تھی جو ان کی بہن حفیذہ بنت الحارث رضی اللہ عنہما نجد سے لائی تھیں۔ انہوں نے وہ بھی ہوئی گوہ حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں پیش کی۔ ایسا بہت کم ہوتا تھا کہ آپ کسی کھانے کے لئے اس وقت تک ہاتھ بردھائیں جب تک آپ کو اس کے متعلق بتانا دیا جائے کہ یہ فلاں کھانا ہے۔ لیکن اس دن آپ نے بھی ہوئی گوہ کے گوشت کی طرف ہاتھ بردھایا۔ اتنے میں وہاں موجود عورتوں میں سے ایک عورت نے کہا کہ آنحضرت ﷺ کو بتا کیوں نہیں دیتیں کہ اس وقت آپ کے سامنے جو تم نے پیش کیا ہے وہ گوہ ہے (یہ سن کر) آپ نے اپنا ہاتھ گوہ سے ہٹا لیا۔ حضرت خالد بن ولیدؓ بولے کہ یا رسول اللہ! کیا گوہ حرام ہے؟ آپ نے فرمایا کہ نہیں لیکن یہ میرے ملک میں چونکہ نہیں پائی جاتی، اس لئے طبیعت پسند نہیں کرتی۔ حضرت خالدؓ نے بیان کیا کہ پھر میں نے اسے اپنی طرف کھینچ لیا اور اسے کھلایا۔ اس وقت رسول اللہ ﷺ مجھے دیکھ رہے تھے۔

دَخَلَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ ، عَلَى مَيْمُونَةَ ، وَهِيَ خَالَتُهُ ، وَخَالَتُ ابْنِ عَبَّاسٍ ، فَوَجَدَ عِنْدَهَا ضَبًّا مَحْنُودًا قَدِمَتْ بِهِ أُحْتَهَا ، حُفَيْدَةُ بِنْتُ الْحَارِثِ ، مِنْ نَجْدٍ . فَقَدِمَتْ الضَّبَّ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ . وَكَانَ ، فَلَمَّا يُقَدِّمُ يَدَهُ لِطَعَامٍ ، حَتَّى يُحَدِّثَ بِهِ وَيُسَمِّي لَهُ . فَأَهْوَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ، يَدَهُ إِلَى الضَّبِّ ، فَقَالَتْ امْرَأَةٌ مِنَ النِّسْوَةِ الْحُضُورِ : أَخْبِرَنِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ، مَا قَدِمْتَنَ لَهُ ، هُوَ الضَّبُّ يَا رَسُولَ اللَّهِ ! فَرَفَعَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ، يَدَهُ عَنِ الضَّبِّ . فَقَالَ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ : أَحْرَامُ الضَّبِّ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ : «لَا ، وَلَكِنْ لَمْ يَكُنْ بِأَرْضِ قَوْمِي ، فَأَجْدُنِي أَعَافُهُ» ، قَالَ خَالِدٌ : فَأَجْتَرَرْتُهُ فَأَكَلْتُهُ ، وَرَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَنْظُرُ إِلَيَّ .

أخرجه البخاري في : ٧٠ - كتاب الأطعمة : ١٠ - باب ما كان النبي ﷺ لا يأكل حتى يسمي له فيعلم ما هو .

۱۲۷۴ - حدیث ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ ان کی خالہ ام حفیذہ نے نبی کریم ﷺ کی خدمت میں نیز، گھی اور گوہ کے تحائف بھیجے۔ آنحضرت ﷺ نے نیز اور گھی میں سے تو تناول فرمایا لیکن گوہ پسند نہ ہونے کی وجہ سے چھوڑ دی۔ حضرت ابن عباسؓ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ کے (اسی) دسترخوان پر (گوہ کو بھی) کھلایا گیا اور اگر وہ حرام ہوتی تو آپ

۱۲۷۴ - حدیث ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ ان کی خالہ ام حفیذہ نے نبی کریم ﷺ کی خدمت میں نیز، گھی اور گوہ کے تحائف بھیجے۔ آنحضرت ﷺ نے نیز اور گھی میں سے تو تناول فرمایا لیکن گوہ پسند نہ ہونے کی وجہ سے چھوڑ دی۔ حضرت ابن عباسؓ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ کے (اسی) دسترخوان پر (گوہ کو بھی) کھلایا گیا اور اگر وہ حرام ہوتی تو آپ

ﷺ کے دسترخوان پر کیوں کھائی جاتی۔

قَالَ ابْنِ عَبَّاسٍ : فَأَكِيلَ عَلَى مَائِدَةِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ ، وَلَوْ كَانَ حَرَامًا مَا أَكَلَ عَلَى مَائِدَةِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ .

أخرجه البخاري في : ۵۱ - كتاب الهبة : ۷ - باب قبول الهدية .

(۸) ٹڈی حلال ہے

(۸) باب إباحة الجراد

۱۲۷۵ - حضرت عبداللہ ابن ابی اوفیؓ نے بیان کیا کہ ہم نبی کریم ﷺ کے ساتھ سات یا چھ غزروں میں شریک ہوئے ہم آپ کے ساتھ ٹڈی کھاتے تھے۔

۱۲۷۵ - حَدِيثُ ابْنِ أَبِي أَوْفَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا ، قَالَ : غَزَوْنَا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ ، سَبَعُ غَزَوَاتٍ أَوْ سِتًّا ، كُنَّا نَأْكُلُ مَعَهُ الْجَرَادَ .

أخرجه البخاري في : ۷۲ - كتاب الذبائح والصيد : ۱۳ - باب أكل الجراد .

(۹) خرگوش حلال ہے

(۹) باب إباحة الأرنب

۱۲۷۶ - حضرت انسؓ نے بیان کیا کہ مراد الظہران نامی جگہ میں ہم نے ایک خرگوش کا پیچھا کیا۔ لوگ (اس کے پیچھے) دوڑے اور اسے تھکا دیا۔ اور میں نے قریب پہنچ کر اسے پکڑ لیا۔ پھر ابو طلحہؓ کے یہاں لایا۔ انہوں نے اسے ذبح کیا اور اس کے پیچھے کا یا دونوں رانوں کا گوشت نبی کریم ﷺ کی خدمت میں بھیجا۔ حضور اکرم ﷺ نے اسے قبول فرمایا اور اس میں سے آپ نے کچھ تناول بھی فرمایا۔

۱۲۷۶ - حَدِيثُ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ، قَالَ : أَنْفَجْنَا أَرْنَبًا بِمَرِّ الظَّهْرَانِ ، فَسَعَى الْقَوْمُ فَلَعَبُوا ، فَأَذْرَكْنَاهَا ، فَأَخَذْتَهَا ، فَأَنْتَبْتُ بِهَا أَبَا طَلْحَةَ ، فَذَبَحَهَا ، وَبَعَثَ بِهَا إِلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِوَرِكَيْهَا أَوْ فَخِذَيْهَا فَقَبِلَهُ ، وَأَكَلَ مِنْهُ .

أخرجه البخاري في : ۵۱ - كتاب الهبة : ۵ - باب قبول هدية الصيد .

(۱۰) شکار کے لیے اور دوڑنے کے لیے جو

(۱۰) باب إباحة ما يستعان به على الاصطياد

سلمان ضروری ہو وہ درست ہے لیکن چھوٹی چھوٹی کنکریاں پھینکنا درست نہیں ہے

والعدو وكرامة الخذف

۱۲۷۷ - حضرت عبداللہ بن مغفلؓ نے ایک شخص کو کنکری پھینکنے دیکھا تو فرمایا کہ کنکری نہ پھینکو کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے کنکری پھینکنے سے منع فرمایا ہے یا (انہوں نے بیان کیا کہ) آنحضرت ﷺ کنکری پھینکنے کو پسند نہیں کرتے تھے اور

۱۲۷۷ - حَدِيثُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مِغْفَلٍ ، أَنَّهُ رَأَى رَجُلًا يَخْذِفُ؟ فَقَالَ لَهُ : لَا تَخْذِفْ ، فَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى عَنِ الْخَذْفِ ، أَوْ

کتاب الصيد و الذبائح وما يؤکل من الحيوان

کہا کہ اس سے نہ شکار کیا جا سکتا ہے اور نہ دشمن کو کوئی نقصان پہنچایا جا سکتا ہے۔ البتہ یہ کبھی کسی کا دانت توڑ دیتی ہے اور آنکھ پھوڑ دیتی ہے۔ اس کے بعد بھی انہوں نے اس شخص کو کنکریاں پھینکتے دیکھا تو کہا کہ میں رسول اللہ ﷺ کی حدیث تمہیں سنا رہا ہوں کہ آپ نے کنکری پھینکنے سے منع فرمایا، کنکری پھینکنے کو ناپسند کیا اور تم اب بھی پھینکنے جا رہے ہو۔ تم سے اتنے دنوں تک کلام نہیں کروں گا۔

كَانَ يَكْرَهُ الْحَذْفَ. وَقَالَ: «إِنَّهُ لَا يُصَادُ بِهِ صَيْدٌ وَلَا يُنْكَبُ بِهِ عَدُوٌّ، وَلَكِنَّهَا قَدْ تَكْسِرُ السِّنَّ وَتَفْقَأُ الْعَيْنَ» ثُمَّ رَأَاهُ بَعْدَ ذَلِكَ يَحْذِفُ، فَقَالَ لَهُ: «أَحَدَّثَكَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنَّهُ نَهَى عَنِ الْحَذْفِ أَوْ كَسْرِهِ الْحَذْفَ، وَأَنْتَ تَحْذِفُ؟ لَا أَكَلِّمُكَ كَذَا وَكَذَا.»

أخرجه البخاري في : ۷۲- كتاب الذبائح والصيد : ۵- باب الحذف والبنطقة.

(۱۲) جانوروں کو باندھ کر مارنا منع ہے

(۱۲) باب النهي عن صبر البهائم

۱۲۷۸- حضرت انس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ نبی کریم ﷺ نے زندہ جانور کو باندھ کر مارنے سے منع فرمایا۔

۱۲۷۸- حَدِيثُ أَنَسٍ، قَالَ: نَهَى النَّبِيُّ ﷺ، أَنْ تُصَبَّرَ الْبَهَائِمُ.

أخرجه البخاري في : ۷۲- كتاب الذبائح والصيد : ۲۵- باب ما يكره من المثلثة والمصبورة والمجثمة.

۱۲۷۹- سعید بن جبیر نے بیان کیا کہ میں حضرت ابن عمر کے ساتھ تھا۔ وہ چند جوانوں یا چند آدمیوں کے پاس سے گزرے، جنہوں نے ایک مرغی باندھ رکھی تھی اور اس پر تیر کا نشانہ لگا رہے تھے۔ جب انہوں نے حضرت ابن عمر کو دیکھا تو وہاں سے بھاگ گئے۔ حضرت ابن عمر نے کہا یہ کون کر رہا تھا؟ ایسا کرنے والوں پر نبی کریم ﷺ نے لعنت بھیجی ہے۔

۱۲۷۹- حَدِيثُ ابْنِ عُمَرَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، قَالَ: كُنْتُ عِنْدَ ابْنِ عُمَرَ، فَمَرُّوا بِفَيْتِيَةٍ، أَوْ بِنَفَرٍ نَصَبُوا دَجَاجَةً يَرْمُونَهَا، فَلَمَّا رَأَوْا ابْنَ عُمَرَ تَفَرَّقُوا عَنْهَا. وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ: مَنْ فَعَلَ هَذَا؟ إِنَّ النَّبِيَّ ﷺ

لَعَنَ مَنْ فَعَلَ هَذَا.

أخرجه البخاري في : ۷۲- كتاب الذبائح والصيد : ۲۵- باب ما يكره من المثلثة والمصبورة والمجثمة.

۳۵- کتاب الاضاحی

۳۵- قربانی کے احکام و مسائل

(۱) باب وقتها

(۱) قربانی کا وقت

۳۸۰- حضرت جناب ﷺ نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ نے بقرہ عید کے دن نماز پڑھنے کے بعد خطبہ دیا، پھر قربانی کی۔ آپ نے فرمایا کہ جس نے نماز سے پہلے ذبح کر لیا ہو تو اسے دوسرا جانور بدلہ میں قربانی کرنا چاہئے۔ اور جس نے نماز سے پہلے ذبح نہ کیا ہو وہ اللہ کے نام پر ذبح کرے۔

۱۲۸۰- حدیث جُنْدَبٍ ، قَالَ : صَلَّى النَّبِيُّ ﷺ : يَوْمَ النَّحْرِ ثُمَّ حَطَبَ ثُمَّ ذَبَحَ ، فَقَالَ : «مَنْ ذَبَحَ قَبْلَ أَنْ يُصَلِّيَ فَلْيَذْبَحْ أُخْرَى مَكَانَهَا ، وَمَنْ لَمْ يَذْبَحْ فَلْيَذْبَحْ بِاسْمِ اللَّهِ».

أخرجه البخاري في : ۱۳- كتاب العيدين : ۲۳- باب كلام الإمام والناس في خطبة العيد.

۳۸۱- حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ میرے ماموں حضرت ابو براء رضی اللہ عنہ نے عید کی نماز سے پہلے ہی قربانی کر لی تھی۔ آنحضرت ﷺ نے ان سے فرمایا کہ تمہاری بکری صرف گوشت کی بکری ہے۔ انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ، میرے پاس ایک سال سے کم عمر کا ایک بکری کا بچہ ہے؟ آپ نے فرمایا کہ تم اسے ہی ذبح کر لو لیکن تمہارے بعد (اس کی قربانی) کسی اور کے لئے جائز نہیں ہوگی۔ پھر فرمایا جو شخص نماز عید سے پہلے قربانی کر لیتا ہے وہ صرف اپنے کھانے کے لیے جانور ذبح کرتا ہے اور جو عید کی نماز کے بعد قربانی کرے، اسی کی قربانی پوری ہوتی ہے اور وہ مسلمانوں کی سنت کو پالیتا ہے۔

۱۲۸۱- حدیث البراء بن عازب رضی اللہ عنہما ، قَالَ : ضَحَى حَالَ لِي ، يُقَالُ لَهُ أَبُو بُرْدَةَ ، قَبْلَ الصَّلَاةِ ، فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : «شَاتُكَ شَاةٌ لَحْمٌ» فَقَالَ : يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنَّ عِنْدِي دَاجِنًا جَدَعَةً مِنَ الْمَعْرِزِ. قَالَ : «اذْبَحْهَا ، وَلَنْ تَصْلَحَ لِغَيْرِكَ» ثُمَّ قَالَ : «مَنْ ذَبَحَ قَبْلَ الصَّلَاةِ فَإِنَّمَا يَذْبَحُ لِنَفْسِهِ ، وَمَنْ ذَبَحَ بَعْدَ الصَّلَاةِ فَقَدْ تَمَّ نُسُكُهُ وَأَصَابَ سُنَّةَ الْمُسْلِمِينَ».

أخرجه البخاري في : ۷۳- كتاب الاضاحی : ۸- باب قول النبي ﷺ لأبسي بردة ضح بالجدع من المعز.

۱۲۸۲- حدیث أنس ، قَالَ : قَالَ النَّبِيُّ ﷺ

۳۸۰- جسور علماء کے نزدیک قربانی کرنا سنت ہے جس کی دلیل صحیح مسلم میں موجود حدیث ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا جو شخص ذوالحجہ کا چاند دیکھتا ہے اور قربانی کرنے کا ارادہ رکھتا ہے تو وہ اپنے بل اور ناخن نہ کاٹے۔ اب اس حدیث میں قربانی کو ارادہ سے متعلق کیا ہے جو وہ جب کی نئی کرتا ہے (بعض علماء کے ہاں قربانی کرنا واجب ہے۔ امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ نے قربانی کو اس شخص پر واجب کہا ہے جو زکوٰۃ کے نصاب کا مالک ہو اور مقیم ہو (سافرنہ ہو)

ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص نماز سے پہلے قربانی کرے اسے دوبارہ کرنی چاہئے۔ اس پر ایک شخص (حضرت ابو بردہ رضی اللہ عنہ) نے کھڑے ہو کر کہا کہ یہ ایسا دن ہے جس میں گوشت کی خواہش زیادہ ہوتی ہے اور اس نے اپنے پڑوسیوں کی تنگی کا حل بیان کیا، نبی کریم ﷺ نے اس کو سچا سمجھا اس شخص نے کہا کہ میرے پاس ایک سل کی پٹھیا ہے جو گوشت کی دو بکریوں سے بھی مجھے زیادہ پیاری ہے۔ نبی کریم ﷺ نے اس پر اسے اجازت دے دی کہ وہی قربانی کرے۔ اب مجھے معلوم نہیں کہ یہ اجازت دوسروں کے لئے بھی ہے یا نہیں۔

ﷺ : «مَنْ ذَبَحَ قَبْلَ الصَّلَاةِ فَلْيُعِدْ». فَقَامَ رَجُلٌ ، فَقَالَ : هَذَا يَوْمٌ يُشْتَهَى فِيهِ اللَّحْمُ. وَذَكَرَ مِنْ حَيْرَانِهِ فَكَانَ النَّبِيُّ ﷺ صَدَقَهُ. قَالَ : وَعِنْدِي جَذَعَةٌ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ شَاتِي لَحْمٍ ، فَرَحَّصَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ. فَلَا أَدْرِي أَبْلَغْتَ الرُّحْصَةَ مِنْ سِوَاهُ ، أَمْ لَا.

أخرجه البخاري في : ۱۳ - كتاب العيدين : ۵ - باب الأكل يوم النحر.

۱۲۸۳ - حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے کچھ بکریاں ان کے حوالہ کی تھیں تاکہ صحابہ میں ان کو تقسیم کر دیں۔ ایک بکری کا بچہ بقی رہ گیا۔ جب اس کا ذکر انہوں نے آنحضرت ﷺ سے کیا تو آپ نے فرمایا اس کی تو قربانی کر لے۔

۱۲۸۳ - حَدِيثُ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَعْطَاهُ غَنَمًا يَقْسِمُهَا عَلَى صَحَابَتِهِ ، فَبَقِيَ عَنُودٌ ، فَذَكَرَهُ لِلنَّبِيِّ ﷺ ، فَقَالَ : «ضَحَّ أَنْتَ».

أخرجه البخاري في : ۴۰ - كتاب الوكالة : ۱ - باب وكالة الشريك الشريك في القسمة وغيرها.

(۳) قربانی اپنے ہاتھ سے کرنا مستحب ہے اسی طرح بوقت ذبح بسم اللہ واللہ اکبر کہنا

(۳) باب استحباب الضحية وذبحها مباشرة بلا توكيل ، والتسمية والتكبير

۱۲۸۴ - حضرت انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے سینک والے دو چت کبرے مینڈھوں کی قربانی کی۔ انہیں اپنے ہاتھ سے ذبح کیا۔ بسم اللہ اور اللہ اکبر پڑھا اور اپنا پاؤں ان کی گردن کے اوپر رکھ کر ذبح کیا۔

۱۲۸۴ - حَدِيثُ أَنَسٍ ، قَالَ : ضَحَّى النَّبِيُّ ﷺ بِكَبْشَيْنِ أَمْلَحَيْنِ أَقْرَيْنِ ، ذَبَحَهُمَا بِيَدِهِ ، وَسَمَى وَكَبَّرَ ، وَوَضَعَ رِجْلَهُ عَلَى صِفَاحِهِمَا.

أخرجه البخاري في : ۸۳ - كتاب الأضاحي : ۱۴ - باب التكبير عند الذبح.

(۴) ذبح ہر خون بہانے والی چیز سے درست ہے سوائے دانت ، ناخن اور ہڈی کے

(۴) باب جواز الذبح بكل ما أنهر الدم إلا السن والظفر وسائر العظام

۱۲۸۵- حضرت رافع بن خدیج نے بیان کیا کہ میں نے عرض کی۔ یا رسول اللہ، کل ہمارا مقابلہ دشمن سے ہو گا اور ہمارے پاس چھریاں نہیں ہیں؟ آپ نے فرمایا کہ پھر جلدی کر لو یا (اس کے بجائے ”ارن“ کہا یعنی جلدی کر لو) جو آگہ خون بھادے اور ذبیحہ پر اللہ کا نام لیا گیا ہو تو اسے کھاؤ۔ البتہ دانت اور ناخن نہ ہونا چاہئے اور اس کی وجہ بھی بتاؤ۔ دانت تو ہڈی ہے اور ناخن جیشوں کی چھری ہے۔ (رافع کہتے ہیں) ہمیں غنیمت میں اونٹ اور بکریاں ملیں، ان میں سے ایک اونٹ بدک کر بھاگ پڑا تو ایک صاحب نے تیر مار کر گر لیا آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ یہ اونٹ بھی بعض اوقات جنگلی جانوروں کی طرح بدکتے ہیں۔ اس لئے اگر ان میں سے کوئی تمہارے قبو سے باہر ہو جائے تو اس کے ساتھ ایسا ہی کرو۔

۱۲۸۵- حَدِيثُ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ ، قَالَ : قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا لَأَقْوَمُ الْعَدُوَّ عَدَاً ، وَلَيْسَتْ مَعَنَا مَدَى . فَقَالَ : «اعْجَلْ أَوْ ارْنِ ، مَا أَنْهَرَ الدَّمَ وَذُكِرَ اسْمُ اللَّهِ فَكُلْ ، لَيْسَ الْإِسْنُ وَالظُّفْرُ ، وَسَأَحَدُكَ أَمَّا السِّنُّ فَعَظْمٌ ، وَأَمَّا الظُّفْرُ فَمَدَى الْحَبَشَةِ» . وَأَصَبْنَا نَهَبَ إِبِلٍ وَعَنَمٍ ، فَدَدَّ مِنْهَا بَعِيرٌ ، فَرَمَاهُ رَجُلٌ بِسَهْمٍ ، فَحَبَسَهُ . فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : «إِنَّ لِهَذِهِ الْإِبِلِ أَوَابِدَ كَأَوَابِدِ الْوَحْشِ ، فَإِذَا غَلَبَكُمْ مِنْهَا شَيْءٌ فَافْعَلُوا بِهِ هَكَذَا» .

أخرجه البخاري في : ۷۳- كتاب الذبائح والصيد : ۲۳- باب ما نذ من البهائم فهو بمنزلة الوحش.

۱۲۸۶- حضرت رافع بن خدیج نے بیان کیا کہ ہم رسول کریم ﷺ کے ساتھ مقام ذوالحلیفہ میں ٹھہرے ہوئے تھے۔ لوگوں کو بھوک لگی۔ ادھر (غنیمت میں) اونٹ اور بکریاں ملی تھیں۔ حضرت رافع نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ کے پیچھے کے لوگوں میں تھے لوگوں نے جلدی کی اور (تقسیم سے پہلے ہی) ذبح کر کے ہانڈیاں چڑھا دیں۔ لیکن بعد میں نبی کریم ﷺ نے حکم دیا اور وہ ہانڈیاں اونٹنوں کی تھیں۔ پھر آپ نے ان کو تقسیم کیا اور دس بکریوں کو ایک اونٹ کے برابر رکھا۔ ایک اونٹ اس میں سے بھاگ گیا تو لوگ اسے پکڑنے کی کوشش کرنے لگے۔ لیکن اس نے سب کو تھکا دیا۔ قوم کے پاس گھوڑے کم تھے۔ ایک صحابی تیرے لے کر اونٹ کی طرف چھپے۔ اللہ نے اس (اونٹ) کو ٹھہرا دیا۔ پھر آپ نے فرمایا کہ ان جانوروں میں بھی جنگلی جانوروں کی طرح سرکشی ہوتی

۱۲۸۶- حَدِيثُ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ ، قَالَ : كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ ، بِبَدْيِ الْحُلَيْفَةِ ، فَأَصَابَ النَّاسَ جُوعٌ ، فَأَصَابُوا إِبِلًا وَعَنَمًا ، قَالَ : وَكَانَ النَّبِيُّ فِي أُخْرِيَاتِ الْقَوْمِ ، فَفَعَلُوا وَذَبَحُوا وَنَصَبُوا الْقُدُورَ . فَأَمَرَ النَّبِيُّ ﷺ بِالْقُدُورِ فَأَكْفَيْتُ ، ثُمَّ قَسَمَ ، فَعَدَلَ عَشْرَةً مِنَ الْعَنَمِ بَبَعِيرٍ ، فَدَدَّ مِنْهَا بَعِيرٌ ، فَطَلَبُوهُ فَأَعْيَاهُمْ . وَكَانَ فِي الْقَوْمِ خَيْلٌ يَسِيرَةٌ فَأَهْوَى رَجُلٌ مِنْهُمْ بِسَهْمٍ ، فَحَبَسَهُ اللَّهُ . ثُمَّ قَالَ : «إِنَّ لِهَذِهِ الْبَهَائِمِ أَوَابِدَ

ہے۔ اس لئے ان جانوروں میں سے بھی اگر کوئی تمہیں عاجز کر دے تو اس کے ساتھ تم ایسا ہی معاملہ کیا کرو۔ پھر میں نے عرض کیا کہ کل دشمن کے حملہ کا خوف ہے، ہمارے پاس چھریاں نہیں ہیں (تلواروں سے ذبح کریں گے تو ان کے خراب ہونے کا ڈر ہے جب کہ جنگ سامنے ہے) کیا ہم پانس کے کچھی سے ذبح کر سکتے ہیں؟ آپ نے فرمایا: جو چیز بھی خون بہا دے اور ذبیحہ پر اللہ تعالیٰ کا نام بھی لیا گیا ہو تو اس کے کھانے میں کوئی حرج نہیں، سوائے دانت اور ناخن کے۔ اس کی وجہ میں تمہیں بتانا ہوں، دانت تو ہڈی ہے اور ناخن جبشیں کی چھری ہے۔

أخرجه البخاري في : ٤٧ - كتاب الشركة : ٣ - باب قسمة الغنم.

(۵) ابتدائے اسلام میں تین دن کے بعد قربانی کا گوشت کھانے سے ممانعت تھی اور اس کے منسوخ ہونے کا بیان

(۵) باب ما كان من النهي عن أكل لحوم الأضاحي بعد ثلاث في أول الإسلام وبيان نسخه وإباحته إلى من شاء

۱۲۸۷- حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ قربانی کا گوشت تین دن تک کھاؤ۔ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما میں سے کوچ کرتے وقت روٹی زیتون کے تیل سے کھاتے کیونکہ وہ قربانی کے گوشت سے (تین دن کے بعد) پرہیز کرتے تھے۔

۱۲۸۷- حَدِيثُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا ، قَالَ : قَالَ : رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : «كُلُوا مِنَ الْأَضَاحِيِّ ثَلَاثًا» وَكَانَ عَبْدُ اللَّهِ يَأْكُلُ بِالزَّيْتِ حِينَ يَنْفِرُ مِنْ مَنَى مِنْ أَجْلِ لِحُومِ الْهَدْيِ.

أخرجه البخاري في : ٧٣ - كتاب الأضاحي : ١٦ - باب ما يؤكل من لحوم الأضاحي وما يترود منها.

۱۲۸۸- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ مدینہ میں ہم قربانی کے گوشت میں نمک لگا کر رکھ دیتے تھے اور پھر اسے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں بھی پیش کرتے تھے پھر آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ قربانی کا گوشت تین دن سے زیادہ نہ کھایا کرو۔ یہ حکم ضروری نہیں تھا بلکہ آپ کا منشا یہ تھا کہ

۱۲۸۸- حَدِيثُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا ، قَالَتْ : الصَّحِيحَةُ كُنَّا نَمْلَحُ مِنْهُ ، فَتَقَدَّمَ بِهِ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ بِالْمَدِينَةِ ، فَقَالَ : «لَا تَأْكُلُوا إِلَّا ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ» وَلَيْسَتْ بِعَزِيمَةٍ ، وَلَكِنْ أَرَادَ

ہم قربانی کا گوشت (ان لوگوں کو بھی جن کے یسٹ قربانی نہ ہوئی ہو) کھلائیں اور اللہ زیادہ جانے والا ہے۔

أَنْ يُطْعِمَ مِنْهُ، وَاللَّهُ أَعْلَمُ.

أخرجه البخاري في : ۷۳- كتاب الأضاحي : ۱۶- باب ما يؤكل من لحوم الأضاحي وما يتزود منها.

۱۲۸۹- حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ ہم اپنی قربانی کا گوشت منیٰ کے بعد تین دن سے زیادہ نہیں کھاتے تھے۔ پھر آنحضرت ﷺ نے ہمیں اجازت دے دی اور فرمایا کہ کھاؤ بھی اور توشہ کے طور پر ساتھ بھی لے جاؤ۔ چنانچہ ہم نے کھایا اور ساتھ بھی لائے۔

۱۲۸۹- حَدِيثُ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَ: كُنَّا لَا نَأْكُلُ مِنْ لَحْمِ بُدْنِنَا فَوْقَ ثَلَاثِ مِئَاتِي، فَرَحَّصَ لَنَا النَّبِيُّ ﷺ، فَقَالَ: «كُلُوا وَتَزَوَّدُوا» فَأَكَلْنَا وَتَزَوَّدْنَا.

أخرجه البخاري في : ۲۵- كتاب الحج : ۱۲۴- باب ما يأكل من البدن وما يتصدق.

۱۲۹۰- حضرت سلمہ بن الاکوع رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا جس نے تم میں سے قربانی کی تو تیسرے دن وہ اس حالت میں صبح کرے کہ اس کے گھر میں قربانی کے گوشت میں سے کچھ بھی باقی نہ ہو۔ دوسرے سال صحابہ کرامؓ نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ کیا ہم اس سال بھی وہی کریں جو پچھلے سال کیا تھا (کہ تین دن سے زیادہ قربانی کا گوشت نہ رکھیں) آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ اب کھاؤ، کھلاؤ اور جمع کرو۔ پچھلے سال تو چونکہ لوگ تنگی میں مبتلا تھے اس لئے میں نے چاہا کہ تم لوگوں کی مشکلات میں ان کی مدد کرو۔

۱۲۹۰- حَدِيثُ سَلْمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «مَنْ ضَحَّى مِنْكُمْ فَلَا يُصْبِحَنَّ بَعْدَ ثَلَاثَةِ وَفِي بَيْتِهِ مِنْهُ شَيْءٌ» فَلَمَّا كَانَ الْعَامَ الْمُقْبِلُ، قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ! نَفْعَلُ كَمَا فَعَلْنَا عَامَ الْمَاضِي؟ قَالَ: «كُلُوا وَأَطْعِمُوا وَأَذْخِرُوا، فَإِنَّ ذَلِكَ الْعَامَ، كَانَ بِالنَّاسِ جَهْدٌ فَأَرَدْتُ أَنْ تُعِينُوا فِيهَا».

أخرجه البخاري في : ۷۳- كتاب الأضاحي : ۱۶- باب ما يؤكل من لحوم الأضاحي وما يتزود منها.

(۶) فرع اور عتیرہ کا بیان

(۶) باب الفرع والعتيرة

۱۲۹۱- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے

۱۲۹۱- حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ

۱۲۹۱- فرع کی ایک تعریف تو کس حدیث میں موجود ہے کہ جب ان لوگوں کا ملکہ جانور پہلا بچہ جنم دیتا تھا تو وہ اسے بتوں کے نام پر ذبح کرتے تھے۔ بعض نے اس کی تعریف یہ کی ہے کہ جاہلیت میں جب کسی آدمی کے سوانٹ ہو جاتے تو وہ ایک جوان لونٹ اپنے بت کے نام پر ذبح کر دیتا تھا اسے بھی وہ فرع کہتے تھے۔ ابن الاثیر نے لکھا ہے کہ امام خطابی فرماتے ہیں عتیرہ سے خراوہ جانور ہے جسے جاہلیت میں لوگ اپنے بتوں کے نام پر ذبح کرتے اور اس کا خون بت کے سر پر بہا دیتے تھے۔

النَّبِيُّ ﷺ ، قَالَ : «لَا فَرَعَ وَلَا عَتِيرَةَ» .
 وَالْفَرَعُ أَوَّلُ النَّسَاجِ كَانُوا يَذْبَحُونَهُ
 لَطَوًا غَيْتَهُمْ .
 فرمایا (اسلام میں) فرع اور عتیرہ نہیں ہیں۔ ”فرع“ (اونٹنی
 کے) سب سے پہلے بچے کو کہتے تھے جسے (جاہلیت میں) لوگ
 اپنے بتوں کے لئے ذبح کرتے تھے۔ (اور ”عتیرہ“ کو رجب
 میں ذبح کیا جاتا تھا)

أخرجه البخاري في : ٧١ - كتاب العقيدة : ٣ - باب الفرع .

۳۶- کتاب الأشربة

(۱) باب تحريم الخمر وبيان أنها تكون من

عصير العنب ومن التمر والبسر والزبيب

وغيرها مما يسكر

۱۲۹۲- حديث عليّ، قال: كَانَتْ لِي شَارِفٌ مِنْ نَصِيْبِي مِنَ الْمَعْنَمِ، يَوْمَ بَدْرٍ، وَكَانَ النَّبِيُّ ﷺ أَعْطَانِي شَارِفًا مِنَ الْخُمْسِ؛ فَلَمَّا أَرَدْتُ أَنْ أَبْتِنِي بِفَاطِمَةَ، بِنْتِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، وَأَعَدْتُ رَجُلًا صَوَاغًا، مِنْ بَنِي قَيْنِقَاعٍ، أَنْ يَرْتَحِلَ مَعِي، فَنَاتِي بِإِذْخِرٍ، أَرَدْتُ أَنْ أَبِيعَهُ الصَّوَاغِينَ، وَأَسْتَعِينُ بِهِ فِي وِلِيْمَةِ عُرْسِي؛ فَبَيْنَا أَنَا أَجْمَعُ لِشَارِفِي مَتَاعًا مِنَ الْأَقْتَابِ وَالْغُرَابِ وَالْحِبَالِ، وَشَارِ فَايَ مُنَاخَانَ إِلَى حَنْبِ حُجْرَةَ رَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ، رَجَعْتُ، حِينَ جَمَعْتُ مَا جَمَعْتُ، فَإِذَا شَارِ فَايَ قَدْ اجْتَبَّ أَسْنِمْتُهُمَا، وَبُقِرَتْ حَوَاصِرُهُمَا، وَأُخِذَ مِنْ أَكْبَادِهِمَا؛ فَلَمْ أَمْلِكْ عَيْنِي، حِينَ رَأَيْتُ ذَلِكَ الْمَنْظَرَ مِنْهُمَا. فَقُلْتُ: مَنْ فَعَلَ هَذَا؟ فَقَالُوا: فَعَلَ حَمْزَةُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ، وَهُوَ فِي هَذَا الْبَيْتِ فِي شَرْبِ

۳۶- پینے کی اشربة کا بیان

(۱) شراب کی حرمت اور کچی پکی کھجور، انگور

اور کشمش سے شراب حاصل کی جاتی ہے

۱۲۹۲- حضرت علیؑ نے بیان کیا کہ جنگ بدر کے مال غنیمت سے میرے حصے میں ایک جوان اونٹنی آئی تھی اور نبی کریم ﷺ نے بھی ایک جوان اونٹنی خمس کے مال میں سے دی تھی۔ جب ارادہ ہوا کہ فاطمہ رضی اللہ عنہا بنت رسول اللہ ﷺ سے شادی کرواں، تو بنی قینقاع (قبیلہ یہود) کے ایک صاحب سے جو سنا رہے تھے، میں نے یہ طے کیا کہ وہ میرے ساتھ چلے اور ہم دونوں ازخر گھاس (جنگل سے) لائیں۔ میرا ارادہ یہ تھا کہ میں وہ گھاس سنا روں کوچ دوں گا اور اس کی قیمت سے اپنے نکاح کا ولیمہ کروں گا۔ ابھی میں ان دونوں اونٹیوں کا سلمان پالان اور تھیلے اور برسیاں وغیرہ جمع کر رہا تھا۔ اور یہ دونوں اونٹنیاں ایک انصاری صحابی کے گھر کے پاس بیٹھی ہوئی تھیں۔ میں جب سارا سلمان فراہم کر کے واپس آیا تو کیا دیکھا ہوں کہ میری دونوں اونٹیوں کے کوہان کسی نے کاٹ دیئے ہیں اور ان کے پیٹ چیر کر اندر سے ان کی کلیجی نکل لی گئی ہے۔ جب میں نے یہ حل دیکھا تو میں بے اختیار رو دیا۔ میں نے پوچھا کہ یہ سب کچھ کس نے کیا ہے؟ تو لوگوں نے بتایا کہ حمزہ بن عبدالمطلب نے، اور وہ اسی گھر میں کچھ انصار کے ساتھ شراب پی رہے ہیں۔ میں وہاں سے واپس آ گیا۔ اور سیدھا نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ کی خدمت میں اس وقت زید بن حارثہ بھی بیٹھے ہوئے تھے۔ آنحضرت ﷺ مجھے دیکھتے ہی سمجھ گئے کہ میں کسی بڑے صدمے میں ہوں۔ اس لئے آپ نے دریافت فرمایا کہ علی! کیا ہوا؟ میں نے

مِنَ الْأَنْصَارِ. فَأَنْطَلَقْتُ حَتَّى أَدْخُلَ عَلَيَّ
النَّبِيِّ ﷺ، وَعِنْدَهُ زَيْدُ بْنُ حَارِثَةَ. فَعَرَفَ
النَّبِيُّ ﷺ، فِي وَجْهِ الَّذِي لَقِيتُ. فَقَالَ
النَّبِيُّ ﷺ: «مَا لَكَ؟» فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ
اللَّهِ! مَا رَأَيْتُكَ كَالْيَوْمِ قَطُّ، عَدَا حَمْزَةَ
عَلَى نَاقَتِي فَأَجَبْتُ أُمَّ بَيْتَهُمَا، وَبَقَرِ
خَوَاصِرَهُمَا؛ وَهَذَا هُوَ ذَا، فِي بَيْتٍ مَعَهُ
شَرِبْتُ. فَدَعَا النَّبِيُّ ﷺ، بِرِدَائِهِ فَارْتَدَى،
ثُمَّ أَنْطَلَقَ يَمْشِي، وَأَتْبَعْتُهُ أَنَا وَزَيْدُ بْنُ
حَارِثَةَ، حَتَّى جَاءَ الْبَيْتَ الَّذِي فِيهِ حَمْزَةُ،
فَاسْتَأْذَنَ، فَأَذِنُوا لَهُ، فَإِذَا هُمْ شَرِبُوا.
فَطَفِقَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُلُومُ حَمْزَةَ فِيمَا
فَعَلَ. فَإِذَا حَمْزَةُ قَدْ تَمَلَّ مُحْمَرَةً عَيْنَاهُ.
فَنظَرَ حَمْزَةَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، ثُمَّ صَعَدَ
النَّظَرَ، فَنظَرَ إِلَى رُكْبَتَيْهِ، ثُمَّ صَعَدَ النَّظَرَ،
فَنظَرَ إِلَى سُرَّتَيْهِ، ثُمَّ صَعَدَ النَّظَرَ، فَنظَرَ
إِلَى وَجْهِهِ؛ ثُمَّ قَالَ حَمْزَةُ: هَلْ أَنْتُمْ إِلَّا
عَبِيدٌ لِأَبِي! فَعَرَفَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، أَنَّهُ
قَدْ تَمَلَّ، فَكَصَرَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَيَّ
عَقْبِيهِ الْقَهْقَرَى. وَخَرَجْنَا مَعَهُ.

عرض کیا یا رسول اللہ! میں نے آج کے دن جیسا صدمہ کبھی
نہیں دیکھا۔ حمزہ نے میری دونوں اونٹنیوں پر ظلم کر دیا۔
دونوں کے کوہان کاٹ ڈالے اور ان کے پیٹ چیر ڈالے ابھی
وہ اسی گھر میں کئی ساتھیوں کے ساتھ شراب کی مجلس جمائے
ہوئے موجود ہیں۔ نبی کریم ﷺ نے یہ سن کر اپنی چادر مانگی
اور اور اسے اوڑھ کر پیدل چلنے لگے۔ میں اور زید بن حارثہ
بھی آپ کے پیچھے پیچھے ہو گئے۔ آخر جب وہ گھر آ گیا، جس
میں حمزہ موجود تھے، تو آپ نے اندر آنے کی اجازت چاہی اور
اندر موجود لوگوں نے آپ کو اجازت دے دی۔ وہ لوگ
شراب پی رہے تھے۔ حمزہ ﷺ نے جو کچھ کیا تھا اس پر رسول
اللہ ﷺ نے انہیں ملامت کرنا شروع کی۔ حضرت حمزہ کی
آنکھیں شراب کے نشے میں مخمور اور سرخ ہو رہی تھیں۔
انہوں نے نظر اٹھا کر آپ کو دیکھا۔ پھر نظر ذرا اور اوپر اٹھائی،
پھر وہ نبی اکرم ﷺ کے گھٹنوں پر نظر لے گئے۔ اس کے بعد
نگاہ اور اٹھا کے آپ کی ناف کے قریب دیکھنے لگے۔ پھر چہرے
پر نظر جمادی۔ پھر کہنے لگے کہ تم سب میرے باپ کے غلام
ہو۔ یہ حال دیکھ کر آنحضرت ﷺ نے جب محسوس کیا کہ
حضرت حمزہ بالکل نشے میں ہیں، تو آپ وہیں سے اٹھے پاؤں
واپس آ گئے۔ اور ہم بھی آپ کے ساتھ نکل آئے۔

أَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ فِي: ۵۷- كِتَابِ فِرَاضِ الْخُمْسِ: ۱- بَابِ فِرَاضِ الْخُمْسِ.

۱۲۹۳- حَدِيثُ أَنَسِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: ۳۹۳- حَضْرَةُ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ نَبِيُّ اللَّهِ ﷺ فِي بَيَانِ كَيْفَ كَانَتْ أَعْيُنُ أَبِي طَلْحَةَ كَيْفَ كَانَتْ

میں لوگوں کو شراب پلا رہا تھا۔ ان دنوں کھجور ہی کی شراب پیا کرتے تھے (پھر جو نئی شراب کی حرمت پر آیت قرآنی اتری) تو رسول کریم ﷺ نے ایک منادی سے ندا کرائی کہ شراب حرام ہو گئی ہے۔ حضرت انسؓ نے کہا کہ (یہ سنتے ہی) ابو طلحہؓ نے کہا کہ باہر لے جا کر اس شراب کو بھاڑے۔ چنانچہ میں نے باہر نکل کر ساری شراب بھاڑی۔ شراب مدینہ کی گلیوں میں بننے لگی، تو بعض لوگوں نے کہا، یوں معلوم ہوتا ہے کہ بہت سے لوگ اس حالت میں قتل کر دیئے گئے ہیں کہ شراب ان کے پیٹ میں موجود تھی۔ پھر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی ”وہ لوگ جو ایمان لائے اور عمل صالح کئے، ان پر ان چیزوں کا کوئی گناہ نہیں ہے، جو وہ پہلے کھا چکے ہیں۔“ (المائدہ: ۹۳)

۲۱- باب صب الخمر في الطريق. أخرجه البخاري في : ۴۶- كتاب المظالم :

(۵) کھجور اور انگور کو ملا کر بھگونے کی کراہت

۱۳۹۳- حضرت جابرؓ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے کشمش اور کھجور (کے شیرہ) کو اور کچی اور پکی کھجور کو ملا کر بھگونے سے منع فرمایا۔ (کیونکہ اس طرح نشہ پیدا ہو جاتا تھا)

أخرجه البخاري في : ۷۴- كتاب الأشربة : ۱۱- باب من رأى أن لا يخلط البسر والتمر إذا كان مسكراً.

۱۳۹۵- حضرت ابو قتادہؓ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے اس کی ممانعت کی تھی کہ پختہ اور گورانی ہوئی کھجور، پختہ کھجور اور کشمش کو ملا کر نمید بنایا جائے۔ آپ نے ہر ایک کو جدا جدا بھگونے کا حکم دیا۔

أخرجه البخاري في : ۷۴- كتاب الأشربة : ۱۱- باب من رأى أن لا يخلط البسر والتمر إذا كان مسكراً.

(۶) مرتبان، تونبے، سبزلاکھی برتن اور لکڑی

كُنْتُ سَاقِي الْقَوْمِ ، فِي مَنْزِلِ أَبِي طَلْحَةَ ، وَكَانَ حَمْرُهُمْ يَوْمَئِذٍ الْفَضِيخَ . فَأَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مُنَادِيًا يُنَادِي : «أَلَا إِنَّ الْحَمْرَ قَدْ حُرِّمَتْ» قَالَ : فَقَالَ لِي أَبُو طَلْحَةَ : اخْرُجْ فَأَهْرِقْهَا . فَخَرَجْتُ فَهَرَقْتُهَا ، فَجَرَّتْ فِي سِكَكِ الْمَدِينَةِ . فَقَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ : قَدْ قُتِلَ قَوْمٌ وَهِيَ فِي بُطُونِهِمْ . فَأَنْزَلَ اللَّهُ - ﴿لَيْسَ عَلَى الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ جُنَاحٌ فِيمَا طَعِمُوا﴾ - الْآيَةَ .

(۵) باب كراهة انتباز التمر والزبيب مخلوطين

۱۲۹۴- حدیث جابرؓ ، قَالَ : نَهَى النَّبِيُّ ﷺ ، عَنِ الرَّيْبِ وَالتَّمْرِ وَالتَّبْسْرِ وَالرُّطْبِ .

۱۲۹۵- حدیث ابی قتادہؓ ، قَالَ : نَهَى النَّبِيُّ ﷺ ، أَنْ يَجْمَعَ بَيْنَ التَّمْرِ وَالتَّرْهَوِ ، وَالتَّمْرِ وَالتَّرْيَبِ ، وَلِيُنْبَذَ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا عَلَى حِدَةٍ .

(۶) باب النهي عن الانتباز في المزفت والذبء

کے برتن میں نبیذ بنانے کی ممانعت اور اس کی
منسوخی کا بیان اور اب اگر یہ برتن نشہ آور نہ
ہوں تو ان کا استعمال درست ہے

۱۳۹۶- حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ”دبّاء اور مزفت“ میں نبیذ نہ بنایا کرو۔

أخرجه البخاري في : ۷۴- كتاب الأشربة : ۴- باب الخمر من العسل وهو البتع.

۱۳۹۷- حضرت علی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دبّاء
اور مزفت (خاص قسم کے برتن جن میں شراب بھی بنتی تھی)
کے استعمال کی بھی ممانعت فرمادی تھی۔

أخرجه البخاري في : ۷۴- كتاب الأشربة : ۸- باب ترخيص النبي صلی اللہ علیہ وسلم في الأوعية
والظروف بعد النهي.

۱۳۹۸- ابراہیم نخعی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے اسود بن
یزید سے پوچھا کیا تم نے ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ
عنا سے پوچھا تھا کہ کس برتن میں نبیذ (کھجور کا میٹھا شربت)
بنانا مکروہ ہے؟ انہوں نے کہا کہ ہاں۔ میں نے پوچھا تھا کہ ام
المؤمنین کس برتن میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نبیذ بنانے سے منع
فرمایا تھا؟ انہوں نے کہا کہ خاص گھروالوں (اہل بیت کو) کدو
کی تونبی اور لاکھی برتن میں نبیذ بھگونے سے منع فرمایا تھا۔
(راوی نے کہا میں نے اسود سے پوچھا) انہوں نے گھڑے اور
سبز مرتبان کا ذکر نہیں کیا اس نے کہا کہ میں تم سے وہی بیان
کرتا ہوں جو میں نے سنا۔ کیا وہ بھی بیان کر دوں جو میں نے نہ
سنا ہو؟

أخرجه البخاري في : ۷۴- كتاب الأشربة : ۸- باب ترخيص النبي صلی اللہ علیہ وسلم في الأوعية
والظروف بعد النهي.

۱۳۹۹- حضرت ابن عباس نے بیان کیا کہ نبی اکرم نے فرمایا

۱۲۹۹- حدیث ابن عباس رضی اللہ

۱۲۹۹- اور میں تمہیں کدو کے توتبی، حنتم، فقیر اور زفت لگے ہوئے برتن کے استعمال سے منع کرتا ہوں۔

أخرجه البخاري في : ۲۴ - كتاب الزكاة : ۱ - باب وجوب الزكاة.

۱۳۰۰- حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما نے روایت کیا کہ جب نبی کریم ﷺ نے مشکوں کے سوا اور برتنوں میں نیبذ بھگونے سے منع فرمایا تو لوگوں نے آپ سے عرض کیا یا رسول اللہ ہر کسی کو مشک کماں سے مل سکتی ہے تو اس وقت آپ نے بن راکھ لگے گھڑے میں نیبذ بھگونے کی اجازت دے دی۔

أخرجه البخاري في : ۷۴ - كتاب الأشربة : ۸ - باب ترخيص النبي ﷺ في الأوعية والظروف بعد النهي.

(۷) ہر نشہ آور چیز حرام ہے اور ہر خمر حرام ہے

(۷) باب بيان أن كل مسكر حرام وأن كل حرام

حرام

۱۳۰۱- حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا کہ پینے کی ہر وہ چیز جو نشہ لانے والی ہو حرام ہے۔

۱۳۰۱- حديث عائشة ، عن النبي ﷺ ، قال : «كل شراب أسكر فهو حرام».

أخرجه البخاري في : ۴ - كتاب الوضوء : ۷۱ - باب لا يجوز الوضوء بالنبيذ ولا المسكر.

۱۳۰۲- حضرت سعید بن ابی ہریرہ اپنے والد سے بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ان کے دادا حضرت ابو موسیٰ اور حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہما کو یمن کا حاکم بنا کر بھیجا اور فرمایا کہ لوگوں کے لئے آسانی پیدا کرنا، ان کو دشواریوں میں نہ ڈالنا۔ لوگوں کو خوش خبریاں دینا، دین سے نفرت نہ دلانا اور تم دونوں آپس میں موافقت رکھنا۔ اس پر حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا اے اللہ کے نبی ہمارے ملک میں "جو" سے ایک شراب تیار ہوتی ہے جس کا نام "الرز" ہے۔ اور شہد

۱۳۰۲- حديث أبي موسى ومعاذ. بعث النبي ﷺ ، أبا موسى ومعاذا إلى اليمن ، فقال : «يسرا ولا تعسرا ، وبشرا ولا تنفرا ، وتطاوعا». فقال أبو موسى : يا نبي الله! إن أرضنا بها شراب من الشعير ، المنز ؛ وشراب من العسل ،

۱۳۰۶- یہ حدیث دلیل ہے کہ خمر (شراب) تھوڑی ہو یا زیادہ مطلقاً حرام ہے، نشہ دے یا نہ دے۔ لیکن اس کے علاوہ باقی پینے کی اشیاء جب نشہ دیں تو حرام قرار پاتی ہیں۔ (مرتب)

الْبِتْعُ . فَقَالَ : «كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ» .

سے ایک شراب تیار ہوتی ہے جو "البتع" کہلاتی ہے۔ آپ نے فرمایا کہ ہر نشہ لانے والی چیز حرام ہے۔

أخرجه البخاري في : ٦٤ - كتاب المغازي : ٦٠ - باب بعث أبي موسى ومعاذ إلى اليمن قبل حجة الوداع .

(۸) جو شخص دنیا میں شراب پئے اور توبہ نہ

(۸) باب عقوبة من شرب الخمر إذا لم يتب

کرے وہ آخرت میں شراب طہورت محروم

منها بمنعه إياها في الآخرة .

رہے گا

١٣٠٣ - حديث عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ

١٣٠٣ - حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے دنیا میں شراب پی اور پھر

اس سے توبہ نہیں کی تو آخرت میں وہ اس سے محروم رہے

گا۔ (یعنی جنت میں جانے ہی نہ پائے گا تو وہاں کی شراب اسے

کیسے نصیب ہو سکے گی؟)

اللَّهِ عَنْهُمَا ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ ، قَالَ :

«مَنْ شَرِبَ الْخَمْرَ فِي الدُّنْيَا ، ثُمَّ لَمْ يُتَبِّ

مِنْهَا ، حُرِمَهَا فِي الْآخِرَةِ» .

أخرجه البخاري في : ٧٤ - كتاب الأشربة : ١ - باب قول الله تعالى - ﴿إِنَّمَا الْخَمْرُ

والميسر والأنصاب والأزلام رجس﴾ - .

(۹) جس نبیذ میں تیزی نہ آئی ہو اور نہ اس

(۹) باب إباحة النبيذ الذي لم يشقد ولم يصر

میں نشہ ہو وہ حلال ہے

مسكراً

١٣٠٤ - حضرت سهل بن سعد رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ حضرت ابو

اسید ساعدی رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ کو اپنی شادی پر دعوت دی

ان کی دلہن (ام اسید سلامہ بنت وہب) کلام کالج کر رہی تھیں

اور وہی دلہن بنی تھیں۔ حضرت سهل رضی اللہ عنہ نے کہا تمہیں

معلوم ہے انہوں نے آنحضرت ﷺ کو اس موقع پر کیا پلایا تھا؟

رات کے وقت انہوں نے کچھ بھجوریں پانی میں بھگو دیں

تھیں۔ جب آنحضرت ﷺ کھانے سے فارغ ہوئے تو آپ کو

وہی (پانی) پلایا۔

١٣٠٤ - حديث سهل بن سعد ، قَالَ :

دَعَا أَبُو أُسَيْدٍ السَّاعِدِيُّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ ،

فِي عَرْسِهِ ، وَكَانَ امْرَأَتُهُ ، يَوْمَئِذٍ ،

حَادِمُهُمْ ، وَهِيَ الْعَرُوسُ . قَالَ سَهْلٌ :

تَدْرُونَ مَا سَقَتْ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ ؟ أَنْقَعْتُ

لَهُ تَمْرَاتٍ مِنَ اللَّيْلِ ، فَلَمَّا أَكَلَ سَقَتْهُ إِيَّاهُ .

أخرجه البخاري في : ٦٧ - كتاب النكاح : ٧١ - باب حق إجابة الوليمة والدعوة .

١٣٠٥ - حضرت سهل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ

١٣٠٥ - حديث سهل ، قَالَ : لَمَّا عَرَسَ

جب حضرت ابو اسید ساعدی رضی اللہ عنہ نے شادی کی تو انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ کو دعوت دی۔ اس موقع پر کھانا ان کی دلہن ام اسید ہی نے تیار کیا تھا۔ انہوں نے ہی مردوں کے سامنے کھانا رکھا۔ انہوں نے پتھر کے ایک بڑے پالے میں رات کے وقت کھجوریں بھگو دی تھیں اور جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کھانے سے فارغ ہوئے تو انہوں نے ہی اس کا شربت بنایا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے (تحفہ کے طور پر) پینے کے لئے پیش کیا۔

أَبُو أُسَيْدٍ السَّاعِدِيُّ ، دَعَا النَّبِيَّ ﷺ ، وَأَصْحَابَهُ . فَمَا صَنَعَ لَهُمْ طَعَامًا وَلَا قَرِيبَهُ إِلَيْهِمْ ، إِلَّا امْرَأَتُهُ ، أُمُّ أُسَيْدٍ . بَلَّتْ تَمْرَاتٍ فِي تَوْرٍ مِنْ حِجَارَةٍ مِنَ اللَّيْلِ ، فَلَمَّا فَرَغَ النَّبِيُّ ﷺ مِنَ الطَّعَامِ أَمَاتَتْهُ لَهُ ، فَسَقَتْهُ ، تَتَحَفُهُ بِذَلِكَ .

أَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ فِي : ٦٧ - كِتَابُ النِّكَاحِ : ٧٧ - بَابُ قِيَامِ الْمَرْأَةِ عَلَى الرَّجَالِ فِي الْعَرَسِ وَخِدْمَتِهِمْ بِالنَّفْسِ .

۱۳۰۶ - حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک عرب عورت کا ذکر کیا گیا پھر آپ نے حضرت ابو اسید ساعدی رضی اللہ عنہ کو ان کے پاس انہیں لانے کے لئے کسی کو بھیجنے کا حکم دیا۔ چنانچہ انہوں نے بھیجا اور وہ آئیں اور نبی سلمہ کے قلعہ میں اتریں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بھی تشریف لائے اور ان کے پاس گئے۔ آپ نے دیکھا کہ ایک عورت سر جھکائے بیٹھی ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جب ان سے گفتگو کی تو وہ کہنے لگیں کہ میں تم سے اللہ کی پناہ مانگتی ہوں۔ آپ نے اس پر فرمایا کہ میں نے تجھ کو پناہ دی۔ لوگوں نے بعد میں ان سے پوچھا۔ آپ کو معلوم ہے یہ کون تھے؟ اس عورت نے جواب دیا کہ نہیں۔ لوگوں نے کہا کہ یہ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تھے اس پر وہ بولیں کہ پھر تو میں بڑی بد بخت ہوں (کہ آنحضرت کو ناراض کر کے واپس کر دیا) اسی دن حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور سقیفہ بنی ساعدہ میں اپنے صحابہ کے ساتھ بیٹھے پھر فرمایا۔ سہل! پانی پلاؤ۔ میں نے ان کے لئے یہ پالہ نکالا اور انہیں پانی پلایا۔ (راوی نے کہا) حضرت سہل رضی اللہ عنہ ہمارے لئے بھی وہی پالہ نکل کر لائے اور ہم نے بھی اس میں پانی پیا۔ راوی نے بیان کیا کہ پھر بعد میں خلیفہ حضرت عمر بن عبد العزیز

١٣٠٦ - حَدِيثُ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رضی اللہ عنہ ، قَالَ : ذُكِرَ لِلنَّبِيِّ امْرَأَةٌ مِنَ الْعَرَبِ ، فَأَمَرَ أَبَا أُسَيْدٍ السَّاعِدِيَّ أَنْ يُرْسِلَ إِلَيْهَا ؛ فَأَرْسَلَ إِلَيْهَا ، فَقَدِمَتْ ، فَزَلَّتْ فِي أُجْمِ بَيْتِي سَاعِدَةَ . فَخَرَجَ النَّبِيُّ ﷺ حَتَّى جَاءَهَا ، فَدَخَلَ عَلَيْهَا ، فَإِذَا امْرَأَةٌ مُنْكَسَةٌ رَأْسَهَا . فَلَمَّا كَلَّمَهَا النَّبِيُّ ﷺ ، قَالَتْ : أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْكَ ، فَقَالَ : «قَدْ أَعَدْتُكَ مِنِّي» فَقَالُوا لَهَا : أَتَدْرِينَ مَنْ هَذَا؟ قَالَتْ : لَا . قَالُوا : هَذَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ جَاءَ لِيَخْطُبَكَ . قَالَتْ : كُنْتُ أَنَا أَشَقَى مِنْ ذَلِكَ . فَأَقْبَلَ النَّبِيُّ ﷺ يَوْمَئِذٍ ، حَتَّى جَلَسَ فِي سَقِيفَةِ بَيْتِي سَاعِدَةَ ، هُوَ وَأَصْحَابُهُ ، ثُمَّ قَالَ : «اسْقِنَا يَا سَهْلُ!» فَخَرَجَتْ لَهُمْ بِهَذَا الْقَدَحِ ،

فَأَسْقِيَهُمْ فِيهِ .
 روایت نے ان سے یہ مانگ لیا تھا اور انہوں نے یہ ان کو بہہ کر دیا

تھا۔

(قَالَ الرَّأْيِي) فَأَخْرَجَ لَنَا سَهْلُ ذَلِكَ
 الْقَدَحَ فَشَرَبْنَا مِنْهُ .

قَالَ : ثُمَّ اسْتَوْهَبَهُ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ
 الْعَزِيزِ ، بَعْدَ ذَلِكَ ، فَوَهَبَهُ لَهُ .

أخرجه البخاري في : ۷۴ - كتاب الأشربة : ۳۰ - باب الشرب من قدح النبي ﷺ وآنيته .

(۱۰) دودھ پینے کا جواز

(۱۰) باب جواز شرب اللبن

۳۰۷ - ابواسحاق روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضرت
 براء بن عازب رضی اللہ عنہما کو فرماتے ہوئے سنا کہ جب نبی
 کریم ﷺ مدینہ کے لئے روانہ ہوئے تو سراقہ بن مالک بن
 جعشم نے آپ کا پیچھا کیا۔ نبی اکرم ﷺ نے اس کے لئے بد
 دعا کی تو اس کا گھوڑا زمین میں دھنس گیا۔ اس نے عرض کی کہ
 میرے لئے اللہ تعالیٰ سے دعا کیجئے کہ اس مصیبت سے نجات
 دے) میں آپ کا کوئی نقصان نہیں کروں گا۔ آپ نے اس
 کے لئے دعا کی (اس کا گھوڑا زمین سے نکل آیا) حضرت براء
 نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ کو ایک مرتبہ راستے میں پیاس
 معلوم ہوئی اتنے میں ایک چرواہا گذرا۔ حضرت ابو بکر
 بیان کیا کہ پھر میں نے ایک پیالہ لیا اور اس میں (ریوڑ کی ایک
 بکری) کا تھوڑا سا دودھ دوہا۔ وہ دودھ میں نے آپ کی
 خدمت میں لا کر پیش کیا جسے آپ نے نوش فرمایا حتیٰ کہ مجھے
 خوشی حاصل ہوئی۔

۱۳۰۷ - حَدِيثُ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ . عَنْ
 أَبِي إِسْحَقَ ، قَالَ : سَمِعْتُ الْبِرَاءَ رَضِيَ
 اللَّهُ عَنْهُ ، قَالَ : لَمَّا أَقْبَلَ النَّبِيُّ ﷺ ، إِلَى
 الْمَدِينَةِ ، تَبِعَهُ سَرَّاقَةُ بْنُ مَالِكِ بْنِ جُعْشَمٍ ،
 فَدَعَا عَلَيْهِ النَّبِيُّ ﷺ فَسَاحَتْ بِهِ فَرَسُهُ .
 قَالَ : ادْعُ اللَّهُ لِي وَلَا أَضْرُكَ ، فَدَعَا لَهُ .
 قَالَ فَعَطَشَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ، فَمَرَّ بِرَاعٍ .
 قَالَ أَبُو بَكْرٍ : فَأَخَذْتُ قَدَحًا فَحَلَبْتُ فِيهِ
 كُنْبَةً مِنْ لَبَنٍ ، فَأَتَيْتُهُ فَشَرِبَ حَتَّى
 رَضِيَ .

أخرجه البخاري في : ۶۳ - كتاب مناقب الأنصار : ۴۵ - باب هجرة النبي ﷺ
 وأصحابه إلى المدينة .

۱۳۰۸ - حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ رَسُولُ
 ۳۰۸ - حضرت ابو ہریرہ روایت نے بیان کیا کہ معراج کی رات

☆ پہلے خلیفہ راشد امیر المؤمنین حضرت ابو بکر صدیق روایت کا اصل نام عبد اللہ بن ابی قحطہ تھا۔ مردوں میں سب سے پہلے آپ نے اسلام قبول
 کیا۔ نبی اکرم ﷺ کے ہجرت کے سفر کے ساتھی تھے۔ رسول اللہ ﷺ کی وفات کے بعد فتنہ ارتداد کا مقابلہ بڑی پامروئی اور استقلال سے کیا اور
 اسلامی ریاست کو مستحکم فرمایا۔ جمع قرآن کا شرف آپ کو ہی حاصل ہوا۔ ۱۳ ہجری کو مدینہ میں وفات پائی۔ آپ کی مدت خلافت ۲ سال ۴ ماہ ہے۔

میں نبی کریم ﷺ کے سامنے بیت المقدس میں دو پیالے پیش کئے گئے۔ ایک شراب کا اور دوسرا دودھ کا۔ آنحضرت ﷺ نے دونوں کو دیکھا اور پھر دودھ کا پیالہ اٹھالیا۔ اس پر جبریل علیہ السلام نے کہا کہ تمام حمد اس اللہ کے لئے ہے جس نے آپ کو فطرت (اسلام) کی ہدایت کی۔ اگر آپ شراب کا پیالہ اٹھالیے تو آپ کی امت گمراہ ہو جاتی۔

أخرجه البخاري في : ٦٥ - كتاب التفسير : ١٧ - سورة بني إسرائيل : ٣ - حدثنا عبدان .

(۱۱) نبیذ پینے اور برتن ڈھانپنے کا بیان

۱۳۰۹ - حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ انصاری صحابی حضرت ابو حمید سلمی رضی اللہ عنہ مقام نقیع سے دودھ کا ایک پیالہ (کھلا ہوا) لائے تو آنحضرت ﷺ نے ان سے فرمایا کہ اسے ڈھک کر کیوں نہیں لائے ایک لکڑی ہی اس پر رکھ لیتے۔

اللَّهُ ﷻ ، لَيْلَةَ أُسْرِي بِهِ ، بِإِيلِيَاءَ ، بَقْدَحِينَ مِنْ خَمْرٍ وَلَبَنٍ . فَظَنَرَ إِلَيْهِمَا ، فَأَخَذَ اللَّيْنُ . قَالَ جِبْرِيلُ : الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي هَدَاكَ لِلْفِطْرَةِ ، لَوْ أَخَذْتَ الْخَمْرَ غَوَتْ أُمَّتُكَ .

(۱۱) باب في شرب النبيذ وتخميم الإناء

١٣٠٩ - حديث جابر رضي الله عنه ، قال : جاء أبو حميد ، رجل من الأنصار ، من النقيع ، بإناء من لبن إلى النبي ﷺ ، فقال النبي ﷺ ، «الآحمرته ، ولو أن تعرض عليه عوداً» .

أخرجه البخاري في : ٨٤ - كتاب الأشربة : ١٢ - باب شرب اللبن وقول الله تعالى -

﴿من بين فرث ودم لبنا﴾ - .

(۱۲) باب الأمر بتغطية الإناء، وإيكاء السقاء، وإغلاق الأبواب وذكر اسم الله عليها، وإطفاء السراج والنار عند النوم، وكف الصبيان والمواشي بعد المغرب

(۱۲) برتن ڈھانپنے، مشک کا منہ بند کرنے، دروازے بند رکھنے اور ان پر اللہ کا نام لینے، سوتے وقت چراغ اور آگ بجھانے اور مغرب کے بعد بچوں اور جانوروں کو روکے رکھنے کی

ہدایات

۱۳۱۰ - حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، جب رات کا اندھیرا شروع ہو یا (آپ نے یہ فرمایا کہ) جب شام ہو جائے تو اپنے بچوں کو اپنے

١٣١٠ - حديث جابر بن عبد الله رضي الله عنهما ، قال رسول الله ﷺ : «إِذَا كَانَ جُنْحُ اللَّيْلِ ، أَوْ أَمْسَيْتُمْ ، فَكُفُّوا

١٣٠٨ - فوائد کے لحاظ سے دودھ اللہ کی بڑی زبردست نعمت ہے۔ ایسی ہی فوائد سے بھرپور دین اسلام ہے۔ لہذا دودھ سے دین فطرت کی تعبیر کی گئی۔ (راز)

پس روک لیا کرو، کیونکہ شیاطین اسی وقت پھیلتے ہیں۔ البتہ جب ایک گھڑی رات گزر جائے تو انہیں چھوڑ دو، اور اللہ کا نام لے کر دروازے بند کرو، کیونکہ شیطان کسی بند دروازے کو نہیں کھول سکتا۔

صَبِيَانَكُمْ ، فَإِنَّ الشَّيَاطِينَ تَتَشِيرُ حِينَئِذٍ ،
فَإِذَا ذَهَبَ سَاعَةٌ مِنَ اللَّيْلِ فَحَلُّوهُمْ وَأَغْلِقُوا
الْأَبْوَابَ وَادْكُرُوا اسْمَ اللَّهِ ، فَإِنَّ الشَّيْطَانَ
لَا يَفْتَحُ بَابًا مُغْلَقًا».

باب حیر مال المسلم غنم يتبع بها شعف الجبال.
۱۳۱۱- حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضور
اکرم ﷺ نے فرمایا کہ جب سونے لگو تو گھر میں آگ نہ
چھوڑو۔

أخرجه البخاري في: ۵۹- كتاب بدء الخلق: ۱۵-
۱۳۱۱- حديث ابن عمر ، عَنِ النَّبِيِّ
ﷺ ، قَالَ : «لَا تَتْرُكُوا النَّارَ فِي بُيُوتِكُمْ
حِينَ تَنَامُونَ».

۷۹- : كتاب الاستئذان : ۷۹- حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ مدینہ
منورہ میں ایک گھرات کے وقت جل گیا۔ نبی کریم ﷺ سے
اس کے متعلق کہا گیا تو آپ نے فرمایا کہ ”یہ گ تمہاری
دشمن ہے۔ اس لئے جب سونے لگو تو اسے بھا دیا کرو۔“

أخرجه البخاري في : ۷۹- كتاب الاستئذان : ۷۹-
۱۳۱۲- حديث أبي موسى ﷺ ، قَالَ :
اجْتَرَقَ بَيْتَ بِالْمَدِينَةِ عَلَى أَهْلِهِ مِنَ اللَّيْلِ .
فَحُدَّتْ بِشَأْنِهِمُ النَّبِيُّ ﷺ ، قَالَ : «إِنَّ
هَذِهِ النَّارَ إِنَّمَا هِيَ عَدُوٌّ لَكُمْ ، فَإِذَا نِمْتُمْ
فَأَطْفِئُوهَا عَنْكُمْ».

۷۹- : كتاب الاستئذان : ۷۹- باب لا تترك النار في البيت عند النوم.
(۱۳) کھانے پینے کے آداب و احکام

(۱۳) باب آداب الطعام والشراب وأحكامهما

۱۳۱۳- حضرت عمر بن ابی سلمہ رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ
میں بچہ تھا اور رسول اللہ ﷺ کی پرورش میں تھا اور (کھاتے
وقت) میرا ہاتھ برتن میں چاروں طرف گھوما کرتا تھا۔ اس لئے
آپ نے مجھ سے فرمایا: بیٹے! بسم اللہ پڑھ لیا کر، داہنے ہاتھ
سے کھلایا کر اور برتن میں وہاں سے کھلایا کر جو جگہ تجھ سے
نزدیک ہو۔ چنانچہ اس کے بعد میں ہمیشہ اسی ہدایت کے
مطابق کھاتا رہا۔

۱۳۱۳- حديث عمر بن أبي سلمة
قَالَ : كُنْتُ غُلَامًا فِي حَجْرِ رَسُولِ اللَّهِ
ﷺ وَكَانَتْ يَدِي تَطِيشُ فِي الصَّحْفَةِ ،
فَقَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : «يَا غُلَامُ! سَمَّ
اللَّهُ ، وَكُلْ بِيَمِينِكَ ، وَكُلْ مِمَّا يَلِيكَ» فَمَا
زَالَتْ تِلْكَ طِعْمَتِي بَعْدُ.

أخرجه البخاري في : ۷۰- كتاب الأطعمة : ۲- باب التسمية على الطعام والأكل
باليمين.

۱۳۱۴- حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مشکوں میں اختناث سے منع فرمایا یعنی مشک کا منہ کھول کر اس میں منہ لگا کر پانی پینے سے روکا۔

۱۳۱۴- حَدِيثُ أَبِي سَعِيدٍ الْخَدْرِيِّ ، قَالَ : نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ اخْتِنَاثِ الْأَسْقِيَةِ ؛ يَعْنِي أَنْ تَكْسِرَ أَفْوَاهُهَا فَيَشْرَبَ مِنْهَا .

أخرجه البخاري في : ۷۴- كتاب الأشرية : ۲۳- باب اختناث الأسمية.

(۱۵) زمزم کا پانی کھڑے ہو کر پینے کا بیان

(۱۵) باب في الشرب من زمزم قائمًا

۱۳۱۵- حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو زمزم کا پانی پلایا تھا۔ آپ نے پانی کھڑے ہو کر پیا تھا۔

۱۳۱۵- حَدِيثُ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا ، قَالَ : سَقَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ مِنْ زَمْزَمَ ، فَشَرِبَ وَهُوَ قَائِمٌ .

أخرجه البخاري في : ۲۵- كتاب الحج : ۷۶- باب ما جاء في زمزم .

(۱۶) پانی پیتے ہوئے برتن کے اندر سانس لینا

(۱۶) باب كراهة التنفس في نفس الإناء ،

مکروہ اور برتن سے باہر تین بار سانس لینا مستحب ہے

واستحباب التنفس ثلاثًا خارج الإناء

۱۳۱۶- حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”جب تم میں سے کوئی پانی پئے تو برتن میں سانس نہ لے۔“

۱۳۱۶- حَدِيثُ أَبِي قَتَادَةَ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : «إِذَا شَرِبَ أَحَدُكُمْ فَلَا يَنْتَفَسُ فِي الْإِنَاءِ» .

أخرجه البخاري في : ۴- كتاب الوضوء : ۱۸- باب النهي عن الاستنجاء باليمين .

۱۳۱۷- تمامہ بن عبد اللہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ دو یا تین سانسوں میں پانی پیتے تھے اور کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تین سانسوں میں پانی پیتے تھے۔

۱۳۱۷- حَدِيثُ أَنَسٍ . عَنْ ثُمَامَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ ، قَالَ : كَانَ أَنَسٌ يَنْتَفَسُ فِي الْإِنَاءِ ، مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا ، وَرَزَعَمَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ ، كَانَ يَنْتَفَسُ ثَلَاثًا .

أخرجه البخاري في : ۷۴- كتاب الأشرية : ۲۶- باب الشرب بنفسين أو ثلاثة .

۱۳۱۸- مسند ابو بکر بن ابی شیبہ میں ہے کہ ایک شخص نے مشک سے منہ لگا کر پانی پیا۔ اس کے پیٹ میں مشک سے ایک چھوٹا سا تپ داخل ہو گیا۔ اس لیے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس عمل سے سختی کے ساتھ منع فرمایا۔ جن روایتوں سے جواز ثابت ہوتا ہے ان کو اس واقعہ نے منسوخ قرار دے دیا ہے۔ (فتح الباری)

(۱۷) باب استحباب إدارة الماء واللبن ونحوهما

عن يمين المبتدئ

۱۳۱۸ - حَدِيثُ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ، قَالَ : أَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ، فِي دَارِنَا هَذِهِ ، فَاسْتَسْقَى ، فَحَلَبْنَا لَهُ شَاةً لَنَا ، ثُمَّ شَبْتُهُ مِنْ مَاءٍ بَرْنَا هَذِهِ ، فَأَعْطَيْتُهُ ، وَأَبُوبَكْرٍ عَنْ يَسَارِهِ ، وَعُمَرُ تَحَاهَهُ ، وَأَعْرَابِيٌّ عَنْ يَمِينِهِ . فَلَمَّا فَرَّغَ ، قَالَ عُمَرُ : هَذَا أَبُو بَكْرٍ . فَأَعْطَى الْأَعْرَابِيَّ . ثُمَّ قَالَ : «الْأَيْمُنُونَ ، الْأَيْمُنُونَ ، أَلَا فَيَمُنُونَ» قَالَ أَنَسٌ : فَهِيَ سُنَّةٌ ، فَهِيَ سُنَّةٌ ، ثَلَاثَ مَرَّاتٍ .

(۱۷) دودھ پانی یا کوئی دوسری چیز شروع کرنے والے کے داہنی طرف سے تقسیم کرنا

۱۳۱۸ - حضرت انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ (ایک مرتبہ) رسول اللہ ﷺ ہمارے اسی گھر میں تشریف لائے اور پانی طلب فرمایا۔ ہمارے پاس ایک بکری تھی، اسے ہم نے دودھ پھر میں نے اس میں اسی کنویں کا پانی ملا کر آپ کی خدمت میں (اسی بنا کر) پیش کیا، حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ آپ کے بائیں طرف بیٹھے ہوئے تھے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ سامنے تھے۔ اور ایک دیہاتی آپ کے دائیں طرف تھا۔ جب آپ پی کر فارغ ہوئے تو (پالے میں کچھ دودھ بچ گیا تھا اس لئے) حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ یہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ ہیں۔ لیکن آپ نے اسے دیہاتی کو عطا فرمایا (کیونکہ وہ دائیں طرف تھا) پھر آپ نے فرمایا، 'وائیں طرف بیٹھنے والے، دائیں طرف بیٹھنے والے ہی حق رکھتے ہیں۔ پس خبردار! دائیں طرف ہی سے شروع کیا کرو۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ یہی سنت ہے، یہی سنت ہے۔ تین مرتبہ (آپ نے اس بات کو دہرایا)

أخرجه البخاري في : ۵۱ - كتاب الهبة : ۴ - باب من استسقى .

۱۳۱۹ - حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں دودھ اور پانی کا ایک پیالہ پیش کیا گیا۔ آپ نے اس کو پیا۔ آپ کی دائیں طرف ایک نو عمر لڑکا بیٹھا ہوا تھا۔ اور کچھ بڑے بوڑھے لوگ بائیں طرف بیٹھے ہوئے تھے۔ آپ نے فرمایا۔ لڑکے! کیا تو اجازت دے گا کہ میں پہلے یہ پیالہ بڑوں کو دے دوں۔ اس پر اس نے کہا یا رسول اللہ! میں تو آپ کے جھولنے میں سے اپنے حصہ کو اپنے سوا کسی کو نہیں دے سکتا چنانچہ آپ نے پیالہ پہلے اسی کو دے دیا۔

أخرجه البخاري في : ۴۲ - كتاب الشرب والمساقاة : ۱ - باب في الشرب .

۱۳۱۹ - حدیث سے یہ نکلا کہ تقسیم میں پہلے دائیں طرف والوں کا حصہ ہے پھر بائیں طرف والوں کا۔ نیز حق اور ناحق کے مقابلہ میں کسی بڑے سے بڑے آدمی کا لحاظ نہیں کیا جاسکتا۔ یہ نو عمر لڑکے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما تھے۔ (راز)

(۱۸) باب استحباب لعق الأصابع والقصعة ،
وأكل اللقمة الساقطة بعد مسح ما يصبها من
أذى ، وكراهة مسح اليد قبل لعقها

۱۳۲۰- حدیث ابن عباس ، أَنَّ النَّبِيَّ
ﷺ ، قَالَ : « إِذَا أَكَلَ أَحَدُكُمْ فَلَا يَمْسَحُ
يَدَهُ حَتَّى يَلْعَقَهَا أَوْ يُلْعِقَهَا » .

(۱۸) کھانے کے بعد انگلیاں چاٹنا اور برتن
صاف کرنا اور گرے ہوئے لقمے کو صاف کر کے
کھانا مستحب ہے نیز ہاتھ کا چاٹے بغیر صاف کرنا
مکروہ ہے

۱۳۲۰- حضرت ابن عباس نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے
فرمایا جب کوئی شخص کھانا کھائے تو ہاتھ چاٹنے یا کسی کو چاٹنے
سے پہلے ہاتھ نہ پونچھے۔

أخرجه البخاري في : ۷۰- كتاب الأطعمة : ۵۲- باب لعق الأصابع ومصها قبل أن
تمسح بالمنديل.

(۱۹) اگر مہمان کے ساتھ کوئی طفیلی ہو جائے تو
اس کے لیے میزبان سے اجازت طلب کرنی
چاہئے

۱۳۲۱- حضرت ابو مسعود رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ انصار میں سے
ایک صحابی جن کی کنیت ابو شعیب تھی، تشریف لائے اور
اپنے غلام سے جو قصاب تھا، فرمایا کہ میرے لئے اتنا کھانا تیار کر
جو پانچ آدمیوں کے لئے کافی ہو۔ میں نے نبی کریم ﷺ کی اور
آپ کے ساتھ اور چار آدمیوں کی دعوت کا ارادہ کیا ہے۔
کیونکہ میں نے آپ کے چہرہ مبارک پر بھوک کا اثر نمایاں
دیکھا ہے۔ چنانچہ انہوں نے آنحضرت ﷺ کو بلایا۔ آپ کے
ساتھ ایک اور صاحب بھی آگئے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ
ہمارے ساتھ ایک اور صاحب زائد آگئے ہیں۔ اگر آپ
چاہیں تو انہیں بھی اجازت دے سکتے ہیں اور اگر چاہیں تو واپس
کر سکتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ نہیں، بلکہ میں انہیں بھی
اجازت دیتا ہوں۔

(۱۹) باب ما يفعل الضيف إذا تبعه غير من
دعاه صاحب الطعام واستحباب إذن صاحب
الطعام للتابع

۱۳۲۱- حدیث ابي مسعود ، قَالَ :
جَاءَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ ، يُكْنَى أَبُو شُعَيْبٍ ،
فَقَالَ لِغُلَامٍ لَهُ قَصَّابٍ : اجْعَلْ لِي طَعَامًا
يَكْفِي خَمْسَةً ، فَإِنِّي أُرِيدُ أَنْ أَدْعُو النَّبِيَّ
ﷺ ، خَامِسَ خَمْسَةٍ ، فَإِنِّي قَدْ عَرَفْتُ فِي
وَجْهِهِ الْجُوعَ . فَدَعَاهُمْ ، فَجَاءَ مَعَهُمْ
رَجُلٌ ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ : « إِنَّ هَذَا قَدْ
تَبِعْنَا ، فَإِنْ شِئْتَ أَنْ تَأْذَنَ لَهُ ، فَأْذِنْ لَهُ ،
وَإِنْ شِئْتَ أَنْ يَرْجِعَ رَجَعَ » . فَقَالَ : لَا ،
بَلْ قَدْ أَذِنْتُ لَهُ .

أخرجه البخاري في : ۳۴- كتاب البيوع : ۲۱- باب ما قيل في اللحم والجزان.

(۲۰) باب جواز استباعه غيره ابي دار من يثق
برضاه بذلك ويتحققه تحقفاً تاماً، واستحباب
الاجتماع على الطعام

(۲۰) اگر مہمان کو یقین ہو کہ میزبان دوسرے
کسی شخص کو ساتھ لے جانے سے ناراض نہیں
ہوگا تو ساتھ لے جاسکتا ہے اور اکٹھے کھانا
مستحب ہے

۱۳۲۲- حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ
جب خندق کھودی جارہی تھی تو میں نے معلوم کیا کہ نبی کریم
ﷺ انتہائی بھوک میں مبتلا ہیں۔ میں فوراً اپنی بیوی کے پاس
آیا اور کہا، کیا تمہارے پاس کھانے کی کوئی چیز ہے؟ میرا خیال
ہے کہ رسول اللہ ﷺ انتہائی بھوکے ہیں۔ میری بیوی ایک
تھیلا نکل کر لائیں جس میں ایک صلح جو تھے۔ ہمارے گھر
میں بکری کا ایک بچہ بھی بندھا ہوا تھا۔ میں نے بکری کے بچے
کو ذبح کیا اور میری بیوی نے جو چکی میں پیسے۔ جب میں ذبح
سے فارغ ہوا تو وہ بھی جو پیس چکی تھیں۔ میں نے گوشت کی
بوٹیاں کر کے ہانڈی میں رکھ دیا اور حضور ﷺ کی خدمت میں
حاضر ہوا۔ میری بیوی نے پہلے ہی تنبیہ کر دی تھی کہ حضور
اکرم ﷺ اور آپ کے صحابہ کے سامنے مجھے شرمندہ نہ کرنا۔
چنانچہ میں نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر آپ
کے گلن میں یہ عرض کیا کہ یا رسول اللہ! ہم نے ایک چھوٹا سا
بچہ ذبح کر لیا ہے اور ایک صلح جو پیس لئے ہیں جو ہمارے
پاس تھے اس لئے آپ دو ایک صحابہ کو ساتھ لے کر تشریف
لے چلیں۔ رسول اللہ ﷺ نے بہت بلند آواز سے فرمایا اے
اہل خندق! جابر نے تمہارے لئے کھانا تیار کروایا ہے۔ بس
اب سارا کام چھوڑو اور جلدی چلے چلو۔ اس کے بعد رسول
اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب تک میں نہ آجاؤں ہانڈی چولھے پر
سے نہ اتارنا اور نہ آئے کی روٹی پکانی شروع کرنا۔ میں اپنے
گھر آیا۔ ادھر حضور اکرم ﷺ بھی صحابہ کو ساتھ لے کر روانہ
ہوئے۔ میں اپنی بیوی کے پاس آیا تو وہ مجھے برا بھلا کہنے

۱۳۲۲- حدیث جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ
اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: لَمَّا حُفِرَ الْخَنْدَقُ،
رَأَيْتُ بِالنَّبِيِّ ﷺ حَمَصًا شَدِيدًا،
فَانْكَفَأْتُ إِلَى امْرَأَتِي، فَقُلْتُ: هَلْ عِنْدَكَ
شَيْءٌ؟ فَإِنِّي رَأَيْتُ بِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ حَمَصًا
شَدِيدًا. فَأَخْرَجَتْ إِلَيَّ جِرَابًا، فِيهِ صَاعٌ
مِنْ شَعِيرٍ، وَلَنَا بُهَيْمَةٌ دَاجِنٌ، فَذَبَحْنَاهَا،
وَطَحَنَتِ الشَّعِيرَ. فَفَرَعْتُ إِلَى فَرَاعِي.
وَقَطَعْتُهَا فِي بُرْمَتِهَا، ثُمَّ وَلَّيْتُ إِلَى رَسُولِ
اللَّهِ ﷺ، فَقَالَتْ: لَا تَفْضَحْنِي بِرَسُولِ
اللَّهِ ﷺ، وَبِمَنْ مَعَهُ. فَجَنَّبْتُهُ فَسَارَرْتُهُ؛
فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! ذَبَحْنَا بُهَيْمَةً لَنَا،
وَطَحَنَّا صَاعًا مِنْ شَعِيرٍ، كَانَ عِنْدَنَا،
فَتَعَالَ أَنْتَ وَنَفَرٌ مَعَكَ. فَصَاحَ النَّبِيُّ ﷺ،
فَقَالَ: «يَا أَهْلَ الْخَنْدَقِ! إِنَّ جَابِرًا قَدْ
صَنَعَ سُورًا، فَحَيِّ هَلَا بِكُمْ» فَقَالَ رَسُولُ
اللَّهِ ﷺ: «لَا تُنَزِّلَنَّ بُرْمَتِكُمْ، وَلَا تَحْبِزَنَّ
عَجِينَكُمْ حَتَّى آجِيءَ» فَجَنَّبْتُ، وَجَاءَ

گئیں۔ میں نے کہا کہ تم نے جو کچھ مجھ سے کہا تھا میں نے حضور اکرم ﷺ کے سامنے عرض کر دیا تھا۔ آخر میری بیوی نے گندھا ہوا آنا نکالا اور حضور ﷺ نے اس میں اپنے لعاب دہن کی آمیزش کر دی اور برکت کی دعا کی۔ ہانڈی میں بھی آپ نے لعاب کی آمیزش کی اور برکت کی دعا کی۔ اس کے بعد آپ نے فرمایا کہ اب روٹی پکانے والی کو بلاؤ۔ وہ میرے سامنے روٹی پکائے اور گوشت ہانڈی سے نکالے، لیکن چولھے سے ہانڈی نہ اتارنا۔ صحابہ کی تعداد ہزار کے قریب تھی۔ میں اللہ تعالیٰ کی قسم کھاتا ہوں کہ اتنے ہی کھانے کو سب نے (شکم سیر ہو کر) کھلیا اور کھانا بچ بھی گیا۔ جب تمام لوگ واپس ہو گئے تو ہماری ہانڈی اسی طرح ابل رہی تھی، جس طرح شروع میں تھی اور آنے کی روٹیاں برابر پکائی جا رہی تھیں۔

۲۹- باب غزوة الخندق وهي الأحزاب.

۳۲۳- حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ابو طلحہؓ نے (میری والدہ) ام سلیم سے کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کی آواز سنی تو آپ کی آواز میں بہت ضعف معلوم ہوا ہے۔ میرا خیال ہے کہ آپ بہت بھوکے ہیں۔ کیا تمہارے پاس کچھ کھانا ہے؟ انہوں نے کہا جی ہاں۔ چنانچہ انہوں نے جو کچھ روٹیاں نکالیں پھر اپنی اوڑھنی نکالی اور اس میں روٹیوں کو لپیٹ کر میرے ہاتھ میں چھاپوا اور اس اوڑھنی کا دو سراحہ میرے بدن پر باندھ دیا، اس کے بعد رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں مجھے بھیجا۔ میں جو گیا تو آپ مسجد میں تشریف رکھتے تھے، آپ کے ساتھ بہت سے صحابہ بھی بیٹھے ہوئے تھے۔ میں آپ کے پاس کھڑا ہو گیا تو آپ نے فرمایا کیا ابو طلحہ نے تمہیں بھیجا ہے؟ میں نے عرض کیا جی ہاں۔ آپ نے دریافت فرمایا، کچھ کھانا دے کر؟ میں نے عرض کیا جی ہاں۔ جو صحابہ آپ کے ساتھ اس وقت موجود تھے، ان سب سے آپ نے فرمایا کہ چلو اٹھو۔ آنحضرت ﷺ تشریف لانے لگے اور میں آپ کے

رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ، يَقْدُمُ النَّاسَ ، حَتَّى جِئْتُ أَمْرًا بِي فَقَالَتْ : بَكَ وَبَكَ . فَقُلْتُ : قَدْ فَعَلْتُ الَّذِي قُلْتُ . فَأَخْرَجَتْ لَهُ عَجِينًا ، فَبَصَقَ فِيهِ وَبَارَكَ . ثُمَّ عَمَدَ إِلَيَّ بُرْمَتَنَا ، فَبَصَقَ وَبَارَكَ . ثُمَّ قَالَ : «اذْغُ خَابِزَةً فَلْتَحْبِزْ مَعِيَ ، وَأَقْدِحِي مِن بُرْمَتِكُمْ وَلَا تُنْزِلُوها» وَهَمْ أَلْفٌ . فَأَقْسِمُ بِاللَّهِ لَقَدْ أَكَلُوا حَتَّى تَرَكَوهُ . وَأَنْحَرَفُوا ، وَإِنَّ بُرْمَتَنَا لَتَعِطُّ كَمَا هِيَ ، وَإِنَّ عَجِينَنَا لَيَحْبِزُ كَمَا هُوَ .

أخرجه البخاري في : ۶۴ - كتاب المغازي

۱۳۲۳- حديث أنس بن مالك قال قال أبو طلحة لأُمِّ سُلَيْمٍ : لَقَدْ سَمِعْتُ صَوْتَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ ضَعِيفًا ، أَعْرَفُ فِيهِ الْجُوعَ ، فَهَلْ عِنْدَكَ مِنْ شَيْءٍ؟ قَالَتْ : نَعَمْ . فَأَخْرَجَتْ أَقْرَاصًا مِنْ شَعِيرٍ ، ثُمَّ أَخْرَجَتْ خِمَارًا لَهَا ، فَلَفَّتِ الْخُبْزَ بِنَعْصِهِ ، ثُمَّ دَسَتْهُ تَحْتَ يَدِي وَلَا تَنِي بِنَعْصِهِ . ثُمَّ أَرْسَلْتَنِي إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ . قَالَ : فَذَهَبْتُ بِهِ ، فَوَجَدْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فِي الْمَسْجِدِ ، وَمَعَهُ النَّاسُ ، فَقُمْتُ عَلَيْهِمْ . فَقَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : «أَرْسَلَكَ أَبُو طَلْحَةَ؟» فَقُلْتُ : نَعَمْ . قَالَ : «بِطَعَامٍ؟»

آگے آگے لپک رہا تھا اور ابو طلحہؓ کے گھر پہنچ کر میں نے انہیں خبر دی۔ ابو طلحہؓ بولے، ام سلیم! رسول اللہ ﷺ تو بہت سے لوگوں کو ساتھ لائے ہیں، ہمارے پاس اتنا کھانا کہاں ہے کہ سب کو کھلایا جاسکے؟ ام سلیم رضی اللہ عنہا نے کہا، اللہ اور اس کے رسول زیادہ جانتے ہیں (ہم فکر کیوں کریں) خیر ابو طلحہ آگے بڑھ کر آنحضرت ﷺ سے جا ملے۔ اب رسول اللہ ﷺ کے ساتھ وہ بھی چل رہے تھے (گھر پہنچ کر) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، ام حلیم! تمہارے پاس جو کچھ ہو یہاں لاؤ۔ ام سلیم نے وہی روٹی لا کر آپ کے سامنے رکھ دی پھر آنحضرت ﷺ کے حکم سے روٹیوں کا چورا کر دیا گیا۔ ام سلیم نے کچی نچوڑ کر اس پر کچھ گھی ڈال دیا اور اس طرح سالن ہو گیا۔ آپ نے اس کے بعد اس پر دعا کی جو کچھ بھی اللہ تعالیٰ نے چاہا۔ پھر فرمایا دس آدمیوں کو بلا لو۔ چنانچہ پھر دس آدمیوں کو بلایا گیا، انہوں نے بھی پیٹ بھر کر کھانا کھایا۔ جب یہ لوگ باہر گئے تو آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ پھر دس آدمیوں کو دعوت دے دو۔ اس طرح سب لوگوں نے پیٹ بھر کر کھانا کھایا۔ ان لوگوں کی تعداد ستیا اسی تھی۔

فَقُلْتُ: نَعَمْ. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، لِمَنْ مَعَهُ، «قَوْمُوا». فَاَنْطَلَقَ وَاَنْطَلَقْتُ بَيْنَ اَيْدِيهِمْ حَتَّى جِئْتُ اَبَا طَلْحَةَ فَاخْبَرْتُهُ. فَقَالَ اَبُو طَلْحَةَ: يَا اُمَّ سُلَيْمٍ! قَدْ جَاءَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِالنَّاسِ، لَيْسَ عِنْدَنَا مَا نُنْعِمُهُمْ، فَقَالَتْ: اَللّٰهُ وَرَسُولُهُ اَعْلَمُ. فَاَنْطَلَقَ اَبُو طَلْحَةَ حَتَّى لَقِيَ رَسُولَ اَللّٰهِ ﷺ، فَاَقْبَلَ رَسُولُ اَللّٰهِ ﷺ وَاَبُو طَلْحَةَ مَعَهُ. فَقَالَ رَسُولُ اَللّٰهِ ﷺ: «هَلْمِي يَا اُمَّ سُلَيْمٍ! مَا عِنْدَكَ» فَاتَتْ بِذَلِكَ الْخُبْزِ، فَاَمَرَ بِهِ رَسُولُ اَللّٰهِ ﷺ فَفَتَّ، وَعَصْرَتْ اُمَّ سُلَيْمٍ عُكَّةً فَاَدَمَّتْهُ. ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اَللّٰهِ ﷺ فِيهِ مَا شَاءَ اَللّٰهُ اَنْ يَقُولَ. ثُمَّ قَالَ: «اِئْذَنْ لِعَشْرَةٍ» فَاِذَنْ لَهُمْ، فَاَكَلُوا حَتَّى شَبِعُوا ثُمَّ خَرَجُوا. ثُمَّ قَالَ: «اِئْذَنْ لِعَشْرَةٍ» فَاِذَنْ لَهُمْ، فَاَكَلُوا حَتَّى شَبِعُوا ثُمَّ خَرَجُوا. ثُمَّ قَالَ: «اِئْذَنْ لِعَشْرَةٍ» فَاِذَنْ لَهُمْ، فَاَكَلُوا حَتَّى شَبِعُوا ثُمَّ خَرَجُوا ثُمَّ قَالَ: «اِئْذَنْ لِعَشْرَةٍ» فَاَكَلِ الْقَوْمُ كُلُّهُمْ وَشَبِعُوا، وَالْقَوْمُ سَبْعُونَ اَوْ ثَمَانُونَ رَجُلًا.

أخرجه البخاري في : ٦١ - كتاب المناقب : ٢٥ - باب علامات النبوة في الإسلام.

(۲۱) باب جواز أكل المرق واستحباب أكل شوربه كھانا جائز اور کدو کھانا مستحب ہے

اور دسترخوان پر موجود افراد ایک دوسرے پر ایشار کریں بشرطیکہ میزان اسے معیوب نہ جانے

۱۳۲۳- حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ایک درزی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کھانے پر بلایا۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں بھی اس دعوت میں آپ کے ساتھ گیا، اس درزی نے روٹی اور شوربا جس میں کدو اور بھنا ہوا گوشت تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے پیش کر دیا۔ میں نے دیکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کدو کے قتلے پالے میں تلاش کر رہے تھے۔ اسی دن سے میں بھی برابر کدو کو پسند کرتا ہوں۔

اليقطين ، وإيثار أهل المائدة بعضهم بعضاً وإن كانوا صيفاناً ، إذا لم يكره ذلك صاحب الطعام ۱۳۲۴- حديث أنس بن مالك رضي الله عنه ، قال : إن خياطاً دعَا رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم لَطْعَامٍ صَنَعَهُ . قَالَ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ : فَذَهَبْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم ، إِلَى ذَلِكَ الطَّعَامِ ، فَقَرَّبَ إِلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم ، خُبْزًا وَمَرَقًا فِيهِ ذُبَابٌ وَقَدِيدٌ . فَرَأَيْتُ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم ، يَتَّبِعُ الدُّبَابَ مِنْ حَوَالِي الْقَصْعَةِ . قَالَ : فَلَمْ أَزَلْ أُحِبُّ الدُّبَابَ مِنْ يَوْمَئِذٍ .

أخرجه البخاري في : ۳۴- كتاب البيوع : ۳۰- باب ذكر الخياط .

(۲۳) کھجور کے ساتھ ککڑی کھانا

(۲۳) باب أكل القثاء بالرطب

۱۳۲۵- حضرت عبد اللہ بن جعفر بن ابی طالب رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو تازہ کھجور ککڑی کے ساتھ کھلتے دیکھا ہے۔

۱۳۲۵- حديث عبد الله بن جعفر بن أبي طالب رضي الله عنه ، قال : رأيت النبي صلی اللہ علیہ وسلم يأكل الرطب بالقثاء .

أخرجه البخاري في : ۷۰- كتاب الأطعمة : ۳۹- باب الرطب بالقثاء .

(۲۵) جب لوگوں کے ساتھ کھانا کھایا جا رہا ہو

(۲۵) باب نهى الأكل مع جماعة عن قران ثمرتين

توان کی اجازت کے بغیر دو دو لقمے یا دو دو

ونحوهما في لقمة ، إلا بإذن أصحابه

کھجوریں ایک ہی بار نہ کھائے

۱۳۲۶- جلد نے بیان کیا کہ ہم بعض اہل عراق کے ساتھ

۱۳۲۶- حديث ابن عمر رضي الله

☆ حضرت عبد اللہ بن جعفر بن ابی طالب رضی اللہ عنہما کی کنیت ابو جعفر الهاشمی الجبلی تھی جب ان کے والدین ہجرت کر کے حبشہ گئے تھے تو یہ وہاں پیدا ہوئے اور مسلمانوں کے ہاں پیدا ہونے والے پہلے بچے میں تھے۔ پھر جب ان کے والد ماجد غزوہ موتہ میں شہید ہوئے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی کفالت کی۔ بڑے نخی تھے اس لیے انہیں بحر الجود (سحلات کا سمندر) کہا جاتا تھا۔ ۸۳ یا ۸۵ ہجری میں مدینہ منورہ میں وفات پائی۔

مدینہ میں مقیم تھے۔ وہاں ہمیں قحط میں مبتلا ہونا پڑا۔ حضرت عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما کھانے کے لئے ہمارے پاس کھجور بھجویا کرتے تھے۔ اور حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما جب ہماری طرف سے گذرتے تو فرماتے کہ رسول اللہ ﷺ نے (دوسرے لوگوں کے ساتھ مل کر کھاتے وقت) دو کھجوروں کو ایک ساتھ ملا کر کھانے سے منع فرمایا ہے۔ مگر یہ کہ تم میں سے کوئی شخص اپنے دوسرے بھائی سے اجازت لے لے۔

أخرجه البخاري في : ٤٦ - كتاب المظالم : ١٤ - باب إذا أذن أنسان لآخر شيقاً جاز.

(۲۷) مدینہ کی کھجور کی فضیلت

(۲۷) باب فضل تمر المدينة

۳۲۷- حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ نے فرمایا کہ جس شخص نے صبح کے وقت سات عجوہ کھجوریں کھالیں اس دن اسے نہ زہر نقصان پہنچا سکتا ہے اور نہ جلود۔

۱۳۲۷- حَدِيثُ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَاصٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ، قَالَ :

سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ ، يَقُولُ : «مَنْ تَصَبَّحَ سَبْعَ تَمَرَاتٍ عَجْوَةَ لَمْ يَضُرَّهُ ، ذَلِكَ الْيَوْمَ ، أَسْمٌ وَلَا سِحْرٌ» .

أخرجه البخاري في : ٧٦ - كتاب الطب : ٥٢ - باب الدواء بالعجوة للسحر .

(۲۸) کھنبی کی فضیلت اور آنکھ کا علاج

(۲۸) باب فضل الكمأة ومداوة العين بها

۳۲۸- حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا ”کمأة“ (یعنی کھنبی) بھی من کی قسم ہے اور اس کا پانی آنکھ کی دوا ہے۔

۱۳۲۸- حَدِيثُ سَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ،

قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : «الْكُمَاءُ مِنَ

الْمَنْ ، وَمَاؤُهَا شِفَاءٌ لِلْعَيْنِ» .

أخرجه البخاري في : ٦٥ - كتاب التفسير : ٢ - سورة البقرة : ٤ - باب قوله تعالى -

۳۲۸- امام نووی رضی اللہ عنہ نے صحیح مسلم پر اپنی شرح میں لکھا ہے کہ کہا جاتا ہے کہ صرف اس کا پانی ہی شفاء ہے جب کہ بعض کے ہاں مراد یہ ہے کہ جب اس کا پانی کسی دوا کے ساتھ ملایا جائے جس سے آنکھ کا علاج کیا جاتا ہے تو شفاء ہے ایک رائے کے مطابق اگر آنکھ میں موجود حرارت ٹھنڈی پڑ جائے تو اس کا مجرد پانی شفاء ہے ورنہ کسی دوائی سے مرکب کر کے استعمال کیا جائے۔ لیکن درست اور صحیح بات یہ ہے کہ اس کا مجرد نفس پانی ہی آنکھ کے لیے مطلقاً شفاء ہے اس کا پانی نچوڑا جائے اور آنکھ میں ڈال لیا جائے۔ میں نے اور میرے دیگر ہم عمر لوگوں نے دیکھا ہے کہ ایک نابینا تھا جس کی نظر بالکل ختم ہو چکی تھی اس نے خالص کھنبی کا پانی اپنی آنکھوں میں ڈالا تو شفا یاب ہوا اور نظر واپس لوٹ آئی۔ یہ تھے شیخ عادل امین کمال بن عبد اللہ دمشقی جو کہ بڑے پارسا اور حدیث کی روایت کرنے والے تھے۔ حدیث پر کمال اعتقاد رکھتے ہوئے اور اس سے برکت حاصل کرتے ہوئے کھنبی کا پانی استعمال کیا، واللہ اعلم۔ (مرتب)

﴿وَوَلَّيْنَا عَلَيْكَ الْغَمَامَ وَأَنْزَلْنَا عَلَيْكَ الْمُنَّ وَالسُّلُوٰی﴾۔

(۲۹) باب راک کے سیاہ پھل کی فضیلت

۱۳۲۹- حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ (ایک مرتبہ) ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ (سفر میں) پیلو کے پھل توڑنے لگے۔ آپ نے فرمایا کہ جو سیاہ ہوں انہیں توڑو، کیونکہ وہ زیادہ لذیذ ہوتا ہے۔ صحابہ نے عرض کیا، کیا آپ نے کبھی بکریاں چرائی ہیں؟ آپ نے فرمایا کہ کوئی نبی ایسا نہیں گزرا جس نے بکریاں نہ چرائی ہوں۔

(۲۹) باب فضیلة الأسود من الکبث

۱۳۲۹- حدیث جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، نَخْنِي الْكَبْثَ، وَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ، قَالَ: «عَلَيْكُمْ بِالْأَسْوَدِ مِنْهُ، فَإِنَّهُ أَطْيَبُ». قَالُوا: أَكُنْتَ تَرْعَى الْغَنَمَ؟ قَالَ: «وَهَلْ مِنْ نَبِيٍّ إِلَّا وَقَدْ رَعَاهَا».

۲۹- کتاب الانبیاء : ۲۹- باب یعکفون علی أصنام لهم.

(۳۲) مہمان کی خاطر داری اور اس کے لیے

ایثار کا ثواب

۱۳۳۰- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ایک صاحب (خود حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ہی مراد ہیں) رسول کریم ﷺ کی خدمت میں (بھوکے) حاضر ہوئے۔ آپ نے انہیں ازواج مطہرات کے یہاں بھیجا (تاکہ ان کو کھانا کھلا دیں) ازواج نے کھلا بھیجا کہ ہمارے پاس پانی کے سوا اور کچھ نہیں ہے۔ اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کون ان کی مہمانی کرے گا؟ ایک انصاری صحابی بولے میں کروں گا۔ چنانچہ وہ ان کو اپنے گھر لے گئے اور اپنی بیوی سے کہا کہ رسول اللہ ﷺ کے مہمان کی خاطر تواضع کر۔ بیوی نے کہا کہ گھر میں بچوں کے کھانے کے سوا اور کوئی چیز بھی نہیں ہے۔ انہوں نے کہا کہ جو کچھ بھی ہے اسے نکال دو اور چراغ جلا لو اور بچے اگر کھانا مانگتے ہیں تو انہیں سلا دو۔ بیوی نے کھانا نکال دیا اور چراغ جلا دیا اور اپنے بچوں کو (بھوکا) سلا دیا۔ پھر وہ دکھا تو یہ رہی تھیں جیسے چراغ درست کر رہی ہوں لیکن انہوں نے اسے بجا دیا اس کے بعد

(۳۲) باب إكرام الضيف وفضل إيثاره

۱۳۳۰- حدیث أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ رَجُلًا أَتَى النَّبِيَّ ﷺ، فَبَعَثَ إِلَيْهِ نِسَاءَهُ، فَقُلْنَ: مَا مَعَنَا إِلَّا الْمَاءُ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ «مَنْ يَضُمُّ أَوْ يُضِيفُ هَذَا؟» فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ: أَنَا. فَانْطَلَقَ بِهِ إِلَى امْرَأَتِهِ. فَقَالَ: أَكْرَمِي ضَيْفَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ. فَقَالَتْ: مَا عِنْدَنَا إِلَّا قُوتٌ صَبِيَّانِي. فَقَالَ: هِيَئِي طَعَامَكَ، وَأَصْبِحِي سِرَاجَكَ، وَنَوْمِي صَبِيَّانِكَ إِذَا أَرَادُوا عِشَاءً. فَهَيَّأَتْ طَعَامَهَا، وَأَصْبَحَتْ سِرَاجَهَا، وَنَوِمَتْ صَبِيَّانَهَا؛ ثُمَّ قَامَتْ كَأَنَّهَا تُصَلِّحُ سِرَاجَهَا،

دونوں میاں بیوی مسمان پر یہ ظاہر کرنے لگے کہ گویا وہ بھی ان کے ساتھ کھا رہے ہیں لیکن ان دونوں نے (اپنے بچوں سمیت رات) فاقہ سے گزار دی صبح کے وقت جب وہ صحابی نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں آئے تو آپ نے فرمایا تم دونوں میاں بیوی کے نیک عمل پر رات کو اللہ تعالیٰ ہنس پڑا یا (یہ فرمایا کہ اسے) پسند کیا۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی ”اور وہ (انصار) ترجیح دیتے ہیں اپنے نفسوں کے اوپر (دوسرے غریب صحابہ کو) اگرچہ وہ خود بھی فاقہ ہی میں ہوں اور جو اپنی طبیعت کے بخل سے محفوظ رکھا گیا سو ایسے ہی لوگ فلاح پانے والے ہیں۔“ (الحشر: ۹)

أخرجه البخاري في : ۶۳ - كتاب مناقب الأنصار : ۱۰ - باب ويؤثرون على أنفسهم ولو كان بهم خصاصة.

۱۳۳۱ - حضرت عبدالرحمن بن ابی بکر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ ہم ایک سو تیس آدمی رسول اللہ ﷺ کے ساتھ (ایک سفر میں) تھے۔ آپ نے دریافت فرمایا۔ کیا کسی کے پاس کھانے کی بھی کوئی چیز ہے؟ ایک صحابی کے پاس تقریباً ایک صاع کھانا (آٹا) تھا وہ آٹا گوندھا گیا۔ پھر ایک لسا بڑنگا مشرک پریشان بال بکریاں ہانکتا ہوا آیا۔ آپ نے دریافت فرمایا یہ بیچنے کے لئے ہیں یا کسی کا عطیہ ہے یا آپ نے (عطیہ کے بجائے) یہ فرمایا۔ اس نے کہا کہ نہیں بیچنے کے لئے ہیں۔ آپ نے اس سے ایک بکری خریدی، پھر وہ ذبح کی گئی۔ آپ نے اس کی کبھی بھوننے کے لئے کہا۔ قسم خدا کی ایک سو تیس اصحاب میں سے ہر ایک کو اس کبھی میں سے کٹ کر دیا۔ جو موجود تھے، انہیں تو آپ نے فوراً ہی دے دیا۔ اور جو اس وقت موجود نہیں تھے ان کا حصہ محفوظ رکھ لیا۔ پھر بکری کے گوشت کو دو بڑی قابوں میں رکھا گیا۔ اور سب نے خوب سیر ہو کر کھایا۔ جو کچھ قابوں میں بچ گیا تھا اسے اونٹ پر رکھ کر ہم واپس لائے۔ (راوی کتا ہے) یا جس طرح حضرت

۱۳۳۱ - حدیث عبد الرحمن بن ابی بکر رضی اللہ عنہما، قال : کُنَّا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ ثَلَاثِينَ وَمِائَةً. فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ : «هَلْ مَعَ أَحَدٍ مِنْكُمْ طَعَامٌ؟» فَإِذَا مَعَ رَجُلٍ صَاعٌ مِنْ طَعَامٍ أَوْ نَحْوَهُ. فَعَجِنَ، ثُمَّ جَاءَ رَجُلٌ مُشْرِكٌ مُشْعَانٌ طَوِيلٌ بَغْنَمٍ يَسُوقُهَا. فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ : «بَيْنَا أَمْ عَطِيَّةٌ» أَوْ قَالَ : «أَمْ هِبَةٌ» قَالَ : لَا، بَلْ بَيْعٌ. فَاشْتَرَى مِنْهُ شَاةً، فَصْنَعَتْ، وَأَمَرَ النَّبِيُّ ﷺ بِسَوَادِ الْبَطْنِ أَنْ يُشْوَى، وَابْنُ اللَّهِ! مَا فِي الثَّلَاثِينَ وَالْمِائَةِ إِلَّا قَدْ حَزَّ النَّبِيُّ ﷺ لَهُ حِزَّةٌ مِنْ سَوَادِ بَطْنِهَا، إِنْ كَانَ شَاهِدًا، أَعْطَاهَا إِيَّاهُ، وَإِنْ كَانَ غَائِبًا حَبَّأَ لَهُ،

نے فرمایا۔

فَجَعَلَ مِنْهَا قَصْعَتَيْنِ فَأَكَلُوا أَجْمَعُونَ ،
وَشَبِعْنَا فَفَضَلَتْ الْقَصْعَتَانِ فَحَمَلْنَاهُ عَلَى
الْبَعِيرِ - أَوْ كَمَا قَالَ .

أخرجه البخاري في : ۵۱ - كتاب الهبة : ۲۸ - باب قبول الهدية من المشركين .

۱۳۳۲ - حدیث عبد الرحمن بن ابی
بکر : أَنَّ أَصْحَابَ الصُّفَّةِ كَانُوا أَنَاسًا
فُقَرَاءَ ، وَأَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ : «مَنْ كَانَ
عِنْدَهُ طَعَامٌ اثْنَيْنِ فَلْيَذْهَبْ بِثَالِثٍ ، وَإِنْ
أَرْبَعٍ فَخَامِسٍ أَوْ سَادِسٍ» . وَأَنَّ أَبَا بَكْرٍ جَاءَ
بِثَلَاثَةٍ ، فَانْطَلَقَ النَّبِيُّ ﷺ بِعَشْرَةٍ ، قَالَ :
فَهُوَ أَنَا وَأَبِي وَأُمِّي ، وَأَمْرَاتِي وَخَادِمٌ بَيْنَنَا
وَبَيْنَ بَيْتِ أَبِي بَكْرٍ . وَإِنَّ أَبَا بَكْرٍ تَعَشَى
عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ ، ثُمَّ لَبِثَ حَيْثُ صَلَّيْتَ
الْعِشَاءَ ، ثُمَّ رَجَعَ فَلَبِثَ حَتَّى تَعَشَى النَّبِيُّ
ﷺ ، فَجَاءَ بَعْدَ مَا مَضَى مِنَ اللَّيْلِ مَا شَاءَ
اللَّهُ . قَالَتْ لَهُ امْرَأَتُهُ : وَمَا حَسْبُكَ عَنْ
أَضْيَافِكَ ، أَوْ قَالَتْ : ضَيْفِكَ؟ قَالَ : أَوْ مَا
عَشَيْتِهِمْ؟ قَالَتْ : أَبَوَا حَتَّى تَحْيَى ، قَدْ
عَرَضُوا فَأَبَوَا قَالَ : فَذَهَبْتُ أَنَا فَاحْتَبَأْتُ .
فَقَالَ : يَا غُنْثَرُ! فَجَدَّعَ وَسَبَّ وَقَالَ :
كُلُوا ، لَا هَنِيئًا . فَقَالَ : وَاللَّهِ! لَا أَطْعُمُهُ
أَبَدًا . وَإِيْمُ اللَّهِ! مَا كُنَّا نَأْخُذُ مِنْ لُقْمَةِ إِلَّا

۱۳۳۲ - حضرت عبد الرحمن بن ابی بکر رضی اللہ عنہما فرماتے
میں کہ اصحاب صفہ نادار مسکین لوگ تھے اور نبی کریم ﷺ
نے فرمایا کہ جس کے گھر میں دو آدمیوں کا کھانا ہو تو وہ تیسرے
(اصحاب صفہ میں سے کسی) کو اپنے ساتھ لیتا جائے۔ اور جس
کے ہاں چار آدمیوں کا کھانا ہے تو وہ پانچویں یا چھٹے آدمی کو
(ساتباں والوں میں سے) اپنے ساتھ لے جائے۔ پس حضرت
ابو بکر رضی اللہ عنہ تین آدمی اپنے ساتھ لائے۔ اور نبی کریم ﷺ دس
آدمیوں کو اپنے ساتھ لے گئے۔ عبد الرحمن بن ابی بکر نے
بیان کیا کہ گھر کے افراد میں اس وقت باپ، ماں اور میں تھا۔
(نیز) میری بیوی اور ایک خادم جو میرے اور (میرے والد)
ابو بکر رضی اللہ عنہ دونوں کے گھر کے لئے تھا، بھی تھے۔ خیر حضرت ابو بکر
رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ کے یہاں ٹھہر گئے۔ (اور غالباً کھانا بھی وہیں
کھلایا۔ صورت یہ ہوئی کہ) نماز عشاء تک وہیں (مسجد میں)
رہے۔ پھر (مسجد سے نبی کریم ﷺ کے حجرہ مبارک میں)
آئے اور وہیں ٹھہرے رہے تا آنکہ نبی کریم ﷺ نے بھی کھانا
کھالیا۔ اور رات کا ایک حصہ گزر جانے کے بعد جب اللہ
تعالیٰ نے چاہا تو آپ گھر تشریف لائے تو ان کی بیوی (ام
رومان) نے کہا کہ کیا بات پیش آئی کہ مہمانوں کی خبر بھی آپ
نے نہ لی، یا یہ کہا کہ مہمان کی خبر نہ لی۔ آپ نے پوچھا، کیا تم
نے ابھی انہیں رات کا کھانا نہیں کھلایا؟ ام رومان نے کہا کہ
میں کیا کروں آپ کے آنے تک انہوں نے کھانے سے انکار
کیا۔ کھانے کے لئے ان سے کہا گیا تھا لیکن وہ نہ مانے۔
عبد الرحمن بن ابی بکر نے بیان کیا کہ میں ڈر کر چھپ گیا۔ ابو بکر
رضی اللہ عنہ نے (عبد الرحمن کو) پکارا اے غنثر! یعنی اوپاجی) آپ نے

براجھلا کما اور کونے دیئے۔ فرمایا کہ کھاؤ، تمہیں مبارک نہ ہو! خدا کی قسم میں اس کھانے کو کبھی نہیں کھاؤں گا۔ (آخر مہمانوں کو کھانا کھلایا گیا) (عبدالرحمن نے کہا) خدا گواہ ہے کہ ہم اوہر ایک لقمہ لیتے تھے اور نیچے سے پہلے سے بھی زیادہ کھانا ہو جاتا تھا۔ بیان کیا کہ سب لوگ شکم میر ہو گئے۔ اور کھانا پہلے سے بھی زیادہ بچ گیا۔ ابو بکر رضی اللہ عنہ نے دیکھا تو کھانا پہلے ہی اتنا یا اس سے بھی زیادہ تھا۔ اپنی بیوی سے بولے۔ بنو فراس کی بن! یہ کیا بات ہے؟ انہوں نے کہا کہ میری آنکھ کی ٹھنڈک کی قسم یہ تو پہلے سے تین گنا ہے۔ پھر ابو بکر رضی اللہ عنہ نے بھی وہ کھانا کھلایا۔ اور کہا کہ میرا قسم کھانا ایک شیطانِ وسوسہ تھا۔ پھر ایک لقمہ اس میں سے کھایا۔ اور نبی کریم ﷺ کی خدمت میں بقیہ کھانے گئے اور آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ وہ صبح تک آپ کے پاس رکھا رہا۔ عبدالرحمن نے کہا کہ ہم مسلمانوں کا ایک دوسرے قبیلے کے لوگوں سے معاہدہ تھا اور معاہدہ کی مدت پوری ہو چکی تھی۔ (اس قبیلہ کا وفد معاہدہ سے متعلق بات چیت کرنے مدینہ میں آیا ہوا تھا) ہم نے ان میں سے بارہ آدمی جدا کئے اور ہر ایک کے ساتھ کتنے آدمی تھے اللہ ہی کو معلوم ہے، ان سب نے اس میں سے کھلایا۔ حضرت عبدالرحمن بن ابی بکر نے کچھ ایسا ہی کہا۔

رَبًّا مِنْ أَسْفَلِهَا أَكْثَرُ مِنْهَا ، قَالَ : يَعْنِي حَتَّى شَبِعُوا ، وَصَارَتْ أَكْثَرَ مِمَّا كَانَتْ قَبْلَ ذَلِكَ . فَنظَرَ إِلَيْهَا أَبُو بَكْرٍ فَإِذَا هِيَ كَمَا هِيَ أَوْ أَكْثَرَ مِنْهَا . فَقَالَ لِامْرَأَتِهِ : يَا أُخْتُ بِنِي فِرَاسٍ ! مَا هَذَا ؟ قَالَتْ : لَأَ ، وَقُرَّةٌ عَيْنِي ! لَهِيَ الْآنَ أَكْثَرُ مِنْهَا قَبْلَ ذَلِكَ بِثَلَاثِ مَرَّاتٍ . فَأَكَلَ مِنْهَا أَبُو بَكْرٍ ، وَقَالَ : إِنَّمَا كَانَ ذَلِكَ مِنَ الشَّيْطَانِ ، يَعْنِي يَمِينُهُ . ثُمَّ أَكَلَ مِنْهَا لُقْمَةً ثُمَّ حَمَلَهَا إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَأَصْبَحَتْ عِنْدَهُ . وَكَانَ بَيْنَنَا وَبَيْنَ قَوْمٍ عَقْدٌ فَمَضَى الْأَجَلَ فَفَرَقْنَا اثْنَا عَشَرَ رَجُلًا ، مَعَ كُلِّ رَجُلٍ مِنْهُمْ أُنَاسٌ ، اللَّهُ أَعْلَمُ كَمْ مَعَ كُلِّ رَجُلٍ ؟ فَأَكَلُوا مِنْهَا أَجْمَعُونَ ، أَوْ كَمَا قَالَ .

أخرجه البخاري في : ۹ - كتاب مواقيت الصلاة : ۴۱ - باب السمر مع الضيف والأهل .

(۳۳) قلیل کھانے میں بھی دوسروں کو

(۳۳) باب فضيلة المواساة في الطعام القليل ،

شریک کرنے کی فضیلت نیز دوسروں کو کھانا

وأن طعام الاثني يكفي الثلاثة ، ونحو ذلك

تین افراد کے لیے کافی ہوتا ہے اور اسی طرح

زیادہ افراد کے لیے بھی

۱۳۳۳- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا دو آدمیوں کو کھانا تین کے لئے کافی ہے اور تین کا چار

۱۳۳۳- حدیث أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ، أَنَّهُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : «طَعَامُ الْاِثْنَيْنِ

کے لئے کافی ہے۔

كَافِي الثَّلَاثَةِ ، وَطَعَامُ الثَّلَاثَةِ كَافِي

الرَّبِيعَةِ». أخرجه البخاري في : ۷۰- كتاب الأطعمة : ۱۱- باب طعام الواحد يكفي الاثنين.

(۳۳) مومن ایک آنت میں کھاتا ہے اور کافر

(۳۴) باب المؤمن يأكل في معي واحد ،

سات آنتوں میں

والكافر يأكل في سبعة أمعاء

۳۳۴- حضرت ابن عمرؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مومن ایک آنت میں کھاتا ہے اور کافر یا منافق (راوی کو شک ہے) ساتوں آنتیں بھر لیتا ہے۔

۱۳۳۴- حديث ابن عمر رضي الله عنهما ، قال : قال رسول الله ﷺ : «إِنَّ الْمُؤْمِنَ يَأْكُلُ فِي مَعَى وَاحِدٍ ، وَإِنَّ الْكَافِرَ أَوْ «الْمُنَافِقَ يَأْكُلُ فِي سَبْعَةِ أَمْعَاءَ».

أخرجه البخاري في : ۷۰- كتاب الأطعمة : ۱۲- باب المؤمن يأكل في معي واحد.

۳۳۵- حضرت ابو ہریرہؓ نے بیان کیا کہ ایک صاحب بہت زیادہ کھانا کھایا کرتے تھے۔ پھر وہ اسلام لائے تو کم کھانے لگے۔ اس کا ذکر رسول اللہ ﷺ سے کیا گیا تو آپ نے فرمایا کہ مومن ایک آنت میں کھاتا ہے اور کافر ساتوں آنتوں میں کھاتا ہے۔

۱۲۳۵- حديث أبي هريرة ، أَنَّ رَجُلًا كَانَ يَأْكُلُ كَثِيرًا ، فَأَسْلَمَ فَكَانَ يَأْكُلُ أَكْلًا قَلِيلًا ؛ فَذَكَرَ ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ ﷺ ، فَقَالَ : «إِنَّ الْمُؤْمِنَ يَأْكُلُ فِي مَعَى وَاحِدٍ ، وَالْكَافِرَ يَأْكُلُ فِي سَبْعَةِ أَمْعَاءَ».

أخرجه البخاري في : ۷۰- كتاب الأطعمة : ۱۲- باب المؤمن يأكل في معي واحد.

(۳۵) کھانے میں عیب نہیں نکالنے چاہئیں

(۳۵) باب لا يعيب الطعام

۳۳۶- حضرت ابو ہریرہؓ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے کبھی کسی کھانے میں عیب نہیں نکالا، اگر آپ کو مرغوب ہوتا تو کھاتے ورنہ چھوڑ دیتے۔

۱۳۳۶- حديث أبي هريرة رضي الله عنه ، قال : ما عاب النبي ﷺ طعاماً قط ، إن اشتهاه أكله ، وإلا تركه.

أخرجه البخاري في : ۶۱- كتاب المناقب : ۲۳- باب صفة النبي ﷺ.

۳۷- کتاب اللباس والزینة

(۱) باب تحريم استعمال أواني الذهب والفضة، في الشرب وغيره،
على الرجال والنساء

۱۳۳۷- حدیث اُمّ سلمة، زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ، قَالَ: «الَّذِي يَشْرَبُ فِي إِنَاءِ الْفِضَّةِ إِنَّمَا يُحَرِّجُ فِي بَطْنِهِ نَارَ جَهَنَّمَ».

أخرجه البخاري في : ۷۴- كتاب الأشربة : ۲۸- باب آنية الفضة.

(۲) سونے چاندی کے برتنوں کا استعمال مردوں اور عورتوں کے لیے حرام ہے، سونے کی انگوٹھی اور ریشم مردوں پر حرام ہے اور عورتوں کے لیے استعمال کرنا جائز ہے

(۲) باب تحريم استعمال إناء الذهب والفضة على الرجال والنساء وخاتم الذهب والحرير على الرجل وإباحته للنساء، وإباحة العلم ونحوه على الرجل ما لم يزد على أربع أصابع

۱۳۳۸- حدیث البراء بن عتبہ، قَالَ: «أَمَرْنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، بِسَبْعٍ وَنَهَانَا عَنْ سَبْعٍ: أَمَرْنَا بِعِبَادَةِ الْمَرِيضِ، وَأَتْبَاعِ الْجَنَازَةِ، وَتَشْمِيتِ الْعَاطِسِ، وَإِحَابَةِ الدَّاعِي، وَإِفْتِئَاءِ السَّلَامِ، وَنَصْرِ الْمَظْلُومِ، وَإِبْرَارِ الْمُقْسِمِ؛ وَنَهَانَا عَنْ خَوَاتِيمِ الذَّهَبِ، وَعَنِ الشُّرْبِ فِي الْفِضَّةِ، أَوْ قَالَ: آيَةَ الْفِضَّةِ، وَعَنِ الْمَيَاثِرِ وَالْقِسِيِّ، وَعَنْ

۳۳۸- حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں سات چیزوں کا حکم دیا تھا اور سات چیزوں سے ہم کو منع فرمایا تھا۔ آنحضرت ﷺ نے ہمیں بیمار کی عیادت کرنے، جنازے کے پیچھے چلنے، چھینکنے والے کے جواب میں یرحمک اللہ کہنے، دعوت کرنے والے کی دعوت کو قبول کرنے، سلام پھیلانے، مظلوم کی مدد کرنے اور قسم کھانے کے بعد کفارہ ادا کرنے کا حکم فرمایا تھا اور آنحضرت ﷺ نے ہمیں سونے کی انگوٹھیوں سے، چاندی میں پینے یا (فرمایا) چاندی کے برتن میں پینے سے، میاثر (زین یا کجاولے کے اوپر ریشم کا گدا کے استعمال کرنے سے) اور قسی (اطراف

لَبَسِ الْحَرِيرِ وَالذِّيَّاجِ وَالْإِسْتَبْرَقِ.

مصر میں تیار کیا جانے والا ایک کپڑا جس میں ریشم کے دھاگے بھی استعمال ہوتے تھے) کے استعمال کرنے سے اور ریشم، دیباچ اور استبرق پینے سے منع فرمایا تھا۔

أخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ فِي : ۷۴ - كِتَابُ الْأَشْرَبَةِ : ۲۸ - بَابُ آنِيَةِ الْفِضَّةِ.

۱۳۳۹ - حَدِيثٌ حُدَيْفَةَ . عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى ، أَنَّهُمْ كَانُوا عِنْدَ حُدَيْفَةَ ، فَاسْتَسْقَى ، فَسَقَاهُ مَجُوسِيٌّ . فَلَمَّا وَضَعَ الْقَدَاحَ فِي يَدِهِ رَمَاهُ بِهِ ، وَقَالَ : لَوْ لَا أَنِّي نَهَيْتُهُ غَيْرَ مَرَّةٍ وَلَا مَرَّتَيْنِ . كَأَنَّهُ يَقُولُ لَمْ أَفْعَلْ هَذَا . وَلَكِنِّي سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ «لَا تَلْبَسُوا الْحَرِيرَ وَلَا الذِّيَّاجَ وَلَا تَشْرَبُوا فِي آنِيَةِ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ ، وَلَا تَأْكُلُوا فِي صِحَافِهَا ، فَإِنَّهَا لَهُمْ فِي الدُّنْيَا وَلَنَا فِي الْآخِرَةِ» .

۱۳۳۹ - حضرت عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ نے بیان کیا کہ ہم لوگ حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہما کی خدمت میں موجود تھے۔ انہوں نے پانی مانگا تو ایک مجوسی نے ان کو پانی (چاندی کے پیالے میں) لا کر دیا۔ جب اس نے پیالہ ان کے ہاتھ میں دیا تو انہوں نے پیالہ کو اس پر پھینک مارا اور کہا اگر میں نے اسے بارہا اس سے منع نہ کیا ہوتا کہ چاندی سونے کے برتن میں مجھے نہ دیا کرو) آگے وہ یہ فرمانا چاہتے تھے کہ تو میں اس سے یہ معاملہ نہ کرتا۔ لیکن میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے کہ ریشم و دیباچ نہ پہنو اور نہ سونے چاندی کے برتن میں کچھ پیو اور نہ ان کی پیلیٹوں میں کچھ کھاؤ۔ کیونکہ یہ چیزیں ان (کفار کے لئے) دنیا میں ہیں اور ہمارے لئے آخرت میں ہیں۔

أخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ فِي : ۷۰ - كِتَابُ الْأَطْعَمَةِ : ۲۹ - بَابُ الْأَكْلِ فِي إِنْاءٍ مَفْضُضٍ .

۱۳۴۰ - حَدِيثٌ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا ، أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَأَى حُلَّةَ سَيِّرَاءَ عِنْدَ بَابِ الْمَسْجِدِ ، فَقَالَ : يَا رَسُولَ اللَّهِ! لَوْ اشْتَرَيْتَ هَذِهِ فَلَبِستَهَا يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَلَلْوَفْدِ إِذَا قَدِمُوا عَلَيْكَ! فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : «إِنَّمَا يَلْبَسُ هَذِهِ مَنْ لَا خَلْقَ لَهُ فِي الْآخِرَةِ» .

۱۳۴۰ - حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے (ریشم) کا دھاری دار جوڑا مسجد نبوی کے دروازے پر فروخت ہوتا دیکھا تو کہنے لگے یا رسول اللہ بہتر ہو اگر آپ اسے خرید لیں اور جمعہ کے دن اور وفود جب آپ کے پاس آئیں، تو ان کی ملاقات کے لئے آپ اسے پہنا کریں۔ اس پر آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ اسے تو وہی پہن سکتا ہے جس کا آخرت میں کوئی حصہ نہ ہو۔ اس کے بعد رسول اللہ ﷺ کے پاس اسی طرح کے کچھ جوڑے آئے تو اس میں سے ایک جوڑا آپ نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو عطا فرمایا۔ انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ مجھے یہ جوڑا

ثُمَّ جَاءَتْ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ ، مِنْهَا

پنارہے ہیں حالانکہ اس سے پہلے عطار کے جوڑے کے بارے میں آپ نے کچھ ایسا فرمایا تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میں نے اسے تمہیں خود پہننے کے لئے نہیں دیا ہے۔ چنانچہ حضرت عمرؓ نے اسے اپنے ایک مشرک بھائی کو پہنا دیا جو کئے میں رہتا تھا۔

حُلِّلَ. فَأَعْطَى عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ مِنْهَا حُلَّةً. فَقَالَ عُمَرُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! كَسَوْتَنِيهَا، وَقَدْ قُلْتَ فِي حُلَّةِ عَطَّارٍ مَا قُلْتَ! قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِنِّي لَمْ أَكْسُكَهَا لِتَلْبَسَهَا» فَكَسَاهَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَحَالَهُ، بِمَكَّةَ، مُشْرِكًا.

۱۱- کتاب الجمعة : ۷- باب يلبس أحسن ما يجد.

۱۳۴۱- حدیث عُمَرُ: عَنْ أَبِي عَثْمَانَ النَّهْدِيِّ، قَالَ: أَتَانَا كِتَابُ عُمَرَ مَعَ عَثْبَةَ بْنِ فَرْقَدٍ، بِأَذْرِيحَانَ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ، نَهَى عَنِ الْحَرِيرِ إِلَّا هَكَذَا؛ وَأَشَارَ بِإِصْبَعَيْهِ اللَّتَيْنِ تَلْيَانِ الْإِبْهَامِ، قَالَ: فِيمَا عَلِمْنَا، أَنَّهُ يَعْنِي الْأَعْلَامَ.

۱۳۴۱- ابو عثمان ہندی بیان کرتے ہیں کہ ہمارے پاس حضرت عمرؓ کا مکتوب آیا۔ ہم اس وقت حضرت عتبہ بن فرقہؓ کے ساتھ آذربجان میں تھے۔ (مکتوب میں تحریر تھا کہ) ”رسول اللہ ﷺ نے ریشم کے استعمال سے (مروں کو) منع کیا ہے سوائے اتنے کے، اور آنحضرت ﷺ نے انگوٹھے کے قریب کی اپنی دونوں انگلیوں کے اشارے سے اس کی مقدار بتائی۔“ ابو عثمان ہندی نے بیان کیا کہ ہماری سمجھ میں آنحضور ﷺ کی مراد اس سے (کپڑے وغیرہ پر ریشم کے) پھول بوٹے بنانے سے تھی۔

۲۵- کتاب اللباس : ۷۷- باب لبس الحرير وافتراشه للرجال وقد ما يجوز منه.

۱۳۴۲- حضرت علیؓ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے مجھے ایک ریشمی حلہ ہدیہ میں دیا تو میں نے اسے پہن لیا۔ لیکن جب غصے کے آثار روئے مبارک پر دیکھے تو اسے اپنی (خاندان کی) عورتوں میں پھاڑ کر تقسیم کر دیا۔

۱۳۴۲- حدیث عَلِيِّ ﷺ، قَالَ: أَهْدَى إِلَيَّ النَّبِيُّ ﷺ، حُلَّةً سِيرَاءً فَلَبَسْتُهَا، فَرَأَيْتُ الْغَضَبَ فِي وَجْهِهِ، فَشَقَقْتُهَا بَيْنَ نِسَائِي.

۵۱- کتاب الهبة : ۲۷- باب هدية ما يكره لبسه.

۱۳۴۳- حضرت انسؓ روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا جو مرد ریشمی لباس دنیا میں پہنے گا وہ آخرت میں

۱۳۴۳- حدیث أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: «مَنْ لَبَسَ الْحَرِيرَ فِي مَخْطَمَةٍ دَلَالٍ وَبُرَابِينٍ سَمَزِينٍ مُتَنَوِّعٍ وَمَمْفَرَدٍ كَتَبَ بِرِ مَشْتَمَلٍ مَفْتٍ أَنْ لَائِنٍ مَكْتَبَةٍ

الدُّنْيَا فَلَنْ يَلْبَسَهُ فِي الْآخِرَةِ».

اس کو ہرگز نہیں پہن سکے گا۔

أخرجه البخاري في : ۷۷- كتاب اللباس : ۲۵- باب لبس الحرير وافتراشه للرجال
وقدر ما يجوز منه.

www.KitaboSunnat.com

۳۳۳- حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک ریشم کی قباحت میں دی گئی۔ اسے آپ نے پہنا اور نماز پڑھی لیکن آپ جب نماز سے فارغ ہوئے تو بڑی تیزی کے ساتھ اسے اتار دیا۔ گویا آپ اسے پہن کر ناگواری محسوس کر رہے تھے۔ پھر آپ نے فرمایا یہ پرہیزگاروں کے لائق نہیں ہے۔

۱۳۴۴- حدیث عقبہ بن عامر ، قَالَ : أَهْدِي إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَرُوجُ حَرِيرٍ ، فَلَبَسَهُ فَصَلَّى فِيهِ ، ثُمَّ أَنْصَرَفَ فَتَزَعَّهُ نَزْعًا شَدِيدًا كَأَلْكَارِهِ لَهُ. وَقَالَ : «الْأَيُّ يَنْبَغِي هَذَا لِلْمُتَّقِينَ».

أخرجه البخاري في : ۸- كتاب الصلاة : ۱۶- باب من صلى في فروج حرير ثم نزعه.

(۳) خارش وغیرہ کسی عذر کی بنا پر مرد ریشم

(۳) باب إباحة لبس الحرير للرجل

پہن سکتا ہے

إذا كان به حكة أو نحوها

۳۳۵- حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ اور حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کو خارش کے مرض کی وجہ سے جو ان دونوں کو لائق ہو گئی تھی۔ ریشم کی اجازت دے دی تھی۔

۱۳۴۵- حدیث أنس ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ ، رَخَّصَ لِعَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ وَالزُّبَيْرِ فِي قَمِيصٍ مِنْ حَرِيرٍ ، مِنْ حَكَّةٍ كَانَتْ بِهِمَا.

أخرجه البخاري في : ۵۶- كتاب الجهاد : ۹۱- باب الحرير في الحرب.

(۵) یمن کی چادروں کی فضیلت

(۵) باب فضل لباس ثياب الحبرة

۳۳۶- قتادہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کس طرح کا کپڑا زیادہ پسند تھا؟ بیان کیا کہ جبرہ کی سبز یمنی چادر۔

۱۳۴۶- حدیث أنس. عَنْ قَتَادَةَ ، قَالَ : قُلْتُ لَهُ : أَيُّ الثِّيَابِ كَانَ أَحَبَّ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ؟ قَالَ : الْحِبْرَةُ.

أخرجه البخاري في : ۷۷- كتاب اللباس : ۸- باب البرود والحبرة والشملة.

(۶) موٹا جھوٹا کپڑا پہن لینا اور تواضع کرنے کا

(۶) باب التواضع في اللباس والاقتصار

بیان لباس میں

على الغليظ منه ، واليسير من اللباس

والفراش وغيرهما ، وجواز

لبس الثوب الشعر وما فيه من أعلام

۱۳۴۷- حدیث عائشة. عَنْ أَبِي بُرْدَةَ، قَالَ: أَخْرَجَتْ إِلَيْنَا عَائِشَةَ كِسَاءً وَإِزَارًا غَلِيظًا؛ فَقَالَتْ: قُبِضَ رُوحُ النَّبِيِّ ﷺ فِي هَذَيْنِ.

۱۳۴۷- حضرت ابو بردہ کہتے ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے ہمیں ایک موٹی کسلی (کساء) اور ایک موٹی ازار نکال کر دکھائی اور کہا کہ رسول اللہ ﷺ کی روح ان ہی دو کپڑوں میں قبض ہوئی تھی۔

أخرجه البخاري في: ۷۷- كتاب اللباس: ۱۹- باب الأكسية والخمائن.

(۷) باب جواز اتخاذ الأنماط

۱۳۴۸- حدیث جابر رضی اللہ عنہ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «هَلْ لَكُمْ مِنْ أَنْمَاطٍ؟» قُلْتُ: وَأَنْتِي يَكُونُ لَنَا الْأَنْمَاطُ؟ قَالَ: «أَمَا إِنَّهُ سَيَكُونُ لَكُمْ الْأَنْمَاطُ» فَأَنَا أَقُولُ لَهَا (يَعْنِي امْرَأَتَهُ) أَخْرَجِي عَنِّي أَنْمَاطِكِ. فَتَقُولُ: أَلَمْ يَقُلِ النَّبِيُّ ﷺ: «إِنَّهَا سَتَكُونُ لَكُمْ الْأَنْمَاطُ» فَأَدْعُهَا.

۱۳۴۸- حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ (ان کی شادی کے موقع پر) نبی کریم ﷺ نے دریافت فرمایا کہ تمہارے پاس قالین ہیں؟ میں نے عرض کیا ہمارے پاس قالین کھلیں؟ (ہم غریب لوگ ہیں) اس پر آنحضرت ﷺ نے فرمایا یاد رکھو ایک وقت آئے گا کہ تمہارے پاس عمدہ عمدہ قالین ہوں گے۔ اب جب میں اس سے (اپنی بیوی سے) کہتا ہوں کہ اپنے قالین ہٹالے تو وہ کہتی ہے کہ کیا نبی کریم ﷺ نے تم سے نہیں فرمایا تھا کہ ایک وقت آئے گا جب تمہارے پاس قالین ہوں گے، چنانچہ میں انہیں وہیں رہنے دیتا ہوں۔ (اور چپ ہو جاتا ہوں)

أخرجه البخاري في: ۶۱- كتاب المناقب: ۲۵- باب علامات النبوة في الإسلام.

(۹) غرور سے کپڑا لگانا حرام ہے

(۹) باب تحريم جر الثواب خيلاء، وبيان

حد ما يجوز إرخاؤه إليه وما يستحب

۱۳۴۹- حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ اس کی طرف (قیامت کے دن) نظر رحمت نہیں کرے گا جو اپنا کپڑا تکبر و غرور کے سبب سے زمین پر گھسیٹ کر چلا ہے۔

۱۳۴۹- حدیث ابن عمر رضی اللہ عنہما، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ، قَالَ: «لَا يَنْظُرُ اللَّهُ إِلَى مَنْ جَرَّ ثَوْبَهُ خِيَلَاءً».

أخرجه البخاري في: ۷۷- كتاب اللباس: ۱- باب قول الله تعالى - قل من حرم زينة الله التي أخرج لعباده -.

۱۳۵۰- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ

۱۳۵۰- حدیث ابی ہریرة، أَنَّ رَسُولَ

نے فرمایا جو شخص اپنا تمند غرور کی وجہ سے گھسیٹتا ہے، اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کی طرف نظر بھی نہیں کرے گا۔

اللہ ﷻ، قَالَ: «لَا يَنْظُرُ اللَّهُ، يَوْمَ الْقِيَامَةِ، إِلَى مَنْ جَرَّ إِزَارَهُ بَطْرًا».

أخرجه البخاري في : ۷۷- كتاب اللباس : ۵- باب من جر ثوبه من الخيلاء.

(۱۰) کپڑوں وغیرہ پر اترا نایا اکڑ کر چلنا حرام ہے

(۱۰) باب تحريم التبخر في المشي

مع إعجابه بشيابه

۳۵۱- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ابو القاسم رضی اللہ عنہ نے فرمایا (بنی اسرائیل میں) ایک شخص ایک جوڑا پن کر کبرو غرور میں سرمست سر کے بالوں میں کنگھی کئے ہوئے اکڑ کر اترا تا جا رہا تھا کہ اللہ تعالیٰ نے اسے زمین میں دھنسا دیا اب وہ قیامت تک اس میں تڑپتا رہے گا یا دھنستا جائے گا۔

۱۳۵۱- حديث أبي هريرة، قَالَ: قَالَ أَبُو الْقَاسِمِ رضی اللہ عنہ: «بَيْنَمَا رَجُلٌ يَمْشِي فِي حُلَّةٍ تُعْجِبُهُ نَفْسُهُ، مُرَجِّلٌ جُمَّتَهُ، إِذْ خَسَفَ اللَّهُ بِهِ، فَهُوَ يَتَجَلَّجَلُ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ».

أخرجه البخاري في : ۷۷- كتاب اللباس : ۵- باب من جر ثوبه من الخيلاء.

(۱۱) سونے کی انگوٹھی پھینک دینے کا بیان

(۱۱) باب في طرح خاتم الذهب

۳۵۲- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سونے کی انگوٹھی کے پسنے سے مردوں کو منع فرمایا تھا۔

۱۳۵۲- حديث أبي هريرة رضی اللہ عنہ، عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم، أَنَّهُ نَهَى عَنْ خَاتَمِ الذَّهَبِ.

أخرجه البخاري في : ۷۷- كتاب اللباس : ۴۵- باب خواتيم الذهب.

۳۵۳- حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سونے کی ایک انگوٹھی بنوائی اور آپ اسے پنتے تھے، اس کا گنبد ہتھیلی کے حصے کی طرف رکھتے تھے۔ پھر لوگوں نے بھی ایسی انگوٹھیاں بنوالیں۔ اس کے بعد ایک دن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر بیٹھے اور اپنی انگوٹھی اتا روی اور فرمایا کہ میں اسے پنتا تھا اور اس کا گنبد اندر کی جانب رکھتا تھا۔ پھر آپ نے اسے اتار کر پھینک دیا اور فرمایا کہ اللہ کی قسم میں اب اسے کبھی نہیں پسنوں گا۔ پس لوگوں نے بھی اپنی انگوٹھیاں اتار کر پھینک دیں۔

۱۳۵۳- حديث ابن عمر رضي الله عنهما، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ، إِصْطَنَعَ خَاتَمًا مِنْ ذَهَبٍ، وَكَانَ يَلْبَسُهُ، فَيَجْعَلُ فَصَّهُ فِي بَاطِنِ كَفِّهِ. فَصَنَعَ النَّاسُ. ثُمَّ إِنَّهُ جَلَسَ عَلَى الْمَنْبَرِ فَنَزَعَهُ، فَقَالَ: «إِنِّي كُنْتُ أَلْبَسُ هَذَا الْخَاتَمَ وَأَجْعَلُ فَصَّهُ مِنْ دَاخِلٍ» فَرَمَى بِهِ. ثُمَّ قَالَ: «وَإِلَّا لَأَلْبَسُهُ أَبَدًا» فَنَبَذَ النَّاسُ خَوَاتِيمَهُمْ.

أخرجه البخاري في: ۸۳- كتاب الأيمان والنذور : ۶- باب من حلف على الشيء وإن لم يُحلف.

(۱۲) باب لبس النبي ﷺ

(۱۲) نبی ﷺ نے چاندی کی انگوٹھی پہنی جس

پر محمد رسول اللہ نقش تھا آپ ﷺ کے بعد
خلفائے راشدین نے استعمال کی

خاتماً من ورق نقشه محمد رسول الله
ولبس الخلفاء له من بعده

۱۳۵۴- حضرت ابن عمرؓ نے بیان کیا کہ رسول کریم ﷺ نے چاندی کی ایک انگوٹھی بنوائی۔ وہ انگوٹھی آپ کے ہاتھ میں وفات تک رہی۔ پھر آپ کے بعد حضرت ابو بکرؓ کے ہاتھ میں ان کے بعد حضرت عمرؓ کے ہاتھ میں ان کے بعد حضرت عثمانؓ کے ہاتھ میں رہتی تھی لیکن ان کے زمانہ میں وہ اریس کے کنویں میں گر گئی۔ اس کا نقش ”محمد رسول اللہ“ تھا۔

۱۳۵۴- حدیث ابنِ عَمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا ، قَالَ : اتَّخَذَ رَسُولُ اللهِ ﷺ ، خَاتَمًا مِنْ وَرَقٍ ، وَكَانَ فِي يَدِهِ ، ثُمَّ كَانَ ، بَعْدُ ، فِي يَدِ أَبِي بَكْرٍ ، ثُمَّ كَانَ ، بَعْدُ ، فِي يَدِ عُمَرَ ، ثُمَّ كَانَ ، بَعْدُ ، فِي يَدِ عَثْمَانَ ، حَتَّى وَقَعَ ، بَعْدُ فِي بَيْتِ أَرِيْسٍ . نَقْشُهُ (مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللهِ) .

أخرجه البخاري في : ۷۷- كتاب اللباس : ۵۰- باب نقش الخاتم.

۱۳۵۵- حضرت انسؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک انگوٹھی بنوائی اور فرمایا کہ ہم نے ایک انگوٹھی بنوائی ہے اس پر لفظ (محمد رسول اللہ) کندہ کرایا ہے اس لیے کوئی شخص انگوٹھی پر یہ نقش کندہ نہ کرائے۔ حضرت انسؓ نے بیان کیا کہ جیسے اس انگوٹھی کی چمک آنحضرت ﷺ کی جھنگلیا میں اب بھی میں دیکھ رہا ہوں۔

۱۳۵۵- حدیث أنسِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ ، قَالَ : صَنَعَ النَّبِيُّ ﷺ ، خَاتَمًا ، قَالَ : «إِنَّا اتَّخَذْنَا خَاتَمًا ، وَنَقَشْنَا فِيهِ نَقْشًا فَلَا يَنْقُشُ عَلَيْهِ أَحَدٌ» قَالَ : فَإِنِّي لَأَرَى بَرِيقَهُ فِي خِنْصَرِهِ .

أخرجه البخاري في : ۷۷- كتاب اللباس : ۵۱- باب الخاتم في الخنصر.

(۱۳) عجم کی طرف خطوط لکھنے کے وقت نبی

ﷺ کا انگوٹھی بنانا

(۱۳) باب في اتخاذ النبي ﷺ خاتماً لما

أراد أن يكتب إلى العجم

۱۳۵۶- حضرت انس بن مالکؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے (کسی بادشاہ کے نام دعوت اسلام دینے کے لئے) ایک خط لکھا۔ یا لکھنے کا ارادہ کیا۔ تو آپ سے کہا گیا

۱۳۵۶- حدیث أنسِ بْنِ مَالِكٍ ، قَالَ : كَتَبَ النَّبِيُّ ﷺ ، كِتَابًا ، أَوْ أَرَادَ أَنْ يَكْتُبَ ، فَقِيلَ لَهُ : إِنَّهُمْ لَا يَفْقَرُونَ كِتَابًا

إِلَّا مَحْتُمًا. فَاتَّخَذَ خَاتَمًا مِنْ فِضَّةٍ ،
نَقَشَهُ (مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ) كَأَنِّي أَنْظَرُ إِلَيْ
بِيَاضِهِ فِي يَدِهِ.

کہ وہ بغیر مہر کا خط نہیں پڑھتے۔ (یعنی بے مہر کے خط کو مستند
نہیں سمجھتے) تب آپ ﷺ نے چاندی کی انگوٹھی بنوائی۔
جس میں ”محمد رسول اللہ“ کندہ تھا۔ گویا میں (آج بھی) آپ
ﷺ کے ہاتھ میں اس کی سفیدی دیکھ رہا ہوں۔

أَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ فِي : ۳ - كِتَابُ الْعِلْمِ : ۷ - بَابُ مَا يَذْكَرُ فِي الْمَنَاقِلِ ، وَكِتَابُ أَهْلِ
الْعِلْمِ بِالْعِلْمِ إِلَى الْبِلْدَانِ.

(۱۴) بَابُ فِي طَرَحِ الْخَوَاتِمِ

(۱۴) انگوٹھیاں پھینکنے کا بیان

۱۳۵۷ - حَدِيثُ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ،
أَنَّهُ رَأَى فِي يَدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ ، خَاتَمًا
مِنْ وَرَقٍ ، يَوْمًا وَاحِدًا. ثُمَّ إِنَّ النَّاسَ
اصْطَنَعُوا الْخَوَاتِمَ مِنْ وَرَقٍ وَكَبَسُوهَا
فَطَرَحَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ خَاتَمَهُ ، فَطَرَحَ
النَّاسُ خَوَاتِمَهُمْ.

۳۵۷ - حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ انہوں
نے نبی کریم ﷺ کے ہاتھ میں ایک دن چاندی کی انگوٹھی
دیکھی پھر دوسرے لوگوں نے بھی چاندی کی انگوٹھیاں بنوائی
شروع کر دیں اور پہننے لگے تو آنحضرت ﷺ نے اپنی انگوٹھی
پھینک دی اور دوسرے لوگوں نے بھی اپنی انگوٹھیاں پھینک
دی۔

أَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ فِي : ۷۷ - كِتَابُ اللَّبَاسِ : ۴۷ - بَابُ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ.

(۱۹) بَابُ إِذَا انْتَعَلَ فَلْيَبْدَأْ بِالْيَمِينِ

(۱۹) جو تاپہنتے وقت پہلے واہنا جو تاپہنے اور

وَإِذَا خَلَعَ فَلْيَبْدَأْ بِالشَّمَالِ

اتارتے وقت پہلے بائیں اتارے

۱۳۵۸ - حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ، أَنَّ
رَسُولَ اللَّهِ ﷺ ، قَالَ : « إِذَا انْتَعَلَ أَحَدُكُمْ
فَلْيَبْدَأْ بِالْيَمِينِ ، وَإِذَا نَزَعَ فَلْيَبْدَأْ بِالشَّمَالِ ،
لِتَكُنَّ الْيَمْنَى أَوْ لَهْمَا تَنْعَلُ وَآخِرُهُمَا تَنْزَعُ ».

۳۵۸ - حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ
نے فرمایا ”جب تم میں کوئی شخص جو تاپہنے تو دائیں طرف
سے شروع کرے اور جب اتارے تو بائیں طرف سے اتارے
تاکہ دائیں جانب پہننے میں اول ہو اور اتارنے میں آخر ہو۔“

أَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ فِي : ۷۷ - كِتَابُ اللَّبَاسِ : ۳۹ - بَابُ يَنْزِعُ نَعْلَ الْيَسْرَى.

۱۳۵۹ - حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ ، أَنَّ رَسُولَ
اللَّهِ ﷺ ، قَالَ : « لَا يَمْسِسِي أَحَدُكُمْ فِي

۳۵۹ - حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ
نے فرمایا ”تم میں کوئی شخص صرف ایک پاؤں میں جو تاپہنے کر

نَعْلٍ وَاحِدَةٍ. لِيُخْفِيَهَا أَوْ لِيُنْعِلَهُمَا جَمِيعًا»۔
 نہ چلے۔ یادو نوں پاؤں ننگے رکھے یادو نوں میں جو تاپنے۔“

أخرجه البخاري في : ۷۷- كتاب اللباس : ۴۰- باب لا يمشي في نعل واحدة.

(۲۲) باب في إباحة الاستلقاء ووضع إحدى الرجلين على الأخرى
 مسجد میں پاؤں کے اوپر پاؤں رکھ کر چٹ
 لیٹنا جائز نہیں ہے

۱۳۶۰- حَدِيثُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زَيْدٍ ، أَنَّهُ رَأَى رَسُولَ اللَّهِ ﷺ ، مُسْتَلْقِيًا فِي الْمَسْجِدِ ، وَأَضِعًا إِحْدَى رِجْلَيْهِ عَلَى الْأُخْرَى.

۱۳۶۰- حضرت عبداللہ بن زید بن عاصم مازنی رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو چٹ لیٹے ہوئے دیکھا۔ آپ اپنا ایک پاؤں دوسرے پر رکھے ہوئے تھے۔

أخرجه البخاري في : ۸- كتاب الصلاة : ۸۵- باب الاستلقاء في المسجد ومد الرجل.

(۲۳) باب النهي عن التزعفر للرجال
 مرد کو زعفران لگانا اور زعفران رنگا کپڑا

پہننا منع ہے

۱۳۶۱- حَدِيثُ أَنَسٍ ، قَالَ : نَهَى النَّبِيُّ ﷺ ، أَنْ يَتَزَعَفَرَ الرَّجُلُ.

۱۳۶۱- حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع فرمایا کہ کوئی مرد زعفران کے رنگ کا استعمال کرے۔

أخرجه البخاري في : ۷۷- كتاب اللباس : ۳۳- باب التزعفر للرجال.

(۲۵) باب في مخالفة اليهود في الصبغ
 خضاب لگا کر یہودی مخالفت کرنے کا حکم

۱۳۶۲- حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ، قَالَ : إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ ، وَالنَّصَارَى لَا يَصْبِغُونَ ، فَخَالَفُوهُمْ».

۱۳۶۲- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، یہود و نصاریٰ (دڑھی وغیرہ) میں خضاب نہیں لگاتے، تم لوگ اس کے خلاف طریقہ اختیار کرو (یعنی خضاب لگایا کرو)

أخرجه البخاري في : ۶۰- كتاب الأنبياء : ۵۰- باب ما ذكر عن بني إسرائيل.

(۲۶) باب لا تدخل الملائكة بيتاً
 جس گھر میں کتابیا تصویر ہو اس گھر میں

فرشتے داخل نہیں ہوتے
 فيه كلب ولا صورة

۱۳۶۰- چٹ لیٹ کر ایک پاؤں دوسرے پر رکھنے کی ممانعت بھی آئی ہے۔ ممانعت اس صورت میں ہے جب شرم گاہ بے پردہ ہونے کا خطرہ ہو۔ اگر کوئی شخص ستر پوشی کا پورا اہتمام کرتا ہے تو پھر اس طرح چٹ لیٹ کر سونے میں کوئی مضائقہ نہیں ہے۔ (راز)

۱۳۶۳- حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ نے فرمایا کہ فرشتے اس گھر میں داخل نہیں ہوتے جس میں کتے ہوں اور اس میں بھی نہیں جس میں مورت ہو۔

۱۳۶۳- حَدِيثُ أَبِي طَلْحَةَ ، قَالَ : سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ ، يَقُولُ : «لَا تَدْخُلُ الْمَلَائِكَةُ بَيْتًا فِيهِ كَلْبٌ وَلَا صُورَةٌ تَمَائِيلٌ».

أخرجه البخاري في : ۵۹- كتاب بدء الخلق : ۷- باب إذا قال أحدكم آمين والملائكة في السماء.

۱۳۶۴- بسر بن سعید نے بیان کیا اور ان سے حضرت زید بن خالد جھنی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا اور (راوی حدیث) بسر بن سعید کے ساتھ عبید اللہ خولانی بھی روایت حدیث میں شریک ہیں جو کہ نبی کریم ﷺ کی زوجہ مطہرہ حضرت میمونہ کی پرورش میں تھے۔ ان دونوں سے حضرت زید بن خالد رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ مجھ سے ابو طلحہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا فرشتے اس گھر میں نہیں داخل ہوتے جس میں (جاندار کی) تصویر ہو۔ بسر نے بیان کیا کہ پھر زید بن خالد بیمار پڑے اور ہم ان کی عیادت کے لئے ان کے گھر گئے۔ گھر میں ایک پردہ پڑا ہوا تھا اور اس پر تصویریں بنی ہوئی تھیں۔ میں نے عبید اللہ خولانی سے کہا کیا انہوں نے ہم سے تصویروں کے متعلق ایک حدیث نہیں بیان کی تھی؟ عبید اللہ خولانی نے بتایا کہ حضرت زید رضی اللہ عنہ نے یہ بھی کہا تھا کہ کپڑے پر اگر نقش و نگار ہوں (جاندار کی تصویر نہ ہو) تو وہ اس حکم سے الگ ہے۔ کیا آپ نے حدیث کا یہ حصہ نہیں سنا تھا؟ میں نے کہا کہ نہیں۔ عبید اللہ نے بتایا کہ ہاں! حضرت زید نے یہ بھی بیان کیا تھا۔

۱۳۶۴- حَدِيثُ أَبِي طَلْحَةَ. عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ ، أَنَّ زَيْدَ بْنَ خَالِدِ الْجُهَنِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا ، حَدَّثَهُ ، وَمَعَ بُسْرِ بْنِ سَعِيدِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ الْخَوْلَانِيُّ ، الَّذِي كَانَ فِي حَجْرِ مَيْمُونَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ، زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ ، حَدَّثَهُمَا زَيْدُ بْنُ خَالِدٍ أَنَّ أَبَا طَلْحَةَ حَدَّثَهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ ، قَالَ : «لَا تَدْخُلُ الْمَلَائِكَةُ بَيْتًا فِيهِ كَلْبٌ وَلَا صُورَةٌ» قَالَ بُسْرٌ : فَمَرَضَ زَيْدُ بْنُ خَالِدٍ ، فَعُدْنَا لَهُ فَإِذَا نَحْنُ فِي بَيْتِهِ بَسْتَرٍ فِيهِ تَصَاوِيرٌ ، فَقُلْتُ لِعَبِيدِ اللَّهِ الْخَوْلَانِيِّ : أَلَمْ يُحَدِّثْنَا فِي التَّصَاوِيرِ؟ فَقَالَ : إِنَّهُ قَالَ : إِلَّا رَقْمٌ فِي ثَوْبٍ ، أَلَا سَمِعْتَهُ؟ قُلْتُ : لَا. قَالَ : بَلَى، قَدْ ذَكَرَهُ.

☆ حضرت زید بن سہل انصاری رضی اللہ عنہ کی کنیت ابو طلحہ تھی۔ بیعت عقبہ میں بھی شریک ہوئے۔ بدر اور دیگر غزوات میں بھی شریک رہے۔ لشکر میں ابو طلحہ کی آواز سن کر نبی اکرم ﷺ نے فرمایا یہ ایک جماعت سے بہتر ہے۔ ۳۱ ہجری کو وفات پائی۔ اہل بصرہ کہتے ہیں کہ آپ سمندر میں سوار ہوئے اور وفات پا گئے تھے۔

۱۳۶۴- امام نووی نے لکھا ہے اور جمہور علماء کا یہی قول ہے کہ ہر وہ کپڑا لینا حرام ہے جس پر حیوان کی تصویر ہو اور اسے پہنا جاتا ہو مثلاً لباس گیزی، لٹکانے والا پردہ جس کی توہین نہیں ہوتی۔ ہاں اگر ایسی چیز میں ہے جس کی توہین ہوتی ہے مثلاً بچھونا جسے روندنا جاتا ہے تکیہ وغیرہ تو اس کا لینا حرام نہیں۔ لیکن یہ بھی اس گھر میں فرشتوں کے داخلہ کے لیے رکوث بنتا ہے اس میں کوئی فرق نہیں کہ اس چیز کا سایہ ہو یا نہ ہو۔ (مرتب)

أخرجه البخاري في: ۵۹- كتاب بدء الخلق: ۷- باب إذا قال أحدكم آمين والملائكة في السماء.

۱۳۶۵- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ رسول کریم ﷺ سفر (غزوہ تبوک) سے تشریف لائے تو میں نے اپنے گھر کے ساتبن پر ایک پردہ لٹکا دیا تھا۔ اس پر تصویریں تھیں۔ جب آپ نے دیکھا تو اسے کھینچ کے پھینک دیا اور فرمایا کہ قیامت کے دن سب سے زیادہ سخت عذاب میں وہ لوگ گرفتار ہوں گے جو اللہ کی مخلوق کی طرح خود بھی بناتے ہیں۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ پھر میں نے پھاڑ کر اس پردہ کی ایک یا دو تو شک بتلی۔

۱۳۶۵- حَدِيثُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: قَدِيمُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، مِنْ سَفَرٍ، وَقَدْ سَتَرْتُ بِقِرَامٍ لِي، عَلَى سَهْوَةٍ لِي، فِيهَا تَمَاثِيلُ. فَلَمَّا رَأَاهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، هَتَكَهُ، وَقَالَ: «أَشَدُّ النَّاسِ عَذَابًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ الَّذِينَ يُضَاهَوْنَ بِخَلْقِ اللَّهِ»، قَالَتْ: فَجَعَلْنَاهُ وَسَادَةً أَوْ وَسَادَتَيْنِ.

أخرجه البخاري في: ۷۷- كتاب اللباس: باب ما وطئ من التصاوير.

۱۳۶۶- ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ میں نے ایک گدا خرید جس پر مور تیں تھیں۔ رسول اللہ ﷺ کی نظر جو ہی اس پر پڑی، آپ دروازے پر ہی کھڑے ہو گئے اور اندر داخل نہیں ہوئے۔ میں نے آپ کے چہرہ مبارک پر ناپسندیدگی کے آثار دیکھے تو عرض کیا یا رسول اللہ! میں اللہ کی بارگاہ میں توبہ کرتی ہوں اور اس کے رسول ﷺ سے معافی مانگتی ہوں۔ فرمائیے مجھ سے کیا غلطی ہوئی ہے؟ آپ نے فرمایا، یہ گدا کیا ہے؟ میں نے کہا کہ میں نے یہ آپ ہی کے لئے خریدا ہے تاکہ آپ اس پر بیٹھیں اور اس سے ٹیک لگائیں۔ آپ نے فرمایا لیکن اس طرح کی مور تیں بنانے والے لوگ قیامت کے دن عذاب کئے جائیں گے۔ اور ان سے کہا جائے گا کہ تم لوگوں نے جس چیز کو بنایا اسے زندہ کر کے دکھاؤ۔ آپ نے یہ بھی فرمایا کہ جن گھروں میں مور تیں ہوتی ہیں (رحمت کے) فرشتے ان میں داخل نہیں ہوتے۔

۱۳۶۶- حَدِيثُ عَائِشَةَ، أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، أَنَّهَا اشْتَرَتْ نُمْرُقَةً فِيهَا تَصَاوِيرُ، فَلَمَّا رَأَاهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، قَامَ عَلَى الْبَابِ فَلَمْ يَدْخُلْهُ، فَعَرَفْتُ فِي وَجْهِهِ الْكَرَاهِيَةَ. فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَتُوبُ إِلَى اللَّهِ وَإِلَى رَسُولِهِ ﷺ، مَاذَا أَذْنَبْتُ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَا بَالُ هَذِهِ النُّمْرُقَةِ؟» قُلْتُ: اشْتَرَيْتُهَا لَكَ لِتَقْعُدَ عَلَيْهَا وَتَوَسَّدَهَا. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِنَّ أَصْحَابَ هَذِهِ الصُّورِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يُعَذَّبُونَ فَيَقَالُ لَهُمْ أَحْيُوا مَا خَلَقْتُمْ» وَقَالَ: «إِنَّ الْبَيْتَ الَّذِي فِيهِ الصُّورُ لَا تَدْخُلُهُ الْمَلَائِكَةُ».

أخرجه البخاري في: ۳۴- كتاب البيوع: ۴۰- باب التجارة فيما يكره لبسه للرجال والنساء.

۱۳۶۷- حدیث عبدِ اللہ بنِ عمرَ رضی اللہ عنہما ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ ، قَالَ : «إِنَّ الَّذِينَ يَصْنَعُونَ هَذِهِ الصُّورَ يُعَذَّبُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ، يُقَالُ لَهُمْ أَحْيَاوَا مَا خَلَقْتُمْ».

۱۳۶۷- حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”جو لوگ یہ صورتیں بناتے ہیں انہیں قیامت کے دن عذاب کیا جائے گا کہ جس کو تم نے بنایا اب اس میں جان بھی ڈالو۔“

أخرجه البخاري في : ۷۷- كتاب اللباس : ۸۹- باب عذاب المصورين يوم القيامة.

۱۳۶۸- حدیث عبدِ اللہ بنِ مسعودٍ ، قَالَ : سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ : «إِنَّ أَشَدَّ النَّاسِ عَذَابًا عِنْدَ اللّٰهِ ، يَوْمَ الْقِيَامَةِ ، الْمُصَوَّرُونَ».

۱۳۶۸- حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے نبی کریم ﷺ سے سنا۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا ”اللہ تعالیٰ کے ہاں قیامت کے دن تصویر بنانے والوں کو سخت سے سخت تر عذاب ہو گا۔“

أخرجه البخاري في : ۷۷- كتاب اللباس : ۸۹- باب عذاب المصورين يوم القيامة.

۱۳۶۹- حدیث ابنِ عباسٍ . عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي الْحَسَنِ ، قَالَ : كُنْتُ عِنْدَ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا ، إِذْ آتَاهُ رَجُلٌ ، فَقَالَ : يَا أَبَا عَبَّاسٍ ! إِنِّي إِنْسَانٌ إِنَّمَا مَعِيشَتِي مِنْ صَنَعَةِ يَدَيَّ ، وَإِنِّي أَصْنَعُ هَذِهِ التَّصَاوِيرَ . فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ : لَا أُحَدِّثُكَ إِلَّا مَا سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ : سَمِعْتُهُ يَقُولُ : «مَنْ صَوَّرَ صُورَةً فَإِنَّ اللَّهَ مُعَذِّبُهُ حَتَّى يَنْفَخَ فِيهَا الرُّوحَ ، وَلَيْسَ بِنَافِخٍ فِيهَا أَبَدًا» . فَرَبَا الرَّجُلُ رَبْوَةً شَدِيدَةً ، وَأَصْفَرَ وَجْهَهُ ، فَقَالَ : وَيْحَكَ ! إِنَّ أَيْتَ إِلَّا أَنْ تَصْنَعَ ، فَعَلَيْكَ بِهَذَا الشَّجَرِ ، كُلُّ شَيْءٍ لَيْسَ فِيهِ رُوحٌ .

۱۳۶۹- سعید بن ابوالحسن رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی خدمت میں حاضر تھا کہ ایک شخص ان کے پاس آیا اور کہا کہ اے ابو عباس! میں ان لوگوں میں سے ہوں جن کی روزی اپنے ہاتھ کی صنعت پر موقوف ہے اور میں یہ صورتیں بناتا ہوں۔ ابن عباس نے اس پر فرمایا کہ میں تمہیں صرف وہی بات بتاؤں گا جو میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنی ہے۔ انہوں نے کہا کہ میں نے آپ کو یہ فرماتے ہوئے سنا تھا کہ جس نے بھی کوئی صورت بنائی تو اللہ تعالیٰ اسے اس وقت تک عذاب کرتا رہے گا۔ جب تک وہ شخص اپنی صورت میں جان نہ ڈال دے اور وہ کبھی اس میں جان نہیں ڈال سکتا (یہ سن کر) اس شخص کا سانس چڑھ گیا اور چہرہ زرد پڑ گیا۔ حضرت ابن عباس نے فرمایا کہ افسوس! اگر تم صورتیں بنانا ہی چاہتے ہو تو ان درختوں کی اور ہر اس چیز کی جس میں جان نہیں ہے، صورتیں بنا سکتے ہو۔

أخرجه البخاري في : ۳۴- كتاب البيوع : ۱۰۳- باب بيع التصاوير التي ليس فيها روح وما يكره من ذلك.

۳۷۰- ابو زرعه رضي الله عنه نے بیان کیا کہ میں حضرت ابو ہریرہ رضي الله عنه کے ساتھ مدینہ منورہ میں (مروان بن حکم کے گھر میں) گیا تو انہوں نے چھت پر ایک مصور کو دیکھا جو تصویر بنا رہا تھا۔ انہوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی الله علیہ وسلم کو فرماتے سنا ہے کہ (اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے) اس شخص سے بڑھ کر ظالم اور کون ہو گا جو میری مخلوق کی طرح پیدا کرنے چلا ہے۔ اگر اسے یہ گھنڈ ہے تو اسے چاہیے کہ ایک دانہ پیدا کرے، ایک چوٹی پیدا کرے۔

۱۳۷۰- حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ. عَنْ أَبِي زُرْعَةَ ، قَالَ : دَخَلْتُ مَعَ أَبِي هُرَيْرَةَ دَارًا بِالْمَدِينَةِ ، فَرَأَى أَعْلَاهَا مَصُورًا. يُصَوِّرُ قَالَ : سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ ، يَقُولُ : «وَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنْ ذَهَبَ يَخْلُقُ كَخَلْقِي ، فَلْيَخْلُقُوا حَبَّةً ، وَلْيَخْلُقُوا ذَرَّةً».

أخرجه البخاري في : ۷۷- كتاب اللباس : ۹۰- باب نقض الصور.

(۲۸) وانت کاہار اونٹ کے گلے میں ڈالنے کی

(۲۸) باب كراهة قلادة الوتر في رقبة البعير

ممانعت

۳۷۱- حضرت ابو بشار انصاری رضي الله عنه نے بیان کیا کہ وہ ایک سفر میں رسول اللہ صلی الله علیہ وسلم کے ساتھ تھے۔ لوگ اپنی خواب گاہوں میں تھے کہ رسول اللہ صلی الله علیہ وسلم نے اپنا ایک قاصد (زید بن حارثہ رضي الله عنه) یہ اعلان کرنے کے لئے بھیجا کہ جس شخص کے اونٹ کی گردن میں تانت کا گنڈا ہو، یا یوں فرمایا کہ جو گنڈا (ہار) ہو، وہ اسے کٹ ڈالے۔

۱۳۷۱- حَدِيثُ أَبِي بَشِيرٍ الْأَنْصَارِيِّ ﷺ ، أَنَّهُ كَانَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ ، فِي بَعْضِ أَسْفَارِهِ ، وَالنَّاسُ فِي مَبِيَّتِهِمْ ، فَأَرْسَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ، رَسُولًا أَنْ «لَا يَبْقَيْنَ فِي رِقَبَةِ بَعِيرٍ قِلَادَةٌ مِنْ وَتَرٍ» أَوْ «قِلَادَةٌ إِلَّا قُطِعَتْ».

أخرجه البخاري في : ۵۶- كتاب الجهاد : ۱۳۹- باب ما قيل في الجرس ونحوه في أعناق الأبل.

☆ حضرت ابو بشار رضي الله عنه صحابی ہیں ان کے مشہور شاگرد عبد بن تیم اور ضمہ بن سعید ہیں۔

۳۷۱- امام ابن جوزی رحمہم اللہ فرماتے ہیں (جیسا کہ حافظ ابن حجر نے فتح الباری میں نقل کیا ہے) ووتر سے مراد تین قول ہیں۔ (۱) وہ لوگ اپنے اونٹوں کی گردنوں میں ریشم کی رسیاں لٹکاتے تھے تاکہ انہیں نظر نہ لگے آپ نے ان کے کانٹے کا حکم دیا کہ یہ رسیاں وغیرہ اللہ تعالیٰ کی تقدیر کو رد نہیں کر سکتیں۔ (۲) ان رسیوں کے لٹکانے سے اس لیے روکا گیا کیوں کہ دوڑ کے وقت جانور کا گلا بند ہو جاتا تھا اور وہ تکلیف محسوس کرتا تھا۔ اسی قول کو ابو عبید نے ترجیح دی ہے اور کہا ہے کہ اس لیے منع کیا کیونکہ جانور اس سے تکلیف اٹھاتا ہے اور اس کا سانس لینا اور چرنا مشکل ہو جاتا ہے بسا اوقات درخت سے لٹک جاتا ہے اور گلا گھونٹ دیا جاتا ہے۔ (۳) وہ لوگ ان رسیوں میں گھنٹیاں لٹکاتے تھے۔ اسی قول کو امام خطابی نے بیان کیا ہے اور امام بخاری کی ترویج بھی اسی طرف دلائی کرتی ہے۔ (مرتب)

(۳۰) باب جواز وشم الحيوان غير الآدمي
في غير الوجه وندبه في نعم الزكاة والحزبية

(۳۰) سوائے آدمی کے ہر جانور کو چہرے کے
علاوہ دلغ دینا درست ہے نیز زکوٰۃ اور جزئیہ کے
جانور داغنا مستحب ہے

۱۳۷۲- حضرت انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جب حضرت ام
سلیم رضی اللہ عنہا کے یہاں بچہ پیدا ہوا تو انہوں نے مجھ سے
کہا کہ انس اس بچے کو دیکھتے رہو، کوئی چیز اس کے پیٹ میں
نہ جائے اور جا کر نبی کریم ﷺ کو اپنے ساتھ لاؤ تاکہ آنحضرت
ﷺ اپنا جھوٹا اس کے منہ میں ڈالیں۔ چنانچہ میں آنحضرت
ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آنحضرت ﷺ اس وقت ایک
باغ میں تھے اور آپ کے جسم پر قبیلہ بنی حریث کی بنی ہوئی
چار خمیصہ حرمیشہ تھی اور آپ اس سواری پر نشان لگا رہے
تھے جس پر آپ فتح مکہ کے موقع پر سوار تھے۔

۱۳۷۲- حدیث انس رضی اللہ عنہ ، قَالَ : لَمَّا
وَلَدَتْ أُمُّ سَلِيمٍ ، قَالَتْ لِي : يَا أُنْسُ ! انْظُرْ
هَذَا الْغُلَامَ ، فَلَا يُصَيِّنُ شَيْئًا حَتَّى تَعْدُوَ بِهِ
إِلَى النَّبِيِّ ﷺ ، يُحْنِكُهُ . فَعَدَوْتُ بِهِ فَإِذَا
هُوَ فِي حَائِطٍ وَعَلَيْهِ خَمِيصَةٌ حَرِيثِيَّةٌ ،
وَهُوَ يَسِمُ الظَّهْرَ الَّذِي قَدِمَ عَلَيْهِ فِي الْفَتْحِ .

أخرجه البخاري في : ۷۷- كتاب اللباس : ۲۲- باب الخميصة السوداء.

(۳۱) قرع کی ممانعت

۱۳۷۳- حضرت عبداللہ بن عمر بیان کرتے تھے کہ میں نے
رسول کریم ﷺ سے سنا ہے آپ نے ”قرع“ سے منع فرمایا۔

۱۳۷۳- حدیث ابنِ عُمَرَ رضي الله
عنهما ، قَالَ : سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ ،
يَنْهَى عَنِ الْقَرَعِ .

أخرجه البخاري في : ۷۷- كتاب اللباس : ۷۲- باب القرع .

(۳۲) راستوں میں بیٹھنے کی ممانعت اور اگر

بیٹھا جائے تو ان کا حق ادا کیا جائے

(۳۲) باب النهي عن الجلوس في الطرقات

وإعطاء الطريق حقه

۱۳۷۴- حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم
ﷺ نے فرمایا راستوں پر بیٹھنے سے بچو۔ صحابہ نے عرض کیا کہ
ہم تو وہاں بیٹھنے پر مجبور ہیں۔ وہیں ہمارے بیٹھنے کی جگہ ہوتی
ہے کہ جہاں ہم باتیں کرتے ہیں۔ اس پر آپ نے فرمایا کہ اگر
وہاں بیٹھنے کی مجبوری ہی ہے تو راستے کا حق بھی ادا کرو۔ صحابہ

۱۳۷۴- حدیث أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ
رضي الله عنهما ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ ، قَالَ :
«إِيَّاكُمْ وَالْجُلُوسَ عَلَى الطَّرِيقَاتِ» فَقَالُوا :
مَا لَنَا بُدٌّ . إِنَّمَا هِيَ مَجَالِسُنَا نَتَحَدَّثُ

نے پوچھا راستے کا حق کیا ہے؟ آپ نے فرمایا، نگاہ نیچی رکھنا کسی کو ایذا دینے سے بچنا، سلام کا جواب دینا، اچھی باتوں کے لئے لوگوں کو حکم کرنا اور بری باتوں سے روکنا۔

فِيهَا. قَالَ : «فَإِذَا أَيْتُمْ إِلَّا الْمَجَالِسَ فَأَعْطُوا الطَّرِيقَ حَقَّهَا» قَالُوا : وَمَا حَقُّ الطَّرِيقِ؟ قَالَ : «غَضُّ الْبَصَرِ ، وَكَفُّ الْأَذَى ، وَرَدُّ السَّلَامِ ، وَأَمْرٌ بِالْمَعْرُوفِ ، وَنَهْيٌ عَنِ الْمُنْكَرِ».

أخرجه البخاري في : ٤٦ - كتاب المظالم : ٢٢ - باب أفنية الدور والجلوس فيها.

(۳۳) بالوں میں جوڑ لگانا اور لگوانا، گودنا اور

(۳۳) باب تحريم فعل الواصلة والمستوصلة

گودوانا اور چہرے کی روئیں نکالنا اور نکلوانا اور دانتوں کو کشادہ کرنا اور اللہ تعالیٰ کی تخلیق کو بدلنا

والواشمة والمستوشمة والنامصة والمتنمصة

والمفعلجات والمغيرات خلق الله

حرام ہے

۱۳۷۵ - حضرت اسماء بنت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ ایک عورت نے نبی کریم ﷺ سے پوچھا کہ یا رسول اللہ، میری لڑکی کو چچکا نکلی اور اس سے اس کے بل جھڑ گئے۔ میں اس کی شادی بھی کر چکی ہوں تو کیا اس کے سر میں مصنوعی بل لگا دوں؟ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ اللہ نے مصنوعی بل لگانے والی اور جس کے لگایا جائے، دونوں پر لعنت بھیجی ہے۔

۱۳۷۵ - حَدِيثُ أَسْمَاءَ ، قَالَتْ : سَأَلْتُ امْرَأَةَ النَّبِيِّ ﷺ ، فَقَالَتْ : يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنَّ ابْنَتِي أَصَابَتْهَا الْحَصْبَةُ فَاْمَرَقَ شَعْرُهَا ، وَإِنِّي زَوَّجْتُهَا ؛ أَفَأَصِلُ فِيهَا؟ فَقَالَ : «لَعْنَنَ اللَّهُ الْوَاصِلَةَ وَالْمَوْصُولَةَ».

أخرجه البخاري في : ٧٨ - كتاب اللباس : ٨٥ - باب الموصولة.

۱۳۷۶ - حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ قبیلہ انصار کی ایک خاتون نے اپنی بیٹی کی شادی کی تھی۔ اس کے بعد لڑکی کے سر کے بل بیماری کی وجہ سے اڑ گئے۔ تو وہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور آپ سے اس کا ذکر کیا اور کہا کہ اس کے شوہر نے اس سے کہا ہے کہ اپنے بالوں کے ساتھ (دوسرے مصنوعی بل) جوڑ لے۔ آنحضرت ﷺ نے اس پر فرمایا کہ تو ایسا ہرگز مت کر کیونکہ (مصنوعی بل) سر پر رکھ کر جو جوڑے تو ایسے بل جوڑنے والیوں پر لعنت کی

۱۳۷۶ - حَدِيثُ عَائِشَةَ ، أَنَّ امْرَأَةً مِنَ الْأَنْصَارِ زَوَّجَتْ ابْنَتَهَا ، فَتَمَعَطَ شَعْرُ رَأْسِهَا فَجَاءَتْ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ ، فَذَكَرَتْ ذَلِكَ لَهُ ؛ فَقَالَتْ : إِنَّ زَوْجَهَا أَمَرَنِي أَنْ أَصِلَ فِي شَعْرِهَا ، فَقَالَ : «لَا ، إِنَّهُ قَدْ لَعِنَ الْمُوصِلَاتُ».

گئی ہے۔

أخرجه البخاري في : ٦٧- كتاب النكاح : ٩٤- باب لا تطيع المرأة زوجها في معصية.

۱۳۷۷- حدیث عبد اللہ بن مسعود۔
 قَالَ: لَعَنَ اللَّهُ الْوَأَشِمَاتِ ، وَالْمُوتَشِمَاتِ ،
 وَالْمُتَمِّصَاتِ وَالْمُتَفَلِّحَاتِ لِلْحُسْنِ ،
 الْمُغْيِرَاتِ خَلَقَ اللَّهُ ، فَبَلَغَ ذَلِكَ امْرَأَةً مِنْ
 بَنِي أَسَدٍ ، يُقَالُ لَهَا أُمُّ يَعْقُوبَ . فَجَاءَتْ ،
 فَقَالَتْ : إِنَّهُ بَلَغَنِي أَنَّكَ لَعَنْتَ كَيْتَ
 وَكَيْتَ . فَقَالَ : وَمَا لِي لَا أَلْعَنُ مَنْ لَعَنَ
 رَسُولَ اللَّهِ ﷺ ، وَمَنْ هُوَ فِي كِتَابِ اللَّهِ؟
 فَقَالَتْ : لَقَدْ قَرَأْتُ مَا بَيْنَ اللُّوحَيْنِ فَمَا
 وَجَدْتُ فِيهِ مَا تَقُولُ . فَقَالَ : لَعْنُ كُنْتُ
 قَرَأْتِيهِ ، لَقَدْ وَجَدْتِيهِ . أَمَا قَرَأْتَ - ﴿وَمَا
 أَنَاكُمْ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ ، وَمَا نَهَاكُمْ عَنْهُ
 فَانْتَهُوا-﴾؟ قَالَتْ : بَلَى . قَالَ : فَإِنَّهُ قَدْ
 نَهَى عَنْهُ . فَإِنِّي أَرَى أَهْلَكَ يَفْعَلُونَهُ . قَالَ:
 فَادْهَبِي ، فَاَنْظُرِي . فَذَهَبَتْ فَانظُرَتْ ، فَلَمْ
 تَرَ مِنْ حَاجَتِهَا شَيْئًا . فَقَالَ : لَوْ كَانَتْ
 كَذَلِكَ مَا جَامَعْتَنَا .

۱۳۷۷- حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ اللہ تعالیٰ نے گودنے والیوں اور گودوائے والیوں پر لعنت بھیجی ہے۔ چہرے کے بال اکھاڑنے والیوں اور حسن کے لئے آگے کے دانٹوں میں کشاویگی کرنے والیوں پر لعنت بھیجی ہے کہ یہ اللہ کی پیدا کی ہوئی صورت میں تبدیلی کرتی ہیں۔ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما کا یہ کلام قبیلہ بنی اسد کی ایک عورت کو معلوم ہوا جو ام یعقوب کے نام سے معروف تھی وہ آئی اور کہا کہ مجھے معلوم ہوا ہے کہ آپ نے اس اس طرح کی عورتوں پر لعنت بھیجی ہے؟ حضرت عبد اللہ بن مسعود نے کہا آخر کیوں نہ میں انہیں لعنت کروں جنہیں رسول اللہ ﷺ نے لعنت کی ہے اور جو کتاب اللہ کے حکم کے مطابق ملعون ہے۔ اس عورت نے کہا کہ قرآن مجید تو میں نے بھی پڑھا ہے لیکن آپ جو کچھ کہتے ہیں میں نے اس میں کہیں یہ بات نہیں دیکھی۔ انہوں نے کہا اگر تم نے بغور پڑھا ہوتا تو تمہیں ضرور مل جاتا۔ کیا تم نے یہ آیت نہیں پڑھی کہ ”رسول اللہ تمہیں جو کچھ دیں لے لیا کرو اور جس سے تمہیں روک دیں رک جایا کرو“ (الحشر: ۱۷) اس نے کہا پڑھی ہے۔ حضرت عبد اللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہما نے کہا پھر آنحضرت ﷺ نے ان چیزوں سے روکا ہے۔ اس پر اس عورت نے کہا میرا خیال ہے کہ آپ کی بیوی بھی ایسا کرتی ہیں۔ انہوں نے کہا اچھا جاؤ اور دیکھ لو۔ وہ عورت گئی اور اس نے دیکھا لیکن اس طرح کی ان کے یہاں کوئی معیوب چیز اسے نہیں ملی۔ پھر حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما نے کہا اگر میری بیوی اسی طرح کرتی تو بھلا وہ میرے ساتھ رہ سکتی تھی؟ ہرگز نہیں۔

۱۳۷۷- حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما نے اس قول سے ان لوگوں کا رد ہوا جو صرف قرآن کو واجب العمل جانتے ہیں اور حدیث شریف کو واجب العمل نہیں جانتے۔ ایسے لوگ دائرہ اسلام سے خارج اور ویریدوں ان یفرقوا بین اللہ ورسولہ (النساء: ۱۵۰) میں داخل ہیں۔ حدیث رسول ﷺ قرآن مجید سے جدا نہیں بلکہ قرآن حکیم میں خود حدیث شریف کی پیروی کا حکم ہے۔ اس لیے حدیث کے منکر و حقیقت قرآن کے بھی منکر ہیں۔ (راز)

أخرجه البخاري في : ٦٥ - كتاب التفسير : ٥٩ - سورة الحشر : ٤ - باب وما آتاكم الرسول فخذوه .

۳۷۸- حمید بن عبد الرحمن بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہما سے سنا، جس سال وہ حج کے لئے گئے ہوئے تھے، منبر نبوی پر کھڑے ہو کر انہوں نے پیشانی کے بالوں کا ایک گچھا لیا جو ان کے چوکیدار کے ہاتھ میں تھا اور فرمایا اے مدینہ والو! تمہارے علماء کدھر گئے (یعنی کیا تم کو منع کرنے والے علماء ختم ہو گئے ہیں۔) میں نے نبی کریم ﷺ سے سنا ہے۔ آپ نے اس طرح (بال جوڑنے کی) ممانعت فرمائی تھی اور فرمایا تھا کہ بنی اسرائیل پر بربادی اس وقت آئی جب (شریعت کے خلاف) ان کی عورتوں نے اس طرح بال سنوارنے شروع کر دیئے تھے۔

۱۳۷۸- حَدِيثُ مُعَاوِيَةَ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ. عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، أَنَّهُ سَمِعَ مُعَاوِيَةَ بْنَ أَبِي سُفْيَانَ ، عَامَ حَجِّ ، عَلَى الْمَنْبَرِ ، فَتَنَاولَ قُصَّةً مِنْ شَعْرٍ ، وَكَانَتْ فِي يَدَيْ حَرَسِيٍّ . فَقَالَ : يَا أَهْلَ الْمَدِينَةِ! أَيْنَ عُلَمَاؤُكُمْ؟ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ ، يَنْهَى عَنْ مِثْلِ هَذِهِ ، وَيَقُولُ : «إِنَّمَا هَلَكْتَ بَنُو إِسْرَائِيلَ حِينَ اتَّخَذَهَا نِسَاؤُهُمْ» .

أخرجه البخاري في : ٦٠ - كتاب الأنبياء : ٥٤ - باب حدثنا أبو اليمان .

(۳۵) فریب کا لباس پہننے اور جو نہ ہو اس کو کہنے کی ممانعت کا بیان

(۳۵) باب النهي عن التزوير في اللباس وغيره والتشيع بما لم يعط

۳۷۹- حضرت اسماء بنت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ ایک خاتون نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ! میری سوکن ہے، اگر اپنے شوہر کی طرف سے ان چیزوں کے حاصل ہونے کی بھی (فرضی) داستانیں اسے سناؤں جو حقیقت میں میرا شوہر مجھے نہیں دیتا تو کیا اس میں کوئی حرج ہے؟ آنحضرت ﷺ نے اس پر فرمایا کہ جو چیز حاصل نہ ہو اس پر فخر کرنے والا اس شخص جیسا ہے جو فریب کا جوڑا یعنی (دوسروں کے

۱۳۷۹- حَدِيثُ أَسْمَاءَ ، أَنَّ امْرَأَةً قَالَتْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنَّ لِي ضَرَّةً ، فَهَلْ عَلَيَّ جُنَاحٌ إِنْ تَشَبَعْتُ مِنْ زَوْجِي غَيْرَ الَّذِي يُعْطِينِي؟ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : «الْمُتَشَبِعُ بِمَا لَمْ يُعْطَ كَلَابِسِ ثَوْبِي زُورًا» .

۳۷۸- دوسروں کے بل اپنے سر میں جوڑنا مراد ہے۔ دوسری حدیث میں ایسی عورتوں پر لعنت آئی ہے۔ حضرت معاویہ کا یہ خطبہ ۱۱ھ سے متعلق ہے۔ جب آپ اپنی خلافت میں آخری بار حج کرنے آئے تھے۔ اس وقت اکثر علماء صحابہ وفات پا چکے تھے۔ (راز)

۳۷۹- امام زمخشری نے الفائق میں متشيع کے دو معانی لکھے ہیں (۱) کھانے میں حد سے بڑھ جانے والا سیر ہونے کے باوجود کھانا ریتا ہے حتیٰ کہ بھر جاتا ہے اور پسلیاں ٹوٹنے لگ جاتی ہیں۔ (۲) سیر شدہ کی مشابہت اختیار کرنے والا حالانکہ سیر ہونے کے لیے پاس کچھ بھی نہیں۔ امام قسطلانی نے سفاقی سے نقل کیا ہے کہ اس سے مراد وہ آدمی ہے جو بطور امانت یا عاریتاً لے کر لباس پہنتا ہے تاکہ لوگ یہ خیال کریں کہ یہ اس

کپڑے) مانگ کر پہنے اور لوگوں میں یہ ظاہر کرے کہ یہ
کپڑے میرے ہیں۔

أخرجه البخاري في: ٦٧- كتاب النكاح: ١٠٦- باب المشتبع بما لم ينل وما ينهى من
افتخار الضرة.

گذشتہ سے پتہ

کا اپنا لباس ہے چونکہ یہ لباس اس کی ملکیت نہیں ہوتا اس لیے رسوائی اٹھاتا ہے۔ آپ نے عورت کو اس لیے نفرت دلائی کیونکہ اس میں خاوند
اور سوکن کے درمیان فساد اور دشمنی کا خطرہ موجود ہے۔ (مرتب)

۳۸- کتاب الآداب

(۱) باب النهی عن التکني بأبي القاسم

وبيان ما يستحب من الأسماء

۱۳۸۰- حدیث انس رضی اللہ عنہ ، قَالَ : دَعَا رَجُلٌ بِالْبَقِيعِ ، يَا أَبَا الْقَاسِمِ ! فَالْتَمَتْ إِلَيْهِ النَّبِيُّ ﷺ . فَقَالَ : لَمْ أَعْنِكَ . قَالَ : «سَمُّوا بِأَسْمِي وَلَا تَكْتُمُوا بِكُنْيَتِي» .

أخرجه البخاري في : ۳۴- كتاب البيوع : ۴۹- باب ما ذكر في الأسواق .

۱۳۸۱- حدیث جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ ، قَالَ : وَوُلِدَ لِرَجُلٍ مِّنَا غُلَامٌ ، فَسَمَّاهُ الْقَاسِمَ . فَقَالَتِ الْأَنْصَارُ : لَا نَكْنِيكَ أَبَا الْقَاسِمِ ، وَلَا نُنْعِمُكَ عَيْنًا . فَأَتَى النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ وُلِدَ لِي غُلَامٌ فَسَمَّيْتُهُ الْقَاسِمَ فَقَالَتِ الْأَنْصَارُ لَا نَكْنِيكَ أَبَا الْقَاسِمِ وَلَا نُنْعِمُكَ عَيْنًا .

فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ : «أَحْسَنَتِ الْأَنْصَارُ ، سَمُّوا بِأَسْمِي ، وَلَا تَكْتُمُوا بِكُنْيَتِي ، فَإِنَّمَا أَنَا قَاسِمٌ» .

أخرجه البخاري في : كتاب فرض الخمس : ۷- باب قول الله تعالى - ﴿فإن لله حمسه﴾ - .

۱۳۸۲- حدیث جابر رضی اللہ عنہ ، قَالَ : وَوُلِدَ لِرَجُلٍ مِّنَا غُلَامٌ ، فَسَمَّاهُ الْقَاسِمَ ، فَقُلْنَا : لَا نَكْنِيكَ أَبَا الْقَاسِمِ ، وَلَا كَرَامَةَ . فَأَخْبَرَ

۳۸- آداب کا بیان

(۱) ابو القاسم کنیت رکھنے کی ممانعت اور اچھے

ناموں کا بیان

۱۳۸۰- حضرت انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ایک شخص نے شہیق میں (کسی کو) پکارا ”اے ابو القاسم“ نبی کریم ﷺ نے اس کی طرف دیکھا تو اس شخص نے کہا کہ میں نے آپ کو نہیں پکارا، اس دوسرے آدمی کو پکارا تھا۔ آپ نے فرمایا، میرے نام پر نام رکھا کرو لیکن میری کنیت نہ رکھا کرو۔

أخرجه البخاري في : ۳۴- كتاب البيوع : ۴۹- باب ما ذكر في الأسواق .

۱۳۸۱- حضرت جابر بن عبد اللہ انصاری رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ ہمارے قبیلہ میں ایک شخص کے یہاں بچہ پیدا ہوا تو انہوں نے اس کا نام قاسم رکھا۔ انصار کہنے لگے کہ ہم تمہیں ابو القاسم کہہ کر کبھی نہیں پکاریں گے، اور ہم تمہاری آنکھ کو ٹھنڈی نہیں کریں گے۔ یہ سن کر وہ انصاری آنحضرت ﷺ کے پاس آیا اور عرض کی یا رسول اللہ میرے گھر ایک بچہ پیدا ہوا ہے۔ میں نے اس کا نام قاسم رکھا ہے تو انصار کہتے ہیں کہ ہم تیری کنیت ابو القاسم نہیں پکاریں گے۔ اور تیری آنکھ ٹھنڈی نہیں کریں گے۔ آپ نے فرمایا، انصار نے ٹھیک کہا ہے۔ میرے نام پر نام رکھو، لیکن میری کنیت مت رکھو، کیونکہ قاسم میں ہوں۔

أخرجه البخاري في : كتاب فرض الخمس : ۷- باب قول الله تعالى - ﴿فإن لله حمسه﴾ - .

۱۳۸۲- حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہم میں سے ایک صاحب کے یہاں بیٹا پیدا ہوا تو انہوں نے اس کا نام ”قاسم“ رکھا۔ ہم نے ان سے کہا کہ ہم تم کو ابو القاسم کہہ کر نہیں

النَّبِيِّ ﷺ ، فَقَالَ : «سَمَّ ابْنَكَ عَبْدَ الرَّحْمَنِ» .
 پکاریں گے (کیونکہ ابوالقاسم آنحضرت ﷺ کی کنیت تھی) اور نہ ہم تمہاری عزت کے لئے ایسا کریں گے۔ ان صاحب نے اس کی خبر آنحضرت ﷺ کو دی تو آپ نے فرمایا کہ اپنے بیٹے کا نام عبدالرحمن رکھ لے۔

أخرجه البخاري في : ۷۸ - كتاب الأدب : ۱۰۵ - باب أحب الأسماء إلى الله عز وجل .
 ۱۳۸۳ - حديث أبي هريرة ، قَالَ : قَالَ أَبُو الْقَاسِمِ ﷺ : «سَمُّوا بِاسْمِي ، وَلَا تَكْتُبُوا بِكُنْيَتِي» .
 ۱۳۸۳ - حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ابوالقاسم ﷺ نے فرمایا میرے نام پر نام رکھو لیکن میری کنیت نہ رکھو۔

(۳) برے نام کو اچھے نام سے بدلنا مستحب ہے اور برہ کو زینب اور جویریہ وغیرہ سے بدلنا القبیح إلى حسن وتغییر اسم برہ إلى زینب وجویریة ونحوها

۱۳۸۴ - حديث أبي هريرة ، أَنَّ زَيْنَبَ كَانَ اسْمَهَا بَرَّةً ، فَقِيلَ تُرْكِي نَفْسَهَا . فَسَمَّاهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ زَيْنَبَ .
 ۱۳۸۴ - حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ حضرت زینب کا نام ”برہ“ تھا۔ کہا جانے لگا کہ وہ اپنی پاکی ظاہر کرتی ہیں! چنانچہ آنحضرت ﷺ نے ان کا نام زینب رکھا۔

أخرجه البخاري في : ۷۸ - كتاب الأدب : ۱۰۸ - باب تحویل الاسم إلى اسم حسن منه .
 (۴) شہنشاہ نام رکھنا حرام ہے

بملك الأملاك وملك الملوك
 ۱۳۸۵ - حديث أبي هريرة ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : «أَنْعَمَ الْأَسْمَاءُ عِنْدَ اللَّهِ رَجُلٌ تَسَمَّى بِمَلِكِ الْأَمْلاَكِ» .
 ۱۳۸۵ - حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا قیامت کے دن اللہ کے نزدیک سب سے بدترین نام اس کا ہو گا جو اپنا نام ملک الاملاک (شہنشاہ) رکھے۔

أخرجه البخاري في : ۷۸ - كتاب الأدب : ۱۱۴ - باب أبغض الأسماء عند الله .

(۵) بچے کے منہ میں کچھ چبا کر ڈالنا (گھٹی) باب استحباب تحنيك المولود عند

۱۳۸۳ - لفظ ”برہ“ بہت نیوکار کے معنی میں ہے۔ یہ رسول اللہ ﷺ کو پسند نہیں آیا تھا۔ کیونکہ اس میں خود پسندی کی جھلک آتی تھی۔ اس لیے یہ نام بدل دیا گیا۔ (راز)

دینا) اور اس کے لئے اس کو کسی نیک آدمی کے پاس لے جانا اور پیدائش کے دن نام رکھنا بہتر ہے نیز عبد اللہ ابراہیم اور دیگر تمام انبیاء کے نام رکھنا مستحب ہے۔

۱۳۸۶- حدیث انس بن مالک رضی اللہ عنہ۔
 قَالَ : كَانَ ابْنُ أَبِي طَلْحَةَ يَشْتَكِي ، فَخَرَجَ أَبُو طَلْحَةَ ، فَقَبِضَ الصَّبِيَّ . فَلَمَّا رَجَعَ أَبُو طَلْحَةَ ، قَالَ : مَا فَعَلَ ابْنِي ؟ قَالَتْ أُمُّ سُلَيْمٍ : هُوَ أَسْكَنُ مَا كَانَ . فَقَرَّبْتُ إِلَيْهِ الْعِشَاءَ ، فَتَعَشَى ، ثُمَّ أَصَابَ مِنْهَا : فَلَمَّا فَرَغَ ، قَالَتْ : وَارِ الصَّبِيَّ . فَلَمَّا أَصْبَحَ أَبُو طَلْحَةَ أَتَى رَسُولَ اللَّهِ ﷺ ، فَأَخْبَرَهُ . فَقَالَ : «أَعْرَسْتُمُ اللَّيْلَةَ؟» قَالَ : نَعَمْ . قَالَ : «اللَّهُمَّ بَارِكْ لَهُمَا» فَوَلَدَتْ غُلَامًا . قَالَ لِي أَبُو طَلْحَةَ : اخْفِظْهُ حَتَّى تَأْتِيَ بِهِ النَّبِيُّ ﷺ فَاتَى بِهِ النَّبِيُّ ﷺ ، وَأَرْسَلَتْ مَعَهُ بَنَاتٍ ، فَأَخَذَهُ النَّبِيُّ ﷺ . فَقَالَ : «أَمَعَهُ شَيْءٌ؟» قَالُوا : نَعَمْ ، نَمْرَاتٌ . فَأَخَذَهَا النَّبِيُّ ﷺ ، فَمَضَعَهَا ، ثُمَّ أَخَذَ مِنْ فِيهِ ، فَجَعَلَهَا فِي فِي الصَّبِيِّ ، وَحَنَكُهُ بِهِ ، وَسَمَّاهُ عَبْدَ اللَّهِ .

۱۳۸۶- حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ کا ایک لڑکا بیمار تھا۔ اور وہ خود کہیں باہر گئے ہوئے تھے کہ بچے کا انتقال ہو گیا۔ جب وہ (تھکے ماندے) واپس آئے تو پوچھا کہ بچہ کیسا ہے؟ ان کی بیوی حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا نے کہا کہ وہ پہلے سے زیادہ سکون کے ساتھ ہے۔ پھر بیوی نے ان کے سامنے رات کا کھانا رکھا اور حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ نے کھانا کھلیا۔ اس کے بعد انہوں نے ان کے ساتھ ہم بستری کی۔ پھر جب فارغ ہوئے تو انہوں نے کہا کہ بچے کو دفن کر دو۔ صبح ہوئی تو ابو طلحہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ کو واقعہ کی اطلاع دی۔ آنحضرت ﷺ نے دریافت فرمایا تم نے رات ہم بستری بھی کی تھی؟ انہوں نے عرض کیا کہ جی ہاں۔ آنحضرت ﷺ نے دعا کی کہ اے اللہ۔ ان دونوں کو برکت عطا فرما۔ پھر ان کے یہاں ایک بچہ پیدا ہوا تو مجھ سے حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اسے حفاظت کے ساتھ آنحضرت ﷺ کی خدمت میں لے جاؤ۔ چنانچہ بچہ آنحضرت ﷺ کی خدمت میں لائے اور حضرت ام سلیم نے بچے کے ساتھ کچھ کھجوریں بھیجیں۔ آنحضرت ﷺ نے بچے کو لیا اور دریافت فرمایا کہ اس کے ساتھ کوئی چیز بھی ہے؟ لوگوں نے کہا کہ جی ہاں، کھجوریں ہیں۔ آپ نے (کھجور کو) چبایا اور پھر اسے اپنے منہ میں سے نکل کر بچے کے منہ میں رکھ دیا اور اس سے بچے کی تخنیک کی اور اس کا نام عبد اللہ رکھا۔

ولادته وحمله إلى صالح يحنكه وجواز تسميته يوم ولادته واستحباب التسمية بعد الله وإبراهيم وسائر أسماء الأنبياء عليهم السلام

أخرجه البخاري في : ۷۱- كتاب العقيقة : ۱- باب تسمية المولود غداة يولد لمن

یعق، وحنیکہ۔

۱۳۸۷- حدیث اَبِي مُوسَى رضي الله عنه ، قَالَ :
 وُلِدَ لِي غُلَامٌ ، فَاتَيْتُ بِهِ النَّبِيَّ ﷺ ،
 فَسَمَّاهُ إِبرَاهِيمَ ، فَحَنَكُهُ بِتَمْرَةٍ وَدَعَا لَهُ
 بِالْبَرَكَةِ وَدَفَعَهُ إِلَيَّ . وَكَانَ أَكْبَرَ وَلَدِ أَبِي
 مُوسَى .

۱۳۸۷- حضرت ابو موسیٰ رضي الله عنه نے بیان کیا کہ میرے یہاں
 ایک لڑکا پیدا ہوا تو میں اسے لے کر نبی کریم ﷺ کی خدمت
 میں حاضر ہوا۔ آنحضرت ﷺ نے اس کا نام ابراہیم رکھا اور
 کھجور کو اپنے دندان مبارک سے نرم کر کے اسے چٹایا اور
 اس کے لئے برکت کی دعا کی، پھر مجھے دیا۔ یہ ابو موسیٰ رضي الله عنه کے
 سب سے بڑے لڑکے تھے۔

أخرجه البخاري في : ۷۱- كتاب العقيدة : ۱- باب تسمية المولود غداة يولد لمن لم
 يعق، وحنیکہ .

۱۳۸۸- حدیث أَسْمَاءَ رَضِيَ اللهُ
 عَنْهَا، أَنَّهَا حَمَلَتْ بِعَبْدِ اللهِ بْنِ الزُّبَيْرِ .
 قَالَتْ : فَحَرَجْتُ وَأَنَا مِتْمٌ فَأَتَيْتُ الْمَدِينَةَ ،
 فَزَلْتُ بِقُبَاءَ ، فَوَلَدْتُهُ بِقُبَاءَ . ثُمَّ آتَيْتُ بِهِ
 النَّبِيَّ ﷺ ، فَوَضَعْتُهُ فِي حَجْرِهِ . ثُمَّ دَعَا
 بِتَمْرَةٍ فَمَضَعَهَا ، ثُمَّ تَفَلَّ فِي فِيهِ . فَكَانَ
 أَوَّلَ شَيْءٍ دَخَلَ حَوْفَهُ رِيقُ رَسُولِ اللهِ
ﷺ . ثُمَّ حَنَكُهُ بِتَمْرَةٍ ، ثُمَّ دَعَا لَهُ وَبَرَكَ
 عَلَيْهِ ؛ وَكَانَ أَوَّلَ مَوْلُودٍ وُلِدَ فِي الْإِسْلَامِ .

۱۳۸۸- حضرت اسماءؓ نے بیان کیا کہ عبداللہ بن زبیر میرے
 پیٹ میں تھے۔ انہیں دنوں جب حمل کی مدت بھی پوری ہو
 چکی تھی، میں مدینہ کے لئے روانہ ہوئی۔ یہاں پہنچ کر میں نے
 قبائیں پڑاؤ کیا اور یہیں عبداللہ پیدا ہوئے۔ پھر میں انہیں لے
 کر رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور آپ کی گود
 میں رکھ دیا۔ آنحضرت ﷺ نے ایک کھجور طلب فرمائی اور
 اسے چا کر آپ نے عبداللہ کے منہ میں اسے رکھ دیا۔ چنانچہ
 سب سے پہلی چیز جو عبداللہ کے پیٹ میں داخل ہوئی وہ
 حضور اکرم ﷺ کا مبارک لعاب تھا اس کے بعد آپ نے ان
 کے لئے دعا فرمائی اور اللہ سے ان کے لئے برکت طلب کی۔
 عبداللہ سب سے پہلے بچے ہیں جن کی پیدائش ہجرت کے بعد
 ہوئی۔

أخرجه البخاري في : ۶۳- كتاب مناقب الأنصار : ۴۵- باب هجرة النبي ﷺ
 وأصحابه إلى المدينة .

۱۳۸۹- حدیث سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ . قَالَ :
 أَتَيْتُ بِالْمُنْذِرِ بْنِ أَبِي أُسَيْدٍ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ ،
 حِينَ وُلِدَ ، فَوَضَعَهُ عَلَيَّ فَحَذِيهِ ، وَأَبُو
 أُسَيْدٍ جَالِسٌ ؛ فَلَهَا النَّبِيُّ ﷺ بِشَيْءٍ بَيْنَ

۱۳۸۹- حضرت سهل بن سعد رضي الله عنه نے بیان کیا کہ منذر بن
 ابی اسید کی ولادت ہوئی تو انہیں نبی کریم ﷺ کے پاس لایا گیا۔
 آنحضرت ﷺ نے بچے کو اپنی ران پر رکھ لیا۔ ابو اسید رضي الله عنه
 بیٹھے ہوئے تھے۔ حضور اکرم ﷺ کسی چیز میں جو سامنے تھی،
 مصروف ہو گئے۔ (اور بچے کی طرف سے توجہ ہٹ گئی)

ابو اسید رضی اللہ عنہ نے بچے کے متعلق حکم دیا اور رسول اللہ ﷺ کی ران سے اسے اٹھالیا گیا۔ پھر جب آپ متوجہ ہوئے تو فرمایا: بچہ کہاں ہے؟ ابو اسید رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ہم نے اسے گھر بھیج دیا۔ آپ نے پوچھا۔ اس کا نام کیا ہے؟ عرض کیا کہ فلاں۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: بلکہ اس کا نام ”منذر“ ہے۔ چنانچہ اسی دن رسول اللہ نے ان کا یہی نام منذر رکھا۔

تَبِيهٍ ، فَأَمَرَ أَبُو أُسَيْدٍ بِابْنِهِ فَاخْتُمِلَ مِنْ حَيْدِ النَّبِيِّ ﷺ ، فَاسْتَفَاقَ النَّبِيُّ ﷺ ، فَقَالَ : «أَيْنَ الصَّبِيِّ؟» فَقَالَ أَبُو أُسَيْدٍ : «سَبَّاهُ ، يَا رَسُولَ اللَّهِ! قَالَ : «مَا اسْمُهُ» قَالَ : «فُلَانٌ» قَالَ : «وَلَكِنْ أَسْمِعِ الْمُنْذِرَ» سَمَّاهُ يَوْمَئِذٍ الْمُنْذِرَ» .

۱۰۸- کتاب الأدب : ۷۸- أخرجه البخاري في : ۱۳۹۰- حديث أنس : قَالَ : كَانَ النَّبِيُّ ﷺ ، أَحْسَنَ النَّاسِ خُلُقًا . وَكَانَ لِي أَخٌ فَقَالَ لَهُ أَبُو عُمَيْرٍ ، فَطِيمٌ . وَكَانَ إِذَا جَاءَ قَالَ : «يَا أَبَا عُمَيْرٍ ، مَا فَعَلَ النَّغِيرُ؟» نَغْرٌ كَانَ يَلْعَبُ بِهِ .

۱۳۹۰- حضرت انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ حسن اخلاق میں سب لوگوں سے بڑھ کر تھے۔ میرا ایک بھائی ابو عمیر تھا۔ میرا خیال ہے کہ بچے کا دودھ چھوٹ چکا تھا۔ آنحضرت ﷺ جب تشریف لاتے تو اس سے مزاحاً فرماتے۔ اے ابو عمیر! تمہاری چڑیا کا کیا حال ہے؟ وہ اس بچے کے ساتھ کھیلا کرتا تھا۔

أخرجه البخاري في : ۷۸- كتاب الأدب : ۱۱۲- باب الكنية للصبي قبل أن يولد للرجل .

(۷) باب الاستئذان

۱۳۹۱- حديث أبي سعيد الخدري . قَالَ : كُنْتُ فِي مَجْلِسٍ مِنْ مَجَالِسِ الْأَنْصَارِ إِذْ جَاءَ أَبُو مُوسَى كَأَنَّهُ مَذْعُورٌ . فَقَالَ : اسْتَأْذَنْتُ عَلَى عُمَرَ ثَلَاثًا ، فَلَمْ يُؤْذَنْ لِي ، فَارْجَعْتُ فَقَالَ مَا مَنَعَكَ قُلْتُ اسْتَأْذَنْتُ ثَلَاثًا فَلَمْ يُؤْذَنْ لِي فَارْجَعْتُ وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : «إِذَا اسْتَأْذَنْ أَحَدُكُمْ ثَلَاثًا ، فَلَمْ يُؤْذَنْ لَهُ فَلْيَرْجِعْ»

۱۳۹۱- حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں انصار کی ایک مجلس میں تھا کہ حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ تشریف لائے جیسے گھبرائے ہوئے ہوں۔ انہوں نے کہا کہ میں نے عمر رضی اللہ عنہ کے یہاں تین مرتبہ اندر آنے کی اجازت چاہی لیکن مجھے کوئی جواب نہیں ملا۔ اس لئے واپس چلا آیا (جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو معلوم ہوا) تو انہوں نے دریافت کیا کہ (اندر آنے میں) کیا بات مانع تھی؟ میں نے کہا کہ میں نے تین مرتبہ اندر آنے کی اجازت مانگی اور جب مجھے کوئی جواب نہیں ملا تو واپس چلا گیا، اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ جب تم میں سے کوئی کسی سے تین مرتبہ اجازت چاہے اور اجازت نہ ملے تو واپس چلے جانا چاہئے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا واللہ! تمہیں اس

فَقَالَ: وَاللَّهِ! لَتُقِيمَنَّ عَلَيْهِ بَيْنَةٌ. أَمِنَكُمْ أَحَدٌ سَمِعَهُ مِنَ النَّبِيِّ ﷺ؟ فَقَالَ أَبِي بَنُ كَعْبٍ: وَاللَّهِ! لَا يَقُومُ مَعَكَ إِلَّا أَصْغَرُ الْقَوْمِ، فَكُنْتَ أَصْغَرَ الْقَوْمِ؛ فَقُمْتَ مَعَهُ فَأَخْبَرْتُ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ ذَلِكَ.

حدیث کی صحت کے لئے کوئی گواہ لانا ہو گا۔ (حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے مجلس والوں سے پوچھا) کیا تم میں کوئی ایسا ہے جس نے آنحضرت ﷺ سے یہ حدیث سنی ہو؟ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اللہ کی قسم! تمہارے ساتھ (اس کی گواہی دینے کو) جماعت میں سب سے کم عمر شخص کے سوا اور کوئی نہیں کھڑا ہو گا۔ ابو سعید نے کہا اور میں ہی جماعت کا وہ سب سے کم عمر آدمی تھا۔ میں ان کے ساتھ اٹھ کر گیا اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کہا کہ واقعی نبی کریم ﷺ نے ایسا فرمایا ہے۔

أخرجه البخاري في : ۷۹- كتاب الاستئذان : ۱۳- باب التسليم والاستئذان ثلاثاً.

(۸) باب كراهة المتساذن (أنا)

إذا قيل (من هذا؟)

(۸) جب کوئی آنے والے سے پوچھے کون ہے تو جواب میں اپنا نام بتائے، میں ہوں کہنا مکروہ ہے

۱۳۹۲- حدیث جابر رضی اللہ عنہ، قَالَ: أَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ فِي دِينَ كَانَتْ عَلَيَّ أَبِي. فَدَقَّقْتُ الْبَابَ فَقَالَ: «مَنْ ذَا؟» فَقُلْتُ: أَنَا. فَقَالَ: «أَنَا، أَنَا». كَأَنَّهُ كَرِهَهَا.

۱۳۹۲- حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نبی کریم ﷺ کی خدمت میں اس قرض کے بارے میں حاضر ہوا جو میرے والد پر تھا۔ میں نے دروازہ کھٹکھٹایا۔ آنحضرت ﷺ نے دریافت فرمایا کون ہے؟ میں نے کہا کہ ”میں“ آنحضرت ﷺ نے اس پر فرمایا ”میں۔ میں“ جیسے آپ نے اس جواب کو ناپسند فرمایا ہو۔ (کیونکہ بعض وقت صرف آواز سے صاحب خانہ پہچان نہیں سکتا کہ کون ہے اس لئے جواب میں اپنا نام بیان کرنا چاہئے)

أخرجه البخاري في : ۷۹- كتاب الاستئذان : ۱۷- باب إذا قال من ذا فقال أنا.

(۹) باب تحريم النظر في بيت غيره

(۹) پرانے کے گھر میں جھانکنا حرام ہے

۱۳۹۳- حدیث سهل بن سعد رضی اللہ عنہ السَّاعِدِيُّ، أَنَّ رَجُلًا أَطَّلَعَ فِي جُحْرِ فِي بَابِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَمَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ مِذْرَى يَحْكُ بِه رَأْسَهُ. فَلَمَّا رَأَهُ رَسُولُ

۱۳۹۳- حضرت سهل بن سعد رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ ایک آدمی نبی کریم ﷺ کے دروازے کے ایک سوراخ سے اندر جھانکنے لگا۔ اس وقت آنحضرت ﷺ کے پاس لوہے کا کنگھا تھا جس سے آپ سر جھاڑ رہے تھے۔ جب آپ نے اسے دیکھا تو فرمایا کہ اگر مجھے معلوم ہوتا کہ تم (جھانکتے

ہوئے) میرا انتظار کر رہے ہو تو میں اسے تمہاری آنکھ میں چھوڑتا۔ پھر آپ نے فرمایا کہ (گھر کے اندر آنے کی) اجازت لینے کا جو حکم دیا گیا ہے وہ اسی لئے تو ہے کہ نظر نہ پڑے۔

اللہ ﷻ ، قَالَ : «لَوْ أَعْلَمُ أَنْ تَنْتَظِرَنِي لَطَعْتُ بِهِ فِي عَيْنَيْكَ». قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ «إِنَّمَا جُعِلَ الْإِذْنُ مِنْ قِبَلِ الْبَصْرِ».

أخرجه البخاري في : ۸۷- كتاب الديات : ۲۳- باب من اطلع في بيت قوم ففقنوا عينه فلا دية له.

۱۳۹۴- حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ایک صاحب نبی کریم ﷺ کے کسی حجرہ میں جھانک کر دیکھنے لگے تو آنحضور ﷺ ان کی طرف تیر کا پھل یا ہست سے پھل لے کر بڑھے، گویا میں آنحضور ﷺ کو دیکھ رہا ہوں۔ ان صاحب کی طرف آپ اس طرح چپکے چپکے تشریف لائے۔ گویا آپ وہ پھل انہیں چھوڑ دیں گے۔

۱۳۹۴- حَدِيثُ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ، أَنَّ رَجُلًا اطَّلَعَ مِنْ بَعْضِ حُجَرِ النَّبِيِّ ﷺ ، فَقَامَ إِلَيْهِ النَّبِيُّ ﷺ بِمِشْقَصٍ ، أَوْ بِمِشْقَصٍ ، فَكَانِي أَنْظَرُهُ إِلَيْهِ يَحْتَلِ الرَّجُلُ لِيَطْعَنَهُ.

أخرجه البخاري في : ۷۹- كتاب الاستئذان : ۱۱- باب الاستئذان من أجل البصر.

۱۳۹۵- آنحضرت ﷺ نے فرمایا اگر کوئی شخص تیرے گھر میں (کسی سوراخ یا جھنگے وغیرہ سے) تم سے اجازت لئے بغیر جھانک رہا ہو اور تم اسے کنکری مارو جس سے اس کی آنکھ پھوٹ جائے تو تم پر کوئی سزا نہیں ہے۔

۱۳۹۵- حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ ، أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ ، يَقُولُ : «لَوْ اطَّلَعَ فِي بَيْتِكَ أَحَدٌ وَلَمْ تَأْذَنْ لَهُ ، حَذَفْتَهُ بِحَصَاةٍ فَفَقَاتَ عَيْنَهُ ، مَا كَانَ عَلَيْكَ مِنْ جُنَاحٍ».

أخرجه البخاري في : ۸۷- كتاب الديات : ۱۵- باب من أخذ حقه أو اقتص دون السلطان.

۳۹- کتاب السلام

(۱) باب یسلم الراكب علی الماشی

والقلیل علی الكثير

۱۳۹۶- حدیث اَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ : قَالَ

رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ، «يُسَلِّمُ الرَّاَكِبُ عَلٰی

الْمَاشِي ، وَالْمَاشِيُّ عَلٰی الْقَاعِدِ ، وَالْقَلِيلُ

عَلٰی الْكَثِيْرِ». أخرجه البخاري في: ۷۹- كتاب الاستئذان : ۵- باب تسليم الراكب علی الماشی.

(۳) باب من حق المسلم للمسلم رد السلام

۳۹- سلام کے مسائل

(۱) سوار پیدل کو سلام کرے اور تھوڑے

آدمی زیادہ کو سلام کریں

۱۳۹۶- حضرت ابو ہریرہ ؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ

نے فرمایا سوار پیدل چلنے والے کو سلام کرے، پیدل چلنے والا

بیٹھے ہوئے کو اور کم تعداد والے بڑی تعداد والوں کو۔

(۳) مسلمان کا مسلمان پہ حق یہ بھی ہے کہ

سلام کا جواب دے

۱۳۹۷- حضرت ابو ہریرہ ؓ نے بیان کیا کہ میں نے رسول

کریم ﷺ سے سنا ہے کہ مسلمان کے مسلمان پر پانچ حق

ہیں۔ سلام کا جواب دینا۔ مریض کا مزاج معلوم کرنا۔ جنازے

کے ساتھ چلنا۔ دعوت قبول کرنا۔ اور چھینک پر (اس کے

المحدثہ کے جواب میں) یہ حکم اللہ کہنا۔

۱۳۹۷- حدیث اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ

عنه ، قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ ،

يَقُولُ: «حَقُّ الْمُسْلِمِ عَلٰی الْمُسْلِمِ خَمْسٌ :

رَدُّ السَّلَامِ ، وَعِيَادَةُ الْمَرِيْضِ ، وَاتِّبَاعُ

الْجَنَائِزِ ، وَإِجَابَةُ الدَّعْوَةِ ، وَتَشْمِيْتُ

الْعَاطِسِ».

أخرجه البخاري في: ۲۳- كتاب الجنائز : ۲- باب الأمر باتباع الجنائز.

(۴) باب النهي عن ابتداء أهل الكتاب

بالسلام وكيف يرد عليهم

(۳) اہل کتاب کو خود سلام نہ کیا جائے، اگر وہ

کریں تو کس طرح جواب دیا جائے

۱۳۹۸- حضرت انس بن مالک ؓ نے بیان کیا کہ نبی کریم

ﷺ نے فرمایا ”جب اہل کتاب تمہیں سلام کریں تو تم اس

کے جواب میں صرف ”وعلیکم“ کہو۔“

۱۳۹۸- حدیث أنس بن مالك رضي

الله عنه ، قَالَ : قَالَ النَّبِيُّ ﷺ : «إِذَا سَلَّمَ

عَلَيْكُمْ أَهْلُ الْكِتَابِ ، فَقُولُوا : وَعَلَيْكُمْ».

أخرجه البخاري في : ۷۹- كتاب الاستئذان : ۲۲- باب كيف يُردّ على أهل الذمة السلام.

۱۳۹۹- حديث عبد الله ابن عمر رضي الله عنه ، أن رسول الله ﷺ ، قال : «إذا سلم عليكم اليهود فإنما يقول أحدكم : السام عليكم . فقل : وَعَلَيْكَ».

۱۳۹۹- حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”جب تمہیں یہودی سلام کریں اور اگر ان میں سے کوئی ”السام علیک“ کہے تو تم اس کے جواب میں صرف ”وعلیک“ (اور تمہیں بھی) کہہ دیا کرو۔“

أخرجه البخاري في : ۷۹- كتاب الاستئذان : ۲۲- باب كيف يُردّ على أهل الذمة السلام.

۱۴۰۰- حديث عائشة رضي الله عنها ، قالت : دخل رهط من اليهود على رسول الله ﷺ فقالوا : السام عليك . ففهمتها ، فقلت : عليكم السام واللعنة . فقال رسول الله ﷺ : «مهلاً ، يا عائشة ! فإن الله يحب الرفق في الأمر كله» فقلت : يا رسول الله ! أو لم تسمع ما قالوا؟ قال رسول الله ﷺ : «فقد قلت : وَعَلَيْكُمْ».

۱۴۰۰- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ کچھ یہودی رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ اور کہا کہ ”السام علیک“ (تمہیں موت آئے) میں ان کی بات سمجھ گئی اور میں نے جواب دیا ”علیکم السام واللعنہ“ (تمارے اوپر موت اور اللہ کی لعنت ہو) آنحضرت ﷺ نے فرمایا عائشہ صبر سے کام لے کیونکہ اللہ تعالیٰ تمام معاملات میں نرمی کو پسند کرتا ہے، میں نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا آپ نے نہیں سنا کہ انہوں نے کیا کہا تھا؟ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ میں نے ان کا جواب دے دیا تھا کہ ”وعلیکم“ (اور تمہیں بھی)

أخرجه البخاري في : ۷۹- كتاب الاستئذان : ۲۲- باب كيف يُردّ على أهل الذمة السلام.

(۵) بچوں کو سلام کرنا مستحب ہے

(۵) باب استحباب السلام على الصبيان

۱۴۰۱- حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بچوں کے پاس سے گزرے تو انہیں سلام کیا اور فرمایا کہ نبی کریم ﷺ بھی ایسا ہی کرتے تھے۔

۱۴۰۱- حديث أنس بن مالك رضي الله عنه ، أنه مرَّ على صبيان ، فسلم عليهم . وقال : كان النبي ﷺ ، يفعلُهُ .

أخرجه البخاري في : ۷۹- كتاب الاستئذان : ۱۵- باب التسليم على الصبيان.

(۷) عورتوں کو ضروری حاجت کے لیے باہر

(۷) باب إباحة الخروج للنساء

نکلنا جائز ہے

لقضاء حاجة الإنسان

۱۴۰۲- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ ام المومنین حضرت سودہ رضی اللہ عنہا پر وہ کا حکم نازل ہونے کے بعد قضائے حاجت کیلئے نکلیں۔ وہ بہت بھاری بھر کم تھیں۔ جو انہیں جانتا تھا، اس سے وہ پوشیدہ نہیں رہ سکتی تھیں۔ راستے میں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے انہیں دیکھ لیا اور کہا کہ اے سودہ! ہاں خدا کی قسم آپ ہم سے اپنے آپ کو نہیں چھپا سکتیں، دیکھئے تو آپ کس طرح باہر نکلی ہیں۔ بیان کیا کہ حضرت سودہ رضی اللہ عنہا لٹے پاؤں وہاں سے واپس آگئیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت میرے حجرہ میں تشریف رکھتے تھے اور رات کا کھانا کھا رہے تھے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ میں اس وقت گوشت کی ایک ہڈی تھی۔ حضرت سودہ رضی اللہ عنہا نے داخل ہوتے ہی کہا یا رسول اللہ! میں قضائے حاجت کے لئے نکلی تھی تو عمر نے مجھ سے یہ باتیں کیں۔ بیان کیا کہ آپ پر وحی کا نزول شروع ہو گیا اور تھوڑی دیر بعد یہ کیفیت ختم ہوئی، ہڈی اب بھی آپ کے ہاتھ میں تھی، آپ نے اسے رکھا نہیں تھا۔ پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تمہیں اللہ تعالیٰ کی طرف سے (قضائے حاجت کے لئے) باہر جانے کی اجازت دے دی گئی ہے۔

آخر جہ البخاری فی : ۶۵ - کتاب التفسیر : ۱۳ - سورة الأحزاب : ۸ - باب قوله ﴿لَا تَدْخُلُوا بِيوت النبی﴾

(۸) اجنبی عورت کے ساتھ تنہائی میں ملنا اور

اس کے پاس جانا حرام ہے

۱۴۰۳- حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عورتوں میں جانے سے بچتے رہو۔ اس پر قبیلہ انصار کے ایک صحابی نے عرض کیا یا رسول اللہ! دیور کے متعلق آپ کی کیا رائے ہے؟ (وہ اپنی بھالوج کے سامنے جاسکتا ہے یا نہیں؟) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دیور یا (جیٹھ) کا جانا ہی تو ہلاکت ہے۔

۱۴۰۲- حدیث عائشہ رضی اللہ عنہا، قَالَتْ: خَرَجْتُ سَوْدَةَ بَعْدَمَا ضُرِبَ الْحِجَابُ، لِحَاجَتِهَا؛ وَكَانَتْ امْرَأَةً حَسِيمَةً لَا تَخْفَى عَلَيَّ مَنْ يَعْرِفُهَا؛ فَرَأَاهَا عُمَرُ ابْنُ الْخَطَّابِ، فَقَالَ: يَا سَوْدَةُ! أَمَا وَاللَّهِ مَا تَخْفَيْنَ عَلَيْنَا، فَاَنْظُرِي كَيْفَ تَخْرُجِينَ. قَالَتْ: فَاَنْكَفَأْتُ رَاجِعَةً وَرَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي بَيْتِي، وَإِنَّهُ لَيَتَعَشَّى، وَفِي يَدِهِ عَرَقٌ. فَدَخَلْتُ، فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنِّي خَرَجْتُ لِبَعْضِ حَاجَتِي، فَقَالَ لِي عُمَرُ كَذَا وَكَذَا. قَالَتْ: فَأَوْحَى اللَّهُ إِلَيْهِ. ثُمَّ رَفَعَ عَنْهُ وَإِنَّ الْعَرَقَ فِي يَدِهِ، مَا وَضَعَهُ. فَقَالَ: «إِنَّهُ قَدْ أُذِنَ لَكُنَّ أَنْ تَخْرُجِي لِحَاجَتِكُنَّ».

(۸) باب تحريم الخلوۃ بالأجنبية

والدخول علیها

۱۴۰۳- حدیث عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ، قَالَ: «إِيَّاكُمْ وَالِدُخُولَ عَلَيَّ النِّسَاءِ». فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ، يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَفَرَأَيْتَ الْحَمُو؟ قَالَ: «الْحَمُو الْمَوْتُ».

آخر جہ البخاری فی : ۶۷ - کتاب النکاح : ۱۱۱ - باب لا یخلون رجل بامرأة إلا ذو

محرم والدخول علی المغیبة.

(۹) باب بیان أنه يستحب لمن رُؤي خاليًا
بامرأة وكانت زوجة أو محرماً له أن يقول هذه
فلانة ليدفع ظن السوء به

۱۴۰۴ - حديث صَفِيَّةَ، زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ،
أَنَّهَا جَاءَتْ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ، تَزُورُهُ فِي
اعْتِكَافِهِ، فِي الْمَسْجِدِ، فِي الْعَشْرِ
الْأَوَّلِ مِنْ رَمَضَانَ. فَتَحَدَّثَتْ عِنْدَهُ
سَاعَةً، ثُمَّ قَامَتْ تَنْقَلِبُ. فَقَامَ النَّبِيُّ ﷺ
مَعَهَا يَقْلِبُهَا، حَتَّى إِذَا بَلَغَتْ بَابَ
الْمَسْجِدِ، عِنْدَ بَابِ أُمِّ سَلَمَةَ، مَرَّ رَجُلَانِ
مِنَ الْأَنْصَارِ. فَسَلَّمَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ،
فَقَالَ لَهُمَا النَّبِيُّ ﷺ: «عَلَى رَسُولِكُمَا،
إِنَّمَا هِيَ صَفِيَّةُ بِنْتُ حَيٍّ» فَقَالَا: سُبْحَانَ
اللَّهِ، يَا رَسُولَ اللَّهِ! وَكَبَّرَ عَلَيْهِمَا. فَقَالَ
النَّبِيُّ ﷺ: «إِنَّ الشَّيْطَانَ يَلْبِغُ مِنَ الْإِنْسَانِ
مَبْلَغَ الدَّمِّ، وَإِنِّي خَشِيتُ أَنْ يَقْذِفَ فِي
قَلْبِكُمَا شَيْئًا». أخرجه البخاري في: ۳۳ - كتاب الاعتكاف: ۸ - باب هل يخرج المعتكف
لحوائجه إلى باب المسجد.

(۹) جو کسی عورت کے ساتھ خلوت میں ہو
اور دوسرے شخص کو دیکھے تو اس سے کہہ دے
کہ میری بیوی یا محرم ہے تاکہ اسکو بدگمانی نہ ہو

۱۳۰۴ - نبی کریم ﷺ کی زوجہ مطہرہ حضرت صفیہ رضی اللہ
عنا رمضان کے آخری عشرہ میں، جب رسول کریم ﷺ
اعتکاف میں بیٹھے ہوئے تھے، آپ سے ملنے مسجد میں آئیں۔
تھوڑی دیر تک باتیں کیں، پھر واپس ہونے کے لئے کھڑی
ہوئیں۔ نبی کریم ﷺ بھی انہیں پہنچانے کے لئے کھڑے
ہوئے۔ جب وہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے دروازے سے
قریب والے مسجد کے دروازے پر پہنچیں، تو دو انصاری آدمی
ادھر سے گزرے اور نبی کریم ﷺ کو سلام کیا۔ آپ نے فرمایا
کسی سوچ کی ضرورت نہیں، یہ تو (میری بیوی) صفیہ بنت حی
ہیں۔ ان دونوں صحابیوں نے عرض کیا، سبحان اللہ! یا رسول
اللہ۔ ان پر آپ کا یہ جملہ بڑا شاق گذرا۔ آپ نے فرمایا کہ
شیطان خون کی طرح انسان کے بدن میں دوڑتا رہتا ہے۔ مجھے
خطرہ ہوا کہ کہیں تمہارے دلوں میں وہ کوئی بدگمانی نہ ڈال
دے۔

(۱۰) جو کوئی مجلس میں آئے اور صف میں جگہ

(۱۰) باب من أتى مجلساً فوجد فرجة

۱۳۰۴ - امام حاکم نے بیان کیا ہے کہ امام شافعی سفیان بن عیینہ کی مجلس میں بیٹھے تھے انہوں نے امام شافعی سے اس حدیث کے متعلق پوچھا تو
امام صاحب فرماتے گئے کہ رسول اللہ ﷺ نے ان سے یہ اس لیے فرمایا کیونکہ اگر وہ آپ پر تہمت کا گمان بھی کر لیتے تو کفر میں داخل ہو جاتے
اس لیے آپ نے بطور نصیحت انہیں بتا دیا تاکہ شیطان ان کے دلوں میں وسوسہ نہ ڈال سکے مبادا وہ ہلاک ہو جاتے۔ (مرتب)

فجلس فها ، والا وراهم

پائے تو بیٹھ جائے ورنہ پیچھے بیٹھ جائے

۱۴۰۵- حضرت ابو واقد اللیثی رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ (ایک مرتبہ) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں تشریف فرما تھے۔ اور لوگ آپ کے ارد گرد بیٹھے ہوئے تھے کہ تین آدمی وہاں آئے (ان میں سے) دو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے پہنچ گئے اور ایک واپس چلا گیا۔ (راوی کہتے ہیں کہ) پھر وہ دونوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے کھڑے ہو گئے۔ اس کے بعد ان میں سے ایک نے (جب) مجلس میں (ایک جگہ کچھ) گنجائش دیکھی، تو وہاں بیٹھ گیا اور دوسرا اہل مجلس کے پیچھے بیٹھ گیا۔ اور تیسرا جو تھا وہ لوٹ گیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب (اپنی گفتگو سے) فارغ ہوئے (تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے) فرمایا کہ کیا میں تمہیں تین آدمیوں کے بارے میں نہ بتاؤں؟ تو (سنو) ان میں سے ایک نے اللہ سے پناہ چاہی، اللہ نے اسے پناہ دی۔ اور دوسرے کو شرم آئی تو اللہ بھی اس سے شرمایا (کہ اسے بھی بخش دیا) اور تیسرے شخص نے منہ موڑا، تو اللہ نے (بھی) اس سے منہ موڑ لیا۔

أخرجه البخاري في : ۳- كتاب العلم : ۸- باب من قعد حيث ينتهي به المجلس.

(۱۱) پہلے بیٹھے ہوئے کو اٹھا کر اس کی جگہ بیٹھنا

حرام ہے

۱۴۰۶- حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی شخص کسی دوسرے شخص کو اس کے بیٹھنے کی جگہ سے نہ اٹھائے کہ خود وہاں بیٹھ جائے۔

أخرجه البخاري في : ۷۹- كتاب الاستئذان : ۳۱- باب لا يقيم الرجل الرجل من مجلسه.

☆ حضرت حارث بن مالک رضی اللہ عنہ کی کنیت ابو واقد لیثی تھی۔ نام کے بارے میں اختلاف ہے بعض نے حارث بن مالک اور بعض نے حارث بن عوف اور بعض نے عوف بن حارث بیان کیا ہے، بنو لیث قبیلہ کے علم بردار ہوا کرتے تھے۔ آغاز دعوت میں مسلمان ہوئے۔ غزہ تبوک میں بنی لیث قبیلہ کو نکالا پھر مکہ چلے گئے تھے وہاں ایک سال رہے اور اس کے بعد وفات پا گئے۔

(۱۳) باب منع المخنث من الدخول

على النساء الأجانب

۱۴۰۷- حدیث اُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا ، قَالَتْ : دَخَلَ عَلَيَّ النَّبِيُّ ﷺ ، وَعِنْدِي مُخَنَّثٌ ، فَسَمِعَهُ يَقُولُ لِعَبْدِ اللهِ بْنِ أُمَيَّةَ : يَا عَبْدَ اللهِ ! أَرَأَيْتَ إِنْ فَتَحَ اللهُ عَلَيْكُمُ الطَّائِفَ غَدًا ، فَعَلَيْكَ بِأَبْنَةِ عَيْلَانَ ، فَإِنَّهَا تُقْبَلُ بِأَرْبَعٍ ، وَتُدْبِرُ بِشَمَانٍ . وَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ : «لَا يَدْخُلَنَّ هَؤُلَاءِ عَلَيْكُنَّ» .

أخرجه البخاري في : ۶۴- كتاب المغازي : ۵۶- باب غزوة الطائف في شوال سنة ثمان.

(۱۴) باب جواز إرداف المرأة الأجنبية إذا

أعيت في الطريق

۱۴۰۸- حدیث أسماء بنت ابی بکر رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا ، قَالَتْ : تَزَوَّجَنِي الزُّبَيْرُ ، وَمَالَهُ فِي الْأَرْضِ مِنْ مَالٍ وَلَا مَمْلُوكٍ وَلَا شَيْءٍ ، غَيْرَ نَاضِجٍ وَغَيْرَ فَرَسِيهِ . فَكُنْتُ أَعْلِفُ فَرَسَهُ ، وَأَسْتَقِي الْمَاءَ ، وَأُخْرِزُ غَرَبَهُ ، وَأُعَجِّنُ ، وَلَمْ أَكُنْ أَحْسِنُ أَخْبِزُ . وَكَانَ يَخْبِزُ جَارَاتِ لِي مِنَ الْأَنْصَارِ ، وَكُنَّ نِسْوَةَ صِدْقٍ . وَكُنْتُ أَنْقُلُ النَّوَى مِنْ أَرْضِ الزُّبَيْرِ الَّتِي أَقْطَعَهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ ، عَلَيَّ رَأْسِي ، وَهِيَ مِنِّي عَلَيَّ

(۱۳) ہجرت اجنبی عورتوں کے پاس نہ جائے

۱۴۰۷- ام المومنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ میرے یہاں تشریف لائے تو میرے پاس ایک مخنث بیٹھا ہوا تھا۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے سنا کہ وہ عبد اللہ بن امیہ سے کہہ رہا تھا کہ اے عبد اللہ! دیکھو اگر کل اللہ تعالیٰ نے طائف کی فتح تمہیں عنایت فرمائی تو عیلان بن سلمہ کی بیٹی (بادیہ) کو لے لینا۔ وہ جب سامنے آتی ہے تو پیٹ پر چار بل اور پیٹھ موڑ کر جاتی ہے تو آٹھ بل دکھائی دیتے ہیں (یعنی بہت موٹی تازہ عورت ہے) اس لئے آنحضرت ﷺ نے فرمایا یہ شخص اب تمہارے گھر میں نہ آیا کرے۔

أخرجه البخاري في : ۶۴- كتاب المغازي : ۵۶- باب غزوة الطائف في شوال سنة ثمان.

(۱۴) اگر اجنبی عورت راہ میں تھک گئی ہو تو

اس کو اپنے ساتھ سوار کر لینا درست ہے

۱۴۰۸- حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ حضرت زبیر رضی اللہ عنہ نے مجھ سے شادی کی تو ان کے پاس ایک اونٹ اور ان کے گھوڑے کے سواروں کے زمین پر کوئی مال، کوئی غلام، کوئی چیز نہیں تھی۔ میں ہی ان کا گھوڑا چراتی، پانی پلاتی، ان کا ڈول سیتی اور آنا گوندھتی۔ میں اچھی طرح روٹی نہیں پکا سکتی تھی۔ انصار کی کچھ لڑکیاں میری روٹی پکا جاتی تھیں۔ یہ بڑی سچی اور با وفا عورتیں تھیں۔ زبیر رضی اللہ عنہ کی وہ زمین جو رسول اللہ ﷺ نے انہیں دی تھی، اس سے میں اپنے سر پر کھجور کی گٹھلیاں گھر لیا کرتی تھی۔ یہ زمین میرے گھر سے دو میل دور تھی۔ ایک روز میں آ رہی تھی۔ اور گٹھلیاں میرے سر پر تھیں کہ راستے میں رسول اللہ ﷺ سے ملاقات ہو گئی۔ آپ کے ساتھ قبیلہ انصار کے کئی آدمی تھے۔ آپ نے مجھے

بلایا، پھر (اپنے اونٹ کو بٹھانے کے لئے) کہا۔ اِخْ، اِخْ
آنحضرت ﷺ چاہتے تھے کہ مجھے اپنی سواری پر اپنے پیچھے
سوار کر لیں لیکن مجھے مردوں کے ساتھ چلنے میں شرم آئی۔
اور زبیرؓ کی غیرت کا بھی خیال آیا۔ زبیرؓ بڑے ہی
باغیرت تھے۔ حضور اکرم ﷺ بھی سمجھ گئے کہ میں شرم
محسوس کر رہی ہوں۔ اس لئے آپ آگے بڑھ گئے۔ پھر میں
حضرت زبیرؓ کے پاس آئی اور ان سے واقعہ کا ذکر کیا کہ
رسول اللہ ﷺ سے میری ملاقات ہو گئی تھی، میرے سر پر
گٹھلیاں تھیں اور رسول اللہ ﷺ کے ساتھ آپ کے چند
صحابہ بھی تھے۔ آپ نے اپنا اونٹ مجھے بٹھانے کے لئے
بٹھایا۔ لیکن مجھے اس سے شرم آئی اور تمہاری غیرت کا بھی
خیال آیا۔ اس پر حضرت زبیرؓ نے کہا کہ اللہ کی قسم مجھ کو تو
اس سے بدارج ہوا کہ تو گٹھلیاں لانے کے لئے نکلے۔ اگر تو
آنحضرت ﷺ کے ساتھ سوار ہو جاتی تو اتنی غیرت کی بات نہ
تھی (کیونکہ حضرت اسماء رضی اللہ عنہا آپ کی سالی اور بھانج
دونوں ہوتی تھیں) اس کے بعد میرے والد حضرت ابو بکرؓ
نے ایک غلام میرے پاس بھیج دیا وہ گھوڑے کا سب کام کرنے
لگا اور میں بے فکر ہو گئی گویا والد ماجد حضرت ابو بکرؓ نے
(غلام بھیج کر) مجھ کو آزاد کر دیا۔

أخرجه البخاري في : ٦٧ - كتاب النكاح : ١٠٨ - باب الغيرة.

(۱۵) تین آدمی ہوں تو ان میں سے دو تیسرے

کی رضامندی کے بغیر سرگوشی نہ کریں

۱۳۰۹ - حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ
رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب تین آدمی ساتھ ہوں تو تیسرے
ساتھی کو چھوڑ کر دو آپس میں کانا پھوسی نہ کریں۔

ثَلَاثِي فَرَسَخٍ. فَجِئْتُ يَوْمًا وَالنَّبِيُّ عَلَيَّ
رَأْسِي ، فَلَقِيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ ، وَمَعَهُ
نَفَرٌ مِنَ الْأَنْصَارِ. فَدَعَانِي. ثُمَّ قَالَ : «إِخْ
إِخْ» لِيَحْمِلَنِي خَلْفَهُ. فَاسْتَحْيَيْتُ أَنْ أُسِيرَ
مَعَ الرُّجَالِ ، وَذَكَرْتُ الزُّبَيْرَ وَغَيْرَتَهُ ،
وَمَا كَانَ أَغْيَرَ النَّاسِ. فَعَرَفَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ
أَنِّي اسْتَحْيَيْتُ ، فَمَضَى فَجِئْتُ الزُّبَيْرَ ،
فَقُلْتُ: لَقَيْتَنِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ، وَعَنِي
رَأْسِي النَّبِيُّ ، وَمَعَهُ نَفَرٌ مِنْ أَصْحَابِهِ ،
فَأَنَاخَ لِأُرْكَبَ فَاسْتَحْيَيْتُ مِنْهُ ، وَعَرَفْتُ
غَيْرَتَكَ. فَقَالَ : وَاللَّهِ! لَحَمْلُكَ النَّبِيُّ
كَانَ أَشَدَّ عَلَيَّ مِنْ رُكُوبِكَ مَعَهُ. قَالَتْ :
حَتَّى أُرْسَلَ إِلَيَّ أَبُو بَكْرٍ ، بَعْدَ ذَلِكَ ،
فَخَادِمٌ يَكْفِينِي سِيَّاسَةَ الْفَرَسِ ، فَكَأَنَّمَا
عَنَقَنِي.

(۱۵) باب مناجاة الاثنين

دون الثالث بغیر رضاه

۱۴۰۹ - حدیث عبد اللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما
لله عنهما ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ، «إِذَا كَانُوا
ثَلَاثَةً فَلَا يَتَنَاجَى اثْنَانِ دُونَ الثَّلَاثِ».

أخرجه البخاري في : ٧٩ - كتاب الاستئذان : ٤٥ - باب لا يتناجى اثنان دون الثالث.

۱۳۱۰- حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم تین آدمی ہو تو تیسرے ساتھی کو چھوڑ کر تم آپس میں کانا پھوسو نہ کیا کرو۔ اس لئے کہ لوگوں کو رنج ہوگا۔ البتہ اگر دوسرے آدمی بھی ہوں تو مضائقہ نہیں۔

۱۴۱۰- حدیث عبد اللہ بن مسعود۔
قَالَ النَّبِيُّ ﷺ : «إِذَا كُنْتُمْ ثَلَاثَةً ، فَلَا يَتَنَاجَى رَجُلَانِ دُونَ الْآخَرِ حَتَّى تَحْتَلِطُوا بِالنَّاسِ أَجْلٌ أَنْ يُحْزَنَهُ».

أخرجه البخاري في : ۷۹- كتاب الاستئذان : ۴۷- باب إذا كانوا أكثر من ثلاثة فلا بأس بالمسارة والمناجاة.

(۱۶) علاج اور بیماری اور منتر کا بیان

(۱۶) باب الطب والمرض والرقي

۱۳۱۱- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نظر برد لگنا حق ہے۔

۱۴۱۱- حدیث ابي هريرة رضي الله عنه ، عن النبي ﷺ ، قال : «العين حق».

أخرجه البخاري في : ۷۶- كتاب الطب : ۶۳- باب العين حق.

(۱۷) جادو کا بیان

(۱۷) باب السحر

۱۳۱۲- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر جادو کر دیا گیا تھا اور اس کا آپ پر یہ اثر ہوا تھا کہ آپ کو خیال ہوتا کہ آپ نے ازواج مطہرات میں سے کسی کے ساتھ ہم بستری کی ہے حالانکہ آپ نے کی نہیں ہوتی تھی۔ سفیان ثوری رضی اللہ عنہ (سند کے ایک راوی) نے بیان کیا کہ جادو کی یہ سب سے سخت قسم ہے جب اس کا یہ اثر ہو۔ پھر آپ نے فرمایا عائشہ! تمہیں معلوم ہے اللہ تعالیٰ سے جو بات میں نے پوچھی تھی اس کا جواب اس نے کب کا دے دیا ہے۔ میرے پاس دو فرشتے آئے ایک میرے سر کے پاس کھڑا ہو گیا اور دوسرا میرے پاؤں کے پاس۔ جو فرشتہ میرے سر کی طرف کھڑا تھا اس نے دوسرے سے کہا۔ ان صاحب صلی اللہ علیہ وسلم کا کیا حال ہے؟ دوسرے نے جواب دیا کہ ان پر جادو کر دیا گیا ہے۔ پوچھا کہ کس نے ان پر جادو کیا ہے؟ جواب دیا کہ لبید بن اعصم نے۔ یہ یہودیوں کے حلیف بنی زریق کا ایک شخص تھا اور منافق تھا۔ سوال کیا کہ کس سے ان پر جادو کیا ہے؟ جواب دیا کہ

۱۴۱۲- حدیث عائشة رضي الله عنها،
قَالَتْ : كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ سُحِرَ ، حَتَّى كَانَ يَرَى أَنَّهُ يَأْتِي النِّسَاءَ وَلَا يَأْتِيهِنَّ . قَالَ سُفْيَانُ (أَحَدُ رِجَالِ السَّنَدِ) وَهَذَا أَشَدُّ مَا يَكُونُ مِنَ السُّحْرِ إِذَا كَانَ كَذَا . فَقَالَ : «يَا عَائِشَةُ! أَعْلِمْتِ أَنَّ اللَّهَ قَدْ أَفْتَانِي فِيمَا اسْتَفْتَيْتُهُ فِيهِ؟ أَتَانِي رَجُلَانِ فَتَعَدَّ أَحَدُهُمَا عِنْدَ رَأْسِي ، وَالْآخَرُ عِنْدَ رِجْلِي ، فَقَالَ الَّذِي عِنْدَ رَأْسِي لِلْآخَرِ : مَا بَالَ الرَّجُلُ ؟ قَالَ : مَطْبُوبٌ . قَالَ : وَمَنْ طَبَّهُ؟ قَالَ : لُبَيْدُ بْنُ أَعْصَمٍ ، رَجُلٌ مِنْ زُرَيْقٍ ، حَلِيفٌ لِيَهُودٍ ، كَانَ مُنَافِقًا . قَالَ : وَفِيمَ؟ قَالَ :

کنگھے اور بال میں۔ پوچھا جاوہ ہے کہاں؟ جواب دیا کہ نر کھجور کے خوشے میں جو زروان کے کنویں کے اندر رکھے ہوئے پتھر کے نیچے دفن ہے۔ بیان کیا کہ پھر حضور اکرم ﷺ اس کنویں پر تشریف لے گئے اور جاوہ اندر سے نکالا۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ یہی وہ کنواں ہے جو مجھے خواب میں دکھلایا گیا تھا۔ اس کا پانی ہندی کے عرق جیسا رنگین تھا اور اس کے کھجور کے درختوں کے سرشیشطانوں کے سروں جیسے تھے۔ بیان کیا کہ پھر وہ جاوہ کنویں میں سے نکلا گیا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ میں نے کہا آپ نے اس جاوہ کا توڑ کیوں نہیں کر لیا؟ فرمایا۔ ہاں اللہ تعالیٰ نے مجھے شفا دی، اب میں لوگوں میں ایک شور ہونا پسند نہیں کرتا۔

فِي مُشْطٍ وَمُشَاقَةٍ. قَالَ: وَأَيْنَ؟ قَالَ: فِي جُفِّ طَلْعَةِ ذَكَرٍ تَحْتَ رَعُوفَةٍ، فِي بَشْرِ ذُرْوَانَ» قَالَتْ: فَأَتَى النَّبِيَّ ﷺ الْبُئْرَ حَتَّى اسْتَحْرَجَهُ. فَقَالَ: «هَذِهِ الْبُئْرُ الَّتِي أُرِيْتَهَا وَكَأَنَّ مَاءَهَا نُقَاعَةُ الْجِنِّاءِ، وَكَأَنَّ نَخْلَهَا رُؤُوسُ الشَّيَاطِينِ» قَالَ: «فَاسْتَحْرَجَ» قَالَتْ: فَقُلْتُ أَفَلَا، أَي، تَنْشَرَتْ؟ فَقَالَ: «أَمَا وَاللَّهِ! فَقَدْ شَفَانِي، وَأَكْرَهُ أَنْ أُثِيرَ عَلَيَّ أَحَدٌ مِنَ النَّاسِ شَرًّا».

أخرجه البخاري في : ۷۶ - كتاب الطب : ۴۹ - باب هل يستخرج السحر.

(۱۸) زہر کا بیان

(۱۸) باب السم

۱۳۱۳- حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ایک یہودی عورت نبی کریم ﷺ کی خدمت میں زہر ملا ہوا بکری کا گوشت لائی، آپ نے اس میں سے کچھ کھلایا (لیکن فوراً ہی فرمایا کہ اس میں زہر پڑا ہوا ہے) پھر جب اس (عورت) کو لایا گیا (اور اس نے زہر ڈالنے کا اقرار بھی کر لیا) تو کہا گیا کہ کیوں نہ اسے قتل کر دیا جائے۔ لیکن آپ نے فرمایا کہ نہیں (حضرت انس کہتے ہیں) اس زہر کا اثر میں نے ہمیشہ نبی کریم ﷺ کے تلو میں محسوس کیا۔

۱۴۱۳- حَدِيثُ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ يَهُودِيَّةً أَتَتْ النَّبِيَّ ﷺ، بِشَاةٍ مَسْمُومَةٍ فَأَكَلَ مِنْهَا، فَجِيءَ بِهَا، فِقِيلٌ: أَلَا تَقْتُلُهَا؟ قَالَ: «لَا» قَالَ: فَمَا رَلْتُ أَعْرِفُهَا فِي لَهَوَاتِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ.

أخرجه البخاري في : ۵۱ - كتاب الهبة : ۲۸ - باب قبول الهدية من المشركين.

(۱۹) بیمار پروم کرنا مستحب ہے

(۱۹) باب استحباب رقية المريض

۱۳۱۴- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ جب کسی مریض کے پاس تشریف لے جاتے یا کوئی

۱۴۱۴- حَدِيثُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ، كَانَ إِذَا أَتَى مَرِيضًا،

۳۱۳- اثر سے مراد اس زہر کا رنگ ہے یا اور کوئی تعمیر جو آپ کے تلوے مبارک میں ہوا ہو گا۔ (راز)

مریض آپ کے پاس لایا جاتا تو آپ یہ دعا فرماتے
 ”اے لوگوں کے پروردگار! بیماری دور کر دے۔ اے
 انسانوں کے پالنے والے شفا عطا فرما تو ہی شفا دینے والا ہے۔
 تیری شفا کے سوا اور کوئی شفا نہیں۔ ایسی شفا دے جس میں
 مرض بالکل باقی نہ رہے۔“

أخرجه البخاري في : ٧٥ - كتاب المرضى : ٢٠ - باب دعاء العائد للمريض .

(۲۰) بیمار پر معوذات پڑھ کر پھونکنا

۱۳۱۵- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ رسول
 اللہ ﷺ جب بیمار پڑتے تو معوذات کی سورتیں پڑھ کر اپنے
 اوپر دم کرتے پھر جب (مرض الموت میں) آپ کی تکلیف
 بڑھ گئی تو میں ان سورتوں کو پڑھ کر برکت کی امید میں آپ
 کے ہاتھوں کو آپ کے جسد مبارک پر پھیرتی تھی۔

(۲۰) باب رقية المريض بالمعوذات والنفث

۱۴۱۵- حديث عائشة رضي الله عنها،
 أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ ، إِذَا اشْتَكَى ،
 يَقْرَأُ عَلَى نَفْسِهِ بِالْمَعْوِذَاتِ ، وَيَنْفُثُ .
 فَلَمَّا اشْتَدَّ وَجَعُهُ كُنْتُ أَقْرَأُ عَلَيْهِ ، وَأَمْسَحُ
 بِيَدِهِ ، رَجَاءَ بَرَكَتِهَا .

أخرجه البخاري في : ٦٦ - كتاب فضائل القرآن : ١٤ - باب المعوذات .

(۲۱) نظر اور غلہ اور زہر کے لیے دم کرنا

مستحب ہے

۱۳۲۲- اسود بن یزید کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ رضی
 اللہ عنہا سے زہریلے جانور کے کاٹنے میں دم کرنے کے
 متعلق پوچھا تو انہوں نے کہا کہ ہر زہریلے جانور کے کاٹنے میں
 دم کرنے کی نبی کریم ﷺ نے اجازت دی ہے۔

(۲۱) باب استحباب الرقية من العين

والنملة والحمة والنظرة

۱۴۱۶- حديث عائشة. عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ
 يَزِيدَ ، أَنَّهُ قَالَ : سَأَلْتُ عَائِشَةَ عَنِ الرُّقِيَةِ
 مِنَ الْحُمَةِ. فَقَالَتْ : رَخَّصَ النَّبِيُّ ﷺ
 الرُّقِيَةَ مِنْ كُلِّ ذِي حُمَةٍ .

أخرجه البخاري في : ٧٦ - كتاب الطب : ٣٧ - باب رقية الحية والعقرب .

۱۴۱۷- حديث عائشة رضي الله عنها،

۱۳۱۵- معوذات سے آخری تین سورتیں سورہ اخلاص، فلق اور ناس مراد ہیں۔ دم پڑھنے کے لیے ان سورتوں کی تاثیر فی الواقع اکسیر کا درجہ رکھتی
 ہے۔ تعجب ہے ان نام نہاد احمق عالموں پر جو بناوٹی اور مہمل لفظوں میں جھومنتز کرتے اور قرآن کی اکسیر سورتوں سے منہ موڑتے ہیں۔ (ران)

ﷺ مریض کے لیے (کلمے کی انگلی زمین پر لگا کر) یہ دعا پڑھتے تھے۔ ”اللہ کے نام کی مدد سے ہماری زمین کی مٹی ہم میں سے کسی کے تھوک کے ساتھ تاکہ ہمارا مریض شفا پا جائے ہمارے رب کے حکم سے“

أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ ، كَانَ يَقُولُ لِلْمَرِيضِ :
”بِسْمِ اللَّهِ ، تُرْبَةُ أَرْضِنَا ، بَرِيْقَةِ بَعْضِنَا ،
يُشْفِي سَقِيمُنَا ، بِإِذْنِ رَبِّنَا“.

أخرجه البخاري في : ۷۶- كتاب الطب : ۳۸- باب رقية النبي ﷺ.

۱۳۱۸- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے حکم دیا (آپ نے اس طرح بیان کیا کہ) آنحضرت ﷺ نے حکم دیا کہ نظر بد لگ جانے پر معوذتین سے دم کر لیا کرو۔

۱۴۱۸- حديث عائشة رضي الله عنها،
قالت: أمرني رسول الله ﷺ ، أو أمر أن
يُسترقى من العين.

أخرجه البخاري في : ۷۶- كتاب الطب : ۳۵- باب رقية العين.

۱۳۱۹- حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے ان کے گھر میں ایک لڑکی دیکھی جس کے چہرے پر (نظر بد لگنے کی وجہ سے) کالے دھبے پڑ گئے تھے۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ اس پر دم کرا دو کیونکہ اسے نظر بد لگ گئی ہے۔

۱۴۱۹- حديث أم سلمة رضي الله
عنها ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ ، رَأَى فِي بَيْتِهَا
جَارِيَةً ، فِي وَجْهِهَا سَفْعَةٌ. فَقَالَ :
”اسْتَرْقُوا لَهَا ، فَإِنَّ بِهَا النَّظْرَةَ“.

أخرجه البخاري في : ۷۶- كتاب الطب : ۳۵- باب رقية العين.

(۲۳) قرآن یا دعا سے دم کر کے اس پر اجرت لینا

(۲۳) باب جواز أخذ الأجرة على الرقية
بالقرآن والأذكار

۱۳۲۰- حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ آنحضرت ﷺ کے کچھ صحابہ سفر میں تھے۔ دوران سفر وہ عرب کے ایک قبیلہ پر اترے۔ صحابہ نے چاہا کہ قبیلہ والے انہیں اپنا مہمان بنالیں۔ لیکن انہوں نے مہمانی نہیں کی، بلکہ صاف انکار کر دیا۔ اتفاق سے اسی قبیلہ کے سردار کو سانپ نے ڈس لیا، قبیلہ والوں نے ہر طرح کی کوشش کر ڈالی، لیکن ان کا سردار اچھانہ ہوا۔ ان کے کسی آدمی نے کہا کہ چلو ان لوگوں سے بھی پوچھیں جو یہاں آکر اترے ہیں۔ ممکن ہے کوئی دم جھاڑے

۱۴۲۰- حديث أبي سعيد رضي الله
عنه ، قال : انطلق نفرٌ من أصحاب النبي
ﷺ ، في سفرة سافروها ، حتى نزلوا
على حيٍّ من أحياء العرب ، فاستضافوهم ،
فأبوا أن يضيّفوهم. فلدغ سيّد ذلك
الحيّ ، فسعوا له بكلّ شيء ، لا ينفعه

کی چیز ان کے پاس ہو۔ چنانچہ قبیلہ والے ان کے پاس آئے اور کہا کہ 'بھائیو! ہمارے سردار کو سناپ نے ڈس لیا ہے۔ اس کے لئے ہم نے ہر قسم کی کوشش کر ڈالی لیکن کچھ فائدہ نہیں ہوا۔ کیا تمہارے پاس کوئی چیز دم کرنے کی ہے؟ ایک صحابی نے کہا کہ قسم اللہ کی میں اسے جھاڑ دوں گا۔ لیکن ہم نے تم کو میزبانی کے لئے کہا تھا اور تم نے اس سے انکار کر دیا۔ اس لئے میں بھی اجرت کے بغیر نہیں جھاڑ سکتا۔ آخر بکریوں کے ایک گٹے پر ان کا معاملہ طے ہوا۔ وہ صحابی وہاں گئے۔ اور الحمد للہ رب العالمین پڑھ پڑھ کر دم کیا۔ ایسا معلوم ہوا جیسے کسی کی رسی کھول دی گئی ہو۔ وہ سردار اٹھ کر چلنے لگا، تکلیف و درد کا نام و نشان بھی باقی نہیں تھا۔ بیان کیا کہ پھر انہوں نے طے شدہ اجرت صحابہ کو ادا کر دی۔ کسی نے کہا کہ اسے تقسیم کر لو۔ لیکن جنہوں نے جھاڑا تھا وہ بولے کہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر پہلے ہم آپ سے اس کا ذکر کر لیں۔ اس کے بعد دیکھیں گے کہ آپ کیا حکم دیتے ہیں۔ چنانچہ سب حضرات رسول کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ سے اس کا ذکر کیا۔ آپ نے فرمایا۔ یہ تم کو کیسے معلوم ہوا کہ سورہ فاتحہ بھی ایک رقیہ ہے؟ اس کے بعد آپ نے فرمایا کہ تم نے ٹھیک کیا۔ اسے تقسیم کر لو اور ایک میرا حصہ بھی لگاؤ۔ یہ فرما کر رسول اللہ ﷺ ہنس پڑے۔

شَيْءٍ. فَقَالَ بَعْضُهُمْ : لَوْ أَتَيْتُمْ هَؤُلَاءِ الرَّهْطَ الَّذِينَ نَزَلُوا ، لَعَلَّهُ أَنْ يَكُونَ عِنْدَ بَعْضِهِمْ شَيْءٌ! فَأَتَوْهُمْ. فَقَالُوا : يَا أَيُّهَا الرَّهْطُ! إِنَّ سَيِّدَنَا لُدَغٌ ، وَسَعَيْنَا لَهُ بِكُلِّ شَيْءٍ ، لَا يَنْفَعُهُ. فَهَلْ عِنْدَ أَحَدٍ مِنْكُمْ مِنْ شَيْءٍ؟ فَقَالَ بَعْضُهُمْ : نَعَمْ وَاللَّهِ! إِنِّي لَأَرْقِي ، وَلَكِنَّ وَاللَّهِ! لَقَدْ اسْتَضَفْنَاكُمْ فَلَمْ تُضَيِّفُونَا ، فَمَا أَنَا بَرَّاقٌ لَكُمْ حَتَّى تَجْعَلُوا لَنَا جُعَلًا. فَصَالَحُوهُمْ عَلَيَّ قَطِيعٍ مِنَ الْغَنَمِ. فَاذْكَرُوا لِي رَقِيٍّ عَلَيْهِ. وَيَقْرَأُ - ﴿الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ﴾ - فَكَأَنَّمَا نَشِطُ مِنْ عِقَالٍ. فَاذْطَلَقَ يَمْشِي وَمَا بِهِ قَلْبَةٌ. قَالَ : فَأَوْفَوْهُمْ جُعَلَهُمُ الَّذِي صَالَحُوهُمْ عَلَيْهِ. فَقَالَ بَعْضُهُمْ : ائْتُوا. فَقَالَ الَّذِي رَقِيَ. لَا تَفْعَلُوا ، حَتَّى نَأْتِيَ النَّبِيَّ ﷺ ، فَذَكَرَ لَهُ الَّذِي كَانَ ، فَانظَرَ مَا يَأْمُرْنَا. فَقَدِمُوا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ ، فَذَكَرُوا لَهُ. فَقَالَ : «وَمَا يُدْرِيكَ أَنَّهَا رُقِيَةٌ!» ثُمَّ قَالَ : «قَدْ أَصَبْتُمْ ، ائْتُوا وَاضْرِبُوا لِي مَعَكُمْ سَهْمًا» فَضَحِكَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ.

أخرجه البخاري في : ۳۷ - كتاب الإجارة : ۱۶ - باب ما يعطى في الرقية على أحياء العرب بفتحة الكتاب.

(۲۶) ہر بیماری کی ایک دوا ہے اور دوا کرنا

مستحب ہے

۱۳۲۱- حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ میں نے نبی کریم ﷺ سے سنا۔ آپ نے فرمایا اگر تمہاری دواؤں میں کسی میں بھلائی ہے تو پچھنا لگوانے یا شہد پینے اور آگ سے داغنے میں ہے، اگر وہ مرض کے مطابق ہو اور میں آگ سے داغنے کو پسند نہیں کرتا ہوں۔

(۲۶) باب لكل داء دواء واستحباب

التداوي

۱۴۲۱- حدیث جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا ، قَالَ : سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ ، يَقُولُ : «إِنْ كَانَ فِي شَيْءٍ مِنْ أَدْوِيَّتِكُمْ ، أَوْ يَكُونُ فِي شَيْءٍ مِنْ أَدْوِيَّتِكُمْ ، خَيْرٌ ، فَبِي شَرْطَةِ مِحْجَمٍ ، أَوْ شَرْبَةِ عَسَلٍ ، أَوْ لَذْعَةِ بِنَارٍ تُوَافِقُ الدَّاءَ ، وَمَا أَحَبُّ أَنْ أُكْتَوِيَ».

أخرجه البخاري في : ۷۶- كتاب الطب : ۴- باب الدواء بالاعسل.

۱۳۲۲- حضرت ابن عباسؓ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے پچھنا لگولیا اور پچھنا لگانے والے کو اجرت بھی دی۔ (اگر پچھنا لگوانا ناجائز ہو تا تو آپ نہ پچھنا لگواتے نہ اجرت دیتے)

۱۴۲۲- حدیث ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا ، قَالَ : إِحْتَجَمَ النَّبِيُّ ﷺ ، وَأَعْطِيَ الْحَجَّامَ أَجْرَهُ.

أخرجه البخاري في : ۳۷- كتاب الإجارة : ۱۸- باب خراج الحجام.

۱۳۲۳- حضرت انسؓ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے پچھنا لگولیا، اور آپ کسی کی مزدوری کے معاملے میں کسی پر ظلم نہیں کرتے تھے۔

۱۴۲۳- حدیث أَنَسِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ، قَالَ : كَانَ النَّبِيُّ ﷺ ، يَحْتَجِمُ ، وَلَمْ يَكُنْ يَظْلِمُ أَحَدًا أَجْرَهُ.

أخرجه البخاري في : ۳۷- كتاب الإجارة : ۱۸- باب خراج الحجام.

۱۳۲۴- حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا، بخار جنم کی بھاپ کے اثر سے ہوتا ہے۔ اس لئے اسے پانی سے ٹھنڈا کر لیا کرو۔

۱۴۲۴- حدیث ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا ، قَالَ : «الْحُمَّى مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ فَأَبْرِدُوهَا بِالْمَاءِ».

أخرجه البخاري في : ۵۹- كتاب بدء الخلق : ۱۰- باب صفة النار وأنها مخلوقة.

۱۳۲۵- حضرت اسماء بنت ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہما کے

۱۴۲۵- حدیث أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ

ہاں جب کوئی بخار میں مبتلا عورت لائی جاتی تھی تو اس کے لئے دعا کرتیں اور اس کے گریبان میں پانی ڈالتیں۔ وہ بیان کرتی تھیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں حکم دیا تھا کہ بخار کو پانی سے ٹھنڈا کریں۔

رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا ، كَانَتْ ، إِذَا أُتِيَتْ بِالْمَرْأَةِ قَدْ حُمَّتْ تَدْعُو لَهَا ، أَخَذَتْ الْمَاءَ فَصَبَتْهُ بَيْنَهَا وَبَيْنَ جَيْبِهَا . قَالَتْ : وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ، يَأْمُرُنَا أَنْ نَبْرِدَهَا بِالْمَاءِ .

أخرجه البخاري في : ٧٦ - كتاب الطب : ٢٧ - باب الحمى من فيح جهنم .

۱۴۲۶ - حدیث رافع بن خدیج ، قال : سمعتُ النبي ﷺ يقولُ : «الحمى من فوح جهنم ، فأبردوها بالماء» .

۱۴۲۶ - حدیث رافع بن خدیج ، قال : سمعتُ النبي ﷺ يقولُ : «الحمى من فوح جهنم ، فأبردوها بالماء» .

أخرجه البخاري في : ٧٦ - كتاب الطب : ٢٨ - باب الحمى من فيح جهنم .

(۲۷) باب كراهة التداوي باللدود

۱۴۲۷ - حدیث عائشة ، قالت : لَدَدْنَا فِي مَرَضِهِ ، فَجَعَلَ يُشِيرُ إِلَيْنَا أَنْ لَا تَلْدُونِي . فَقُلْنَا : كَرَاهِيَةُ الْمَرِيضِ لِلدَّوَاءِ . فَلَمَّا أَفَاقَ ، قَالَ : «لَمْ أَنْهَكُمْ أَنْ تَلْدُونِي؟» قُلْنَا : كَرَاهِيَةُ الْمَرِيضِ لِلدَّوَاءِ . فَقَالَ : «لَا يَبْقَى أَحَدٌ فِي الْبَيْتِ إِلَّا لُدَّ وَأَنَا أَنْظَرُ ، إِلَّا الْعَبَّاسَ ، فَإِنَّهُ لَمْ يَشْهَدْكُمْ» .

۱۴۲۷ - حدیث عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ آنحضرت ﷺ کے مرض میں ہم آپ کے منہ میں دوادینے لگے تو آپ نے اشارے سے دوادینے سے منع کیا۔ ہم نے سمجھا کہ مریض کو دوادینے سے (بعض اوقات) جو ناگواری ہوتی ہے یہ بھی اسی کا نتیجہ ہے (اس لئے ہم نے اصرار کیا) تو آپ نے فرمایا کہ گھر میں جتنے آدمی ہیں سب کے منہ میں میرے سامنے دوادلی جائے۔ صرف عباسؓ اس سے الگ ہیں کہ وہ تمہارے ساتھ اس کام میں شریک نہیں تھے۔

۱۴۲۷ - حدیث عائشة ، قالت : لَدَدْنَا فِي مَرَضِهِ ، فَجَعَلَ يُشِيرُ إِلَيْنَا أَنْ لَا تَلْدُونِي . فَقُلْنَا : كَرَاهِيَةُ الْمَرِيضِ لِلدَّوَاءِ . فَلَمَّا أَفَاقَ ، قَالَ : «لَمْ أَنْهَكُمْ أَنْ تَلْدُونِي؟» قُلْنَا : كَرَاهِيَةُ الْمَرِيضِ لِلدَّوَاءِ . فَقَالَ : «لَا يَبْقَى أَحَدٌ فِي الْبَيْتِ إِلَّا لُدَّ وَأَنَا أَنْظَرُ ، إِلَّا الْعَبَّاسَ ، فَإِنَّهُ لَمْ يَشْهَدْكُمْ» .

۱۴۲۷ - حدیث عائشہ ، قالت : لَدَدْنَا فِي مَرَضِهِ ، فَجَعَلَ يُشِيرُ إِلَيْنَا أَنْ لَا تَلْدُونِي . فَقُلْنَا : كَرَاهِيَةُ الْمَرِيضِ لِلدَّوَاءِ . فَلَمَّا أَفَاقَ ، قَالَ : «لَمْ أَنْهَكُمْ أَنْ تَلْدُونِي؟» قُلْنَا : كَرَاهِيَةُ الْمَرِيضِ لِلدَّوَاءِ . فَقَالَ : «لَا يَبْقَى أَحَدٌ فِي الْبَيْتِ إِلَّا لُدَّ وَأَنَا أَنْظَرُ ، إِلَّا الْعَبَّاسَ ، فَإِنَّهُ لَمْ يَشْهَدْكُمْ» .

ووفاته . أخرجه البخاري في : ٦٤ - كتاب المغازي : ٨٣ - باب مرض النبي ﷺ ووفاته .

(۲۸) عود ہندی (کت) کے ساتھ علاج

(۲۸) باب التداوي بالعود الهندي وهو الكست

کرنے کا بیان

۱۴۲۸ - حدیث ام قیس بنت مہمن رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت اقدس میں اپنا چھوٹا بچہ

۱۴۲۸ - حدیث ام قیس بنت مہمن ، أنها أتت بابن لها صغير ، لم يأكل

لے کر آئی جو کھانا نہیں کھاتا تھا (یعنی شیر خوار تھا) رسول کریم ﷺ نے اسے گود میں بٹھالیا۔ اس بچے نے آپ کے کپڑے پر پیشاب کر دیا۔ آپ نے پانی منگا کر کپڑے پر چھڑک دیا اور اسے نہیں دھویا۔

الطَّعَامَ، إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ. فَأَجْلَسَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي حِجْرِهِ، فَبَالَ عَلَى ثَوْبِهِ، فَدَعَا بِمَاءٍ فَنَضَحَهُ وَلَمْ يَغْسِلْهُ.

أخرجه البخاري في : ٤ - كتاب الوضوء : ٥٩ - باب بول الصبيان.

۱۳۲۹- حضرت ام قیس بنت محسن رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ میں نے نبی کریم ﷺ سے سنا آپ نے فرمایا تم لوگ اس عود ہندی (قط) کا استعمال کیا کرو، کیونکہ اس میں سات بیماریوں کا علاج ہے۔ حلق کے درد میں ناک میں ڈالا جاتا ہے، پسلی کے درد میں چبائی جاتی ہے۔

۱۴۲۹- حَدِيثُ أُمِّ قَيْسِ بِنْتِ مَحْصَنٍ ، قَالَتْ : سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ ، يَقُولُ : «عَلَيْكُمْ بِهَذَا الْعُودِ الْهِنْدِيِّ فَإِنَّ فِيهِ سَبْعَةٌ أَشْفِيَةٌ ، يُسْتَعَطُّ بِهِ مِنَ الْعُذْرَةِ ، وَيُلْدُّ بِهِ مِنْ ذَاتِ الْحَنْبِ».

أخرجه البخاري في : ۷۶- كتاب الطب : ۱۰- باب السعوط بالقسط الهندي البحري وهو الكست.

(۲۹) کالے دانے کے ساتھ علاج کا بیان

(۲۹) باب التداوي بالحبة السوداء

۱۳۳۰- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ سیاہ دانوں (کلونجی) میں ہر بیماری سے شفا ہے سوائے موت کے۔

۱۴۳۰- حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ، أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ ، يَقُولُ : «فِي الْحَبَّةِ السُّودَاءِ شِفَاءٌ مِنْ كُلِّ دَاءٍ ، إِلَّا السَّامَ».

أخرجه البخاري في : ۷۶- كتاب الطب : ۷- باب الحبة السوداء.

(۳۰) تلیینہ دل کے مریض کے لیے فائدہ مند ہے

(۳۰) باب التليينة مُجَمَّةً لِفَوَادِ الْمَرِيضِ

۱۳۳۱- نبی کریم ﷺ کی زوجہ مطہرہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا (کایہ معمول تھا کہ) جب کسی گھر میں کسی کی وفات ہو جاتی اور اس وجہ سے عورتیں جمع ہوتیں اور پھر وہ چلی جاتیں، صرف گھروالے اور خاص خاص عورتیں رہ جاتیں تو آپ ہانڈی میں تلیینہ پکانے کا حکم دیتیں۔ وہ پکایا جاتا پھر شریذ بن جاتا اور تلیینہ اس پر ڈالا جاتا۔ پھر ام المومنین حضرت عائشہ

۱۴۳۱- حَدِيثُ عَائِشَةَ ، زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ ، أَنَّهَا كَانَتْ ، إِذَا مَاتَ الْمَيِّتُ مِنْ أَهْلِهَا ، فَاجْتَمَعَ لِذَلِكَ النِّسَاءُ ، ثُمَّ تَفَرَّقْنَ إِلَّا أَهْلَهَا وَحَاصَّتْهَا ، أَمَرَتْ بِبُرْمَةٍ مِنْ تَلْيِينَةٍ. فَطُبِخَتْ. ثُمَّ صُنِعَ ثَرِيدٌ فَصُبَّتْ

رضی اللہ عنہا فرماتیں کہ اسے کھاؤ کیونکہ میں نے نبی کریم ﷺ سے سنا ہے آپ فرماتے تھے کہ تلبینہ مریض کے دل کو تسکین دیتا ہے اور اس کا غم دور کرتا ہے۔

الحُزْنُ». أخرجه البخاري في : ۷۰- كتاب الأطعمة : ۲۴- باب التلبينة.

(۳۱) شمد سے علاج

۱۳۳۲- حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ایک صاحب نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ میرا بھائی پیٹ کی تکلیف میں مبتلا ہے۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ اسے شمد پلا۔ پھر دوسری مرتبہ وہی صحابی حاضر ہوئے۔ آپ نے اسے اس مرتبہ بھی شمد پلانے کے لئے کہا وہ پھر تیسری مرتبہ آیا اور عرض کیا (حکم کے مطابق) میں نے عمل کیا (لیکن شفا نہیں ہوئی) آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ سچا ہے اور تمہارے بھائی کا پیٹ جھوٹا ہے۔ اسے پھر شمد پلا۔ چنانچہ انہوں نے شمد پھر پلایا اور اسی سے وہ تندرست ہو گیا۔

أخرجه البخاري في : ۷۶- كتاب الطب : ۴- باب الدواء بالعسل.

(۳۲) طاعون، بری قل اور کہانت کا بیان

۱۳۳۳- حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا 'طاعون ایک عذاب ہے جو پہلے بنی اسرائیل کے ایک گروہ پر بھیجا گیا تھا یا آپ نے یہ فرمایا کہ ایک گزشتہ امت پر بھیجا گیا تھا۔ اس لئے جب کسی جگہ کے متعلق تم سنو (کہ وہاں طاعون ہے) تو وہاں نہ جاؤ۔ لیکن اگر کسی ایسی جگہ یہ وبا پھیل جائے جہاں تم پہلے سے موجود ہو

۱۳۳۳- معلوم ہوا کہ تجارت، جہاں یا دوسری اغراض (سوائے فراہ کے) کے لیے طاعون زدہ مقامات سے نکلنا جائز ہے۔ حضرت عمر شام کو جا رہے تھے۔ معلوم ہوا کہ وہاں طاعون ہے، واپس لوٹ آئے۔ لوگوں نے کہا آپ اللہ کی تقدیر سے بھاگتے ہیں؟ حضرت عمرؓ نے جواب دیا کہ ہم اللہ کی تقدیر سے اللہ کی تقدیر ہی کی طرف بھاگ رہے ہیں۔ (راز)

(۳۱) باب التداوي بسقي العسل

۱۴۳۲- حدیث اَبِي سَعِيدٍ ، أَنَّ رَجُلًا أَتَى النَّبِيَّ ﷺ ، فَقَالَ : أَحْبَبِي يَشْتَكِي بَطْنَهُ فَقَالَ : «إِسْقِهِ عَسَلًا». ثُمَّ أَتَى الثَّانِيَةَ ، فَقَالَ : «إِسْقِهِ عَسَلًا». ثُمَّ أَتَاهُ الثَّالِثَةَ ، فَقَالَ : «إِسْقِهِ عَسَلًا». ثُمَّ أَتَاهُ ، فَقَالَ : فَعَلْتُ. فَقَالَ : «صَدَقَ اللَّهُ وَكَذَبَ بَطْنُ أَخِيكَ ، اسْقِهِ عَسَلًا». فَسَقَاهُ ، فَبُرِّأَ.

(۳۲) باب الطاعون والطيبة والكهانة وغيرها

۱۴۳۳- حدیث اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : «الطَّاعُونُ رِجْسٌ ، أُرْسِلَ عَلَيَّ طَائِفَةٌ مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ ، أَوْ عَلَيَّ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ ، فَإِذَا سَمِعْتُمْ بِهِ بِأَرْضٍ فَلَا تَقْدُمُوا عَلَيْهِ. وَإِذَا وَقَعَ بِأَرْضٍ

تو وہاں سے مت نکلو۔ (اور ایک روایت میں ہے) بھاگنے کے
سوا اور کوئی غرض نہ ہو تو مت نکلو۔

وَأَنْتُمْ بِهَا فَلَا تَخْرُجُوا فِرَارًا مِنْهُ. (وَفِي
رَوَايَةٍ) لَا يُخْرِجُكُمْ إِلَّا فِرَارًا مِنْهُ.

أخرجه البخاري في : ٦٠ - كتاب الأنبياء : ٥٤ - باب حدثنا أبو اليمان .

۳۳۳- حضرت ابن عباسؓ نے بیان کیا کہ حضرت عمر بن
خطابؓ شام تشریف لے جا رہے تھے جب آپ مقام
سرغ پر پہنچے تو آپ کی ملاقات فوجوں کے امراء حضرت ابو
عبیدہ بن جراحؓ اور آپ کے ساتھیوں سے ہوئی۔ ان
لوگوں نے امیر المومنین کو بتایا کہ طاعون کی وبا شام میں پھوٹ
پڑی ہے۔ حضرت ابن عباسؓ نے بیان کیا کہ اس پر حضرت عمر
ؓ نے کہا کہ میرے پاس مہاجرین اولین کو بلا لاؤ۔ آپ
انہیں بلا لائے تو حضرت عمرؓ نے ان سے مشورہ کیا اور
انہیں بتایا کہ شام میں طاعون کی وبا پھوٹ پڑی ہے۔ مہاجرین
اولین کی رائیں مختلف ہو گئیں۔ بعض لوگوں نے کہا کہ صحابہ
رسول اللہ ﷺ کے ساتھیوں کی باقی ماندہ جماعت آپ کے
ساتھ ہے اور یہ مناسب نہیں ہے کہ آپ انہیں اس وبا میں
ڈال دیں۔ حضرت عمرؓ نے کہا کہ اچھا اب آپ لوگ
تشریف لے جائیں پھر فرمایا کہ انصار کو بلاؤ۔ میں انصار کو بلا کر
لایا، آپ نے ان سے بھی مشورہ کیا اور انہوں نے بھی
مہاجرین کی طرح اختلاف کیا۔ کوئی کہنے لگا چلو کوئی کہنے لگا
لوٹ جاؤ۔ امیر المومنین نے فرمایا کہ اب آپ لوگ بھی
تشریف لے جائیں۔ پھر فرمایا کہ یہاں پر جو قریش کے بڑے
بوڑھے ہیں جو فتح مکہ کے وقت اسلام قبول کر کے مدینہ آئے
تھے انہیں بلا لاؤ۔ میں انہیں بلا کر لایا۔ ان لوگوں میں کوئی
اختلاف رائے پیدا نہیں ہوا سب نے کہا کہ ہمارا خیال ہے کہ

۱۴۳۴- حدیث عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ .
عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ ، أَنَّ عُمَرَ بْنَ
الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ، خَرَجَ إِلَى الشَّامِ ،
حَتَّى إِذَا كَانَ بِسَرِغَ ، لَقِيَهِ امْرَأَةٌ الْأَجْنَادِ ،
أَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ الْحَرَّاحِ وَأَصْحَابُهُ ، فَأَخْبَرُوهُ
أَنَّ الْوَبَاءَ قَدْ وَقَعَ بِأَرْضِ الشَّامِ . قَالَ ابْنُ
عَبَّاسٍ : فَقَالَ عُمَرُ : اذْغُ لِي الْمُهَاجِرِينَ
الْأَوَّلِينَ . فَذَعَاهُمْ فَاسْتَشَارَهُمْ وَأَخْبَرَهُمْ أَنَّ
الْوَبَاءَ قَدْ وَقَعَ بِالشَّامِ ، فَاخْتَلَفُوا . فَقَالَ
بَعْضُهُمْ : قَدْ خَرَجْتَ لِأَمْرٍ ، وَلَا نَرَى أَنْ
تَرْجِعَ عَنْهُ . وَقَالَ بَعْضُهُمْ : مَعَكَ بَقِيَّةُ
النَّاسِ وَأَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَلَا نَرَى
أَنْ تُقَدِّمَهُمْ عَلَيَّ هَذَا الْوَبَاءِ . فَقَالَ :
ارْتَفِعُوا عَنِّي . ثُمَّ قَالَ : اذْعُوا لِي الْأَنْصَارَ .
فَدَعَوْتُهُمْ ، فَاسْتَشَارَهُمْ فَسَلَكُوا سَبِيلَ
الْمُهَاجِرِينَ ، وَاخْتَلَفُوا كَاخْتِلَافِهِمْ . فَقَالَ :

☆ حضرت عبدالرحمن بن عوفؓ کا بوزرہ خاندان سے تعلق تھا کنت ابو محمد تھی ان آٹھ صحابہ میں سے ہیں جو اسلام کے قبول کرنے میں
سبقت رکھتے ہیں۔ نبی اکرم ﷺ نے آپ کے لیے جنت کی خوشخبری دی غزوہ بدر اور بیعت رضوان میں بھی شامل تھے۔ ایک دفعہ صبح کی نماز نبی
اکرم ﷺ نے ان کی اقتدا میں ادا کی۔ بڑے سخی اور صدقہ کرنے والے تھے۔ بے قد کے خوبصورت چہرے، نرم جلد والے، سرخی مائل سفید
رنگ کے تھے۔ متعدد احادیث کے راوی ہیں۔ ۳۱ ہجری کو یا بقول بعض ۳۲ ہجری کو وفات پائی اور جنت البقیع میں دفن ہوئے۔

آپ لوگوں کو ساتھ لے کر واپس لوٹ چلیں اور وہابی ملک میں لوگوں کو لے جا کر نہ ڈالیں۔ یہ سنتے ہی حضرت عمرؓ نے لوگوں میں اعلان کر دیا کہ میں صبح کو اونٹ پر سوار ہو کر واپس مدینہ لوٹ جاؤں گا تم لوگ بھی واپس چلو۔ صبح کو ایسا ہی ہوا تو حضرت ابو عبیدہ بن جراحؓ نے کہا کیا اللہ کی تقدیر سے فرار اختیار کیا جائے گا؟ حضرت عمرؓ نے کہا کاش یہ بات کسی اور نے کہی ہوتی۔ ہاں ہم اللہ کی تقدیر سے فرار اختیار کر رہے ہیں لیکن اللہ ہی کی تقدیر کی طرف۔ کیا تمہارے پاس اونٹ ہوں اور تم انہیں لے کر کسی ایسی وادی میں جاؤ جس کے دو کنارے ہوں ایک سرسبز و شاداب اور دوسرا خشک۔ کیا یہ واقعہ نہیں کہ اگر تم سرسبز کنارے پر چراؤ گے تو وہ بھی اللہ کی تقدیر سے ہی ہو گا اور خشک کنارے پر چراؤ گے تو وہ بھی اللہ کی تقدیر سے ہی ہو گا۔ بیان کیا کہ حضرت عبدالرحمن بن عوفؓ آگئے۔ وہ اپنی کسی ضرورت کی وجہ سے اس وقت موجود نہیں تھے۔ انہوں نے بتایا کہ میرے پاس مسئلہ سے متعلق ایک ”علم“ ہے میں نے رسول کریم ﷺ سے سنا ہے آپ نے فرمایا کہ جب تم کسی سرزمین میں (وبا کے متعلق) سنو تو وہاں نہ جاؤ اور جب ایسی جگہ وبا آجائے جہاں تم خود موجود ہو تو وہاں سے مت نکلو۔ راوی نے بیان کیا کہ اس پر حضرت عمرؓ نے اللہ تعالیٰ کی حمد کی اور پھر واپس ہو گئے۔

ارْتَفِعُوا عَنِّي. ثُمَّ قَالَ : اذْعُ لِي مَنْ كَانَ هَهُنَا مِنْ مَشِيخَةٍ قُرَيْشٍ مِنْ مُهَاجِرَةِ الْفَتْحِ. فَدَعَوْتُهُمْ ، فَلَمْ يَحْتَلِفْ مِنْهُمْ عَلَيْهِ رَجُلَانِ. فَقَالُوا : نَرَى أَنْ تَرْجِعَ بِالنَّاسِ وَلَا تُقَدِّمَهُمْ عَلَيَّ هَذَا الْوَبَاءِ. فَنادَى عُمَرُ ، فِي النَّاسِ : إِنِّي مُصْبِحٌ عَلَيَّ ظَهْرٌ فَأَصْبِحُوا عَلَيْهِ قَالَ أَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ : أَفِرَارًا مِنْ قَدَرِ اللَّهِ؟ فَقَالَ عُمَرُ : لَوْ غَيْرُكَ قَالَهَا يَا أَبَا عُبَيْدَةَ! نَعَمْ ، نَفِرُ مِنْ قَدَرِ اللَّهِ إِلَى قَدَرِ اللَّهِ ، أَرَأَيْتَ لَوْ كَانَ لَكَ إِبِلٌ هَبَطَتْ وَادِيًا لَهُ عُذْوَتَانِ ، إِحْدَاهُمَا خَصِيبَةٌ وَالْأُخْرَى جَدْبَةٌ ، أَلَيْسَ إِنْ رَعَيْتَ الْخَصِيبَةَ رَعَيْتَهَا بِقَدَرِ اللَّهِ ، وَإِنْ رَعَيْتَ الْجَدْبَةَ رَعَيْتَهَا بِقَدَرِ اللَّهِ؟ قَالَ : فَجَاءَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ وَكَانَ مُتَعَبًا فِي بَعْضِ حَاجَتِهِ ، فَقَالَ : إِنِّي عِنْدِي فِي هَذَا عِلْمًا. سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ ، يَقُولُ : «إِذَا سَمِعْتُمْ بِهِ بَارِضٍ فَلَا تَقْدَمُوا عَلَيْهِ ، وَإِذَا وَقَعَ بِأَرْضٍ وَأَنْتُمْ بِهَا فَلَا تَخْرُجُوا فِرَارًا مِنْهُ». قَالَ : فَحَمِدَ اللَّهُ عُمَرُ ، ثُمَّ انْصَرَفَ.

أخرجه البخاري في : ۷۶- كتاب الطب : ۳۰- باب ما يذكر في الطاعون.

(۳۳) باب لا عدوى ولا طيرة

(۳۳) بیماری لگ جانا اور بد شگوننی ہامہ اور

ولا هامة ولا صفر ولا نوء ولا غول
ولا يورد ممرض على مصح

صفراء و نوء اور غولی یہ سب لغو ہیں اور بیمار کو
تندرست کے پاس نہ رکھیں

۱۴۳۵- حدیث أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ
عَنْهُ ، قَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ ، قَالَ : «لَا
عَدْوَى وَلَا صَفْرَ وَلَا هَامَةَ» فَقَالَ أَعْرَابِيٌّ :
يَا رَسُولَ اللَّهِ! فَمَا بَالُ إِبِلِي تَكُونُ فِي
الرَّمْلِ كَأَنَّهَا الظَّبَاءُ ، فَيَأْتِي البَعِيرُ الأَجْرَبُ
فَيَدْخُلُ بَيْنَهَا فَيَجْرِبُهَا؟ فَقَالَ : «فَمَنْ أَعْدَى

۱۳۳۵- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا امراض میں چھوت چھات، صفر اور الوکی نحوست کی
کوئی اصل نہیں۔ اس پر ایک اعرابی بولا کہ یا رسول اللہ! پھر
میرے اونٹوں کو کیا ہو گیا کہ وہ جب تک ریگستان میں رہتے
ہیں تو ہرنوں کی طرح (صاف اور خوب چکنے) رہتے ہیں پھر ان
میں ایک خارش والا اونٹ آ جاتا ہے اور ان میں گھس کر
انہیں بھی خارش لگا جاتا ہے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پر فرمایا
لیکن یہ بتاؤ کہ پہلے اونٹ کو کس نے خارش لگائی تھی؟

الأول؟» أخرجه البخاري في : ۷۶- كتاب الطب : ۲۵- باب لا صفر وهو داء يأخذ البطن.
۱۴۳۶- حدیث أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ : قَالَ
النَّبِيُّ ﷺ : «لَا يُورِدَنَّ مُمْرَضٌ عَلَيَّ
مُصِحًّا».

۱۳۳۶- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا کوئی شخص اپنے بیمار اونٹوں کو کسی کے صحت مند
اونٹوں میں نہ لے جائے۔

أخرجه البخاري في : ۷۶- كتاب الطب : ۵۳- باب لا هامة.

(۳۴) بد فال اور نیک فال کا بیان اور کن
چیزوں میں نحوست ہوتی ہے

(۳۴) باب الطيرة والفأل وما يكون فيه

الشؤم

۱۳۳۷- حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا چھوت لگنا کوئی چیز نہیں ہے اور بد شگونئی نہیں
ہے۔ البتہ نیک فال مجھے پسند ہے۔ صحابہ نے عرض کیا نیک
فال کیا ہے؟ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اچھی بات (منہ سے
نکلانا کسی سے سن لینا)

۱۴۳۷- حدیث أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ
اللَّهُ عَنْهُ ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ ، قَالَ : «لَا
عَدْوَى وَلَا طَيْرَةَ ، وَيُعْجِبُنِي الفَأْلُ» قَالُوا :
وَمَا الفَأْلُ؟ قَالَ : «كَلِمَةٌ طَيِّبَةٌ».

أخرجه البخاري في : ۷۶- كتاب الطب : ۵۴- باب لا عدوى.

۱۳۳۸- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بد شگونئی کی کوئی
اصل نہیں البتہ نیک فال لینا کچھ برا نہیں ہے۔ صحابہ کرام
نے عرض کیا نیک فال کیا چیز ہے؟ فرمایا کوئی اچھی بات جو تم

۱۴۳۸- حدیث أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ :
سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ ، يَقُولُ : «لَا طَيْرَةَ
وَحَيْرُهَا الفَأْلُ» قَالُوا : وَمَا الفَأْلُ؟ قَالَ :

«الْكَلِمَةُ الصَّالِحَةُ يَسْمَعُهَا أَحَدُكُمْ»۔ میں سے کوئی سنتا ہے۔

أخرجه البخاري في : ۷۶ - كتاب الطب : ۴۳ - باب الطيرة .

۱۴۳۹ - حديث ابن عمر رضي الله عنهما ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ ، قَالَ : «لَا عَذْوَى وَلَا طَيْرَةَ ، وَالشُّؤْمُ فِي ثَلَاثٍ : فِي الْمَرْأَةِ وَالدَّارِ وَالذَّابَّةِ»۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ چھت چھت کی اور بد شگون کی کوئی اصل نہیں اور اگر نحوست ہوتی تو صرف تین چیزوں میں ہو سکتی ہے عورت میں، گھر میں اور گھوڑے میں۔

أخرجه البخاري في : ۷۶ - كتاب الطب : ۴۳ - باب الطيرة .

۱۴۴۰ - حديث سهل بن سعدٍ رضي الله عنه ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ ، قَالَ : «إِنْ كَانَ فِي شَيْءٍ فِئِي الْمَرْأَةِ وَالْفَرَسِ وَالْمَسْكَنِ»۔ حضرت سهل بن سعد سلمی نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا نحوست اگر ہوتی تو وہ گھوڑے، عورت اور مکان میں ہوتی۔

أخرجه البخاري في : ۵۶ - كتاب الجهاد والسير : ۴۷ - باب ما يذكر من شؤم الفرس .

(۳۷) باب قتل الحيات وغيرها

۱۴۴۱ - حديث ابن عمر وأبي لبابة رضي الله عنهم . قَالَ ابْنُ عُمَرَ رضي الله عنهما : إِنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ يَخْطُبُ عَلَى الْمِنْبَرِ ، يَقُولُ : «اقْتُلُوا الْحَيَّاتِ ، وَاقْتُلُوا ذَا الطُّفَيْتَيْنِ وَالْأَبْتَرَ ، فَإِنَّهُمَا يَطْمِسَانِ»۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ میں نے نبی کریم ﷺ سے سنا آپ منبر پر خطبہ دیتے ہوئے فرما رہے تھے کہ سانپوں کو مار ڈالا کرو (خصوصاً) ان کو جن کے سروں پر دو نقطے ہوتے ہیں، اور دم بريدہ سانپ کو بھی، کیونکہ یہ دونوں ایک آنکھ کی روشنی تک ختم کر دیتے ہیں اور حمل تک گرا دیتے ہیں۔ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ سانپوں کو مار ڈالا کرو (خصوصاً) ان کو جن کے سروں پر دو نقطے ہوتے ہیں، اور دم بريدہ سانپ کو بھی، کیونکہ یہ دونوں ایک آنکھ کی روشنی تک ختم کر دیتے ہیں اور حمل تک گرا دیتے ہیں۔ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ سانپوں کو مار ڈالا کرو (خصوصاً) ان کو جن کے سروں پر دو نقطے ہوتے ہیں، اور دم بريدہ سانپ کو بھی، کیونکہ یہ دونوں ایک آنکھ کی روشنی تک ختم کر دیتے ہیں اور حمل تک گرا دیتے ہیں۔

۳۳۸ - سنن ابی داؤد میں عروہ بن عامر کی حدیث میں موجود ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس (پرندے، وغیرہ) ڈاکر (نحوست پکڑنے کا ذکر ہوا تو آپ ﷺ نے فرمایا اس کی بہتر صورت نیک قال ہے اور یہ بد شگون یا قاتل مسلمان کو کلام کرنے سے نہ پھیرے جب تم میں سے کوئی ایسی ناپسند بات دیکھے تو اسے یہ دعا پڑھنی چاہیے۔ اللهم لا ياتني بالحسنات الا انت ولا يدفع السيئات الا انت ولا حول ولا قوة الا بالله "اے اللہ نیکیوں کو لانے والا بھی تو ہے اور برائیوں کو دور کرنے والا بھی تو اور اللہ کی توفیق کے بغیر نہ برائی سے اجتناب ممکن ہے اور نہ نیکی کرنے کی طاقت۔"

☆ حضرت رفعت بن عبد المنذر انصاری رضی اللہ عنہ کی کنیت ابولبابہ تھی۔ بیعت عقبہ اور بدر وغیرہ غزوات میں شریک ہوئے۔ ایک رائے کے مطابق بدر میں شامل نہ ہو سکے کیونکہ نبی اکرم ﷺ نے انہیں مدینہ میں ٹھہرنے کو کہا تھا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خلافت میں وفات پائی۔

اللہ عنمانے کہا کہ ایک مرتبہ میں ایک سانپ کو مارنے کی کوشش کر رہا تھا کہ مجھ سے ابولبابہ رضی اللہ عنہ نے پکار کر کہا کہ اسے نہ مارو۔ میں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے تو سانپوں کو مارنے کا حکم دیا تھا۔ انہوں نے بتایا کہ بعد میں پھر رسول اللہ ﷺ نے گھروں میں رہنے والے سانپوں کو جو جن ہوتے ہیں دفعہ ”مار ڈالنے سے منع فرمایا۔ اور ایک روایت میں یوں ہے کہ مجھ کو ابولبابہ رضی اللہ عنہ نے دیکھا یا میرے چچا زید بن خطاب رضی اللہ عنہ نے۔

الْبَصَرَ وَيَسْتَسْفِطَانِ الْحَبَلِ».
 قَالَ عَبْدُ اللَّهِ : فَبَيْنَا أَنَا أَطَارِدُ حَصَةً
 لِأَقْتُلَهَا ، فَنَادَانِي أَبُو لُبَابَةَ : لَا تَقْتُلْهَا .
 فَقُلْتُ : أَلَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ ، قَدْ أَمَرَ بِقَتْلِ
 الْحَيَّاتِ . قَالَ : إِنَّهُ نَهَى بَعْدَ ذَلِكَ عَنْ
 ذَوَاتِ الْبُيُوتِ ، وَهِيَ الْعَوَامِرُ .
 وَفِي رِوَايَةٍ (فَرَأَنِي أَبُو لُبَابَةَ أَوْ زَيْدُ بْنُ
 الْخَطَّابِ) .

أخرجه البخاري في : ۵۹ - كتاب بدء الخلق : ۱۴ - باب قول الله تعالى ﴿ وَبَثَّ فِيهَا مِنْ كُلِّ دَابَّةٍ ﴾ .

۱۳۴۲- حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے اور آپ پر سورہ ”المرسلات“ نازل ہوئی تھی، اور ہم اس کو آپ کے منہ سے سیکھ رہے تھے کہ اتنے میں ایک سانپ نکل آیا۔ ہم لوگ اس کے مارنے کو بڑھے۔ لیکن وہ بچ نکلا اور اپنے سوراخ میں گھس گیا۔ اس پر آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ وہ تمہارے شر سے بچ گیا اور تم اس کے شر سے بچ گئے۔

۱۴۴۲- حَدِيثُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ ،
 قَالَ : بَيْنَا نَحْنُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ ، فِي
 غَارٍ ، إِذْ نَزَلَتْ عَلَيْهِ - وَالْمُرْسَلَاتِ -
 فَتَلَقَيْنَاهَا مِنْ فِيهِ . وَإِنَّ فَاهُ لَرَطْبٌ بِهَا ، إِذْ
 خَرَجَتْ حَيَّةٌ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ :
 «عَلَيْكُمْ أَقْتُلُوهَا» قَالَ : فَأَبْتَدَرْنَاهَا فَسَبَقْتَنَا .
 قَالَ : فَقَالَ : «وُقِيَتْ شَرُّكُمْ كَمَا وَقِيَتْمْ

شَرُّهَا» . أخرجه البخاري في : ۶۵ - كتاب التفسير : ۷۷ - سورة والمرسلات : ۱ - باب حدثني محمود .

(۳۸) گرگٹ کا مارنا مستحب ہے

(۳۸) باب استحباب قتل الوزغ

۱۳۴۳- حضرت ام شریک رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ نبی

۱۴۴۳- حَدِيثُ أُمِّ شَرِيكِ ، أَنَّ النَّبِيَّ

☆ حضرت غزیه بنت جابر بن حکیم رضی اللہ عنہما کی کنیت ام شریک العامریہ انصاریہ تھی۔ نبی اکرم ﷺ کو اپنا آپ بہہ کیا تھا لیکن آپ نے قبول نہیں فرمایا تھا۔ پھر نکاح نہیں کیا حتیٰ کہ فوت ہو گئیں۔ مکہ میں ہی اسلام قبول کیا تھا۔ خفیہ طور پر قریش کی عورتوں کو اسلام کی دعوت دیتی رہیں۔ حتیٰ کہ ان کا یہ راز ظاہر ہو گیا اور مکہ والوں نے پکڑ کر کہا کہ اگر تیری قوم نہ ہوتی تو ہم تیرے ساتھ یہ یہ کرتے لیکن اب تجھے تیری قوم کے حوالے کرتے ہیں۔ تمام کتب صحاح ستہ میں ان کی روایات موجود ہیں۔

کرم ﷺ نے گرگٹ کو مار ڈالنے کا حکم دیا ہے۔

أخرجه البخاري في : ۵۹ - كتاب بدء الخلق : ۱۵ - باب خير مال المسلم غنم يتبع بها شعف الجبال.

۱۴۴۴ - حديث عائشة رضي الله عنها،
زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ ؛ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ ،
قَالَ لِلزَّوْغِ «فَوَيْسِقٌ» وَلَمْ أَسْمَعُهُ أَمْرًا بِقِتْلِهِ.

أخرجه البخاري في : ۲۸ - كتاب جزاء الصيد : ۷ - باب ما يقتل المحرم من الدواب.
(۳۹) باب النهي عن قتل النمل

۱۴۴۵ - حديث أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه ، قَالَ : سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ : «قَرَصَتْ نَمْلَةٌ نَبِيًّا مِنَ الْأَنْبِيَاءِ ، فَأَمَرَ بِقَرِيَةِ النَّمْلِ فَأُحْرِقَتْ ، فَأَوْحَى اللَّهُ إِلَيْهِ - أَنْ قَرَصَتْكَ نَمْلَةٌ أُحْرِقَتْ أُمَّةٌ مِنَ الْأُمَّمِ تُسَبِّحُ؟».

أخرجه البخاري في : ۵۶ - كتاب الجهاد : ۱۵۳ - باب حدثنا يحيى.

(۳۰) بلی کے مارنے کی ممانعت

(۴۰) باب تحريم قتل الهرة

۱۴۴۶ - حديث عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ ، قَالَ : «عُذِبَتْ امْرَأَةٌ فِي هِرَّةٍ سَحَّحَتْهَا حَتَّى مَاتَتْ ، فَدَخَلَتْ فِيهَا النَّارَ ، لَا هِيَ أَطْعَمَتْهَا وَلَا سَقَتْهَا إِذْ هِيَ حَبَسَتْهَا ، وَلَا هِيَ تَرَكَتْهَا تَأْكُلُ مِنْ خَشَاشِ الْأَرْضِ».

۱۴۴۶ - حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ (بنی اسرائیل کی) ایک عورت کو ایک بلی کی وجہ سے عذاب دیا گیا تھا جسے اس نے قید کر رکھا تھا۔ جس سے وہ بلی مر گئی تھی اور اس کی سزا میں وہ عورت دوزخ میں گئی۔ جب وہ عورت بلی کو باندھے ہوئے تھی تو نہ اس نے اسے کھانے کے لئے کوئی چیز دی، نہ پینے کے لئے اور نہ اس نے بلی کو چھوڑا ہی کہ وہ زمین کے کیڑے کوڑے ہی کھا لیتی۔

أخرجه البخاري في : ۶۰ - كتاب الأنبياء : ۵۴ - باب حدثنا أبو اليمان.

(۳۱) جانوروں کو کھلانے پلانے کی فضیلت

(۴۱) باب فضل ساقی

البہائم المحترمة وإطعامها

۱۴۴۷- حدیث اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ ، قَالَ : «بَيْنَا رَجُلٌ يَمْشِي فَأَشْتَدَّ عَلَيْهِ الْعَطَشُ ، فَنَزَلَ بِنْرًا ، فَشَرِبَ مِنْهَا ، ثُمَّ خَرَجَ ؛ فَإِذَا هُوَ بِكَلْبٍ يَلْهَثُ يَاكُلُ الشَّرَى مِنَ الْعَطَشِ . فَقَالَ : لَقَدْ بَلَغَ هَذَا مِثْلَ الَّذِي بَلَغَ بِي . فَمَلَأَ حُفَّهُ ، ثُمَّ أَمْسَكَهُ بِيَمِينِهِ ، ثُمَّ رَقِيَ ، فَسَقَى الْكَلْبُ . فَشَكَرَ اللهُ لَهُ فَعَفَّرَ لَهُ»
قَالُوا : يَا رَسُولَ اللهِ ! وَإِنَّ لَنَا فِي الْبَهَائِمِ أَجْرًا؟ قَالَ : «فِي كُلِّ كَبِدٍ رَطْبَةٌ أَجْرٌ».

۱۴۴۷- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ایک شخص جا رہا تھا کہ اسے سخت پیاس لگی۔ اس نے ایک کنویں میں اتر کر پانی پیا۔ پھر باہر آیا تو دیکھا کہ ایک کتا ہانپ رہا ہے اور پیاس کی وجہ سے کچھ چڑچٹ رہا ہے۔ اس نے (اپنے دل میں) کہا یہ بھی اس وقت ایسی ہی پیاس میں مبتلا ہے جیسے ابھی مجھے لگی ہوئی تھی۔ (چنانچہ وہ پھر کنویں میں اتر اور) اپنے چمڑے کے موزے کو (پانی سے) بھر کر اسے اپنے منہ سے پکڑے ہوئے اوپر آیا اور کتے کو پانی پلایا۔ اللہ تعالیٰ نے اس کے اس کام کو قبول کیا اور اس کی مغفرت فرمائی۔ صحابہ نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ! کیا ہمیں چوپایوں پر بھی اجر ملے گا؟ آپ نے فرمایا، ہر جاندار میں ثواب ہے۔

أخرجه البخاري في : ۴۲- كتاب المساقاة : ۹- باب فضل سقي الماء.

۱۴۴۸- حدیث اَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ : قَالَ النَّبِيُّ ﷺ : «بَيْنَمَا كَلْبٌ يُطِيفُ بِرَكِيَّةٍ كَادَ يَقْتُلُهُ الْعَطَشُ ، إِذْ رَأَتْهُ بَغِيًّا مِنْ بَغَايَا بَنِي إِسْرَائِيلَ ، فَزَعَتْ مَوْقَهَا ، فَسَقَتْهُ ، فَعَفَّرَ لَهَا بِهِ».

۱۴۴۸- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایک کتا ایک کنویں کے چاروں طرف چکر لگا رہا تھا جیسے پیاس کی شدت سے اس کی جان نکلنے والی ہو کہ بنی اسرائیل کی ایک زانیہ عورت نے اسے دیکھ لیا۔ اس عورت نے اپنا موزہ اتار کر کتے کو پانی پلایا اور اس کی مغفرت اسی وجہ سے ہو گئی۔

أخرجه البخاري في : ۶۰- كتاب الأنبياء : ۵۴- باب حدثنا أبو اليمان.

۴۰ - کتاب الألفاظ

من الأدب و غيرها

۳۰ - الفاظ ادب و غيره كايان

(۱) زمانے کو برا کہنے کی ممانعت

۱۳۴۹- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے کہ ”ابن آدم مجھے تکلیف پہنچاتا ہے وہ زمانہ کو گلی دیتا ہے حالانکہ میں ہی زمانہ ہوں۔ میرے ہی ہاتھ میں سب کچھ ہے۔ میں ہی رات اور دن کو اورتا بدلتا رہتا ہوں۔“

اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ». أخرجه البخاري في : ٦٥ - كتاب التفسير : ٤٥ - سورة الجاثية : ١ - باب وما يهلكنا إلا الدهر.

(۱) باب النهي عن سب الدهر

١٤٤٩ - حديث أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : « قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ يُؤْذِنُنِي ابْنُ آدَمَ ، يَسُبُّ الدَّهْرَ ، وَأَنَا الدَّهْرُ ، بِيَدِي الْأَمْرُ ، أَقْلَبُ

(۲) انگور کو کرم کہنے کی ممانعت

۱۳۵۰- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، لوگ (انگور کو) ”کرم“ کہتے ہیں، کرم تو مومن کا دل ہے۔

(۲) باب كراهة تسمية العنب كرمًا.

١٤٥٠ - حديث أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : « وَيَقُولُونَ الْكِرْمُ! إِنَّمَا الْكِرْمُ قَلْبُ الْمُؤْمِنِ ». أخرجه البخاري في : ٧٨ - كتاب الأدب : ١٠٢ - باب قول النبي ﷺ إنما الكرم قلب المؤمن.

(۳) عبد، امتہ، مولیٰ اور سید، ان لفظوں کے

بولنے کا بیان

۱۳۵۱- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی شخص (کسی غلام یا کسی بھی شخص سے) یہ نہ کہے ”اپنے رب (مراد آقا) کو کھانا کھلا“ اپنے رب کو وضو کرا“ اپنے رب کو پانی پلا“۔ بلکہ صرف میرے سردار، میرے آقا کے الفاظ کہتے چاہئیں۔ اسی طرح کوئی شخص یہ نہ کہے۔ ”میرا بندہ، میری بندی، بلکہ یوں کہنا چاہئے، میرا لڑکا (ملازم)، میری لڑکی (ملازمہ)، میرا غلام۔“

(۳) باب حکم إطلاق لفظة العبد

والأمة والمولى والسيد

١٤٥١ - حديث أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ : « لَا يَقُلْ أَحَدُكُمْ أَطْعِمُ رَبِّي ، وَضِيءُ رَبِّكَ ، أَسْقِ رَبِّي . وَلْيَقُلْ سَيِّدِي ، مَوْلَايَ . وَلَا يَقُلْ أَحَدُكُمْ عَبْدِي ، أُمَّتِي . وَلْيَقُلْ فَتَايَ وَفَتَاتِي

وَعَلَامِيٌّ». أخرجه البخاري في : ٤٩ - كتاب العتق : ١٧ - باب كراهية التناول على الرقيق.

(٤) باب كراهة قول الإنسان خبثت نفسي

(٣) یہ کہنا کہ میرا نفس پلید ہو گیا مکروہ ہے

١٤٥٢ - حديث عائشة رضي الله عنها،

١٣٥٢ - حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے

عَنِ النَّبِيِّ ﷺ ، قَالَ : «لَا يَقُولَنَّ أَحَدُكُمْ

فرمایا، تم میں کوئی شخص یہ نہ کہے کہ میرا نفس پلید ہو گیا ہے۔

خَبَثَتْ نَفْسِي ، وَلَكِنْ لِيَقُلْ لِقِسَّتْ

بلکہ یہ کہے کہ میرا دل خراب یا پریشان ہو گیا۔

نَفْسِي». أخرجه البخاري في : ٧٨ - كتاب الأدب : ١٠٠ - باب لا يقل خبثت نفسي.

١٤٥٣ - حديث سهل بن حنيف، عَنِ

١٣٥٣ - حضرت سهل بن حنیف بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم

النَّبِيِّ ﷺ ، قَالَ : «لَا يَقُولَنَّ أَحَدُكُمْ

ﷺ نے فرمایا تم میں سے کوئی ہرگز یوں نہ کہے کہ میرا نفس

خَبَثَتْ نَفْسِي ، وَلَكِنْ لِيَقُلْ لِقِسَّتْ

پلید ہو گیا لیکن یوں کہہ سکتا ہے کہ میرا دل خراب یا پریشان ہو

گیا۔

نَفْسِي».

أخرجه البخاري في : ٧٨ - كتاب الأدب : ١٠٠ - باب لا يقل خبثت نفسي.

۴۱- کتاب الشعر

۱۴۵۴- حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ، قَالَ النَّبِيُّ ﷺ : «أَصْدَقُ كَلِمَةٍ قَالَهَا الشَّاعِرُ ، كَلِمَةٌ لَبِيدٍ أَلَّا كُلُّ شَيْءٍ مَا خَلَا اللَّهُ بَاطِلٌ وَكَأَدَ أُمَيَّةُ بْنُ أَبِي الصَّلْتِ أَنْ يُسَلِّمَ».

۱۳۵۳- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، شعراء کے کلام میں سے سچا کلمہ لبید کا مصرعہ ہے جو یہ ہے کہ! اللہ کے سوا جو کچھ ہے سب معدوم فنا ہونے والا ہے۔ امیہ بن ابی الصلت شاعر تو قریب تھا کہ مسلمان ہو جائے۔

أخرجه البخاري في : ۷۸- كتاب الأدب : ۹۰- باب ما يجوز من الشعر والرجز والحداء وما يكره منه.

۱۴۵۵- حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ، : «لَأَنْ يَمْتَلِيَّ جَوْفُ رَجُلٍ قَيْحًا يَرِيهِ ، خَيْرٌ مِنْ أَنْ يَمْتَلِيَّ شِعْرًا».

۱۳۵۵- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اگر تم میں سے کوئی شخص اپنا پیٹ پیپ سے بھر لے تو یہ اس سے بہتر ہے کہ وہ شعروں سے بھر جائے۔

أخرجه البخاري في : ۷۸- كتاب الأدب : ۹۲- باب ما يكره أن يكون الغالب على الإنسان الشعر حتى يصدده عن ذكر الله والعلم والقرآن.

۱۳۵۵- پیٹ بھرنے سے یہی مطلب ہے کہ سوائے شعروں کے اس کو اور کچھ یاد نہ ہو۔ نہ قرآن یاد کرے نہ حدیث کا مطالعہ کرے۔ رات دن شعر گوئی کی دھن میں مست رہے۔ جیسا کہ اکثر شعرائے عصر کا ماحول ہے۔ (الاماشاء اللہ)۔ (راز)

۴۲ - کتاب الرؤیا

۳۲ - خوابوں کا بیان

۱۴۵۶ - حَدِيثُ أَبِي قَتَادَةَ ، قَالَ : سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ ، يَقُولُ : «الرُّؤْيَا مِنَ اللَّهِ وَالْحُلْمُ مِنَ الشَّيْطَانِ ، فَإِذَا رَأَى أَحَدُكُمْ شَيْئًا يَكْرَهُهُ فَلْيَنْفِثْ ، حِينَ يَسْتَقِظُ ، ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ، وَيَتَعَوَّذُ مِنْ شَرِّهَا ، فَإِنَّهَا لَا تَضُرُّهُ».

۱۳۵۶ - حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ بے شک اچھا خواب اللہ کی طرف سے ہوتا ہے۔ اور حلم (برا خواب جس میں گھبراہٹ ہو) شیطان کی طرف سے ہوتا ہے اس لیے جب تم میں سے کوئی شخص کوئی ایسا خواب دیکھے جو برا ہو تو جاگتے ہی تین مرتبہ بائیں طرف تھو تھو کرے اور اس خواب کی برائی سے اللہ کی پناہ مانگے کہ اس طرح خواب کا اسے نقصان نہیں ہوگا۔

أخرجه البخاري في : ۷۶ - كتاب الطب : ۳۹ - باب النفث في الرقية .

۱۴۵۷ - حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : «إِذَا اقْتَرَبَ الزَّمَانُ لَمْ تَكْذُ تَكْذِيبُ رُؤْيَا الْمُؤْمِنِ ، وَرُؤْيَا الْمُؤْمِنِ جُزْءٌ مِنْ سِتَّةٍ وَأَرْبَعِينَ جُزْءًا مِنَ النَّبُوءَةِ».

۱۳۵۷ - حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”جب قیامت قریب ہوگی تو مومن کا خواب جھوٹا نہیں ہوگا۔ اور مومن کا خواب نبوت کے چھیالیس حصوں میں سے ایک حصہ ہے۔“

أخرجه البخاري في : ۹۱ - كتاب التعبير : ۲۶ - باب القيد في المنام .

۱۴۵۸ - حَدِيثُ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ ، عَنْ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : «رُؤْيَا الْمُؤْمِنِ جُزْءٌ مِنْ سِتَّةٍ وَأَرْبَعِينَ جُزْءًا مِنَ النَّبُوءَةِ».

۱۳۵۸ - حضرت عبادة بن صامت رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا ”مومن کا خواب نبوت کے چھیالیس حصوں میں سے ایک حصہ ہوتا ہے۔“

أخرجه البخاري في : ۹۱ - كتاب التعبير : ۴ - باب الرؤيا الصالحة جزء من ستة وأربعين جزءاً من النبوة .

۱۴۵۹ - حَدِيثُ أَنَسِ بْنِ رَضِي اللَّهِ عَنْهُ ، قَالَ : قَالَ النَّبِيُّ ﷺ : «رُؤْيَا الْمُؤْمِنِ جُزْءٌ مِنْ سِتَّةٍ وَأَرْبَعِينَ جُزْءًا مِنَ النَّبُوءَةِ».

۱۳۵۹ - حضرت انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا ”مومن کا خواب نبوت کے چھیالیس حصوں میں سے ایک جزء ہوتا ہے۔“

أخرجه البخاري في : ۹۱ - كتاب التعبير : ۱۰ - باب من رأى النبي ﷺ في المنام .

۱۴۶۰ - حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”مومن کا خواب نبوت کے چھیالیس حصوں میں سے ایک حصہ ہوتا ہے۔“

۱۴۶۰ - حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ : «رُؤْيَا الْمُؤْمِنِ جُزْءٌ مِنْ سِتَّةٍ وَأَرْبَعِينَ جُزْءًا مِنَ النَّبُوءَةِ» .

أخرجه البخاري في : ۹۱ - كتاب التعبير : ۴ - باب الرؤيا الصالحة جزء من ستة وأربعين جزءًا من النبوة .

(۱) نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان جس نے مجھے خواب میں دیکھ لیا بے شک اس نے مجھے دیکھ لیا

(۱) باب قول النبي ﷺ من رآني

في المنام فقد رآني

۱۴۶۱ - حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔ آپ نے فرمایا کہ جس نے مجھے خواب میں دیکھا تو کسی دن مجھے بیداری میں بھی دیکھے گا اور شیطان میری صورت میں نہیں آسکتا۔

۱۴۶۱ - حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ، قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ : «مَنْ رَأَانِي فِي الْمَنَامِ فَسَيَرَانِي فِي الْيَقَظَةِ ، وَلَا يَتَمَثَّلُ الشَّيْطَانُ بِي» .

أخرجه البخاري في : ۹۱ - كتاب التعبير : ۱۰ - باب من رأى النبي ﷺ في المنام .

(۳) خواب کی تعبیر کا بیان

(۳) باب في تأويل الرؤيا

۱۴۶۲ - حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے تھے کہ ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور اس نے کہا کہ رات میں نے خواب میں دیکھا کہ ایک ابر کا ٹکڑا ہے جس سے گھی اور شہد نپک رہا ہے میں دیکھتا ہوں کہ لوگ انہیں اپنے ہاتھوں میں لے رہے ہیں کوئی زیادہ اور کوئی کم۔ اور ایک رسی ہے جو زمین سے آسمان تک لٹکی ہوئی ہے۔ میں نے دیکھا کہ پہلے آپ نے آکر اسے پکڑا اور اوپر چڑھ گئے پھر ایک دوسرے صاحب نے بھی اسے پکڑا اور وہ بھی اوپر چڑھ گئے پھر ایک تیسرے صاحب نے پکڑا اور وہ بھی چڑھ گئے پھر چوتھے صاحب نے پکڑا اور وہ بھی اس کے ذریعہ چڑھ گئے۔ پھر وہ رسی ٹوٹ

۱۴۶۲ - حَدِيثُ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا ، أَنَّ رَجُلًا أَتَى رَسُولَ اللَّهِ ﷺ ، فَقَالَ : إِنِّي رَأَيْتُ اللَّيْلَةَ فِي الْمَنَامِ ظِلَّةً تَنْطُفُ السَّمْنُ وَالْعَسَلُ ، فَأَرَى النَّاسَ يَتَكَفَّفُونَ مِنْهَا . فَأَلْمُسْتُ كَثِيرًا وَالْمُسْتَقِيلُ وَإِذَا سَبَبٌ وَاصِلٌ مِنَ الْأَرْضِ إِلَى السَّمَاءِ ، فَأَرَاكَ أَخَذْتَ بِهِ فَعَلَوْتَ ، ثُمَّ أَخَذَ بِهِ رَجُلٌ آخَرُ فَعَلَا بِهِ ، ثُمَّ أَخَذَ بِهِ رَجُلٌ آخَرُ

گئی۔ پھر بڑ گئی۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ! میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں۔ مجھے اجازت دیجئے۔ میں اس کی تعبیر بیان کر دوں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بیان کرو۔ انہوں نے کہا سایہ سے مراد دین اسلام ہے اور جو شہد اور گھی ٹپک رہا تھا وہ قرآن مجید کی شیرینی ہے اور بعض قرآن کو زیادہ حاصل کرنے والے ہیں۔ بعض کم۔ اور آسمان سے زمین تک کی رسی سے مراد سچا طریق ہے جس پر آپ قائم ہیں آپ اسے پکڑے ہوئے ہیں یہاں تک کہ اس کے ذریعہ اللہ آپ کو اٹھالے گا پھر آپ کے بعد ایک دوسرے صاحب آپ کے خلیفہ اول اسے پکڑیں گے وہ بھی مرتے دم تک اس پر قائم رہیں گے۔ پھر تیسرے صاحب پکڑیں گے ان کا بھی یہی حال ہو گا پھر چوتھے صاحب پکڑیں گے تو ان کا معاملہ خلافت کا کٹ جائے گا وہ بھی اوپر چڑھ جائیں گے۔ یا رسول اللہ! میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں مجھے بتائیے کیا میں نے جو تعبیر دی ہے وہ غلط ہے یا صحیح؟ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بعض حصہ کی صحیح تعبیر دی اور بعض کی غلط۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا۔ پس واللہ آپ میری غلطی کو ظاہر فرمادیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قسم نہ کھاؤ۔

فَعَلَا بِهِ ، ثُمَّ أَخَذَ بِهِ رَجُلٌ آخَرَ فَاَنْقَطَعَ ثُمَّ وَصِلَ . فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ : يَا رَسُولَ اللَّهِ ! بَأَبِي أَنْتَ ، وَاللَّهِ ! لَتَدْعَنِي فَأَعْبُرَهَا . فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ : «أُعْبِرْ» قَالَ : أَمَّا الظُّلَّةُ فَأَلِإِسْلَامُ ، وَأَمَّا الَّذِي يَنْطَفُ مِنْ الْعَسَلِ وَالسَّمَنِ فَالْقُرْآنُ ، حَلَاوَتُهُ تَنْطِفُ . فَالْمُسْتَكْبِرُ مِنَ الْقُرْآنِ وَالْمُسْتَقْبِلُ . وَأَمَّا السَّبُّ الْوَاصِلُ مِنَ السَّمَاءِ إِلَى الْأَرْضِ فَالْحَقُّ الَّذِي أَنْتَ عَلَيْهِ ؛ تَأْخُذُ بِهِ فَيَعْلِيكَ اللَّهُ ، ثُمَّ يَأْخُذُ بِهِ رَجُلٌ مِنْ بَعْدِكَ فَيَعْلُو بِهِ ، ثُمَّ يَأْخُذُ بِهِ رَجُلٌ آخَرَ فَيَعْلُو بِهِ . ثُمَّ يَأْخُذُ بِهِ رَجُلٌ آخَرَ فَيَنْقَطِعُ بِهِ ، ثُمَّ يُوصَلُ لَهُ فَيَعْلُو بِهِ . فَأَخْبِرْنِي ، يَا رَسُولَ اللَّهِ ، بَأَبِي أَنْتَ أَصَبْتَ أَمْ أَخْطَأْتُ؟ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ : «أَصَبْتَ بَعْضًا وَأَخْطَأْتَ بَعْضًا» قَالَ : فَوَ اللَّهُ ! لِتَحُدِّثَنِي بِالَّذِي أَخْطَأْتُ قَالَ : «لَا

تَقْسِمُ» . أَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ فِي : ۹۱ - كِتَابِ التَّعْبِيرِ : ۴۷ - بَابِ مَنْ لَمْ يَرِ الرَّوْيَا لِأَوَّلِ عَابِرٍ إِذَا لَمْ يَصِبْ .

(۴) نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے خواب کا بیان

(۴) باب رؤیا النبی ﷺ

۱۳۶۳ - حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”میں نے دیکھا کہ (خواب میں) مسواک کر رہا ہوں۔ تو میرے پاس دو آدمی آئے۔ ایک ان میں سے دوسرے سے بڑا تھا، تو میں نے چھوٹے کو مسواک دے دی۔ پھر مجھ سے کہا گیا کہ بڑے کو دو۔ تب میں نے ان

۱۴۶۳ - حَدِيثُ ابْنِ عُمَرَ ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ : «رَأَيْتُ أَسْوَاكَ بِسِوَاكِ ، فَجَاءَنِي رَجُلَانِ أَحَدُهُمَا أَكْبَرُ مِنَ الْآخَرِ فَنَاقَلْتُ السِّوَاكَ الْأَصْغَرَ مِنْهُمَا ، فَقِيلَ لِي كَبِّرْ ،

میں سے بڑے کو دی۔“

فَدَفَعْتُهُ إِلَى الْأَكْبَرِ مِنْهُمَا».

أخرجه البخاري في : ٤ - كتاب الوضوء : ٧٤ - باب دفع السواك إلى الأكبر .

۱۳۶۳- حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، میں نے خواب دیکھا تھا کہ میں مکہ سے ایک ایسی زمین کی طرف ہجرت کر رہا ہوں جہاں کھجور کے باغات ہیں۔ اس پر میرا ذہن اوہر گیا کہ یہ مقام یمامہ یا ہجر ہوگا، لیکن وہ یشرب، مدینہ منورہ ہے اور میں نے اسی خواب دیکھا کہ میں نے تلوار ہلائی تو وہ درمیان سے ٹوٹ گئی، یہ اس مصیبت کی طرف اشارہ تھا جو احد کی لڑائی میں مسلمانوں کو اٹھانی پڑی تھی۔ پھر میں نے دوسری مرتبہ اسے ہلایا تو وہ پہلے سے بھی اچھی صورت میں ہو گئی۔ یہ اس واقعہ کی طرف اشارہ تھا کہ اللہ تعالیٰ نے مکہ کی فتح دی اور مسلمان سب اکٹھے ہو گئے۔ میں نے اسی خواب میں گائیں دیکھیں اور اللہ تعالیٰ کا جو کام ہے وہ بہتر ہے۔ ان گایوں سے ان مسلمانوں کی طرف اشارہ تھا جو احد کی لڑائی میں شہید کئے گئے تھے اور خیر و بھلائی وہ تھی جو ہمیں اللہ تعالیٰ نے سچائی کا بدلہ بدر کی لڑائی کے بعد عطا فرمایا تھا۔

۱۴۶۴- حدیث اَبِي مُوسَى ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ ، قَالَ : «رَأَيْتُ فِي الْمَنَامِ أَنِّي أَهَاجِرُ مِنْ مَكَّةَ إِلَى أَرْضٍ بِهَا نَخْلٌ ، فَذَهَبَ وَهَلَيْتُ إِلَى أَنَّهَا الَيَمَامَةُ أَوْ هَجْرٌ . فَإِذَا هِيَ الْمَدِينَةُ ، يَثْرِبُ . وَرَأَيْتُ فِي رُؤْيَايَ هَذِهِ أَنِّي هَزَزْتُ سَيْفًا فَانْقَطَعَ صَدْرُهُ ، فَإِذَا هُوَ مَا أُصِيبَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ ، يَوْمَ أُحُدٍ . ثُمَّ هَزَزْتُهُ بِأَخْرَى ، فَعَادَ أَحْسَنَ مَا كَانَ ، فَإِذَا هُوَ مَا جَاءَ اللَّهُ بِهِ مِنَ الْفَتْحِ وَاجْتِمَاعِ الْمُؤْمِنِينَ . وَرَأَيْتُ فِيهَا بَقْرًا ، وَاللَّهُ خَيْرٌ ، فَإِذَا هُمْ الْمُؤْمِنُونَ يَوْمَ أُحُدٍ ، وَإِذَا الْخَيْرُ مَا جَاءَ اللَّهُ ، مِنَ الْخَيْرِ ، وَثَوَابِ الصَّدَقِ الَّذِي آتَانَا اللَّهُ بَعْدَ يَوْمِ بَدْرٍ».

أخرجه البخاري في : ٦١ - كتاب المناقب : ٢٥ - باب علامات النبوة في الإسلام .

۱۳۶۵- حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد میں میلہ کذاب آیا، اس دعویٰ کے ساتھ کہ اگر محمد صلی اللہ علیہ وسلم مجھے اپنے بعد (اپنا نائب و خلیفہ) بناویں تو میں ان کی اتباع کر لوں۔ اس کے ساتھ اس کی قوم (بنو حنیفہ) کا بہت بڑا لشکر تھا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم اس کی طرف تبلیغ کے لئے تشریف لے گئے۔ آپ کے ساتھ ثابت بن قیس بن شماس رضی اللہ عنہ بھی تھے۔ آپ کے ہاتھ میں کھجور کی ایک ٹہنی تھی، جہاں میلہ اپنی فوج کے ساتھ پڑاؤ کئے ہوئے تھا آپ وہیں جا کر

۱۴۶۵- حدیث ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا ، قَالَ : قَدِمَ مُسَيْلِمَةُ الْكُذَّابُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ ، فَجَعَلَ يَقُولُ : إِنَّ جَعَلَ لِي مُحَمَّدٌ مِنْ بَعْدِهِ تَبِعْتُهُ . وَقَدِمَهَا فِي بَشَرٍ كَثِيرٍ مِنْ قَوْمِهِ . فَأَقْبَلَ إِلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ، وَمَعَهُ ثَابِتُ بْنُ قَيْسِ بْنِ

ٹھیر گئے۔ اور آپ نے اس سے فرمایا اگر تو مجھ سے یہ منشی مانگے تو میں تجھے یہ بھی نہیں دوں گا اور تو اللہ کے اس فیصلے سے آگے نہیں بڑھ سکتا جو تیرے بارے میں پہلے ہی ہو چکا ہے۔ تو نے اگر میری اطاعت سے روگردانی کی تو اللہ تعالیٰ تجھے ہلاک کر دے گا۔ میرا تو خیال ہے کہ تو وہی ہے جو مجھے خواب میں دکھایا گیا تھا۔ اب تیری باتوں کا جواب میری طرف سے ثابت بن قیس دیں گے۔ پھر آپ واپس تشریف لائے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ پھر میں نے رسول اللہ ﷺ کے اس ارشاد کے متعلق پوچھا کہ ”میرا خیال تو یہ ہے کہ تو وہی ہے جو مجھے خواب میں دکھایا گیا تھا۔“

شَّمَّاسٍ. وَفِي يَدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، قِطْعَةً جَرِيدٍ، حَتَّى وَقَفَ عَلَى مُسَيْلِمَةَ، فِي أَصْحَابِهِ. فَقَالَ: «لَوْ سَأَلْتَنِي هَذِهِ الْقِطْعَةَ مَا أَعْطَيْتُكَهَا. وَلَنْ تَعْدُوا أَمْرَ اللَّهِ فِيكَ؛ وَلَئِنْ أَدْبَرْتَ لِيَعْقِرَنَّكَ اللَّهُ. وَإِنِّي لَأَرَاكَ الَّذِي أَرَيْتُ فِيهِ مَا رَأَيْتُ. وَهَذَا ثَابِتٌ يُجِيبُكَ عَنِّي» ثُمَّ انصَرَفَ عَنْهُ.

قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: فَسَأَلْتُ عَنْ قَوْلِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ: «إِنَّكَ أَرَى الَّذِي أَرَيْتُ فِيهِ مَا رَأَيْتُ».

أخرجه البخاري في : ٦٤ - كتاب المغازي : ٧٠ - باب وفد بني حنيفة.

۱۴۶۶- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میں سویا ہوا تھا کہ میں نے اپنے ہاتھوں میں سونے کے دو ٹکٹن رکھے، مجھے انہیں دیکھ کر بڑا دکھ ہوا۔ پھر خواب ہی میں مجھ پر وحی کی گئی کہ میں ان میں پھونک مار دوں۔ چنانچہ میں نے ان میں پھونکا تو وہ اڑ گئے۔ میں نے اس کی تعبیر دو جھوٹوں سے لی جو میرے بعد نکلیں گے۔ ایک اسود عنسی تھا اور دوسرا میلہ کذاب، جن ہر دو کو خدا نے پھونک کی طرح ختم کر دیا۔

١٤٦٦ - حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «بَيْنَا أَنَا نَائِمٌ، رَأَيْتُ فِي يَدَيَّ سِوَارَيْنِ مِنْ ذَهَبٍ فَأَهْمَنِي شَأْنُهُمَا، فَأَوْحِيَ إِلَيَّ فِي الْمَنَامِ أَنْ انْفُخْهُمَا، فَفَخَّخْتُهُمَا فَطَارَا، فَأَوَّلْتُهُمَا كَذَابَيْنِ يَخْرُجَانِ بَعْدِي؛ أَحَدُهُمَا الْيَعْنَسِيُّ، وَالْآخَرُ مُسَيْلِمَةُ».

أخرجه البخاري في : ٦٤ - كتاب المغازي : ٧٠ - باب وفد بني حنيفة.

۱۴۶۷- حضرت سمرة بن جندب رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ صحابہ سے جو باتیں اکثر کیا کرتے تھے ان میں یہ بھی

١٤٦٧ - حَدِيثُ سَمُرَةَ بْنِ جَنْدَبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مِمَّا

☆ حضرت سمرة بن جندب رضی اللہ عنہما ہمار صحابہ میں سے تھے۔ آپ کا قبیلہ انصار کا حلیف تھا۔ مدینے میں پرورش پائی پھر بصرہ میں مقیم ہوئے۔ زیادہ جب کوفہ روانہ ہوا تو آپ کو اپنا نائب بنا کر جانا تھا۔ بڑے امانت دار پیکر صدق و صفا تھے۔ خارجیوں پر بڑے سخت تھے۔ بصرہ میں ۵۹ھ کے آخر میں وفات پائی۔

تھی کہ تم میں سے کسی نے کوئی خواب دیکھا ہے۔ پھر جو چاہتا اپنا خواب آنحضرت ﷺ سے بیان کرتا۔ آنحضرت ﷺ نے ایک صبح کو فرمایا کہ رات میرے پاس دو آنے والے آئے اور انہوں نے مجھے اٹھایا اور مجھ سے کہا کہ ہمارے ساتھ چلو۔ میں ان کے ساتھ چل دیا۔ پھر ہم ایک لیٹے ہوئے شخص کے پاس آئے جس کے پاس ایک دوسرا شخص پتھر لئے کھڑا تھا اور اس کے سر پر پتھر پھینک کر مارتا تو اس کا سر اس سے پھٹ جاتا پتھر لڑھک کر دور چلا جاتا لیکن وہ شخص پتھر کے پیچھے جاتا اور اسے اٹھاتا اور اس لیٹے ہوئے شخص تک پہنچنے سے پہلے اس کا سر ٹھیک ہو جاتا جیسا کہ پہلے تھا۔ کھڑا شخص پھر اسی طرح پتھر اس پر مارتا اور وہی صورتیں پیش آتیں جو پہلے پیش آئی تھیں آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ میں نے ان دونوں سے پوچھا سبحان اللہ! یہ دونوں کون ہیں؟ مجھ سے انہوں نے کہا آگے بڑھو۔ پھر ہم آگے بڑھے اور ایک ایسے شخص کے پاس پہنچے جو پیٹھ کے بل لیٹا ہوا تھا اور ایک دوسرا شخص اس کے پاس لوہے کا آکڑا لئے کھڑا تھا اور یہ اس کے چہرے کے ایک طرف آتا اور اس کے ایک جڑے کو گدی تک چیرتا اور اس کی ناک کو گدی تک چیرتا اور اس کی آنکھ کو گدی تک چیرتا۔ بیان کیا کہ پھر وہ دوسری جانب جاتا اور ادھر بھی اسی طرح چیرتا جس طرح اس نے پہلی جانب کیا تھا۔ وہ ابھی دوسری جانب سے فارغ بھی نہ ہوا تھا کہ پہلی جانب اپنی پہلی صحیح حالت میں لوٹ آتی۔ پھر دوبارہ وہ اسی طرح کرتا جس طرح اس نے پہلی مرتبہ کیا تھا۔ میں نے کہا سبحان اللہ۔ یہ دونوں کون ہیں؟۔ انہوں نے کہا کہ آگے چلے، چنانچہ ہم آگے چلے۔

پھر ہم ایک تور جیسی چیز پر آئے۔ اس میں شور و آواز تھی۔ ہم نے اس میں جھانکا تو اس کے اندر کچھ ننگے مرد اور عورتیں تھیں اور ان کے نیچے سے آگ کی لپٹ آتی تھیں جب آگ انہیں اپنی لپٹ میں لیتی تو وہ چلانی لگتے۔ میں نے

يُكثِرُ أَنْ يَقُولَ لِأَصْحَابِهِ : «هَلْ رَأَى أَحَدٌ مِنْكُمْ مِنْ رُؤْيَا؟» قَالَ : فَيَقْصُّ عَلَيْهِ مَنْ شَاءَ اللَّهُ أَنْ يَقْصُ. وَإِنَّهُ قَالَ : ذَاتَ غَدَاةٍ : «إِنَّهُ أَتَانِي، اللَّيْلَةَ، آتِيَانِ، وَإِنَهُمَا ابْتَعَثَانِي، وَإِنَهُمَا قَالَا لِي : انْطَلِقُ. وَإِنِّي انْطَلَقْتُ مَعَهُمَا، وَإِنَّا أَتَيْنَا عَلَى رَجُلٍ مُضْطَجِعٍ، وَإِذَا آخِرُ قَائِمٍ عَلَيْهِ بِصَخْرَةٍ، وَإِذَا هُوَ يَهْوِي بِالصَّخْرَةِ لِرَأْسِهِ، فَيَنْلِغُ رَأْسَهُ فَيَنْهَدُهُدُ الْحَجَرُ هَهُنَا، فَيَتْبَعُ الْحَجَرَ، فَيَأْخُذُهُ، فَلَا يَرْجِعُ إِلَيْهِ حَتَّى يَصِحَّ رَأْسُهُ كَمَا كَانَ. ثُمَّ يَعُودُ عَلَيْهِ فَيَفْعَلُ بِهِ مِثْلَ مَا فَعَلَ الْمَرْءَ الْأُولَى.» قَالَ : (قُلْتُ لَهُمَا : سُبْحَانَ اللَّهِ! مَا هَذَا؟) قَالَ : «قَالَا لِي : انْطَلِقُ.» قَالَ : «فَانْطَلَقْنَا، فَأَتَيْنَا عَلَى رَجُلٍ مُسْتَلْقٍ لِقَفَاهُ، وَإِذَا آخِرُ قَائِمٍ عَلَيْهِ، بِكُلُوبٍ مِنْ حَدِيدٍ، وَإِذَا هُوَ يَأْتِي أَحَدَ شِقَاقِي وَجْهِهِ فَيَشْرُ شِرُّ شِدْقَهُ إِلَى قَفَاهُ، وَمِنْخَرَهُ إِلَى قَفَاهُ، وَعَيْنَهُ إِلَى قَفَاهُ.» قَالَ : ثُمَّ يَتَحَوَّلُ إِلَى الْجَانِبِ الْآخَرَ، فَيَفْعَلُ بِهِ مِثْلَ مَا فَعَلَ بِالْجَانِبِ الْأَوَّلِ، فَمَا يَفْرُغُ مِنْ ذَلِكَ الْجَانِبِ حَتَّى يَصِحَّ ذَلِكَ الْجَانِبُ كَمَا كَانَ، ثُمَّ يَعُودُ عَلَيْهِ فَيَفْعَلُ مِثْلَ مَا فَعَلَ الْمَرْءَ الْأُولَى.» قَالَ : (قُلْتُ لَهُمَا : سُبْحَانَ اللَّهِ! مَا هَذَا؟) قَالَ : «قَالَا لِي : انْطَلِقُ. فَانْطَلَقْنَا، فَأَتَيْنَا عَلَى مِثْلِ التَّنُورِ، فَإِذَا فِيهِ لَعَطٌ وَأَصْوَاتٌ.» قَالَ : «فَاظْلَعْنَا فِيهِ، فَإِذَا

ان سے پوچھایہ کون لوگ ہیں انہوں نے کہا کہ چلو چلو۔ ہم آگے بڑھے اور ایک نہر پر آئے۔ (حضرت سرہ کہتے ہیں میرا خیال ہے کہ آپ نے کہا کہ) وہ خون کی طرح سرخ تھی اور اس نہر میں ایک شخص تیر رہا تھا اور نہر کے کنارے ایک دوسرا شخص تھا جس نے اپنے پاس بہت سے پتھر جمع کر رکھے تھے اور یہ تیرنے والا تیرتا ہوا جب اس شخص کے پاس پہنچتا جس نے پتھر جمع کر رکھے تھے تو یہ اپنا منہ کھول دیتا اور کنارے کا شخص اس کے منہ میں پتھر ڈال دیتا اور پھر تیرنے لگتا اور پھر اس کے پاس لوٹ کر آتا اور جب بھی اس کے پاس آتا تو اپنا منہ پھیلا دیتا اور یہ اس کے منہ میں پتھر ڈال دیتا۔ میں نے پوچھایہ کون ہیں؟ انہوں نے کہا کہ آگے چلو آگے چلو۔ پھر ہم آگے بڑھے اور ایک نہایت بد صورت آدمی کے پاس پہنچے۔ جتنے بد صورت تم نے دیکھے ہوں ان میں سب سے زیادہ بد صورت۔ اس کے پاس آگ جل رہی تھی اور وہ اسے جلا رہا تھا اور اس کے چاروں طرف دوڑتا تھا۔ میں نے ان سے کہا کہ یہ کیا ہے؟ انہوں نے مجھ سے کہا چلو چلو۔ ہم آگے بڑھے اور ایک ایسے بلغ میں پہنچے جو ہرا بھرا تھا اور اس میں موسم بہار کے سب پھول تھے اس بلغ کے درمیان میں ایک بہت لمبا شخص تھا۔ اتنا لمبا تھا کہ میرے لئے اس کا سر دیکھنا دشوار تھا کہ وہ آسمان سے باتیں کرتا تھا اور اس شخص کے چاروں طرف بہت سے بچے تھے کہ اتنے کبھی نہیں دیکھے تھے میں نے پوچھایہ کون ہے یہ بچے کون ہیں؟ انہوں نے مجھ سے کہا کہ چلو چلو۔

نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ پھر ہم آگے بڑھے اور ایک عظیم الشان بلغ تک پہنچے میں نے اتنا بڑا اور اتنا خوبصورت بلغ کبھی نہیں دیکھا تھا اور ان دونوں نے کہا کہ اس پر چڑھے۔ ہم اس پر چڑھے تو ایک ایسا شہر دکھائی دیا جو اس طرح بنا تھا کہ اس کی ایک اینٹ سونے کی تھی اور ایک اینٹ چاندی کی۔ ہم شہر کے دروازے پر آئے تو ہم نے اسے کھلوا لیا۔ وہ ہمارے لئے

فِيهِ رِجَالٌ وَنِسَاءٌ عُرَاةٌ ، وَإِذَا هُمْ يَأْتِيهِمُ اللَّهَبُ مِنْ أَسْفَلٍ مِنْهُمْ ، فَإِذَا أَنَاهُمُ ذَلِكَ اللَّهَبُ ضَوْضُوءًا ۱۱۱ . قَالَ : « قُلْتُ لَهُمَا : مَا هَؤُلَاءِ ؟ » . قَالَ : « قَالَا لِي : انْطَلِقْ ، انْطَلِقْ » . قَالَ : « فَأَنْطَلَقْنَا ، فَأَتَيْنَا عَلَى نَهْرٍ أَحْمَرَ مِثْلِ الدَّمِ ، وَإِذَا فِي النَّهْرِ رَجُلٌ سَابِحٌ يَسْبَحُ ، وَإِذَا عَلَى شَطِّ النَّهْرِ رَجُلٌ قَدْ جَمَعَ عِنْدَهُ حِجَارَةٌ كَثِيرَةٌ ، وَإِذَا ذَلِكَ السَّابِحُ يَسْبَحُ مَا يَسْبَحُ ثُمَّ يَأْتِي ذَلِكَ الَّذِي قَدْ جَمَعَ عِنْدَهُ الْحِجَارَةَ فَيَغْرُرُ لَهُ فَاهُ ، فَيَلْقِمُهُ حَجْرًا ، فَيَنْطَلِقُ يَسْبَحُ ثُمَّ يَرْجِعُ إِلَيْهِ . كُلَّمَا رَجَعَ إِلَيْهِ فَغَرَّ لَهُ فَاهُ فَالْقَمَهُ حَجْرًا ۱۱۲ . قَالَ : « قُلْتُ لَهُمَا : مَا هَذَا ؟ » . قَالَ : « قَالَا لِي : انْطَلِقْ ، انْطَلِقْ » . قَالَ : « فَأَنْطَلَقْنَا ، فَأَتَيْنَا عَلَى رَجُلٍ كَرِيهِ الْمَرْأَةِ ، كَأَكْرَهٍ مَا أَنْتَ رَأَيْ رَجُلًا مَرْأَةً ؛ وَإِذَا عِنْدَهُ نَارٌ يَحُشُّهَا وَيَسْعَى حَوْلَهَا ۱۱۳ . قَالَ : « قُلْتُ لَهُمَا : مَا هَذَا ؟ » . قَالَ : « قَالَا لِي : انْطَلِقْ ، انْطَلِقْ » . فَأَنْطَلَقْنَا ، فَأَتَيْنَا عَلَى رَوْضَةٍ مُعْتَمَةٍ ، فِيهَا مِنْ كُلِّ نَوْرِ الرَّبِيعِ ، وَإِذَا بَيْنَ ظَهْرِي الرَّوْضَةِ رَجُلٌ طَوِيلٌ لَا أَكَادُ أَرَى رَأْسَهُ طَوْلًا فِي السَّمَاءِ ، وَإِذَا حَوْلَ الرَّجُلِ مِنْ أَكْثَرِ وُلْدَانِ رَأْيْتُهُمْ قَطُ ۱۱۴ . قَالَ : « قُلْتُ لَهُمَا : مَا هَذَا ؟ مَا هَؤُلَاءِ ؟ » . قَالَ : « قَالَا لِي : انْطَلِقْ ، انْطَلِقْ » . قَالَ : « فَأَنْطَلَقْنَا ، فَأَنْتَهَيْنَا إِلَى رَوْضَةٍ عَظِيمَةٍ ؛ لَمْ أَرِ رَوْضَةً قَطُ أَعْظَمَ

کھولا گیا اور ہم اس میں داخل ہوئے۔ ہم نے اس میں ایسے لوگوں سے ملاقات کی جن کے جسم کا نصف حصہ نہایت خوبصورت تھا اور دوسرا نصف نہایت بد صورت دونوں ساتھیوں نے ان لوگوں سے کہا کہ جاؤ اور اس نہر میں کود جاؤ۔ ایک نہر سامنے بہ رہی تھی۔ اس کا پانی انتہائی سفید تھا۔ وہ لوگ گئے اور اس میں کود گئے اور پھر ہمارے پاس لوٹ کر آئے تو ان کا پہلا عیب چاچکا تھا اور اب وہ نہایت خوبصورت ہو گئے تھے ان دونوں نے کہا کہ جنت عدن ہے اور یہ آپ کی منزل ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ میری نظر اوپر کی طرف اٹھی تو سفید بادل کی طرح ایک محل اوپر نظر آیا۔ انہوں نے مجھ سے کہا کہ یہ آپ کی منزل ہے۔ میں نے ان سے کہا اللہ تعالیٰ تمہیں برکت دے، مجھے اس میں داخل ہونے دو۔ انہوں نے کہا کہ اس وقت تو آپ نہیں جاسکتے لیکن ہاں آپ اس میں ضرور جائیں گے۔ میں نے ان سے کہا کہ آج رات میں نے عجیب و غریب چیزیں دیکھی ہیں۔ یہ چیزیں کیا تھیں جو میں نے دیکھی ہیں؟ انہوں نے مجھ سے کہا ہم آپ کو بتائیں گے۔

پہلا شخص جس کے پاس آپ گئے تھے اور جس کا سر پتھر سے کچلا جا رہا تھا یہ وہ شخص ہے جو قرآن سیکھتا تھا اور پھر اسے چھوڑ دیتا اور فرض نماز کو چھوڑ کر سو جاتا اور وہ شخص جس کے پاس آپ گئے اور جس کا جبر اگدی تک اور ناک گدی تک اور آنکھ گدی تک چیری جا رہی تھی۔ یہ وہ شخص ہے جو صبح اپنے گھر سے نکلتا اور جھوٹی خبر تراشتا جو دنیا میں پھیل جاتی۔ اور وہ ننگے مرد اور عورتیں جو نور میں آپ نے دیکھیں وہ زنا کار مرد اور عورتیں تھیں۔ وہ شخص جس کے پاس آپ اس حال میں گئے کہ وہ نہر میں تیر رہا تھا اور اس کے منہ میں پتھر دیا جاتا تھا وہ سود کھانے والا ہے اور وہ شخص جو بد صورت ہے اور جنم کی آگ بھڑکا رہا ہے۔ اور اس کے چاروں طرف چل پھر رہا ہے وہ جنم کا اور وہ مالک نامی ہے اور وہ لبا شخص جو بلغ میں نظر

مِنْهَا وَلَا أَحْسَنَ». قَالَ : «قَالَ لِي : أَرَأَيْتَ فِيهَا». قَالَ : «فَأَرْتَقِينَا فِيهَا فَانْتَهَيْنَا إِلَى مَدِينَةٍ مَبْنِيَّةٍ ، بِلَبَنِ ذَهَبٍ وَبِلَبَنِ فِضَّةٍ ، فَأَتَيْنَا بَابَ الْمَدِينَةِ ، فَاسْتَفْتَحْنَا ، فَفَتِحَ لَنَا ، فَدَخَلْنَاهَا ، فَتَلَقَانَا فِيهَا رِجَالٌ ، شَطْرٌ مِنْ خَلْقِهِمْ كَأَحْسَنِ مَا أَنْتَ رَأَى ، وَشَطْرٌ كَأَفْجَحِ مَا أَنْتَ رَأَى». قَالَ : «قَالَ لَهُمْ : اذْهَبُوا فَمَقُّعُوا فِي ذَلِكَ النَّهْرِ». قَالَ : «وَإِذَا نَهْرٌ مُعْتَرِضٌ يَجْرِي كَأَنَّ مَاءَهُ الْمَحْضُ فِي الْبَيَاضِ . فَذَهَبُوا فَمَقُّعُوا فِيهِ . ثُمَّ رَجَعُوا إِلَيْنَا ، فَذَهَبَ ذَلِكَ الشَّوْءُ عَنْهُمْ فَصَارُوا فِي أَحْسَنِ صُورَةٍ». قَالَ : «قَالَ لِي : هَذِهِ جَنَّةٌ عَذْرٌ ، وَهَذَا مَنْزِلُكَ». قَالَ : «فَسَمَا بَصْرِي صُعْدًا ، فَإِذَا قَصْرٌ مِثْلُ الرَّبَابَةِ الْبَيْضَاءِ». قَالَ : « قَالَا لِي : هَذَاكَ مَنْزِلُكَ». قَالَ : «قُلْتُ لَهُمَا : بَارَكَ اللَّهُ فِيكُمَا ، ذَرَانِي فَأَدْخَلَهُ . قَالَا : أَمَا الْآنَ فَلَا . وَأَنْتَ دَاخِلُهُ». قَالَ : «قُلْتُ لَهُمَا : فَلِإِنِّي قَدْ رَأَيْتُ مِنْذُ اللَّيْلَةِ عَجَبًا . فَمَا هَذَا الَّذِي رَأَيْتُ؟». قَالَ : «قَالَ لِي : أَمَا أَنَا سُنْخَبْرُكَ . أَمَا الرَّجُلُ الْأَوَّلُ الَّذِي أَتَيْتَ عَلَيْهِ يُبَلِّغُ رَأْسَهُ بِالْحَجَرِ ، فَإِنَّهُ الرَّجُلُ يَأْخُذُ الْقُرْآنَ فَيَرْفِضُهُ ، وَيَنَامُ عَنِ الصَّلَاةِ الْمَكْتُوبَةِ . وَأَمَا الرَّجُلُ الَّذِي أَتَيْتَ عَلَيْهِ يُشْرَسِرُ شِدْقَهُ إِلَى قَفَاهُ ، وَمَنْحِرُهُ إِلَى قَفَاهُ ، وَوَعَيْنُهُ إِلَى قَفَاهُ ، فَإِنَّهُ الرَّجُلُ يَغْدُو مِنْ بَيْتِهِ فَيَكْذِبُ الْكُذْبَةَ تَبْلُغُ الْآفَاقَ وَأَمَا

آیا وہ حضرت ابراہیم علیہ السلام ہیں اور جو بچے ان کے چاروں طرف ہیں تو وہ بچے ہیں جو (بچپن ہی میں) فطرت پر مر گئے ہیں۔ (حضرت سمہ نے) بیان کیا کہ اس پر بعض مسلمانوں نے کہا کیا مشرکین کے بچے بھی ان میں داخل ہیں؟ آنحضرت ﷺ نے فرمایا ہاں مشرکین کے بچے بھی اور وہ لوگ جن کا آدھا جسم خوبصورت اور آدھا بد صورت تھا تو یہ وہ لوگ تھے جنہوں نے اچھے عمل کے ساتھ برے عمل بھی کئے۔ اللہ تعالیٰ نے ان کے گناہوں کو بخش دیا۔

الرِّجَالُ وَالنِّسَاءُ الْعُرَاءُ ، الَّذِينَ فِي مِثْلِ بِنَاءِ التَّنُورِ ، فَإِنَّهُمْ الرِّزَاءُ وَالرَّوَابِي . وَأَمَّا الرَّجُلُ الَّذِي أَتَيْتَ عَلَيْهِ يَسْبُحُ فِي النَّهْرِ وَيُلْقِمُ الْحَجَرَ ، فَإِنَّهُ أَكَلُ الرَّبَا . وَأَمَّا الرَّجُلُ الْكَرِيهُ الْمَرَاةَ ، الَّذِي عِنْدَ النَّارِ ، يَحْشُهَا وَيَسْعَى حَوْلَهَا ، فَإِنَّهُ مَالِكٌ ، حَازِنٌ جَهَنَّمَ . وَأَمَّا الرَّجُلُ الطَّوِيلُ الَّذِي فِي الرُّوضَةِ فَإِنَّهُ إِبْرَاهِيمُ ﷺ . وَأَمَّا الْوَلَدَانُ الَّذِينَ حَوْلَهُ فَكُلُّ مَوْلُودٍ مَاتَ عَلَى الْفِطْرَةِ . قَالَ : فَقَالَ بَعْضُ الْمُسْلِمِينَ : يَا رَسُولَ اللَّهِ ! وَأَوْلَادُ الْمُشْرِكِينَ ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ «وَأَوْلَادُ الْمُشْرِكِينَ . وَأَمَّا الْقَوْمُ الَّذِينَ كَانُوا ، شَطَرٌ مِنْهُمْ حَسَنًا وَشَطَرٌ مِنْهُمْ قَبِيحًا ، فَإِنَّهُمْ قَوْمٌ خَلَطُوا عَمَلًا صَالِحًا وَآخَرَ شَيْئًا . تَجَاوَزَ اللَّهُ عَنْهُمْ .

أخرجه البخاري في : ۹۱ - كتاب التعبير : ۴۸ - باب تعبير الرؤيا بعد صلاة السبح.

۴۳ - کتاب الفضائل

۳۳ - فضائل و مناقب کا بیان

(۳) باب فی معجزات النبی ﷺ

(۳) نبی اکرم ﷺ کے معجزات کا بیان

۱۳۶۸- حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ نماز کا وقت آگیا، لوگوں نے پانی تلاش کیا، جب نہیں ملا تو آپ کے پاس (ایک برتن میں) وضو کے لئے پانی لایا گیا۔ آپ نے اس میں اپنا ہاتھ ڈال دیا۔ اور لوگوں کو حکم دیا کہ اسی (برتن) سے وضو کریں۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے دیکھا کہ آپ کی انگلیوں کے نیچے سے پانی (چشمے کی طرح) ابل رہا تھا۔ یہاں تک کہ (قلے کے) آخری آدمی نے بھی وضو کر لیا۔

۱۴۶۸- حَدِيثُ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ، وَحَانَتْ صَلَاةُ الْعَصْرِ، فَانْتَمَسَ النَّاسُ الْوُضُوءَ، فَلَمْ يَجِدُوهُ، فَأَتَيْ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ بَوْضُوءَ، فَوَضَعَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي ذَلِكَ الْإِنَاءِ يَدَهُ، وَأَمَرَ النَّاسَ أَنْ يَتَوَضَّؤُوا مِنْهُ. قَالَ: فَرَأَيْتُ الْمَاءَ يَنْبَعُ مِنْ تَحْتِ أَصَابِعِهِ، حَتَّى تَوَضَّؤُوا مِنْ عِنْدِ آخِرِهِمْ.

أخرجه البخاري في : ۴ - كتاب الوضوء : ۳۲ - باب التماس الوضوء إذا حانت الصلاة.

۱۳۶۹- حضرت ابو حمید سلمی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہم غزوہ تبوک کے لئے نبی کریم ﷺ کے ساتھ جا رہے تھے۔ جب آپ وادی قرئی (مدینہ منورہ اور شام کے درمیان ایک قدم آبادی) سے گزرے تو ہماری نظر ایک عورت پر پڑی جو اپنے باغ میں کھڑی ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے صحابہ سے فرمایا کہ اس کے پھلوں کا اندازہ لگاؤ (کہ اس میں کتنی کھجور نکلے گی) حضور اکرم ﷺ نے دس وسق کا اندازہ لگایا۔ پھر اس عورت سے فرمایا کہ یاد رکھنا اس میں سے جتنی کھجور نکلے۔ جب ہم تبوک پہنچے تو آپ نے فرمایا کہ آج رات بڑے زور کی آندھی چلے گی اس لئے کوئی شخص کھڑا نہ رہے۔ اور جن کے پاس اونٹ ہوں تو وہ انہیں باندھ دیں۔ چنانچہ ہم نے اونٹ باندھ

۱۴۶۹- حَدِيثُ أَبِي حُمَيْدٍ السَّاعِدِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ. قَالَ: غَزَوْنَا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ غَزْوَةَ تَبُوكَ. فَلَمَّا جَاءَ وَادِي الْقُرَى، إِذَا امْرَأَةٌ فِي حَدِيقَةٍ لَهَا. فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ، لِأَصْحَابِهِ «أُخْرُصُوا» وَخَرَّصَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَشْرَةَ أَوْ سُقًا. فَقَالَ لَهَا: «أَحْصِي مَا يَخْرُجُ مِنْهَا». فَلَمَّا أَتَيْنَا تَبُوكَ، قَالَ: «أَمَا إِنَّهَا سَتَهَبُ الْبَيْلَةَ رِيحٌ شَدِيدَةٌ، فَلَا يَقُومَنَّ

۱۳۶۸- یہ رسول اللہ ﷺ کا معجزہ تھا کہ ایک پیالہ پانی سے سب لوگوں نے وضو کر لیا۔ وضو کے لیے پانی تلاش کرنا اس سے ثابت ہوا۔ نہ ملے تو پھر

تیم کر لینا چاہیے۔ (راز)

لئے۔ اور آندھی بڑے زور کی آئی۔ ایک شخص کھڑا ہوا تھا۔
تو ہوانے اسے جبل طے پر جا پھینکا۔

اور ایلہ کے حاکم (یوحنا بن روبہ) نے نبی کریم ﷺ کو
سفید نخر اور ایک چادر کا تحفہ بھیجا۔ آنحضرت ﷺ نے تحریری
طور پر اسے اس کی حکومت پر برقرار رکھا۔ پھر جب وادی قری
(وادی میں) پہنچے تو آپ نے اسی عورت سے پوچھا کہ
تمہارے باغ میں کتنا پھل آیا تھا؟ اس نے کہا کہ آپ کے
اندازے کے مطابق دس وسق آیا تھا۔ اس کے بعد رسول اللہ
ﷺ نے فرمایا کہ میں مدینہ جلد جانا چاہتا ہوں۔ اس لئے جو
کوئی میرے ساتھ جلدی چلنا چاہے وہ میرے ساتھ جلد روانہ
ہو۔ پھر جب مدینہ دکھائی دینے لگا تو آپ نے فرمایا کہ یہ ہے
طلبہ! پھر آپ نے احد پہاڑ دکھا تو فرمایا کہ یہ پہاڑ ہم سے محبت
رکھتا ہے اور ہم بھی اس سے محبت رکھتے ہیں۔ پھر آپ نے
فرمایا کیا میں انصار کے سب سے اچھے خاندان کی نشاندہی نہ
کروں؟ صحابہ نے عرض کی کہ ضرور کیجئے۔ آپ نے فرمایا کہ
بنو نجار کا خاندان۔ پھر بنو عبد اللہ الشہل کا خاندان، پھر بنو ساعدہ کا یا
(یہ فرمایا کہ) بنی حارث بن خزرج کا خاندان۔ اور فرمایا کہ
انصار کے تمام ہی خاندانوں میں خیر ہے۔

أَحَدٌ، وَمَنْ كَانَ مَعَهُ ، بَعِيرٌ فَلْيَعْقِلْهُ»
فَعَقَلْنَاهَا. وَهَبَتْ رِيحٌ شَدِيدَةٌ ؛ فَتَمَّ رَجُلٌ
فَأَلْقَتْهُ بِجَبَلِ طِيٍّ.

وَأَهْدَى مَلِكَ أُيْلَةَ لِلنَّبِيِّ ﷺ بَغْلَةً
بَيْضَاءَ ، وَكَسَاهُ بُرْدًا وَكَتَبَ لَهُ بِحَرِّهِمْ.

فَلَمَّا أَتَى وَادِيَ الْقُرَى ، قَالَ لِلْمَرْأَةِ :
«كَمْ جَاءَ حَدِيقَتُكَ؟» قَالَتْ : عَشْرَةٌ
أَوْ سِتٌّ ، حَرَّصَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ . فَقَالَ النَّبِيُّ
ﷺ : «إِنِّي مُتَعَجِّلٌ إِلَى الْمَدِينَةِ ، فَمَنْ أَرَادَ
مِنْكُمْ أَنْ يَتَعَجَّلَ مَعِيَ فَلْيَتَعَجَّلْ!».

فَلَمَّا أَشْرَفَ عَلَى الْمَدِينَةِ ، قَالَ :
«هَذِهِ طَابَةٌ». فَلَمَّا رَأَى أَحَدًا ، قَالَ : «هَذَا
جَبَلٌ يُحِينُنَا وَنُحِينُهُ ، أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِخَيْرِ
دُورِ الْأَنْصَارِ؟» قَالُوا : بَلَى . قَالَ : «دُورُ
بَنِي النَّجَّارِ ، ثُمَّ دُورُ بَنِي عَبْدِ الْأَشْهَلِ ،
ثُمَّ دُورُ بَنِي سَاعِدَةَ ، أَوْ دُورُ بَنِي الْحَارِثِ
ابْنِ الْخَزْرَجِ ، وَفِي كُلِّ دُورِ الْأَنْصَارِ
يَعْنِي «خَيْرًا».

أخرجه البخاري في : ۲۴ - كتاب الزكاة : ۵۴ - باب حرص الثمر.

۱۳۶۹- پھر ہماری ملاقات سعد ابن عبادہ رضی اللہ عنہ سے ہوئی تو وہ ابو
اسید رضی اللہ عنہ سے کہنے لگے ابو اسید تم کو معلوم نہیں آنحضرت
ﷺ نے انصار کے بہترین گھرانوں کی تعریف کی اور ہمیں (بنو

فَلَحِقْنَا سَعْدَ بْنَ عَبَادَةَ. فَقَالَ أَبُو
أَسِيدٍ: أَلَمْ تَرَ أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ ﷺ ، خَيْرَ
الْأَنْصَارِ فَجَعَلْنَا أَحْيَرًا. فَأَدْرَكَ سَعْدُ النَّبِيَّ

ساعده) سب سے اخیر میں رکھا۔ آخر سعد بن عبادہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ! انصار کے سب سے بہترین خاندانوں کا بیان ہو اور ہم سب سے اخیر میں کر دیئے گئے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کیا تمہارے لیے یہ کفی نہیں کہ تمہارا خاندان بھی اعلیٰ ہے۔

ﷺ ، فَقَالَ : يَا رَسُولَ اللَّهِ! خَيْرَ دُورِ الْأَنْصَارِ فَجَعَلْنَا آخِرًا. فَقَالَ : «أَوْلَيْسَ بِحَسْبِكُمْ أَنْ تَكُونُوا مِنَ الْخِيَارِ؟».

أخرجه البخاري في : ۶۳ - كتاب مناقب الأنصار : ۷ - باب فضل دور الأنصار.

(۴) نبی اکرم ﷺ کے توکل کا بیان اور اللہ

(۴) باب توكله على الله تعالى

تعالیٰ کا لوگوں سے آپ کو محفوظ رکھنا

وعصمة الله تعالى له من الناس

۳۷۰ - حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ ہم نبی کریم ﷺ کے ساتھ نجد کی طرف غزوہ کے لئے گئے۔ دوپہر کا وقت ہوا تو آپ ایک جنگل میں پہنچے جہاں بول کے درخت بہت تھے۔ آپ نے گھنے درخت کے نیچے سایہ کے لئے قیام کیا اور درخت سے اپنی تلوار لٹکادی۔ صحابہ بھی درختوں کے نیچے سایہ حاصل کرنے کے لئے پھیل گئے۔ ابھی ہم اسی کیفیت میں تھے کہ حضور ﷺ نے ہمیں پکارا۔ ہم حاضر ہوئے تو ایک بدوی آپ کے سامنے بیٹھا ہوا تھا۔ حضور ﷺ نے فرمایا کہ یہ شخص میرے پاس آیا تو میں سو رہا تھا۔ اتنے میں اس نے میری تلوار کھینچ لی اور میں بھی بیدار ہو گیا۔ یہ میری تنگی تلوار کھینچے ہوئے میرے سر پر کھڑا تھا۔ مجھے سے کہنے لگا آج مجھ سے تمہیں کون بچائے گا میں نے کہ اللہ! وہ شخص صرف ایک لفظ سے اتنا مرعوب ہوا کہ (تلوار کو نیام میں رکھ کر بیٹھ گیا اور دیکھ لو۔ یہ بیٹھا ہوا ہے۔ حضور ﷺ نے اسے کوئی سزا نہیں دی۔

۱۴۷۰ - حَدِيثُ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ ، قَالَ : غَزَوْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ غَزْوَةَ نَجْدٍ. فَلَمَّا أَدْرَكْتُهُ الْقَائِلَةَ ، وَهُوَ فِي وَادٍ كَثِيرِ الْعِضَاءِ ، فَتَنَزَلَ تَحْتَ شَجَرَةٍ ، وَاسْتَطَلَّ بِهَا ، وَعَلَّقَ سَيْفَهُ. فَتَفَرَّقَ النَّاسُ فِي الشَّجَرِ يَسْتَظِلُّونَ. وَبَيْنَا نَحْنُ كَذَلِكَ إِذْ دَعَانَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ، فَجِئْنَا ، فَإِذَا أَعْرَابِيٌّ قَاعِدٌ بَيْنَ يَدَيْهِ. فَقَالَ : «إِنَّ هَذَا أَتَانِي وَأَنَا نَائِمٌ فَاخْتَرَطَ سَيْفِي فَاسْتَيْقِظْتُ وَهُوَ قَائِمٌ عَلَيَّ رَأْسِي مُخْتَرِطٌ صَلْنَا قَالَ : مَنْ يَمْنَعُكَ مِنِّي؟ قُلْتُ : اللَّهُ! فَشَامَهُ ، ثُمَّ قَعَدَ فَهُوَ هَذَا» قَالَ : وَكَمْ يُعَاقِبُهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ.

أخرجه البخاري في : ۶۴ - كتاب المغازي : ۳۲ - باب غزوة المصطلق من خزاعة.

(۵) رسول اللہ ﷺ جو ہدایت اور علم لے کر

(۵) باب بیان مثل ما بعث النبی ﷺ

آئے ہیں اس کی مثال

من الهدى والعلم

۱۴۷۱- حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے جس علم و ہدایت کے ساتھ بھیجا ہے اس کی مثال زبردست بارش کی سی ہے جو زمین پر (خوب) برے۔ بعض زمین جو صاف ہوتی ہے وہ پانی کو پی لیتی ہے، اور بہت بہت سبزہ اور گھاس اگاتی ہے۔ اور بعض زمین جو سخت ہوتی ہے وہ پانی کو روک لیتی ہے۔ اس سے اللہ تعالیٰ لوگوں کو فائدہ پہنچاتا ہے۔ وہ اس سے سیراب ہوتے ہیں اور سیراب کرتے ہیں۔ اور کچھ زمین کے بعض ایسے خطوں پر بھی پانی پڑتا ہے جو بالکل چٹیل میدان ہوتے ہیں۔ نہ پانی روکتے ہیں اور نہ ہی سبزہ اگتے ہیں۔ تو یہ اس شخص کی مثال ہے جو دین میں سمجھ پیدا کرے، اور اس کو وہ چیز نفع دے جس کے ساتھ میں مبعوث کیا گیا ہوں، اس نے علم دین سیکھا اور سکھایا۔ اور اس شخص کی مثال ہے جس نے سر نہیں اٹھایا (یعنی توجہ نہیں کی) اور جو ہدایت دے کر میں بھیجا گیا ہوں اسے قبول نہیں کیا۔ (یعنی اس سے کسی کو فائدہ نہیں پہنچتا) ایک روایت میں وکان منها طائفة قيلت الماء کے لفظ ہیں

۲۰- باب فضل من علم وعلم۔

(۶) آپ ﷺ کی اپنی امت پر شفقت اور

امت کو ضرر رساں چیزوں سے ڈرانے کا بیان

۱۴۷۲- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے

سنا کہ میری اور لوگوں کی مثال ایک ایسے شخص کی ہے جس

۱۴۷۱- حدیثِ اَبِي مُوسَى رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: «مَثَلُ مَا بَعَثَنِي اللهُ بِهِ مِنَ الْهُدَى وَالْعِلْمِ، كَمَثَلِ الْغَيْثِ الْكَثِيرِ، أَصَابَ أَرْضًا، فَكَانَ مِنْهَا نَقِيَّةٌ قَبْلَتِ الْمَاءَ فَأَنْبَتَ الْكَلَّا وَالْعُشْبَ الْكَثِيرَ. وَكَانَ مِنْهَا أَجَادِبُ أَمْسَكَتِ الْمَاءَ فَنَفَعَ اللهُ بِهَا النَّاسَ فَشَرُّبُوا وَسَقَوْا وَزَرَعُوا وَأَصَابَتْ مِنْهَا طَائِفَةٌ أُخْرَى، إِنَّمَا هِيَ قِيعَانٌ لَأ تُمْسِكَ مَاءً، وَلَا تَنْبِتُ كَلًّا، فَذَلِكَ مَثَلُ مَا فَفَعَهُ فِي دِينِ اللهِ وَنَفَعَهُ مَا بَعَثَنِي اللهُ بِهِ، فَعَلِمَ وَعَلِمَ. وَمَثَلُ مَنْ لَمْ يَرْفَعْ بِذَلِكَ رَأْسًا وَلَمْ يَقْبَلْ هُدَى اللهِ الَّذِي أُرْسِلْتُ بِهِ».

وَفِي رِوَايَةٍ: «وَكَانَ مِنْهَا طَائِفَةٌ قِيلَتِ الْمَاءَ».

(۶) باب شفقتہ ﷺ علی امتہ ومبالغتہ

فی تحذیرہم مما یضرہم

۱۴۷۲- حدیثِ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، أَنَّهُ

سَمِعَ رَسُولَ اللهِ ﷺ، يَقُولُ: «إِنَّمَا مَثَلِي

۱۴- امام نووی صحیح مسلم کی شرح میں فرماتے ہیں اس حدیث کے معنی اور مقصود اس ہدایت کی مثال پیش کرنا ہے جو نبی اکرم ﷺ لے کر پیغمبر بنے۔ تو جس طرح زمین کی تین انواع ہیں ایسے ہی لوگوں کی بھی تین قسمیں ہیں۔ (مرتب)

(۱) زمین کی پہلی قسم یہ ہے کہ جو بارش سے نفع اٹھاتی ہے اور سبزہ ہو جاتی ہے جب کہ پہلے ویران تھی اب گھاس اگتا ہے کھیتیں لگھاتی ہیں جن سے لوگ اور جانور فائدہ اٹھاتے ہیں۔ ایسے ہی لوگوں کی پہلی قسم وہ ہے جن تک ہدایت اسلام اور علم پہنچا ہے انہوں نے اسے یاد کر لیا ہے، اپنے دل کو آباد کیا۔ خود عمل کرتے ہیں اور لوگوں کو بھی تبلیغ کرتے ہیں خود بھی نفع اٹھاتے ہیں اور دوسروں کو بھی نفع پہنچاتے ہیں۔

(۲) زمین کی دوسری قسم وہ ہے جو بارش سے بذات خود فائدہ نہیں اٹھاتی لیکن اس کا ایک فائدہ ہے کہ وہ پانی کو غیروں کے لیے روک لیتی ہے

نے آگ جلائی، جب اس کے چاروں طرف روشنی ہو گئی تو پروانے اور یہ کیڑے کوڑے جو آگ پر گرتے ہیں اس میں گرنے لگے، اور آگ جلانے والا انہیں اس میں سے نکالنے لگا۔ لیکن وہ اس کے قابو میں نہیں آئے اور آگ میں گرتے ہی رہے۔ اسی طرح میں تمہاری کمر کو پکڑ پکڑ کر تمہیں آگ سے نکالتا ہوں اور تم ہو کہ اسی میں گرے جاتے ہو۔

وَمَثَلُ النَّاسِ كَمَثَلِ رَجُلٍ اسْتَوْقَدَ نَارًا ، فَلَمَّا أَضَاءَتْ مَا حَوْلَهُ ، جَعَلَ الْفَرَاشُ وَهَذِهِ الدَّوَابُّ الَّتِي تَقَعُ فِي النَّارِ يَقَعْنَ فِيهَا ، فَجَعَلَ يَنْزِعُهُنَّ وَيَغْلِبْنَهُ ، فَيَقْتَحِمْنَ فِيهَا . فَأَنَا آخِذٌ بِحُجْرِكُمْ عَنِ النَّارِ وَهُمْ يَتَقْتَحِمُونَ فِيهَا .»

آخر جہ البخاری فی : ۸۱ - کتاب الرقاق : ۲۶ - باب الانتہاء عن المعاصی .

(۷) آپ ﷺ کا خاتم الانبیاء ہونا

۱۳۷۳ - حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میری اور مجھ سے پہلے کے تمام انبیاء کی مثال ایسی ہے جیسے ایک شخص نے ایک گھربنایا اور اس میں ہر طرح کی زینت پیدا کی لیکن ایک کونے میں ایک اینٹ کی جگہ چھوٹ گئی۔ اب تمام لوگ آتے ہیں اور مکان کو چاروں طرف سے گھوم کر دیکھتے ہیں اور تعجب میں پڑ جاتے ہیں لیکن یہ بھی کہتے جاتے ہیں کہ یہاں پر ایک اینٹ کیوں نہ رکھی گئی؟ تو میں ہی وہ اینٹ ہوں اور میں خاتم الانبیاء ہوں۔

(۷) باب ذکر کونہ ﷺ خاتم النبیین

۱۴۷۳ - حدیث اَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ ، قَالَ : «إِنَّ مَثَلِي وَمَثَلُ الْأَنْبِيَاءِ مِنْ قَبْلِي كَمَثَلِ رَجُلٍ بَنَى بَيْتًا فَأَحْسَنَهُ وَأَجْمَلَهُ إِلَّا مَوْضِعَ لَبْنَةٍ مِنْ زَاوِيَةٍ ، فَجَعَلَ النَّاسُ يَطُوفُونَ بِهِ ، وَيَعْجَبُونَ لَهُ ، وَيَقُولُونَ : هَلَّا وَضِعَتْ هَذِهِ اللَّبْنَةُ ! فَأَنَا اللَّبْنَةُ ، وَأَنَا خَاتَمُ النَّبِيِّينَ .»

آخر جہ البخاری فی : ۶۱ - کتاب المناقب : ۱۸ - باب خاتم النبیین رضی اللہ عنہ .

۱۴۷۴ - حدیث جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا فِي بَابِ كَيْفَ كَانَتْ رَأْيُهُمْ فِيهِ

گذشتہ سے پورے جس سے انسان اور جانور فائدہ اٹھاتے ہیں ایسے ہی لوگوں کی دوسری قسم وہ ہے کہ انکے دل تو ہدایت کو محفوظ کر لیتے ہیں لیکن ان کے پاس دور اندیشی اور فہم ثاقب نہیں ہے نہ عقل میں علم راسخ ہوتا ہے کہ وہ اس سے معافی اور مطالب کا استنباط کر سکیں۔ ان کے پاس اطاعت اور عمل میں قوت اجتہاد نہیں ہوئی پس وہ علم و ہدایت کو حفظ کر لیتے ہیں تو جب ان کے پاس کوئی تشنہ علم طالب ہدایت آتا ہے جو کہ علم سے مستفید ہونے اور فائدہ پہنچانے کے لال ہوتا ہے ان سے یہ علم حاصل کر لیتا ہے۔

(۳) زمین کی تیسری قسم وہ ہے جو شور زوہ زمین ہے کچھ بھی اگاتی ہے نہ پانی سے نفع اٹھاتی ہے اور نہ پانی کو روک کر جمع کر لیتی ہے کہ دوسرے اس سے مستفید ہوں۔ ایسے ہی لوگوں کی تیسری قسم وہ ہے جن کے پاس حافظے والے دل ہیں نہ سمجھ۔ جب علم و ہدایت کو سنتے ہیں تو نہ خود فائدہ حاصل کرتے ہیں اور نہ اسے محفوظ کر کے غیروں کو فائدہ دے سکتے ہیں۔ (مرتب)

کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا، میری اور دوسرے انبیاء کی مثل ایسی ہے جیسے کسی شخص نے کوئی گھر بنایا، اسے خوب آراستہ پیراستہ کر کے مکمل کر دیا۔ صرف ایک اینٹ کی جگہ خالی چھوڑ دی۔ لوگ اس گھر میں داخل ہوتے اور تعجب کرتے اور کہتے کاش یہ ایک اینٹ کی جگہ خالی نہ رہتی تو کیسا اچھا مکمل گھر ہوتا (میری نبوت نے اس کی کوپورا کر کے قصر نبوت کو پورا کر دیا۔ اب میرے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا)

۱۸- باب خاتم النبیین ﷺ

(۹) حوض کوثر کا ثبوت اور اس کی صفات

۱۳۷۵- حضرت جناب ﷺ نے بیان کیا کہ میں نے نبی کریم ﷺ سے سنا۔ آپ نے فرمایا کہ میں حوض پر تم سے پہلے سے موجود ہوں گا۔

اللہ عنہما. قَالَ : قَالَ النَّبِيُّ ﷺ : «مَثَلِي وَمَثَلُ الْأَنْبِيَاءِ كَرَجُلٍ بَنَى دَارًا فَأَكْمَلَهَا وَأَحْسَنَهَا إِلَّا مَوْضِعَ لَبْنَةٍ. فَجَعَلَ النَّاسُ يَدْخُلُونَهَا وَيَتَعَجَّبُونَ وَيَقُولُونَ : لَوْ لَا مَوْضِعُ اللَّبْنَةِ!».

أخرجه البخاري في : ۶۱- كتاب المناقب : ۱۸-

(۹) باب إثبات حوض نبينا ﷺ وصفاته

۱۴۷۵- حديث جندب بن عبد الله، قال : سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ ، يَقُولُ : «أَنَا فَرَطُكُمْ عَلَى الْحَوْضِ».

أخرجه البخاري في : ۸۱- كتاب الرقاق : ۵۳- باب في الحوض وقول الله تعالى -

﴿إِنَّا أَعْطَيْنَاكَ الْكَوْثَرَ﴾-

۱۳۷۶- حضرت سهل بن سعد رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا ”میں اپنے حوض کوثر پر تم سے پہلے موجود رہوں گا۔ جو شخص بھی میری طرف سے گزرے گا وہ اس کا پانی پئے گا اور جو اس کا پانی پئے گا وہ پھر کبھی پیاسا نہیں ہوگا“ اور وہاں کچھ ایسے لوگ بھی آئیں گے جنہیں میں پہچانوں گا اور وہ مجھے پہچانیں گے لیکن پھر انہیں میرے سامنے سے ہٹا دیا جائے گا۔“

۱۴۷۶- حديث سهل بن سعد رضی اللہ عنہ، قال : قَالَ النَّبِيُّ ﷺ : «إِنِّي فَرَطُكُمْ عَلَى الْحَوْضِ، مَنْ مَرَّ عَلَيَّ شَرِبَ ، وَمَنْ شَرِبَ لَمْ يَظْمَأْ أَبَدًا. لَيَرِدَنَّ عَلَيَّ أَقْوَامٌ أَعْرِفُهُمْ وَيَعْرِفُونِي ، ثُمَّ يُحَالُ بَيْنِي وَبَيْنَهُمْ».

أخرجه البخاري في : ۸۱- كتاب الرقاق : ۵۳- باب في الحوض وقول الله تعالى -

﴿إِنَّا أَعْطَيْنَاكَ الْكَوْثَرَ﴾-

۱۳۷۷- حضرت ابو سعید خدری کی روایت میں یہ اضافہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں میں کہوں گا کہ یہ تو مجھ میں سے ہیں۔ آنحضرت ﷺ سے کہا جائے گا کہ آپ کو نہیں معلوم کہ انہوں نے آپ کے بعد دین میں کیا کیا نئی چیزیں ایجاد کر

۱۴۷۷- حديث أبي سعيد الخدري رضي الله عنه، يزيد فيه «فأقول : إنهم مني ، فيقال : إنك لا تدري ما أحدثوا بعدك ، فأقول :

سُحْقًا! سُحْقًا : لِمَنْ غَيْرِ بَعْدِي».

لیں تھیں۔ اس پر میں کہوں گا کہ دور ہو وہ شخص جس نے میرے بعد دین میں تبدیلی کر لی تھی۔

أخرجه البخاري في : ۸۱ - كتاب الرقاق : ۵۳ - باب في الحوض وقول الله تعالى - ﴿إِنَّا أَعْطَيْنَاكَ الْكُوْثِرَ﴾ - .

۱۴۷۸- حدیث عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا ”میرا حوض ایک مینے کی مسافت کے برابر ہو گا۔ اس کا پانی دودھ سے زیادہ سفید اور اس کی خوشبو مشک سے زیادہ اچھی ہو گی اور اس کے کوزے آسمان کے ستاروں کی تعداد کے برابر ہوں گے۔ جو شخص اس میں سے ایک مرتبہ پی لے گا وہ پھر کبھی بھی (میدان محشر میں) پیاسا نہ ہو گا۔“

۱۴۷۸- حَدِيثُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو ، قَالَ النَّبِيُّ ﷺ : «حَوْضِي مَسِيرَةُ شَهْرٍ ، مَاؤُهُ أَيْضٌ مِنَ اللَّبَنِ ، وَرِيحُهُ أَطْيَبُ مِنَ الْمِسْكِ ، وَكَيْزَانُهُ كَنْحُومِ السَّمَاءِ ، مَنْ شَرِبَ مِنْهَا فَلَا يَظْمَأُ أَبَدًا» .

أخرجه البخاري في : ۸۱ - كتاب الرقاق : ۵۳ - باب في الحوض وقول الله تعالى - ﴿إِنَّا أَعْطَيْنَاكَ الْكُوْثِرَ﴾ - .

۱۴۷۹- حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا، میں حوض پر موجود رہوں گا اور دیکھوں گا کہ تم میں سے کون میرے پاس آتا ہے۔ پھر کچھ لوگوں کو مجھ سے الگ کر دیا جائے گا۔ میں عرض کروں گا کہ اے میرے رب! یہ تو میرے ہی آدمی ہیں اور میری امت کے لوگ ہیں۔ مجھ سے کہا جائے گا کہ تمہیں معلوم بھی ہے انہوں نے تمہارے بعد کیا کام کئے تھے؟ واللہ یہ مسلسل الٹے پاؤں لوٹتے رہے۔ (دین اسلام سے پھر گئے) ابن ابی ملیکہ (جو کہ یہ حدیث حضرت اسماء سے روایت فرماتے ہیں) کہا کرتے تھے کہ اے اللہ! ہم اس بات سے تیری پناہ مانگتے ہیں کہ ہم الٹے پاؤں (دین سے) لوٹ جائیں یا اپنے دین کے بارے میں فتنہ میں ڈال دیئے جائیں۔

۱۴۷۹- حَدِيثُ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا ، قَالَتْ : قَالَ النَّبِيُّ ﷺ : «إِنِّي عَلَى الْحَوْضِ حَتَّى أَنْظُرَ مَنْ يَرِدُ عَلَيَّ مِنْكُمْ ، وَسَيُؤَخَذُ نَاسٌ دُونِي ، فَأَقُولُ : يَا رَبِّ! مِنِّي وَمِنْ أُمَّتِي . فَيَقَالُ : هَلْ شَعَرْتَ مَا عَمِلُوا بَعْدَكَ ، وَاللَّهِ مَا بَرِحُوا يَرْجِعُونَ عَلَيَّ أَعْقَابِهِمْ» .

فَكَانَ ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ (رَاوِي هَذَا الْحَدِيثِ عَنْ أَسْمَاءَ) يَقُولُ : اللَّهُمَّ! إِنَّا نَعُوذُ بِكَ أَنْ نَرْجِعَ عَلَيَّ أَعْقَابِنَا ، أَوْ نُفْتَنَ عَنْ دِينِنَا .

أخرجه البخاري في : ۸۱ - كتاب الرقاق : ۵۳ - باب في الحوض وقول الله تعالى - ﴿إِنَّا أَعْطَيْنَاكَ الْكُوْثِرَ﴾ - .

۱۴۸۰- حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آٹھ سال بعد یعنی آٹھویں برس میں غزوہ احد کے شہداء پر نماز جنازہ ادا کی، جیسے آپ زندوں اور مردوں سب سے رخصت ہو رہے ہوں۔ اس کے بعد آپ منبر پر تشریف لائے اور فرمایا، میں تم سے آگے آگے ہوں، میں تم پر گواہ رہوں گا۔ اور مجھ سے (قیامت کے دن) تمہاری ملاقات حوض (کوثر) پر ہوگی۔ اس وقت بھی میں اپنی اس جگہ حوض (کوثر) کو دیکھ رہا ہوں۔ تمہارے بارے میں مجھے اس کا کوئی خطرہ نہیں ہے کہ تم شرک کرو گے، ہاں میں تمہارے بارے میں دنیا سے ڈرتا ہوں کہ تم کہیں دنیا کے لئے آپس میں مقابلہ نہ کرنے لگو۔

۱۴۸۰- حَدِيثُ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم عَلَيَّ قَتْلِي أَحَدٍ، بَعْدَ ثَمَانِي سِنِينَ، كَالْمُودِّعِ لِلأَحْيَاءِ وَالْأَمْوَاتِ، ثُمَّ طَلَعَ الْمَنْبَرَ، فَقَالَ: «إِنِّي بَيْنَ أَيْدِيكُمْ فَرَطٌ، وَأَنَا عَلَيْكُمْ شَهِيدٌ، وَإِنَّ مَوْعِدَكُمْ الْحَوْضُ، وَإِنِّي لَأَنْظُرُ إِلَيْهِ مِنْ مَقَامِي هَذَا، وَإِنِّي لَبَسْتُ أَحْسَنِي عَلَيْكُمْ أَنْ تُشْرِكُوا، وَلَكِنِّي أَحْسَنِي عَلَيْكُمْ الدُّنْيَا، أَنْ تَنَافَسُوهَا».

أخرجه البخاري في : ۶۴- كتاب المغازي : ۷- باب غزوة أحد.

۱۴۸۱- حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، میں اپنے حوض پر تم سے پہلے ہی موجود رہوں گا۔ اور تم میں سے کچھ لوگ میرے سامنے لائے جائیں گے پھر انہیں میرے سامنے سے ہٹا دیا جائے گا تو میں کہوں گا کہ اے میرے رب یہ میرے ساتھی ہیں لیکن مجھ سے کہا جائے گا کہ آپ نہیں جانتے کہ انہوں نے آپ کے بعد دین میں کیا کیا نبیانی چیزیں ایجا کر لی تھیں۔

۱۴۸۱- حَدِيثُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رضی اللہ عنہ ، عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم ، قَالَ : «أَنَا فَرَطُكُمْ عَلَى الْحَوْضِ ، وَلَيُرْفَعَنَّ رِجَالَ مِنْكُمْ ، ثُمَّ لَيُخْتَلَجَنَّ دُونِي ، فَأَقُولُ : يَا رَبِّ ! أَصْحَابِي . فَيُقَالُ : إِنَّكَ لَا تَدْرِي مَا أَحَدْتُوا بَعْدَكَ».

أخرجه البخاري في : ۸۱- كتاب الرقاق : ۵۳- باب في الحوض وقول الله تعالى -

﴿إِنَّا أَعْطَيْنَاكَ الْكَوْثَرَ﴾.

۱۴۸۲- حضرت حارثہ بن وہب رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔ آپ نے حوض کا ذکر کیا اور فرمایا (وہ اتنا ہے) جتنی مدینہ اور صنعاء کے درمیان دوری ہے۔

۱۴۸۲- حَدِيثُ حَارِثَةَ بْنِ وَهْبٍ رضی اللہ عنہ ، قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم ، وَذَكَرَ الْحَوْضَ فَقَالَ «كَمَا بَيْنَ الْمَدِينَةِ وَصَنْعَاءَ».

أخرجهما البخاري في : ۸۱- كتاب الرقاق : ۵۳- باب في الحوض وقول الله تعالى -

﴿إِنَّا أَعْطَيْنَاكَ الْكَوْثَرَ﴾.

۱۴۸۳- (یہ سن کر) حضرت مستور نے (حضرت حارث بن وہب سے) کہا کیا آپ نے برتنوں والی روایت نہیں سنی؟ انہوں نے کہا کہ نہیں۔ مستور نے کہا کہ اس میں برتن (پینے کے) اس طرح نظر آئیں گے جس طرح آسمان میں ستارے نظر آتے ہیں (یعنی بے شمار اور چمک دار ہوں گے)

۱۴۸۳- حَدِيثُ فَقَالَ لَهُ الْمُسْتَوْرِدُ ، أَلَمْ تَسْمَعُهُ قَالَ الْأَوَائِي؟ قَالَ : لَا . قَالَ الْمُسْتَوْرِدُ : «تُرَى فِيهِ الْآيَةُ مِثْلَ الْكَوَاكِبِ».

أخرجه البخاري في : ۸۱- كتاب الرقاق : ۵۳- باب في الحوض وقول الله تعالى - ﴿إِنَّا أَعْطَيْنَاكَ الْكَوْثَرَ﴾-

۱۴۸۴- حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا ”تمہارے سامنے ہی میرا حوض ہو گا وہ اتنا بڑا ہے جتنا جرباء اور لوزخ کے درمیان فاصلہ ہے۔“

۱۴۸۴- حَدِيثُ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : «أَمَامَكُمْ حَوْضٌ كَمَا بَيْنَ جَرْبَاءَ وَأَذْرَحَ».

أخرجه البخاري في : ۸۱- كتاب الرقاق : ۵۳- باب في الحوض وقول الله تعالى - ﴿إِنَّا أَعْطَيْنَاكَ الْكَوْثَرَ﴾-

۱۴۸۵- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا اس ذات کی قسم! جس کے ہاتھ میں میری جان ہے، میں (قیامت کے دن) اپنے حوض سے کچھ لوگوں کو اس طرح ہانک دوں گا جیسے اجنبی لونٹ حوض سے ہانک دیئے جاتے ہیں۔

۱۴۸۵- حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ ، قَالَ : «وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ! لَأَذُوذَنَّ رَجُلًا عَن حَوْضِي ، كَمَا تُذَادُ الْغَرِيْبَةُ مِنَ الْإِبِلِ عَنِ الْحَوْضِ».

أخرجه البخاري في : ۴۲- كتاب المساقاة : ۱۰- باب من رأى أن صاحب الحوض والقربة أحق بمائه.

۱۴۸۶- حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا ”میرے حوض کی لمبائی اتنی ہوگی جتنی ایلہ اور یمن کے شہر صنعاء کے درمیان کی لمبائی ہے اور وہاں اتنی بڑی تعداد میں پیالے ہوں گے جتنی آسمان کے ستاروں کی تعداد ہے۔“

۱۴۸۶- حَدِيثُ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ ، قَالَ : «إِنَّ قَدْرَ حَوْضِي كَمَا بَيْنَ أَيْلَةَ وَصَنْعَاءَ مِنَ الْيَمَنِ ، وَإِنَّ فِيهِ مِنَ الْأَبَارِقِ ، كَعَدَدِ نُجُومِ

☆ حضرت المستور بن شداد رضی اللہ عنہ جب نبی کریم ﷺ فوت ہوئے تو یہ بچے تھے لیکن آپ سے سماع کیا۔ پہلے کوفہ میں رہے اس لیے ان میں شمار ہوئے پھر مصر میں رہے۔

السَّمَاءِ» أخرجه البخاري في : ۸۱- كتاب الرقاق : ۵۳- باب في الحوض وقول الله تعالى ﴿إِنَّا أَعْطَيْنَاكَ الْكَوْثَرَ﴾ -

۳۸۷- حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا ”میرے کچھ ساتھی حوض پر میرے سامنے لائے جائیں گے اور میں انہیں پہچان بھی لوں گا۔ لیکن پھر وہ میرے سامنے سے اٹھادیئے جائیں گے۔ میں اس پر کہوں گا کہ یہ تو میرے ساتھی ہیں۔ لیکن مجھ سے کہا جائے گا کہ آپ کو معلوم نہیں کہ انہوں نے آپ کے بعد کیا کیا نئی چیزیں ایجلا کر لی تھیں“ (مردین، منافقین اور بدعتی مراد ہیں)

۱۴۸۷- حدیث انس بن مالک رضی اللہ عنہ، قَالَ : (لَيَرِدَنَّ عَلَيَّ نَاسٌ مِنْ أَصْحَابِي الْحَوْضِ حَتَّى عَرَفْتَهُمْ اخْتَلِجُوا دُونِي ، فَأَقُولُ : أَصْحَابِي ! فَيَقُولُ : لَا تَدْرِي مَا أَحَدْتُوا بَعْدَكَ) .

أخرجه البخاري في : ۸۱- كتاب الرقاق : ۵۳- باب في الحوض وقول الله تعالى - ﴿إِنَّا أَعْطَيْنَاكَ الْكَوْثَرَ﴾ -

(۱۰) غزوة احد کے دن فرشتوں کا نبی اکرم ﷺ کی طرف سے لڑنا

(۱۰) باب في قتال جبريل وميكائيل عن النبي ﷺ يوم أُحُد

۳۸۸- حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ نے بیان کیا، غزوة احد کے موقع پر میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا اور آپ کے ساتھ دو اصحاب (یعنی جبریل اور میکائیل انسانی صورت میں) آئے ہوئے تھے۔ وہ آپ کو اپنی حفاظت میں لے کر کفار سے بڑی سختی سے لڑ رہے تھے۔ ان کے جسم پر سفید کپڑے تھے۔ میں نے انہیں نہ اس سے پہلے کبھی دیکھا تھا اور نہ اس کے بعد کبھی دیکھا۔

۱۴۸۸- حدیث سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ، قَالَ : رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَوْمَ أُحُدٍ ، وَمَعَهُ رَجُلَانِ يُقَاتِلَانِ عَنْهُ ، عَلَيْهِمَا ثِيَابٌ بَيْضٌ ، كَأَشَدَّ الْقِتَالِ ، مَا رَأَيْتُهُمَا قَبْلُ وَلَا بَعْدُ .

أخرجه البخاري في : ۶۴- كتاب المغازي : ۱۸- باب إذ همت طائفتان منكم أن تفسلا .

(۱۱) نبی اکرم ﷺ کی شجاعت اور جنگ کے لئے آگے بڑھنے کا بیان

(۱۱) باب في شجاعة النبي ﷺ وتقديمه للحرب

۳۸۹- حضرت انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ سب سے زیادہ خوب صورت اور سب سے زیادہ بہادر تھے۔ ایک رات مدینہ پر (ایک آواز سن کر) بڑا خوف چھا گیا تھا۔ سب لوگ اس آواز کی طرف بڑھے لیکن نبی کریم ﷺ سب سے

۱۴۸۹- حدیث انس رضی اللہ عنہ، قَالَ : كَانَ النَّبِيُّ ﷺ أَحْسَنَ النَّاسِ وَأَشْجَعَ النَّاسِ ، وَلَقَدْ فَزِعَ أَهْلُ الْمَدِينَةِ لَيْلَةً ، فَخَرَجُوا

آگے تھے اور آپ نے ہی واقعہ کی تحقیق کی۔ آپ ابو طلحہ رضی اللہ عنہ کے ایک گھوڑے پر سوار تھے جس کی پشت تنگی تھی۔ آپ کی گردن سے تلوار لٹک رہی تھی اور آپ فرما رہے تھے کہ ڈرو مت۔ پھر آپ نے فرمایا کہ ہم نے تو گھوڑے کو سمندر کی طرح تیز پایا ہے یا (یہ فرمایا کہ) گھوڑا جیسے سمندر ہے۔

نَحْوَ الصَّوْتِ ، فَاسْتَقْبَلَهُمُ النَّبِيُّ ﷺ ، وَقَدِ اسْتَبْرَأَ الْخَبِيرَ وَهُوَ عَلَى فَرَسٍ ، لِأَبِي طَلْحَةَ ، عُرْبِي ، وَفِي عُنُقِهِ السَّيْفُ ، وَهُوَ يَقُولُ : «لَمْ تُرَاعُوا ، لَمْ تُرَاعُوا» ثُمَّ قَالَ : «وَجَدْنَاهُ بَحْرًا» أَوْ قَالَ : «إِنَّهُ لَبَحْرٌ» .

أخرجه البخاري في : ۵۶ - كتاب الجهاد : ۸۲ - باب الحمائل وتعليق السيف بالعنق.

(۱۲) نبی اکرم ﷺ سخاوت میں تیز ہواؤں سے

(۱۲) باب كان النبي ﷺ

بڑھ کر تھے

أجود الناس بالخير من الريح المرسلة

۱۳۹۰ - حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سب لوگوں سے زیادہ جواد (فیاض) تھے اور رمضان میں (دوسرے اوقات کے مقابلہ میں جب) جبریل علیہ السلام آپ ﷺ سے ملنے تو بہت ہی زیادہ جوود کرم فرماتے۔ جبریل علیہ السلام رمضان کی ہر رات میں آپ سے ملاقات کرتے اور آپ کے ساتھ قرآن کا دورہ کرتے۔ غرض آنحضرت ﷺ لوگوں کو بھلائی پہنچانے میں بارش لانے والی ہوا سے بھی زیادہ جوود کرم فرمایا کرتے تھے۔

۱۴۹۰ - حديث ابن عباس ، قَالَ : كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ، أَجْوَدَ النَّاسِ ، وَكَانَ أَجْوَدَ مَا يَكُونُ فِي رَمَضَانَ ، حِينَ يَلْقَاهُ جِبْرِيلُ وَكَانَ يَلْقَاهُ فِي كُلِّ لَيْلَةٍ مِنْ رَمَضَانَ ، فَيَدَارِسُهُ الْقُرْآنَ . فَلَرَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَجْوَدُ بِالْخَيْرِ مِنَ الرِّيحِ الْمُرْسَلَةِ .

أخرجه البخاري في : ۱ - كتاب بدء الوحي : ۵ - باب حدثنا عبدان.

(۱۳) نبی اکرم ﷺ خوش اخلاقی میں سب سے

(۱۳) باب كان رسول الله ﷺ

بڑھ کر تھے

أحسن الناس خلقًا

۱۳۹۱ - حضرت انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کی دس سال تک خدمت کی لیکن آپ نے کبھی مجھے اذیت نہیں کہا اور نہ کبھی یہ کہا کہ فلاں کام کیوں کیا اور فلاں کام کیوں نہیں کیا۔

۱۴۹۱ - حديث أنس بن مالك ، قَالَ : خَدَمْتُ النَّبِيَّ ﷺ عَشْرَ سِنِينَ ، فَمَا قَالَ لِي : أْفُ . وَلَا لِمَ صَنَعْتَ؟ وَلَا : أَلَا صَنَعْتَ! .

أخرجه البخاري في : ۷۸ - كتاب الأدب : ۳۹ - باب حسن الخلق والسخاء وما يكره

من البخل.

۱۳۹۲- حضرت انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جب رسول اللہ ﷺ مدینہ تشریف لائے تو حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ میرا ہاتھ پکڑ کر آنحضرت ﷺ کے پاس لائے اور کہا یا رسول اللہ ﷺ انس مجھ وار لڑکا ہے اور یہ آپ کی خدمت کرے گا۔ حضرت انس نے بیان کیا کہ پھر میں نے آنحضرت ﷺ کی خدمت سفر میں بھی کی اور گھر پر بھی۔ واللہ آنحضرت ﷺ نے کبھی مجھ سے کسی چیز کے متعلق جو میں نے کر دیا ہو یہ نہیں فرمایا کہ یہ کلام تم نے اس طرح کیوں کیا اور نہ کسی ایسی چیز کے متعلق جسے میں نے نہ کیا ہو آپ نے یہ نہیں فرمایا کہ یہ کلام تم نے اس طرح کیوں نہیں کیا؟

۱۴۹۲- حدیث أنس رضی اللہ عنہ، قَالَ : لَمَّا قَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْمَدِينَةَ ، أَحَذَّ أَبُو طَلْحَةَ بِيَدِي ، فَانْطَلَقَ بِي إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ . فَقَالَ : يَا رَسُولَ اللَّهِ ! إِنَّ أُنْسًا غَلَامٌ كَيْسٌ ، فَلْيَخْدُمْكَ . قَالَ : فَخَدَمْتُهُ فِي الْحَضَرِ وَالسَّفَرِ . فَوَاللَّهِ ! مَا قَالَ لِي ، لِشَيْءٍ صَنَعْتُهُ : لِمَ صَنَعْتَ هَذَا وَهَكَذَا؟ وَلَا لِشَيْءٍ لَمْ أَصْنَعْهُ : لِمَ لَمْ تَصْنَعْ هَذَا هَكَذَا؟

ہکذا؟۔ أخرجه البخاري في : ۸۷- كتاب الديات : ۲۷- باب من استعان عبداً أو صبيّاً . (۱۴) باب ما سئل رسول الله ﷺ شيئاً

کامیان

۱۳۹۳- حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ کبھی ایسا نہیں ہوا کہ رسول اللہ ﷺ سے کسی نے کوئی چیز مانگی ہو اور آپ نے اس کے دینے سے انکار کیا ہو۔

قط فقال لا ، وكثرة عطائه

۱۴۹۳- حدیث جابر رضی اللہ عنہ ، قَالَ : مَا سَأَلَ النَّبِيَّ ﷺ عَنْ شَيْءٍ قَطُّ ، فَقَالَ : لَا .

أخرجه البخاري في : ۷۸- كتاب الأدب : ۳۹- باب حسن الخلق والسخاء وما يكره من البخل .

۱۳۹۴- حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا ”اگر بحرن سے (جزیہ کا) مال آیا تو میں تمہیں اس طرح (دونوں لپ بھر بھر کر) دوں گا۔“ لیکن بحرن سے مال نبی کریم ﷺ کی وفات تک نہیں آیا۔ پھر جب اس کے بعد وہاں سے مال آیا تو حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے اعلان کرا دیا کہ جس سے بھی نبی کریم ﷺ کا کوئی وعدہ ہو یا آپ پر کسی کا قرض ہو وہ ہمارے یہاں آجائے۔ چنانچہ میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ نبی کریم ﷺ نے مجھ سے یہ باتیں فرمائی تھیں۔ جسے سن کر حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے مجھے ایک لپ بھر کر دیا۔ میں نے اسے شمار کیا تو وہ پانچ سو کی رقم تھی۔ پھر فرمایا کہ اس کے

۱۴۹۴- حدیث جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا ، قَالَ : قَالَ النَّبِيُّ ﷺ : «لَوْ قَدْ جَاءَ مَالُ الْبَحْرَيْنِ قَدْ أَعْطَيْتُكَ هَكَذَا وَهَكَذَا وَهَكَذَا» فَلَمْ يَجِيءْ مَالُ الْبَحْرَيْنِ حَتَّى قَبِضَ النَّبِيُّ ﷺ . فَلَمَّا جَاءَ مَالُ الْبَحْرَيْنِ أَمَرَ أَبُو بَكْرٍ ، فَنَادَى : مَنْ كَانَ لَهُ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ عِدَّةٌ أَوْ دَيْنٌ فَلْيَأْتِنَا . فَاتَيْتُهُ ، فَقُلْتُ : إِنَّ النَّبِيَّ ﷺ ، قَالَ لِي : كَذَا

دوگنا اور لے لو۔

وَكَذَا. فَحَتَّى لِي حَتِيَّةً، فَعَدَدْتُهَا فَإِذَا هِيَ
خَمْسُمِائَةٍ. وَقَالَ: خُذْ مِثْلَهَا.

أخرجه البخاري في : ۳۹ - كتاب الكفالة : ۳ - باب من تكفل عن ميت ديناً.

(۱۵) آپ ﷺ کی شفقت کا بیان جو بچوں اور
گھر والوں پر تھی اور اس کی فضیلت

(۱۵) باب رحمته ﷺ الصبيان والعيال
وتواضعه وفضل ذلك

۱۳۹۵- حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہم رسول
اللہ ﷺ کے ساتھ ابو سیف لوبار کے یہاں گئے۔ یہ ابراہیم
(رسول اللہ ﷺ کے صاحبزادے) کو دودھ پلانے والی انا کے
خاوند تھے۔ آنحضرت ﷺ نے ابراہیم رضی اللہ عنہ کو گود میں لیا اور پیار
کیا اور سو نکلا۔ پھر اس کے بعد ہم ان کے یہاں پھر گئے۔
دیکھا کہ اس وقت ابراہیم دم توڑ رہے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ کی
آنکھیں آنسوؤں سے بھر آئیں۔ تو عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ
عنه بول پڑے کہ یا رسول اللہ ﷺ! آپ بھی لوگوں کی طرح بے
صبری کرنے لگے؟ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا، ابن عوف، یہ
بے صبری نہیں یہ تو رحمت ہے۔ پھر آپ دوبارہ روئے اور
فرمایا۔ آنکھوں سے آنسو جاری ہیں اور دل غم سے نڈھال
ہے پر زبان سے ہم کہیں گے وہی جو ہمارے پروردگار کو پسند
ہے۔ اور اے ابراہیم ہم تمہاری جدائی سے غمگین ہیں۔

۱۴۹۵- حَدِيثُ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ
عَنْهُ: دَخَلْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، عَلَى
أَبِي سَيْفِ الْقَيْنِ. وَكَانَ ظِفْرًا لِإِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِ
السَّلَامُ. فَأَخَذَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِبْرَاهِيمَ
فَقَبَلَهُ وَشَمَّهُ. ثُمَّ دَخَلْنَا عَلَيْهِ، بَعْدَ ذَلِكَ،
وَإِبْرَاهِيمُ يُحَوِّدُ بِنَفْسِهِ. فَجَعَلَتْ عَيْنَا
رَسُولِ اللَّهِ ﷺ تَذْرِفَانِ فَقَالَ لَهُ عَبْدُ
الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: وَأَنْتَ
يَا رَسُولَ اللَّهِ! فَقَالَ: «يَا ابْنَ عَوْفٍ! إِنَّهَا
رَحْمَةٌ» ثُمَّ اتَّبَعَهَا بِأُخْرَى. فَقَالَ ﷺ: «إِنَّ
الْعَيْنَ تَدْمَعُ، وَالْقَلْبَ يَحْزَنُ، وَلَا نَقُولُ
إِلَّا مَا يَرْضَى رَبُّنَا. وَإِنَّا بِفِرَاقِكَ، يَا
إِبْرَاهِيمَ! لَمَحْزُونُونَ».

أخرجه البخاري في : ۲۳ - كتاب الجنائز : ۴۴ - باب قول النبي ﷺ: ﴿إِنَّا بكَ لَمَحْزُونُونَ﴾.

۱۳۹۶- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ ایک
دیساتی نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہا آپ لوگ

۱۴۹۶- حَدِيثُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا،
قَالَتْ: جَاءَ أَعْرَابِيٌّ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ، فَقَالَ:

۱۳۹۵- حضرت امام بخاری رضی اللہ عنہ یہ بتلانا چاہتے ہیں کہ اس طرح آنکھوں سے آنسو نکل آئیں اور دل غمگین ہو اور زبان سے کوئی لفظ اللہ کی
ناراضگی کا نہ لگے تو ایسا روٹا بے صبری نہیں۔ (راز)

بچوں کو بوسہ دیتے ہیں، ہم تو انہیں بوسہ نہیں دیتے۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا اگر اللہ نے تمہارے دل سے رحم نکل دیا ہے تو میں کیا کر سکتا ہوں۔

تَقْبَلُونَ الصَّبِيَّانَ! فَمَا تُقْبَلُهُمْ. فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «أَوْ أَمْلِكُ لَكَ أَنْ تَزَعَ اللَّهُ مِنْ قَلْبِكَ الرَّحْمَةَ؟»

أخرجه البخاري في : ۷۸ - كتاب الأدب : ۱۸ - باب رحمة الولد وتقبيله ومعانقته.

۱۴۹۷ - حديث أبي هريرة ﷺ قال: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، الْحَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ، وَعِنْدَهُ الْأَقْرَعُ بْنُ حَابِسِ التَّمِيمِيِّ، جَالِسًا. فَقَالَ الْأَقْرَعُ: إِنَّ لِي عَشْرَةَ مِنَ الْوَلَدِ مَا قَبِلْتُ مِنْهُمْ أَحَدًا. فَنظَرَ إِلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، ثُمَّ قَالَ: «مَنْ لَا يَرْحَمُ لَا يَرْحَمُ». أَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ فِي : ۷۸ - كِتَابِ الْأَدَبِ : ۱۸ - بَابِ رَحْمَةِ الْوَلَدِ وَتَقْبِيلِهِ وَمَعَانِقَتِهِ.

۱۴۹۸ - حديث جرير بن عبد الله ﷺ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: «مَنْ لَا يَرْحَمُ لَا يَرْحَمُ». أَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ فِي : ۷۸ - كِتَابِ الْأَدَبِ : ۲۷ - بَابِ رَحْمَةِ النَّاسِ وَالْبَهَائِمِ.

۱۴۹۷ - حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما کو بوسہ دیا۔ آنحضرت ﷺ کے پاس حضرت اقرع بن حابس تمیمیؓ، حضرت اقرع نے اس پر کہا کہ میرے دس لڑکے ہیں اور میں نے ان میں سے کسی کو بوسہ نہیں دیا آنحضرت ﷺ نے ان کی طرف دیکھا اور فرمایا کہ جو مخلوق خدا پر رحم نہیں کرتا اس پر بھی رحم نہیں کیا جاتا۔

۱۴۹۸ - حضرت جریر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا ”جو رحم نہیں کرتا اس پر رحم نہیں کیا جاتا۔“

(۱۶) آپ ﷺ کی حیاء اور شرم کا بیان

۱۴۹۹ - حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ پر وہ نشین کنواری لڑکیوں سے بھی زیادہ شرمیلے تھے۔

۱۴۹۹ - حديث أبي سعيد الخدري ﷺ، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ أَشَدَّ حَيَاءً مِنَ الْعَذْرَاءِ فِي خِدْرِهَا.

أخرجه البخاري في : ۶۱ - كتاب المناقب : ۲۳ - باب صفة النبي ﷺ.

۱۵۰۰ - حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ بد زبان اور لڑنے جھگڑنے والے نہیں تھے۔ آپ ﷺ فرمایا کرتے تھے کہ تم میں سب سے بہتر وہ شخص ہے جس کے اخلاق سب سے اچھے ہوں۔

۱۵۰۰ - حديث عبد الله بن عمرو رضي الله عنهما، قَالَ: لَمْ يَكُنِ النَّبِيُّ ﷺ فَاحِشًا وَلَا مُتَفَحِّشًا وَكَانَ يَقُولُ:

«إِنَّ مِنْ خِيَارِكُمْ أَحْسَنَكُمْ أَخْلَاقًا».

أخرجه البخاري في : ۶۱ - كتاب المناقب : ۲۳ - باب صفة النبي ﷺ.

(۱۸) عورتوں پر آپ کے رحم کا بیان اور آپ نے عورتوں کی سواریاں چلانے والوں کو ان پر نرمی کرنیکا حکم دیا
باب في رحمة النبي ﷺ للنساء ،
وأمر السواق مطاياهن بالرفق بهن

۱۵۰۱- حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ ایک سفر میں تھے اور آپ کے ساتھ آپ کا ایک حبشی غلام تھا۔ اس کا نام انبشہ تھا، وہ حد اڑھ رہا تھا۔ (جس کی وجہ سے سواری تیز چلنے لگی) آنحضرت ﷺ نے فرمایا، افسوس اے انبشہ! شیشوں کے ساتھ آہستہ آہستہ چل (شیشوں سے آپ نے عورتوں کو مراد لیا کیونکہ وہ بھی شیشے کی طرح نازک اندام ہوتی ہیں)

۱۵۰۱- حَدِيثُ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ : كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ، فِي سَفَرٍ ، وَكَانَ مَعَهُ غُلَامٌ لَهُ أَسْوَدٌ ، يُقَالُ لَهُ أَنْحَشَةُ : يَحْدُو . فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : «وَيْحَكَ! يَا أَنْحَشَةُ! رُوَيْدَكَ بِالْقَوَارِيرِ».

أخرجه البخاري في : ۷۸ - كتاب الأدب : ۹۵ - باب ما جاء في قول الرجل ويلك.

(۲۰) آپ ﷺ کا گناہ کے کاموں سے دور رہنا اور آسان مباح کام کو اختیار کرنا اور اپنی ذات کے لیے انتقام نہ لینا مگر جب اللہ کی حرمت پامال ہوتی ہو
باب مباحته ﷺ للأثم واختياره من المباح أسهله وانتقامه لله عند انتهاك حرمة

۱۵۰۲- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ کو جب بھی دو چیزوں میں سے کسی ایک کے اختیار کرنے کے لئے کہا گیا تو آپ نے ہمیشہ اسی کو اختیار فرمایا جس میں آپ کو زیادہ آسانی معلوم ہوئی بشرطیکہ اس میں کوئی گناہ نہ ہو۔ کیونکہ اگر اس میں گناہ کا کوئی شائبہ بھی ہو تا تو آپ اس

۱۵۰۲- حَدِيثُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، أَنَّهَا قَالَتْ : مَا خَيْرَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ، بَيْنَ أَمْرَيْنِ إِلَّا أَخَذَ أَيْسَرَهُمَا ، مَا لَمْ يَكُنْ إِثْمًا . فَإِنْ كَانَ إِثْمًا كَانَ أَبْعَدَ النَّاسِ مِنْهُ . وَمَا

۱۵۰۰- امام نووی رحمہ اللہ شرح مسلم میں فرماتے ہیں اس حدیث میں حسن خلق پر رغبت دلائی گئی ہے اور اچھے اخلاق والوں کی فضیلت کا بیان ہے کہ حسن خلق انبیاء اور اولیاء کی صفت ہے۔ حسن بصری فرماتے ہیں اچھے اخلاق کی حقیقت یہ ہے کہ نیکی کو عام کرنا، تکلیف دینے سے اجتناب کرنا، کشادہ پیشانی سے پیش آنا۔ قاضی عیاض فرماتے ہیں اچھا اخلاق لوگوں سے خوبصورتی اور خوشی سے تعلقات رکھنا ان سے محبت کرنا، ان پر شفقت کرنا، ان کو برداشت کرنا، ان سے بردباری سے پیش آنا، ان کی مکروہ باتوں پر صبر کرنا، تکبر اور عیب کو چھوڑ دینا، سگ دلی، غیض و غضب اور انتقام لینے سے پہلو تھی کرنا ہے۔ (مرتب)

سے سب سے زیادہ دور رہتے اور آنحضرت ﷺ نے اپنی ذات کے لئے کبھی کسی سے بدلہ نہیں لیا۔ لیکن اگر اللہ کی حرمت کو کوئی توڑتا تو آپ ﷺ اس سے ضرور بدلہ لیتے تھے۔

أخرجه البخاري في : ۶۱ - كتاب المناقب : ۲۳ - باب صفة النبي ﷺ .

(۲۱) آپ ﷺ کے جسم اطہر کی خوشبو اور جلد

کی نرمی کا بیان

۱۵۰۳- حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ کی ہتھیلی سے زیادہ نرم و نازک کوئی حریر و دیباچ میرے ہاتھوں نے کبھی نہیں چھوا اور نہ میں نے رسول اللہ ﷺ کی خوشبو یا آپ کے پسینے سے زیادہ بہتر اور پاکیزہ کوئی خوشبو یا عطر سونگھا۔

أخرجه البخاري في : ۶۱ - كتاب المناقب : ۲۳ - باب صفة النبي ﷺ .

(۲۲) آپ ﷺ کے پسینہ کا خوشبو دار اور متبرک ہونا

۱۵۰۴- حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ (ان کی والدہ) حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا نبی کریم ﷺ کے لئے چمڑے کا فرش بچھا دیتی تھیں اور آنحضرت ﷺ ان کے یہاں اسی پر قیلولہ کر لیتے تھے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا۔ پھر جب آنحضرت ﷺ سو گئے (اور بیدار ہوئے) تو حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا نے آنحضرت ﷺ کا پسینہ اور (جھڑے ہوئے) آپ کے بال لے لئے اور (پسینہ کو) ایک شیشی میں جمع کیا اور پھر سک (ایک خوشبو) میں اسے ملا لیا۔

أخرجه البخاري في : ۷۹ - كتاب الاستئذان : ۴۱ - باب من زار قومًا فقال عندهم .

(۲۳) سرودی اور نزول وحی کے موقعہ پر نبی

اکرم ﷺ کے پسینہ کا بیان

۱۵۰۵- ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا

اَتَّقَمَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ، لِنَفْسِهِ ، إِلَّا أَنْ تَنْتَهَكَ حُرْمَةَ اللَّهِ فَيَنْتَقِمَ اللَّهُ بِهَا .

(۲۱) باب طيب رائحة النبي ﷺ

ولين مسه والتبرك بمسحه

۱۵۰۳- حدیث انس رضی اللہ عنہ ، قَالَ : مَا مَسِسْتُ حَرِيرًا وَلَا دِيْبَاجًا أَلَيْنَ مِنْ كَفِّ النَّبِيِّ ﷺ ، وَلَا شَمَمْتُ رِيحًا قَطُّ أَوْ عَرَفًا قَطُّ أَطْيَبَ مِنْ رِيحِ أَوْ عَرَفِ النَّبِيِّ ﷺ .

(۲۲) باب طيب عرق النبي ﷺ والتبرك به

۱۵۰۴- حدیث انس رضی اللہ عنہ ، أَنَّ أُمَّ سُلَيْمٍ كَانَتْ تَبْسُطُ لِلنَّبِيِّ ﷺ نَظْعًا فَيَقْبِلُ عِنْدَهَا عَلَى ذَلِكَ النَّظْعِ . قَالَ : فَإِذَا نَامَ النَّبِيُّ ﷺ أَحَذَتْ مِنْ عَرْقِهِ وَشَعْرِهِ فَجَمَعَتْهُ فِي قَارُورَةٍ ، ثُمَّ جَمَعَتْهُ فِي سُكِّ .

(۲۳) باب عرق النبي ﷺ

في البرد وحين يأتيه الوحي

۱۵۰۵- حدیث عائشہ ، أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ

فرماتی ہیں کہ حضرت حارث بن ہشام رضی اللہ عنہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا حضور آپ پر وحی کیسے نازل ہوتی ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”وحی نازل ہوتے وقت کبھی مجھ کو گھنٹی کی سی آواز محسوس ہوتی ہے۔ اور وحی کی یہ کیفیت مجھ پر بہت شوق گذرتی ہے۔ جب یہ کیفیت ختم ہوتی ہے تو میرے دل و دماغ پر (اس فرشتے) کے ذریعہ نازل شدہ وحی محفوظ ہو جاتی ہے۔ اور کسی وقت ایسا ہوتا ہے کہ فرشتہ بشکل انسان میرے پاس آتا ہے اور مجھ سے کلام کرتا ہے پس اس کا کہا ہوا یاد رکھ لیتا ہوں۔“

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ میں نے سخت کڑا کے کی سردی میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہے کہ آپ پر وحی نازل ہوئی اور جب اس کا سلسلہ موقوف ہوا تو آپ کی پیشانی پسینے سے شرابور تھی۔

رضی اللہ عنہا ، أَنَّ الْحَارِثَ بْنَ هِشَامٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ، سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ ، فَقَالَ : يَا رَسُولَ اللَّهِ! كَيْفَ يَأْتِيكَ الْوَحْيُ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : «أَحْيَانًا يَأْتِينِي مِثْلَ صَلْصَلَةِ الْجَرَسِ ، وَهُوَ أَشَدُّهُ عَلَيَّ ، فَيَفْصِمُ عَنِّي وَقَدْ وَعَيْتُ عَنْهُ مَا قَالَ : وَأَحْيَانًا يَتَمَثَّلُ لِي الْمَلَكُ رَجُلًا فَيَكَلِّمُنِي فَأَعْيِي مَا يَقُولُ». قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا ، وَلَقَدْ رَأَيْتُهُ يَنْزِلُ عَلَيْهِ الْوَحْيُ فِي الْيَوْمِ الشَّدِيدِ الْبَرْدِ فَيَفْصِمُ عَنْهُ ، وَإِنَّ جَبِينَهُ لَيَتَفَصَّدُ عَرَقًا.

أخرجه البخاري في : ۱ - كتاب بدء الوحي : ۲ - باب حدثنا عبد الله بن يوسف.

(۲۵) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرہ تمام انسانوں سے زیادہ خوبصورت تھا

(۲۵) باب في صفة النبي ﷺ
وأنه كان أحسن الناس وجهًا

۱۵۰۶ - حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم درمیانے قد کے تھے۔ آپ کا سینہ بہت کشادہ اور کھلا ہوا تھا۔ آپ کے (سر کے) بل کانوں کی لوت تک لگتے رہتے تھے۔ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک مرتبہ ایک سرخ جوڑے میں دیکھا۔ آپ سے بڑھ کر حسین میں نے کسی کو نہیں دیکھا تھا۔

۱۵۰۶ - حديث البراء بن عازب رضي الله عنهما ، قَالَ : كَانَ النَّبِيُّ ﷺ ، مَرْتَبوعًا ، بَعِيدًا مَا بَيْنَ الْمُنْكَبَيْنِ ، لَهُ شَعْرٌ يَبْلُغُ شَحْمَةَ أُذُنَيْهِ ، رَأَيْتُهُ فِي حُلَّةِ حَمْرَاءَ ، لَمْ أَرَ شَيْئًا قَطُّ أَحْسَنَ مِنْهُ.

أخرجه البخاري في : ۶۱ - كتاب المناقب : ۲۳ - باب صفة النبي ﷺ.

۱۵۰۷ - حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حسن وجمال میں بھی سب سے بڑھ کر تھے اور

۱۵۰۷ - حديث البراء ، قَالَ : كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ، أَحْسَنَ النَّاسِ وَجْهًا ،

اخلاق میں بھی سب سے بہتر تھے، آپ کا قدر نہ بہت لمبا تھا اور نہ چھوٹا (بلکہ درمیانہ قدر تھا)

وَأَحْسَنَهُ خَلْقًا ، لَيْسَ بِالطَّوِيلِ الْبَائِنِ وَلَا بِالْقَصِيرِ .

أخرجه البخاري في : ۶۱ - كتاب المناقب : ۴۳ - باب صفة النبي ﷺ .

(۲۶) نبی کریم ﷺ کے بالوں کی کیفیت کا بیان

(۲۶) باب صفة شعر النبي ﷺ

۱۵۰۸- حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے رسول اللہ ﷺ کے بالوں کے متعلق پوچھا گیا تو انہوں نے کہا کہ آپ کے بال درمیانہ تھے، نہ بالکل سیدھے لٹکے ہوئے اور نہ گھونٹھریالے اور وہ کانوں اور مونڈھوں کے بیچ تک تھے۔

۱۵۰۸- حَدِيثُ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ : كَانَ شَعْرُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ رَجُلًا لَيْسَ بِالسَّبِطِ وَلَا الْجَعْدِ ، بَيْنَ أذُنَيْهِ وَعَاتِقَيْهِ .

أخرجه البخاري في : ۷۷ - كتاب اللباس : ۶۸ - باب الجعد .

۱۵۰۹- حضرت انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ کے (سر کے) بال کندھوں تک پہنچتے تھے۔

۱۵۰۹- حَدِيثُ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَضْرِبُ شَعْرُهُ مَنْكَبَيْهِ .

أخرجه البخاري في : ۷۷ - كتاب اللباس : ۶۸ - باب الجعد .

(۲۹) آپ ﷺ کے بڑھاپے کا بیان

(۲۹) باب شبیه ﷺ

۱۵۱۰- محمد بن سیرین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے پوچھا کیا نبی کریم ﷺ نے خضاب استعمال کیا تھا؟ بولے کہ آنحضرت ﷺ کے بال ہی بہت کم سفید ہوئے تھے۔

۱۵۱۰- حَدِيثُ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ. عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ ، قَالَ : سَأَلْتُ أَنَسًا! أَحْضَبَ النَّبِيُّ ﷺ؟ قَالَ : لَمْ يَلْبَسِ الشَّيْبَ إِلَّا قَلِيلًا .

أخرجه البخاري في : ۷۷ - كتاب اللباس : ۶۶ - باب ما يذكر في الشيب .

۱۵۱۱- حضرت ابو جحیفہ سوائی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو دیکھا، آپ کے نچلے ہونٹ مبارک کے نیچے ٹھوڑی کے کچھ بال سفید تھے۔

۱۵۱۱- حَدِيثُ أَبِي جُحَيْفَةَ السُّوَائِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ : رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ ، وَرَأَيْتُ بَيَاضًا مِنْ تَحْتِ شَفْتَيْهِ السُّفْلَى ، الْعِنْفَقَةَ .

أخرجه البخاري في : ۶۱ - كتاب المناقب : ۲۳ - باب صفة النبي ﷺ .

۱۵۱۲- حضرت ابو جحیفہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو دیکھا ہے، حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما

۱۵۱۲- حَدِيثُ أَبِي جُحَيْفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ، قَالَ : رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ ، وَكَانَ الْحَسَنُ ابْنُ

عَلِيٍّ ، عَلَيْهِمَا السَّلَامُ ، يُشَبَّهُهُ .
 أخرجه البخاري في : ٦١ - كتاب المناقب : ٢٣ - باب صفة النبي ﷺ .

(۳۰) باب إثبات خاتم النبوة وصفته
 ومحلّه من جسده ﷺ
 (۳۰) مرنوبت کا ثبوت، اس کی صفات اور
 جسد اطہر میں اس کا مقام

۱۵۱۳- حضرت سائب بن یزید رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میری خالہ مجھے نبی کریم ﷺ کی خدمت میں لے گئیں اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ! میرا یہ بھانجا بیمار ہے۔ آپ نے میرے سر پر اپنا ہاتھ پھیرا اور میرے لئے برکت کی دعا فرمائی۔ پھر آپ نے وضو کیا، اور میں نے آپ کے وضو کا پچا ہوا پانی پیا۔ پھر میں آپ کی کمر کے پیچھے کھڑا ہو گیا۔ اور میں نے مرنوبت دیکھی جو آپ کے کندھوں کے درمیان ایسی تھی جیسے چھپر کھٹ کی گھنڈی (یا کبوتر کا انڈا) (وضو کا پچا ہوا پانی پاک تھا تب ہی تو اسے پیا گیا۔ پس جو لوگ آب مستعمل کو نپاک کہتے ہیں وہ بالکل غلط کہتے ہیں)

۱۵۱۳- حدیث السائب بن یزید رضی اللہ عنہ،
 قَالَ: ذَهَبْتُ بِي خَالَتِي إِلَى النَّبِيِّ ﷺ ،
 فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنَّ ابْنَ أُخْتِي
 وَجَعَ. فَمَسَحَ رَأْسِي ، وَدَعَا لِي بِالْبَرَكَاتِ ،
 ثُمَّ تَوَضَّأَ ، فَشَرِبْتُ مِنْ وَضُوئِهِ ، ثُمَّ قُمْتُ
 خَلْفَ ظَهْرِهِ ، فَنظَرْتُ إِلَى خَاتَمِ النَّبُوَّةِ بَيْنَ
 كَتِفَيْهِ ، مِثْلَ زُرِّ الْحَجَلَةِ .

أخرجه البخاري في : ٤ - كتاب الوضوء : ٤٠ - باب استعمال فضل وضوء الناس .

(۳۱) باب في صفة النبي ﷺ ومبعثه وسنه

۱۵۱۴- حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ کے اوصاف مبارکہ بیان کرتے ہوئے بتلایا کہ آپ درمیانہ قد تھے، نہ بہت لمبے اور نہ چھوٹے قد والے، رنگ کھلتا ہوا تھا (سرخ و سفید) نہ خالی سفید تھے اور نہ بالکل گندم گوں، آپ کے بال نہ بالکل مڑے ہوئے سخت قسم کے تھے اور نہ سیدھے لٹکے ہوئے ہی تھے۔ نزول وحی کے وقت آپ کی عمر چالیس سال تھی۔ مکہ میں آپ نے دس سال تک قیام فرمایا اور اس پورے عرصہ میں آپ پر وحی نازل ہوتی رہی اور مدینہ میں بھی آپ کا قیام دس سال تک رہا۔ آپ کے سر اور

۱۵۱۴- حدیث انس بن مالک رضی اللہ عنہ .
 يَصِفُ النَّبِيَّ ﷺ ، قَالَ : كَانَ رُبْعَةً مِنَ
 الْقَوْمِ ، لَيْسَ بِالطَّوِيلِ وَلَا بِالْقَصِيرِ ، أَزْهَرَ
 اللَّوْنِ ، لَيْسَ بِأَبْيَضَ أَمْهَقَ ، وَلَا آدَمَ ،
 لَيْسَ بِجَعْدٍ قَطَطٍ ، وَلَا سَبْطٍ رَجُلٍ ؛ أَنْزَلَ
 عَلَيْهِ وَهُوَ ابْنُ أَرْبَعِينَ ، فَلَبِثَ بِمَكَّةَ عَشْرَ
 سِنِينَ يُنْزَلُ عَلَيْهِ ، وَبِالْمَدِينَةِ عَشْرَ سِنِينَ ،

☆ حضرت السائب بن یزید رضی اللہ عنہ کی کنیت ابو عبد اللہ ابو یزید کنڈی مدنی ہے، ۲۷ھ میں پیدا ہوئے۔ سات سال کی عمر میں اپنے والد کے ساتھ حجۃ الوداع میں حاضر ہوئے۔ آپ کے سن وفات میں اختلاف ہے ۸۲ یا ۹۱ یا ۹۲ یا ۹۳ ہجری میں وقت پائی۔

وَأَلَيْسَ فِي رَأْسِهِ وَلِحْيَتِهِ عِشْرُونَ شَعْرَةً
بَيْضَاءَ.

(۳۲) باب کم سن النبي ﷺ يوم قبض

۱۵۱۵- حديث عائشة رضي الله عنها،
أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ تُوْفِيَ وَهُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَسِتِّينَ.

أخرجه البخاري في : ۶۱- كتاب المناقب : ۱۹- باب وفاة النبي ﷺ.

(۳۳) باب کم اقام النبي ﷺ بمكة والمدينة

(۳۳) نبی کریم ﷺ نے مکہ و مدینہ میں کتنی

دیر قیام فرمایا

۱۵۱۶- حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے نبوت کے بعد مکہ میں تیرہ سال قیام کیا اور جب آپ کی وفات ہوئی تو آپ کی عمر تیرہ سال کی تھی۔

۱۵۱۶- حديث ابن عباس ، قَالَ :
مَكَثَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ، بِمَكَّةَ ثَلَاثَ
عَشْرَةَ ، وَتُوْفِيَ وَهُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَسِتِّينَ.

أخرجه البخاري في : ۶۳- كتاب مناقب الأنصار : ۱۴- باب هجرة النبي ﷺ

وأصحابه إلى المدينة.

(۳۴) رسول اللہ ﷺ کے مختلف نام

(۳۴) باب في اسمائه ﷺ

۱۵۱۷- حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میرے پانچ نام ہیں۔ میں محمد احمد اور ماحی ہوں (یعنی مٹانے والا ہوں) کہ اللہ تعالیٰ میرے ذریعہ کفر کو مٹائے گا اور میں حاشر ہوں کہ تمام انسانوں کا (قیامت کے دن) میرے بعد حشر ہو گا اور میں ”عاقب“ ہوں یعنی خاتم الانبیاء ہوں۔

۱۵۱۷- حديث جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ،
قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : «الِي خَمْسَةٌ
أَسْمَاءُ ؛ أَنَا مُحَمَّدٌ وَأَحْمَدُ ، وَأَنَا الْمَاحِي
الَّذِي يَمْحُو اللَّهُ بِي الْكُفْرَ ، وَأَنَا الْحَاشِرُ
الَّذِي يُحْشِرُ النَّاسَ عَلَيَّ قَدِيمِي ، وَأَنَا
الْعَاقِبُ.»

أخرجه البخاري في : ۶۱- كتاب مناقب الأنصار : ۱۷- باب ما جاء في اسماء رسول الله ﷺ.

(۳۵) آپ ﷺ کا علم اور آپ اللہ سے بہت

(۳۵) باب علمه ﷺ وشدة خشيته

ڈرتے تھے

۱۵۱۸- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے ایک کلام کیا اور لوگوں کو بھی اس کی اجازت دے دی لیکن کچھ لوگوں نے اس کا نہ کرنا اچھا جانا۔ جب آنحضرت ﷺ کو اس کی اطلاع ہوئی تو آپ نے خطبہ دیا اور اللہ کی حمد کے بعد فرمایا۔ ان لوگوں کو کیا ہو گیا ہے جو اس کلام سے پرہیز کرتے ہیں، جو میں کرتا ہوں۔ اللہ کی قسم میں اللہ کو ان سب سے زیادہ جانتا ہوں اور ان سب سے زیادہ اللہ سے ڈرنے والا ہوں۔

أخرجه البخاري في : ۷۸- كتاب الأدب : ۷۲- باب من لم يواجه الناس بالعتاب.

(۳۶) رسول اللہ ﷺ کی پیروی کرنا واجب ہے

۱۵۱۹- حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ ایک انصاری مرد نے حضرت زبیر رضی اللہ عنہ سے حہ کے نالے میں، جس کا پانی مدینہ کے لوگ کھجور کے درختوں کو دیا کرتے تھے، اپنے جھڑے کو نبی کریم ﷺ کی خدمت میں پیش کیا۔ انصاری حضرت زبیر رضی اللہ عنہ سے کہنے لگا پانی کو آگے جانے دو لیکن حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کو اس سے انکار تھا۔ اور یہی جھڑا نبی کریم ﷺ کی خدمت میں پیش تھا۔ آنحضرت ﷺ نے حضرت زبیر رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ (پسلے اپنا باغ) بیخ لے پھر اپنے پڑوسی بھائی کے لئے جلدی جانے دے۔ اس پر انصاری کو غصہ آگیا۔ اور انہوں نے کہا ہاں زبیر آپ کی پھوپھی کے لڑکے ہیں نا! بس رسول اللہ ﷺ کے چہرہ مبارک کا رنگ بدل گیا۔ آپ نے فرمایا، اے زبیر تم سیراب کر لو۔ پھر پانی کو اتنی دیر تک روکے رکھو کہ وہ منڈیروں تک چڑھ جائے۔

۱۵۱۸- حَدِيثَ عَائِشَةَ ، قَالَتْ : صَنَعَ النَّبِيُّ ﷺ شَيْئًا ، فَرَحَّصَ فِيهِ . فَتَنَزَّهُ عَنْهُ قَوْمٌ ، فَبَلَغَ ذَلِكَ النَّبِيَّ ﷺ ، فَخَطَبَ ، فَحَمِدَ اللَّهَ ، ثُمَّ قَالَ : « مَا بَالُ أَقْوَامٍ يَتَنَزَّهُونَ عَنِ الشَّيْءِ أَصْنَعُهُ ؟ فَوَاللَّهِ ! إِنِّي لَأَعْلَمُهُمْ بِاللَّهِ ، وَأَشَدَّهُمْ لَهُ حَشِيَّةً » .

(۳۶) باب وجوب اتباعه ﷺ

۱۵۱۹- حَدِيثَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا ، أَنَّ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ خَاصَمَ الزُّبَيْرَ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ ، فِي شِرَاحِ الْحَرَّةِ الَّتِي يَسْقُونَ بِهَا النَّخْلَ . فَقَالَ الْأَنْصَارِيُّ : سَرَّحَ الْمَاءَ يَمْرُ . فَأَبَى عَلَيْهِ . فَاحْتَصَمَا عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ . فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ، لِلزُّبَيْرِ : « اسْقِ يَا زُبَيْرُ ! ثُمَّ أَرْسِلِ الْمَاءَ إِلَى جَارِكَ » فَغَضِبَ الْأَنْصَارِيُّ ، فَقَالَ : « أَنْ كَانَ ابْنُ عَمَّتِكَ ؟ فَتَلَوْنَا وَجْهَهُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ ، ثُمَّ قَالَ : « اسْقِ يَا زُبَيْرُ ! ثُمَّ احْبِسِ الْمَاءَ حَتَّى يَرْجِعَ إِلَى الْحَدَرِ » .

☆ حضرت عبداللہ بن زبیر بن عوام رضی اللہ عنہما کی کنیت ابو عبداللہ ہے۔ قریش کے گئے چنے خطباء میں سے تھے۔ حجاز میں آپ کی خلافت کی بیعت ہوئی تھی اور نو سال تک برقرار رہی۔ یرموک، قسطنطنیہ اور مغرب کی جانب فتوحات میں شریک ہوئے۔ جنگ جمل میں اپنی خالہ حضرت عائشہ کے ساتھ تھے۔ ان کے زمانہ میں وہ ہوں پر جو نقش تھا وہ اس طرح محمد رسول اللہ۔ امر اللہ بالوفاء والعدل۔ آپ ۳۳ احادیث کے راوی ہیں۔ ایک متفق علیہ ہے۔ حجاج بن یوسف ثقفی نے آپ کو منگول کے دن ۱۷ جولائی ۷۳ ہجری کو مکہ میں سولی پر لٹکا دیا۔

۱۵۲۰- حدیث فَقَالَ الرَّبِيعُ : وَاللَّهِ !
إِنِّي لَأُحْسِبُ هَذِهِ الْآيَةَ نَزَلَتْ فِي ذَلِكَ -
﴿فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُونَ حَتَّى يُحَكِّمُوكَ
فِيمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ﴾ - .

www.KitaboSunnat.com

أخرجهما البخاري في : ۴۲ - كتاب المساقاة : ۶ - باب سكر الأنهار .

(۳۷) رسول اللہ ﷺ کی توقیر اور آپ سے
بہت زیادہ اور غیر ضروری اور ناممکن قسم کے
سوالات پوچھنے کی ممانعت

(۳۷) باب توقيره ﷺ وترك إكثار سؤاله
عما لا ضرورة إليه أو لا يتعلق به تكليف ،
وما لا يقع ، ونحو ذلك

۱۵۲۱- حضرت سعد بن ابی وقاص نے بیان کیا کہ نبی کریم
ﷺ نے فرمایا ”سب سے بڑا مجرم وہ مسلمان ہے جس نے کسی
ایسی چیز کے متعلق پوچھا جو حرام نہیں تھی اور اس کے سوال
کی وجہ سے وہ حرام کر دی گئی۔“

۱۵۲۱- حدیث سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَاصٍ ،
أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ : «إِنَّ أَعْظَمَ الْمُسْلِمِينَ
جُرْمًا مَنْ سَأَلَ عَن شَيْءٍ لَمْ يُحْرَمَ فَحُرِّمَ
مِنْ أَجْلِ مَسْئَلَتِهِ» .

أخرجه البخاري في : ۹۶ - كتاب الاعتصام : ۳ - باب ما يكره من كثرة السؤال
وتكلف ما لا يعنيه .

۱۵۲۲- حضرت انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ایک مرتبہ رسول
اللہ ﷺ نے ایسا خطبہ دیا کہ میں نے ویسا خطبہ کبھی نہیں سنا
تھا آپ نے فرمایا جو کچھ میں جانتا ہوں اگر تمہیں بھی معلوم
ہوتا تو تم ہتے کم اور روتے زیادہ۔ بیان کیا کہ پھر حضور ﷺ
کے صحابہ نے اپنے چہرے چھپا لئے۔ باوجود ضبط کے ان کے
رونے کی آواز سنائی دے رہی تھی۔ ایک صحابی نے اس موقعہ
پر پوچھا میرے والد کون ہیں؟ حضور ﷺ نے فرمایا کہ فلاں۔
اس پر یہ آیت نازل ہوئی کہ ”ایسی باتیں مت پوچھو کہ اگر تم
پر ظاہر کر دی جائیں تو تمہیں ناگوار گذریں۔“ (المائدہ: ۱۰۱)

۱۵۲۲- حدیث أَنَسِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ، قَالَ :
خَطَبَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ، خُطْبَةً ، مَا
سَمِعْتُ مِثْلَهَا قَطُّ . قَالَ : «لَوْ تَعْلَمُونَ مَا
أَعْلَمُ لَضَحِكْتُمْ قَلِيلًا وَلَبَكَيْتُمْ كَثِيرًا» قَالَ :
فَغَطَّى أَصْحَابُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ ،
وَجُوهَهُمْ ، لَهُمْ خَبِيرٌ . فَقَالَ رَجُلٌ : مَنْ
أَبِي؟ قَالَ : «فُلَانٌ» فَنَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ -

﴿لَا تَسْأَلُوا عَنْ أَشْيَاءٍ إِنْ تُبَدِّلَكُم تَسْؤُكُمْ﴾۔

أخرجه البخاري في: ۶۵ كتاب التفسير: ۵ سورة المائدة: ۱۲ باب لا تسألوا عن أشياء إن تبدلكم تسؤكم

۱۵۲۳- حضرت انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے رسول اللہ ﷺ سے سوالات کئے۔ اور جب بہت زیادہ سوال کئے تو آنحضرت ﷺ کو ناگواری ہوئی، پھر آپ منبر پر تشریف لائے اور فرمایا، آج تم مجھ سے جو بات بھی پوچھو گے میں بتاؤں گا۔ اس وقت میں نے دائیں بائیں دیکھا تو تمام صحابہ اپنے اپنے کپڑوں میں سرپیٹے ہوئے رو رہے تھے۔ ایک صاحب جن کا اگر کسی سے جھگڑا ہوتا تو انہیں ان کے باپ کے سوا کسی اور کی طرف (طعن کے طور پر) منسوب کیا جاتا تھا۔ انہوں نے پوچھا یا رسول اللہ! میرے باپ کون ہیں؟ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ حذافہ! اس کے بعد حضرت عمر رضی اللہ عنہ اٹھے اور عرض کیا ہم اللہ سے راضی ہیں کہ وہ ہمارا رب ہے، اسلام سے کہ وہ دین ہے، محمد ﷺ سے کہ وہ سچے رسول ہیں۔ ہم فتنوں سے اللہ کی پناہ مانگتے ہیں۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا، آج کی طرح خیر و شر کے معاملہ میں میں نے کوئی دن نہیں دیکھا۔ میرے سامنے جنت اور دوزخ کی تصویر لائی گئی اور میں نے انہیں دیوار کے اوپر دیکھا۔

۱۵۲۳- حدیث انس رضی اللہ عنہ ، قَالَ : سَأَلُوا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ ، حَتَّى أَحْفَوْهُ الْمَسْئَلَةَ ، فَعَضِبَ ، فَصَعِدَ الْمِنْبَرَ ، فَقَالَ : «لَا تَسْأَلُونِي الْيَوْمَ عَنْ شَيْءٍ إِلَّا بَيْنْتُهُ لَكُمْ» فَجَعَلَتْ أَنْظُرُ يَمِينًا وَشِمَالًا فَإِذَا كُلُّ رَجُلٍ لَأَفَّ رَأْسَهُ فِي ثَوْبِهِ يَبْكِي . فَإِذَا رَجُلٌ كَانَ إِذَا لَاحَى الرَّجَالَ يُدْعَى لِغَيْرِ أَبِيهِ . فَقَالَ : يَا رَسُولَ اللَّهِ! مَنْ أَبِي؟ قَالَ : «حَذَافَةُ» ثُمَّ أَنْشَأَ عُمَرُ ، فَقَالَ : رَضِينَا بِاللَّهِ رَبًّا ، وَبِالْإِسْلَامِ دِينًا ، وَبِمُحَمَّدٍ ﷺ رَسُولًا ، نَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الْفِتَنِ . فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : «مَا رَأَيْتُ فِي الْخَيْرِ وَالشَّرِّ كَالْيَوْمِ قَطُّ ، إِنَّهُ صَوَّرَتْ لِي الْجَنَّةَ وَالنَّارَ حَتَّى رَأَيْتُهُمَا وَرَاءَ الْحَائِطِ» .

أخرجه البخاري في: ۸۰ كتاب الدعوات: ۳۵- باب التعوذ من الفتن.

۱۵۲۴- حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے کچھ ایسی باتیں دریافت کی گئیں کہ آپ کو برا معلوم ہوا۔ اور جب (اس قسم کے سوالات کی) آپ پر بہت زیادتی کی گئی تو آپ کو غصہ آگیا۔ پھر آپ نے لوگوں سے فرمایا (اچھا اب) مجھ سے جو چاہو پوچھو۔ تو ایک شخص نے

۱۵۲۴- حدیث ابي موسى ، قَالَ : سَأَلَ النَّبِيَّ ﷺ عَنْ أَشْيَاءٍ كَرِهَهَا ، فَلَمَّا أَكْثَرَ عَلَيْهِ غَضِبَ . ثُمَّ قَالَ لِلنَّاسِ : «سَلُونِي عَمَّا شِئْتُمْ» قَالَ رَجُلٌ : مَنْ أَبِي؟ قَالَ :

دریافت کیا کہ میرا باپ کون ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا، تیرا باپ حذافہ ہے۔ پھر دوسرا آدمی کھڑا ہوا، اور اس نے پوچھا کہ یا رسول اللہ! میرا باپ کون ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ تیرا باپ سالم شیبہ کا آزاد کردہ غلام ہے۔ آخر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے آپ کے چہرہ مبارک کا حل دکھا تو عرض کیا یا رسول اللہ! ہم (ان باتوں کے دریافت کرنے سے جو آپ کو ناکوار ہوں) اللہ عز و جل سے توبہ کرتے ہیں۔

«أَبُوكَ حَذَافَةُ» فَقَامَ آخَرَ فَقَالَ : مَنْ أَبِي يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ فَقَالَ : «أَبُوكَ سَالِمٌ مَوْسَى شَيْبَةَ» فَلَمَّا رَأَى عُمَرُ مَا فِي وَجْهِهِ ، قَالَ : يَا رَسُولَ اللَّهِ ! إِنَّا نَتُوبُ إِلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ.

أخرجه البخاري في : ۳- كتاب العلم : ۲۸- باب الغضب في الموعظة والتعليم إذا رأى

ما يكره.

(۳۹) رسول اللہ ﷺ کے دیدار کی فضیلت

اور اس کی خواہش

(۳۹) باب فضل النظر إليه ﷺ وتغنيه

۱۵۲۵- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا ”تم پر ایک ایسا دور بھی آنے والا ہے کہ تم میں سے کوئی اپنے سارے گھریا اور مال و دولت سے بڑھ کر مجھ کو دیکھ لینا زیادہ پسند کرے گا۔“

۱۵۲۵- حدیث اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : «وَلَيَأْتِيَنَّ عَلَيَّ أَحَدِكُمْ زَمَانًا لِأَنِّي أَرَانِي أَحَبُّ إِلَيْهِ مِنْ أَنْ يَكُونَ لَهُ مِثْلُ أَهْلِهِ وَمَالِهِ».

أخرجه البخاري في : ۶۱- كتاب المناقب : ۲۵- باب علامات النبوة في الإسلام.

(۴۰) حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے فضائل

(۴۰) باب فضائل عیسیٰ علیہ السلام

۱۵۲۶- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپ فرما رہے تھے کہ میں ابن مریم سے دوسروں کے مقابلہ میں زیادہ قریب ہوں۔ انبیاء علاقائی بھائیوں کی طرح ہیں اور میرے اور عیسیٰ کے درمیان کوئی نبی نہیں ہے۔

۱۵۲۶- حدیث اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ، قَالَ : سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ ، يَقُولُ : «أَنَا أَوْلَى النَّاسِ بِابْنِ مَرْيَمَ ، وَالْأَنْبِيَاءِ أَوْلَادُ عِلَاتٍ ، لَيْسَ بَيْنِي وَبَيْنَهُ نَبِيٌّ».

أخرجه البخاري في : ۶۰- كتاب الأنبياء : ۴۸- باب واذكر في الكتاب مريم.

۱۵۲۷- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے رسول

۱۵۲۷- حدیث اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ، قَالَ :

سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ : «مَا مِنْ بَنِي آدَمَ مَوْلُودٌ إِلَّا يَمْسُهُ الشَّيْطَانُ ، حِينَ يُوَلَّدُ ، فَيَسْتَهْلُ صَارِحًا مِنْ مَسِّ الشَّيْطَانِ ، غَيْرَ مَرِيْمَ ، وَإِنِّي» .

ثُمَّ يَقُولُ أَبُو هُرَيْرَةَ : ﴿ وَإِنِّي أُعِيذُهَا بِكَ وَذُرِّيَّتَهَا مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ ﴾ .

أخرجه البخاري في : ۶۰ - كتاب الأنبياء : ۴۴ - باب قول الله تعالى - واذكر في الكتاب مريم .

۱۵۲۸ - حديث أبي هريرة ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ ، قَالَ : «رَأَى عَيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ رَجُلًا يَسْرِقُ . فَقَالَ لَهُ : أَسْرَقْتَ ؟ قَالَ : كَلَّا ، وَاللَّهِ ! الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ . فَقَالَ عَيْسَى : آمَنْتُ بِاللَّهِ وَكَذَّبْتُ عَيْنِي» .

۱۵۲۸ - حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا، حضرت عیسیٰ بن مریم نے ایک شخص کو چوری کرتے ہوئے دیکھا پھر اس سے دریافت فرمایا تو نے چوری کی ہے؟ اس نے کہا ہرگز نہیں، اس ذات کی قسم جس کے سوا اور کوئی معبود نہیں (اس پر) حضرت عیسیٰ نے فرمایا کہ میں اللہ پر ایمان لایا اور میری آنکھوں کو دھوکا ہوا۔

أخرجه البخاري في : ۶۰ - كتاب الأنبياء : ۴۸ - باب واذكر في الكتاب مريم .

(۴۱) باب من فضائل إبراهيم الخليل ﷺ

۱۵۲۹ - حديث أبي هريرة ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : «إِحْتَنَنْ إِبرَاهِيمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ ، وَهُوَ ابْنُ ثَمَانِينَ سَنَةً ، بِالْقُدُومِ» .

۱۵۲۹ - حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا، حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اسی سل کی عمر میں بسولے سے ختنہ کیا۔

أخرجه البخاري في : ۶۰ - كتاب الأنبياء : ۸ - باب قول الله تعالى ﴿ وَاتَّخِذِ اللَّهُ إِبرَاهِيمَ خَلِيلًا ﴾ .

۱۵۲۹ - اسی عمر میں حضرت ابراہیم کو ختنے کا حکم آیا۔ استرہ پاس نہ تھا۔ اس لیے حکم الہی کی تعمیل میں خود ہی بسولے سے ختنہ کر لیا۔ بعض منکرین حدیث نے اس حدیث پر بھی اعتراض کیا ہے جو ان کی حماقت کی دلیل ہے۔ جب ایک انسان خود کشتی کر سکتا ہے، خود اپنے ہاتھ سے اپنی گردن کٹ سکتا ہے تو حضرت ابراہیم کا خود بسولے سے ختنہ کر لینا کون سا موجب تعجب ہے۔ اور اسی (۸۰) سال کی عمر میں ختنے پر اعتراض کرنا بھی حماقت ہے۔ جب حکم الہی ہو اس کی تعمیل کی گئی۔ (راز)

۱۵۳۰- حدیث اَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ ، قَالَ : «نَحْنُ أَحَقُّ بِالشُّكِّ مِنْ إِبْرَاهِيمَ ، إِذْ قَالَ - رَبُّ أَرِنِي كَيْفَ تُحْيِي الْمَوْتَى قَالَ أَوْلَمْ تُؤْمِنْ قَالَ بَلَى وَلَكِنْ لِيَطْمَئِنَّ قَلْبِي - وَيَرَحِمُ اللَّهُ لَوْطًا ، لَقَدْ كَانَ يَأْوِي إِلَى رُكْنٍ شَدِيدٍ . وَلَوْ لَبِثْتُ فِي السُّجْنِ طُولَ مَا لَبِثَ يُوسُفُ لِأَجْبِتُ الدَّاعِيَ» .

۱۵۳۰- حضرت ابو ہریرہ رضي الله عنه نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، ہم حضرت ابراہیمؑ کے مقابلے میں شک کرنے کے زیادہ مستحق ہیں جب کہ انہوں نے کہا تھا کہ میرے رب! مجھے دکھا تو مردوں کو کس طرح زندہ کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا، کیا تم ایمان نہیں لائے؟ انہوں نے عرض کیا کہ کیوں نہیں، لیکن یہ صرف اس لئے تاکہ میرے دل کو زیادہ اطمینان ہو جائے۔ اور اللہ لوٹ پوٹ پر رحم کرے کہ وہ زبردست رکن (یعنی خداوند کرم) کی پناہ لیتے تھے۔ اور اگر میں اتنی مدت تک قید خانے میں رہتا جتنی مدت تک یوسفؑ رہے تھے تو میں بلانے والے کی بات ضرور مان لیتا۔

أخرجه البخاري في : ۶۰- كتاب الأنبياء : ۱۱- باب قوله عز وجل - ﴿وَنَبِّئِهِمْ عَن ضَيْفِ إِبْرَاهِيمَ﴾ -

۱۵۳۱- حضرت ابو ہریرہ رضي الله عنه نے بیان کیا کہ حضرت ابراہیمؑ نے تین مرتبہ جھوٹ بولا تھا وہ ان میں سے خالص اللہ کی رضا کے لئے تھے۔ ایک تو ان کا فرمانا (بطور توریہ کے) کہ ”میں بیمار ہوں“ اور دوسرا ان کا یہ فرمانا کہ ”بلکہ یہ کام تو ان کے بڑے (بت) نے کیا ہے“ اور بیان کیا کہ ایک مرتبہ حضرت ابراہیمؑ اور حضرت سارہؑ عالم بادشاہ کی حدود سلطنت سے گزرے تھے۔ بادشاہ کو خبر ملی کہ یہاں ایک شخص آیا ہوا ہے اور اس کے ساتھ دنیا کی ایک خوب صورت ترین عورت ہے۔ بادشاہ نے حضرت ابراہیمؑ کے پاس اپنا آدمی بھیج کر انہیں بلوایا اور حضرت سارہؑ علیہا السلام کے متعلق پوچھا کہ یہ کون ہیں؟ حضرت ابراہیمؑ نے فرمایا کہ یہ میری بہن ہیں۔ پھر آپ حضرت سارہؑ کے پاس آئے اور فرمایا کہ اے سارہ! یہاں میرے اور تمہارے سوا اور کوئی بھی مومن نہیں ہے اور اس بادشاہ نے مجھ سے پوچھا تو میں نے اس سے کہہ دیا کہ تم میری (دینی

۱۵۳۱- حدیث اَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه ، قَالَ : «لَمْ يَكْذِبْ إِبْرَاهِيمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ ، إِلَّا ثَلَاثَ كَذَبَاتٍ : ثِنْتَيْنِ مِنْهُنَّ فِي ذَاتِ اللَّهِ عَزَّوَجَلَّ . قَوْلُهُ - ﴿إِنِّي سَقِيمٌ﴾ - وَقَوْلُهُ - ﴿بَلْ فَعَلَهُ كَبِيرُهُمْ هَذَا﴾ - . وَقَالَ : بَيْنَا هُوَ ذَاتَ يَوْمٍ وَسَارَةُ ، إِذْ آتَى عَلَى جَبَّارٍ مِنَ الْجَبَابِرَةِ . فَقِيلَ لَهُ : إِنَّ هَهُنَا رَجُلًا مَعَهُ امْرَأَةٌ مِنْ أَحْسَنِ النَّاسِ ، فَأَرْسَلْ إِلَيْهِ ، فَسَأَلَهُ عَنْهَا ، فَقَالَ : مَنْ هَذِهِ؟ قَالَ : أُخْتِي . فَأَتَى سَارَةَ ، قَالَ : يَا سَارَةُ! لَيْسَ عَلَيَّ وَجْهَ الْأَرْضِ مِنْ مُؤْمِنٍ غَيْرِي وَغَيْرِكَ ،

۱۵۳۱- روایت میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کے متعلق تین بار جھوٹ بولنے کا ذکر ہے جو حقیقت میں جھوٹ نہ تھے۔ کیونکہ جھوٹ انبیاء کی شان سے بت بعید ہے۔ اس کو توریہ کہا جاتا ہے (یعنی زومعنی القاطل)۔ (راز)

اعتبار سے) بہن ہو۔ اس لئے اب تم کوئی ایسی بات نہ کہنا جس سے میں جھوٹا بنوں۔ پھر اس ظالم نے حضرت سارہ کو بلوایا اور جب وہ اس کے پاس گئیں تو اس نے ان کی طرف ہاتھ بڑھانا چاہا لیکن فوراً ہی پکڑ لیا گیا۔ پھر وہ کہنے لگا کہ میرے لئے اللہ سے دعا کرو (کہ اس مصیبت سے نجات دے) میں اب تمہیں کوئی نقصان نہیں پہنچاؤں گا چنانچہ انہوں نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی اور چھوڑ دیا گیا۔ لیکن پھر دوسری مرتبہ اس نے ہاتھ بڑھایا اور اس مرتبہ بھی اسی طرح پکڑ لیا گیا بلکہ اس سے بھی زیادہ سخت اور پھر کہنے لگا کہ اللہ سے میرے لئے دعا کرو میں اب تمہیں کوئی نقصان نہ پہنچاؤں گا۔ حضرت سارہ نے دعا کی اور وہ چھوڑ دیا گیا۔ اس کے بعد اس نے اپنے کسی خدمت گار کو بلا کر کہا کہ تم لوگ میرے پاس کسی انسان کو نہیں لائے ہو، یہ تو کوئی سرکش جن ہے (جاتے ہوئے) حضرت سارہ کو اس نے حضرت ہاجرہ خدمت کے لیے دیں۔ جب حضرت سارہ آئیں تو حضرت ابراہیم نماز پڑھ رہے تھے۔ آپ نے ہاتھ کے اشارہ سے ان کا حل پوچھا۔ انہوں نے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے کافریا (یہ کہا کہ) فاجر کے فریب کو اسی کے منہ پر دے مارا اور ہاجرہ کو خدمت کے لئے دیا۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اے بنی ماء السماء (اے آسمانی پانی کی اولاد یعنی اہل عرب) تمہاری والدہ یہی (حضرت ہاجرہ) ہیں۔

أخرجه البخاري في : ٦٠ - كتاب الأنبياء : ٨ - باب قول الله تعالى - ﴿وَاتَّخِذِ اللَّهُ

إبراهيم خليلاً﴾ -

(٤٢) باب من فضائل موسى ﷺ.

١٥٣٢ - حديث أبي هريرة ، عن النبي

ﷺ ، قال : «كأنت بنو إسرائيل يغتسلون

عُرَاةً ، ينظرُ بعضهم إلى بعضٍ . وكان

موسى يغتسلُ وحده . فقالوا : والله ! ما

کے خصے بڑھے ہوئے ہیں۔ ایک مرتبہ موسیٰ علیہ السلام غسل کرنے لگے اور آپ نے کپڑوں کو ایک پتھر پر رکھ دیا۔ اتنے میں پتھر کپڑوں کو لے بھاگا۔ اور موسیٰ علیہ السلام بھی اس کے پیچھے بڑی تیزی سے دوڑے۔ آپ کہتے جاتے تھے۔ اے پتھر میرا کپڑا دے۔ اے پتھر میرا کپڑا دے۔ اس عرصہ میں بنی اسرائیل نے موسیٰ علیہ السلام کو ننگا دیکھ لیا۔ اور کہنے لگے کہ بخدا موسیٰ کو کوئی بیماری نہیں اور موسیٰ علیہ السلام نے کپڑا لیا اور پتھر کو مارنے لگے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ بخدا اس پتھر چھ یا سات مار کے نشان باقی ہیں۔

يَمْنَعُ مُوسَى أَنْ يَغْتَسِلَ مَعَنَا إِلَّا أَنَّهُ آذَرُ. فَذَهَبَ مَرَّةً يَغْتَسِلُ، فَوَضَعَ ثَوْبَهُ عَلَى حَجَرٍ، فَفَرَّ الْحَجَرُ بِثَوْبِهِ، فَخَرَجَ مُوسَى فِي إِثْرِهِ يَقُولُ: ثَوْبِي يَا حَجَرًا حَتَّى نَظَرْتُ بَنُو إِسْرَائِيلَ إِلَى مُوسَى، فَقَالُوا: وَاللَّهِ! مَا بِمُوسَى مِنْ بَأْسٍ. وَأَخَذَ ثَوْبَهُ، فَطَفِقَ بِالْحَجَرِ ضَرْبًا.

فَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: وَاللَّهِ! إِنَّهُ لَنَدَبَ بِالْحَجَرِ، سِنَّةً أَوْ سَبْعَةَ، ضَرْبًا بِالْحَجَرِ.

أخرج البخاري في: ۵ - كتاب الغسل: ۲۰ - باب من اغتسل غُرْبَانًا وَحَدَةً فِي الْخَلْوَةِ.

۱۵۳۳ - حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ملک الموت (آدمی کی شکل میں) موسیٰ علیہ السلام کے پاس بھیجے گئے۔ وہ جب آئے تو موسیٰ علیہ السلام نے (نہ پہچان کر) انہیں ایک زور کا طمانچہ مارا اور ان کی آنکھ پھوڑ ڈالی۔ وہ واپس اپنے رب کے حضور میں پہنچے۔ اور عرض کیا کہ یا اللہ تو نے مجھے ایسے بندے کی طرف بھیجا جو مرنا نہیں چاہتا۔ اللہ تعالیٰ نے ان کی آنکھ پہلے کی طرح کر دی اور فرمایا کہ دوبارہ جا اور ان سے کہہ کہ آپ اپنا ہاتھ ایک تیل کی پیٹھ پر رکھیے اور پیٹھ کے جتنے بل آپ کے ہاتھ تلے آجائیں ان کے ہریل کے بدلے ایک سال کی زندگی دی جاتی ہے۔ (موسیٰ علیہ السلام تک جب اللہ تعالیٰ کا یہ پیغام پہنچا تو) آپ نے کہا کہ اے اللہ! پھر کیا ہو گا؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ پھر بھی موت آتی ہے۔ موسیٰ علیہ السلام بولے تو ابھی کیوں نہ آجائے۔ پھر انہوں نے اللہ سے دعا کی کہ انہیں ایک پتھر کی مار پر ارض مقدس سے قریب کر دیا جائے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر میں وہاں ہوتا تو تمہیں ان کی قبر دکھاتا کہ لال ٹیلے

۱۵۳۳ - حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ، قَالَ: «أُرْسِلَ مَلَكُ الْمَوْتِ إِلَى مُوسَى عَلَيْهِمَا السَّلَامُ. فَلَمَّا جَاءَهُ صَكَّهُ. فَرَجَعَ إِلَى رَبِّهِ، فَقَالَ: أُرْسَلْتَنِي إِلَى عَبْدٍ لَا يُرِيدُ الْمَوْتَ! فَرَدَّ اللَّهُ عَلَيْهِ عَيْنَهُ. وَقَالَ: إِرْجِعْ فَقُلْ لَهُ يَضَعُ يَدَهُ عَلَى مَنْ ثَوْرٍ. فَلَهُ بِكُلِّ مَا غَطَّتْ بِهِ يَدَهُ، بِكُلِّ شَعْرَةٍ سَنَةً. قَالَ: أَيُّ رَبِّ! ثُمَّ مَاذَا؟ قَالَ: ثُمَّ الْمَوْتُ. قَالَ: فَالآنَ. فَسَأَلَ اللَّهُ أَنْ يُدْنِيَهُ مِنَ الْأَرْضِ الْمُقَدَّسَةِ رَمِيَةً بِحَجَرٍ».

قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم: «فَلَوْ كُنْتُ ثُمَّ لَأَرِيْتُكُمْ قَبْرَهُ إِلَى جَانِبِ الطَّرِيقِ،

کے پاس راستے کے قریب ہے۔

عِنْدَ الْكَتِيبِ الْأَحْمَرِ».

أخرجه البخاري في : ۲۳ - كتاب الجنائز : ۶۹ - باب من أحب الدفن في الأرض المقدسة.

۱۵۳۴- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ دو شخصوں نے جن میں ایک مسلمان تھا اور دوسرا یہودی، ایک دوسرے کو برا بھلا کہا۔ مسلمان نے کہا، اس ذات کی قسم جس نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو تمام دنیا والوں پر بزرگی دی۔ اور یہودی نے کہا، اس ذات کی قسم جس نے موسیٰ علیہ السلام کو تمام دنیا والوں پر بزرگی دی۔ اس پر مسلمان نے ہاتھ اٹھا کر یہودی کے طمانچہ مارا وہ یہودی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اور مسلمان کے ساتھ اپنے واقعہ کو بیان کیا۔ پھر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس مسلمان کو بلایا اور اس سے واقعہ کے متعلق پوچھا انہوں نے آپ کو اس کی تفصیل بتادی۔ آپ نے اس کے بعد فرمایا۔ مجھے موسیٰ علیہ السلام پر ترجیح نہ دو۔ لوگ قیامت کے دن بے ہوش کر دیئے جائیں گے، میں بھی بے ہوش ہو جاؤں گا۔ بے ہوشی سے ہوش میں آنے والا سب سے پہلا شخص میں ہوں گا لیکن موسیٰ علیہ السلام کو عرش الہی کا کنارہ پکڑے ہوئے پاؤں گا۔ اب مجھے معلوم نہیں کہ موسیٰ علیہ السلام بھی بے ہوش ہونے والوں میں ہونے کے باوجود مجھ سے پہلے ہوش میں آجائیں گے، یا اللہ تعالیٰ نے ان کو ان لوگوں میں رکھا ہے جو بے ہوشی سے مستثنیٰ ہیں۔

۱۵۳۴- حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ ، قَالَ : اسْتَبَّ رَجُلَانِ ، رَجُلٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ ، وَرَجُلٌ مِنَ الْيَهُودِ . قَالَ الْمُسْلِمُ : وَالَّذِي اصْطَفَى مُحَمَّدًا عَلَى الْعَالَمِينَ ! فَقَالَ الْيَهُودِيُّ : وَالَّذِي اصْطَفَى مُوسَى عَلَى الْعَالَمِينَ ! فَرَفَعَ الْمُسْلِمُ يَدَهُ ، عِنْدَ ذَلِكَ ، فَلَطَمَ وَجْهَ الْيَهُودِيِّ . فَذَهَبَ الْيَهُودِيُّ إِلَى النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم ، فَأَخْبَرَهُ بِمَا كَانَ مِنْ أَمْرِهِ وَأَمْرِ الْمُسْلِمِ . فَدَعَا النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم الْمُسْلِمَ ، فَسَأَلَهُ عَنْ ذَلِكَ ، فَأَخْبَرَهُ . فَقَالَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم : «لَا تُخَيِّرُونِي عَلَى مُوسَى ، فَإِنَّ النَّاسَ يَصْغَفُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ، فَأَصْغَقُ مَعَهُمْ ، فَأَكُونُ أَوَّلَ مَنْ يُفِيقُ ، فَإِذَا مُوسَى بِأَطِشَ جَانِبَ الْعَرْشِ ، فَلَا أَدْرِي أَكَانَ فِيمَنْ صَعِقَ فَأَفَاقَ قَبْلِي ، أَوْ كَانَ مِمَّنِ اسْتَثْنَى اللَّهُ».

أخرجه البخاري في : ۴۴ - كتاب الخصومات : ۱ - باب ما يذكر في الإشخاص

والخصومة بين المسلم واليهود.

۱۵۳۵- حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف فرما تھے کہ ایک یہودی آیا اور کہا۔ اے ابوالقاسم! آپ کے اصحاب میں سے ایک نے مجھے طمانچہ مارا ہے۔ آپ نے دریافت فرمایا، کس نے؟ اس نے کہا کہ ایک

۱۵۳۵- حَدِيثُ أَبِي سَعِيدِ الْخُدْرِيِّ رضی اللہ عنہ ، قَالَ : بَيْنَمَا رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم جَالِسٌ ، جَاءَ يَهُودِيٌّ . فَقَالَ : يَا أَبَا الْقَاسِمِ ! ضَرَبَ

انصاری نے۔ آپؐ نے فرمایا کہ انہیں بلاؤ۔ وہ آئے تو آنحضرت ﷺ نے پوچھا۔ کیا تم نے اسے مارا ہے؟ انہوں نے کہا کہ میں نے اسے بازار میں یہ قسم کھاتے سنا۔ اس ذات کی قسم! جس نے موسیٰ علیہ السلام کو تمام انسانوں پر بزرگوں دی۔ میں نے کہا، او غبیث! کیا محمد ﷺ پر بھی! مجھے غصہ آیا اور میں نے اس کے منہ پر تھپڑ دے مارا۔ اس پر نبی کریم ﷺ نے فرمایا، دیکھو انبیاء میں باہم ایک دوسرے پر اس طرح بزرگی نہ دیا کرو۔ لوگ قیامت میں بے ہوش ہو جائیں گے۔ اپنی قبر سے سب سے پہلے نکلنے والا میں ہی ہوں گا۔ لیکن میں دیکھوں گا کہ موسیٰ علیہ السلام عرش الہی کا پایہ پکڑے ہوئے ہیں۔ اب مجھے معلوم نہیں کہ موسیٰ علیہ السلام بھی بے ہوش ہوں گے اور مجھ سے پہلے ہوش میں آجائیں گے یا انہیں پہلی بے ہوشی جو طور پر ہو چکی ہے وہی کافی ہوگی۔

وَجْهِی رَجُلٌ مِّنْ أَصْحَابِكَ فَقَالَ : «مَنْ؟»
قَالَ : رَجُلٌ مِّنَ الْأَنْصَارِ . قَالَ : «ادْعُوهُ»
فَقَالَ : «أَضْرَبْتَهُ؟» قَالَ : سَمِعْتُهُ بِالسُّوقِ
يَحْلِفُ ، وَالَّذِي اصْطَفَى مُوسَى عَلَى
الْبَشَرِ ! قُلْتُ : أَيِّ حَبِيثٍ ! عَلَى مُحَمَّدٍ
ﷺ؟ فَأَخَذْتَنِي غَضَبَةً ضَرْبَتْ وَجْهَهُ .
فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ : «لَا تُخَيِّرُوا بَيْنَ الْأَنْبِيَاءِ ،
فَإِنَّ النَّاسَ يَصْعَقُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ، فَأَكُونُ
أَوَّلَ مَنْ تَنْشَقُّ عَنْهُ الْأَرْضُ . فَإِذَا أَنَا
بِمُوسَى أَخِذْ بِقَائِمَةٍ مِّنْ قَوَائِمِ الْعَرْشِ ، فَلَا
أَدْرِي أَكَانَ فِيمَنْ صَعِقَ أَمْ حُوسِبَ بِصَعْقَةِ
الْأُولَى؟» .

أخرجه البخاري في : ٤٤ - كتاب الخصومات : ١ - باب في الإشخاص والخصومة بين المسلم واليهود .

(۲۳) حضرت یونس علیہ السلام کا ذکر اور نبی کریم ﷺ کا ارشاد کہ کسی کو لائق نہیں یہ کہے کہ میں یونس بن متی سے بہتر ہوں

(۴۳) باب في ذكر يونس عليه السلام
وقول النبي ﷺ لا ينبغي لعبد أن يقول أنا خير
من يونس بن متي

۱۵۳۶ - حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا، کسی شخص کے لئے یہ کہنا لائق نہیں کہ میں حضرت یونس بن متی سے افضل ہوں۔

١٥٣٦ - حديث أبي هريرة رضي الله عنه، عن النبي ﷺ ، قَالَ : «لَا يَنْبَغِي لِعَبْدٍ أَنْ يَقُولَ أَنَا خَيْرٌ مِنْ يُونُسَ بْنِ مَتَّى» .

أخرجه البخاري في : ٦٠ - كتاب الأنبياء : ٣٥ - باب قول الله تعالى - ﴿وَإِنْ يونس لمن المرسلين﴾ - .

۱۵۳۷- حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ کسی شخص کے لئے مناسب نہیں کہ مجھے یونس بن متی سے بہتر قرارے۔ آپ نے ان کے والد کی طرف منسوب کر کے ان کا نام لیا تھا۔

۱۵۳۷- حَدِيثُ ابْنِ عَبَّاسٍ ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ ، قَالَ : «لَا يَتَّبِعِي لِعَبْدٍ أَنْ يَقُولَ أَنَا خَيْرٌ مِنْ يُونُسَ بْنِ مَتَّى» وَنَسَبَهُ إِلَى أَبِيهِ .

أخرجه البخاري في : ۶۰- كتاب الأنبياء : ۲۴ - باب قول الله تعالى - ﴿وهل أتاك حديث موسى﴾ - .

(۲۳) حضرت یوسف علیہ السلام کے فضائل

(۴۴) باب من فضائل يوسف عليه السلام

۱۵۳۸- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا سب سے شریف کون ہے؟ حضور ﷺ نے فرمایا جو سب سے زیادہ پرہیزگار ہو۔ صحابہ نے عرض کیا ہم حضور ﷺ سے اس کے متعلق نہیں پوچھتے۔ آپ نے فرمایا پھر اللہ کے نبی یوسف بن نبی اللہ بن نبی اللہ بن خلیل اللہ (سب سے زیادہ شریف ہیں) صحابہ نے کہا کہ ہم اس کے متعلق بھی نہیں پوچھتے حضور ﷺ نے فرمایا کہ اچھا عرب کے خاندانوں کے متعلق تم پوچھنا چاہتے ہو۔ سنو جاہلیت میں جو شریف تھے اسلام میں بھی وہ شریف ہیں جب کہ دین کی سمجھ انہیں آجائے۔

۱۵۳۸- حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ، قِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ! مَنْ أَكْرَمَ النَّاسِ؟ قَالَ : «أَتْقَاهُمْ» فَقَالُوا : لَيْسَ عَنْ هَذَا نَسْأَلُكَ . قَالَ : «فِيُوسُفُ نَبِيِّ اللَّهِ ابْنِ نَبِيِّ اللَّهِ ابْنِ نَبِيِّ اللَّهِ ابْنِ خَلِيلِ اللَّهِ» قَالُوا : لَيْسَ عَنْ هَذَا نَسْأَلُكَ . قَالَ : «فَعَنْ مَعَادِنِ الْعَرَبِ تَسْأَلُونَ؟ خَيْرُهُمْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ خَيْرُهُمْ فِي الْإِسْلَامِ إِذَا فَقَهُوْا» .

أخرجه البخاري في : ۶۰- كتاب الأنبياء : ۸- باب قول الله تعالى - ﴿واخذ الله إبراهيم خليلاً﴾ - .

(۲۶) خضر علیہ السلام کے فضائل

(۴۶) باب من فضائل الخضر عليه السلام

۱۵۳۹- حضرت ابی ابن کعب رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا (ایک روز) موسیٰ علیہ السلام نے کھڑے ہو کر بنی اسرائیل میں خطبہ دیا تو آپ سے پوچھا گیا کہ لوگوں میں سب سے زیادہ صاحب علم کون ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ میں ہوں۔ اس وجہ سے اللہ کا غصہ ان پر ہوا کہ انہوں نے علم کو خدا کے حوالے کیوں نہ کر دیا۔ تب اللہ نے ان کی طرف وحی

۱۵۳۹- حَدِيثُ أَبِي بِنِ كَعْبٍ ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ : «قَامَ مُوسَى النَّبِيُّ حَاطِيًا فِي بَنِي إِسْرَائِيلَ ، فَسُئِلَ : أَيُّ النَّاسِ أَعْلَمُ؟ فَقَالَ : أَنَا أَعْلَمُ . فَغَضِبَ اللَّهُ عَلَيْهِ إِذْ لَمْ يَرُدَّ الْعِلْمَ إِلَيْهِ . فَأَوْحَى اللَّهُ إِلَيْهِ أَنْ عَبْدًا مِنْ

بھیجی کہ میرے بندوں میں سے ایک بندہ دریاؤں کے ستھم پر ہے۔ (جہاں فارس اور روم کے سمندر ملے ہیں) وہ تجھ سے زیادہ عالم ہے، موسیٰ علیہ السلام نے کہا اے پروردگار! میری ان سے ملاقات کیسے ہو؟ حکم ہوا کہ ایک مچھلی زنبیل میں رکھ لو، پھر جہاں تم اس مچھلی کو گم کر دو گے تو وہ بندہ تمہیں (دوہیں) ملے گا۔ تب موسیٰ علیہ السلام چلے اور ساتھ میں اپنے خادم یوشع بن نون کو لے لیا، اور انہوں نے زنبیل میں مچھلی رکھ لی، جب (ایک) پتھر کے پاس پہنچے، دونوں اپنے سراسر پر رکھ کر سو گئے، اور مچھلی زنبیل سے نکل کر دریا میں اپنی راہ بناتی چلی گئی، اور یہ بات موسیٰ علیہ السلام اور ان کے ساتھی کے لئے بے حد تعجب کی تھی۔ پھر دونوں باقی رات اور دن میں (جتنا وقت باقی تھا) چلتے رہے، جب صبح ہوئی موسیٰ علیہ السلام نے خادم سے کہا ہمارا ناشتہ لاؤ، اس سفر میں ہم نے (کافی) تکلیف اٹھائی ہے، اور موسیٰ علیہ السلام بالکل نہیں تھکے تھے، مگر جب اس جگہ سے آگے نکل گئے، جہاں تک انہیں جانے کا حکم ملا تھا۔ تب ان کے خادم نے کہا۔ کیا آپ نے دیکھا تھا، کہ جب ہم صخرہ کے پاس ٹھیرے تھے تو میں مچھلی کا ذکر بھول گیا، (یہ سن کر) موسیٰ بولے کہ یہ ہی جگہ ہے جس کی ہمیں تلاش تھی، تو وہ پچھلے پاؤں واپس ہو گئے، جب پتھر تک پہنچے تو دیکھا کہ ایک شخص کپڑا اوڑھے ہوئے (موجود ہے) موسیٰ علیہ السلام نے انہیں سلام کیا، خضر علیہ السلام نے کہا کہ تمہاری سرزمین میں سلام کہاں؟ پھر موسیٰ علیہ السلام نے کہا کہ میں موسیٰ ہوں۔ خضر بولے کہ بنی اسرائیل کے موسیٰ؟ انہوں نے جواب دیا ہاں، پھر کہا کیا میں آپ کے ساتھ چل سکتا ہوں، تاکہ آپ مجھے ہدایت کی وہ باتیں بتائیں جو خدا نے خاص آپ ہی کو سکھلائی ہیں؟ خضر بولے کہ تم میرے ساتھ صبر نہیں کر سکو گے۔ اے موسیٰ! مجھے اللہ نے ایسا علم دیا ہے جسے تم نہیں جانتے، اور تم کو جو علم دیا ہے اسے میں نہیں جانتا۔ (اس پر)

عِبَادِي بِمَجْمَعِ الْبَحْرَيْنِ هُوَ أَعْلَمُ مِنْكَ
 قَالَ: يَا رَبِّ! وَكَيْفَ بِهِ؟ فَقِيلَ لَهُ: أَحْمِلْ
 حُوتًا فِي مِكْتَلٍ، فَإِذَا فَقَدْتَهُ فَهُوَ نَمٌ.
 فَانْطَلَقَ، وَانْطَلَقَ بَفْتَاهُ يُوشَعُ بْنُ نُونٍ،
 وَحَمَلًا حُوتًا فِي مِكْتَلٍ، حَتَّى كَانَا عِنْدَ
 الصَّخْرَةِ، وَضَعَا رُؤُوسَهُمَا وَنَامَا. فَانْسَلَّ
 الْحُوتُ مِنَ الْمِكْتَلِ فَاتَّخَذَ سَبِيلَهُ فِي الْبَحْرِ
 سَرَبًا. وَكَانَ لِمُوسَى وَفْتَاهُ عَجَبًا. فَانْطَلَقَا
 بَقِيَّةَ لَيْلَتِهِمَا وَيَوْمِهِمَا. فَلَمَّا أَصْبَحَ، قَالَ
 مُوسَى لِفْتَاهُ: إِنَّا غَدَاءْنَا، لَقَدْ لَقِينَا مِنْ
 سَفَرِنَا هَذَا نَصَبًا. وَلَمْ يَجِدْ مُوسَى مَسًّا
 مِنَ النَّصَبِ حَتَّى جَاوَزَ الْمَكَانَ الَّذِي أَمَرَ
 بِهِ. فَقَالَ لَهُ فَتَاهُ: أَرَأَيْتَ إِذْ أَوَيْنَا إِلَى
 الصَّخْرَةِ فَإِنِّي نَسِيتُ الْحُوتَ. قَالَ مُوسَى:
 ذَلِكَ مَا كُنَّا نَبْغِي. فَارْتَدَّا عَلَى آثَارِهِمَا
 قَصَصًا. فَلَمَّا انْتَهَيَا إِلَى الصَّخْرَةِ، إِذَا
 رَجُلٌ مُسَجَّى بِثَوْبٍ (أَوْ قَالَ تَسَجَّى بِثَوْبِهِ)
 فَسَلَّمَ مُوسَى. فَقَالَ الْخَضِرُّ: وَأَنْسِي
 بِأَرْضِكَ السَّلَامُ؟ فَقَالَ: أَنَا مُوسَى. فَقَالَ:
 مُوسَى بَنِي إِسْرَائِيلَ؟ قَالَ: نَعَمْ. قَالَ:
 هَلْ أَتْبَعَكَ عَلَى أَنْ تُعَلِّمَنِي مِمَّا عَلَّمْتَ
 رَشْدًا؟ قَالَ إِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِيعَ مَعِيَ صَبْرًا يَا

موسیٰ علیہ السلام نے کہا کہ خدا نے چاہا تو آپ مجھے صابرا پائیں گے اور میں کسی بات میں آپ کی نافرمانی نہیں کروں گا۔ پھر دریا کے کنارے کنارے پیدل چلے، ان کے پاس کوئی کشتی نہ تھی، کہ ایک کشتی ان کے سامنے سے گذری، تو کشتی والوں سے انہوں نے کہا کہ ہمیں بٹھالو۔ خضر علیہ السلام کو انہوں نے پہچان لیا، اور بغیر گزریہ کے سوار کر لیا۔ اتنے میں ایک چڑیا آئی اور کشتی کے کنارے پر بیٹھ گئی، پھر سمندر میں اس نے ایک یادو چونچیں ماریں (اسے دیکھ کر) خضر علیہ السلام بولے کہ اے موسیٰ! میرے اور تمہارے علم نے اللہ کے علم میں سے اتنا ہی کم کیا ہو گا جتنا اس چڑیا نے سمندر (کے پانی) سے، پھر خضر نے کشتی کے تختوں میں سے ایک تختہ نکل ڈالا، موسیٰ نے کہا کہ ان لوگوں نے ہمیں کرایہ لئے بغیر (مفت میں) سوار کیا۔ اور آپ نے ان کی کشتی (کی لکڑی) اکھاڑ ڈالی تاکہ یہ ڈوب جائیں، خضر بولے کہ کیا میں نے نہیں کہا تھا کہ تم میرے ساتھ صبر نہیں کر سکو گے؟ (اس پر) موسیٰ نے جواب دیا کہ بھول پر میری گرفت نہ کریں۔ موسیٰ علیہ السلام نے بھول کر یہ پہلا اعتراض کیا تھا۔ پھر دونوں چلے (کشتی سے اتر کر) ایک لڑکا بچوں کے ساتھ کھیل رہا تھا، خضر نے اوپر سے اس کا سر پکڑ کر ہاتھ سے اسے الگ کر دیا۔ موسیٰ بول پڑے کہ آپ نے ایک بے گناہ بچے کو بغیر کسی جانی حق کے مار ڈالا۔ خضر بولے کہ میں نے تم سے نہیں کہا تھا کہ تم میرے ساتھ صبر نہیں کر سکو گے۔ پھر دونوں چلتے رہے، حتیٰ کہ ایک گاؤں والوں کے پاس آئے، ان سے کھانا لینا چاہا۔ انہوں نے کھانا کھلانے سے انکار کر دیا۔ انہوں نے وہیں دیکھا کہ ایک دیوار اسی گاؤں میں گرنے کے قریب تھی، خضر نے اپنے ہاتھ کے اشارے سے اسے سیدھا کر دیا۔ موسیٰ بول اٹھے کہ اگر آپ چاہتے تو (گاؤں والوں سے) اس کام کی مزدوری لے سکتے تھے۔ خضر نے کہا کہ (بس اب) ہم اور تم میں جدائی کا وقت آ

موسیٰ! إِنِّي عَلَىٰ عِلْمٍ مِّنْ عِلْمِ اللَّهِ عَلَّمْنِيهِ لَا تَعْلَمُهُ أَنْتَ ، وَأَنْتَ عَلَىٰ عِلْمٍ عَلَّمَكُهُ لَا أَعْلَمُهُ . قَالَ : سَتَجِدُنِي إِنْ شَاءَ اللَّهُ صَابِرًا وَلَا أَعْصِي لَكَ أَمْرًا . فَأَنْطَلَقَا يَمْشِيَانِ عَلَىٰ سَاحِلِ الْبَحْرِ ، لَيْسَ لَهُمَا سَفِينَةٌ . فَمَرَّتْ بِهِمَا سَفِينَةٌ ، فَكَلَّمُوهُمَا أَنْ يَحْمِلُوهُمَا ، فَعَرَفَ الْخَضِرُ ، فَحَمَلُوهُمَا بِغَيْرِ نَوْلٍ . فَجَاءَ عُصْفُورٌ فَوَقَعَ عَلَىٰ حَرْفِ السَّفِينَةِ ، فَفَرَّقَ نَقْرَةً أَوْ نَقْرَتَيْنِ فِي الْبَحْرِ . فَقَالَ الْخَضِرُ : يَا مُوسَىٰ ! مَا نَقَصَ عِلْمِي وَعِلْمُكَ مِنْ عِلْمِ اللَّهِ إِلَّا كَنَقْرَةٍ هَذَا الْعُصْفُورِ فِي الْبَحْرِ . فَعَمَدَ الْخَضِرُ إِلَىٰ لَوْحٍ مِّنْ أَلْوَابِ السَّفِينَةِ فَنَزَعَهُ . فَقَالَ مُوسَىٰ : قَوْمٌ حَمَلُونَا بِغَيْرِ نَوْلٍ ، عَمَدْتَ إِلَىٰ سَفِينَتِهِمْ فَحَرَقْتَهَا لِتُغْرِقَ أَهْلَهَا ! قَالَ : أَلَمْ أَقُلْ إِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِيعَ مَعِيَ صَبْرًا . قَالَ : لَا تَوَاخِذْنِي بِمَا نَسِيتُ فَكَانَتْ الْأُولَىٰ مِنْ مُوسَىٰ نِسْيَانًا . فَأَنْطَلَقَا ، فَإِذَا غُلَامٌ يَلْعَبُ مَعَ الْعِلْمَانِ ، فَأَخَذَ الْخَضِرُ بِرَأْسِهِ مِنْ أَعْلَاهُ فَاقْتَلَعَ رَأْسَهُ بِيَدِهِ . فَقَالَ مُوسَىٰ : أَقْتَلْتَ نَفْسًا زَكِيَّةً بِغَيْرِ نَفْسٍ ؟ قَالَ : أَلَمْ أَقُلْ لَكَ إِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِيعَ مَعِيَ صَبْرًا ؟

گیا ہے۔

جناب محبوب کبریا رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں کہ اللہ
موسیٰ پر رحم کرے، ہماری تمنا تھی کہ موسیٰ علیہ السلام کچھ دیر
اور صبر کرتے تو مزید واقعات ان دونوں کے بیان کئے جاتے۔

فَانْطَلَقَا حَتَّىٰ إِذَا أَتَيَا أَهْلَ قَرْيَةٍ اسْتَطْعَمَا
أَهْلَهَا ، فَأَبَوْا أَنْ يُضَيِّفُوهُمَا ، فَوَجَدَا فِيهَا
جِدَارًا يُرِيدُ أَنْ يَنْقَضَ ، فَأَقَامَهُ . قَالَ
الْخَضِرُ بِيَدِهِ فَأَقَامَهُ . فَقَالَ لَهُ مُوسَى : لَوْ
شِئْتَ لَاتَّخَذْتَ عَلَيْهِ أَجْرًا . قَالَ : هَذَا
فِرَاقُ بَيْنِي وَبَيْنِكَ . قَالَ النَّبِيُّ ﷺ : «يَرْحَمُ
اللَّهُ مُوسَى ! لَوَدِدْنَا لَوْ صَبَرَ حَتَّى يُقَصَّ
عَلَيْنَا مِنْ أَمْرِهِمَا» .

أخرجه البخاري في : ۳ - كتاب العلم : ۴۴ - باب ما يستحب للعالم إذا سئل أي الناس
أعلم فيكل العلم إلى الله .

۱۵۳۹- امام نووی شرح مسلم میں فرماتے ہیں اس قصہ میں اسلام کے سنہری اصولوں میں سے ایک اصول کا بیان ہے۔ وہ یہ ہے کہ شریعت کے
ہر کلام کو تسلیم کرنا واجب ہے اگرچہ کسی بات کی حکمت عقل میں بھی نہ آتی ہو۔ یا اکثر لوگ اسے نہ سمجھتے ہوں بلکہ چاہے تمام لوگ اسے نہ
سمجھتے ہوں۔ (مرتب)

۴۴- صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے فضائل

(۱) حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے فضائل

۱۵۴۰- حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جب ہم غار ثور میں چھپے تھے تو میں نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا کہ اگر مشرکین کے کسی آدمی نے اپنے قدموں پر نظر ڈالی تو وہ ضرور ہم کو دیکھ لے گا۔ اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اے ابو بکر! ان دو کا کوئی کیا بگاڑ سکتا ہے جن کے ساتھ تیرا اللہ تعالیٰ ہے۔

أخرجه البخاري في : ۶۲- كتاب فضائل الصحاب النبي ﷺ : ۲- باب مناقب المهاجرين وفضلهم.

۱۵۴۱- حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ منبر پر بیٹھے پھر فرمایا اپنے ایک نیک بندے کو اللہ تعالیٰ نے اختیار دیا کہ دنیا کی نعمتوں میں سے جو وہ چاہے اسے اپنے لئے پسند کر لے یا جو اللہ تعالیٰ کے یہاں ہے (آخرت میں) اسے پسند کر لے۔ اس بندے نے اللہ تعالیٰ کے ہاں ملنے والی چیز کو پسند کر لیا۔ اس پر حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ رونے لگے اور عرض کیا ہمارے ماں باپ آپ پر نذا ہوں۔ (حضرت ابو سعید کہتے ہیں) ہمیں حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے اس رونے پر حیرت ہوئی، بعض لوگوں نے کہا ان بزرگوں کو دیکھئے حضور ﷺ تو ایک بندے کے متعلق خبر دے رہے ہیں جسے اللہ تعالیٰ نے دنیا کی نعمتوں اور جو اللہ کے پاس ہے اس میں سے کسی کے پسند کرنے کا اختیار دیا تھا اور یہ کہہ رہے ہیں کہ ہمارے ماں باپ حضور پر نذا ہوں۔ لیکن رسول اللہ ﷺ ہی کو ان دو چیزوں میں سے ایک کا اختیار دیا گیا اور حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ ہم میں سب سے زیادہ اس بات سے واقف تھے اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا کہ لوگوں میں سب سے زیادہ اپنی صحبت اور مال کے

۴۴- کتاب فضائل الصحابة

(۱) باب من فضائل أبي بكر الصديق ﷺ

۱۵۴۰- حدیث ابي بكر ﷺ ، قَالَ : قُلْتُ لِلنَّبِيِّ ﷺ ، وَأَنَا فِي الْغَارِ ، لَوْ أَنَّ أَحَدَهُمْ نَظَرَ تَحْتَ قَدَمَيْهِ لِأَبْصَرَنَا. فَقَالَ : «مَا ظَنُّكَ ، يَا أَبَا بَكْرٍ! بَأَنْتَيْنِ اللَّهُ نَالُهُمَا؟».

۱۵۴۱- حدیث ابي سعيد الخدري ﷺ

ﷺ ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ ، جَلَسَ عَلَى الْمِنْبَرِ ، فَقَالَ : «إِنَّ عَبْدًا خَيْرُهُ اللَّهُ بَيْنَ أَنْ يُؤْتِيَهُ مِنْ زَهْرَةِ الدُّنْيَا مَا شَاءَ ، وَيَبْنِ مَا عِنْدَهُ فَاحْتَارَ مَا عِنْدَهُ» فَبَكَى أَبُو بَكْرٍ ، وَقَالَ : فَدَيْنَاكَ يَا بَابِنَا وَأُمَّهَاتِنَا. فَعَجَبْنَا لَهُ ، وَقَالَ النَّاسُ : انظُرُوا إِلَى هَذَا الشَّيْخِ ، يُخْبِرُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ ، عَنْ عَبْدٍ خَيْرُهُ اللَّهُ بَيْنَ أَنْ يُؤْتِيَهُ مِنْ زَهْرَةِ الدُّنْيَا وَيَبْنِ مَا عِنْدَهُ ، وَهُوَ يَقُولُ : فَدَيْنَاكَ يَا بَابِنَا وَأُمَّهَاتِنَا. فَكَانَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ هُوَ الْمُخَيَّرُ ، وَكَانَ أَبُو بَكْرٍ هُوَ أَعْلَمُنَا بِهِ.

ذریعہ مجھ پر صرف ایک ابو بکر ہیں۔ اگر میں اپنی امت میں سے کسی کو اپنا جانی دوست بنا سکتا تو ابو بکر کو بنا تا البتہ اسلامی رشتہ ان کے ساتھ کافی ہے۔ مسجد میں کوئی دروازہ اب کھلا ہوا باقی نہ رکھا جائے سوائے ابو بکر کے گھر کی طرف کھلنے والے دروازے کے۔

وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : «إِنَّ مِنْ أَمَنَ النَّاسِ عَلَيَّ فِي صُحْبَتِهِ وَمَا لَهُ أَبَابُكَرٍ ، وَلَوْ كُنْتُ مُتَّخِذًا خَلِيلًا مِنْ أُمَّتِي لَاتَّخَذْتُ أَبَابُكَرٍ ، إِلَّا خَلَةَ الْإِسْلَامَ . لَا يَتَّقِينَ فِي الْمَسْجِدِ خَوْخَةَ إِلَّا خَوْخَةَ أَبِي بَكْرٍ» .

أخرجه البخاري في : ٦٣ - كتاب مناقب الأنصار : ٤٥ - باب هجرة النبي ﷺ وأصحابه إلى المدينة .

۱۵۴۲- حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے انہیں غزوہ ذات السلاسل کے لئے بھیجا (عمرو رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ) پھر میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اور پوچھا کہ سب سے زیادہ محبت آپ کو کس سے ہے؟ آپ نے فرمایا کہ عائشہؓ سے۔ میں نے پوچھا اور مردوں میں؟ فرمایا کہ اس کے باپ سے۔ میں نے پوچھا اس کے بعد؟ فرمایا کہ عمر بن خطاب سے۔ اس طرح آپ نے کئی آدمیوں کے نام لئے۔ (رضی اللہ عنہم)

١٥٤٢ - حديث عمرو بن العاص رضي الله عنه ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ ، بَعَثَهُ عَلَى جَيْشِ ذَاتِ السَّلَاسِلِ فَأَتَيْتُهُ فَقُلْتُ : أَيُّ النَّاسِ أَحَبُّ إِلَيْكَ؟ قَالَ : «عَائِشَةُ» فَقُلْتُ : مِنَ الرِّجَالِ؟ قَالَ : «أَبُوهَا» ، قُلْتُ : ثُمَّ مَنْ؟ قَالَ : «ثُمَّ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ» فَعَدَّ رِجَالًا .

أخرجه البخاري في : ٢٦ - كتاب فضائل أصحاب النبي ﷺ : ٥ - باب قول النبي ﷺ

﴿لو كنت متخذًا خليلاً﴾ .

۱۵۴۳- حضرت جیبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ایک عورت نبی کریم ﷺ کی خدمت میں آئی تو آپ نے اس سے فرمایا کہ پھر آئیو۔ اس نے کہا، اگر میں آؤں اور آپ کو نہ پاؤں تو۔۔۔۔۔؟ گویا وہ وفات کی طرف اشارہ کر رہی تھیں۔ آپ نے فرمایا کہ اگر تم مجھے نہ پاسکو تو ابو بکر رضی اللہ عنہ کے پاس چلی آؤ۔

١٥٤٣ - حديث جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ رضي الله عنه ، قَالَ : أَتَتْ امْرَأَةً النَّبِيَّ ﷺ فَأَمَرَهَا أَنْ تَرْجِعَ إِلَيْهِ . قَالَتْ : أَرَأَيْتَ إِنْ جِئْتُ وَلَمْ أَجِدْكَ؟ كَأَنَّهَا تَقُولُ : الْمَوْتُ . قَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ : «إِنْ لَمْ تَجِدْنِي فَأْتِي أَبَابُكَرٍ» .

أخرجه البخاري في : ٦٢ - كتاب فضائل أصحاب النبي ﷺ : ٥ - باب قول النبي ﷺ

﴿لو كنت متخذًا خليلاً﴾ .

۱۵۴۴- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ

١٥٤٤ - حديث أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه ، قَالَ :

نے صبح کی نماز پڑھی، پھر لوگوں کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا ایک شخص (بنی اسرائیل کا) اپنی گائے ہانکے لئے جا رہا تھا کہ وہ اس پر سوار ہو گیا اور پھر اسے مارا۔ اس گائے نے (بقدرت الہی) کہا کہ ہم جانور سواری کے لئے نہیں پیدا کئے گئے۔ ہماری پیدائش کبھتی کے لئے ہوئی ہے۔ لوگوں نے کہا سبحان اللہ! گائے بات کرتی ہے۔ پھر آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ میں اس بات پر ایمان لاتا ہوں اور ابو بکر اور عمر بھی۔ حالانکہ یہ دونوں وہاں موجود بھی نہیں تھے۔ اسی طرح ایک شخص اپنی بکریاں چرا رہا تھا کہ ایک بھیڑیا آیا اور ریوڑ میں سے ایک بکری اٹھا کر لے جانے لگا۔ ریوڑ والا دوڑا اور اس نے بکری کو بھیڑیے سے چھڑا لیا۔ اس پر بھیڑیا (بقدرت الہی) بولا، آج تو تم نے مجھ سے اسے چھڑا لیا لیکن درندوں والے دن میں (قرب قیامت) اسے کون بچائے گا جس دن میرے سوا اور کوئی اس کا چرواہا نہ ہو گا؟ لوگوں نے کہا سبحان اللہ! بھیڑیا باتیں کرتا ہے۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ میں تو اس بات پر ایمان لایا اور ابو بکر و عمر بھی۔ حالانکہ وہ دونوں اس وقت وہاں موجود نہ تھے۔

صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ، صَلَاةَ الصُّبْحِ ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ ، فَقَالَ : «بَيْنَا رَجُلٌ يَسُوقُ بَقْرَةً إِذْ رَكِبَهَا فَضَرَبَهَا . فَقَالَتْ : إِنَّا لَمْ نُخْلَقْ لِهَذَا ؛ إِنَّمَا خُلِقْنَا لِلْحَرْثِ» فَقَالَ النَّاسُ : سُبْحَانَ اللَّهِ ! بَقْرَةٌ تَكَلِّمُ ؟ فَقَالَ : «فِيَّانِي أُوْمِنُ بِهَذَا ، أَنَا وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ» وَمَا هُمَا ثَمَّ (وَبَيْنَمَا رَجُلٌ فِي غَنَمِهِ إِذْ عَدَا الذِّئْبُ فَذَهَبَ مِنْهَا بِشَاةٍ : فَطَلَبَ حَتَّى كَانَهُ اسْتَفْقَدَهَا مِنْهُ ، فَقَالَ لَهُ الذِّئْبُ : هَذَا ، اسْتَفْقَدْتَهَا مِنِّي ، فَمَنْ لَهَا يَوْمَ السَّبْعِ ، يَوْمَ لَا رَاعِيَ لَهَا غَيْرِي ؟» فَقَالَ النَّاسُ : سُبْحَانَ اللَّهِ ! ذئْبٌ يَتَكَلَّمُ ؟ قَالَ : «فِيَّانِي أُوْمِنُ بِهَذَا ، أَنَا وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ» وَمَا هُمَا ثَمَّ .

أخرجه البخاري في : ٦٠ - كتاب الأنبياء : ٥٤ - باب حدثنا أبو اليمان .

(٢) حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے فضائل

(٢) باب من فضائل عمر رضی اللہ عنہ

۱۵۴۵- حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو (شہادت کے بعد) ان کی چارپائی پر رکھا گیا تو تمام لوگوں نے نعرہ مبارک کو گھیر لیا اور ان کے لئے (خدا سے) دعا اور مغفرت طلب کرنے لگے۔ نعرہ ابھی اٹھائی نہیں گئی تھی، میں بھی وہیں موجود تھا۔ اسی حالت میں اچانک

۱۵۴۵- حَدِيثٌ عَلِيُّ . عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : وَضِعَ عُمَرُ عَلَى سَرِيرِهِ ، فَتَكَفَّفَهُ النَّاسُ ، يَذْعُونَ وَيُصَلُّونَ ، قَبْلَ أَنْ يُرْفَعَ ، وَأَنَا فِيهِمْ . فَلَمْ يَرُعْنِي إِلَّا رَجُلٌ آخِذٌ

۱۵۴۲- رسول اللہ ﷺ کو حضرت عثمان کی قوت ایمان پر یقین تھا، اسی لیے آپ نے ان کو اس پر ایمان لانے میں شریک فرمایا۔ بے شک اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قادر ہے۔ اس نے گائے اور بھیڑیے کو کلام کرنے کی طاقت دے دی۔ اس میں دلیل ہے کہ جانوروں کا استعمال ان ہی کاموں کے لیے ہونا چاہیے جن میں بطور عادت وہ استعمال کئے جاتے ہیں۔ (فتح الباری)

ایک صاحب نے میرا شانہ پکڑ لیا، میں نے دیکھا تو وہ حضرت علیؓ تھے۔ پھر انہوں نے حضرت عمرؓ کے لئے دعائے رحمت کی اور (ان کی لعش کو مخاطب کر کے) کہا، آپ نے اپنے بعد کسی بھی شخص کو نہیں چھوڑا کہ جسے دیکھ کر مجھے یہ تمنا ہوتی کہ اس کے عمل جیسا عمل کرتے ہوئے میں اللہ سے جا ملوں، اور خدا کی قسم مجھے تو (پہلے سے) یقین تھا کہ اللہ تعالیٰ آپ کو آپ کے دونوں ساتھیوں کے ساتھ ہی رکھے گا۔ میرا یہ یقین اس وجہ سے تھا کہ میں نے اکثر رسول اللہ ﷺ کی زبان مبارک سے یہ الفاظ سنے تھے کہ ”میں، ابو بکر اور عمر گئے۔ میں، ابو بکر اور عمر داخل ہوئے۔ میں، ابو بکر اور عمر باہر آئے۔“

أخرجه البخاري في : ۶۲- كتاب فضائل أصحاب النبي ﷺ : ۶- باب مناقب عمر ابن الخطاب أبي حفص.

۱۵۴۶- حضرت ابو سعید خدریؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”میں ایک دفعہ سو رہا تھا کہ میں نے خواب میں دیکھا کہ لوگ میرے سامنے پیش کئے جا رہے ہیں اور وہ کرتے پنے ہوئے ہیں۔ کسی کا کرتہ سینے تک ہے اور کسی کا اس سے نیچا ہے۔ (پھر) میرے سامنے عمر بن خطاب لائے گئے۔ ان (کے بدن) پر (جو) کو تاقنا اسے وہ گھسیٹ رہے تھے۔“ (یعنی ان کا کرتہ زمین تک نیچا تھا) صحابہؓ نے پوچھا یا رسول اللہ! اس کی کیا تعبیر ہے؟ آپ نے فرمایا (اس سے) ”دین مراد ہے۔“

أخرجه البخاري في : ۲- كتاب الإيمان : ۱۵- باب تفاضل أهل الإيمان في الأعمال.

۱۵۴۷- حضرت ابن عمرؓ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ ”میں سو رہا تھا۔ (اسی حالت

مَنكِبِي ؛ فَإِذَا عَلَيٌّ ، فَتَرَحَّمْ عَلَيَّ عُمَرُ ، وَقَالَ : مَا خَلَفْتَ أَحَدًا أَحَبَّ إِلَيَّ أَنْ أَلْقَى اللَّهَ بِمِثْلِ عَمَلِهِ مِنْكَ . وَإِنَّ اللَّهَ ! إِنْ كُنْتُ لِأُظَنَّ أَنْ يَجْعَلَكَ اللَّهُ مَعَ صَاحِبَيْكَ ، وَحَسِبْتُ أَنِّي كُنْتُ كَثِيرًا أَسْمَعَ النَّبِيَّ ﷺ ، يَقُولُ : «ذَهَبْتُ أَنَا وَأَبُوبَكْرٍ وَعُمَرُ ، وَدَخَلْتُ أَنَا وَأَبُوبَكْرٍ وَعُمَرُ ، وَخَرَجْتُ أَنَا وَأَبُوبَكْرٍ وَعُمَرُ» .

۱۵۴۶- حَدِيثُ أَبِي سَعِيدٍ الْخَدْرِيِّ ﷺ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : «بَيْنَا أَنَا نَائِمٌ رَأَيْتُ النَّاسَ يُعْرَضُونَ عَلَيَّ ، وَعَلَيْهِمْ قُمْصٌ ، مِنْهَا مَا يَبْلُغُ الثُّدْيَ ، وَمِنْهَا مَا دُونَ ذَلِكَ . وَعَرَضَ عَلَيَّ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ وَعَلَيْهِ قَمِيصٌ يَحْرُهُ» قَالُوا : فَمَا أَوْلَتْ ذَلِكَ؟ يَا رَسُولَ اللَّهِ! قَالَ : «الدِّينَ» .

۱۵۴۷- حَدِيثُ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ : سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ ، قَالَ : «بَيْنَا أَنَا

۱۵۴۶- یعنی دین حضرت عمر فاروقؓ کی ذات اقدس میں اس طرح جمع ہو گیا کہ کسی اور کو یہ شرف حاصل نہیں ہوا۔ اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ حضرت عمرؓ کا کرتہ چونکہ سب سے بڑا تھا اس لیے ان کی دینی فہم بھی اوروں سے بڑھ کر تھی۔ دین کی اس کی بیشی میں ان لوگوں کی تردید ہے جو کہتے ہیں کہ ایمان کم و بیش نہیں ہوتا۔ (راز)

میں) مجھے دودھ کا ایک پيالہ دیا گیا۔ میں نے (خوب اچھی طرح) پی لیا۔ حتیٰ کہ میں نے دیکھا کہ تازگی میرے ناخنوں سے نکل رہی ہے۔ پھر میں نے اپنا بچا ہوا عمر بن خطاب کو دے دیا۔ صحابہ نے پوچھا یا رسول اللہ ﷺ آپ نے اس کی کیا تعبیر؟ آپ نے فرمایا ”علم“

نَائِمٌ ، أُتِيْتُ بِقَدَحٍ كَبِينٍ ، فَشَرَبْتُ حَتَّى إِنِّي لَأَرَى الرَّيَّ يَخْرُجُ فِي أَظْفَارِي . ثُمَّ أُعْطِيْتُ فَضْلِي عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ . قَالُوا : فَمَا أَوْلَتْهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ : «الْعِلْمُ» .

أخرجه البخاري في : ۳ - كتاب العلم : ۲۲ - باب فضل العلم .

۱۵۴۸- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے نبی کریم ﷺ سے سنا آپ نے فرمایا ”میں سو رہا تھا کہ میں نے خواب میں اپنے آپ کو ایک کنوئیں پر دیکھا جس پر ڈول تھا۔ اللہ تعالیٰ نے جتنا چاہا میں نے اس ڈول سے پانی کھینچا پھر ابن ابی عمرفہ (حضرت ابو بکرؓ) نے لے لیا اور انہوں نے ایک یا دو ڈول کھینچے۔ ان کے کھینچنے میں کچھ کمزوری سی معلوم ہوئی۔ اللہ ان کی اس کمزوری کو معاف فرمائے۔ پھر اس ڈول نے ایک بہت بڑے ڈول کی صورت اختیار کر لی اور اسے عمر بن خطاب نے اپنے ہاتھ میں لے لیا۔ میں نے ایسا شہ زور پہلوان آدمی نہیں دیکھا جو عمرؓ کی طرح ڈول کھینچ سکتا ہو۔ انہوں نے اتنا پانی نکالا کہ لوگوں نے اپنے اونٹوں کو حوض سے سیراب کر لیا۔

۱۵۴۸ - حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ، قَالَ : سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ ، يَقُولُ : «بَيْنَا أَنَا نَائِمٌ رَأَيْتُنِي عَلَى قَلِيبٍ ، عَلَيْهَا ذَلْوٌ . فَنَزَعْتُ مِنْهَا مَا شَاءَ اللَّهُ . ثُمَّ أَخَذَهَا ابْنُ أَبِي قُحَافَةَ فَنَزَعَ بِهَا ذُنُوبًا أَوْ ذُنُوبَيْنِ . وَفِي نَزْعِهِ ضَعْفٌ ، وَاللَّهُ يَغْفِرُ لَهُ ضَعْفَهُ . ثُمَّ اسْتَحَالَتْ غَرَبًا ، فَأَخَذَهَا ابْنُ الْخَطَّابِ ، فَلَمْ أَرَ عَبْقَرِيًّا مِنَ النَّاسِ يَنْزِعُ نَزْعَ عُمَرَ ، حَتَّى ضَرَبَ النَّاسُ بَعْظَنَ .»

أخرجه البخاري في : ۶۲ - كتاب فضائل أصحاب النبي ﷺ : ۵ - باب قول النبي ﷺ

﴿لَوْ كُنْتُ مَتَّخِذًا خَلِيلًا﴾

۱۵۴۹- حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا میں نے خواب میں دیکھا کہ میں ایک کنوئیں سے ایک اچھا خاصا بڑا ڈول کھینچ رہا ہوں، جس سے جوان اونٹنی کو دودھ پلاتے ہیں۔ پھر ابو بکرؓ آئے اور انہوں نے بھی ایک یا دو ڈول کھینچے مگر کمزوری کے ساتھ اور اللہ ان کی

۱۵۴۹ - حَدِيثُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ : «أُرَيْتُ فِي الْمَنَامِ أَنِّي أَنْزَعُ بَدَلُوَ بَكْرَةَ عَلَى قَلِيبٍ . فَجَاءَ أَبُو بَكْرٍ ، فَنَزَعَ ذُنُوبًا أَوْ ذُنُوبَيْنِ نَزْعًا

۱۵۴۸- یہ خلافت اسلامی کو سنبھالنے پر اشارہ ہے۔ جیسا کہ وفات نبوی کے بعد حضرت صدیق اکبرؓ کو اڑھائی سال خلافت کے منصب پر فائز رہے اور مختلف فتنوں کی کامیابی سے سرکوب کی۔ بعد میں فاروقی دور شروع ہوا تو حضرت عمر فاروقؓ نے خلافت کا حق ادا کر دیا کہ فتوحات اسلامی کا سیلاب دور دور تک پہنچ گیا اور خلافت کے ہر شعبہ میں ترقی کے دروازے کھل گئے۔ (راز)

مغفرت کرے، پھر عمر آئے اور ان کے ہاتھ میں وہ ڈول ایک بہت بڑے ڈول کی صورت اختیار کر گیا۔ میں نے ان جیسا مضبوط اور با عظمت شخص نہیں دیکھا جو اتنی مضبوطی کے ساتھ کام کر سکتا ہو۔ انہوں نے اتنا کھینچا کہ لوگ سیراب ہو گئے اور اپنے لوٹوں کو پلا کر ان کے ٹھکانوں پر لے گئے۔

ضَعِيفًا ، وَ اللَّهُ يَغْفِرُ لَهُ ، ثُمَّ جَاءَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَاسْتَحَالَتْ غَرْبًا ، فَلَمْ أَرِ عَبْرِيًّا يَفْرِي فَرِيَّةً ، حَتَّى رَوَى النَّاسُ وَضُرَبُوا بِعَطْنٍ .

أخرجه البخاري في : ٦٢ - كتاب فضائل أصحاب النبي ﷺ : ٦ - باب مناقب عمر ابن الخطاب أبي حفص .

۱۵۵۰- حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا "میں جنت میں داخل ہوا یا (آپ نے یہ فرمایا کہ) میں جنت میں گیا۔ وہاں میں نے ایک محل دیکھا۔ میں نے پوچھا یہ محل کس کا ہے؟ فرشتوں نے بتایا کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہما کے ہیں۔ اس کے اندر جاؤں لیکن رک گیا کیونکہ تمہاری غیرت مجھے معلوم تھی۔ اس پر حضرت عمر رضی اللہ عنہما نے عرض کیا یا رسول اللہ! میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں۔ اے اللہ کے نبی! کیا میں آپ پر غیرت کروں گا؟

۱۵۵۰ - حَدِيثُ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ ، قَالَ : «ادْخَلْتُ الْجَنَّةَ أَوْ أُتَيْتُ الْجَنَّةَ فَأَبْصَرْتُ قَصْرًا فَقُلْتُ : لِمَنْ هَذَا؟ قَالُوا : لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ . فَأَرَدْتُ أَنْ أَدْخُلَهُ ، فَلَمْ يَمْنَعْنِي إِلَّا عِلْمِي بِغَيْرَتِكَ» قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ : يَا رَسُولَ اللَّهِ! بِأبي أنت وأُمِّي يَا نَبِيَّ اللَّهِ! أَوْ عَلَيْكَ أَغَارُ؟

أخرجه البخاري في : ٦٧ - كتاب النكاح : ١٠٧ - باب الغيرة .

۱۵۵۱- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے تو آپ نے فرمایا کہ میں نے خواب میں جنت دیکھی، میں نے اس میں ایک عورت کو دیکھا جو ایک محل کے کنارے وضو کر رہی تھی۔ میں نے پوچھا کہ یہ محل کس کا ہے؟ تو فرشتوں نے بتایا کہ یہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہما کا محل ہے۔ مجھے ان کی غیرت یاد آئی اور میں وہاں سے فوراً لوٹ آیا۔ یہ سن کر حضرت عمر رضی اللہ عنہما رو دیئے اور کہنے لگے 'یا رسول اللہ! کیا میں آپ کے ساتھ بھی غیرت کروں گا؟

۱۵۵۱ - حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ، قَالَ : «بَيْنَا نَحْنُ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ ، إِذْ قَالَ : «بَيْنَا أَنَا نَائِمٌ رَأَيْتُنِي فِي الْجَنَّةِ . فَإِذَا امْرَأَةٌ تَتَوَضَّأُ إِلَى جَانِبِ قَصْرِ ، فَقُلْتُ : لِمَنْ هَذَا الْقَصْرِ؟ فَقَالُوا : لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ . فَذَكَرْتُ غَيْرَتَهُ فَوَلَّيْتُ مُدْبِرًا» فَبَكَى عُمَرُ ، وَقَالَ : عَلَيْكَ أَغَارُ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟

أخرجه البخاري في : ٥٩ - كتاب بدء الخلق : ٨ - باب ما جاء في صفة الجنة وأنها مخلوقة .

۱۵۵۲- حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ایک دفعہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہونے کی اجازت چاہی۔ اس وقت چند قریشی عورتیں (ازواج مطہرات) آپ کے پاس بیٹھی آپ سے گفتگو کر رہی تھیں، اور آپ سے (خرچ) بڑھانے کا سوال کر رہی تھیں۔ خوب آواز بلند کر کے۔ لیکن جو نئی حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے اجازت چاہی، وہ خواتین جلدی سے پردے کے پیچھے چلی گئیں۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں اجازت دی۔ آپ مسکرا رہے تھے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا، اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ کو ہنساتا ہی رکھے، یا رسول اللہ۔ آپ نے فرمایا کہ مجھے ان عورتوں پر تعجب ہوا۔ ابھی ابھی میرے پاس تھیں، لیکن جب تمہاری آواز سنی تو پردے کے پیچھے جلدی سے بھاگ گئیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا، لیکن یا رسول اللہ! آپ زیادہ اس کے مستحق تھے کہ آپ سے یہ ڈرتیں۔ پھر (ازواج مطہرات سے) کہا، اے اپنی جان کی دشمنو، مجھ سے تو تم ڈرتی ہو اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نہیں ڈرتیں۔ ازواج مطہرات بولیں کہ واقعی یہی (بات) ہے کیونکہ آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے برخلاف مزاج میں بہت سخت ہیں۔ اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اس ذات کی قسم! جس کے ہاتھ میں میری جان ہے، (اے عمر!) اگر شیطان بھی کہیں راستے میں تمہیں مل جائے، تو جھٹ وہ یہ راستہ چھوڑ کر دوسرا راستہ اختیار کر لیتا ہے۔

۱۵۵۲- حدیث سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ، قَالَ: اسْتَأْذَنَ عُمَرُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، وَعِنْدَهُ نِسَاءٌ مِنْ قُرَيْشٍ يُكَلِّمَنَّهُ، وَيَسْتَكْبِرُنَّهُ، عَالِيَةً أَصْوَاتُهُنَّ. فَلَمَّا اسْتَأْذَنَ عُمَرُ قَمْنَ يَتَدَرْنَ الْحِجَابَ. فَأَذِنَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، وَرَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَضْحَكُ. فَقَالَ عُمَرُ: «أَضْحَكَ اللَّهُ سِنَّكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ! قَالَ: «عَجِبْتُ مِنْ هَؤُلَاءِ اللَّاتِي كُنَّ عِنْدِي. فَلَمَّا سَمِعْنَ صَوْتَكَ ابْتَدَرْنَ الْحِجَابَ» قَالَ عُمَرُ: فَأَنْتَ يَا رَسُولَ اللَّهِ! كُنْتَ أَحَقَّ أَنْ يَهَبْنَ. ثُمَّ قَالَ: أَيُّ عَدَوَاتِ أَنْفُسِهِنَّ! أَنْهَبْنِي وَلَا تَهَبْنَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ? قُلْنَ: نَعَمْ! أَنْتَ أَفْظُ وَأَغْلَظُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ. قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ! مَا لَقَيْكَ الشَّيْطَانُ قَطُّ سَالِكًا فَجًّا إِلَّا سَلَكَ فَجًّا غَيْرَ فَجِّهِ»

أخرجه البخاري في : ۵۹- كتاب بدء الخلق: ۱۱- باب صفة إبليس وجنوده.

۱۵۵۳- حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ جب عبد اللہ بن ابی (منافق) کا انتقال ہوا تو اس کے بیٹے عبد اللہ بن عبد اللہ (جو پختہ مسلمان تھے) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ آپ اپنی قمیص میرے والد کے کفن کے لئے عنایت فرمادیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے قمیص

۱۵۵۳- حدیث ابن عمر رضی اللہ عنہما، قَالَ: لَمَّا تُوُفِّيَ عَبْدُ اللَّهِ، جَاءَهُ ابْنُهُ عَبْدُ اللَّهِ ابْنُ عَبْدِ اللَّهِ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، فَسَأَلَهُ أَنْ يُعْطِيَهُ قَمِيصَهُ يُكْفَنُ فِيهِ

عنایت فرمائی۔ پھر انہوں نے عرض کی کہ آپ نماز جنازہ بھی پڑھادیں۔ آنحضرت ﷺ نماز جنازہ پڑھانے کے لئے بھی آگے بڑھ گئے۔ اتنے میں حضرت عمرؓ نے آپ کا دامن پکڑ لیا اور عرض کیا۔ یا رسول اللہ آپ اس کی نماز جنازہ پڑھانے جا رہے ہیں، جب کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو اس سے منع بھی فرما دیا ہے۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے مجھے اختیار دیا ہے۔ کہ ”آپ ان کے لئے استغفار کریں خواہ نہ کریں۔ اگر آپ ان کے لئے ستر بار بھی استغفار کریں گے۔۔۔۔۔ (جب بھی اللہ انہیں نہیں بخشے گا) اس لئے میں ستر مرتبہ سے بھی زیادہ استغفار کروں گا۔ (شاید کہ اللہ تعالیٰ معاف کر دے) حضرت عمرؓ بولے۔ لیکن یہ شخص تو منافق تھا۔ حضرت ابن عمرؓ نے بیان کیا کہ آخر آنحضرت ﷺ نے اس کی نماز جنازہ پڑھائی۔ اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے یہ حکم نازل فرمایا کہ ”اور ان میں سے جو کوئی مر جائے اس پر کبھی بھی نماز نہ پڑھے اور نہ اس کی قبر پر کھڑے ہوں“ (التوبہ: ۸۴)

أَبَاهُ ، فَأَعْطَاهُ . ثُمَّ سَأَلَهُ أَنْ يُصَلِّيَ عَلَيْهِ . فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ، لِيُصَلِّيَ ، فَقَامَ عُمَرُ فَأَخَذَ بِثَوْبِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ . فَقَالَ : يَا رَسُولَ اللَّهِ ! تُصَلِّيَ عَلَيْهِ وَقَدْ نَهَاكَ رَبُّكَ أَنْ تُصَلِّيَ عَلَيْهِ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : «إِنَّمَا حَيْرَنِي اللَّهُ فَقَالَ : - ﴿اسْتَغْفِرْ لَهُمْ أَوْ لَا تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ إِنْ تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ سَبْعِينَ مَرَّةً﴾ - وَسَأَزِيدُهُ عَلَى السَّبْعِينَ» قَالَ : إِنَّهُ مُنَافِقٌ . قَالَ : فَصَلَّى عَلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ، فَأَنْزَلَ اللَّهُ - ﴿وَلَا تُصَلِّ عَلَى أَحَدٍ مِنْهُمْ مَاتَ أَبَدًا وَلَا تَقُمْ عَلَى قَبْرِهِ﴾ - .

أخرجه البخاري في : ٦٥ - كتاب التفسير : ٩ - سورة براءة : ١٢ - باب استغفر لهم لا تستغفر لهم .

(٣) حضرت عثمان بن عفانؓ کے فضائل

۱۵۵۳- حضرت ابو موسیٰ اشعریؓ نے بیان کیا کہ میں مدینہ کے ایک بلخ (بیرارلس) میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھا کہ ایک صاحب نے آکر دروازہ کھلوا دیا۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا ان کے لئے دروازہ کھول دو اور انہیں جنت کی بشارت سنا دو۔ میں نے دروازہ کھولا تو حضرت ابو بکرؓ تھے۔ میں نے انہیں نبی کریم ﷺ کے فرمانے کے مطابق جنت کی خوشخبری سنائی تو انہوں نے اس پر اللہ کی حمد کی۔ پھر ایک اور صاحب آئے اور دروازہ کھلوا دیا۔ حضور ﷺ نے اس موقع پر بھی یہی فرمایا کہ دروازہ ان کے لئے کھول دو اور انہیں جنت کی بشارت سنا دو۔ میں نے دروازہ کھولا تو حضرت عمرؓ تھے۔ انہیں بھی

(٣) باب من فضائل عثمان بن عفانؓ

١٥٥٤ - حَدِيثُ أَبِي مُوسَى ﷺ ، قَالَ : كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ ، فِي حَائِطٍ مِنْ حِيْطَانِ الْمَدِيْنَةِ ، فَجَاءَ رَجُلٌ فَاسْتَفْتَحَ ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ : «افْتَحْ لَهُ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ» فَفَتَحْتُ لَهُ ، فَإِذَا أَبُو بَكْرٍ ، فَبَشَّرْتُهُ بِمَا قَالَ النَّبِيُّ ﷺ ، فَحَمِدَ اللَّهُ . ثُمَّ جَاءَ رَجُلٌ فَاسْتَفْتَحَ ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ : «افْتَحْ لَهُ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ» فَفَتَحْتُ لَهُ ، فَإِذَا هُوَ عُمَرُ .

جب حضور ﷺ کے ارشاد کی اطلاع سنائی تو انہوں نے بھی اللہ کی حمد و ثنا کی۔ پھر ایک تیسرے صاحب نے دروازہ کھلوا دیا۔ ان کے لئے بھی حضور اکرم ﷺ نے فرمایا کہ دروازہ کھول دو اور انہیں جنت کی بشارت سنا دو ان مصائب اور آزمائشوں کے بعد جن سے انہیں (دنیا میں) واسطہ پڑے گا۔ وہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ تھے۔ جب میں نے ان کو حضور ﷺ کے ارشاد کی اطلاع دی تو آپ نے اللہ کی حمد و ثنا کے بعد فرمایا کہ اللہ ہی مدد کرنے والا ہے۔

أخرجه البخاري في : ٦٢- كتاب فضائل أصحاب النبي ﷺ : ٦- باب مناقب عمر ابن الخطاب أبي حفص القرشي.

۱۵۵۵- حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے ایک دن اپنے گھر میں وضو کیا اور اس ارادہ سے نکلے کہ آج دن بھر رسول اللہ ﷺ کا ساتھ نہ چھوڑوں گا۔ انہوں نے بیان کیا کہ پھر میں مسجد نبوی میں حاضر ہوا اور آنحضرت ﷺ کے متعلق پوچھا تو وہاں لوگوں نے بتایا کہ حضور ﷺ تو تشریف لے جا چکے ہیں اور آپ اس طرف تشریف لے گئے ہیں۔ چنانچہ میں آپ کے متعلق پوچھتا ہوا آپ کے پیچھے پیچھے نکلا اور آخر میں نے دیکھا کہ آپ (قبا کے قریب) بیڑا ریس میں داخل ہو رہے ہیں۔ میں دروازے پر بیٹھ گیا اور اس کا دروازہ کھجور کی شاخوں سے بنا ہوا تھا۔ جب آپ قضاء حاجت کر چکے اور وضو بھی کر لیا تو میں آپ کے پاس گیا۔ میں نے دیکھا کہ آپ بیڑا ریس (اس بلغ کے کنویں) کی منڈیر پر بیٹھے ہوئے ہیں اپنی پنڈلیاں آپ نے کھول رکھی ہیں اور کنویں میں پاؤں لٹکائے ہوئے ہیں۔ میں نے آپ کو سلام کیا اور پھر واپس آکر بلغ کے دروازے پر بیٹھ گیا۔ میں نے سوچا کہ آج میں رسول اللہ ﷺ کا دربان رہوں گا۔ پھر حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ آئے اور دروازہ کھولنا چاہا تو میں نے پوچھا کہ کون صاحب ہیں؟ انہوں نے کہا کہ ابو بکر میں نے کہا تھوڑی دیر ٹھہر جائیے۔ پھر میں آنحضرت ﷺ کی

فَأَخْبَرْتُهُ بِمَا قَالَ النَّبِيُّ ﷺ ، فَحَمِدَ اللَّهُ ، ثُمَّ اسْتَفْتَحَ رَجُلٌ فَقَالَ لِي : «افْتَحْ لَهُ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ عَلَى بَلْوَى تُصِيبُهُ» فَإِذَا عُثْمَانُ . فَأَخْبَرْتُهُ بِمَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَحَمِدَ اللَّهُ ، ثُمَّ قَالَ : اللَّهُ الْمُسْتَعَانُ .

١٥٥٥- حَدِيثُ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ، أَنَّهُ تَوَضَّأَ فِي بَيْتِهِ ثُمَّ خَرَجَ . فَقُلْتُ لِأَلْزَمَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ وَلَا أَكُونَنَّ مَعَهُ يَوْمِي هَذَا ، قَالَ : فَجَاءَ الْمَسْجِدَ فَسَأَلَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ ، فَقَالُوا ، خَرَجَ وَوَجَّهَ هَهُنَا . فَخَرَجْتُ عَلَى إِثْرِهِ أَسْأَلُ عَنْهُ . حَتَّى دَخَلَ بَيْتَ أَرِيْسٍ . فَجَلَسْتُ عِنْدَ الْبَابِ ، وَبَابُهَا مِنْ حَرِيدٍ حَتَّى قَضَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ حَاجَتَهُ . فَتَوَضَّأَ ، فَقُمْتُ إِلَيْهِ ، فَإِذَا هُوَ جَالِسٌ عَلَى بَيْتِ أَرِيْسٍ ، وَتَوَسَّطَ قَفِّهَا ، وَكَشَفَ عَنِ سَاقَيْهِ وَدَلَّاهُمَا فِي الْبَيْتِ . فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ ، ثُمَّ انصَرَفْتُ فَجَلَسْتُ عِنْدَ الْبَابِ . فَقُلْتُ لِأَكُونَنَّ بَوَّابَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ ، الْيَوْمَ . فَجَاءَ أَبُو بَكْرٍ فَدَفَعَ الْبَابَ ،

خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ ابو بکر دروازے پر موجود ہیں اور اندر آنے کی اجازت آپ سے چاہتے ہیں۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ انہیں اجازت دے دو اور جنت کی بشارت بھی۔ میں دروازہ پر آیا اور حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ سے کہا کہ اندر تشریف لے جائیے اور رسول کریم ﷺ نے آپ کو جنت کی بشارت دی ہے۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ اندر داخل ہوئے اور اسی کنویں کی مینڈھ پر آنحضرت ﷺ کی داہنی طرف بیٹھ گئے اور اپنے دونوں پاؤں کنویں میں لٹکائے، جس طرح آنحضرت ﷺ لٹکائے ہوئے تھے اور اپنی پنڈلیوں کو بھی کھول لیا تھا۔ پھر میں واپس آ کر اپنی جگہ پر بیٹھ گیا۔ میں آتے وقت اپنے بھائی کو وضو کرتا ہوا چھوڑ آیا تھا۔ وہ میرے ساتھ آنے والے تھے، میں نے اپنے دل میں کہا، کاش اللہ تعالیٰ فلاں کو خبر دے دیتا۔۔۔۔۔ ان کی مراد اپنے بھائی سے تھی،۔۔۔۔۔ اور انہیں یہاں پہنچا دیتا۔ اتنے میں کسی صاحب نے دروازے پر دستک دی میں نے پوچھا کون صاحب ہیں؟ کہا کہ عمر بن خطاب۔ میں نے کہا کہ تھوڑی دیر کے لئے ٹھہر جائیے۔ چنانچہ میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اور سلام کے بعد عرض کیا کہ عمر بن خطاب دروازے پر کھڑے اندر آنے کی اجازت چاہتے ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ انہیں اجازت دے دو اور جنت کی بشارت بھی پہنچا دو۔ میں واپس آیا اور کہا کہ اندر تشریف لے جائیے اور آپ کو رسول اللہ ﷺ نے جنت کی بشارت دی ہے۔ وہ بھی داخل ہوئے اور آپ کے ساتھ اسی مینڈھ پر بائیں طرف بیٹھ گئے اور اپنے پاؤں کنویں میں لٹکائے۔ میں پھر دروازہ پر بیٹھ گیا اور سوچتا رہا کہ کاش اللہ تعالیٰ فلاں (حضرت ابو موسیٰ کے بھائی) کے ساتھ خیر چاہتا اور انہیں یہاں پہنچا دیتا۔ اتنے میں ایک اور صاحب آئے اور دروازے پر دستک دی، میں نے پوچھا کون صاحب ہیں؟ بولے کہ عثمان بن عفان۔ میں نے کہا تھوڑی دیر کے لئے رک جائیے۔ پھر میں رسول اللہ

فَقُلْتُ : مَنْ هَذَا؟ فَقَالَ : أَبُو بَكْرٍ . فَقُلْتُ : عَلَى رِسْلِكَ . ثُمَّ ذَهَبْتُ فَقُلْتُ : يَا رَسُولَ اللَّهِ ! هَذَا أَبُو بَكْرٍ يَسْتَأْذِنُ . فَقَالَ : «إِذْنٌ لَهُ وَبَشْرَةٌ بِالْجَنَّةِ» فَأَقْبَلْتُ حَتَّى قُلْتُ لِأَبِي بَكْرٍ : ادْخُلْ ، وَرَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُبَشِّرُكَ بِالْجَنَّةِ . فَدَخَلَ أَبُو بَكْرٍ ، فَجَلَسَ عَنْ يَمِينِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ مَعَهُ فِي الْقَفِّ ، وَذَكَى رِجْلَيْهِ فِي الْبِئْرِ ، كَمَا صَنَعَ النَّبِيُّ ﷺ ، وَكَشَفَ عَنْ سَاقَيْهِ . ثُمَّ رَجَعْتُ فَجَلَسْتُ ، وَقَدْ تَرَكْتُ أَحْيِي يَتَوَضَّأُ وَيَلْحَقُنِي . فَقَالَتْ : إِنَّ يُرِيدُ اللَّهُ بِفُلَانٍ خَيْرًا (يُرِيدُ أَحَاهُ) يَأْتِي بِهِ . فَإِذَا إِنْسَانٌ يُحْرِكُ الْبَابَ . فَقُلْتُ : مَنْ هَذَا؟ فَقَالَ : عُمَرُ ابْنُ الْخَطَّابِ . فَقُلْتُ : عَلَى رِسْلِكَ . ثُمَّ جِئْتُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ ، فَقُلْتُ : هَذَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ يَسْتَأْذِنُ فَقَالَ : «إِذْنٌ لَهُ وَبَشْرَةٌ بِالْجَنَّةِ» فَجِئْتُ ، فَقُلْتُ : ادْخُلْ ، وَبَشِّرْكَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِالْجَنَّةِ . فَدَخَلَ فَجَلَسَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ ، فِي الْقَفِّ ، عَنْ يَسَارِهِ ، وَذَكَى رِجْلَيْهِ فِي الْبِئْرِ . ثُمَّ رَجَعْتُ فَجَلَسْتُ . فَقُلْتُ : إِنَّ يُرِيدُ اللَّهُ بِفُلَانٍ خَيْرًا يَأْتِي بِهِ . فَجَاءَ إِنْسَانٌ يُحْرِكُ الْبَابَ .

ﷺ کے پاس آیا اور آپ کو ان کی اطلاع دی۔ آپ نے فرمایا کہ انہیں اجازت دے دو۔ اور ایک مصیبت پر جو انہیں پہنچے گی، جنت کی بشارت پہنچا دو۔ میں دروازے پر آیا اور ان سے کہا کہ اندر تشریف لے جائیے۔ حضور اکرم ﷺ نے آپ کو جنت کی بشارت دی ہے، ایک مصیبت پر جو آپ کو پہنچے گی۔ وہ جب داخل ہوئے تو دیکھا چوتراہ پر جگہ نہیں ہے اس لئے وہ دوسری طرف آنحضرت ﷺ کے سامنے بیٹھ گئے۔ حضرت سعید بن مسیب (حضرت ابو موسیٰ سے حدیث کے راوی) نے کہا میں نے اس سے ان کی قبروں کی تاویل لی ہے۔

فَقُلْتُ : مَنْ هَذَا؟ فَقَالَ : عُمَانُ بْنُ عَفَّانَ . فَقُلْتُ : عَلَى رِسْلِكَ . فَجِئْتُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَأَخْبَرْتُهُ ، فَقَالَ : «إِذْنٌ لَهُ وَبَشْرَةٌ بِالْحَنَّةِ ، عَلَى بَلْوَى تُصَيِّبُهُ ، فَقُلْتُ لَهُ : ادْخُلْ ، وَبَشَّرَكَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِالْحَنَّةِ عَلَى بَلْوَى تُصَيِّبُكَ . فَدَخَلَ ، فَوَجَدَ الْقُفَّ قَدْ مَلِيَءَ ، فَجَلَسَ وَجَاهَهُ مِنَ الشَّقِّ الْآخِرِ .

قَالَ سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ (رَأَوِي الْحَدِيثَ عَنْ أَبِي مُوسَى) : فَأَوْلَتْهَا قُبُورَهُمْ .

أخرجه البخاري في : ٦٢ - كتاب فضائل أصحاب النبي ﷺ : ٥ - باب قول النبي ﷺ لو كنت متخذًا خليلاً.

(۳) حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ کے فضائل

۱۵۵۶- حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ غزوہ تبوک کے لئے تشریف لے گئے تو حضرت علی رضی اللہ عنہ کو مدینہ میں اپنا نائب بنایا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ آپ مجھے بچوں اور عورتوں میں چھوڑے جا رہے ہیں؟ آنحضرت ﷺ نے فرمایا، کیا تم اس پر خوش نہیں ہو کہ میرے لئے تم ایسے ہو جیسے موسیٰ کے لئے ہارون تھے۔ لیکن فرق یہ ہے کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا۔

(۴) باب من فضائل علي بن أبي طالب رضی اللہ عنہ

۱۵۵۶- حَدِيثُ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَاصٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ حَرَجَ إِلَى تَبُوكَ ، وَاسْتَحْلَفَ عَلِيًّا . فَقَالَ : أَتَخْلَفُنِي فِي الصَّبِيَّانِ وَالنِّسَاءِ؟ قَالَ : «أَلَا تَرْضَى أَنْ تَكُونَ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ هَارُونَ مِنْ مُوسَى؟ إِلَّا أَنَّهُ لَيْسَ نَبِيٌّ بَعْدِي» .

۱۵۵۶- امام نوویؒ مسلم کی شرح میں فرماتے ہیں کہ قاضی عیاض نے فرمایا ہے اس حدیث سے روافض اور امامیہ فریقے نے بلکہ تمام شیعہ جماعتوں نے دلیل لی ہے کہ خلافت حضرت علی رضی اللہ عنہ کا حق تھا انہیں اس کی وصیت بھی کی گئی تھی۔ فرماتے ہیں پھر یہ فریقے خود اختلاف کا شکار ہو گئے ہیں۔ روافض نے تو تمام صحابہ کو کافر قرار دیا کیونکہ انہوں نے حضرت علی کو مقدم نہیں رکھا اور بعض شیعہوں نے مزید تجلوز کیا کہ حضرت

أخرجه البخاري في : ٦٤ - كتاب المغازي : ٧٨ - باب غزوة تبوك وهي غزوة العسرة.

۱۵۵۷- حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے خیبر کی لڑائی کے دن فرمایا تھا کہ اسلامی جھنڈا میں ایک ایسے شخص کے ہاتھ میں دوں گا جس کے ذریعہ اللہ تعالیٰ فتح عنایت فرمائے گا۔ اب سب اس انتظار میں تھے کہ دیکھئے جھنڈا کسے ملتا ہے۔ جب صبح ہوئی تو سب سر کردہ لوگ اسی امید میں رہے کہ کاش انہی کو مل جائے لیکن آنحضرت ﷺ نے دریافت فرمایا، علی کہاں ہیں؟ عرض کیا گیا کہ وہ آنکھوں کے درد میں مبتلا ہیں۔ آخر آپ کے حکم سے انہیں بلایا گیا۔ آپ نے اپنا لعب وہن مبارک ان کی آنکھوں میں لگا دیا اور فوراً ہی وہ اچھے ہو گئے جیسے پہلے کوئی تکلیف ہی نہ رہی ہو۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا ہم ان (سودیوں) سے اس وقت تک جنگ کریں گے جب تک یہ ہمارے جیسے (مسلمان) نہ ہو جائیں۔ لیکن آنحضرت ﷺ نے فرمایا ابھی ٹھہرو پہلے ان کے میدان میں اتر کر تم انہیں اسلام کی دعوت دے لو۔ اور ان کے لئے جو چیزیں ضروری ہیں ان کی خبر کر دو (پھر اگر وہ نہ مانیں تو لڑنا) اللہ کی قسم اگر تمہارے ذریعہ ایک شخص کو بھی ہدایت مل جائے تو یہ تمہارے حق میں سرخ اونٹوں سے بہتر ہے۔

۱۵۵۷- حَدِيثُ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ، سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ : يَوْمَ خَيْبَرَ : «لَأُعْطِينَ الرَّايَةَ رَجُلًا يَفْتَحُ اللَّهُ عَلَى يَدَيْهِ» فَقَامُوا يَرْجُونَ لِذَلِكَ ، أَيُّهُمْ يُعْطَى . فَغَدَوْا وَكُلُّهُمْ يَرْجُو أَنْ يُعْطَى . فَقَالَ : «أَيْنَ عَلِيٍّ؟» فَقِيلَ : يَشْتَكِي عَيْنَيْهِ فَأَمَرَ ، فَدُعِيَ لَهُ ، فَصَقَ فِي عَيْنَيْهِ ، فَبَرَأَ مَكَانَهُ . حَتَّى كَانَهُ لَمْ يَكُنْ بِهِ شَيْءٌ . فَقَالَ : نَقَاتِلَهُمْ حَتَّى يَكُونُوا مِثْلَنَا؟ فَقَالَ : «عَلَى رَسُولِكَ ، حَتَّى تَنْزِلَ بِسَاحَتِهِمْ ، ثُمَّ ادْعُهُمْ إِلَى الْإِسْلَامِ ، وَأَخْبِرْهُمْ بِمَا يَجِبُ عَلَيْهِمْ ، فَوَرَأَى اللَّهُ لِأَنْ يُهْدَى بِكَ رَجُلٌ وَاحِدٌ خَيْرٌ لَكَ مِنْ حُمْرِ النَّعَمِ» .

أخرجه البخاري في : ٥٦ - كتاب الجهاد : ١٠٢ - باب دعاء النبي ﷺ إلى الإسلام والنبوة.

۱۵۵۸- حَدِيثُ سَلْمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ، حضرت سلمہ بن الاکوع رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ غزوة خیبر

کذا سے پورے

علیؑ کو بھی کافر قرار دیا کہ وہ اپنا حق طلب کرنے کے لیے کھڑے کیوں نہ ہوئے۔ یہ سب گھٹیا مذہب کے لوگ ہیں اور عقل کے اعتبار سے فاسد کہ ان کی بات کار دیا جائے یا ان سے مناظرہ کیا جائے۔ حالانکہ اس حدیث میں ان کے لیے کوئی دلیل موجود نہیں کہ وہ حضرت علیؑ کی فضیلت کو ثابت کر سکیں۔ کیونکہ اس میں کوئی ایسا اشارہ موجود نہیں کہ حضرت علیؑ کسی سے افضل ہیں یا فلاں کے مثل ہیں۔ نہ اس میں یہ دلیل ہے کہ حضرت علیؑ نبی اکرم ﷺ کے بعد خلیفہ ہوں گے۔ کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت علیؑ سے یہ بات اس وقت فرمائی تھی جب انہیں مدینہ میں امیر مقرر فرما کر خود باقی تمام صحابہ کو لے کر غزوة تبوک کی طرف گئے تھے جس کی تائید یہ بات بھی کرتی ہے کہ ہارون علیہ السلام موسیٰ علیہ السلام کے خلیفہ نہیں بنے تھے بلکہ وہ تو موسیٰ علیہ السلام کی زندگی میں فوت ہو گئے تھے۔ حضرت ہارون کو تو موسیٰ علیہ السلام نے اس وقت اپنا جانشین بنایا تھا جب خود اپنے رب سے مناجات و گفتگو کے لیے میقات (طور پیماز) کو روانہ ہوئے تھے۔ (مرتب)

کے موقع پر حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ نہیں آئے تھے۔ ان کی آنکھوں میں تکلیف تھی۔ پھر انہوں نے کہا کہ کیا میں رسول کریم ﷺ کے ساتھ جملہ میں شریک نہ ہوں گا؟ چنانچہ وہ نکلے اور آنحضرت ﷺ سے جا ملے۔ اس رات کی شام کو جس کی صبح کو خیبر فتح ہوا ہے، نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ میں اسلامی پرچم اس شخص کو دوں گا (آپ نے یہ فرمایا کہ) کل اسلامی پرچم اس شخص کے ہاتھ میں ہو گا جسے اللہ اور اس کے رسول اپنا محبوب رکھتے ہیں۔ یا آپ نے یہ فرمایا کہ جو اللہ اور اس کے رسول سے محبت رکھتا ہے۔ اور اللہ اس شخص کے ہاتھ پر فتح فرمائے گا۔ پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ بھی آگئے۔ حالانکہ ان کے آنے کی ہمیں کوئی امید نہ تھی (کیونکہ وہ آشوب چشم میں مبتلا تھے) لوگوں نے کہا کہ یہ علی بھی آگئے۔ اور آپ نے جھنڈا ان کو دیا اور اللہ نے ان کے ہاتھ پر فتح فرمائی۔

قَالَ : كَانَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ تَحَلَّفَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِي خَيْبَرَ ، وَكَانَ بِهِ رَمَدٌ . فَقَالَ : أَنَا أَتَحَلَّفُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ ! فَخَرَجَ عَلِيٌّ ، فَلَحِقَ بِالنَّبِيِّ ﷺ . فَلَمَّا كَانَ مَسَاءً اللَّيْلَةِ الَّتِي فَتَحَهَا فِي صَبَاحِهَا . فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : «لَأُعْطِينَ الرَّايَةَ» أَوْ قَالَ : «لِيَأْخُذَنَّ غَدًا رَجُلٌ يُحِبُّهُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ» ، أَوْ قَالَ : «يُحِبُّ اللَّهُ وَرَسُولَهُ يَفْتَحُ اللَّهُ عَلَيْهِ» . فَبِإِذَا نَحْنُ بِعَلِيِّ ، وَمَا نَرَجُوهُ . فَقَالُوا : هَذَا عَلِيٌّ . فَأَعْطَاهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ، فَفَتَحَ اللَّهُ عَلَيْهِ .

أخرجه البخاري في : ٥٦ - كتاب الجهاد : ١٢١ - باب ما قيل في لواء النبي ﷺ .

۱۵۵۹ - حدیث سہل بن سعد رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے گھر تشریف لائے دیکھا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ گھر میں موجود نہیں۔ آپ نے دریافت کیا کہ تمہارے چچا کے بیٹے کہاں ہیں؟ انہوں نے بتایا کہ میرے اور ان کے درمیان کچھ ناگواری پیش آگئی اور وہ مجھ سے خفا ہو کر کہیں باہر چلے گئے ہیں اور میرے یہاں قبولہ بھی نہیں کیا ہے۔ اس کے بعد رسول اللہ ﷺ نے ایک شخص سے کہا کہ علیؑ کو تلاش کرو کہ کہاں ہے۔ وہ آئے اور بتایا کہ مسجد میں سوئے ہوئے ہیں۔ پھر نبی کریم ﷺ تشریف لائے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ لیٹے ہوئے تھے چادر ان کے پلو سے گر گئی تھی اور جسم پر مٹی لگ گئی تھی۔ رسول اللہ ﷺ جسم سے دھول جھاڑتے جاتے تھے اور فرماتے تھے اٹھو ابو تراب اٹھو۔

١٥٥٩ - حَدِيثُ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : جَاءَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ، بَيْتَ فَاطِمَةَ ، فَلَمْ يَجِدْ عَلِيًّا فِي الْبَيْتِ . فَقَالَ : «أَيْنَ ابْنُ عَمَلِكٍ؟» قَالَتْ : كَانَ بَيْنِي وَبَيْنَهُ شَيْءٌ ، فَعَاذَنِي ، فَخَرَجَ ، فَلَمْ يَقِلْ عِنْدِي . فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : «انظُرْ أَيْنَ هُوَ؟» فَجَاءَ ، فَقَالَ : يَا رَسُولَ اللَّهِ ! هُوَ فِي الْمَسْجِدِ رَاقِدٌ . فَجَاءَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ، وَهُوَ مُضْطَجِعٌ ، قَدْ سَقَطَ رِدَاؤُهُ عَنْ شِقْوِهِ ، وَأَصَابَهُ تُرَابٌ . فَجَعَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ

يَمْسَحُهُ عَنْهُ ، وَيَقُولُ : «قُمْ أَبَا تَرَابٍ ! قُمْ
أَبَا تَرَابٍ!».

أخرجه البخاري في : ۸- كتاب الصلاة : ۵۸- باب نوم الرجال في المسجد.

(۵) حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کے فضائل

(۵) باب في فضل سعد بن أبي وقاص رضي الله عنه

۱۵۶۰- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے (ایک رات) بیداری میں گزاری، مدینہ پہنچنے کے بعد آپ نے فرمایا کاش میرے اصحاب میں سے کوئی نیک مرد ایسا ہوتا جو رات بھر ہمارا سپرہ دیتا (ابھی یہی باتیں ہو رہی تھیں کہ) ہم نے ہتھیار کی جھنکار سنی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا یہ کون صاحب ہیں؟ (آنے والے نے) کہا میں ہوں، سعد بن ابی وقاص، آپ کا سپرہ دینے کے لئے حاضر ہوا ہوں۔ پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم خوش ہوئے، ان کے لئے دعا فرمائی اور آپ سو گئے۔

۱۵۶۰- حَدِيثَ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا. قَالَتْ : كَانَ النَّبِيُّ ﷺ سَهْرًا ، فَلَمَّا قَدِمَ الْمَدِينَةَ ، قَالَ «لَيْتَ رَجُلًا مِنْ أَصْحَابِي صَالِحًا يَحْرُسُنِي اللَّيْلَةَ» إِذْ سَمِعْنَا صَوْتَ سَلَاحٍ . فَقَالَ : «مَنْ هَذَا؟» فَقَالَ : أَنَا سَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَاصٍ ، جِئْتُ لِأَحْرُسَكَ . وَنَامَ النَّبِيُّ ﷺ.

أخرجه البخاري في : ۵۶- كتاب الجهاد والسير : ۷۰- باب الحراسة في الغزو في سبيل الله.

۱۵۶۱- حضرت علی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کے بعد میں نے کسی کے متعلق نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے نہیں سنا کہ آپ نے خود کو اس پر فدا کیا ہو۔ میں نے سنا کہ آپ فرما رہے تھے (سعد) تیرا سوا تم پر میرے ماں باپ قربان ہوں۔

۱۵۶۱- حَدِيثَ عَلِيِّ ﷺ ، قَالَ : مَا رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ يُفَدِّي رَجُلًا بَعْدَ سَعْدٍ . سَمِعْتُهُ يَقُولُ : «إِزْمٌ ، فِذَاكَ أَبِي وَأُمِّي».

أخرجه البخاري في : ۵۶- كتاب الجهاد والسير : ۸۰- باب الجن ومن يترس بترس صاحبه.

۱۵۶۲- حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جنگ احد کے موقع پر میرے لئے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے والدین کو ایک ساتھ جمع کیا (اور یوں فرمایا کہ میرے ماں باپ تم پر فدا ہوں)

۱۵۶۲- حَدِيثَ سَعْدٍ . قَالَ : جَمَعَ لِي النَّبِيُّ ﷺ ، أَبُوَيْهِ يَوْمَ أُحُدٍ.

أخرجه البخاري في : ۶۲- كتاب فضائل أصحاب النبي صلی اللہ علیہ وسلم : ۱۵- باب مناقب سعد

بن أبي وقاص الزهري.

(۶) حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ اور حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کی

(۶) باب فضائل طلحة والزبير

خوبیوں کا بیان

رضي الله تعالى عنهما

۱۵۶۳- حضرت ابو عثمان رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ان جنگوں میں جن میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خود شریک ہوئے تھے بعض ایسے بھی

۱۵۶۳- حَدِيثَ طَلْحَةَ وَسَعْدٍ . عَنْ أَبِي عَثْمَانَ ، قَالَ : لَمْ يَنْقُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِي

دن تھے کہ (احد کی جنگ میں) طلحہؓ اور سعدؓ کے سوا اور کوئی نبیؓ کے ساتھ باقی نہیں رہا تھا۔ (راوی کہتے ہیں) یہ بات حضرت طلحہؓ اور حضرت سعدؓ دونوں نے خود بیان کی۔

أخرجه البخاري في : 62 - كتاب فضائل أصحاب النبي ﷺ : 14 - باب ذكر طلحة ابن عبيد الله.

۱۵۶۳- حضرت جابرؓ نے بیان کیا کہ نبی کریمؐ نے (جنگ خندق کے دن) فرمایا دشمن کے لشکر کی خبر میرے پاس کون لا سکتا ہے؟ (دشمن سے مراد بنو قریظہ تھے) زبیرؓ نے کہا کہ میں۔ آپ نے پھر پوچھا دشمن کے لشکر کی خبریں کون لا سکے گا؟ اس مرتبہ بھی زبیرؓ نے کہا کہ میں۔ اس پر نبی کریمؐ نے فرمایا کہ ہر نبی کے حواری سچے مددگار ہوتے ہیں اور میرے حواری زبیرؓ ہیں۔

بَعْضِ تِلْكَ الْأَيَّامِ. الَّتِي قَاتَلَ فِيهِنَّ رَسُولُ اللَّهِ ، غَيْرُ طَلْحَةَ وَسَعْدٍ ، عَنْ حَدِيثِهِمَا.

أخرجه البخاري في : 62 - كتاب فضائل أصحاب النبي ﷺ : 14 - باب ذكر طلحة ابن عبيد الله.

1564 - حديث جابر ﷺ ، قَالَ : قَالَ النَّبِيُّ ﷺ : «مَنْ يَأْتِنِي بِخَبَرِ الْقَوْمِ؟» يَوْمَ الْأَحْزَابِ. قَالَ الزُّبَيْرُ : أَنَا. ثُمَّ قَالَ : «مَنْ يَأْتِنِي بِخَبَرِ الْقَوْمِ؟» قَالَ الزُّبَيْرُ : أَنَا. فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ : «إِنَّ لِكُلِّ نَبِيٍّ حَوَارِيًّا ، وَحَوَارِيَ الزُّبَيْرِ».

أخرجه البخاري في : 56 - كتاب الجهاد والسير : 40 - باب فضل الطليعة.

۱۵۶۵- حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ جنگ احزاب کے موقع پر مجھے اور عمر بن ابی سلمہ رضی اللہ عنہما کو عورتوں میں چھوڑ دیا گیا تھا (کیونکہ یہ دونوں حضرات بچے تھے) میں نے اچانک دیکھا کہ حضرت زبیرؓ (آپ کے والد) اپنے گھوڑے پر سوار قریظہ (یہودیوں کے ایک قبیلہ) کی طرف آ جا رہے ہیں۔ دو یا تین مرتبہ ایسا ہوا۔ پھر جب وہاں سے واپس آیا تو میں نے عرض کیا ابا جان! میں نے آپ کو کئی مرتبہ آتے جاتے دیکھا تھا۔ انہوں نے کہا بیٹے! کیا واقعی تم نے بھی دیکھا تھا؟ میں نے عرض کیا جی ہاں۔ انہوں نے کہا رسول اللہؐ نے فرمایا تھا کہ کون ہے جو بنو قریظہ کی طرف جا کر ان کی (نقل و حرکت کے متعلق) اطلاع میرے پاس لا سکے۔ اس پر میں وہاں گیا اور جب میں (خبر لے کر) واپس آیا تو

1565 - حديث الزُّبَيْرِ. عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ ، قَالَ : كُنْتُ ، يَوْمَ الْأَحْزَابِ ، جُعِلْتُ أَنَا وَعَمْرُ بْنُ أَبِي سَلَمَةَ ، فِي النِّسَاءِ. فَظَنَرْتُ فَإِذَا أَنَا بِالزُّبَيْرِ عَلَى فَرَسِهِ ، يَخْتَلِفُ إِلَيَّ بِنِي قُرَيْظَةَ ، مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا. فَلَمَّا رَجَعْتُ قُلْتُ : يَا أَبَتِ! رَأَيْتَكَ تَخْتَلِفُ ، قَالَ : أَوْ هَلْ رَأَيْتَنِي يَا بُنَيَّ؟ قُلْتُ : نَعَمْ! قَالَ : كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَالَ : «مَنْ يَأْتِي بِنِي قُرَيْظَةَ فَيَأْتِنِي

☆ حضرت طلحہ بن عبید اللہؓ کی کنیت ابو محمد تھی عشرہ مبشرہ میں سے ہیں 'ابتداء ہی میں اسلام لائے۔ حضرت ابو بکر صدیقؓ کے ہاتھ پر اسلام لانے والے پانچ اشخاص میں سے ایک یہ تھے۔ چھ اصحاب شوریٰ میں سے ایک ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی راہ میں بڑی اذیتوں سے ہمسار ہوئے۔ غزوہ بدر میں شامل نہ ہو سکے لیکن بڑے غمگین ہوئے۔ آپ کی صدق نیت کی وجہ سے رسول اللہؐ نے غنیمت اور اجر میں سے آپ کا بھی حصہ مقرر فرمایا اور شہادت کی خوشخبری دی۔ اور فرمایا کہ طلحہ اور زبیر جنت میں میرے بڑوسی ہوں گے۔ جنگ جمل میں شہادت ہوئی۔

بِخَبَرِهِمْ؟» فَأَنْطَلَقْتُ ، فَلَمَّا رَجَعْتُ جَمَعَ لِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَبُوَيْهِ ، فَقَالَ : «فِذَاكَ

آنحضرت ﷺ نے (فرط مسرت میں) اپنے والدین کا ایک ساتھ ذکر کر کے فرمایا کہ ”میرے ماں باپ تم پر فدا ہوں“

أَبِي وَأُمِّي». أَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ فِي : ٦٢ - كِتَابِ فَضَائِلِ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ : ١٣ - بَابِ مَنَاقِبِ الزَّبِيرِ بْنِ الْعَوَامِ .

(٤) حضرت ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کے فضائل

۱۵۶۶- حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”ہر امت میں امین ہوتے ہیں اور اس امت کے امین ابو عبیدہ بن جراح ہیں۔“

الْجَرَّاحُ». أَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ فِي : ٦٢ - كِتَابِ فَضَائِلِ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ : ٢١ - بَابِ مَنَاقِبِ أَبِي عُبَيْدَةَ بْنِ الْجَرَّاحِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ .

۱۵۶۷- حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے اہل نجران سے فرمایا میں تمہارے یہاں ایک امین کو بھیجوں گا جو حقیقی معنوں میں امین ہو گا۔ یہ سن کر تمام صحابہ کرام کو شوق ہوا لیکن آپ نے حضرت ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ کو بھیجا۔

١٥٦٧- حَدِيثُ حُذَيْفَةَ ، قَالَ : قَالَ : قَالَ النَّبِيُّ ﷺ لِأَهْلِ نَجْرَانَ : «لَأَبْعَثَنَّ ، يَعْنِي عَلَيْكُمْ ، يَعْنِي أَمِينًا حَقَّ أَمِينٍ» فَأَشْرَفَ أَصْحَابُهُ ، فَبَعَثَ أَبَا عُبَيْدَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ .

أَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ فِي : ٦٣ - كِتَابِ فَضَائِلِ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ : ٢١ - بَابِ مَنَاقِبِ أَبِي عُبَيْدَةَ بْنِ الْجَرَّاحِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ .

(٨) حضرت حسن و حسینؑ کے فضائل

۱۵۶۸- حضرت ابو ہریرہ الدؤسی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ دن کے ایک حصہ میں تشریف لے چلے۔ نہ آپ نے مجھ سے کوئی بات کی اور نہ میں نے آپ سے۔ اسی طرح آپ بنی قینقاع کے بازار میں آئے پھر (واپس ہوئے اور) حضرت فاطمہؑ کے گھر کے آگن میں بیٹھ گئے اور فرمایا وہ بچہ کہاں ہے؟ وہ بچہ کہاں ہیں؟ حضرت فاطمہؑ (کسی مشغولیت کی

(٨) باب فضائل الحسن والحسين

١٥٦٨- حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ الدَّوْسِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ، قَالَ : خَرَجَ النَّبِيُّ ﷺ فِي طَائِفَةٍ النَّهَارِ ، لَا يُكَلِّمُنِي وَلَا أَكَلِمُهُ ، حَتَّى أَتَى سُوقَ بَنِي قَيْنِقَاعَ ، فَحَلَسَ بِفَنَاءِ بَيْتِ فَاطِمَةَ ، فَقَالَ : «أَنْتُمْ لَكُمْ؟ أَنْتُمْ لَكُمْ؟»

فَجَبَسَتْهُ شَيْئًا، فَظَنَنْتُ أَنَّهَا تَلْبَسُهُ سَحَابًا،
أَوْ تَغْسَلُهُ. فَجَاءَ يَشْتَدُّ حَتَّى عَانَقَهُ وَقَبَّلَهُ ،
وَقَالَ : «اللَّهُمَّ! أَحِبَّهُ وَأَحِبَّ مَنْ يُحِبُّهُ».

وجہ سے فوراً) آپ کی خدمت میں حاضر نہ ہو سکیں۔ میں نے خیال کیا، ممکن ہے حسن کو کرتا وغیرہ پہنا رہی ہوں یا ننلا رہی ہوں۔ تھوڑی ہی دیر بعد حسن دوڑتے ہوئے آئے آپ نے ان کو سینے سے لگایا، اور بوسہ لیا۔ پھر فرمایا اے اللہ! اسے محبوب رکھ اور اس شخص کو بھی محبوب رکھ جو اس سے محبت رکھے۔

أخرجه البخاري في : ۳۴ - كتاب البيوع : ۴۹ - باب ما ذكر في الأسواق.

۱۵۶۹ - حديث البراء رضي الله عنه ، قَالَ :
رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ ، وَالْحَسَنَ عَلَى عَاتِقِهِ ،
يَقُولُ : «اللَّهُمَّ! إِنِّي أُحِبُّهُ فَأَحِبَّهُ».

۱۵۶۹ - حضرت براء رضي الله عنه نے بیان کیا کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو دیکھا کہ حضرت حسن رضي الله عنه آپ کے کندھے مبارک پر تھے اور آپ یہ فرما رہے تھے کہ اے اللہ! مجھے اس سے محبت ہے تو بھی اس سے محبت رکھ۔

أخرجه البخاري في : ۶۲ - كتاب فضائل أصحاب النبي ﷺ : ۲۲ - باب مناقب الحسن والحسين رضي الله عنهما.

(۱۰) حضرت زید بن حارثہ رضي الله عنه اور حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما کے فضائل

(۱۰) باب فضائل زيد بن حارثة وأسامه بن زيد رضي الله عنهما

۱۵۷۰ - حضرت عبد اللہ بن عمر نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ کے آزاد کئے ہوئے غلام زید بن حارثہ کو ہم ہمیشہ زید بن محمد کہہ کر پکارا کرتے تھے، یہاں تک کہ قرآن کی یہ آیت نازل ہوئی ”انہیں ان کے باپوں کی طرف منسوب کیا کرو کہ یہی اللہ کے نزدیک سچی اور ٹھیک بت ہے“ (الاحزاب: ۵)

۱۵۷۰ - حديث عبد الله بن عمر رضي الله عنهما ، أَنَّ زَيْدَ بْنَ حَارِثَةَ ، مَوْلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ ، مَا كُنَّا نَدْعُوهُ إِلَّا زَيْدَ بْنِ مُحَمَّدٍ. حَتَّى نَزَلَ الْقُرْآنُ - ﴿ادْعُوهُمْ لِآبَائِهِمْ هُوَ أَقْسَطُ عِنْدَ اللَّهِ﴾ - .

أخرجه البخاري في : ۶۵ - كتاب التفسير : ۳۳ - سورة الأحزاب : ۲ - باب ادعواهم لآبائهم.

۱۵۷۱ - حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے ایک فوج بھیجی اور اس کا امیر اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما کو بنایا۔ ان کے امیر بنائے جانے پر بعض لوگوں نے اعتراض کیا تو آنحضرت ﷺ نے فرمایا، اگر آج تم اس کے

۱۵۷۱ - حديث عبد الله بن عمر رضي الله عنهما ، قَالَ : بَعَثَ النَّبِيُّ ﷺ بَعْثًا ، وَأَمَرَ عَلَيْهِمْ أُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ ، فَطَعَنَ بَعْضُ

۱۵۷۰ - اسلامی قانون میں لے پاک لڑکے لڑکی کا کوئی وزن نہیں ہے۔ اس کو اولاد حقیقی جیسے حقوق نہیں ملیں گے۔ (راز)

امیر بنائے جانے پر اعتراض کر رہے ہو تو اس سے پہلے اس کے باپ کے امیر بنائے جانے پر بھی تم نے اعتراض کیا تھا اور خدا کی قسم وہ (حضرت زید) امارت کے مستحق تھے اور مجھے سب سے زیادہ عزیز تھے۔ اور یہ (حضرت اسماء) اب ان کے بعد مجھے سب سے زیادہ عزیز ہیں۔

النَّاسِ فِي إِمَارَتِهِ ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ : «إِنْ تَطْعُنُوا فِي إِمَارَتِهِ فَقَدْ كُنْتُمْ تَطْعُنُونَ فِي إِمَارَةِ أَبِيهِ مِنْ قَبْلُ ، وَأَيْمُ اللَّهِ! إِنْ كَانَ لَخَلِيقًا لِلإِمَارَةِ ، وَإِنْ كَانَ لِمَنْ أَحَبَّ النَّاسِ إِلَيَّ ، وَإِنَّ هَذَا لِمَنْ أَحَبَّ النَّاسَ إِلَيَّ بَعْدَهُ» . أخرجه البخاري في : ٦٢ - كتاب فضائل أصحاب النبي ﷺ : ١٧ - باب مناقب زيد ابن حارثة .

(۱۱) حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہما کے فضائل

(۱۱) باب فضائل عبد اللہ بن جعفر

رضي الله عنهما

١٥٧٢ - حديث عبد الله بن جعفر . قال ابن الزبير لابن جعفر رضي الله عنهم . أتذكركم إذ تلقينا رسول الله ﷺ أنا وأنت وأبن عباس؟ قال : نعم! فحَمَلْنَا وَتَرَكَكَ .

١٥٤٢ - حضرت عبداللہ بن زبیر نے عبداللہ بن جعفر سے کہا۔ تمہیں وہ قصہ یاد ہے جب میں اور تم اور عبداللہ بن عباس (رضی اللہ عنہم) تینوں آگے جا کر رسول اللہ ﷺ سے ملے تھے (آپؐ جملہ سے واپس آ رہے تھے) عبداللہ بن جعفر نے کہا ہاں یاد ہے۔ اور آں حضرت ﷺ نے مجھ کو اور ابن عباس کو اپنے ساتھ سوار کر لیا تھا، اور تمہیں چھوڑ دیا تھا۔

أخرجه البخاري في : ٥٦ - كتاب الجهاد والسير : ١٩٦ - باب استقبال الغزاة .

(۱۲) ام المؤمنین حضرت خدیجہ الکبریٰ رضی اللہ عنہما کے فضائل

(۱۲) باب فضائل خدیجہ أم المؤمنین

رضي الله تعالى عنها

١٥٧٣ - حديث عليّ رضي الله عنه ، قال : سمعتُ النبي ﷺ ، يقولُ : «خَيْرُ نِسَائِهَا مَرْيَمُ ابْنَةُ عِمْرَانَ ، وَخَيْرُ نِسَائِهَا خَدِيجَةُ» . أخرجه البخاري في : ٦٠ - كتاب الأنبياء : ٤٥ - باب ﴿وَإِذْ قَالَتِ الْمَلَائِكَةُ يَا مَرْيَمُ إِنَّ اللَّهَ اصْطَفَاكِ﴾ .

١٥٤٣ - حضرت علیؑ نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آنحضرت ﷺ فرما رہے تھے کہ مریم بنت عمران (اپنے زمانہ میں) سب سے بہترین خاتون تھیں اور اس امت کی سب سے بہترین خاتون خدیجہ ہیں۔

﴿وَإِذْ قَالَتِ الْمَلَائِكَةُ يَا مَرْيَمُ إِنَّ اللَّهَ اصْطَفَاكِ﴾ .

١٥٤١ - یہ لشکر رسول اللہ ﷺ نے مرض الموت میں تیار کیا تھا اور حکم فرمایا تھا کہ فوراً ہی روانہ ہو جائے۔ مگر بعد میں جلد ہی آپؐ کی وفات ہو گئی تو لشکر مدینہ کے قریب سے ہی واپس لوٹ آیا۔ پھر حضرت ابو بکرؓ نے اپنی خلافت میں اس کو تیار کر کے روانہ فرمایا۔ (راز)

۱۵۷۴- حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، مردوں میں تو بہت سے کامل لوگ اٹھے لیکن عورتوں میں فرعون کی بیوی آسیہ اور مریم بنت عمران کے سوا اور کوئی کامل نہیں پیدا ہوئی، ہاں عورتوں پر عائشہؓ کی فضیلت ایسی ہے جیسے تمام کھانوں پر ثرید کی فضیلت ہے۔

۱۵۷۴- حَدِيثُ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : «كَمَلَ مِنَ الرِّجَالِ كَثِيرٌ ، وَلَمْ يَكْمُلْ مِنَ النِّسَاءِ إِلَّا آسِيَةُ امْرَأَةِ فِرْعَوْنَ ، وَمَرِيَمُ بِنْتُ عِمْرَانَ . وَإِنَّ فَضْلَ عَائِشَةَ عَلَى النِّسَاءِ كَفَضْلِ الثَّرِيدِ عَلَى سَائِرِ الطَّعَامِ» .

أخرجه البخاري في : ۶۰- كتاب الأنبياء : ۳۲- باب قول الله تعالى - ﴿وَضَرَبَ اللَّهُ

مثلاً للذين آمنوا﴾ - .

۱۵۷۵- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جبریل علیہ السلام رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے اور کہا یا رسول اللہ! خدیجہؓ آپ کے پاس ایک برتن لئے آ رہی ہیں جس میں سالن یا (فرمایا) کھانا (یا فرمایا) پینے کی چیز ہے جب وہ آپ کے پاس آئیں تو ان کے رب کی جانب سے انہیں سلام پہنچانا اور میری طرف سے بھی اور انہیں جنت میں موتیوں کے ایک محل کی بشارت دے دیجئے گا۔ جہاں نہ شور و ہنگامہ ہو گا اور نہ تکلیف و تھکن ہوگی۔

۱۵۷۵- حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ، قَالَ : أَتَى جِبْرِيلُ النَّبِيَّ ﷺ ، فَقَالَ : «يَا رَسُولَ اللَّهِ! هَذِهِ خَدِيجَةٌ قَدْ أَتَتْ مَعَهَا إِنَاءٌ فِيهِ إِدَامٌ أَوْ طَعَامٌ أَوْ شَرَابٌ فَإِذَا هِيَ أَتَتْكَ فَاقْرَأْ عَلَيْهَا السَّلَامَ مِنْ رَبِّهَا وَمِنِّي ، وَبَشِّرْهَا بِبَيْتٍ فِي الْجَنَّةِ مِنْ قَصَبٍ ، لَا صَخَبَ فِيهِ وَلَا نَصَبَ» .

أخرجه البخاري في : ۶۳- كتاب مناقب الأنصار : ۲۰- باب تزويج النبي ﷺ خديجة وفضلها.

۱۵۷۶- اسماعیل رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے حضرت عبداللہ بن ابی اونی سے پوچھا رسول اللہ ﷺ نے حضرت خدیجہؓ کو بشارت دی تھی؟ انہوں نے فرمایا کہ ہاں، جنت میں موتیوں کے ایک محل کی بشارت دی تھی، جہاں نہ کوئی شور و غل ہوگا اور نہ تھکن ہوگی۔

۱۵۷۶- حَدِيثُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي أَوْفَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ : قُلْتُ لِعَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي أَوْفَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ : بَشَّرَ النَّبِيُّ ﷺ خَدِيجَةَ؟ قَالَ : نَعَمْ! بَيْتٍ مِنْ قَصَبٍ، لَا صَخَبَ فِيهِ وَلَا نَصَبَ.

أخرجه البخاري في : ۶۳- كتاب مناقب الأنصار : ۲۰- باب تزويج النبي ﷺ خديجة وفضلها.

۱۵۷۷- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ رسول کریم ﷺ کی تمام بیویوں میں جتنی غیرت مجھے حضرت خدیجہؓ سے آتی تھی اتنی کسی اور سے نہیں آتی تھی حالانکہ انہیں میں نے دیکھا بھی نہیں تھا لیکن آنحضرت ﷺ ان کا ذکر بکثرت فرمایا کرتے تھے اور اگر کبھی کوئی بکری ذبح کرتے تو اس کے ٹکڑے کر کے حضرت خدیجہؓ کی ملنے والیوں کو بھیجتے تھے۔ میں نے اکثر حضور ﷺ سے کہا جیسے دنیا میں خدیجہؓ کے سوا کوئی عورت ہے ہی نہیں! اس پر آپؐ فرماتے کہ وہ ایسی تھیں اور ایسی تھیں اور ان سے میرے اولاد ہے۔

۱۵۷۷- حَدِيثُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: مَا غُرْتُ عَلَى أَحَدٍ مِنْ نِسَاءِ النَّبِيِّ ﷺ، مَا غُرْتُ عَلَى خَدِيجَةَ، وَمَا رَأَيْتُهَا. وَلَكِنْ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُكْتَبُ ذِكْرَهَا. وَرُبَّمَا ذَبَحَ الشَّاةَ ثُمَّ يَقْطَعُهَا أَعْضَاءَ، ثُمَّ يَبْعُهَا فِي صِدَائِقِ خَدِيجَةَ؛ فَرُبَّمَا قُلْتُ لَهُ: كَأَنَّهُ لَمْ يَكُنْ فِي الدُّنْيَا امْرَأَةٌ إِلَّا خَدِيجَةُ؟ فَيَقُولُ: «إِنَّهَا كَانَتْ، وَكَانَتْ، وَكَانَ لِي مِنْهَا

وَلَدٌ». أَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ فِي: ۶۳- كِتَابِ مَنَاقِبِ الْأَنْصَارِ: ۲۰- بَابِ تَرْوِيجِ النَّبِيِّ ﷺ خَدِيجَةَ وَفَضْلِهَا.

۱۵۷۸- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ حضرت خدیجہؓ کی بہن حضرت ہالہ بنت خویلد نے ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ سے اندر آنے کی اجازت چاہی تو آپ کو حضرت خدیجہؓ کی اجازت لینے کی یاد آگئی، آپ چونک اٹھے اور فرمایا خداوند! یہ تو ہالہ ہیں۔ حضرت عائشہؓ نے کہا کہ مجھے اس پر بڑی غیرت آئی میں نے کہا کہ آپ قریش کی کس بوڑھی کا ذکر کیا کرتے ہیں جس کے مسوؤں پر بھی دانتوں کے ٹوٹ جانے کی وجہ سے (صرف سرخی باقی رہ گئی تھی) اور جسے مرے ہوئے بھی ایک زمانہ گذر چکا ہے، اللہ تعالیٰ نے آپ کو اس سے بہتر بیوی دے دی ہے۔

۱۵۷۸- حَدِيثُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: اسْتَأْذَنْتُ هَالَةَ بِنْتَ حُوَيْلِدٍ، أُخْتُ خَدِيجَةَ، عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ. فَعَرَفَ اسْتِئْذَانَ خَدِيجَةَ، فَارْتَاعَ لِذَلِكَ، فَقَالَ: «اللَّهُمَّ! هَالَةَ» قَالَتْ: فَعِرْتُ فَقُلْتُ: مَا تَذَكُرُ مِنْ عَجُوزٍ مِنْ عَجَائِزِ قُرَيْشٍ، حَمْرَاءَ الشُّدْقِيْنَ، هَلَكْتَ فِي الدَّهْرِ، قَدْ أَبَدَلَكَ اللَّهُ خَيْرًا مِنْهَا.

أَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ فِي: ۶۳- كِتَابِ مَنَاقِبِ الْأَنْصَارِ: ۲۰- بَابِ تَرْوِيجِ النَّبِيِّ ﷺ خَدِيجَةَ وَفَضْلِهَا.

(۱۳) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے فضائل

۱۵۷۹- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے مجھ سے فرمایا تم مجھے دو مرتبہ خواب میں دکھائی گئی ہو۔ میں نے دیکھا کہ تم ایک ریشمی کپڑے میں لپی ہوئی ہو اور کہا جا رہا ہے کہ یہ آپ کی بیوی ہیں، ان کا چہرہ کھولے۔

(۱۳) باب في فضل عائشة رضي الله تعالى عنها

۱۵۷۹- حَدِيثُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لَهَا: «أُرَيْتُكَ فِي الْمَنَامِ مَرَّتَيْنِ، أَرَى أَنْتَ فِي سَرْقَةٍ مِنْ حَرِيرٍ،

میں نے چہرہ کھول کر دیکھا تو تم تھیں۔ میں نے سوچا کہ اگر یہ خواب اللہ کی جانب سے ہے تو وہ خود اس کو پورا فرمائے گا۔

وَيَقُولُ : هَذِهِ امْرَأَتُكَ ، فَانْكَشِفْ عَنْهَا .
فَإِذَا هِيَ أَنْتِ ، فَأَقُولُ : إِنَّ يَكُ هَذَا مِنْ
عِنْدِ اللَّهِ يُمِضُهُ .

أخرجه البخاري في : ۶۳ - كتاب مناقب الأنصار : ۴۴ - باب تزويج النبي ﷺ عائشة
وقدومها المدينة .

۱۵۸۰- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا میں خوب پہچانتا ہوں کہ کب تم مجھ سے خوش ہوتی ہو اور کب تم مجھ پر ناراض ہو جاتی ہو۔ اس پر میں نے عرض کیا، آپ یہ بات کس طرح سمجھتے ہیں؟ آپ نے فرمایا جب تم مجھ سے خوش ہوتی ہو تو کہتی ہو نہیں، محمد کے رب کی قسم! اور جب تم مجھ سے ناراض ہوتی ہو تو کہتی ہو، نہیں، ابراہیم کے رب کی قسم۔

۱۵۸۰- حَدِيثُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا ،
قَالَتْ : قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : «إِنِّي
لَأَعْلَمُ إِذَا كُنْتَ عَنِّي رَاضِيَةً ، وَإِذَا كُنْتَ
عَلَيَّ غَضَبِي» قَالَتْ : فَقُلْتُ : مِنْ أَيَّنَ
تَعْرِفُ ذَلِكَ؟ فَقَالَ : «أَمَّا إِذَا كُنْتَ عَنِّي
رَاضِيَةً فَإِنَّكَ تَقُولِينَ : لَا ، وَرَبِّ مُحَمَّدٍ!
وَإِذَا كُنْتَ غَضَبِي ، قُلْتَ : لَا ، وَرَبِّ
إِبْرَاهِيمَ!» قَالَتْ : قُلْتُ : أَجَلٌ وَاللَّهِ يَا
رَسُولَ اللَّهِ! مَا أَهْجُرُ إِلَّا اسْمَكَ .

حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ میں نے عرض کیا ہاں، اللہ کی قسم یا رسول اللہ (غمے میں) صرف آپ کا نام زبان سے نہیں لیتی۔

أخرجه البخاري في : ۶۷ - كتاب النكاح : ۱۰۸ - باب غيرة النساء ووجدهن .

۱۵۸۱- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ میں نبی کریم ﷺ کے یہاں لڑکیوں کے ساتھ کھیلتی تھی۔ میری بہت سی سہیلیاں تھیں جو میرے ساتھ کھیلا کرتی تھیں۔ جب آنحضرت ﷺ اندر تشریف لاتے تو وہ چھپ جاتیں۔ پھر آپ انہیں میرے پاس بھیجتے اور وہ میرے ساتھ کھیلتیں۔

۱۵۸۱- حَدِيثُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا ،
قَالَتْ : كُنْتُ أَلْعَبُ بِالْبَنَاتِ عِنْدَ النَّبِيِّ
ﷺ ، وَكَانَ لِي صَوَاحِبٌ يَلْعَبْنَ مَعِي ؛
فَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ، إِذَا دَخَلَ يَتَقَمَّعَنَّ
مِنْهُ ، فَيَسْرَبُهُنَّ إِلَيَّ ، فَيَلْعَبْنَ مَعِي .

أخرجه البخاري في : ۷۸ - كتاب الأدب : ۸۱ - باب الانبساط إلى الناس .

۱۵۸۲- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ (لوگ

۱۵۸۲- حَدِيثُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا ،

رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں) تحائف بھیجنے کے لئے حضرت عائشہؓ کی باری کا انتظار کیا کرتے تھے۔ اپنے ہدایا سے یا اس خاص دن کے انتظار سے (راوی کو شک ہے) لوگ آنحضرت ﷺ کی خوشی حاصل کرنا چاہتے تھے۔

أخرجه البخاري في : ٥١ - كتاب الهبة : ٧ - باب قبول الهدية .

۱۵۸۳- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ مرض الموت میں رسول اللہ ﷺ پوچھتے رہتے تھے کہ کل میرا قیام کہاں ہو گا، کل میرا قیام کہاں ہو گا؟ آپؐ حضرت عائشہؓ کی باری کے منتظر تھے۔ پھر ازواج مطہرات نے اجازت دے دی کہ آپ جہاں چاہیں قیام فرمائیں تو آپ نے حضرت عائشہؓ کے گھر قیام کیا اور آپ کی وفات بھی وہیں ہوئی۔ حضرت عائشہؓ نے بیان کیا کہ آپ کی وفات اسی دن ہوئی جس دن قاعدہ کے مطابق میرے یہاں آپ کے قیام کی باری تھی۔ رحلت کے وقت سر مبارک میرے سینے اور گردن کے درمیان تھا۔

أخرجه البخاري في : ٦٤ - كتاب المغازي : ٨٣ - باب مرض النبي ﷺ ووفاته .

۱۵۸۴- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ وفات سے کچھ پہلے آنحضرت ﷺ پشت سے ان کا سہارا لئے ہوئے تھے۔ آپ نے کان لگا کر سنا کہ حضور اکرم ﷺ دعا کر رہے ہیں ”اے اللہ! میری مغفرت فرما۔ مجھ پر رحم کر اور میرے رفیقوں سے مجھے ملا۔“

أخرجه البخاري في : ٦٤ - كتاب المغازي : ٨٣ - باب مرض النبي ﷺ ووفاته .

۱۵۸۵- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ میں سنتی آئی تھی کہ ہرنی کو وفات سے پہلے دنیا اور آخرت کے رہنے میں اختیار دیا جاتا ہے۔ پھر میں نے رسول اللہ ﷺ سے بھی سنا، آپ اپنے مرض الموت میں فرما رہے تھے، آپ کی آواز بھاری ہو چکی تھی۔ آپ آیت ”مع الذين انعم الله عليهم“

أَنَّ النَّاسَ كَانُوا يَتَحَرَّوْنَ بِهِدَايَاهُمْ يَوْمَ عَائِشَةَ . يَتَغَوْنَ بِهَا ، أَوْ يَتَغَوْنَ بِذَلِكَ ، مَرَضَةَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ .

۱۵۷۳- حديث عائشة رضي الله عنها ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ ، كَانَ يَسْأَلُ فِي مَرَضِهِ الَّذِي مَاتَ فِيهِ ، يَقُولُ : «أَيْنَ أَنَا غَدًا؟ أَيْنَ أَنَا غَدًا؟» يُرِيدُ عَائِشَةَ . فَأَذِنَ لَهُ أَزْوَاجُهُ يَكُونُ حَيْثُ شَاءَ . فَكَانَ فِي بَيْتِ عَائِشَةَ حَتَّى مَاتَ عِنْدَهَا . قَالَتْ عَائِشَةُ : فَمَاتَ فِي الْيَوْمِ الَّذِي كَانَ يَدُورُ عَلَيَّ فِيهِ ، فِي بَيْتِي . فَقَبَضَهُ اللَّهُ وَإِنَّ رَأْسَهُ لَبَيْنَ نَحْرِي وَسَحْرِي .

۱۵۸۴- حديث عائشة ، أَنَّهَا سَمِعَتْ النَّبِيَّ ﷺ ، وَأَصْغَتْ إِلَيْهِ قَبْلَ أَنْ يَمُوتَ ، وَهُوَ مُسْنِدٌ إِلَيَّ ظَهْرَهُ يَقُولُ : «اللَّهُمَّ! اغْفِرْ لِي وَارْحَمْنِي وَالْحَقِيقِي بِالرَّفِيقِ» .

۱۵۸۵- حديث عائشة ، قَالَتْ : كُنْتُ أَسْمَعُ أَنَّهُ لَا يَمُوتُ نَبِيٌّ حَتَّى يُخَيَّرَ بَيْنَ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ . فَسَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ فِي مَرَضِهِ الَّذِي مَاتَ فِيهِ ، وَأَخَذَتْهُ بُحَّةٌ ،

يَقُولُ: ﴿مَعَ الَّذِينَ أَنْعَمَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ﴾
الآية. فَظَنَنْتُ أَنَّهُ خَيْرٌ.

الح (النساء: ۶۹) کی تلاوت فرما رہے تھے (یعنی ان لوگوں کے ساتھ جن پر اللہ نے انعام کیا ہے) مجھے یقین ہو گیا کہ آپ کو بھی اختیار دے دیا گیا ہے۔

أخرجه البخاري في : ۶۴ - كتاب المغازي : ۸۳ - باب مرض النبي ﷺ ووفاته.

۱۵۸۶ - حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ تندرستی کے زمانے میں رسول اللہ ﷺ فرمایا کرتے تھے کہ جب بھی کسی نبی کی روح قبض کی گئی تو پہلے جنت میں اس کی قیام گاہ سے ضرور دکھادی گئی۔ پھر اسے اختیار دیا گیا (راوی کو شک تھا کہ لفظ یحیایا یا یخیر دونوں کا مفہوم ایک ہی ہے) پھر جب آنحضرت ﷺ بیمار پڑے اور وقت قریب آیا تو سر مبارک حضرت عائشہؓ کے زانو پر تھا اور آپ پر غشی طاری ہو گئی تھی، جب کچھ ہوش ہوا تو آپ کی آنکھیں گھر کی چھت کی طرف اٹھ گئیں اور آپ نے فرمایا۔ اللهم في الرفيق الاعلىٰ میں سمجھ گئی کہ اب حضور اکرم ﷺ ہمیں (یعنی دنیاوی زندگی کو) پسند نہیں فرمائیں گے۔ مجھے وہ حدیث یاد آگئی جو آپ نے تندرستی کے زمانے میں فرمائی تھی۔

أخرجه البخاري في : ۶۴ - كتاب المغازي : ۸۳ - باب مرض النبي ﷺ ووفاته.

۱۵۸۷ - حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ جب سفر کا ارادہ کرتے تو اپنی ازواج کے لئے قرعہ ڈالتے۔ ایک مرتبہ قرعہ حضرت عائشہ اور حضرت حفصہ (رضی اللہ عنہما) کے نام کا نکلا۔ حضور اکرم ﷺ رات کے وقت حسب معمول چلتے وقت حضرت عائشہؓ کے ساتھ باتیں کرتے ہوئے چلتے۔ ایک مرتبہ حضرت حفصہؓ نے حضرت عائشہؓ سے کہا کہ آج رات کیوں نہ تم میرے اونٹ پر سوار ہو جاؤ اور میں تمہارے اونٹ پر تاکہ تم بھی نئے مناظر دیکھ سکو اور میں بھی۔ انہوں نے یہ تجویز قبول کر لی۔ اور (ہر ایک دوسرے کے اونٹ پر) سوار ہو گئیں۔ اس کے بعد حضور اکرم ﷺ حضرت عائشہؓ کے اونٹ کے پاس تشریف لائے۔ اس وقت اس پر

۱۵۸۶ - حَدِيثُ عَائِشَةَ، قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، وَهُوَ صَحِيحٌ يَقُولُ: «إِنَّهُ لَمْ يُقْبَضْ نَبِيٌّ قَطُّ حَتَّى يَرَى مَقْعَدَهُ مِنَ الْجَنَّةِ، ثُمَّ يُحْيَا أَوْ يُخَيِّرُ». فَلَمَّا اشْتَكَيْ، وَحَضَرَهُ الْقَبْضُ، وَرَأْسُهُ عَلَى فَحْجِ عَائِشَةَ، غَشِيَ عَلَيْهِ. فَلَمَّا أَفَاقَ، شَخَصَ بَصَرَهُ نَحْوَ سَقْفِ الْبَيْتِ ثُمَّ قَالَ: «اللَّهُمَّ فِي الرَّفِيقِ الْأَعْلَى» فَقُلْتُ: إِذَا لَا يُجَاوِرُنَا. فَعَرَفْتُ أَنَّهُ حَدِيثُهُ الَّذِي كَانَ يُحَدِّثُنَا وَهُوَ صَحِيحٌ. أخرجه البخاري في : ۶۴ - كتاب المغازي : ۸۳ - باب مرض النبي ﷺ ووفاته.

۱۵۸۷ - حَدِيثُ عَائِشَةَ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ، كَانَ إِذَا خَرَجَ، أَقْرَعَ بَيْنَ نِسَائِهِ. فَطَارَتْ الْقُرْعَةُ لِعَائِشَةَ وَحَفْصَةَ. وَكَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا كَانَ بِاللَّيْلِ سَارَ مَعَ عَائِشَةَ يَتَحَدَّثُ فَقَالَتْ حَفْصَةُ: أَلَا تَرَ كَيْنَ اللَّيْلَةَ بَعِيرِي وَأَرْكَبُ بَعِيرِكَ! تَنْظُرِينَ وَأَنْظُرِي؟ فَقَالَتْ: بَلَى! فَرَكِبْتُ. فَجَاءَ النَّبِيُّ ﷺ إِلَى جَمَلِ عَائِشَةَ، وَعَلَيْهِ حَفْصَةُ، فَسَلَّمَ عَلَيْهَا، ثُمَّ سَارَ حَتَّى نَزَلُوا. وَافْتَقَدَتْهُ عَائِشَةُ فَلَمَّا

نَزَلُوا، جَعَلَتْ رَجُلَيْهَا بَيْنَ الإِذْخِرِ ،
وَتَقُولُ: يَا رَبِّ! سَلِّطْ عَلَيَّ عَقْرَبًا أَوْ حَيَّةً
تَلْدَغُنِي ، وَلَا أَسْتَطِيعُ أَنْ أَقُولَ لَهُ شَيْفًا.

حضرت حفصہؓ بیٹھی ہوئی تھیں۔ آپ نے انہیں سلام کیا۔ پھر چلتے رہے۔ جب پڑاؤ ہوا تو حضور اکرم ﷺ کو معلوم ہوا کہ حضرت عائشہؓ اس میں نہیں ہیں (اس غلطی پر حضرت عائشہؓ کو اس درجہ رنج ہوا کہ) جب لوگ سواریوں سے اتر گئے تو ام المومنین نے اپنے پاؤں لآخر گھاس میں (جس میں زہریلے کیڑے بکثرت رہتے تھے) ڈال لئے اور دعا کرنے لگی کہ اے میرے رب مجھ پر کوئی بچھو یا ساپ مسلط کر دے جو مجھے ڈس لے۔ حضرت عائشہؓ کہتی ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے تو کچھ کہہ نہیں سکتی تھی کیونکہ یہ حرکت خود میری ہی تھی۔

أخرجه البخاري في : ٦٧- كتاب النكاح : ٩٧- باب القرعة بين النساء إن أراد سفرًا.
١٥٨٨- حديث أنس بن مالك ﷺ ،
قال : سمعتُ رسولَ الله ﷺ ، يقولُ :
«فضلُ عائشةَ على النساءِ كفضلِ الثريدِ
على الطعامِ».

أخرجه البخاري في : ٦٢- كتاب فضائل أصحاب النبي ﷺ : ٣٠- باب فضل عائشة
١٥٨٩- حديث عائشة رضي الله عنها ،
أنَّ النبيَّ ﷺ ، قالَ لها : «يا عائشةُ! هذا
جبريلُ يقرأُ عليكِ السَّلَامَ» فقالتُ : وَعَلَيْهِ
السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهُ. تَرَى مَا لَا
أَرَى. تُرِيدُ النَّبِيَّ ﷺ.

أخرجه البخاري في : ٥٩- كتاب بدء الخلق : ٦- باب ذكر الملائكة.

(١٣) حديث أم زرع كإيمان

(١٤) باب ذكر حديث أم زرع

١٥٩٠- حضرت عائشہ رضي الله عنها نے فرمایا کہ گیارہ عورتوں کا ایک اجتماع ہوا جس میں انہوں نے آپس میں یہ طے

١٥٩٠- حديث عائشة ، قالتُ : جَلَسَ
إحدى عشرة امرأةً ، فتعاهدنَّ وتعاقدنَّ أن

لَا يَكْتُمَنَّ مِنْ أَخْبَارِ أَرْوَاجِهِنَّ شَيْئًا.

قَالَتِ الْأُولَى :

زَوْجِي لَحْمٌ جَمَلٌ غَثٌ ، عَلَى رَأْسِ
جَبَلٍ ، لَا سَهْلَ فَيُرْتَقَى ، وَلَا سَمِينٍ
فَيُنْتَقَلُ .

قَالَتِ الثَّانِيَةُ :

زَوْجِي لَا أَبْتُ حَبْرَهُ ، إِنِّي أَخَافُ أَنْ
لَا أَذْرُهُ ، إِنْ أَذْكُرُهُ أَذْكُرُ عَجْرَهُ وَبُجْرَهُ .

قَالَتِ الثَّلَاثَةُ :

زَوْجِي الْعَشَنُوقُ ، إِنْ أَنْطِقَ أُطَلِّقُ ،
وَإِنْ أَسْكُتَ أَعْلِقُ .

قَالَتِ الرَّابِعَةُ :

زَوْجِي كَلْبِيلٌ نِهَامَةٌ ، لَا حَرٌّ وَلَا قُرٌّ ،
وَلَا مَحَافَةٌ وَلَا سَامَةٌ .

قَالَتِ الْخَامِسَةُ :

زَوْجِي إِنْ دَخَلَ فِهْدٌ ، وَإِنْ خَرَجَ
أَسِيدٌ ، وَلَا يَسْأَلُ عَمَّا عَهْدٌ .

قَالَتِ السَّادِسَةُ :

زَوْجِي إِنْ أَكَلَ لَفٌّ ، وَإِنْ شَرِبَ
إِشْتَفَّ ، وَإِنْ اضْطَحَّحَ التَّفُّ ، وَلَا يُورِلُجُ
الْكَفُّ ، لِيَعْلَمَ الْبُثُّ .

قَالَتِ السَّابِعَةُ :

کیا کہ مجلس میں وہ اپنے اپنے خاوند کا صحیح صحیح حال بیان کریں
کوئی بات نہ چھپائیں۔

چنانچہ پہلی عورت بولی میرے خاوند کی مثل ایسی ہے
جیسے دبلے اونٹ کا گوشت جو پہاڑ کی چوٹی پر رکھا ہوا ہونہ تو
وہاں تک جانے کا راستہ صاف ہے کہ آسانی سے چڑھ کر اس
کو کوئی لے آئے اور نہ ہی وہ گوشت ایسا موٹا تازہ ہے جسے
لانے کے لئے اس پہاڑ پر چڑھنے کی تکلیف گوارا کرے۔

(بمطلب یہ کہ اس کا خاوند بخیل ہے جس سے کچھ فائدے کی
امید نہیں، دوسرے یہ ہے کہ وہ بد خلق آدمی ہے محض بیکار)
دوسری عورت (عمرو بنت عمرو تمیمی) کہنے لگی میں اپنے
خاوند کا حال بیان کروں تو کہاں تک بیان کروں (اس میں اتنے
عیب ہیں) میں ڈرتی ہوں کہ سب بیان نہ کر سکوں گی (یا میں
ڈرتی ہوں کہ میرے خاوند کو کہیں خبر نہ ہو جائے اور مجھے
طلاق دے دے جب کہ میں اس کو چھوڑ بھی نہیں سکتی) اس
پر بھی اگر بیان کروں تو اس کے کھلے اور چھپے سارے عیب
بیان کر سکتی ہوں (مگر میرے لئے خاموش رہنا ہی بہتر ہے)

تیسری عورت (حی بنت کعب یلمانی) کہنے لگی میرا خاوند
کیا ہے ایک تازہ کا تازہ (لبا ترنگا) ہے اگر اس کے عیب بیان
کروں تو طلاق تیار ہے اگر خاموش رہوں تو اوھر لگی رہوں
(نہ طلاق ملے کہ دوسرا خاوند کر لوں نہ اس خاوند سے کوئی سکھ
ملا ہے۔)

چوتھی عورت (مدو بنت ابی ہرودہ) کہنے لگی کہ میرا
خاوند ملک تمامہ کی رات کی طرح معتدل ہے نہ زیادہ گرم نہ
بست ٹھنڈا نہ اس سے مجھ کو خوف ہے نہ اکتاہٹ ہے۔

پانچویں عورت (کبش) کہنے لگی کہ میرا خاوند ایسا ہے کہ
گھر میں آتا ہے تو وہ ایک چیتا ہے (یعنی آیا اور سو رہا۔ گھر
گر بہتی سے اسے کچھ مطلب نہیں یا تو آتے ہی مجھ پر چڑھ
بیٹھتا ہے نہ کلمہ نہ کلام نہ بوس و کنار) اور جب باہر نکلتا ہے تو

شیر (ہمارے) کی طرح ہے۔ جو چیز گھر میں چھوڑ کر جاتا ہے اس کے بارے میں پوچھتا ہی نہیں (کہ وہ کمال گئی) اتنا بے پرواہ ہے۔ جو آج کمایا اسے کل کے لئے اٹھا کر رکھتا ہی نہیں، اتنا سخی اور داتا ہے۔

چھٹی عورت (ہند) کہنے لگی کہ میرا خاوند جب کھانے پر آتا ہے تو سب کچھ چٹ کر جاتا ہے اور جب پینے پر آتا ہے تو ایک بوند بھی باقی نہیں چھوڑتا اور جب لیٹتا ہے تو تنہا ہی اپنے اوپر کپڑا لپیٹ لیتا ہے اور الگ بڑ کر سو جاتا ہے۔ میرے کپڑے میں کبھی ہاتھ بھی نہیں ڈالتا کہ کبھی میرا دکھ درد کچھ تو معلوم کرے۔ (مطلب یہ ہے کہ بڑا بیٹو ہے مگر میرے لئے نکما)

ساتویں عورت (حی بنت علقمہ) کہنے لگی میرا خاوند تو جاہل یا مست ہے۔ صحبت کے وقت اپنا سینہ میرے سینے سے لگا کر اونڈھا پڑ جاتا ہے۔ دنیا میں جتنے عیب لوگوں میں ایک ایک کر کے جمع ہیں وہ اس کی ذات میں جمع ہیں (کم بخت سے بات کروں تو) سر پھوڑ ڈالے یا ہاتھ توڑ ڈالے یا دونوں کام کر ڈالے (یعنی اول تو شہوت کم، عورت کا مطلب پورا نہیں کرتا۔ اس پر بد خو کہ بات کرو تو کٹ کھانے پر موجود، مارنے کوئے پر تیار)

آٹھویں عورت (یا سربنت اوس) کہنے لگی میرا خاوند چھونے میں خرگوش کی طرح نرم ہے اور خوشبو میں سونگھو تو زعفران جیسا خوشبودار ہے (زعفران کا ترجمہ ویسے بالحوارہ کر دیا ورنہ زرنب ایک درخت کا چھلکا ہے جو زعفران کی طرح خوشبودار اور رنگ دار ہوتا ہے۔ اس نے اپنے خاوند کی تعریف کی کہ ظاہری اور باطنی اس کے دونوں اخلاق بہت اچھے ہیں)

نویں عورت کہنے لگی کہ میرے خاوند کا گھر بہت اونچا اور بلند ہے وہ قد آور ہمارے ہے اس کے یہاں کھانا اس قدر پکتا ہے کہ راکھ کے ڈھیر کے ڈھیر جمع ہیں۔ (غریبوں کو خوب کھلاتا

زَوْجِي غَيَايَاءُ أَوْ عَيَايَاءُ ، طَبَاقَاءُ ،
كُلُّ دَاءٍ لَهُ دَاءٌ ، شَجَّكَ . أَوْ فَلَكَ ، أَوْ
جَمَعَ كَلًّا لَكَ .

قَالَتِ الثَّامِنَةُ :

زَوْجِي الْمَسُّ مَسُّ أَرْنَبٍ ، وَالرِّيْحُ
رِيْحُ زَرْنَبٍ .

قَالَتِ التَّاسِعَةُ :

زَوْجِي رَفِيعُ الْعِمَادِ ، طَوِيلُ النَّجَادِ ،
عَظِيمُ الرَّمَادِ ، قَرِيبُ الْبَيْتِ مِنَ النَّادِ .

قَالَتِ الْعَاشِرَةُ :

زَوْجِي مَالِكٌ ، وَمَا مَالِكٌ؟ مَالِكٌ
خَيْرٌ مِنْ ذَلِكَ ، لَهُ إِبِلٌ كَثِيرَاتُ الْمُبَارِكِ ،
قَبِيلَاتُ الْمَسَارِحِ ، وَإِذَا سَمِعْنَ صَوْتَ
الْمِزْهَرِ أَيَقَنَّ أَنَّهُنَّ هُوَ الْوَالِكُ .

قَالَتِ الْحَادِيَةَ عَشْرَةَ :

زَوْجِي أَبُو زَرَعٍ ، فَمَا أَبُو زَرَعٍ؟
أَنَاسٌ مِنْ حُلِيِّ أَدْنِيِّ ، وَمَلَأٌ مِنْ شَحْمِ
عَضْدَيْ ، وَبَجَحْنِي فَبَجَحَتْ إِلَيَّ نَفْسِي .
وَحَدَنِي فِي أَهْلِ غُنَيْمَةَ بِشِيقٍ ، فَجَعَلَنِي فِي
أَهْلِ صَهِيلٍ وَأَطِيظٍ وَدَائِسٍ وَمُنَقٍ . فَعِنْدَهُ
أَقُولُ فَلَا أَقْبَحُ ، وَرَأْفُ فَاَتَصَبَّحُ ، وَأَشْرَبُ
فَاَتَقْنَحُ .

(ہے) لوگ جہاں صلاح و مشورہ کے لئے بیٹھے ہیں (یعنی پنچائت گھر) وہاں سے اس کا گھر بہت قریب ہے (اس لئے لوگ اسے ہر مشورہ کے لئے بلاتے ہیں اور اس کی رائے پر عمل کرتے ہیں)

دسویں عورت (کبشہ بنت رافع) کہنے لگی میرے خاوند کا کیا پوچھنا، جاند او والا ہے۔ جاند او بھی کیسی بڑی جاند او، ویسی کسی کے پاس نہیں ہو سکتی۔ بہت سارے اونٹ جو جا بجا اس کے گھر کے پاس بٹے رہتے ہیں اور جنگل میں چرنے کم جاتے ہیں۔ (تاکہ مہمان لوگ آئیں تو ان کا گوشت اور دودھ ان کو تیار ملے) جہاں ان اونٹوں نے باجے کی آواز سنی بس ان کو اپنے ذبح ہونے کا یقین ہو گیا۔ (یہ باجا مہمانوں کے آنے کی خوشی میں بجایا جاتا تھا کہ اونٹ سمجھ جائے کہ اب ہم مہمانوں کے لئے ذبح کئے جائیں گے)

گیارہویں عورت (ام زرع بنت اکمل بن سلمہ) کہنے لگی میرا خاوند ابو زرع ہے اس کا کیا کہنا اس نے میرے کانوں کو زیوروں سے بوجھل کر دیا ہے اور میرے دونوں بازو چربی سے پھلادیئے ہیں۔ مجھے خوب کھلا کر موٹا کر دیا ہے کہ میں بھی اپنے تئیں خوب موٹی سمجھنے لگی ہوں۔ شادی سے پہلے میں تھوڑی سی بھیڑ بکریوں میں تنگی سے گذر بسر کرتی تھیں۔ ابو زرع نے مجھ کو نکاح میں لا کر گھوڑوں، اونٹوں، کھیت کھلیاں سب کا مالک بنا دیا ہے۔ اتنی بہت جاند او ملنے پر بھی اس کا مزاج اتنا عمدہ ہے کہ بات کوں تو برا نہیں مانتا، مجھ کو کبھی برا نہیں کہتا۔ سوئی پڑی رہوں تو صبح تک مجھے کوئی نہیں جگاتا۔ پانی پیوں تو خوب سیراب ہو کر پنی لوں۔ (میرے لئے کسی بات کی ردک ٹوک نہیں) رہی ابو زرع کی ماں تو میں اس کی کیا خوبیاں بیان کروں۔ اس کا توشہ خانہ مال و اسباب سے بھرا ہوا، اس کا گھر بہت ہی کشادہ اور ابو زرع کا بیٹا وہ بھی کیسا اچھا خوبصورت (علاہ بدن و دہلا پتلا) ہری چھالی یا تنگی تلوار

أُمُّ أَبِي زَرَعٍ ، فَمَا أُمُّ أَبِي زَرَعٍ ؟
عَكُومُهَا رِدَاحٌ ، وَبَيْنُهَا فَسَاحٌ .

ابنِ أَبِي زَرَعٍ ، فَمَا ابنُ أَبِي زَرَعٍ ؟
مَضْجَعُهُ كَمَسَلٍ شَطْبِيَّةٍ ، وَيُشْبِعُهُ ذِرَاعُ
الْحَفْرَةِ .

بِنْتُ أَبِي زَرَعٍ ، فَمَا بِنْتُ أَبِي زَرَعٍ ؟
طَوْعُ أَبِيهَا وَطَوْعُ أُمَّهَا ، وَمِلَّةٌ كِسَائِهَا ،
وَعَيْظُ جَارَتِهَا .

جَارِيَةُ أَبِي زَرَعٍ ، فَمَا جَارِيَةُ أَبِي
زَرَعٍ ؟ لَا تَبْتُ حَدِيثَنَا تَبِيثًا ، وَلَا تَنْقُتُ
مِيرَتَنَا تَنْقِيثًا ، وَلَا تَمْلَأُ بَيْنَنَا تَعْشِيثًا .

قَالَتْ : حَرَجَ أَبُو زَرَعٍ وَالْأَوْطَابُ
تَمْحَضُ ، فَلَقِيَّ امْرَأَةً مَعَهَا وَلَدَانِ لَهَا
كَالْفَهْدَيْنِ ، يَلْعَبَانِ مِنْ تَحْتِ حَضْرِمَا
بِرْمَانَتَيْنِ ، فَطَلَّقْنِي وَنَكَحَهَا . فَكَحَحْتُ
بَعْدَهُ رَجُلًا سَرِيًّا ، رَكِبَ شَرِيًّا ، وَأَخَذَ
حَطِيًّا ، وَأَرَاخَ عَلَيَّ نَعْمًا ثَرِيًّا ، وَأَعْطَانِي
مِنْ كُلِّ رَائِحَةِ زَوْجًا . وَقَالَ : كَلْبِي ، أُمَّ
زَرَعٍ ! وَمِيرِي أَهْلِكَ .

قَالَتْ : فَلَوْ جَمَعْتُ كُلَّ شَيْءٍ
أَعْطَانِيهِ ، مَا بَلَغَ أَصْفَرَ آيَةِ أَبِي زَرَعٍ .

قَالَتْ عَائِشَةُ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ :

«كُنْتُ لَكَ كَأَبِي زَرَعٍ لَأُمِّ زَرَعٍ».

کے برابر اس کے سونے کی جگہ (یعنی چھری سے جسم والا نازک کروالا جو سوتے وقت بستر پر نکلتی ہے) ایسا کم خوراک کہ بکری کے چار ماہ کے بچے کے دست کا گوشت اس کا پیٹ بھر دے۔ ابو زرعہ کی بیٹی وہ بھی سحان اللہ کیا کہنا اپنے باپ کی پیاری اپنی ماں کی پیاری (تابع دار اطاعت گزار) کپڑا بھر پور پہننے والی (موٹی تازی) سوکن کی جلن (کہ سوکن اس کی خوبصورتی اور ادب و لیاقت پر رشک کر کے جلی جاتی ہے) ابو زرعہ کی لونڈی اس کی بھی کیا پوچھتے ہو کبھی کوئی بات ہماری مشہور نہیں کرتی (گھر کا بھید ہمیشہ پوشیدہ رکھتی ہے) کھانے تک نہیں چراتی، گھر میں کوڑا کچرا نہیں چھوڑتی (ہمیشہ گھر کو جھاڑ پونچھ کر صاف ستھرا رکھتی ہے) الغرض سارا گھر ”نور علی نور“ ہے۔ ابو زرعہ سے لے کر اس کی ماں بیٹی بیٹا لونڈی باندی سب فرد فرید ہیں۔ مگر ایک دن ایسا ہوا کہ لوگ مکھن نکالنے کو دودھ بلو رہے تھے۔ (صبح ہی صبح) ابو زرعہ باہر گیا اچانک اس نے ایک عورت دیکھی جس کے دو بچے چیتوں کی طرح اس کی کمر کے تلے دو اتاروں سے کھیل رہے تھے۔ ابو زرعہ نے مجھ کو طلاق دے کر اس عورت سے نکاح کر لیا۔ اس کے بعد میں نے ایک اور شریف سردار سے نکاح کر لیا جو گھوڑے کا اچھا سوار، عمدہ نیزہ باز ہے اس نے بھی مجھ کو بہت سے جانور دے دیئے ہیں اور ہر قسم کے اسباب میں سے ایک ایک جوڑا دیا ہوا ہے اور مجھ سے کہا کرتا ہے کہ ام زرعہ خوب کھاپی۔ اپنے عزیزو اقرباء کو بھی خوب کھلا پلا۔ تیرے لئے عام اجازت ہے۔ مگر یہ سب کچھ جو میں نے تجھ کو دیا ہوا ہے اگر اکٹھا کروں تو تیرے پہلے خاوند! ابو زرعہ نے جو تجھ کو دیا تھا، اس کے مقابلہ میں ایک چھوٹا برتن بھی نہ بھرے (یعنی ابو زرعہ کے مال کے سامنے یہ سارا مل بے حقیقت ہے مگر میں تجھ کو ابو زرعہ کی طرح طلاق دینے والا نہیں ہوں)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ یہ سارا واقعہ

سنانے کے بعد آنحضرت ﷺ نے مجھ سے فرمایا کہ اے عائشہ! میں بھی ترے لئے ایسا خوند ہوں جیسے ابو زرع ام زرع کے لئے تھا۔

أخرجہ البخاری فی : ۶۷ - کتاب النکاح : ۸۲ - باب حسن المعاشرة مع الأهل .

(۱۵) نبی کریم ﷺ کی بیٹی حضرت فاطمہ رضی

(۱۵) باب فاطمة بنت النبي

الله عنها كذا ذكر

عليه الصلاة والسلام

۱۵۹۱ - ابن شہاب بیان کرتے ہیں کہ حضرت علی بن حسینؑ (حضرت زین العابدینؑ) نے بیان کیا کہ جب ہم سب حضرت حسین بن علی رضی اللہ عنہما کی شہادت کے بعد یزید بن معاویہؑ کے یہاں سے مدینہ منورہ تشریف لائے تو مسور بن مخرمہؑ نے آپ سے ملاقات کی، اور کہا، اگر آپ کو کوئی ضرورت ہو تو مجھے حکم فرمادیجئے۔ (امام زین العابدین نے بیان کیا کہ) میں نے کہا مجھے کوئی ضرورت نہیں ہے۔ پھر مسورؑ نے کہا، تو کیا آپ مجھے رسول اللہ کی تلوار عنایت فرمائیں گے؟ کیونکہ مجھے خوف ہے کہ کچھ لوگ اسے آپ سے چھین نہ لیں۔ اور خدا کی قسم! اگر آپ وہ تلوار مجھے عنایت فرمادیں تو کوئی شخص بھی جب تک میری جان باقی ہے اسے چھین نہیں سکے گا۔ پھر مسورؑ نے ایک قصہ بیان کیا کہ حضرت علیؑ نے حضرت فاطمہؑ کی موجودگی میں ابو جہل کی ایک بیٹی (جیلہ) کو پیغام نکاح دے دیا تھا۔ میں نے خود سنا کہ اسی مسئلہ پر رسول اللہ ﷺ نے اپنے اسی منبر پر کھڑے ہو کر صحابہ کو خطاب فرمایا۔ میں اس وقت بالغ تھا۔ آپ نے خطبہ میں فرمایا کہ فاطمہؑ مجھ سے ہے۔ اور مجھے ڈر ہے کہ کہیں وہ (اس رشتہ کی وجہ سے) کسی گناہ میں نہ پڑ جائے کہ اپنے دین میں وہ کسی فتنہ میں مبتلا ہو۔ اس کے بعد رسول اللہ ﷺ نے خاندان بنی عبد شمس کے ایک اپنے داماد (عاص بن ربیع) کا ذکر کیا۔ اور دامادی سے متعلق آپ نے ان کی تعریف کی، آپ نے فرمایا

۱۵۹۱ - حَدِيثُ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ . عَنْ ابْنِ شِهَابٍ ، أَنَّ عَلِيَّ بْنَ حُسَيْنٍ حَدَّثَهُ أَنَّهُمْ حِينَ قَدِمُوا الْمَدِينَةَ ، مِنْ عِنْدِ يَزِيدَ بْنِ مُعَاوِيَةَ ، مَقْتَلِ حُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ ، رَحْمَةً اللَّهُ عَلَيْهِ ، لَقِيَ الْمِسْوَرُ بْنَ مَخْرَمَةَ ، فَقَالَ لَهُ : هَلْ لَكَ إِلَيَّ مِنْ حَاجَةٍ تَأْمُرُنِي بِهَا؟ فَقُلْتُ لَهُ : لَا . فَقَالَ لَهُ : هَلْ أَنْتَ مُعْطِيٌّ سَيْفَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ ، فَإِنِّي أَخَافُ أَنْ يَغْلِبَكَ الْقَوْمُ عَلَيْهِ؟ وَإِسْمُ اللَّهِ! لَئِنْ أَعْطَيْتَنِيهِ ، لَا يُخَلِّصُ إِلَيْهِمْ أَبَدًا حَتَّى تُبَلِّغَ نَفْسِي . إِنَّ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ خَطَبَ ابْنَةَ أَبِي جَهْلٍ عَلَى فَاطِمَةَ عَلَيْهَا السَّلَامُ . فَسَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ ، يَخْطُبُ النَّاسَ فِي ذَلِكَ ، عَلَى مِنْبَرِهِ هَذَا ، وَأَنَا يَوْمَئِذٍ مُخْتَلِمٌ . فَقَالَ : «إِنَّ فَاطِمَةَ مِنِّي ، وَأَنَا أَخَافُ أَنْ تُفْتَنَ فِي دِينِهَا» ثُمَّ ذَكَرَ صِهْرًا لَهُ مِنْ بَنِي عَبْدِ شَمْسٍ ، فَأَثْنَى عَلَيْهِ فِي

کہ انہوں نے مجھ سے جو بات کہی، سچ کہی، جو وعدہ کیا، اسے پورا کیا۔ میں کسی حلال (یعنی نکاح ثانی) کو حرام نہیں کر سکتا، اور نہ کسی حرام کو حلال بناتا ہوں، لیکن اللہ کی قسم! رسول اللہ ﷺ کی بیٹی اور اللہ کے دشمن کی بیٹی ایک ساتھ جمع نہیں ہوں گی۔

مُصَاهَرَتِهِ إِيَّاهُ. قَالَ: «حَدَّثَنِي فَصَدَقَنِي، وَوَعَدَنِي فَوَفَى لِي، وَإِنِّي لَسْتُ أُحْرِمُ حَلَالًا، وَلَا أُحِلُّ حَرَامًا، وَلَكِنَّ، وَاللَّهِ! لَا تَجْتَمِعُ بِنْتُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، وَبِنْتُ عَدُوِّ اللَّهِ أَبَدًا».

أخرجه البخاري في : ٥٧- كتاب فرض الخمس : ٥- باب ما ذكر من درع النبي ﷺ وعصاه وسيفه.

۱۵۹۲- حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ابو جہل کی لڑکی کو (جو مسلمان تھیں) پیغام نکاح دیا۔ اس کی اطلاع جب حضرت فاطمہؓ کو ہوئی تو وہ رسول اللہ ﷺ کے پاس آئیں اور عرض کیا کہ آپ کی قوم کا خیال ہے کہ آپ کو اپنی بیٹیوں کی خاطر (جب انہیں کوئی تکلیف دے) کسی پر غصہ نہیں آتا۔ اب دیکھئے یہ علی ابو جہل کی بیٹی سے نکاح کرنا چاہتے ہیں۔ اس پر آنحضرت ﷺ نے صحابہ کو خطاب فرمایا۔ میں نے آپ کو خطبہ پڑھتے سنا، پھر آپ نے فرمایا: اللہ بعد میں نے ابو العاص بن ربیع سے (حضرت زینبؓ کی) آپ کی سب سے بڑی صاحبزادی) شادی کی تو انہوں نے جو بات بھی کہی اس میں وہ سچے اترے۔ اور بلاشبہ فاطمہؓ بھی میرے (جسم کا) ایک ٹکڑا ہے اور مجھے یہ پسند نہیں کہ کوئی بھی اسے تکلیف دے۔ خدا کی قسم رسول اللہ کی بیٹی اور اللہ کے دشمن

۱۵۹۲- حَدِيثُ الْمُسَوْرَيْنِ مَحْرَمَةً، قَالَ: إِنَّ عَلِيًّا خَطَبَ بِنْتَ أَبِي جَهْلٍ، فَسَمِعَتْ بِذَلِكَ فَاطِمَةُ، فَأَتَتْ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ، فَقَالَتْ: يَزْعُمُ قَوْمُكَ أَنَّكَ لَا غَضَبُ لِبَنَاتِكَ، وَهَذَا عَلِيٌّ نَاكِحٌ بِنْتَ أَبِي جَهْلٍ فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، فَسَمِعَتْهُ حِينَ تَشْهَدُ يَقُولُ: «أَمَّا بَعْدُ، أَنْكَحْتُ أَبَا الْعَاصِ بْنِ الرَّبِيعِ، فَحَدَّثَنِي وَصَدَقَنِي، وَإِنَّ فَاطِمَةَ بَضْعَةٌ مِنِّي، وَإِنِّي أَكْرَهُ أَنْ يَسُوَّهَا وَاللَّهِ! لَا تَجْتَمِعُ بِنْتُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ».

۱۵۹۱- امام نووی شرح مسلم میں نقل کرتے ہیں کہ علماء نے فرمایا ہے اس حدیث میں اس بات کی دلیل ہے کہ نبی اکرم ﷺ کو ہر حالت میں اور ہر طریقے سے ایذا دینا حرام ہے اگرچہ اس ایذا کی اہل شرعی اعتبار سے مباح ہو اور آپ زندہ تھے۔ لیکن اس میں دو سرول کو آپ پر قیاس نہیں کیا جائے گا۔ ابو جہل کی بیٹی کا حضرت علیؓ سے نکاح مباح ہے کیونکہ فرمایا میں حلال کو حرام نہیں کرتا۔ لیکن نبی اکرم ﷺ نے دو پختہ اسباب کی وجہ سے دونوں کو جمع کرنے سے منع فرمایا۔ (۱) اسی طرح حضرت فاطمہؓ کو تکلیف ہوگی جس سے نبی اکرم ﷺ کو بھی تکلیف ہوگی تو جو آپ ﷺ کو تکلیف دیتا ہے وہ ہلاک ہو گا۔ اس لیے حضرت علیؓ پر اپنی کامل شفقت کی وجہ سے انہیں اس فعل سے منع فرمایا۔ (۲) سوکن کے آنے سے غیرت کی وجہ سے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا پر فتنے اور آزمائش کا خوف تھا۔ (مرتب)

۱۵۹۱- دین میں فتنے سے مراد یہ ہے کہ حضرت علیؓ دو سری بیوی لائیں اور حضرت فاطمہؓ سوکن بننے کی عداوت سے جو ہر عورت کے دل میں ہوتی ہے، کسی گناہ میں مبتلا ہو جائیں مثلاً خانہ کو ستائیں، ان کی نافرمانی کریں یا سوکن کو برا بھلا کہیں۔ (راز)

کی بیٹی ایک شخص کے پاس جمع نہیں ہو سکتیں۔ چنانچہ حضرت علیؑ نے اس شادی کا ارادہ ترک کر دیا۔

وَبِنْتُ عَدُوِّ اللَّهِ ، عِنْدَ رَجُلٍ وَاحِدٍ ، فَتَرَكَ عَلِيُّ الْحِطْبَةَ .

أَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ فِي : ٦٢ - كِتَابِ فَضَائِلِ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ : ١٦ - بَابِ ذِكْرِ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ مِنْهُمْ أَبُو الْعَاصِ بْنِ الرَّبِيعِ .

۱۵۹۳- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ تمام ازواج مطہرات (حضور اکرم ﷺ کے مرض وفات میں) آنحضرت ﷺ کے پاس تھیں۔ کوئی وہاں سے نہیں ہٹا تھا کہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا چلتی ہوئی آئیں۔ خدا کی قسم ان کی چال رسول اللہ ﷺ کی چال سے الگ نہیں تھی (بلکہ بہت ہی مشابہ تھی) جب حضور اکرم ﷺ نے انہیں دیکھا تو خوش آمدید کہا۔ فرمایا بیٹی! مرحبا! پھر آنحضرت ﷺ نے اپنی دائیں طرف یا بائیں طرف انہیں بٹھلایا۔ اس کے بعد آہستہ سے ان سے کچھ کہا۔ اور حضرت فاطمہؑ بہت زیادہ رونے لگیں۔ جب آنحضرت ﷺ نے ان کا غم دیکھا تو دوبارہ ان سے سرگوشی کی اس پر وہ ہنسنے لگیں۔ تمام ازواج میں سے میں نے ان سے کہا کہ حضور اکرم ﷺ نے ہم میں صرف آپ کو سرگوشی کی خصوصیت بخشی۔ پھر آپ رونے لگیں۔ جب آنحضرت ﷺ اٹھے تو میں نے ان سے پوچھا کہ آپ کے کان میں آنحضرت ﷺ نے کیا فرمایا تھا انہوں نے کہا کہ میں آنحضرت ﷺ کا راز نہیں کھول سکتی۔ پھر جب آپ کی وفات ہو گئی تو میں نے حضرت فاطمہؑ سے کہا کہ میرا جو حق آپ پر ہے اس کا واسطہ دیتی ہوں کہ آپ مجھے وہ بات بتادیں۔ انہوں نے کہا کہ اب بتا سکتی ہوں۔ چنانچہ انہوں نے مجھے بتایا کہ جب آنحضرت ﷺ نے مجھ سے پہلی سرگوشی کی تھی تو فرمایا تھا کہ ”جریل علیہ السلام ہر سئل مجھ سے سئل میں ایک مرتبہ دور کیا کرتے تھے لیکن اس سئل مجھ سے انہوں نے دو مرتبہ دور کیا اور میرا خیال ہے کہ میری وفات کا وقت قریب ہے۔ اللہ

١٥٩٣ - حَدِيثُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا ، وَفَاطِمَةَ عَلَيْهَا السَّلَامُ . عَنْ عَائِشَةَ ، أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ . قَالَتْ : إِنَّا كُنَّا ، أَزْوَاجَ النَّبِيِّ ﷺ ، عِنْدَهُ جَمِيعًا لَمْ تُعَادِرْ مِنَّا وَاحِدَةٌ . فَأَقْبَلَتْ فَاطِمَةُ عَلَيْهِ السَّلَامِ تَمْشِي ، لَا ، وَاللَّهِ ! مَا تَخْفَى مَشِيَّتُهَا مِنْ مَشِيَّةِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ . فَلَمَّا رَأَاهَا رَحَبَ . قَالَ : «مَرْحَبًا بِابْنَتِي» ، ثُمَّ أَجْلَسَهَا عَنْ يَمِينِهِ أَوْ عَنْ شِمَالِهِ . ثُمَّ سَارَهَا فَبَكَتُ بُكَاءً شَدِيدًا . فَلَمَّا رَأَى حُزْنَهَا سَارَهَا الثَّانِيَةَ ، فَإِذَا هِيَ تَضْحَكُ . فَقُلْتُ لَهَا ، أَنَا مِنْ بَيْنِ نِسَائِهِ : خَصَّكَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ، بِالسَّرِّ مِنْ بَيْنِنَا ، ثُمَّ أَنْتِ تَبْكِينَ؟ . فَلَمَّا قَامَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ، سَأَلْتُهَا : عَمَّا سَارَكِ؟ قَالَتْ : مَا كُنْتُ لِأَفْشِي عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ سِرَّهُ . فَلَمَّا تَوَفَّيْتُ قُلْتُ لَهَا : عَزَمْتُ عَلَيْكَ ، بِمَا لِي عَلَيْكَ مِنَ الْحَقِّ ، لَمَّا أَحْبَبْتَنِي . قَالَتْ : أَمَا الْآنَ ، فَانْعَمَ . فَأَحْبَبْتَنِي ، قَالَتْ : أَمَا

سے ڈرتی رہنا اور صبر کرنا۔ کیونکہ میں تمہارے لئے ایک اچھا آگے جانے والا ہوں“ بیان کیا کہ اس وقت میرا رونا جو آپ نے دیکھا تھا اس کی وجہ یہی تھی۔ جب آنحضرت ﷺ نے میری پریشانی دیکھی تو آپ نے دوبارہ مجھ سے سرگوشی کی، فرمایا۔ ”فاطمہ بیٹی! کیا تم اس پر خوش نہیں ہو کہ جنت میں تم مومنوں کی عورتوں کی سردار ہوگی“ یا (فرمایا کہ) اس امت کی عورتوں کی سردار ہوگی۔“

حِينَ سَارَرِي فِي الْأَمْرِ الْأَوَّلِ، فَإِنَّهُ أَخْبَرَنِي: «أَنَّ جَبْرِيلَ كَانَ يُعَارِضُهُ بِالْقُرْآنِ كُلَّ سَنَةٍ مَرَّةً، وَإِنَّهُ قَدْ عَارَضَنِي بِهِ، الْعَامَ، مَرَّتَيْنِ، وَلَا أَرَى الْأَجَلَ إِلَّا قَدْ اقْتَرَبَ، فَاتَّقِيَ اللَّهَ وَاصْبِرْ، فَإِنِّي نِعَمَ السَّلْفِ أَنَا لَكَ». قَالَتْ: فَبَكَيْتُ بُكَائِي الَّذِي رَأَيْتِ. فَلَمَّا رَأَى جَزَعِي سَارَرَنِي الثَّانِيَةَ، قَالَ: «يَا فَاطِمَةُ! أَلَا تَرْضَيْنَ أَنْ تَكُونِي سَيِّدَةَ نِسَاءِ الْمُؤْمِنِينَ، أَوْ سَيِّدَةَ نِسَاءِ هَذِهِ الْأُمَّةِ؟».

أخرجه البخاري في : ۷۹- كتاب الاستئذان : ۴۳- باب من ناجى بين يدي الناس ومن لم يخبر بسر صاحبه.

(۱۶) ام المؤمنین حضرت ام سلمہؓ کی خوبیاں

۱۵۹۳- حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ جب ریل علیہ السلام ایک مرتبہ نبی کریم ﷺ کے پاس آئے اور آپ سے باتیں کرتے رہے۔ اس وقت آنحضرت ﷺ کے پاس ام المؤمنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیٹھی ہوئی تھیں۔ جب حضرت جب ریل چلے گئے تو آنحضرت ﷺ نے حضرت ام سلمہؓ سے فرمایا، معلوم ہے یہ کون صاحب تھے؟ یا ایسے ہی الفاظ ارشاد فرمائے۔ حضرت اسامہؓ نے بیان کیا کہ حضرت ام سلمہؓ نے جواب دیا کہ یہ وجیہ کلبی تھے۔ حضرت ام سلمہؓ نے بیان کیا اللہ کی قسم میں سمجھے بیٹھی تھی کہ وہ وجیہ کلبی ہیں۔ آخر جب آنحضرت ﷺ کا خطبہ سنا جس میں آپ حضرت جب ریلؓ کی آمد کی خبر دے رہے تھے تو میں سمجھی کہ وہ حضرت

(۱۶) باب من فضائل أم سلمة أم المؤمنين

۱۵۹۴- حدیث أسامة بن زيدؓ، أَنَّ جَبْرِيلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ، أَتَى النَّبِيَّ ﷺ وَعِنْدَهُ أُمُّ سَلْمَةَ. فَجَعَلَ يُحَدِّثُ، ثُمَّ قَامَ. فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ لَأُمِّ سَلْمَةَ: «مَنْ هَذَا؟» قَالَ، قَالَتْ: هَذَا دِحْيَةُ. قَالَتْ أُمُّ سَلْمَةَ: أَيْمُ اللَّهِ! مَا حَسِبْتُهُ إِلَّا إِيَّاهُ، حَتَّى سَمِعْتُ حُطْبَةَ نَبِيِّ اللَّهِ ﷺ يُخْبِرُ جَبْرِيلَ.

۱۵۹۳- حضرت جب ریلؓ کا رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حضرت وجیہ کلبیؓ کی صورت میں آنا مشہور ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرشتوں کو یہ طاقت بخشی ہے کہ وہ جس صورت میں چاہیں آسکتے ہیں۔ (راز)

جبریلؑ تھے۔

أخرجه البخاري في : ٦١ - كتاب المناقب : ٢٥ - باب علامات النبوة في الإسلام.

(۱۷) ام المؤمنین حضرت زینبؓ کی خوبیاں

(۱۷) باب من فضائل زینب أم المؤمنین

رضي الله عنها

۱۵۹۵- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ کی بعض بیویوں نے آپ سے پوچھا کہ سب سے پہلے ہم میں آخرت میں آپ سے کون جا کر ملے گی؟ آپ نے فرمایا کہ جس کا ہاتھ سب سے زیادہ لمبا ہو گا۔ اب ہم نے لکڑی سے ناپنا شروع کر دیا تو سوڈہ سب سے لمبے ہاتھ والی نکلیں۔ ہم نے بعد میں سمجھا کہ لمبے ہاتھ والی ہونے سے آپ کی مراد صدقہ (زیادہ) کرنے والی سے تھی۔ اور حضرت سوڈہ ہی سب سے پہلے نبی کریم ﷺ سے جا کر ملیں۔ صدقہ کرنا آپ کو بہت محبوب تھا۔

۱۵۹۵- حديث عائشة رضي الله عنها،
أَنَّ بَعْضَ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ ﷺ قُلْنَ لِلنَّبِيِّ ﷺ :
أَيْنَا أَسْرَعُ بِكَ لِحُوقًا؟ قَالَ : «أَطْوَلُكُنَّ
يَدًا». فَأَخَذُوا قَصَبَةً يَذْرَعُونَهَا. فَكَانَتْ
سَوْدَةُ أَطْوَلَهُنَّ يَدًا. فَعَلِمْنَا بَعْدُ ، إِنَّمَا
كَانَتْ طُولَ يَدِهَا الصَّدَقَةَ ، وَكَانَتْ
أَسْرَعَنَا لِحُوقًا بِهِ ، وَكَانَتْ تُحِبُّ الصَّدَقَةَ.

أخرجه البخاري في : ٢٤ - كتاب الزكاة : ١١ - باب أي الصدقة أفضل.

(۱۹) حضرت انس بن مالکؓ کی والدہ

(۱۹) باب من فضائل أم سليم أم أنس بن

حضرت ام سليمؓ کی فضیلت

مالك

۱۵۹۶- حضرت انس بن مالکؓ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ مدینہ میں اپنی بیویوں کے سوا اور کسی کے گھر نہیں جلیا کرتے تھے مگر ام سلیم (حضرت انس کی والدہ) کے پاس جاتے۔ آنحضرت ﷺ سے جب اس کے متعلق پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا کہ مجھے اس پر رحم آتا ہے۔ اس کا بھائی (حرام بن ملحانؓ) میرے کام میں شہید کر دیا گیا۔

۱۵۹۶- حديث أنس بن مالك ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ ، لَمْ يَكُنْ يَدْخُلُ بَيْتًا بِالْمَدِينَةِ ، غَيْرَ بَيْتِ أُمِّ سَلِيمٍ ، إِلَّا عَلَى أَرْوَاجِهِ. فَقِيلَ لَهُ.
فَقَالَ : «إِنِّي أَرْحَمُهَا ، قُتِلَ أَخُوهَا مَعِي».

أخرجه البخاري في : ٥٦ - كتاب الجهاد والسير : ٣٨ - باب فضل من جهز غازياً أو خلفه بخير.

(۲۲) حضرت عبداللہ بن مسعودؓ اور ان کی

(۲۲) باب من فضائل عبد الله بن مسعود

والدہ کی فضیلت

وأمة رضي الله تعالى عنهما

۱۵۹۷- حضرت ابو موسیٰ اشعریؓ نے بیان کیا کہ میں اور

۱۵۹۷- حديث أبي موسى الأشعري

میرے بھائی یمن سے (مدینہ طیبہ) حاضر ہوئے اور ایک زمانے تک یہاں قیام کیا۔ ہم اس پورے عرصہ میں یہی سمجھتے رہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے گھرانے ہی کے ایک فرد ہیں۔ کیونکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ اور ان کی والدہ کا (بکثرت) آنا جانا ہم خود دیکھا کرتے تھے۔

ﷺ قَالَ : قَدِمْتُ ، أَنَا وَأَخِي مِنَ الْيَمَنِ ، فَمَكَّنْتُنَا حِينَا مَا نَرَى إِلَّا أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ مَسْعُودٍ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ بَيْتِ النَّبِيِّ ﷺ ، لِمَا نَرَى مِنْ دُخُولِهِ وَدُخُولِ أُمِّهِ عَلَيَّ النَّبِيِّ ﷺ .

أخرجه البخاري في : ۶۲ - كتاب فضائل أصحاب النبي ﷺ : ۳۷ - باب مناقب عبد الله بن مسعود رضي الله عنه .

۱۵۹۸ - حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے خطبہ دیا اور کہا کہ اللہ کی قسم میں نے ستر سے کچھ زائد سورتیں خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک سے سن کر حاصل کی ہیں۔ اللہ کی قسم، حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کو یہ بات اچھی طرح معلوم ہے کہ میں ان سب سے زیادہ قرآن مجید کا جاننے والا ہوں۔ حالانکہ میں ان سے بہتر نہیں ہوں۔ شقیق (راوی حدیث) نے بیان کیا کہ پھر میں مجلس میں بیٹھا۔ تاکہ صحابہ کی رائے سن سکوں کہ وہ کیا کہتے ہیں۔ لیکن میں نے کسی سے اس بات کی تردید نہیں سنی۔

۱۵۹۸ - حَدِيثُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ .
حَطَبَ ، فَقَالَ : وَاللَّهِ ! لَقَدْ أَخَذْتُ مِنْ فِي رَسُولِ اللَّهِ ﷺ بَضْعًا وَسَبْعِينَ سُورَةً ، وَاللَّهِ ! لَقَدْ عَلِمَ أَصْحَابُ النَّبِيِّ ﷺ أَنِّي مِنْ أَعْلَمِهِمْ بِكِتَابِ اللَّهِ ، وَمَا أَنَا بِخَيْرِهِمْ .
قَالَ شَقِيقٌ (رَأَوِيَ الْحَدِيثُ) :
فَجَلَسْتُ فِي الْحَلْقِ أَسْمَعُ مَا يَقُولُونَ ، فَمَا سَمِعْتُ رَدًّا يَقُولُ غَيْرَ ذَلِكَ .

أخرجه البخاري في : ۶۶ - كتاب فضائل القرآن : ۸ - باب القراء من أصحاب النبي ﷺ .

۱۵۹۹ - حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے بیان کیا اس اللہ کی قسم جس کے سوا اور کوئی معبود نہیں، کتاب اللہ کی جو سورت بھی نازل ہوئی، اس کے متعلق میں جانتا ہوں کہ کہاں نازل ہوئی۔ اور کتاب اللہ کی جو آیت بھی نازل ہوئی اس کے متعلق میں جانتا ہوں کہ کس کے بارے میں نازل ہوئی۔ اور اگر مجھے خبر ہو جائے کہ کوئی شخص مجھ سے زیادہ کتاب اللہ کا جاننے والا ہے اور اونٹ ہی اس کے پاس مجھے پہنچا سکتے ہیں (یعنی کاغھ بہت دور ہے) تب بھی میں سفر کر کے اس کے پاس جا کر اس سے اس علم کو حاصل کروں گا۔

۱۵۹۹ - حَدِيثُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ
ﷺ ، قَالَ : وَاللَّهِ ! الَّذِي لَا إِلَهَ غَيْرُهُ ! مَا أَنْزَلْتُ سُورَةً مِنْ كِتَابِ اللَّهِ إِلَّا وَأَنَا أَعْلَمُ أَيْنَ أَنْزَلْتُ . وَلَا أَنْزَلْتُ آيَةً مِنْ كِتَابِ اللَّهِ إِلَّا وَأَنَا أَعْلَمُ فِيهِمْ أَنْزَلْتُ . وَلَوْ أَعْلَمُ أَحَدًا أَعْلَمَ مِنِّي بِكِتَابِ اللَّهِ تَبْلُغُهُ الْإِبِلُ لَرَكِبْتُ إِلَيْهِ .

أخرجه البخاري في : ٦٦ - كتاب فضائل القرآن : ٨ - باب القراء من أصحاب النبي ﷺ .

۱۶۰۰ - مسروق رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے یہاں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا ذکر ہوا تو انہوں نے کہا میں ان سے ہمیشہ محبت رکھوں گا کیونکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا ہے کہ چار اشخاص سے قرآن سیکھو، عبداللہ بن مسعودؓ — آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ابتدا حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے ہی کی — اور ابو حذیفہ کے مولیٰ سالمؓ، ابی بن کعب اور معاذ بن جبل۔

۱۶۰۰ - حَدِيثَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو. عَنْ مَسْرُوقٍ ، قَالَ : ذَكَرَ عَبْدُ اللَّهِ عِنْدَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو ، فَقَالَ : ذَاكَ رَجُلٌ لَا أَرَأَى أَنْ أُحِبَّهُ بَعْدَ مَا سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ : «اسْتَقْرَبُوا الْقُرْآنَ مِنْ أَرْبَعَةٍ : مِنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ (فَبَدَأَ بِهِ) ، وَسَالِمِ مَوْلَى أَبِي حُدَيْفَةَ ، وَأَبِي بِنِ كَعْبٍ ، وَمُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ» .

أخرجه البخاري في : ٦٢ - كتاب فضائل أصحاب النبي ﷺ : ٢٦ - باب مناقب سالم مولى أبي حذيفة رضی اللہ عنہ .

(۲۳) حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ اور انصار کی ایک جماعت کی فضیلت

(۲۳) باب من فضائل أبي بن كعب وجماعة من الأنصار رضی اللہ عنہم

۱۶۰۱ - حضرت انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں چار آدمی جن سب کا تعلق قبیلہ انصار سے تھا قرآن مجید جمع کرنے والے تھے، ابی بن کعب، معاذ بن جبل، ابو زید اور زید بن ثابت۔ رضی اللہ عنہم

۱۶۰۱ - حَدِيثَ أَنَسِ رضی اللہ عنہ ، قَالَ : جَمَعَ الْقُرْآنَ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ ﷺ أَرْبَعَةٌ : كُلُّهُمْ مِنَ الْأَنْصَارِ ؛ أَبِي ، وَمُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ ، وَأَبُو زَيْدٍ ، وَزَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ .

أخرجه البخاري في : ٦٣ - كتاب مناقب الأنصار : ١٧ - باب مناقب زيد بن ثابت رضی اللہ عنہ .

۱۶۰۲ - حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے فرمایا، اللہ تعالیٰ نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں تم کو سورہ لم یکن الذین کفروا سناؤں۔ حضرت ابی بن کعب بولے کیا اللہ تعالیٰ نے میرا نام لیا ہے؟ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہاں، اس پر حضرت ابی بن کعب

۱۶۰۲ - حَدِيثَ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ ، قَالَ النَّبِيُّ ﷺ : «إِنَّ اللَّهَ أَمَرَنِي أَنْ أَقْرَأَ عَلَيْكَ - لَمْ يَكُنِ الَّذِينَ كَفَرُوا -» . قَالَ : وَسَمَانِي؟ قَالَ : «نَعَمْ» . فَبَكَى .

فرط مسرت سے رونے لگے۔

أخرجه البخاري في : ۶۳ - كتاب مناقب الأنصار : ۱۶ - باب مناقب أبي بن كعب رضي الله عنه.

(۲۴) حضرت سعد بن معاذ رضي الله عنه کے فضائل

(۲۴) باب من فضائل سعد بن معاذ رضي الله عنه

۲۴۰۳ - حضرت جابر رضي الله عنه نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا کہ سعد بن معاذ کی موت پر عرش بل گیا۔

۱۶۰۳ - حديث جابر رضي الله عنه : سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ : «إِهْتَزَّ الْعَرْشُ لِمَوْتِ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ».

www.KitaboSunnat.com

أخرجه البخاري في : ۶۳ - كتاب مناقب الأنصار : ۱۲ - باب مناقب سعد بن معاذ رضي الله عنه.

۲۴۰۴ - حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ہدیہ میں ایک ریشمی حلہ آیا تو صحابہؓ اسے چھونے لگے اور اس کی نرمی اور نراکت پر تعجب کرنے لگے۔ آپ نے اس پر فرمایا تمہیں اس کی نرمی پر تعجب ہے، سعد بن معاذ رضي الله عنه کے رومل (جنت میں) اس سے کہیں بہتر ہیں یا (آپ نے فرمایا کہ) اس سے کہیں زیادہ نرم و نازک ہیں۔

۱۶۰۴ - حديث البراء رضي الله عنه ، أهديت للنبي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُلَّةَ حَرِيرٍ ، فَجَعَلَ أَصْبَابُهُ يَمْسُونَهَا وَيَعْجَبُونَ مِنْ لِينِهَا . فَقَالَ : «أَتَعْجَبُونَ مِنْ لِينِ هَذِهِ؟ لَمَنَادِيلُ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ خَيْرٌ مِنْهَا ، أَوْ أَلَيْنُ» .

أخرجه البخاري في : ۶۳ - كتاب مناقب الأنصار : ۱۲ - باب مناقب سعد بن معاذ رضي الله عنه.

۲۴۰۵ - حضرت انس رضي الله عنه نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں دبیز قسم کے ریشم کا ایک جبہ ہدیہ کے طور پر پیش کیا گیا۔ آپ اس کے استعمال سے (مردوں کو) منع فرماتے تھے۔ صحابہ کو بڑی حیرت ہوئی (کہ کتنا عمدہ ریشم ہے) آپ نے فرمایا (تمہیں اس پر حیرت ہے) اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں محمد کی جان ہے، جنت میں سعد بن معاذ رضي الله عنه کے رومل اس سے بھی زیادہ خوبصورت ہیں۔

۱۶۰۵ - حديث أنس رضي الله عنه ، قَالَ : أَهْدِي لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جُبَّةً سُنْدُسٍ ، وَكَانَ يَنْهَى عَنِ الْحَرِيرِ ، فَعَجِبَ النَّاسُ مِنْهَا . فَقَالَ : «وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ! لَمَنَادِيلُ سَعْدِ ابْنِ مُعَاذٍ فِي الْجَنَّةِ أَحْسَنُ مِنْ هَذَا» .

أخرجه البخاري في : ۵۱ - كتاب الهبة : ۲۸ - باب قبول الهدية من المشركين.

(۲۶) حضرت جابر کے والد حضرت عبد اللہ بن عمرو بن حرام کے فضائل

(۲۶) باب من فضائل عبد الله بن عمرو بن حرام والد جابر رضي الله عنه

۲۴۰۶ - حضرت جابر بن عبد اللہ انصاریؓ نے بیان کرتے ہیں کہ

۱۶۰۶ - حديث جابر بن عبد الله رضي الله عنه ،

میرے والد کی لاش احد کے میدان سے لائی گئی۔ (مشرکوں نے) آپ کی صورت تک بگاڑ دی تھی۔ نعرش رسول اللہ ﷺ کے سامنے رکھی گئی۔ اوپر سے ایک کپڑا ڈھکا ہوا تھا۔ میں نے چاہا کہ کپڑے کو ہٹاؤں، لیکن میری قوم نے مجھے روکا پھر دوبارہ کپڑا ہٹانے کی کوشش کی۔ اس مرتبہ بھی میری قوم نے مجھ کو روک دیا۔ اس کے بعد رسول اللہ ﷺ کے حکم سے جنازہ اٹھایا گیا۔ اس وقت کسی زور زور سے رونے والے کی آواز سنائی دی تو رسول اللہ ﷺ نے پوچھا کہ یہ کون ہے؟ لوگوں نے کہا کہ یہ عمرو کی بیٹی یا (یہ کہا کہ) عمرو کی بہن ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ روتی کیوں ہو؟ یا یہ فرمایا کہ روؤ نہیں کہ ملائیکہ برابر اپنے پروں کا سلیہ کئے رہے ہیں، جب تک کہ اس کا جنازہ اٹھایا گیا۔

قَالَ : جِيءَ بِأَبِي ، يَوْمَ أُحُدٍ ، قَدْ مُثِّلَ بِهِ ، حَتَّى وُضِعَ بَيْنَ يَدَي رَسُولِ اللَّهِ ﷺ ، وَقَدْ سُجِّيَ ثَوْبًا . فَذَهَبْتُ أُرِيدُ أَنْ أَكْشِفَ عَنْهُ ، فَنَهَانِي قَوْمِي ، ثُمَّ ذَهَبْتُ أَكْشِفُ عَنْهُ فَنَهَانِي قَوْمِي ، فَأَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ، فَرَفِعَ . فَسَمِعَ صَوْتَ صَاحِبَةٍ ، فَقَالَ : «مَنْ هَذِهِ؟» فَقَالُوا : ابْنَةُ عَمْرٍو أَوْ أُحْتُ عَمْرٍو ، قَالَ : «فَلِمَ تَبْكِي؟ أَوْ لَا تَبْكِي ، فَمَا زَالَتِ الْمَلَائِكَةُ تَطْلُئُهُ بِأَجْنِحَتَيْهَا حَتَّى رُفِعَ» .

أخرجه البخاري في : ۲۳ - كتاب الجنائز : ۳۵ - باب حدثنا علي بن عبد الله .

(۲۸) حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کے فضائل کا بیان

(۲۸) باب من فضائل أبي ذر رضی اللہ عنہ

۱۶۰۷ - حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ جب حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کو رسول اللہ ﷺ کی نبوت کے بارے میں معلوم ہوا تو انہوں نے اپنے بھائی (انیس) سے کہا کہ مکہ جانے کے لئے سواری تیار کر اور اس شخص کے متعلق جو نبی ہونے کا دعویٰ ہے اور کتا ہے کہ اس کے پاس آسمان سے خبر آتی ہے، میرے لئے معلومات حاصل کر کے لا۔ اس کی باتوں کو خود غور سے سنا اور پھر میرے پاس آنا۔ ان کے بھائی وہاں سے چلے اور مکہ حاضر ہو کر آنحضرت ﷺ کی باتیں خود سنیں پھر واپس ہو کر انہوں نے حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کو بتایا کہ میں نے انہیں خود دیکھا ہے وہ اچھے اخلاق کا لوگوں کو حکم کرتے ہیں اور میں نے ان سے جو کلام سنا وہ شعر نہیں ہے۔ اس پر حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے کہا جس مقصد کے لئے میں نے تمہیں بھیجا تھا مجھے اس پر پوری طرح تشفی نہیں ہوئی۔ آخر انہوں نے خود توشہ باندھا، پانی سے بھری ہوئی ایک پرانی مٹک

۱۶۰۷ - حدیث ابن عباس رضی اللہ عنہما ، قَالَ : لَمَّا بَلَغَ أَبَا ذَرٍّ مَبْعَثُ النَّبِيِّ ﷺ ، قَالَ لِأَخِيهِ : إِرْكَبْ إِلَى هَذَا الْوَادِي فَاعْلَمْ لِي عِلْمَ هَذَا الرَّجُلِ الَّذِي يَزْعُمُ أَنَّهُ نَبِيٌّ يَأْتِيهِ الْخَبَرُ مِنَ السَّمَاءِ . وَاسْمَعْ مِنْ قَوْلِهِ . ثُمَّ اثْنِي . فَاَنْطَلَقَ الْأَخُ حَتَّى قَدِمَهُ ، وَسَمِعَ مِنْ قَوْلِهِ ، ثُمَّ رَجَعَ إِلَيَّ أَبِي ذَرٌّ ، فَقَالَ لَهُ : رَأَيْتَهُ يَأْمُرُ بِمَكَارِمِ الْأَخْلَاقِ ، وَكَلَامًا ، مَا هُوَ بِالشَّعْرِ . فَقَالَ : مَا شَفَيْتَنِي مِمَّا أَرَدْتُ . فَتَزَوَّدَ وَحَمَلَ سِنَّةً لَهُ ، فِيهَا مَاءٌ ، حَتَّى قَدِمَ مَكَّةَ . فَأَتَى الْمَسْجِدَ .

ساتھ لی اور مکہ آئے۔ مسجد الحرام میں حاضری دی اور یہاں نبی کریم ﷺ کو تلاش کیا حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کو پہچانتے نہیں تھے اور کسی سے آپ کے متعلق پوچھنا بھی مناسب نہیں سمجھا۔ کچھ رات گذر گئی۔ وہ لیٹے ہوئے تھے حضرت علی نے ان کو اس حالت میں دیکھا اور سمجھ گئے کہ کوئی مسافر ہے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا کہ آپ میرے گھر پر چل کر آرام کیجئے۔ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ ان کے پیچھے پیچھے چلے گئے، لیکن کسی نے ایک دوسرے کے بارے میں بات نہیں کی۔ جب صبح ہوئی تو حضرت ابوذر نے اپنی مشک اور توشہ اٹھایا اور مسجد الحرام میں آگئے۔ یہ دن بھی یونہی گذر گیا اور وہ نبی کریم ﷺ کو نہ دیکھ سکے۔ شام ہوئی تو سونے کی تیاری کرنے لگے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ پھر وہاں سے گذرے۔ وہ سمجھ گئے کہ ابھی اپنے ٹھکانے جانے کا وقت اس شخص پر نہیں آیا۔ وہ انہیں وہاں سے پھر اپنے ساتھ گھر لے آئے اور آج بھی کسی نے ایک دوسرے سے بات چیت نہیں کی۔ تیسرا دن جب ہوا اور حضرت علی نے ان کے ساتھ یہی کلام کیا اور اپنے ساتھ لے گئے تو ان سے پوچھا کیا تم مجھے بتا سکتے ہو کہ یہاں آنے کا باعث کیا ہے؟ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اگر تم مجھ سے پختہ وعدہ کر لو کہ میری رہ نمائی کرو گے تو میں تم کو سب کچھ بتا دوں گا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے وعدہ کر لیا تو انہوں نے انہیں اپنے خیالات کی خبر دی۔ حضرت علی نے فرمایا کہ بلاشبہ وہ حق پر ہیں اور اللہ کے سچے رسول ﷺ ہیں۔ اچھا صبح کو تم میرے پیچھے پیچھے میرے ساتھ چلنا اگر میں (راستے میں) کوئی ایسی بات دیکھوں جس سے مجھے تمہارے بارے میں کوئی خطرہ ہو تو میں کھڑا ہو جاؤں گا (کسی دیوار کے قریب گویا مجھے پیشاب کرنا ہے) اس وقت تم میرا انتظار نہ کرنا اور جب میں پھر چلے لگوں تو میرے پیچھے آجانا تاکہ کوئی سمجھ نہ سکے کہ یہ دونوں ساتھ ہیں اور اس طرح جس گھر میں، میں داخل ہوں تم بھی داخل

فَالْتَمَسَ النَّبِيُّ ﷺ ، وَلَا يَعْرِفُهُ. وَكَرِهَ أَنْ يَسْأَلَ عَنْهُ ، حَتَّى أَدْرَكَهُ بَعْضُ اللَّيْلِ. فَرَأَاهُ عَلِيٌّ ، فَعَرَفَ أَنَّهُ غَرِيبٌ. فَلَمَّا رَأَاهُ تَبِعَهُ. فَلَمْ يَسْأَلْ وَاحِدًا مِنْهُمَا صَاحِبَهُ عَنْ شَيْءٍ حَتَّى أَصْبَحَ. ثُمَّ اخْتَمَلَ قَرْبَتَهُ وَزَادَهُ إِلَى الْمَسْجِدِ ، وَظَلَّ ذَلِكَ الْيَوْمَ ، وَلَا يَرَاهُ النَّبِيُّ ﷺ ، حَتَّى أَمْسَى. فَعَادَ إِلَى مَضْجَعِهِ. فَمَرَّ بِهِ عَلِيٌّ ، فَقَالَ : أَمَا نَالَ لِلرَّجُلِ أَنْ يَعْلَمَ مَنْزِلَهُ؟ فَأَقَامَهُ ، فَذَهَبَ بِهِ مَعَهُ ، لَا يَسْأَلُ وَاحِدًا مِنْهُمَا صَاحِبَهُ عَنْ شَيْءٍ. حَتَّى إِذَا كَانَ يَوْمُ الثَّلَاثِ ، فَعَادَ عَلِيٌّ مِثْلَ ذَلِكَ ، فَأَقَامَ مَعَهُ. ثُمَّ قَالَ : أَلَا تُحَدِّثُنِي مَا الَّذِي أَقْدَمَكَ؟ قَالَ : إِنْ أَعْطَيْتَنِي عَهْدًا وَمِيثَاقًا لَتُرْشِدَنِي ، فَعَلْتُ. فَفَعَلَ ، فَأَخْبَرَهُ. قَالَ : فَإِنَّهُ حَقٌّ ، وَهُوَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ. فَإِذَا أَصْبَحْتَ فَاتَّبِعْنِي ، فَإِنِّي إِنْ رَأَيْتُ شَيْئًا أَخَافُ عَلَيْكَ قُمْتُ كَأَنِّي أُرِيقُ الْمَاءَ. فَإِن مَضَيْتُ فَاتَّبِعْنِي ، حَتَّى تَدْخُلَ مَدْخَلِي. فَفَعَلَ ، فَاَنْطَلَقَ يَقْفُوهُ ، حَتَّى دَخَلَ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ ، وَدَخَلَ مَعَهُ ، فَسَمِعَ مِنْ قَوْلِهِ ، وَأَسْلَمَ مَكَانَهُ. فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ «ارْجِعْ إِلَى قَوْمِكَ فَأَخْبِرْهُمْ حَتَّى

ہو جانا۔ انہوں نے ایسا ہی کیا اور پیچھے پیچھے چلے تاکہ حضرت علیؓ کے ساتھ وہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں پہنچ گئے۔ آپؐ کی باتیں سنیں اور وہیں اسلام لے آئے۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے ان سے فرمایا اب اپنی قوم غفار میں واپس جاؤ اور انہیں میرا حال بتاؤ تاکہ جب ہمارے غلبے کا علم تم کو ہو جائے (تو پھر ہمارے پاس آجانا) حضرت ابوذرؓ نے عرض کیا اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے میں ان قریشیوں کے مجمع میں پکار کر کلمہ توحید کا اعلان کروں گد چنانچہ آنحضرت ﷺ کے یہاں سے واپس وہ مسجد حرام میں آئے اور بلند آواز سے کہا ”میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور یہ محمدؐ اللہ کے رسول ہیں۔“ یہ سنتے ہی سارا مجمع ٹوٹ پڑا اور اتنا مارا کہ زمین پر لٹا دیا۔ اتنے میں حضرت عباسؓ آ گئے اور حضرت ابوذرؓ کے اوپر اپنے آپ کو ڈال کر قریش سے کہا افسوس! کیا تمہیں معلوم نہیں یہ شخص قبیلہ غفار سے ہے اور شام جانے والے تمہارے تاجروں کا راستہ اوہری سے پڑتا ہے۔ اس طرح سے ان سے ان کو بچلایا پھر حضرت ابوذرؓ دوسرے دن مسجد الحرام میں آئے اور اپنے اسلام کا اظہار کیا۔ قوم بری طرح ان پر ٹوٹ پڑی اور مارنے لگے۔ اس دن بھی حضرت عباسؓ ان پر اوندھے پڑ گئے۔

أخرجہ البخاری فی : ۶۳- کتاب مناقب الأنصار : ۳۳- باب إسلام أبی ذرؓ .

(۲۹) حضرت جریر بن عبد اللہؓ کے فضائل

۲۰۸- حضرت جریر بن عبد اللہؓ بجلیؓ نے بیان کیا کہ جب میں اسلام لایا، رسول کریم ﷺ نے (پردہ کے ساتھ) مجھے (اپنے گھر میں داخل ہونے سے) کبھی نہیں روکا۔ اور جب بھی آپؐ مجھ کو دیکھتے، خوشی سے آپؐ مسکرانے لگتے۔ ایک دفعہ میں نے آپؐ کی خدمت میں شکایت کی کہ میں گھوڑے کی سواری پر اچھی طرح نہیں جم پاتا ہوں، تو آپؐ نے میرے سینے پر اپنا دست مبارک مارا، اور دعا کی، اے اللہ! اسے

يَأْتِيكَ أَمْرِي» قَالَ : وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ !
لَأَصْرُحَنَّ بِهَا بَيْنَ ظَهْرَانِهِمْ . فَخَرَجَ حَتَّى
أَتَى الْمَسْجِدَ ، فَنَادَى بِأَعْلَى صَوْتِهِ : أَشْهَدُ
أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ ، وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ
اللَّهِ . ثُمَّ قَامَ الْقَوْمُ فَضْرَبُوهُ حَتَّى أَضْجَعُوهُ .
وَأَتَى الْعَبَّاسُ ، فَأَكَبَّ عَلَيْهِ . قَالَ : وَيَلْكُمُ !
أَلَسْتُمْ تَعْلَمُونَ أَنَّهُ مِنْ غِفَارٍ ، وَأَنَّ طَرِيقَ
تِجَارِكُمْ إِلَى الشَّامِ ؟ فَأَنْقَذَهُ مِنْهُمْ . ثُمَّ عَادَ
مِنَ الْعَدَا لِمِثْلِهَا ، فَضْرَبُوهُ ، وَتَارُوا إِلَيْهِ ،
فَأَكَبَّ الْعَبَّاسُ عَلَيْهِ .

(۲۹) باب من فضائل جرير بن عبد اللهؓ

۱۶۰۸- حدیث جریرؓ ، قَالَ : مَا
حَجَّيْنِي النَّبِيُّ ﷺ مُنْذُ أَسْلَمْتُ ، وَلَا رَأَيْتُ
إِلَّا تَبَسَّمَ فِي وَجْهِهِ . وَلَقَدْ شَكَّوْتُ إِلَيْهِ
أَنِّي لَا أَتَّبْتُ عَلَى الْخَيْلِ ، فَضْرَبَ بِيَدِهِ فِي
صَدْرِي ، وَقَالَ : «اللَّهُمَّ ! نَبِّئْهُ وَاجْعَلْهُ
هَادِيًا مَهْدِيًّا» .

گھوڑے پر جمادے اور دوسروں کو سیدھا راستہ بتانے والا بنا
دے، اور خود اسے بھی سیدھے راستے پر قائم رکھیو۔

أخرجه البخاري في : ٥٦ - كتاب الجهاد : ١٦٢ - باب من لا يثبت على الخيل.

۱۶۰۹- حضرت جریر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ مجھ سے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، ذوالخلصہ کو (برباد کر کے) مجھے
راحت کیوں نہیں دے دیتے۔ یہ ذوالخلصہ قبیلہ خثعم کا
ایک بت خانہ تھا، اور اسے کعبہ الیمانیہ کہتے تھے۔ حضرت جابر
نے کہا کہ پھر میں قبیلہ احمس کے ایک سو پچاس سواروں کو
لے کر چلا۔ یہ سب حضرات بڑے اچھے گھوڑ سوار تھے۔ لیکن
میں گھوڑے کی سواری اچھی طرح نہیں کر پاتا تھا۔ نبی اکرم
صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے سینے پر (اپنے ہاتھ سے) مارا، میں نے انگشت
ہائے مبارک کا نشان اپنے سینے پر دیکھا۔ پھر فرمایا، اے اللہ!
گھوڑے کی پشت پر اسے ثبت عطا فرمائیو، اور اسے دوسروں
کو ہدایت کی راہ دکھانے والا اور خود ہدایت پلایا ہوا بنائیو۔ اس
کے بعد جریر رضی اللہ عنہ روانہ ہوئے، اور ذوالخلصہ کی عمارت کو گرا
کر اس میں آگ لگا دی۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کی خبر
بھجوائی۔ حضرت جریر رضی اللہ عنہ کے قاصد (بوارطاة حصین بن
ربیعہ) نے خدمت نبوی میں حاضر ہو کر عرض کیا، اس ذات
کی قسم جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث کیا ہے۔ میں
اس وقت تک آپ کی خدمت میں حاضر نہیں ہوا، جب تک
ہم نے ذوالخلصہ کو ایک خلی پیٹ والے اونٹ کی طرح
نہیں بنا دیا، یا (انہوں نے کہا) خارش والے اونٹ کی طرح
(مراد ویرانی سے ہے) حضرت جریر نے بیان کیا کہ یہ سن کر
آپ نے قبیلہ احمس کے سواروں اور قبیلہ کے تمام لوگوں
کے لئے پانچ مرتبہ برکتوں کی دعا فرمائی۔

أخرجه البخاري في : ٥٦ - كتاب الجهاد : ١٥٤ - باب حرق الدور والنخيل.

(۳۰) حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما

(۳۰) باب فضائل عبد الله بن عباس رضی اللہ عنہ

کے فضائل

۳۳۰- حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ پانخانہ (بیت الخلاء) میں تشریف لے گئے۔ میں نے آپ کے لئے وضو کا پانی رکھ دیا۔ (باہر نکل کر) آپ نے پوچھا یہ کس نے رکھا ہے؟ جب آپ کو بتلایا گیا تو آپ نے فرمایا اے اللہ! اس کو دین کی سمجھ عطا فرماؤ۔

۱۶۱۰- حدیث ابن عَبَّاسٍ ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ ، دَخَلَ الْخَلَاءَ ، فَوَضَعَتْ لَهُ وَضُوءًا ، قَالَ : «مَنْ وَضَعَ هَذَا؟» فَأُخْبِرَ . فَقَالَ : «اللَّهُمَّ فَتَقَّهُ فِي الدِّينِ» .

۱- باب وضع الماء عند الخلاء .
۳۱) (۳۱) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے

فضائل

۱۶۱۱- حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ کی زندگی میں جب بھی کوئی (آدمی) خواب دیکھتا تو آپ سے بیان کرتا (آپ تعبیر دیتے) میرے بھی دل میں یہ خواہش پیدا ہوئی کہ میں بھی کوئی خواب دیکھتا اور آپ سے بیان کرتا۔ میں ابھی نوجوان تھا اور آپ کے زمانہ میں مسجد میں سوتا تھا۔ چنانچہ میں نے خواب دیکھا کہ دو فرشتے مجھے پکڑ کر دوزخ کی طرف لے گئے۔ میں نے دیکھا کہ دوزخ پر کنویں کی طرح بندش ہے (یعنی اس پر کنویں کی سی منڈیر بنی ہوئی ہے) اس کے دو جانب تھے۔ دوزخ میں بہت سے ایسے لوگوں کو دیکھا جنہیں میں پہچانتا تھا۔ میں کہنے لگا، دوزخ سے خدا کی پناہ! حضرت ابن عمر نے بیان کیا کہ پھر ہم کو ایک فرشتہ ملا اور اس نے مجھ سے کہا کہ ڈرو نہیں۔ یہ خواب میں نے (اپنی بہن) حضرت حفصہ کو سنایا۔ اور انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو تعبیر میں آپ نے فرمایا کہ عبداللہ بہت خوب لڑکا ہے۔ کاش! رات میں نماز پڑھا کرتا۔ (رلوی نے کہا کہ آپ کے اس فریاد کے بعد) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما رات میں بہت کم سوتے تھے۔

۱۶۱۱- حدیث عبدِ اللہ بنِ عمرِ رضی اللہ عنہما ، قَالَ : كَانَ الرَّجُلُ ، فِي حَيَاةِ النَّبِيِّ ﷺ إِذَا رَأَى رُؤْيَا قَصَّهَا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَتَمَنَّتْ أَنْ أَرَى رُؤْيَا ، فَأَقْصَهَا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ ، وَكُنْتُ غُلَامًا شَابًا وَكُنْتُ أَنَامُ فِي الْمَسْجِدِ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَرَأَيْتُ فِي النَّوْمِ كَأَنَّ مَلَكَيْنِ أَحْذَانِي ، فَذَهَبَا بِي إِلَى النَّارِ . فَإِذَا هِيَ مَطْوِيَّةٌ كَطَيِّ الْبَيْرِ ، وَإِذَا لَهَا قَرْنَانِ ، وَإِذَا فِيهَا أَنَاسٌ ، قَدْ عَرَفْتَهُمْ . فَجَعَلْتُ أَقُولُ : أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ النَّارِ . قَالَ : فَلَقِينَا مَلَكَ آخَرَ ، فَقَالَ لِي : لِمَ تُرَع . فَقَصَصْتُهَا عَلَى حَفْصَةَ ، فَقَصَّتْهَا حَفْصَةُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ ، فَقَالَ : «نِعْمَ الرَّجُلُ عَبْدُ اللَّهِ! لَوْ كَانَ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ» . فَكَانَ ، بَعْدُ ، لَا

يَنَامُ مِنَ اللَّيْلِ إِلَّا قَلِيلًا.

أخرجه البخاري في : ۱۹ - كتاب التهجد : ۲ - باب فضل قيام الليل.

(۳۲) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی خوبیاں

(۳۲) باب من فضائل أنس بن مالك رضي الله عنه

۲۱۳ - ام سلیم رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے کہا یا رسول اللہ! انس آپ کا خادم ہے، اس کے لئے اللہ سے دعا کیجئے۔ آنحضرت ﷺ نے دعا فرمائی۔ اے اللہ! اس کے مال و اولاد میں زیادتی کرو اور جو کچھ تو اسے دے اس میں برکت عطا فرما۔

۱۶۱۲ - حديث أنس. عَنْ أُمِّ سُلَيْمٍ. قَالَتْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَنْسٌ خَادِمُكَ، اذْغُ اللَّهُ لَهُ. قَالَ: «اللَّهُمَّ! أَكْثِرْ مَالَهُ وَوَلَدَهُ وَبَارِكْ لَهُ فِيمَا أَعْطَيْتَهُ».

أخرجه البخاري في : ۸۰ - كتاب الدعوات : ۴۷ - باب الدعاء بكثرة المال والبركة.

۲۱۳ - حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے ایک راز کی بات کہی تھی اور میں نے وہ راز کسی کو نہیں بتایا۔ مجھ سے ام سلیم رضی اللہ عنہا (حضرت انس کی والدہ) نے بھی اس کے متعلق پوچھا لیکن میں نے انہیں بھی نہیں بتایا۔

۱۶۱۳ - حديث أنس بن مالك، قَالَ: أَسْرَّ إِلَيَّ النَّبِيُّ ﷺ سِرًّا، فَمَا أَخْبَرْتُ بِهِ أَحَدًا بَعْدَهُ. وَلَقَدْ سَأَلْتَنِي أُمُّ سُلَيْمٍ، فَمَا أَخْبَرْتُهَا بِهِ.

أخرجه البخاري في : ۷۹ - كتاب الاستئذان : ۴۶ - باب حفظ السر.

(۳۳) حضرت عبد اللہ بن سلام رضی اللہ عنہ کی خوبیاں

(۳۳) باب من فضائل عبد الله بن سلام رضي الله عنه

۲۱۴ - حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے نبی کریم ﷺ سے حضرت عبد اللہ بن سلام رضی اللہ عنہ کے سوا اور کسی کے متعلق یہ نہیں سنا کہ وہ اہل جنت میں سے ہیں۔ حضرت سعد نے بیان کیا کہ آیت ”وَشَهِدَ شَاهِدٌ مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ“ (الاتحاف: ۱۰) انہی کے بارے میں نازل ہوئی تھی۔

۱۶۱۴ - حديث سعد بن أبي وقاص. قَالَ: مَا سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ لِأَحَدٍ يَمْشِي عَلَى الْأَرْضِ «إِنَّهُ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ» إِلَّا لِعَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَلَامٍ. قَالَ: وَفِيهِ نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ - ﴿وَشَهِدَ شَاهِدٌ مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ﴾

الآية. أخرجه البخاري في : ۶۳ - كتاب مناقب الأنصار : ۱۹ - باب مناقب عبد الله بن سلام رضي الله عنه.

۲۱۵ - قیس بن عباده رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں مسجد نبوی میں بیٹھا ہوا تھا کہ ایک بزرگ مسجد میں داخل ہوئے جن کے

۱۶۱۵ - حديث عبد الله بن سلام. عَنْ قَيْسِ بْنِ عَبَّادٍ، قَالَ: كُنْتُ جَالِسًا فِي

مَسْجِدِ الْمَدِينَةِ ، فَدَخَلَ رَجُلٌ عَلَى وَجْهِهِ
 أَثَرُ الْخُشُوعِ . فَقَالُوا : هَذَا رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ
 الْحَنَّةِ . فَصَلَّى رَكَعَتَيْنِ ، تَحَوَّزَ فِيهِمَا ، ثُمَّ
 خَرَجَ . وَتَبِعْتُهُ ، فَقُلْتُ : إِنَّكَ حِينَ دَخَلْتَ
 الْمَسْجِدَ ، قَالُوا : هَذَا رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ
 الْحَنَّةِ . قَالَ : وَاللَّهِ مَا يَنْبَغِي لِأَحَدٍ أَنْ
 يَقُولَ مَا لَا يَعْلَمُ . وَسَأُحَدِّثُكَ لِمَ ذَاكَ ؟
 رَأَيْتُ رُؤْيَا عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ ﷺ ،
 فَقَصَصْتُهَا عَلَيْهِ . وَرَأَيْتُ سَأْنِي فِي رَوْضَةٍ
 (ذَكَرَ مِنْ سَعْتَيْهَا وَحَضْرَتَيْهَا) وَسَطَهَا عَمُودٌ
 مِنْ حَدِيدٍ ، أَسْفَلُهُ فِي الْأَرْضِ وَأَعْلَاهُ فِي
 السَّمَاءِ . فِي أَعْلَاهُ عُرْوَةٌ ، فَقِيلَ لَهُ إِرْقَهُ .
 قُلْتُ لَا أَسْتَطِيعُ فَأَتَانِي مِنْصَفٌ فَرَفَعَ يَسَابِي
 مِنْ خَلْفِي . فَرَقِيتُ ، حَتَّى كُنْتُ فِي
 أَعْلَاهَا . فَأَخَذْتُ بِالْعُرْوَةِ . فَقِيلَ لَهُ :
 اسْتَمْسِكْ . فَاسْتَيْقَظْتُ ، وَإِنهَا لِفِي يَدِي .
 فَقَصَصْتُهَا عَلَى النَّبِيِّ ﷺ ، فَقَالَ : «تِلْكَ
 الرَّوْضَةُ الْإِسْلَامُ ، وَذَلِكَ الْعَمُودُ عَمُودُ
 الْإِسْلَامِ ، وَتِلْكَ الْعُرْوَةُ عُرْوَةُ الْوُثْقَى .
 فَأَنْتَ عَلَى الْإِسْلَامِ حَتَّى تَمُوتَ» وَذَاكَ

چہرے پر خشوع و خضوع کے آثار ظاہر تھے۔ لوگوں نے کہا کہ
 یہ بزرگ جتنی لوگوں میں ہیں پھر انہوں نے دو رکعت نماز
 مختصر طریقہ پر پڑھی اور باہر نکل گئے۔ میں بھی ان کے پیچھے ہو
 لیا اور عرض کی کہ جب آپ مسجد میں داخل ہوئے تھے تو
 لوگوں نے کہا کہ یہ بزرگ جنت والوں میں سے ہیں۔ اس پر
 انہوں نے کہا خدا کی قسم کسی کے لئے ایسی بات زبان سے نکالنا
 مناسب نہیں ہے جسے وہ نہ جانتا ہو اور میں تمہیں بتاؤں گا کہ
 ایسا کیوں ہے؟ نبی کریم ﷺ کے زمانے میں میں نے ایک
 خواب دیکھا اور آنحضرت ﷺ سے اسے بیان کیا۔ میں نے
 خواب یہ دیکھا تھا کہ جیسے میں ایک بلغ میں ہوں پھر انہوں
 نے اس کی وسعت اور اس کے سبزہ زاروں کا ذکر کیا۔ اس بلغ
 کے درمیان میں ایک لوہے کا کھمبہ ہے جس کا پچھلا حصہ زمین
 میں ہے اور اوپر کا آسمان پر اور اس کی چوٹی پر ایک گھنا درخت
 ہے مجھ سے کہا گیا کہ اس پر چڑھ جاؤ میں نے کہا کہ مجھ میں تو
 اتنی طاقت نہیں ہے۔ اتنے میں ایک خادم آیا اور اس نے
 پیچھے سے میرے کپڑے اٹھائے تو میں چڑھ گیا اور جب میں
 اس کی چوٹی پر پہنچ گیا تو میں نے اس گھنے درخت کو پکڑ لیا۔ مجھ
 سے کہا گیا کہ اس درخت کو پوری مضبوطی کے ساتھ پکڑ لے
 ابھی میں اسے اپنے ہاتھ سے پکڑے ہوئے تھا کہ میری نیند
 کھل گئی۔ یہ خواب جب میں نے آنحضرت ﷺ سے بیان کیا
 تو آپ نے فرمایا کہ ”جو بلغ تم نے دیکھا ہے وہ تو اسلام ہے
 اور اس میں ستون اسلام کا ستون ہے اور گھنا درخت عروہ
 الوثقی ہے اس لئے تم اسلام پر مرتے دم تک قائم رہو گے“
 یہ بزرگ حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ تھے۔

☆ حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ کی کنیت ابو یوسف تھی۔ حضرت یوسف علیہ السلام کی اولاد میں سے تھے۔ جب نبی اکرم ﷺ مدینہ میں
 تشریف لائے تو انہوں نے اسلام قبول کیا۔ نبی اکرم ﷺ نے آپ کو جنت کی خوشخبری دی۔ ان کے اسلام لانے پر پورے گھروالے بھی مسلمان
 ہو گئے۔ بہت بڑے عالم تھے۔ نماوند کی فتح میں شریک تھے۔ آپ نے ۳۳ ہجری کو وفات پائی۔

الرَّجُلُ عَبْدُ اللَّهِ بْنِ سَلَامٍ.

أَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ فِي : ۶۳ - كِتَابِ مَنَاقِبِ الْأَنْصَارِ : ۱۹ - بَابِ مَنَاقِبِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَلَامٍ رضي الله عنه.

(۳۴) باب فضائل حسان بن ثابت رضي الله عنه

(۳۳) حضرت حسان بن ثابت رضي الله عنه کے کمالات

۶۱۶- سعید بن مسیب نے بیان کیا کہ حضرت عمر بن خطاب رضي الله عنه مسجد میں تشریف لائے تو حضرت حسان رضي الله عنه وہاں شعر پڑھ رہے تھے۔ حضرت عمر رضي الله عنه نے مسجد میں شعر پڑھنے پر پابندی لگی فرمائی تو حضرت حسان رضي الله عنه نے کہا کہ میں اس وقت یہاں شعر پڑھا کرتا تھا جب آپ سے بہتر شخص (آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم) یہاں تشریف رکھتے تھے۔ پھر حضرت حسان رضي الله عنه حضرت ابو ہریرہ رضي الله عنه کی طرف متوجہ ہوئے اور کہا کہ میں آپ کو اللہ کا واسطہ دے کر پوچھتا ہوں کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے آپ نے نہیں سنا تھا کہ اے حسان! (کفار مکہ کو) میری طرف سے جواب دے۔ اے اللہ! روح القدس کے ذریعہ حسان کی مدد کر۔ حضرت ابو ہریرہ رضي الله عنه نے کہا کہ ہاں بیشک (میں نے سنا تھا)

۱۶۱۶- حَدِيثُ حَسَّانِ بْنِ ثَابِتٍ. عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيْبِ ، قَالَ : مَرَّ عُمَرُ فِي الْمَسْجِدِ وَحَسَّانُ يُنْشِدُ ، فَقَالَ : كُنْتُ أَنْشِدُ فِيهِ ، وَفِيهِ مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِنْكَ. ثُمَّ التَفْتُ إِلَى أَبِي هُرَيْرَةَ ، فَقَالَ : أَنْشَدَكَ بِاللَّهِ! أَسْمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَقُولُ : «أَجِبْ عَنِّي ، اللَّهُمَّ! أَيَّدُهُ بِرُوحِ الْقُدُسِ؟» قَالَ : نَعَمْ.

أَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ فِي : ۵۹ - كِتَابِ بَدَأِ الْخَلْقِ : ۶ - بَابِ ذِكْرِ الْمَلَائِكَةِ.

۶۱۷- حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت حسان رضي الله عنه سے فرمایا مشرکین مکہ کی تم بھی بھوکو یا (یہ فرمایا کہ) ان کی بھوکا جواب دو، جبریل علیہ السلام تمہارے ساتھ ہیں۔

۱۶۱۷- حَدِيثُ الْبَرَاءِ رضي الله عنه ، قَالَ : قَالَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم لِحَسَّانَ : «أَفْهَهُمْ أَوْ هَاجِهِمْ وَجِبْرِيلُ مَعَكَ».

أَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ فِي : ۵۹ - كِتَابِ بَدَأِ الْخَلْقِ : ۶ - بَابِ ذِكْرِ الْمَلَائِكَةِ.

۶۱۸- عروہ رضي الله عنه کہتے ہیں کہ میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے یہاں حضرت حسان رضي الله عنه کو برا کہنے لگا تو انہوں نے فرمایا، انہیں برا نہ کہو، وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے مدافعت کیا کرتے تھے۔

۱۶۱۸- حَدِيثُ عَائِشَةَ. عَنْ عُرْوَةَ ، قَالَ : ذَهَبْتُ أَسْبُ حَسَّانَ عِنْدَ عَائِشَةَ ، فَقَالَتْ : لَا تَسْبُهُ ، فَإِنَّهُ كَانَ يُنَافِحُ عَنِّي

☆ حضرت حسان بن ثابت رضي الله عنه کی کنیت ابو الولید یا ابوالمحسام تھی۔ انصاری تھے۔ حضرت عائشہ رضي الله عنها کا بیان ہے کہ جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ میں تشریف لائے تو قریش نے آپ کی بھوکے تو حسان نے اشعار کے ذریعے آپ کا دفاع کیا۔ آپ فرماتے حسان کفار کی بھوکو یہ انہیں تیروں سے زیادہ زخمی کرتی ہے اور جبریل تمہاری مدد کے لیے اترتا ہے۔ ایک سو بیس سال کی عمر پائی۔ ساٹھ سال جاہلیت اور ساٹھ سال اسلام میں گزارے اور ۴۰ھ کو وفات پائی۔ بعض نے آپ کا سن وفات ۵۰ ہجری بیان کیا ہے۔

النَّبِيِّ ﷺ. أخرجه البخاري في : ٦١ - كتاب المناقب : ١٦ - باب من أحب أن لا يسب نسبه.

۱۶۱۹- مسروق رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہم حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئے تو ان کے یہاں حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ موجود تھے اور ام المومنین کو اپنے اشعار سنا رہے تھے۔ ایک شعر تھا جس کا ترجمہ یہ ہے۔ وہ سنجیدہ اور پاک و امن ہیں جس پر کبھی تہمت نہیں لگائی گئی، وہ ہر صبح بھوکی ہو کر نادان بہنوں کا گوشت نہیں کھاتی۔ اس پر حضرت عائشہ نے کہا، لیکن تم تو ایسے نہیں ثابت ہوئے۔

مسروق نے کہا کہ پھر میں نے حضرت عائشہ سے عرض کیا، آپ انہیں اپنے یہاں آنے کی اجازت کیوں دیتی ہیں، جب کہ اللہ تعالیٰ ان کے متعلق فرما چکا ہے کہ ”اور ان میں وہ شخص جو تہمت لگانے میں سب سے زیادہ ذمہ دار ہے اس کے لئے بڑا عذاب ہو گا“ (النور: ۱۱) اس پر ام المومنین نے فرمایا کہ ٹاہینا ہو جانے سے سخت اور کیا عذاب ہو گا (حضرت حسان کی بصارت آخر عمر میں چلی گئی تھی) حضرت عائشہ نے ان سے کہا کہ حسان رسول اللہ ﷺ کی حمایت کیا کرتے تھے۔

١٦١٩- حَدِيثَ عَائِشَةَ. عَنْ مَسْرُوقٍ ، قَالَ : دَخَلْنَا عَلَى عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا ، وَعِنْدَهَا حَسَّانُ بْنُ ثَابِتٍ ، يُنْشِدُهَا شِعْرًا ، يُشَبِّبُ بِأَيَّاتِ لَهُ ، وَقَالَ :

حَصَّانَ رَزَاؤًا مَا تُزَنُّ بِرِيَّةٍ

وَتُصْبِحُ غَرَّتِي مِنْ لُحُومِ الْغَوَافِلِ

فَقَالَتْ لَهُ عَائِشَةُ : لِكَيْكَ لَسْتَ كَذَلِكَ.

قَالَ مَسْرُوقٌ : فَقُلْتُ لَهَا لِمَ تَأْذِنِي لَهُ أَنْ

يَدْخُلَ عَلَيْكَ وَقَدْ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى -

﴿وَالَّذِي تَوَلَّى كِبْرَهُ مِنْهُمْ لَهُ عَذَابٌ

عَظِيمٌ﴾؟- فَقَالَتْ : وَأَيُّ عَذَابٍ أَشَدُّ مِنْ

الْعَمَى؟. قَالَتْ لَهُ : إِنَّهُ كَانَ يُنَافِعُ، أَوْ

يُهَاجِمُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ.

أخرجه البخاري في : ٦٤ - كتاب المغازي : ٣٤ - باب حديث الإفك.

۱۶۲۰- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے مشرکین (قریش) کی ججو کرنے کی اجازت چاہی تو آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ پھر میں بھی تو ان ہی کے خاندان سے ہوں۔ اس پر حضرت حسان نے عرض کیا کہ میں آپ کو (شعر میں) اس طرح صاف نکال لے جاؤں گا جیسے آٹے میں سے بال نکال لیا جاتا ہے۔

١٦٢٠- حَدِيثَ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا،

قَالَتْ : اسْتَأْذَنَ حَسَّانُ النَّبِيَّ ﷺ فِي هِجَاءِ

الْمُشْرِكِينَ. قَالَ : «كَيْفَ بِنَسَبِي؟» فَقَالَ

حَسَّانُ : لِأَسْلَنَّاكَ مِنْهُمْ كَمَا تَسَلُّ الشَّعْرَةَ

مِنَ الْعَجِينِ.

أخرجه البخاري في : ٦١ - كتاب المناقب : ١٦ - باب من أحب أن لا يسب نسبه.

۱۶۱۸- حضرت حسانؓ ایک موقع پر ہمک گئے تھے۔ یعنی حضرت عائشہؓ پر اتہام لگانے والوں کے ہم نوا ہو گئے تھے۔ بعد میں یہ ثابت ہو گئے مگر کچھ دلوں میں یہ واقعہ یاد رہا۔ لیکن حضرت عائشہؓ نے خود ان کی مدح کی اور ان کو اچھے لفظوں سے یاد کیا۔ (رازی)

(۳۵) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے فضائل

۱۲۴۱- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ تم سمجھتے ہو کہ ابو ہریرہ رسول اللہ ﷺ کی بہت زیادہ حدیث بیان کرتے ہیں۔ اللہ کے حضور میں سب کو جانا ہے، بات یہ تھی کہ میں ایک مسکین شخص تھا اور پیٹ بھرنے کے بعد ہر وقت آنحضرت ﷺ کے ساتھ رہتا تھا۔ لیکن مہاجرین کو بازار کے کاروبار مشغول رکھتے تھے اور انصار کو اپنے مالوں کی دیکھ بھال مصروف رکھتی تھی۔ میں ایک دن آنحضرت ﷺ کی خدمت میں حاضر تھا۔ اور آپ نے فرمایا کہ کون اپنی چادر پھیلائے گا۔ یہاں تک کہ میں اپنی بات پوری کر لوں اور پھر وہ اپنی چادر سمیٹ لے اور اس کے بعد مجھ سے سنی ہوئی کوئی بات نہ بھولے۔ چنانچہ میں نے اپنی چادر جو میرے جسم پر تھی۔ پھیلا دی اور اس ذات کی قسم جس نے آنحضرت ﷺ کو حق کے ساتھ بھیجا تھا۔ پھر کبھی میں آپ کی کوئی حدیث جو آپ سے سنی تھی نہیں بھولا۔

(۳۵) باب من فضائل أبي هريرة الدوسي رضي الله عنه
 ۱۶۲۱- حديث أبي هريرة ، قَالَ :
 إِنَّكُمْ تَزْعُمُونَ أَنَّ أَبَاهُ هِرَيْرَةَ يُكْثِرُ الْحَدِيثَ
 عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ . وَاللَّهُ الْمُؤَعِدُّ . إِنِّي
 كُنْتُ إِمْرَأً مَسْكِينًا ، أَلْزَمُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ
 عَلَى مِلءِ بَطْنِي وَكَانَ الْمُهَاجِرُونَ يَشْغَلُهُمُ
 الصَّفْقُ بِالْأَسْوَاقِ . وَكَانَتِ الْأَنْصَارُ
 يَشْغَلُهُمُ الْقِيَامُ عَلَى أُمُورِهِمْ . فَشَهِدْتُ مِنْ
 رَسُولِ اللَّهِ ﷺ ذَاتَ يَوْمٍ . وَقَالَ : «مَنْ
 يَسْطُرْ رِدَاءَهُ حَتَّى أَقْضِيَ مَقَالَتِي ، ثُمَّ
 يَقْبِضَهُ فَلَنْ يَنْسِيَ شَيْئًا سَمِعَهُ مِنِّي»
 فَسَطَطْتُ بُرْدَةَ كَانَتْ عَلَيَّ . فَوَ الَّذِي بَعَثَهُ
 بِالْحَقِّ ! مَا نَسِيتُ شَيْئًا سَمِعْتُهُ مِنْهُ .

أخرجه البخاري في : ۹۶- كتاب الاعتصام : ۲۲- باب الحجة على من قال إن أحكام النبي ﷺ كانت ظاهرة.

(۳۶) اہل بدر کے فضائل اور حضرت حاطب

بن ابی بلتعہ رضی اللہ عنہ کا قصہ

۱۲۴۲- حضرت علی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے اور زبیر اور مقداد بن اسود (رضی اللہ عنہم) کو ایک مہم پر بھیجا، اور آپ نے فرمایا کہ جب تم لوگ روضہ خلیج (جو مدینہ سے بارہ میل کے فاصلہ پر ایک جگہ کا نام ہے) پر پہنچ جاؤ، تو

(۳۶) باب من فضائل أهل بدر رضي الله عنهم

وقصة حاطب بن أبي بلتعنة

۱۶۲۲- حديث علي رضي الله عنه ، قَالَ :
 بَعَثَنِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ، أَنَا وَالزُّبَيْرُ
 وَالْمَقْدَادُ ابْنُ الْأَسْوَدِ . قَالَ : «انْطَلِقُوا

۱۲۴۱- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو پانچ ہزار سے زائد احادیث زبانی یاد تھیں۔ بعض لوگ اس کثرت حدیث پر رشک کرتے۔ ان کے جواب میں آپ نے یہ بیان دیا جو یہاں مذکور ہے۔ (راز)

وہاں ایک بڑھیا عورت تمہیں اونٹ پر سوار ملے گی اور اس کے پاس ایک خط ہو گا تم لوگ اس سے وہ خط لے لینا۔ ہم روانہ ہوئے ہمارے گھوڑے ہمیں تیزی کے ساتھ لئے جا رہے تھے۔ آخر ہم روضہ خلیج پر پہنچ گئے۔ اور وہاں واقعی ایک بوڑھی عورت موجود تھی جو اونٹ پر سوار تھی۔ ہم نے اس سے کہا کہ خط نکال۔ اس نے کہا کہ میرے پاس تو کوئی خط نہیں۔ لیکن جب ہم نے اسے دھکی دی کہ اگر تو نے خط نہ نکالا تو تمہارے کپڑے ہم خود اتار دیں گے۔ اس پر اس نے خط اپنی گندھی ہوئی چوٹی کے اندر سے نکال کر دیا اور ہم اسے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں لے کر حاضر ہوئے۔ اس کا مضمون یہ تھا، حاطب بن ابی بلتعہ کی طرف سے مشرکین مکہ کے چند آدمیوں کی طرف۔ اس میں انہوں نے رسول اللہ ﷺ کے بعض بھیدوں کی خبر دی تھی۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا، اے حاطب! یہ کیا واقعہ ہے؟ انہوں نے عرض کیا، یا رسول اللہ میرے بارے میں غلج سے کلام نہ کیجئے، میری حیثیت (مکہ میں) یہ تھی کہ قریش کے ساتھ میں نے رہنا سہنا اختیار کر لیا تھا، ان سے رشتہ ناتہ میرا کچھ بھی نہ تھا۔ آپ کے ساتھ جو دوسرے مہاجرین ہیں، ان کی تو مکہ میں سب کی رشتہ داری ہے اور مکہ والے اسی وجہ سے ان کے عزیزوں کی اور ان کے مالوں کی حفاظت و حمایت کریں گے مگر مکہ والوں کے ساتھ میرا کوئی نسبی تعلق نہیں ہے۔ اس لئے میں نے سوچا کہ ان پر کوئی احسان کروں جس سے اثر لے کر وہ میرے بھی عزیزوں کی مکہ میں حفاظت کریں۔ میں نے یہ کام کفر یا ارتداد کی وجہ سے ہرگز نہیں کیا اور نہ اسلام کے بعد کفر سے خوش ہو کر۔ رسول اللہ ﷺ نے سن کر فرمایا، کہ حاطب نے سچ کہا ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا، یا رسول اللہ! اجازت دیجئے، میں اس منافق کا سرازا دوں، آپ ﷺ نے فرمایا نہیں، یہ بدر کی لڑائی میں (مسلمانوں کے ساتھ مل کر) لڑے ہیں۔ اور تمہیں معلوم نہیں، اللہ تعالیٰ مجاہدین بدر کے احوال (موت)

حَتَّى تَأْتُوا رَوْضَةَ خَآخِ ، فَإِنَّ بِهَا ظَعِينَةَ ، وَمَعَهَا كِتَابٌ ، فَخُذُوهُ مِنْهَا» فَانْطَلَقْنَا ، تَعَادَى بِنَا حَيْلِنَا. حَتَّى انْتَهَيْنَا إِلَى الرَّوْضَةِ. فَإِذَا نَحْنُ بِالظَّعِينَةِ. فَقُلْنَا : أَخْرَجِي الْكِتَابَ. فَقَالَتْ : مَا مَعِيَ مِنْ كِتَابٍ. فَقُلْنَا : لَتُخْرِجَنَّ الْكِتَابَ. أَوْ لَنُلْقِيَنَّ النَّيَابَ. فَأَخْرَجَتْهُ مِنْ عِقَاصِهَا. فَاتَيْنَا بِهِ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ. فَإِذَا فِيهِ : مِنْ حَاطِبِ بْنِ أَبِي بَلْتَعَةَ ، إِلَى أَنَاسٍ مِنَ الْمُشْرِكِينَ ، مِنْ أَهْلِ مَكَّةَ ، يُخْبِرُهُمْ بِبَعْضِ أَمْرِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : «يَا حَاطِبُ! مَا هَذَا؟» قَالَ : يَا رَسُولَ اللَّهِ! لَا تَعْمَلْ عَلَيَّ. إِنِّي كُنْتُ امْرَأً مُلْصَقًا فِي قُرَيْشٍ ، وَلَمْ أَكُنْ مِنْ أَنْفُسِهَا. وَكَانَ مِنْ مَعَكَ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ ، لَهُمْ قَرَابَاتٌ بِمَكَّةَ يَحْمُونَ بِهَا أَهْلِيهِمْ وَأَمْوَالَهُمْ ؛ فَأَحْبَبْتُ ، إِذْ فَاتَنِي ذَلِكَ مِنَ النَّسَبِ فِيهِمْ ، أَنْ أَتَّخِذَ عِنْدَهُمْ بَدَأَ يَحْمُونَ بِهَا قُرَائِي. وَمَا فَعَلْتُ كُفْرًا وَلَا ارْتِدَادًا ، وَلَا رِضًا بِالْكَفْرِ بَعْدَ الْإِسْلَامِ. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : «لَقَدْ صَدَّقَكُمْ» فَقَالَ عُمَرُ : يَا رَسُولَ اللَّهِ دَعْنِي أَضْرِبَ عُنُقَ هَذَا الْمُنَافِقِ. قَالَ : «إِنَّهُ قَدْ

تک کے) پہلے ہی سے جانتا تھا اور وہ خود ہی فرما چکا ہے کہ
”تم جو چاہو کرو میں تمہیں معاف کر چکا ہوں“

شَهْدَ بَدْرًا ، وَمَا يُدْرِيكَ لَعَلَّ اللَّهَ أَنْ
يَكُونَ قَدْ أَطَّلَعَ عَلَى أَهْلِ بَدْرٍ ، فَقَالَ :
اعْمَلُوا مَا شِئْتُمْ فَقَدْ غَفَرْتُ لَكُمْ“ .

أخرجه البخاري في : ٥٦ - كتاب الجهاد والسير : ١٤١ - باب الجاسوس وقول الله
تعالى - ﴿لَا تَتَّخِذُوا عَدُوِّي وَعَدُوَّكُمْ أَوْلِيَاءَ﴾ - .

(۳۸) اشعر قبیلہ کے حضرت ابی موسیٰ رضی اللہ عنہما اور
حضرت ابو عامر رضی اللہ عنہما کے فضائل

(۳۸) باب من فضائل أبي موسى وأبي عامر
الأشعريين رضي الله عنهما

۱۲۳۳- حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نبی
کرم ﷺ کے قریب ہی تھا جب آپ بحرانہ سے جو مکہ اور
مدینہ کے درمیان میں ایک مقام ہے، اتر رہے تھے۔ آپ کے
ساتھ بلال رضی اللہ عنہ تھے۔ اسی عرصہ میں رسول اللہ ﷺ کے پاس
ایک بدوی آیا اور کہنے لگا کہ آپ ﷺ نے مجھ سے جو وعدہ کیا
ہے اسے پورا کیوں نہیں کرتے؟ حضور ﷺ نے فرمایا کہ
تمہیں بشارت ہو۔ اس پر وہ بدوی بولا بشارت تو آپ مجھے
بہت دے چکے۔ پھر حضور ﷺ نے چہرہ مبارک حضرت ابو
موسیٰ اور حضرت بلال کی طرف پھیرا۔ آپ بہت غصے میں
معلوم ہو رہے تھے۔ آپ نے فرمایا اس نے بشارت واپس کر
دی، اب تم دونوں اسے قبول کر لو۔ ان دونوں حضرات نے
عرض کیا ہم نے قبول کیا۔ پھر آپ نے پانی کا ایک پیالہ طلب
فرمایا اور اپنے دونوں ہاتھوں اور چہرے کو اس میں دھویا اور اسی
میں گلی کی اور (ہر دو سے) فرمایا کہ اس کا پانی پی لو اور اپنے
چہروں اور سینوں پر اسے ڈال لو اور بشارت حاصل کرو۔ ان
دونوں نے پیالہ لے لیا اور ہدایت کے مطابق عمل کیا۔ پر وہ
کے پیچھے سے حضرت ام سلمہؓ نے بھی کہا کہ اپنی ماں کیلئے بھی کچھ
چھوڑ دیتا۔ چنانچہ انہوں نے ان کے لیے ایک حصہ چھوڑ دیا۔

۱۶۲۳- حدیث أبي موسى رضي الله عنه ، قَالَ :
كُنْتُ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ ، وَهُوَ نَازِلٌ
بِالْجِعْرَانَةِ ، بَيْنَ مَكَّةَ وَالْمَدِينَةِ ، وَمَعَهُ
بِلَالٌ . فَأَتَى النَّبِيَّ ﷺ أَعْرَابِيٌّ ، فَقَالَ : أَلَا
تُنَجِّزُ لِي مَا وَعَدْتَنِي؟ فَقَالَ لَهُ : «أَبَشِيرُ»
فَقَالَ : قَدْ أَكْثَرْتُ عَلَيَّ مِنْ (أَبَشِيرٍ) . فَأَقْبَلَ
عَلِيَّ أَبِي مُوسَى وَبِلَالٌ ، كَهَيْئَةِ الْغَضْبَانِ ،
فَقَالَ : «رَدَّ الْبَشْرَى ، فَأَقْبَلَا أَنْتَمَا» قَالَا :
قَبِلْنَا . ثُمَّ دَعَا بِقَدْحٍ ، فِيهِ مَاءٌ ، فَغَسَلَ
يَدَيْهِ وَوَجْهَهُ فِيهِ ، وَمَسَّ فِيهِ ، ثُمَّ قَالَ :
«إِبْشِرْبَا مِنْهُ ، وَأَفْرِغَا عَلَيَّ وَجُوهَيْكُمَا
وَنُحُورَكُمَا ، وَأَبَشِرَا» فَأَخَذَا الْقَدْحَ ،
فَفَعَلَا . فَنَادَتْ أُمُّ سَلَمَةَ ، مِنْ وَرَاءِ السُّتْرِ :
أَنْ أَفْضِلَا لَكُمْ كَمَا . فَأَفْضَلَا لَهَا مِنْهُ طَائِفَةً .

۱۲۳۳- خط کا مضمون یہ تھا ”الابعد! قریش کے لوگو تم کو معلوم رہے کہ رسول اللہ ﷺ ایک لشکر جبار لے ہوئے تمہارے سر پر آرہے ہیں۔ اگر وہ
اکیلے بھی آئیں تو پھر بھی اللہ ان کی مدد کرے گا اور اپنا وعدہ پورا کرے گا۔ اب تم اپنا بچاؤ کرو۔“ (راز)

أخرجه البخاري في : ٦٤ - كتاب المغازي : ٥٦ - باب غزوة الطائف في شوال سنة ثمان.

١٦٢٤ - حديث أبي موسى رضي الله عنه ، قال :

لَمَّا فَرَّغَ النَّبِيُّ ﷺ ، مِنْ حُنَيْنٍ ، بَعَثَ أَبَا عَامِرٍ عَلَى جَيْشٍ إِلَى أَوْطَاسٍ . فَلَقِيَ دُرَيْدَ بْنَ الصَّمَّةِ . فَقَتَلَ دُرَيْدًا ، وَهَزَمَ اللَّهُ أَصْحَابَهُ . قَالَ أَبُو مُوسَى : وَبَعَثَنِي مَعَ أَبِي عَامِرٍ . فَرُمِيَ أَبُو عَامِرٍ فِي رُكْبَتِهِ . رَمَاهُ جُشَمِيُّ سَهْمٍ فَأَنْبَتُهُ فِي رُكْبَتِهِ . فَأَنْتَهَيْتُ إِلَيْهِ ، فَقُلْتُ : يَا عَمُّ ! مَنْ رَمَاكَ ؟ فَأَشَارَ إِلَيَّ أَبِي مُوسَى ، فَقَالَ : ذَاكَ قَاتِلِي الَّذِي رَمَانِي . فَقَصَدْتُ لَهُ فَلَحِقْتُهُ . فَلَمَّا رَأَنِي وَلَّى . فَأَتْبَعْتُهُ وَجَعَلْتُ أَقُولُ لَهُ : أَلَا تَسْتَحْيِي ؟ أَلَا تَتُبْتُ ؟ فَكَفَّ . فَاخْتَلَفْنَا ضَرْبَتَيْنِ بِالسَّيْفِ ، فَقَتَلْتُهُ . ثُمَّ قُلْتُ لِأَبِي عَامِرٍ : قَتَلَ اللَّهُ صَاحِبِكَ . قَالَ : فَأَنْزِعْ هَذَا السَّهْمَ فَنَزَعْتُهُ ، فَنَزَا مِنْهُ الْمَاءُ . قَالَ : يَا ابْنَ أَحْيَى ! أَقْرَى النَّبِيِّ ﷺ السَّلَامَ ، وَقُلْ لَهُ : اسْتَغْفِرْ لِي . وَاسْتَخْلَفَنِي أَبُو عَامِرٍ عَلَى النَّاسِ ، فَمَكِثَ يَسِيرًا ، ثُمَّ مَاتَ . فَرَجَعْتُ ، فَدَخَلْتُ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ ، فِي بَيْتِهِ عَلَى سَرِيرٍ مُرْمَلٍ ، وَعَلَيْهِ فِرَاشٌ قَدْ أَتَرَ رِمَالُ السَّرِيرِ بظَهْرِهِ وَجَنْبَيْهِ ، فَأَخْبَرْتُهُ

۲۲۳ - حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جب رسول اللہ ﷺ غزوہ حنین سے فارغ ہو گئے تو آپ نے ایک دستے کے ساتھ حضرت ابو عامر رضی اللہ عنہ کو وادی اوطاس کی طرف بھیجا۔ اس معرکہ میں درید بن احمد سے مقابلہ ہوا۔ درید قتل کر دیا گیا اور اللہ تعالیٰ نے اس کے لشکر کو شکست دے دی۔ حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ابو عامر کے ساتھ رسول اللہ ﷺ نے مجھے بھی بھیجا تھا۔ ابو عامر رضی اللہ عنہ کے گھٹنے میں تیرا کر لگا۔ بنی جشم کے ایک شخص نے ان پر تیرا مارا تھا اور ان کے گھٹنے میں اتار دیا تھا۔ میں ان کے پاس پہنچا اور کہا چچا! یہ تیرا آپ پر کس نے پھینکا ہے؟ انہوں نے حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ کو اشارے سے بتایا کہ وہ جشمی میرا قاتل ہے جس نے مجھے نشانہ بنایا ہے۔ میں اس کی طرف لپکا اور اس کے قریب پہنچ گیا لیکن جب اس نے مجھے دیکھا تو وہ بھاگ پڑا۔ میں نے اس کا پیچھا کیا اور میں یہ کہتا جاتا تھا! تجھے شرم نہیں آتی، تجھ سے مقابلہ نہیں کیا جاتا۔ آخر وہ رک گیا اور ہم نے ایک دوسرے پر تلوار سے وار کیا میں نے اسے قتل کر دیا اور ابو عامر رضی اللہ عنہ سے جا کر کہا کہ اللہ نے آپ کے قاتل کو قتل کروا دیا ہے۔ انہوں نے فرمایا کہ میرے (گھٹنے میں سے) تیرا نکل لے میں نے نکل دیا تو اس سے پانی جاری ہو گیا۔ پھر انہوں نے فرمایا بھیجے! رسول اللہ ﷺ کو میرا سلام پہنچانا اور عرض کرنا کہ میرے لئے مغفرت کی دعا فرمائیں۔ ابو عامر رضی اللہ عنہ نے لوگوں پر مجھے اپنا نائب بنا دیا اس کے بعد وہ تھوڑی دیر اور زندہ رہے اور شہادت پائی۔ میں واپس ہوا اور حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں پہنچا۔ آپ اپنے گھر میں بانوں کی ایک چارپائی پر تشریف رکھتے تھے۔ اس پر کوئی بستر بچھا ہوا نہیں تھا اور بانوں کے نشانات آپ کی پیٹھ اور پہلو پر پڑ گئے تھے۔ میں نے آپ سے اپنے اور ابو عامر کے واقعات بیان کئے اور یہ کہ انہوں نے دعائے مغفرت کے لئے

درخواست کی ہے۔ آنحضرت ﷺ نے پانی طلب فرمایا اور وضو کیا، پھر ہاتھ اٹھا کر دعا کی، اے اللہ! عبید ابو عامرؓ کی مغفرت فرمائیے، آپ کی بغل میں سفیدی دیکھی (جب آپ دعا کر رہے تھے) پھر حضور ﷺ نے دعا کی، اے اللہ! قیامت کے دن ابو عامر کو اپنی بہت سی مخلوق سے بلند تر درجہ عطا فرمائیے۔ میں نے عرض کیا اور میرے لئے بھی اللہ سے مغفرت کی دعا فرما دیجئے۔ حضور ﷺ نے دعا کی اے اللہ! عبد اللہ ابن قیس ابو موسیٰ کے گناہوں کو بھی معاف فرما۔ اور قیامت کے دن اچھا مقام عطا فرمائیے۔ ابو بردہ (راوی حدیث) نے بیان کیا کہ ایک دعا حضرت ابو عامرؓ کے لئے تھی اور دوسری حضرت ابو موسیٰؓ کے لئے۔

بَخَّرَنَا ، وَخَبَّرَ أَبِي عَامِرٍ وَقَالَ قُلْ لَهُ اسْتَغْفِرْ لِي . فَدَعَا بِمَاءٍ فَتَوَضَّأَ ، ثُمَّ رَفَعَ يَدَيْهِ . فَقَالَ : «اللَّهُمَّ! اغْفِرْ لِعَبِيدِ أَبِي عَامِرٍ» وَرَأَيْتُ بَيَاضَ إِبْطِيهِ . ثُمَّ قَالَ : «اللَّهُمَّ! اجْعَلْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَوْقَ كَثِيرٍ مِنْ خَلْقِكَ مِنْ النَّاسِ» فَقُلْتُ : وَكَيْي فَاَسْتَغْفِرُ . فَقَالَ : «اللَّهُمَّ! اغْفِرْ لِعَبْدِ اللَّهِ بْنِ قَيْسِ ذَنْبَهُ ، وَأَدْخِلْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مُدْخَلًا كَرِيمًا» .

قَالَ أَبُو بَرْدَةَ (رَاوِي الْحَدِيثِ) : إِحْدَاهُمَا لِأَبْنِي عَامِرٍ ، وَالْأُخْرَى لِأَبِي مُوسَى .

أخرجه البخاري في : ٦٤ - كتاب المغازي : ٥٥ - باب غزاة أوطاس .

(٣٩) اشعريوں کی خوبیوں کا بیان

(٣٩) باب من فضائل الأشعريين

۲۴۵- حضرت ابو موسیٰؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، جب میرے اشعری احباب رات میں آتے ہیں تو میں ان کی قرآن کی تلاوت کی آواز پہچان جاتا ہوں۔ اگرچہ دن میں میں نے ان کی اقامت گاہوں کو نہ دیکھا ہو، لیکن جب رات میں وہ قرآن پڑھتے ہیں تو ان کی آواز سے میں ان کی اقامت گاہوں کو پہچان لیتا ہوں۔ میرے ان ہی اشعری احباب میں ایک مرد دانا بھی ہے کہ جب کہیں اس کی سواروں سے ٹڈ بھیڑ ہو جاتی ہے، یا آپ نے فرمایا کہ دشمن سے، تو ان سے کہتا ہے کہ میرے دوستوں نے کہا ہے کہ تم تھوڑی دیر کے لئے ان کا انتظار کر لو۔

١٦٢٥- حَدِيثُ أَبِي مُوسَى . قَالَ النَّبِيُّ ﷺ : «إِنِّي لَأَعْرِفُ أَصْوَاتَ رُفَقَةِ الْأَشْعَرِيِّينَ بِالْقُرْآنِ حِينَ يَدْخُلُونَ بِاللَّيْلِ ، وَأَعْرِفُ مَنَازِلَهُمْ مِنْ أَصْوَاتِهِمْ بِالْقُرْآنِ بِاللَّيْلِ ، وَإِنْ كُنْتُ لَمْ أَرَ مَنَازِلَهُمْ حِينَ نَزَلُوا بِالنَّهَارِ . وَمِنْهُمْ حَكِيمٌ ، إِذَا لَقِيَ الْخَيْلَ (أَوْ قَالَ) الْعَدُوَّ ، قَالَ لَهُمْ إِنْ أَصْحَابِي يَأْمُرُونَكُمْ أَنْ تَنْظُرُواهُمْ» .

أخرجه البخاري في : ٦٤ - كتاب المغازي : ٣٨ - باب غزوة خيبر .

۲۴۶- حضرت ابو موسیٰؓ اشعریؓ نے بیان کیا کہ نبی کریم

١٦٢٦- حَدِيثُ أَبِي مُوسَى ، قَالَ : قَالَ

ﷺ نے فرمایا، قبیلہ اشعر کے لوگوں کا جب جماد کے موقعہ پر توشہ کم ہو جاتا ہے یا مدینہ (کے قیام) میں ان کے بل بچوں کے لئے کھانے کی کمی ہو جاتی ہے تو جو کچھ بھی ان کے پاس توشہ ہوتا ہے وہ ایک کپڑے میں جمع کر لیتے ہیں۔ پھر آپس میں ایک برتن سے برابر تقسیم کر لیتے ہیں۔ پس وہ میرے ہیں اور میں ان کا ہوں۔

النَّبِيُّ ﷺ : «إِنَّ الْأَشْعَرِيَّ إِذَا أُرْمِلُوا فِي الْعَزْوِ ، أَوْ قَلَّ طَعَامُ عِيَالِهِمْ بِالْمَدِينَةِ ، جَمَعُوا مَا كَانَ عِنْدَهُمْ فِي تَوْبٍ وَاحِدٍ ، ثُمَّ اقْتَسَمُوهُ بَيْنَهُمْ ، فِي إِنَاءٍ وَاحِدٍ بِالسَّوِيَّةِ . فَهُمْ مِنِّي وَأَنَا مِنْهُمْ» .

أخرجه البخاري في : ٤٧ - كتاب الشركة : ١ - باب الشركة في الطعام والنهد والعروض .

(۴۱) حضرت جعفر بن ابوطالب حضرت اسماء

(۴۱) باب من فضائل جعفر بن أبي طالب

بنت عميس اور ان کے ساتھ کشتی والوں کی

وأسماء بنت عميس وأهل سفيتهم ﷺ

خوبیوں کا بیان

١٦٢٧ - حديث أبي موسى وأسماء

۱۶۲۷۔ حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جب ہمیں نبی کریم ﷺ کی ہجرت کے متعلق خبر ملی تو ہم یمن میں تھے، اس لئے ہم بھی رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں ہجرت کی نیت سے نکل پڑے، میں اور میرے دو بھائی۔ میں دونوں سے چھوٹا تھا، میرے ایک بھائی کا نام ابو بردہ تھا اور دوسرے کا ابو رہم۔ انہوں نے کہا کہ پچاس سے کچھ زائد یا انہوں نے یوں بیان کیا کہ میری قوم کے ترین یا بلوں لوگ بھی ساتھ تھے۔ ہم کشتی پر سوار ہوئے لیکن ہماری کشتی نے ہمیں نجاشی کے ملک حبشہ میں لا ڈالا، وہاں ہماری ملاقات جعفر بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے ہو گئی، جو پہلے ہی مکہ سے ہجرت کر کے وہاں پہنچ چکے تھے، ہم نے وہاں ان کے ساتھ قیام کیا۔ پھر ہم سب مدینہ اکٹھے روانہ ہوئے، یہاں ہم حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں اس وقت پہنچے جب آپ خیبر فتح کر چکے تھے۔ کچھ لوگ ہم

بنت عميس. عن أبي موسى ﷺ ، قال : بلغنا مخرج النبي ﷺ ، ونحن باليمن . فخرجنا مهاجرين إليه ، أنا وأخوان لي ، أنا أصغرهم ، أحدهما أبو بردة ، والآخر أبو رهم . في ثلاثة وخمسين أو اثنين وخمسين رجلاً من قومي . فركبنا سفينة ، فألقتنا سفينتنا إلى النجاشي ، بالحبشة ، فوافقنا جعفر بن أبي طالب . فأقمنا معه حتى قدمنا جميعاً . فوافقنا النبي ﷺ ،

☆ حضرت اسماء بنت عميس رضی اللہ عنہا آپ نے اپنے خاندان حضرت جعفر بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے ساتھ حبشہ کی طرف ہجرت کی تھی وہاں آپ کے بطن سے محمد عبداللہ اور عون پیدا ہوئے۔ پھر مدینہ کی طرف ہجرت کی۔ حضرت جعفر شہید ہوئے تو حضرت ابو بکر صدیق نے آپ سے نکاح کر لیا تھا اور آپ کے بطن سے محمد بن ابی بکر پیدا ہوئے۔ حضرت ابو بکر صدیق کی وفات کے بعد حضرت علی نے آپ سے نکاح کر لیا تھا۔ یہاں آپ کے بطن سے یحییٰ پیدا ہوئے۔ جلیل القدر صحابہ آپ کے شاگرد ہیں۔

سے یعنی کشتی والوں سے کہنے لگے کہ ہم نے تم سے پہلے ہجرت کی ہے، اور اسماء بنت عمیس جو ہمارے ساتھ مدینہ آئی تھیں، ام المومنین حفصہ رضی اللہ عنہا سے ملاقات کے لئے ان کی خدمت میں حاضر ہوئیں۔ وہ (اسماء) بھی نجاشی کے ملک میں ہجرت کرنے والوں کے ساتھ ہجرت کر کے چلی گئی تھیں۔ حضرت عمرؓ بھی حفصہ کے گھر پہنچے، اس وقت اسماء بنت عمیس وہیں تھیں۔ جب حضرت عمرؓ نے انہیں دیکھا تو دریافت فرمایا کہ یہ کون ہیں؟ ام المومنین نے بتایا کہ اسماء بنت عمیس! حضرت عمرؓ نے اس پر کہا اچھا وہی جو حبشہ سے بحری سفر کر کے آئی ہیں۔ اسماء نے کہا جی ہاں۔ حضرت عمرؓ نے ان سے کہا کہ ہم تم لوگوں سے ہجرت میں آگے ہیں، اس لئے رسول اللہ ﷺ سے ہم، تمہارے مقابلہ میں زیادہ قریب ہیں، حضرت اسماءؓ اس پر بہت غصہ ہو گئیں اور کہا، ہرگز نہیں خدا کی قسم! تم لوگ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ رہے ہو۔ تم میں جو بھوکے ہوتے تھے اسے آنحضرت ﷺ کھانا کھلاتے تھے اور جو ناواقف ہوتے اسے آنحضرت ﷺ نصیحت و موعظت کیا کرتے تھے، لیکن ہم بہت دور حبشہ میں غیروں اور دشمنوں کے ملک میں رہتے تھے، یہ سب کچھ ہم نے اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے راستے میں ہی تو کیا ہے۔ اور خدا کی قسم، میں اس وقت تک نہ کھانا کھاؤں گی نہ پانی پیوں گی جب تک تمہاری بات رسول اللہ ﷺ سے نہ کہہ لوں۔ ہمیں اذیت دی جاتی تھی، دھکیلا ڈرایا جاتا تھا۔ میں رسول اللہ ﷺ سے اس کا ذکر کروں گی اور آپ سے اس کے متعلق پوچھوں گی، خدا کی قسم نہ میں جھوٹ بولوں گی، نہ کج روی اختیار کروں گی اور نہ کسی (خلاف واقعہ) بات کا اضافہ کروں گی۔ چنانچہ جب حضور اکرم ﷺ تشریف لائے تو انہوں نے عرض کیا اے اللہ کے نبی! عمر اس طرح کی باتیں کرتے ہیں۔ حضور ﷺ نے دریافت فرمایا کہ پھر تم نے انہیں کیا جواب دیا؟ انہوں نے عرض کیا کہ میں نے انہیں یہ یہ جواب دیا تھا۔

حِينَ افْتَتَحَ حَيْبَرَ. وَكَانَ أَنَسٌ مِنَ النَّاسِ يَقُولُونَ لَنَا: «يَعْنِي لِأَهْلِ السَّفِينَةِ» سَبَقْنَاكُمْ بِالْهَجْرَةِ.

وَدَخَلَتْ أَسْمَاءُ بِنْتُ عُمَيْسٍ، وَهِيَ مِمَّنْ قَدِيمٌ مَعَنَا، عَلَى حَفْصَةَ، زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ، زَائِرَةً. وَقَدْ كَانَتْ هَاجَرَتْ إِلَى النَّجَاشِيِّ فِيمَنْ هَاجَرَ. فَدَخَلَ عُمَرُ عَلَى حَفْصَةَ، وَأَسْمَاءُ عِنْدَهَا. فَقَالَ عُمَرُ، حِينَ رَأَى أَسْمَاءَ: مَنْ هَذِهِ؟ قَالَتْ: أَسْمَاءُ بِنْتُ عُمَيْسٍ. قَالَ عُمَرُ: الْحَبَشِيَّةُ هَذِهِ؟ الْبَحْرِيَّةُ هَذِهِ؟ قَالَتْ أَسْمَاءُ: نَعَمْ. قَالَ: سَبَقْنَاكُمْ بِالْهَجْرَةِ، فَنَحْنُ أَحَقُّ بِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ، مِنْكُمْ. فَغَضِبَتْ، وَقَالَتْ: كَلَّا. وَاللَّهِ! كُنْتُمْ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، يُطْعِمُ جَائِعَكُمْ، وَيَعْظُ جَاهِلِكُمْ. وَكُنَّا فِي دَارٍ، (أَوْ) فِي أَرْضِ الْبُعْدَاءِ الْبُغْضَاءِ بِالْحَبَشَةِ. وَذَلِكَ فِي اللَّهِ وَفِي رَسُولِهِ ﷺ. وَإِنَّمَا اللَّهُ! لَا أَطْعَمُ طَعَامًا، وَلَا أَشْرَبُ شَرَابًا، حَتَّى أَذْكَرَ مَا قُلْتُ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ. وَنَحْنُ كُنَّا نُؤْذِي وَنَخَافُ، وَسَأَذْكَرُ ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ ﷺ، وَأَسْأَلُهُ. وَاللَّهِ! لَا أَكْذِبُ وَلَا أَرِيعُ وَلَا

آنحضرت ﷺ نے اس پر فرمایا کہ وہ تم سے زیادہ مجھ سے قریب نہیں ہیں، انہیں اور ان کے ساتھیوں کو صرف ایک ہجرت حاصل ہوئی اور تم کشتی والوں نے دو ہجرتوں کا شرف حاصل کیا۔

حضرت اسماءؓ نے بیان کیا کہ اس واقعہ کے بعد حضرت ابو موسیٰ اور تمام کشتی والے میرے پاس گروہ درگروہ آنے لگے اور مجھ سے اس حدیث کے متعلق پوچھنے لگے، ان کے لئے دنیا میں حضور اکرم ﷺ کے ان کے متعلق اس ارشاد سے زیادہ خوش کن اور باعث فخر اور کوئی چیز نہیں تھی۔ ابو بردہ (راوی حدیث) نے بیان کیا کہ حضرت اسماءؓ نے بیان کیا کہ حضرت ابو موسیٰؓ مجھ سے اس حدیث کو بار بار سنتے تھے۔

أَزِيدُ عَلَيْهِ. فَلَمَّا جَاءَ النَّبِيُّ ﷺ، قَالَتْ: يَا نَبِيَّ اللَّهِ! إِنَّ عُمَرَ قَالَ كَذَا وَكَذَا. قَالَ: «فَمَا قُلْتَ لَهُ؟» قَالَتْ: قُلْتُ لَهُ كَذَا وَكَذَا. قَالَ: «لَيْسَ بِأَحَقَّ بِي مِنْكُمْ. وَلَهُ وَأَصْحَابِهِ هِجْرَةٌ وَاحِدَةٌ. وَلَكُمْ أَنْتُمْ، أَهْلُ السَّفِينَةِ هِجْرَتَانِ».

قَالَتْ: فَلَقَدْ رَأَيْتُ أَبَا مُوسَى وَأَصْحَابَ السَّفِينَةِ يَأْتُونِي أَرْسَالًا، يَسْأَلُونِي عَنْ هَذَا الْحَدِيثِ. مَا مِنَ الدُّنْيَا شَيْءٌ هُمْ بِهِ أَفْرَحُ، وَلَا أَعْظَمُ فِي أَنْفُسِهِمْ، مِمَّا قَالَ لَهُمُ النَّبِيُّ ﷺ.

قَالَ أَبُو بُرْدَةَ (رَأَى الْحَدِيثَ) قَالَتْ أَسْمَاءُ: فَلَقَدْ رَأَيْتُ أَبَا مُوسَى وَإِنَّهُ لَيَسْتَعِيدُ هَذَا الْحَدِيثَ مِنِّي.

أخرجه البخاري في : ٦٤ - كتاب المغازي : ٣٨ - باب غزوة خيبر.

(٣٣) انصار کی فضیلتوں کا بیان

۲۲۸- حضرت جابرؓ نے بیان کیا کہ یہ آیت ہمارے (یعنی بنی حارثہ اور بنی مسلمہ کے) بارے میں نازل ہوئی تھی "لذممت طائفتان منکم ان تفشلا" (جب تمہاری دو جماعتیں سستی کا ارادہ کر چکی تھیں) میری یہ خواہش نہیں ہے کہ یہ آیت نازل نہ ہوتی، کیونکہ اللہ آگے فرما رہا ہے "اور اللہ ان دونوں جماعتوں کا مددگار تھا" (آل عمران: ۱۲۲) (تو اللہ کی ولایت یہ کتنا بڑا شرف ہے جو ہم کو حاصل ہوا)

(٤٣) باب من فضائل الانصار ﷺ

۱۶۲۸- حدیث جابرؓ، قَالَ: نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ فِينَا - ﴿إِذْ هَمَّتْ طَائِفَتَانِ مِنْكُمْ أَنْ تَفْشِلَا﴾ - بَنِي سَلِيمَةَ وَبَنِي حَارِثَةَ. وَمَا أَحَبُّ أَنْهَا لَمْ تُنَزَّلْ؛ وَاللَّهُ يَقُولُ - ﴿وَاللَّهُ وَلِيُّهُمَا﴾ -.

أخرجه البخاري في : ٦٤ - كتاب المغازي : ١٨ - باب إذ همت طائفتان منكم أن تفشلا.

۲۲۹- حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ مقام حمہ میں جو لوگ شہید کر دیئے گئے تھے ان پر مجھے بڑا رنج ہوا۔ حضرت زید بن ارقم کو میرے غم کی اطلاع پہنچی تو انہوں نے مجھے لکھا کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ فرما رہے تھے کہ اے اللہ! انصار کی مغفرت فرما اور ان کے بیٹوں کی بھی مغفرت فرما۔

۱۶۲۹- حدیث زید بن ارقم. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: حَزِنْتُ عَلَى مَنْ أُصِيبَ بِالْحَرَّةِ، فَكَتَبَ إِلَيَّ زَيْدُ بْنُ أَرْقَمٍ، وَبَلَغَهُ شِدَّةُ حُزْنِي، يَذْكُرُ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «اللَّهُمَّ! اغْفِرْ لِلْأَنْصَارِ، وَالْأَبْنَاءِ الْأَنْصَارِ».

أخرجه البخاري في : ۶۵- كتاب التفسير : ۶۳- سورة إذا جاءك المنافقون : ۶- باب قوله ﷻ هم الذين يقولون لا تتفقوا على من عند رسول الله حتى ينفضوا.

۲۳۰- حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ایک مرتبہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے (انصار کی) عورتوں اور بچوں کو میرے گمان کے مطابق کسی شلوی سے واپس آتے ہوئے دیکھا تو آپ کھڑے ہو گئے اور فرمایا اللہ (گواہ ہے) تم لوگ مجھے سب سے زیادہ عزیز ہو تین بار آپ نے ایسا ہی فرمایا۔

۱۶۳۰- حدیث انس رضی اللہ عنہ، قَالَ: رَأَى النَّبِيَّ ﷺ النَّسَاءَ وَالصَّبِيَّانَ مُقْبِلِينَ، مِنْ عُرْسٍ، فَقَامَ النَّبِيُّ ﷺ مُثْمِلًا، فَقَالَ: «اللَّهُمَّ! أَنْتُمْ مِنْ أَحَبِّ النَّاسِ إِلَيَّ» قَالَهَا ثَلَاثَ مَرَّاتٍ.

أخرجه البخاري في : ۶۳- كتاب مناقب الأنصار : ۵- باب قول النبي ﷺ للأنصار أنتم أحب الناس إلي.

۲۳۱- حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ انصار کی عورتیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں ان کے ساتھ ایک ان کا بچہ بھی تھا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے کلام کیا پھر فرمایا اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے، تم لوگ مجھے سب سے زیادہ محبوب ہو۔ دو مرتبہ آپ نے یہ جملہ فرمایا۔

۱۶۳۱- حدیث انس بن مالک رضی اللہ عنہ، قَالَ: جَاءَتْ امْرَأَةٌ مِنَ الْأَنْصَارِ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَمَعَهَا صَبِيٌّ لَهَا. فَكَلَّمَهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ: «وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ! إِنْكُمْ أَحَبُّ النَّاسِ إِلَيَّ» مَرَّتَيْنِ.

أخرجه البخاري في : ۶۳- كتاب مناقب الأنصار : ۵- باب قول النبي ﷺ للأنصار أنتم أحب الناس إلي.

۶۳۲- حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، انصار میرے جسم و جان ہیں۔ ایک دور آئے گا کہ دوسرے لوگ تو بہت ہو جائیں گے، لیکن انصار کم رہ جائیں گے۔ اس لئے ان کے نیکو کاروں کی پذیرائی کیا کرنا اور خطا کاروں سے درگزر کیا کرنا۔

مُسَيَّبُهُمْ. أخرجه البخاري في: ۶۳- كتاب مناقب الأنصار: ۱۱- باب قول النبي صلی اللہ علیہ وسلم اقبلوا من محسنهم.

(۴۴) انصار کے بہترین گھروں کا بیان

۶۳۳- حضرت ابو اسید رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، بنو نجار کا گھرانہ انصار میں سب سے بہتر گھرانہ ہے۔ پھر بنو عبد الاشمل کا، پھر بنو الحارث بن خزرج کا، پھر بنو سلمہ اور انصار کا ہر گھرانہ عمدہ ہی ہے۔

سعد بن عبادہ نے کہا کہ میرا خیال ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انصار کے کئی قبیلوں کو ہم پر فضیلت دی ہے۔ ان سے کسی نے کہا آپ کو بھی تو بہت سے قبیلوں پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فضیلت دی ہے۔

أخرجه البخاري في: ۶۳- كتاب مناقب الأنصار: ۷- باب فضل دور الأنصار.

(۴۵) انصار کی صحبت اچھی ہونے کا بیان

۶۳۴- حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں حضرت جریر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ بنکلی رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھا تو وہ میری خدمت کرتے تھے، حالانکہ عمر میں وہ مجھ سے بڑے تھے۔ حضرت جریر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے ہر وقت انصار کو ایک ایسا کام (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت) کرتے دیکھا جب ان میں سے کوئی مجھے ملتا ہے تو میں اس کی تعظیم و اکرام کرتا ہوں۔

☆ حضرت مالک بن ربیعہ رضی اللہ عنہ آپ اپنی کنیت ابو اسید سلمی سے مشہور ہوئے۔ بدر لور دیگر غزوات میں شریک رہے۔ آخر عمر میں نابینے ہو گئے تھے۔ فتح مکہ کے دن بنو سلمہ قبیلہ کا علم ان کے ہاتھوں میں تھا۔ مسند متقی میں ہے کہ آپ ۲۸ احادیث کے راوی ہیں۔ ۴۰ ہجری کو وفات پائی۔

۱۶۳۲- حدیث انس بن مالک رضی اللہ عنہ ،
عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم ، قَالَ : «الْأَنْصَارُ كِرْشِي وَعَيْتِي. وَالنَّاسُ سَيَكْثُرُونَ. وَيَقْلُبُونَ ، فَاَقْبَلُوا مِنْ مُحْسِنِهِمْ وَتَجَاوَزُوا عَنْ مُسَيَّبِهِمْ». أخرجه البخاري في: ۶۳- كتاب مناقب الأنصار: ۱۱- باب قول النبي صلی اللہ علیہ وسلم اقبلوا من محسنهم.

۱۶۳۳- حدیث ابي أسيد رضی اللہ عنہ ، قَالَ : قَالَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم : «خَيْرُ دُورِ الْأَنْصَارِ بَنُو النَّجَّارِ ، ثُمَّ بَنُو عَبْدِ الْأَشْهَلِ ، ثُمَّ بَنُو الْحَارِثِ بْنِ خَزْرَجٍ ، ثُمَّ بَنُو سَاعِدَةَ ؛ وَفِي كُلِّ دُورٍ الْأَنْصَارِ خَيْرٌ».

فَقَالَ سَعْدٌ : مَا أَرَى النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم إِلَّا قَدْ فَضَّلَ عَلَيْنَا. فَقِيلَ : قَدْ فَضَّلَكُمْ عَلَى كَثِيرٍ.

(۴۵) باب في حسن صحبة الأنصار رضی اللہ عنہم

۱۶۳۴- حدیث جریر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ . عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ ، قَالَ : صَحَبْتُ جَرِيرَ ابْنَ عَبْدِ اللَّهِ ، فَكَانَ يَخْدُمُنِي وَهُوَ أَكْبَرُ مِنِّي أَنَسٍ. قَالَ جَرِيرٌ : إِنِّي رَأَيْتُ الْأَنْصَارَ يَصْنَعُونَ شَيْئًا ، لَا أَحَدٌ مِنْهُمْ إِلَّا أَكْرَمْتَهُ.

أخرجه البخاري في : ٥٦ - كتاب الجهاد : ٧١ - باب فضل الخدمة في الغزو.

(٤٦) باب دعاء النبي ﷺ لغفار وأسلم

(٣٦) غفار اور اسلم قبیلہ کے لیے نبی اکرم

ﷺ کی دعا کا ذکر

٢٣٥- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ قبیلہ اسلم کو اللہ تعالیٰ نے سلامت رکھا اور قبیلہ غفار کی اللہ تعالیٰ نے مغفرت فرمادی۔

١٦٣٥- حدیث اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ، قَالَ : «أَسْلَمُ ، سَأَلَهَا اللَّهُ الْغِفَارُ ، غَفَرَ اللَّهُ لَهَا!».

أخرجه البخاري في : ٦١ - كتاب المناقب : ٦ - باب ذكر أسلم وغفار ومزينة وجهينة وأشجع.

١٦٣٦- حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے منبر پر فرمایا، قبیلہ غفار کی اللہ تعالیٰ نے مغفرت فرمادی اور قبیلہ اسلم کو اللہ تعالیٰ نے سلامت رکھا اور قبیلہ عسہ نے اللہ تعالیٰ کی اور اس کے رسول کی نافرمانی کی۔

١٦٣٦- حدیث اَبْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ ، قَالَ عَلَيَّ الْمُنْبِرِ : «غِفَارُ ، غَفَرَ اللَّهُ لَهَا! وَأَسْلَمُ ، سَأَلَهَا اللَّهُ! وَعُصَيْبَةُ ، عَصَتِ اللَّهُ وَرَسُولَهُ!».

أخرجه البخاري في : ٦١ - كتاب المناقب : ٦ - باب ذكر أسلم وغفار ومزينة وجهينة وأشجع.

(٤٧) غفار، اسلم، جہینہ، اشجع، مزینہ، تمیم،

(٤٧) باب من فضائل غفار وأسلم وجهينة

دوس اور طینی قبائل کے فضائل

وأشجع ومزينة وتميم ودوس وطی

٢٣٤- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا قریش، انصار، جہینہ، مزینہ، اسلم، اشجع اور غفار ان سب قبیلوں کے لوگ میرے خیر خواہ ہیں اور ان کا بھی اللہ اور اس کے رسول کے سوا کوئی حمایتی نہیں۔

١٦٣٧- حدیث اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : «قُرَيْشٌ وَالْأَنْصَارُ وَجُهَيْنَةُ وَمُزَيْنَةُ وَأَسْلَمُ وَأَشْجَعُ وَغِفَارُ ، مَوَالِيٌّ ؛ لَيْسَ لَهُمْ مَوْلَى دُونَ اللَّهِ وَرَسُولِهِ».

أخرجه البخاري في : ٦١ - كتاب المناقب : ٢ - باب مناقب قريش.

٢٣٨- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا، قبیلہ اسلم، غفار اور مزینہ اور جہینہ کے کچھ لوگ یا

١٦٣٨- حدیث اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : «أَسْلَمُ وَغِفَارُ وَشِيءٌ»

٢٣٦- قبیلہ غفار والے عمد جاہلیت میں حاجیوں کا مال چراتے چوری کرتے۔ اسلام لانے کے بعد اللہ نے ان کے گناہوں کو معاف کر دیا اور قبیلہ عسہ والے وہ لوگ ہیں جنہوں نے آنحضرت ﷺ سے عمد کر کے خداری کی اور بیڑ معونہ والوں کو شہید کر دیا۔ (راز)

انہوں نے بیان کیا کہ مزینہ کے کچھ لوگ یا جہینہ کے کچھ لوگ اللہ تعالیٰ کے نزدیک یا بیان کیا کہ قیامت کے دن قبیلہ اسد، تمیم، ہوازن اور غطفان سے بہتر ہوں گے۔

أخرجه البخاري في : ٦١ - كتاب المناقب : ١١ - باب قصة زمزم في المتن.

۱۶۳۹- حضرت اقرع بن حابس رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ آپ سے ان لوگوں نے بیعت کی ہے کہ جو حاجیوں کا سامان چرایا کرتے تھے یعنی اسلم اور غفار اور مزینہ اور جہینہ کے لوگ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بتلاؤ اسلم، غفار، مزینہ اور ہو، جہینہ یہ چاروں قبیلے بنی تمیم، بنی عامر اور اسد اور غطفان سے بہتر نہیں ہیں؟ کیا یہ (مؤخر الذکر) خراب اور برباد نہیں ہوئے۔ اقرع نے کہا ہاں، آپ نے فرمایا قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے، یہ ان سے بہتر ہیں۔

مِنْ مُزَيْنَةَ وَجُهَيْنَةَ (أَوْ قَالَ) شَيْءٍ مِنْ جُهَيْنَةَ أَوْ مُزَيْنَةَ ، خَيْرٌ عِنْدَ اللَّهِ (أَوْ قَالَ) يَوْمَ الْقِيَامَةِ ، مِنْ أَسَدٍ وَتَمِيمٍ وَهَوَازِنَ وَغُطَفَانَ» .
 ۱۶۳۹- حَدِيثُ أَبِي بَكْرَةَ ، أَنَّ الْأَقْرَعَ بْنَ حَابِسٍ قَالَ لِلنَّبِيِّ ﷺ : إِنَّمَا بَايَعَكَ سُرَّاقُ الْحَجِيجِ ، مِنْ أَسْلَمَ وَغِفَارَ وَمُزَيْنَةَ وَجُهَيْنَةَ . قَالَ النَّبِيُّ ﷺ : «أَرَأَيْتَ إِنْ كَانَ أَسْلَمَ وَغِفَارُ وَمُزَيْنَةُ وَجُهَيْنَةُ خَيْرًا مِنْ بَنِي تَمِيمٍ وَبَنِي عَامِرٍ وَأَسَدٍ وَغُطَفَانَ ، خَابُوا وَخَسِرُوا؟» قَالَ : نَعَمْ . قَالَ : «وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ ! إِنَّهُمْ لَخَيْرٌ مِنْهُمْ» .

أخرجه البخاري في : ٦١ - كتاب المناقب : ٦ - باب ذكر أسلم وغفار ومزينة وجهينة.

۱۶۴۰- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا طفیل بن عمرو الدوسی رضی اللہ عنہ اپنے ساتھیوں کے ساتھ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ قبیلہ دوس کے لوگ سرکشی پر اتر آئے ہیں اور اللہ کا کلام سننے سے انکار کرتے ہیں، آپ ان پر بددعا کیجئے۔ بعض صحابہ نے کہا کہ اب دوس کے لوگ برباد ہو جائیں گے لیکن آپ نے فرمایا اے اللہ! دوس کے لوگوں کو ہدایت دے اور انہیں (دائرہ اسلام میں) کھینچ لا۔

۱۶۴۰- حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ ، قَالَ : قَدِمَ طَفِيلُ بْنُ عَمْرِو الدَّوْسِيِّ ، وَأَصْحَابُهُ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ ، فَقَالُوا : يَا رَسُولَ اللَّهِ ! إِنَّ دَوْسًا عَصَتْ ، وَأَبَتْ . فَادْعُ اللَّهَ عَلَيْهَا . فَقِيلَ : هَلَكْتَ دَوْسٌ . قَالَ : «اللَّهُمَّ ! اهْدِ دَوْسًا وَأْتِ بِهِمْ» .

أخرجه البخاري في : ٥٦ - كتاب الجهاد : ١٠٠ - باب الدعاء للمشركين بالهدى ليتألفهم.

۱۶۴۱- حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ : مَا

۱۶۴۰- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بھی قبیلہ دوس کے تھے۔ لوگوں نے بددعا کی درخواست کی تھی مگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی ہدایت کی دعا فرمائی جو قبول ہوئی اور بعد میں اس قبیلہ کے لوگ خوشی خوشی مسلمان ہو گئے۔ (راز)

جنہیں میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے، میں بنو تمیم سے ہمیشہ محبت کرتا ہوں۔ رسول کریم ﷺ نے ان کے بارے میں فرمایا کہ یہ لوگ دجال کے مقابلے میں میری امت میں سب سے زیادہ سخت مخالف ثابت ہوں گے۔ حضرت ابو ہریرہؓ نے بیان کیا کہ (ایک مرتبہ) بنو تمیم کے یہاں سے زکوٰۃ (وصول ہو کر) آئی۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا یہ ہماری قوم کی زکوٰۃ ہے۔ بنو تمیم کی ایک عورت قید ہو کر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس تھی تو آنحضرت ﷺ نے ان سے فرمایا کہ اسے آزاد کر دو۔ یہ حضرت اسماعیلؓ کی اولاد میں سے ہے۔

زَلْتُ أَحِبُّ بَنِي تَمِيمٍ مُنْذُ ثَلَاثِ سَمِعْتُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ فِيهِمْ. سَمِعْتُهُ يَقُولُ: «هُمْ أَشَدُّ أُمَّتِي عَلَى الدَّجَالِ» قَالَ: وَجَاءَتْ صَدَقَاتُهُمْ. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «هَذِهِ صَدَقَاتُ قَوْمِنَا». وَكَانَتْ سَبِيَّةً مِنْهُمْ عِنْدَ عَائِشَةَ. فَقَالَ: «أَعْتَقِيهَا، فَإِنَّهَا مِنْ وَلَدِ إِسْمَاعِيلِ».

أخرجه البخاري في: ٤٩ - كتاب العتق: ١٣ - باب من ملك من العرب رقيقاً فوهب وباع.

(۳۸) بہترین یا اچھے لوگوں کا بیان

(۴۸) باب خيار الناس

۱۶۴۲ - حضرت ابو ہریرہؓ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا، تم انسانوں کو کان کی طرح پاؤ گے (جھلائی اور برائی میں) جو لوگ جاہلیت کے زمانے میں بہتر اور اچھی صفات کے مالک تھے وہ اسلام لانے کے بعد بھی بہتر اور اچھی صفات والے ہیں بشرطیکہ وہ دین کا علم بھی حاصل کریں اور حکومت اور سرداری کے لائق اس کو پاؤ گے جو حکومت اور سرداری کو بہت ناپسند کرتا ہو، اور آدمیوں میں سب سے برا اس کو پاؤ گے جو دروغ (دوغلا) ہو۔ ان لوگوں میں ایک منہ لے کر آئے، دو سروں میں دو سرانہ۔

١٦٤٢ - حديث أبي هريرة ؓ، عن رسول الله ﷺ، قال: «تجدون الناس معادن، خيارهم في الجاهلية يخيارهم في الإسلام، إذا فقهوا. وتجدون خير الناس في هذا الشأن أشدهم له كراهية. وتجدون شر الناس ذا الوجهين الذي يأتي هؤلاء بوجهٍ وهؤلاء بوجهٍ».

أخرجه البخاري في: ٦١ - كتاب المناقب: ١ - باب قول الله تعالى - ﴿يأبها الناس إنا

خلقناكم من ذكر وأنثى﴾ - .

(۳۹) قریش کی عورتوں کی فضیلت

(۴۹) باب من فضائل نساء قریش

۱۶۴۳ - حضرت ابو ہریرہؓ نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپ نے فرمایا کہ اونٹ پر سوار ہونے والیوں (عربی خواتین) میں سب سے بہترین قریشی خواتین ہیں۔ اپنے بچے پر سب سے زیادہ محبت و شفقت کرنے والی اور اپنے شوہر

١٦٤٣ - حديث أبي هريرة ؓ، قال: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «نِسَاءُ قُرَيْشٍ خَيْرُ نِسَاءِ رَكِبَنِ الْإِبِلَ. أَحْنَاهُ عَلَى

کے مل و اسباب کی سب سے بہتر نگران و محافظ!
حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ یہ حدیث بیان کرنے کے بعد کہتے
تھے کہ مریم بنت عمران اونٹ پر کبھی سوار نہیں ہوئی تھیں۔

طِفْلٌ ، وَأَرْعَاهُ عَلَى زَوْجٍ فِي ذَاتِ يَدِهِ»
يَقُولُ أَبُو هُرَيْرَةَ عَلَىٰ إِثْرِ ذَلِكَ : وَلَمْ تَرْكَبْ
مَرِيْمُ بِنْتِ عِمْرَانَ بَعِيْرًا قَطُّ.

أخرجه للبخاري في : ٦٠ - كتاب الأنبياء : ٤٦ - باب قوله تعالى ﴿إِذْ قَالَتِ الْمَلَأِكَةُ يَا مَرْيَمُ﴾

(۵۰) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا صحابہ کرام کو ایک

(۵۰) باب مؤاخاة النبي صلی اللہ علیہ وسلم بين أصحابه رضی اللہ عنہم

دوسرے کا بھائی بنا دینے کا ذکر

۲۳۴ - عاصم رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ
سے پوچھا، کیا آپ کو یہ بات معلوم ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے
ارشاد فرمایا تھا اسلام میں جاہلیت والے عہد و پیمانہ نہیں ہیں تو
انہوں نے کہا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے تو خود انصار اور قریش کے
درمیان میرے گھر میں عہد و پیمانہ کر لیا تھا۔

۱۶۴۴ - حدیث انس رضی اللہ عنہ، عَنْ عَاصِمٍ ،
قَالَ : قُلْتُ لِأَنَسٍ رضی اللہ عنہ ، أَبْلَغَكَ أَنَّ النَّبِيَّ
صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ : «لَا حِلْفَ فِي الْإِسْلَامِ؟» فَقَالَ :
قَدْ حَالَفَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم بَيْنَ قُرَيْشٍ وَالْأَنْصَارِ
فِي دَارِي.

أخرجه البخاري في : ٣٩ - كتاب الكفالة : ٢ - باب قول الله تعالى ﴿وَالَّذِينَ عَاقَدَتِ
أَيْمَانَكُمْ فَآتُوهُمْ نَصِيْبَهُمْ﴾.

(۵۲) صحابہ کرام، تابعین اور تبع تابعین کی

(۵۲) باب فضل الصحابة ثم الذين

فضيلت

يلونهم ثم الذين يلونهم

۲۳۵ - حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے تھے کہ نبی
کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک زمانہ ایسا آئے گا کہ مسلمانوں کی فوج
جہاد پر ہوگی۔ پوچھا جائے گا کہ کیا فوج میں کوئی ایسے بزرگ،
بھی ہیں جنہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت اٹھائی ہو؟ کہا جائے
گا کہ ہاں۔ تو (دعا کے لئے انہیں آگے بڑھا کے) ان سے فتح کی
دعا کرائی جائے گی۔ پھر ایک ایسا زمانہ آئے گا اس وقت اس کی
تلاش ہوگی کہ کوئی ایسے بزرگ مل جائیں جنہوں نے نبی کریم
صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کی صحبت اٹھائی ہو (یعنی تابعی) ایسے بھی
بزرگ مل جائیں گے اور ان سے فتح کی دعا کرائی جائے گی۔

۱۶۴۵ - حدیث ابي سَعِيدِ الْخُدْرِيِّ
رضی اللہ عنہ ، عَنْ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم ، قَالَ : «يَأْتِي زَمَانٌ
يَغْزُو فِتَامَ مِنَ النَّاسِ ، فَيُقَالُ : فِيكُمْ مَنْ
صَحِبَ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم ؟ فَيُقَالُ : نَعَمْ . فَيُفْتَحَ
عَلَيْهِ . ثُمَّ يَأْتِي زَمَانٌ فَيُقَالُ : فِيكُمْ مَنْ
صَحِبَ أَصْحَابَ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم ؟ فَيُقَالُ : نَعَمْ .
فَيُفْتَحُ . ثُمَّ يَأْتِي زَمَانٌ فَيُقَالُ فِيكُمْ مَنْ

صَحِبَ صَاحِبَ أَصْحَابِ النَّبِيِّ؟ فَيَقَالُ :
نَعَمْ. فَيُفْتَحُ.

اس کے بعد ایک ایسا زمانہ آئے گا کہ (سپاہیوں سے) پوچھا جائے گا کہ کیا تم میں کوئی ایسے بزرگ ہیں جنہوں نے نبی کریم ﷺ کے صحابہ کے شاگردوں کی صحبت اٹھائی ہو (یعنی تبع تابعی) کہا جائے گا کہ ہاں اور ان سے فتح کی دعا کرائی جائیگی۔

أخرجه البخاري في : ۵۶ - كتاب الجهاد والسير : ۷۶ - باب من استعان بالضعفاء
والصالحين في الحرب.

۲۴۶- حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا سب سے بہتر میرے زمانہ کے لوگ ہیں، پھر وہ لوگ جو اس کے بعد ہوں گے۔ پھر وہ لوگ جو اس کے بعد ہوں گے۔ اور اس کے بعد ایسے لوگوں کا زمانہ آئے گا جو قسم سے پہلے گواہی دیں گے اور گواہی سے پہلے قسم کھائیں گے۔

۱۶۴۶- حدیث عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ ، عن النبي ﷺ ، قال : «خَيْرُ النَّاسِ قَرْنِي ، ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ ، ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ . ثُمَّ يَجِيءُ أَقْوَامٌ تَسْبِقُ شَهَادَةَ أَحَدِهِمْ يَمِينُهُ ، وَيَمِينُهُ شَهَادَتُهُ» .

أخرجه البخاري في : ۵۲ - كتاب الشهادات : ۹ - باب لا يشهد على شهادة جور إذا أشهد.

۲۴۷- حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، تم میں سب سے بہتر میرے زمانہ کے لوگ (صحابہ) ہیں پھر وہ لوگ جو ان کے بعد آئیں گے (تابعین) پھر وہ لوگ جو ان کے بھی بعد آئیں گے (تابعین) حضرت عمران نے بیان کیا کہ میں نہیں جانتا آنحضرت ﷺ نے دو زمانوں کا (اپنے بعد) ذکر فرمایا یا تمین کا، پھر آپ نے فرمایا کہ تمہارے بعد ایسے لوگ پیدا ہوں گے جو چور ہوں گے جن میں دیانت کا نام نہ ہو گا۔ ان سے گواہی دینے کے لئے نہیں کہا جائے گا لیکن وہ گواہی دیتے پھرس گے۔ نذریں مانیں گے لیکن پوری نہیں کریں گے۔ مثلاً ان میں عام ہوگا۔

۱۶۴۷- حدیث عمران بن حصین رضی اللہ عنہما ، قال : قال النبي ﷺ : «خَيْرُكُمْ قَرْنِي ، ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ ، ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ» قال عمران : لا أدري ، أذكر النبي ﷺ ، بعد ، قرنين أو ثلاثة . قال النبي ﷺ : «إِنَّ بَعْدَكُمْ قَوْمًا يَخُونُونَ وَلَا يُؤْتَمَنُونَ ، وَيَشْهَدُونَ وَلَا يُشْتَشْهَدُونَ ، وَيُنْذِرُونَ وَلَا يُنْفُونَ ، وَيَظْهَرُ فِيهِمُ السَّمِينُ» .

أخرجه البخاري في : ۵۲ - كتاب الشهادات : ۹ - باب لا يشهد على شهادة جور إذا أشهد.

(۵۳) باب قوله ﷺ لا تأتي مائة سنة وعلى رسول اللہ ﷺ كافرمان کہ ”اس صدی

۲۴۶- حضرت ابراہیم نخعی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہمارے بزرگ شہادت اور عہد کا لفظ زبان سے نکالنے پر ہمیں مارا کرتے تھے۔ کہ کہیں قسم کھانے کی عادت نہ پڑ جائے۔ موقع بے موقع قسم کھانے کی عادت بہتر نہیں ہے۔ قسم میں احتیاط لازمی ہے۔ (راز)

کے آخر تک موجود لوگوں میں سے کوئی زندہ نہ ہو گا“

الأرض نفس منفوسة اليوم

۱۶۴۸- حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ آخر عمر میں (ایک دفعہ) رسول اللہ ﷺ نے ہمیں عشاء کی نماز پڑھائی۔ جب آپ نے سلام پھیرا تو کھڑے ہو گئے اور فرمایا کہ تمہاری آج کی رات وہ ہے کہ اس رات سے سو برس کے آخر تک کوئی شخص جو (آج) زمین پر ہے وہ باقی نہیں رہے گا۔

۱۶۴۸- حَدِيثُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ ، قَالَ: صَلَّى بِنَا النَّبِيِّ ﷺ الْعِشَاءَ ، فِي آخِرِ حَيَاتِهِ ، فَلَمَّا سَلَّمَ قَامَ ، فَقَالَ : «أَرَأَيْتَكُمْ لَيْلَتَكُمْ هَذِهِ؟ فَإِنَّ رَأْسَ مِائَةِ سَنَةٍ مِنْهَا ، لَا يَبْقَى ، مِمَّنْ هُوَ عَلَى ظَهْرِ الْأَرْضِ ، أَحَدٌ».

أخرجه البخاري في : ۳- كتاب العلم : ۲۲- باب السمر في العلم.

(۵۴) صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم کو برا کہنا حرام ہے

(۵۴) باب تحريم سب الصحابة ﷺ

۱۶۴۹- حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا ”میرے اصحاب کو برا بھلا مت کہو۔ اگر کوئی شخص احد پہاڑ کے برابر بھی سونا (اللہ کے راستے میں) خرچ کر ڈالے تو ان کے ایک مدغلہ کے برابر بھی نہیں ہو سکتا اور نہ ان کے آدھے مدگے برابر۔“

۱۶۴۹- حَدِيثُ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ ﷺ ، قَالَ : قَالَ النَّبِيُّ ﷺ : «لَا تَسُبُّوا أَصْحَابِي ، فَلَوْ أَنَّ أَحَدَكُمْ أَنْفَقَ مِثْلَ أُحُدٍ ذَهَبًا ، مَا بَلَغَ مُدًّا أَحَدِهِمْ ، وَلَا نَصِيفَةً».

أخرجه البخاري في : ۶۲- كتاب فضائل أصحاب النبي ﷺ : ۵- باب قول النبي ﷺ

﴿لو كنت متخذًا خليلًا﴾

(۵۹) اہل فارس کی فضیلت

(۵۹) باب فضل فارس

۱۶۵۰- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ ”سورہ الجمعہ“ نازل ہوئی۔ ”اور دوسروں کے لئے بھی (رسول اللہ ﷺ ہادی اور معلم ہیں) جو ابھی ان میں شامل نہیں ہوئے ہیں“

۱۶۵۰- حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ ، قَالَ: كُنَّا جُلُوسًا عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ ، فَأَنْزَلَتْ عَلَيْهِ سُورَةُ الْجُمُعَةِ - ﴿وَأَخْرَيْنَ مِنْهُمْ لَمَّا

۱۶۴۸- مطلب یہ ہے کہ آج کی رات میں جس قدر انسان زندہ ہیں، سو سال کے آخر تک یہ سب ختم ہو جائیں گے، اس رات کے بعد جو سلیس پیدا ہوں گی، ان کی زندگی کی نفی مراد نہیں ہے۔ محققین کے نزدیک اس کا مطلب یہی ہے اور یہی ظاہر لفظوں سے سمجھ میں آتا ہے۔ چنانچہ سب سے آخری صحابی حضرت ابو طفیل عاجر بن واہلہ رضی اللہ عنہ کا ٹھیک سو برس بعد ۱۱۰ سال کی عمر میں انتقال ہوا۔ (رازی)

يَلْحَقُوا بِهِمْ» - قَالَ : قُلْتُ مَنْ هُمْ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ فَلَمْ يُرَاجِعْهُ ، حَتَّى سَأَلَ ثَلَاثًا. وَفِينَا سَلْمَانُ الْفَارِسِيُّ. وَضَعَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ، يَدَهُ عَلَى سَلْمَانَ ، ثُمَّ قَالَ : «لَوْ كَانَ الْإِيمَانُ عِنْدَ الثَّرِيَاءِ ، لَنَالَهُ رِجَالٌ (أَوْ) رَجُلٌ مِنْ هَؤُلَاءِ».

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے عرض کی یا رسول اللہ! یہ دوسرے کون لوگ ہیں؟ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی جواب نہیں دیا۔ آخر یہی سوال تین مرتبہ کیا۔ مجلس میں حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ بھی موجود تھے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان پر ہاتھ رکھ کر فرمایا اگر ایمان ثریا پر بھی ہو گا تب بھی ان لوگوں (یعنی فارس والوں) میں سے اس تک پہنچ جائیں گے یا یوں فرمایا کہ ایک آدمی ان لوگوں میں سے اس تک پہنچ جائے گا۔

أخرجه البخاري في : ٦٥ - كتاب التفسير : ٦٢ - سورة الجمعة : ١ - باب قوله ﴿وآخرين منهم﴾.

(٦٠) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان کہ ”لوگ اونٹوں کی مانند ہیں کہ سو میں سے بمشکل ایک سواری کے قابل ہوتا ہے“

(٦٠) باب قوله ﷺ الناس كإبل مائة لا تجد فيها راحلة

٢٥١- حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ”لوگوں کی مثال اونٹوں کی سی ہے، سو (اونٹوں) میں ایک بھی تیز سواری کے قابل نہیں ملتا۔“

١٦٥١- حديث عبد الله بن عمر رضي الله عنهما ، قَالَ : سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ ، يَقُولُ : «إِنَّمَا النَّاسُ كَالْإِبِلِ الْمَائَةِ ، لَا تَكَادُ تَجِدُ فِيهَا رَاحِلَةً».

أخرجه البخاري في : ٨١ - كتاب الرقاق : ٣٥ - باب رفع الأمانة.

۴۵- کتاب البر والصلة

والآداب

(۱) باب بر الوالدین وأنهما أحق به

۱۶۵۲- حدیث أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ ، قَالَ :جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ ، فَقَالَ : يَا رَسُولَ اللَّهِ ! مَنْ أَحَقُّ بِحُسْنِ صَحَابَتِي؟ قَالَ : «أُمُّكَ» قَالَ : ثُمَّ مَنْ؟ قَالَ : «أُمُّكَ» قَالَ : ثُمَّ مَنْ؟ قَالَ : «أُمُّكَ» قَالَ : ثُمَّ مَنْ؟ قَالَ : «تُمَّ أَبُوك».

أخرجه البخاري في : ۷۸- كتاب الأدب : ۲- باب من أحق الناس بحسن الصحبة.

۱۶۵۳- حدیث عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا ، قَالَ : جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَاسْتَأْذَنَهُ فِي الْجِهَادِ. فَقَالَ : «أَحْيِ وَالذَّاكُّ؟» قَالَ : نَعَمْ. قَالَ : قَالَ : «فَفِيهِمَا فَجَاهِدْ».

أخرجه البخاري في : ۵۶- كتاب الجهاد : ۱۳۸- باب الجهاد بإذن الأبوين.

(۲) نفل نماز وغیرہ پر والدین کی اطاعت مقدم ہے

(۲) باب تقديم بر الوالدین

على التطوع بالصلاة وغيرها

۱۶۵۴- حدیث أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ ، عَنِ۲۵۳- اسی سے امام بخاری رضی اللہ عنہ نے باب کا مطلب نکالا ہے کہ ماں باپ کی رضامندی جماد میں جانے کے واسطے ضروری ہے۔ کیونکہ رسول اکرم ﷺ

نے ان کی خدمت جماد پر مقدم رکھی۔ (راز)

فرمایا۔ گو میں تین بچوں کے سوا اور کسی نے بات نہیں کی۔
اول عیسیٰ علیہ السلام۔

(دوسرے کا واقعہ یہ ہے کہ) بنی اسرائیل میں ایک بزرگ تھے، نام جریج تھا۔ وہ نماز پڑھ رہے تھے کہ ان کی ماں نے انہیں پکارا۔ انہوں نے (اپنے دل میں) کہا کہ میں والدہ کا جواب دوں یا نماز پڑھتا رہوں، اس پر ان کی والدہ نے (تاریض ہو کر) بددعا کی، اے اللہ! اس وقت تک اسے موت نہ آئے جب تک یہ زانیہ عورتوں کا منہ نہ دیکھ لے۔ جریج اپنے عبلوت خانے میں رہا کرتے تھے۔ ایک مرتبہ ان کے سامنے ایک فاحشہ عورت آئی اور ان سے بدکاری چاہی لیکن انہوں نے (اس کی خواہش پوری کرنے سے) انکار کیا۔ پھر وہ ایک چرواہے کے پاس آئی اور اسے اپنے اوپر قابو دے دیا۔ اس سے ایک بچہ پیدا ہوا۔ اور اس نے ان پر یہ سمت دھری کہ یہ جریج کا بچہ ہے۔ ان کی قوم کے لوگ آئے اور ان کا عبادت خانہ توڑ دیا، انہیں نیچے اتار کر لائے اور انہیں گالیاں دیں۔ انہوں نے وضو کر کے نماز پڑھی، اس کے بعد بچے کے پاس آئے اور اس سے پوچھا کہ تیرا باپ کون ہے؟ بچہ (اللہ تعالیٰ کے حکم سے) بول پڑا کہ چرواہا ہے۔ اس پر (ان کی قوم شرمندہ ہوئی اور) کہا کہ ہم آپ کا عبلوت خانہ سونے کا بنا میں گے۔ لیکن انہوں نے کہا ہرگز نہیں، مٹی ہی کا بنے گا۔ (تیسرا واقعہ) بنی اسرائیل کی ایک اور عورت تھی، اپنے بچے کو دودھ پلا رہی تھی۔ قریب سے ایک سوار نہایت عزت والا اور خوش پوش گزرا، اس عورت نے دعا کی، اے اللہ! میرے بچے کو بھی اسی جیسا بنا دے لیکن بچہ (اللہ کے حکم سے) بول پڑا کہ اے اللہ! مجھے اس جیسا نہ بنانا۔ پھر اس کے سینے سے لگ کر دودھ پینے لگا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا جیسے میں اس وقت بھی دیکھ رہا ہوں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی انگلی چوس رہے ہیں (بچے کے دودھ پینے کی کیفیت بتلاتے وقت) پھر ایک باندی اس کے

النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: «لَمْ يَتَكَلَّمْ فِي الْمَهْدِ إِلَّا ثَلَاثَةً: عَيْسَى. وَكَانَ فِي بَنِي إِسْرَائِيلَ رَجُلٌ يُقَالُ لَهُ جُرَيْجٌ، كَانَ يُصَلِّي، جَاءَتْهُ أُمُّهُ فَدَعَتْهُ، فَقَالَ: أُجِيبُهَا أَوْ أُصَلِّي؟ فَقَالَتْ: اللَّهُمَّ! لَا تَمِتْهُ حَتَّى تَرِيَهُ وَجُوهَ الْمُؤْمِسَاتِ. وَكَانَ جُرَيْجٌ فِي صَوْمَعَتِهِ. فَتَعَرَّضَتْ لَهُ امْرَأَةٌ، وَكَلَّمَتْهُ، فَأَبَى. فَأَتَتْ رَاعِيًا، فَأَمَكَّتْهُ مِنْ نَفْسِهَا، فَوَلَدَتْ غُلَامًا. فَقَالَتْ: مِنْ جُرَيْجٍ. فَأَتَتْهُ فَكَسَرُوا صَوْمَعَتَهُ، وَأَنْزَلُوهُ، وَسَبُّوهُ. فَتَوَضَّأَ وَصَلَّى. ثُمَّ أَتَى الْغُلَامَ. فَقَالَ: مَنْ أَبُوكَ يَا غُلَامُ؟ قَالَ: الرَّاعِي. قَالُوا: بَنِي صَوْمَعَتِكَ مِنْ ذَهَبٍ. قَالَ: لَا. إِلَّا مِنْ طِينٍ.

وَكَانَتْ امْرَأَةٌ تُرَضِعُ ابْنًا لَهَا، مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلِ. فَمَرَّ بِهَا رَجُلٌ رَاكِبٌ ذُو شَارَةِ. فَقَالَتْ: اللَّهُمَّ! اجْعَلْ ابْنِي مِثْلَهُ. فَتَرَكَ نَدْبَهَا وَأَقْبَلَ عَلَى الرَّاكِبِ، فَقَالَ: اللَّهُمَّ! لَا تَجْعَلْنِي مِثْلَهُ. ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَى نَدْبِهَا يَمَصُّهُ.

قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ رضي الله عنه: كَانِي أَنْظَرُهُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ، يَمَصُّ إِصْبَعَهُ.

قريب سے لے جائی گئی (جسے اس کے مالک مار رہے تھے) تو اس عورت نے دعا کی کہ اے اللہ! میرے بچے کو اس جیسا نہ بنانا۔ بچے نے پھر دودھ پینا چھوڑ دیا اور کہا کہ اے اللہ! مجھے اسی جیسا بنا دے۔ اس عورت نے پوچھا۔ ایسا تو کیوں کہہ رہا ہے؟ بچے نے کہا کہ وہ سوار ظالموں میں سے ایک ظالم شخص تھا اور اس باندی سے لوگ کہہ رہے تھے کہ تم نے چوری کی اور زنا کیا حالانکہ اس نے کچھ بھی نہیں کیا تھا۔

«ثُمَّ مَرَّ بِأَمَةٍ. فَقَالَتْ: اللَّهُمَّ! لَا تَجْعَلِ ابْنِي مِثْلَ هَذِهِ. فَفَرَكَ ثَدْيَهَا، فَقَالَ: اللَّهُمَّ! اجْعَلْنِي مِثْلَهَا فَقَالَتْ: لِمَ ذَاكَ؟ فَقَالَ: الرَّأكِبُ جَبَّارٌ مِنَ الْجَابِرَةِ. وَهَذِهِ الْأَمَةُ، يَقُولُونَ: سَرَقَتْ، زَنَيْتِ. وَلَمْ تَفْعَلِ.»

أخرجه البخاري في : ٦٠ - كتاب الأنبياء : ٤٨ - باب واذكر في الكتاب مريم.

(٦) صلہ رحمی کا بیان اور قطع رحمی کی حرمت

(٦) باب صلة الرحم وتحريم قطعيتها

۲۵۵- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے مخلوق پیدا کی، جب وہ اس کی پیدائش سے فارغ ہوا تو ”رحم“ نے کھڑے ہو کر رحم کرنے والے اللہ کے دامن میں پناہ لی۔ اللہ نے پوچھا کیا بات ہے؟ رحم نے عرض کی میں قطع رحمی (رشتہ داری ختم کرنے) سے تیری پناہ طلب کرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ نے اس سے فرمایا کہ تجھے یہ پسند نہیں کہ جو تجھ کو جوڑے میں بھی اسے جوڑوں اور جو تجھے توڑے میں بھی اسے توڑ دوں۔ رحم نے عرض کیا ہاں اے میرے رب اللہ تعالیٰ نے فرمایا پھر ایسا ہی ہو گا۔ حضرت ابو ہریرہ نے کہا کہ اگر تمہارا (اطمینان کے لیے) جی چاہے تو یہ آیت پڑھ لو ”اگر تم کنارہ کش رہو تو آیاتم کو یہ احتمال بھی ہے کہ تم لوگ دین میں فساد مچا دو گے اور آپس میں قطع تعلق کر لو گے۔“ (محمد: ۲۲)

۱۶۵۵ - حدیث أبي هريرة رضی اللہ عنہ ، عَنْ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم ، قَالَ : «خَلَقَ اللَّهُ الْخَلْقَ. فَلَمَّا فَرَغَ مِنْهُ ، قَامَتِ الرَّحِمُ ، فَأَخَذَتْ بِحَقْوِ الرَّحْمَنِ ، فَقَالَ لَهُ : مَهْ. قَالَتْ : هَذَا مَقَامُ الْعَائِدِ بِكَ مِنَ الْقَطِيعَةِ. قَالَ : أَلَا تَرْضَيْنَ أَنْ أُصِلَ مَنْ وَصَلَكَ ، وَأَقْطَعَ مَنْ قَطَعَكَ؟ قَالَتْ : بَلَى يَا رَبِّ! قَالَ : فَذَاكَ.»

قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ : أقرءوا إن شئتم - ﴿فَهَلْ عَسَيْتُمْ إِنْ تَوَلَّيْتُمْ أَنْ تُفْسِدُوا فِي الْأَرْضِ وَتَقَطُّعُوا أَرْحَامَكُمْ﴾ -

أخرجه البخاري في : ٦٥ - كتاب التفسير : ٤٧ - سورة محمد صلی اللہ علیہ وسلم : ١ - باب وتقطعوا أرحامكم.

۲۵۶- حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرماتے سنا کہ ”قطع رحمی کرنے والا جنت میں نہیں جائے گا۔“

۱۶۵۶ - حدیث جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ ، أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم يَقُولُ : « لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ قَاطِعٌ.»

أخرجه البخاري في : ٧٨ - كتاب الأدب : ١١ - باب إثم القاطع.

۱۶۵۷- حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرما رہے تھے کہ جو شخص اپنی روزی میں کشادگی چاہتا ہو یا عمر کی درازی چاہتا ہو تو اسے چاہئے کہ صلہ رحمی کرے۔

۱۶۵۷- حَدِيثُ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ ، قَالَ : سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَقُولُ : «مَنْ سَرَّهُ أَنْ يُبْسَطَ لَهُ رِزْقُهُ ، أَوْ يُنْسَأَ لَهُ فِي أَثَرِهِ ، فَلْيُصِلْ رَحِمَهُ».

أخرجه البخاري في : ۳۴- كتاب البيوع : ۳۱- باب من أحب البسط في الرزق.

(۷) باب النهي عن التحاسد والتباغض والتدابير

(۷) حسد، بغض اور بول چال ختم کرنا حرام ہے

۱۶۵۸- حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”آپس میں بغض نہ رکھو، حسد نہ کرو، پیٹھ پیچھے کسی کی برائی نہ کرو، بلکہ اللہ کے بندے، آپس میں بھائی بھائی بن کر رہو۔ اور کسی مسلمان کے لئے جائز نہیں کہ اپنے کسی بھائی سے تین دن سے زیادہ سلام کلام چھوڑ کر رہے۔“

۱۶۵۸- حَدِيثُ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ : «لَا تَبَاغَضُوا ، وَلَا تَحَاسَدُوا ، وَلَا تَدَابَرُوا . وَكُونُوا عِبَادَ اللَّهِ إِخْوَانًا . وَلَا يَجِلُّ لِمُسْلِمٍ أَنْ يَهْجُرَ أَخَاهُ فَوْقَ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ».

أخرجه البخاري في : ۷۸- كتاب الأدب : ۵۷- باب ما ينهي عن التحاسد والتدابير.

(۸) شرعی عذر کے بغیر تین دن سے اوپر کسی

(۸) باب تحريم الهجر فوق ثلاث

مسلمان سے خفا رہنا حرام ہے

بلا عنبر شرعي

۱۶۵۹- حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کسی شخص کے لئے جائز نہیں کہ اپنے کسی بھائی سے تین دن سے زیادہ کے لئے ملاقات کو توڑے۔ اس طرح کہ جب دونوں کا سامنا ہو جائے تو یہ بھی منہ پھیر لے وہ بھی منہ پھیر لے، اور ان دونوں میں ہمتروہ ہے جو سلام میں پھل کرے۔

۱۶۵۹- حَدِيثُ أَبِي أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ رضی اللہ عنہ ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ : «لَا يَجِلُّ لِرَجُلٍ أَنْ يَهْجُرَ أَخَاهُ فَوْقَ ثَلَاثِ لَيَالٍ . يَلْتَقِيَانِ ، فَيُعْرِضُ هَذَا ، وَيُعْرِضُ هَذَا . وَخَيْرُهُمَا الَّذِي يَبْدَأُ بِالسَّلَامِ».

أخرجه البخاري في : ۷۸- كتاب الأدب : ۶۲- باب الهجرة وقول رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم لا

يجل لرجل أن يهجر أخاه فوق ثلاث.

۱۶۵۹- اس کے بعد اگر وہ فریق ثانی بات چیت نہ کرے، سلام کا جواب نہ دے تو وہ گناہ گار رہے گا۔ اور یہ شخص گناہ سے بچ جائے گا۔ (راز)

(۹) باب تحريم الظن والتجسس
والتنافس والتاجش ونحوها

(۹) بدگمانی کرنا، ٹوہ لگانا، شک کرنا اور دھوکے کی نیت سے بڑھ چڑھ کر قیمت لگانا وغیرہ حرام کام ہیں

۱۶۶۰- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، بدگمانی سے بچتے رہو، بدگمانی اکثر تحقیق کے بعد جھوٹی بات ثابت ہوتی ہے۔ اور کسی کے عیوب ڈھونڈنے کے پیچھے نہ پڑو۔ کسی کا عیب خواہ مخواہ مت ٹٹولو اور کسی کے بھاؤ پر بھاؤ نہ بردھاؤ۔ اور حسد نہ کرو، بغض نہ رکھو، کسی کی پیٹھی پیچھے برائی نہ کرو۔ بلکہ سب اللہ کے بندے آپس میں بھائی بھائی بن کر رہو۔

۱۶۶۰- حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم ، قَالَ : «إِيَّاكُمْ وَالظَّنَّ ، فَإِنَّ الظَّنَّ أَكْذَبُ الْحَدِيثِ . وَلَا تَحَسَّسُوا ، وَلَا تَحَسَّسُوا ، وَلَا تَنَاجَشُوا ، وَلَا تَنَاجَشُوا ، وَلَا تَبَاغَضُوا ، وَلَا تَبَاغَضُوا ، وَلَا تَدَابَرُوا . وَكُونُوا عِبَادَ اللَّهِ إِخْوَانًا» .

أخرجه البخاري في : ۷۸- كتاب الأدب : ۸۵- باب يا أيها الذين آمنوا اجتنبوا كثيرا من الظن.

(۱۴) مومن کو کوئی بیماری یا رنج و غم پہنچے حتیٰ کہ کانٹا بھی چبھے تو اس کا ثواب ہے

(۱۴) باب ثواب المؤمن فيما يصيبه من مرض أو

حزن أو نحو ذلك حتى الشوكة يشاكها

۱۶۶۱- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ میں نے (مرض وفات کی تکلیف) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ اور کسی میں نہیں دیکھی۔

۱۶۶۱- حَدِيثُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا ، قَالَتْ : مَا رَأَيْتُ أَحَدًا أَشَدَّ عَلَيْهِ الْوَجَعُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم .

أخرجه البخاري في : ۵۷- كتاب المرضى : ۲- باب شدة المرض.

۱۶۶۲- حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ کو شدید بخار تھا۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ کو بہت تیز بخار ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہاں مجھے تنہا ایسا بخار ہوتا ہے جتنا تم میں سے دو آدمیوں کو ہوتا ہے۔ میں نے عرض کیا یہ اس لئے کہ آپ کا ثواب بھی دوگنا ہے؟ فرمایا کہ ہاں یہی بات ہے مسلمان کو جو بھی تکلیف پہنچتی ہے کانٹا ہو یا اس سے زیادہ

۱۶۶۲- حَدِيثُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رضی اللہ عنہ ، قَالَ : دَخَلْتُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم ، وَهُوَ يُوعَكُ ، فَقُلْتُ : يَا رَسُولَ اللَّهِ ! إِنَّكَ تُوعَكُ وَعَكَأَ شَدِيدًا . قَالَ : «أَجَلْ . إِنِّي أُوْعَكُ كَمَا يُوعَكُ رَجُلَانِ مِنْكُمْ» قُلْتُ : ذَلِكَ أَنَّ لَكَ أَجْرَيْنِ كَمَا لِلرَّجُلَيْنِ مِنْكُمْ .

تکلیف دینے والی کوئی چیز تو جیسے درخت اپنے پتوں کو گراتا ہے اسی طرح اللہ پاک اس تکلیف کو اس کے گناہوں کا کفارہ بنا دیتا ہے۔

كَذَلِكَ. مَا مِنْ مُسْلِمٍ يُصِيبُهُ أَدَى، شَوْكَةٌ فَمَا فَوْقَهَا، إِلَّا كَفَرَ اللَّهُ بِهَا سِنِّيَاتِهِ، كَمَا تَحْطُ الشَّجَرَةُ وَرَقَهَا».

أخرجه البخاري في : ۷۵ - كتاب المرضى : ۳ - باب أشد الناس بلاء الأنبياء ثم الأول فالأول.

۱۶۶۳- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، جو مصیبت بھی کسی مسلمان کو پہنچتی ہے، اللہ تعالیٰ اسے اس کے گناہ کا کفارہ کر دیتا ہے (کسی مسلمان کے) ایک کانٹا بھی اگر جسم کے کسی حصہ میں چبھ جائے (تو وہ بھی اس شخص کے گناہوں کے لئے کفارہ بن جاتا ہے)

۱۶۶۳- حَدِيثُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ «مَا مِنْ مُصِيبَةٍ تُصِيبُ الْمُسْلِمَ، إِلَّا كَفَرَ اللَّهُ بِهَا عَنْهُ. حَتَّى الشَّوْكَةَ يُشَاكُهَا».

أخرجه البخاري في : ۷۰. كتاب المرضى : ۱ - باب ما جاء في كفارة المرض.

۱۶۶۴- حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا مسلمان جب بھی کسی پریشانی، بیماری، رنج و ملال، تکلیف اور غم میں مبتلا ہو جاتا ہے، یہاں تک کہ اگر اسے کوئی کانٹا بھی چبھ جائے تو اللہ تعالیٰ اسے اس کے گناہوں کا کفارہ بنا دیتا ہے۔

۱۶۶۴- حَدِيثُ أَبِي سَعِيدٍ الْخَدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «مَا يُصِيبُ الْمُسْلِمَ مِنْ نَصَبٍ، وَلَا وَصَبٍ، وَلَا هُمٍّ، وَلَا حُزْنٍ، وَلَا أَدَى، وَلَا غَمٍّ، حَتَّى الشَّوْكَةَ يُشَاكُهَا؛ إِلَّا كَفَرَ اللَّهُ بِهَا مِنْ حَطَايَاهُ».

أخرجه البخاري في : ۷۰ - كتاب المرضى : ۱ - باب ما جاء في كفارة المرض.

۱۶۶۵- عطاء بن ابی رباح رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ مجھ سے حضرت ابن عباسؓ نے کہا تمہیں میں ایک جنتی عورت کونہ دکھا دوں؟ میں نے عرض کیا کہ ضرور دکھائیں۔ کہا کہ یہ سیاہ عورت نبی کریم ﷺ کی خدمت میں آئی اور کہا کہ مجھے مرگی آتی ہے اور اس کی وجہ سے میرا ستر کھل جاتا ہے، میرے لئے اللہ تعالیٰ سے دعا کرو دیجئے۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا اگر تو چاہے تو صبر کر تجھے جنت ملے گی۔ اور اگر چاہے تو میں تیرے

۱۶۶۵- حَدِيثُ ابْنِ عَبَّاسٍ. عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رِبَاحٍ، قَالَ: قَالَ لِي ابْنُ عَبَّاسٍ: أَلَا أُرِيكَ امْرَأَةً مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ؟ قُلْتُ: بَلَى. قَالَ: هَذِهِ الْمَرْأَةُ السُّودَاءُ، أَنْتِ النَّبِيَّةُ ﷺ، فَقَالَتْ: إِنِّي أُصْرَعُ، وَإِنِّي أَنْكَشَفْتُ، فَادْعُ اللَّهَ لِي. قَالَ: «إِنْ

لئے اللہ سے اس مرض سے نجات کی دعا کروں۔ اس نے عرض کیا کہ میں صبر کروں گی۔ پھر اس نے عرض کیا کہ مرگی کے وقت میرا ستر کھل جاتا ہے۔ آپ اللہ تعالیٰ سے اس کی دعا کر دیں کہ ستر نہ کھلا کرے۔ آپ نے اس کے لئے دعا فرمائی۔

شَبَّتْ، صَبَّرْتُ ؛ وَلَكِ الْجَنَّةُ. وَإِنْ شَبَّتْ، دَعَوْتُ اللَّهَ أَنْ يُعَافِيكَ» فَقَالَتْ : أَصْبِرُ. فَقَالَتْ : إِنِّي أَتَكَشَّفُ : فَادْعُ اللَّهَ أَنْ لَا أَتَكَشَّفُ. فَدَعَا لَهَا.

أخرجه البخاري في : ۷۰ - كتاب المرضى : ۶ - باب فضل من يصرع من الريح.

(۱۵) ظلم کرنا حرام ہے

(۱۵) باب تَحْرِيمِ الظلم

۲۲۲ - حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا، ظلم، قیامت کے دن اندھیرے ہوں گے۔

۱۶۶۶ - حدیث عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ ، قَالَ : «الظُّلْمُ ظُلُمَاتٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ».

أخرجه البخاري في : ۴۶ - كتاب المظالم : ۸ - باب الظلم ظلمات يوم القيامة.

۲۲۷ - حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا، ایک مسلمان دوسرے مسلمان کا بھائی ہے، پس اس پر ظلم نہ کرے اور نہ ظلم ہونے دے۔ جو شخص اپنے بھائی کی ضرورت پوری کرے گا، اللہ تعالیٰ اس کی ضرورت پوری کرے گا۔ جو شخص کسی مسلمان کی ایک مصیبت کو دور کرے گا، اللہ تعالیٰ اس کی قیامت کی مصیبتوں میں سے ایک بڑی مصیبت کو دور فرمائے گا۔ اور جو شخص کسی مسلمان کے عیب کو چھپائے گا، اللہ تعالیٰ قیامت میں اس کے عیب چھپائے گا۔

۱۶۶۷ - حدیث عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ : «الْمُسْلِمُ أَخُو الْمُسْلِمِ ، لَا يَظْلِمُهُ ، وَلَا يُسْلِمُهُ. وَمَنْ كَانَ فِي حَاجَةِ أَخِيهِ، كَانَ اللَّهُ فِي حَاجَتِهِ. وَمَنْ فَرَّجَ عَنْ مُسْلِمٍ كُرْبَةً، فَرَّجَ اللَّهُ عَنْهُ كُرْبَةً مِنْ كُرْبَاتِ يَوْمِ الْقِيَامَةِ. وَمَنْ سَتَرَ مُسْلِمًا ، سَتَرَهُ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ».

أخرجه البخاري في : ۴۶ - كتاب المظالم : ۳ - باب لا يظلم المسلم لمسلم ولا يسلمه.

۲۲۸ - حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، اللہ تعالیٰ ظالم کو چند روز دنیا میں مہلت دیتا ہے۔ لیکن جب پکڑتا ہے تو پھر نہیں چھوڑتا۔ راوی نے بیان کیا کہ پھر آپ نے اس آیت کی تلاوت کی ”اور تیرے پروردگار کی پکڑ اسی طرح ہے، جب وہ بستی والوں کو پکڑتا ہے۔ جو اپنے اوپر ظلم کرتے رہتے ہیں، بے شک اس کی پکڑ بڑی تکلیف

۱۶۶۸ - حدیث أبي موسى رضي الله عنه ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : «إِنَّ اللَّهَ كَيْمَلِي لِلظَّالِمِ ، حَتَّى إِذَا أَخَذَهُ لَمْ يُغْلِبْهُ» قَالَ : ثُمَّ قَرَأَ - ﴿وَكَذَلِكَ أَخَذَ رَبُّكَ إِذَا أَخَذَ الْقُرَىٰ وَهِيَ ظَالِمَةٌ إِنَّ أَخَذَهُ أَلِيمٌ شَدِيدٌ﴾ - .

دینے والی اور بڑی ہی سخت ہے“ (ہود: ۱۰۲)

أخرجه البخاري في : ٦٥ - كتاب التفسير : ١١ - سورة هود : ٥ - باب كذلك أخذ ربك إذا أخذ القرى .

(۱۶) ظالم اور مظلوم بھائی کی مدد کرنے کا بیان

(۱۶) باب نصر الأخ ظالماً أو مظلوماً

۱۶۶۹- حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ ہم ایک غزوہ (تبوک) میں تھے۔ ماجرین میں سے ایک آدمی نے انصار کے ایک آدمی کو لات مار دی ہے۔ انصاری نے کہا کہ اے انصاری دوڑو۔ اور ماجر نے کہا اے ماجرین دوڑو۔ تو رسول اللہ ﷺ نے بھی اسے سنا اور فرمایا کیا قصہ ہے؟ یہ جاہلیت کی پکار کیسی ہے؟ لوگوں نے بتایا کہ یا رسول اللہ! ایک ماجر نے ایک انصاری کو لات مار دی ہے۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا اس طرح جاہلیت کی پکار کو چھوڑ دو کہ یہ نہایت نپاک باتیں ہیں۔ عبد اللہ بن ابی نے بھی یہ بات سنی تو کہا۔ اچھا اب یہاں تک نوبت پہنچ گئی۔ خدا کی قسم! جب ہم مدینہ لوٹیں گے تو ہم سے عزت پانے والا ذلیلوں کو نکل کر باہر نکل دے گا۔ اس کی خبر آنحضرت ﷺ کو پہنچ گئی۔ حضرت عمرؓ نے کھڑے ہو کر عرض کیا یا رسول اللہ! مجھے اجازت دیں کہ میں اس منافق کو ختم کر دوں۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا اسے چھوڑ دو تاکہ لوگ یہ نہ کہیں کہ محمد (ﷺ) اپنے ساتھیوں کو قتل کرا دیتے ہیں۔

۱۶۶۹- حدیث جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا. قَالَ : كُنَّا فِي غَزَاةٍ ، فَكَسَعَ رَجُلٌ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ . فَقَالَ الْأَنْصَارِيُّ : يَا لِلْأَنْصَارِ ! وَقَالَ الْمُهَاجِرِيُّ : يَا لِلْمُهَاجِرِينَ ! فَسَمِعَ ذَلِكَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ، فَقَالَ : « مَا بَالُ دَعْوَى جَاهِلِيَّةٍ ؟ » قَالُوا : يَا رَسُولَ اللَّهِ ! كَسَعَ رَجُلٌ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ . فَقَالَ : « دَعُوهَا ، فَإِنَّهَا مُتَنَبِّةٌ . فَسَمِعَ بِذَلِكَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي ، فَقَالَ : فَعَلَوْهَا ؟ أَمَا وَاللَّهِ ! لَئِنْ رَجَعْنَا إِلَى الْمَدِينَةِ لَيُخْرِجَنَّ الْأَعَزُّ مِنْهَا الْأَذَلَّ .

فَبَلَغَ النَّبِيُّ ﷺ . فَقَامَ عُمَرُ ، فَقَالَ : يَا رَسُولَ اللَّهِ ! دَعْنِي أَضْرِبُ عُنُقَ هَذَا الْمُنَافِقِ . فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ : « دَعْنَهُ . لَا يَتَحَدَّثُ النَّاسُ أَنَّ مُحَمَّدًا يَقْتُلُ أَصْحَابَهُ .

أخرجه البخاري في : ٦٥ - كتاب التفسير : ٦٣ - سورة المنافقون : ٥ - باب قوله

﴿سواء عليهم أستغفرت لهم أم لم تستغفر لهم﴾

(۱۷) مومنوں کا آپس میں اتحاد اور ایک

(۱۷) باب تراحم المؤمنين وتعاطفهم

وتعاضدهم

دوسرے کا مددگار ہونا

۱۶۷۰- حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک مومن دوسرے مومن کے لئے عمارت کی طرح ہے کہ اس کا ایک حصہ دوسرے حصہ کو قوت پہنچاتا ہے۔ اور آپ نے ایک ہاتھ کی انگلیوں کو دوسرے ہاتھ کی انگلیوں میں داخل کیا۔

۱۶۷۰- حَدِيثُ أَبِي مُوسَى رضي الله عنه، عَنِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم، قَالَ: «إِنَّ الْمُؤْمِنَ لِلْمُؤْمِنِ كَالْبُنْيَانِ يَشُدُّ بَعْضُهُ بَعْضًا» وَشَبَّكَ أَصَابِعَهُ.

أخرجه البخاري في : ۸- كتاب الصلاة : ۸۸- باب تشبيك الأصابع في المسجد وغيره.

۱۶۷۱- حضرت نعمان بن بشير رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم مومنوں کو آپس میں ایک دوسرے کے ساتھ رحمت و محبت کا معاملہ کرنے اور ایک دوسرے کے ساتھ لطف و نرم خوئی میں ایک جسم جیسا پاؤ گے کہ جب اس کا کوئی ٹکڑا بھی تکلیف میں ہوتا ہے تو سارا جسم ایسی تکلیف میں ہوتا ہے کہ نیند اڑ جاتی ہے اور جسم بخار میں مبتلا ہو جاتا ہے۔

۱۶۷۱- حَدِيثُ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ رضي الله عنه. قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم: «تَرَى الْمُؤْمِنِينَ فِي تَرَاحِمِهِمْ، وَتَوَادِهِمْ، وَتَعَاطِفِهِمْ، كَمَثَلِ الْجَسَدِ. إِذَا اشْتَكَى عُضْوًا، تَدَاعَى لَهُ سَائِرُ جَسَدِهِ بِالسَّهَرِ وَالْحُمَى».

أخرجه البخاري في : ۷۸- كتاب الأدب : ۲۷- باب رحمة الناس والبهايم.

(۲۲) جس کی برائی کا ڈر ہو اس کی ظاہری طور

(۲۲) باب مداراة من يتقى فحشه

پر خاطر داری کرنا

۱۶۷۲- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اندر آنے کی اجازت چاہی تو آپ نے فرمایا کہ اسے اجازت دے دو۔ فلاں قبیلہ کا یہ برا آدمی ہے۔ جب وہ شخص اندر آیا تو آپ نے اس کے ساتھ بڑی نرمی سے گفتگو کی۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ کو اس کے متعلق جو کچھ کہنا تھا وہ ارشاد فرمایا اور پھر اس کے ساتھ نرم گفتگو کی۔ آپ نے فرمایا عائشہ وہ آدمی بدترین ہے جسے اس کی بدکلامی کے ڈر سے لوگ چھوڑیں۔

۱۶۷۲- حَدِيثُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: اسْتَأْذَنَ رَجُلٌ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم، فَقَالَ: «إِذْنُوا لَهُ، بِنَسِ أَحْوَرَ الْعَشِيرَةِ، أَوْ ابْنِ الْعَشِيرَةِ» فَلَمَّا دَخَلَ، أَلَانَ لَهُ الْكَلَامَ. قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! قُلْتَ الَّذِي قُلْتَ، ثُمَّ أَلَنْتَ لَهُ الْكَلَامَ! قَالَ: «أَيُّ عَائِشَةَ! إِنَّ شَرَّ النَّاسِ مَنْ تَرَكَهُ النَّاسُ (أَوْ وَدَعَهُ النَّاسُ) اتَّقَاءَ فُحْشِيهِ».

أخرجه البخاري في : ٧٨ - كتاب الأدب : ٤٨ - باب ما يجوز من اغتياح أهل الفساد والريب.

(۲۵) جس شخص پر نبی کریم ﷺ نے لعنت

کی یا اسے برا کہا یا بد دعا دی جب کہ وہ اس کے لائق نہ تھا تو اس کے لئے کفارہ ہوگا۔ اجر ملے

گا اور اس پر رحمت ہوگی

(۲۵) باب من لعنه النبي ﷺ أو سبه

أو دعا عليه وليس هو أهلاً لذلك ،

كان له زكاة وأجرًا ورحمة

١٦٧٣ - حديث أبي هريرة رَضِيَ اللهُ عَنْهُ ، أَنَّهُ

سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ : «اللَّهُمَّ ! فَأَيُّمَا

مُؤْمِنٍ سَبَّيْتُهُ ، فَاجْعَلْ ذَلِكَ لَهُ قُرْبَةً إِلَيْكَ ،

يَوْمَ الْقِيَامَةِ».

١٦٤٣ - حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ کو ارشاد فرماتے سنا کہ ”اے اللہ! میں نے جس مومن کو بھی برا بھلا کہا ہو تو اس کے لئے اسے قیامت کے دن اپنی قربت کا ذریعہ بنا دے۔“

أخرجه البخاري في : ٨٠ - كتاب الدعوات : ٣٤ - باب قول النبي ﷺ من أذيته فاجعله

له زكاة ورحمة.

(۲۷) جھوٹ حرام ہے لیکن کس جگہ درست

ہے اس کا بیان

(۲۷) باب تحريم الكذب وبيان ما يباح منه

١٦٤٣ - حضرت ام كلثوم بنت عقبه رضی اللہ عنہا بیان کرتی

ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو یہ فرماتے سنا تھا کہ وہ جھوٹا نہیں ہے جو لوگوں میں باہم صلح کرانے کی کوشش کرے اور اس کے لئے کسی اچھی بات کی چغلی کھائے یا اسی سلسلہ کی اور کوئی اچھی بات کہے دے۔

١٦٧٤ - حديث أم كلثوم بنت عقبة ،

أَنَّهَا سَمِعَتْ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ ، يَقُولُ :

«لَيْسَ الْكُذَّابُ الَّذِي يُصَلِّحُ بَيْنَ النَّاسِ ،

فَيَنْمِي خَيْرًا ، أَوْ يَقُولُ خَيْرًا».

أخرجه البخاري في : ٥٣ - كتاب الصلح : ٢ - باب ليس الكذاب الذي يصلح بين الناس.

١٦٤٣ - رسول اکرم ﷺ نے اپنی تمام زندگی میں کبھی کسی مومن کو برا نہیں کہا۔ لہذا یہ ارشاد گرامی مکمل تواضع اور اہل ایمان سے شفقت کی بنا پر فرمایا گیا۔ (راز)

☆ حضرت ام کلثوم بنت عقبہ رضی اللہ عنہا نے مکہ میں اسلام قبول کیا۔ یہ رسول اللہ ﷺ کے دشمن عقبہ بن ابی معیط کی بیٹی ہیں۔ صلح حدیبیہ کے زمانے میں پیدل ہجرت کی۔ آپ کے بھائیوں ولید اور عمارہ نے تعاقب کیا لیکن ناکام رہے۔ مدینہ میں آپ نے حضرت زید بن حارثہ سے نکاح کیا۔ جنگ موتہ میں ان کی شہادت کے بعد حضرت زبیر سے نکاح کر لیا۔ آپ حضرت عثمان کی اخیالی بہن ہیں۔

(۲۹) جھوٹ کی مذمت اور سچ کی فضیلت کا بیان

۱۶۷۵- حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، بلاشبہ سچ آدمی کو نیکی کی طرف بلاتا ہے اور نیکی جنت کی طرف لے جاتی ہے۔ اور ایک شخص سچ بولتا رہتا ہے یہاں تک کہ وہ صدق کا لقب اور مرتبہ حاصل کر لیتا ہے۔ اور بلاشبہ جھوٹ برائی کی طرف لے جاتا ہے اور برائی جہنم کی طرف۔ اور ایک شخص جھوٹ بولتا رہتا ہے، یہاں تک کہ وہ اللہ کے یہاں بت جھوٹا لکھ دیا جاتا ہے۔

(۲۹) باب قبح الکذب وحسن الصدق وفضله

۱۶۷۵- حَدِيثُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رضی اللہ عنہ ، عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ : «إِنَّ الصَّدْقَ يَهْدِي إِلَى الْبِرِّ، وَإِنَّ الْبِرَّ يَهْدِي إِلَى الْجَنَّةِ، وَإِنَّ الرَّجُلَ لَيَصْدُقُ حَتَّى يَكُونَ صِدْقًا. وَإِنَّ الْكُذِبَ يَهْدِي إِلَى الْفُجُورِ، وَإِنَّ الْفُجُورَ يَهْدِي إِلَى النَّارِ، وَإِنَّ الرَّجُلَ لَيَكْذِبُ حَتَّى يُكْتَبَ عِنْدَ اللَّهِ كَذَابًا».

أخرجه البخاري في : ۷۸- كتاب الأدب : ۶۹- باب قول الله تعالى - ﴿يَأْيَاهَا الَّذِينَ

آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَكُونُوا مَعَ الصَّادِقِينَ﴾ - .

(۳۰) غصہ کے وقت اپنے اوپر قابو پانے

والے کی فضیلت اور کس چیز سے غصہ دور ہو جاتا ہے

(۳۰) باب فضل من يملك نفسه عند

الغضب وبأي شيء يذهب الغضب

۱۶۷۶- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”پہلوان وہ نہیں ہے جو کشتی لڑنے میں غالب ہو جائے بلکہ اصلی پہلوان وہ ہے جو غصہ کی حالت میں اپنے آپ پر قابو پائے۔“

۱۶۷۶- حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم ، قَالَ : «لَيْسَ الشَّدِيدُ بِالصَّرْعَةِ ، إِنَّمَا الشَّدِيدُ الَّذِي يَمْلِكُ نَفْسَهُ عِنْدَ الْغَضَبِ».

أخرجه البخاري في : ۷۸- كتاب الأدب : ۷۶- باب الحذر من الغضب.

۱۶۷۷- حضرت سلیمان بن صرد رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ

۱۶۷۷- حَدِيثُ سُلَيْمَانَ بْنِ صُرَدٍ . قَالَ :

☆ حضرت سلیمان بن صرد خراسانی رضی اللہ عنہ آپ کی کنیت ابو مطرف ہے صحابی ہیں۔ جنگ جمل اور صفین میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کی طرف سے سپہ سالاروں میں شامل رہے۔ کوفہ میں رہائش اختیار کی۔ پھر حضرت حسین سے خط و کتابت کی اور ان کے جانشین رہے ان کے خون کا بدلہ لینے کے لیے لشکر کشی کی تھی۔ اور عبید اللہ بن زیاد کے قتل کا مطالبہ کیا۔ پانچ ہزار لڑاکے مجاہد ان کے ساتھ تھے انہیں تو این کے نام سے یاد کیا جاتا ہے۔ طرفین میں جنگ ہوئی عین الورود مقام پر سلیمان شہید ہوئے۔ یہ سن ۶۵ ہجری کا واقعہ ہے۔ آپ نے ۱۵ احادیث روایت کی ہیں۔

آدمیوں نے نبی کریم ﷺ کی موجودگی میں جھگڑا کیا۔ ہم بھی آنحضرت ﷺ کی خدمت میں بیٹھے ہوئے تھے۔ ایک شخص دوسرے کو غصہ کی حالت میں گلی دے رہا تھا اور اس کا چہرہ سرخ تھا۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ میں ایک ایسا کلمہ جانتا ہوں کہ اگر یہ شخص اسے کہ لے تو اس کا غصہ دور ہو جائے۔ اگر یہ ”عوذ بآلہ من الشیطان الرجیم“ کہ لے! صحابہ نے اس سے کہا کہ سنتے نہیں، نبی اکرم ﷺ کیا فرما رہے ہیں؟ اس نے کہا کہ میں دیوانہ نہیں۔

اسْتَبَّ رَجُلَانِ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ ، وَنَحْنُ عِنْدَهُ جُلُوسٌ . وَأَحَدُهُمَا يَسُبُّ صَاحِبَهُ ، مُغْضَبًا ، قَدْ إِحْمَرَ وَجْهَهُ . فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ : «إِنِّي لَأَعْلَمُ كَلِمَةً ، لَوْ قَالَهَا ، لَذَهَبَ عَنْهُ مَا يَجِدُ . لَوْ قَالَ : أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ» . فَقَالُوا لِلرَّجُلِ : أَلَا تَسْمَعُ مَا يَقُولُ النَّبِيُّ ﷺ ؟ قَالَ : إِنِّي لَسْتُ بِمَخْنُونٍ .

أخرجه البخاري في : ۷۸- كتاب الأدب : ۷۶- باب الحذر من الغضب.

(۳۲) چہرے پر مارنا منع ہے

۱۷۷۸- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا، جب کوئی کسی سے جھگڑا کرے تو چہرے (پر مارنے) سے پرہیز کرے۔

(۳۲) باب النهي عن ضرب الوجه

۱۶۷۸- حديث أبي هريرة رضي الله عنه ، عن النبي ﷺ ، قال : «إِذَا قَاتَلَ أَحَدُكُمْ ، فَلْيَحْتَبِ الْوَجْهَ» .

أخرجه البخاري في : ۴۹- كتاب العتق : ۲۰- باب إذا ضرب العبد فليحتب الوجه.

(۳۳) جو شخص کسی مسجد، بازار یا کسی مجمع میں

تہتیار لے جائے تو اس کی احتیاط رکھے

(۳۴) باب أمر من مر بسلاح في مسجد

أو سوق أو غيرهما من المواضع الجامعة

للناس أن يمسك بنصاها

۲۷۹- حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ ایک شخص مسجد نبوی میں آیا وہ تیر لٹے ہوئے تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے اس سے فرمایا کہ ”ان کی نوکیں تھامے رکھو۔“

۱۶۷۹- حديث جابر بن عبد الله ، قال : مرَّ رجلٌ في المسجدِ ، ومعه سيهاتم . فقال له رسول الله ﷺ : «أَمْسِكْ

بِنِصَالِهَا» . أخرجه البخاري في : ۸- كتاب الصلاة : ۶۶- باب يأخذ بنصول النبل إذا مر في المسجد.

۲۸۰- حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا ”جب تم میں سے کوئی ہماری مسجد میں یا ہمارے بازار میں

۱۶۸۰- حديث أبي موسى رضي الله عنه ، عن النبي ﷺ قال : «إِذَا مَرَّ أَحَدُكُمْ فِي

گذرے اور اس کے پاس تیر ہوں تو اسے چاہئے کہ ان کی نوک کا خیال رکھے۔ یا آپ نے فرمایا کہ اپنے ہاتھ سے انہیں تھامے رہے۔ کہیں کسی مسلمان کو اس سے کوئی تکلیف نہ پہنچے۔“

www.KitaboSunnat.com

شيءًا“ أخرجه البخاري في : ۹۲ - كتاب الفتن : ۷ - باب قول النبي ﷺ «من حمل علينا السلاح فليس منا».

(۳۵) کسی مسلمان کو ہتھیار سے ڈرانے کی ممانعت

۱۶۸۱ - حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”کوئی شخص اپنے کسی دینی بھائی کی طرف ہتھیار سے اشارہ نہ کرے۔ کیونکہ وہ نہیں جانتا ممکن ہے شیطان اس کے ہاتھ سے چھڑو اڑے اور پھر وہ کسی مسلمان کو مار کر اس کی وجہ سے جہنم کے گڑھے میں گر پڑے۔“

(۳۵) باب النهي عن الإشارة بالسلاح إلى مسلم

۱۶۸۱ - حديث أبي هريرة رضي الله عنه، عن النبي ﷺ، قال : «لا يُشير أحدكم على أخيه بالسلاح ، فإنه لا يدري ، لعل الشيطان ينزغ في يديه ، فيقع في حفرة من النار».

أخرجه البخاري في : ۹۲ - كتاب الفتن : ۷ - باب قول النبي ﷺ من حمل علينا السلاح فليس منا.

(۳۶) راستے سے موڑی چیز ہٹانے کا ثواب

۱۶۸۲ - حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک شخص کہیں جا رہا تھا۔ راستے میں اس نے کانٹوں کی بھری ہوئی ایک ٹنٹی دیکھی، پس اسے راستے سے دور کر دیا۔ اللہ تعالیٰ (صرف اسی بات پر) راضی ہو گیا اور اس کی بخشش کر دی۔

(۳۶) باب فضل إزالة الأذى عن الطريق

۱۶۸۲ - حديث أبي هريرة رضي الله عنه، أن رسول الله ﷺ، قال : «بينما رجل يمشي بطريق ، وجد غصن شوك على الطريق ، فأخذه ، فشكر الله له فغفر له».

كتاب الأذان : ۳۲ - باب فضل التهجير إلى الظهر.

(۳۷) بے ضرر جانور جیسے بلی وغیرہ کو تکلیف

(۳۷) باب تحريم تعذيب الهرة ونحوها من

وینا حرام ہے

الحيوان الذي لا يؤذي

۱۶۸۳ - حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ (بنی اسرائیل کی) ایک عورت کو ایک بلی کی وجہ سے عذاب دیا گیا تھا جسے اس نے قید کر رکھا

۱۶۸۳ - حديث عبد الله بن عمر رضي الله عنهما ، أن رسول الله ﷺ قال : «عذبت امرأة في هرة ، سحنتها حتى

تھا۔ جس سے وہ بلی مرگئی تھی اور اس کی سزا میں وہ عورت دوزخ میں گئی۔ جب وہ عورت بلی کو باندھے ہوئے تھی تو نہ اس نے اسے کھانے کے لئے کوئی چیز دی، نہ پینے کے لئے اور نہ اس نے بلی کو چھوڑا ہی کہ وہ زمین کے کیرے کوڑے ہی کھا لیتی۔

أخرجه البخاري في : ٦٠ - كتاب الأنبياء : ٥٤ - حدثنا أبو اليمان .

(۳۲) پڑوسی کے ساتھ حسن سلوک کا بیان

۲۸۳- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا ”جبریل علیہ السلام مجھے پڑوسی کے بارے میں بار بار اس طرح وصیت کرتے رہے کہ مجھے خیال گذرا کہ شاید پڑوسی کو وراثت میں شریک نہ کریں۔“

أخرجه البخاري في : ٧٨ - كتاب الأدب : ٢٨ - باب الوصاة بالجار .

۲۸۵- حضرت ابن عمرؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”جبریل علیہ السلام مجھے اس طرح بار بار پڑوسی کے حق میں وصیت کرتے رہے کہ مجھے خیال گذرا کہ شاید پڑوسی کو وراثت میں شریک نہ کریں۔“

أخرجه البخاري في : ٧٨ - كتاب الأدب : ٢٨ - باب الوصاة بالجار .

(۳۳) اچھے کام میں سفارش کرنا مستحب ہے

۲۸۶- حضرت ابی موسیٰ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس کوئی ماٹنے والا آیا آپ کے سامنے کوئی حاجت پیش کی جاتی تو آپ صحابہ کرامؓ سے فرماتے کہ تم سفارش کرو کہ اس کا ثواب پاؤ گے۔ اور اللہ پاک اپنے نبی کی زبان سے جو فیصلہ چاہے گا وہ دے گا۔

مَاتَتْ ، فَدَخَلَتْ فِيهَا النَّارَ . لَا هِيَ أَطْعَمَتْهَا ، وَلَا سَقَّتْهَا ، إِذْ حَبَسَتْهَا . وَلَا هِيَ تَرَكَتْهَا تَأْكُلُ مِنْ خَشَائِشِ الْأَرْضِ .

(٤٢) باب الوصية بالجار والإحسان إليه

١٦٨٤ - حديث عائشة رضي الله عنها ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : «مَا زَالَ يُوصِينِي جِبْرِيلُ بِالْجَارِ حَتَّى ظَنَنْتُ أَنَّهُ سَيُورِئُهُ» .

أخرجه البخاري في : ٧٨ - كتاب الأدب : ٢٨ - باب الوصاة بالجار .

١٦٨٥ - حديث ابن عمر رضي الله عنهما ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : «مَا زَالَ جِبْرِيلُ يُوصِينِي بِالْجَارِ ، حَتَّى ظَنَنْتُ أَنَّهُ سَيُورِئُهُ» .

(٤٤) باب استحباب الشفاعة فيما ليس بحرام

١٦٨٦ - حديث أبي موسى ﷺ ، قَالَ : كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ، إِذَا جَاءَهُ السَّائِلُ ، أَوْ طَلِبَتْ إِلَيْهِ حَاجَةٌ قَالَ : «اشْفَعُوا تَوْجَرُوا ، وَيَقْضِي اللَّهُ عَلَى لِسَانِ نَبِيِّهِ ﷺ ، مَا شَاءَ» .

أخرجه البخاري في : ٢٤ - كتاب الزكاة : ٢١ - بال التحريض على الصدقة والشفاعة فيها .

(۳۵) نیک لوگوں کی صحبت اختیار کرنا اور

(٤٥) باب استحباب مجالسة الصالحين

ومجانبة قراء السوء

برے لوگوں سے بچنا مستحب ہے

۱۶۸۷- حدیثِ اَبِي مُوسَى رضي الله عنه ، عَنْ النَّبِيِّ ﷺ ، قَالَ : «مَثَلُ جَلِيسِ الصَّالِحِ وَالسَّوِّءِ ، كَحَامِلِ الْمَسْكِ ، وَنَافِخِ الْكَبِيرِ ؛ فَحَامِلُ الْمَسْكِ إِمَّا أَنْ يُحْذِيكَ ، وَإِمَّا أَنْ تَبْتَاغَ مِنْهُ ، وَإِمَّا أَنْ تَجِدَ مِنْهُ رِيحًا طَيِّبَةً . وَنَافِخُ الْكَبِيرِ إِمَّا أَنْ يُحْرِقَ ثِيَابَكَ ، وَإِمَّا أَنْ تَجِدَ رِيحًا خَبِيثَةً» .

۲۸۷- حضرت ابو موسیٰ رضي الله عنه نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا۔ نیک اور برے دوست کی مثال مسک ساتھ رکھنے والے اور بھی دھونکنے والے کی سی ہے (جس کے پاس مسک ہے اور تم اس کی محبت میں ہو) وہ اس میں سے یا تمہیں کچھ تحفہ کے طور پر دے گا یا تم اس سے خرید سکو گے یا (کم از کم) تم اس کی عمدہ خوشبو سے تو محفوظ ہی ہو سکو گے۔ اور بھی دھونکنے والا یا تمہارے کپڑے (بھی کی آگ سے) جلا دے گا یا تمہیں اس کے پاس سے ایک ناگوار بد بو دار دھواں پہنچے گا۔

أخرجه البخاري في : ۷۲- كتاب الذبائح والصيد : ۳۱- باب المسك.

(۳۶) بیٹیوں کے ساتھ حسن سلوک کی فضیلت

باب فضل الإحسان إلى البنات (۴۶)

۱۶۸۸- حدیثِ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا ، قَالَتْ : دَخَلَتْ امْرَأَةٌ ، مَعَهَا ابْنَتَانِ لَهَا ، تَسْأَلُ . فَلَمْ تَجِدْ عِنْدِي شَيْئًا ، غَيْرَ تَمْرَةٍ ، فَأَعْطَيْتَهَا إِيَّاهَا فَقَسَمْتَهَا بَيْنَ ابْنَتَيْهَا ، وَلَمْ تَأْكُلْ مِنْهَا . ثُمَّ قَامَتْ فَخَرَجَتْ . فَدَخَلَ النَّبِيُّ ﷺ ، عَلَيْنَا ، فَأَخْبَرْتُهُ . فَقَالَ : «مَنْ ابْتَلَى مِنْ هَذِهِ الْبَنَاتِ بِشَيْءٍ ، كُنَّ لَهُ سِتْرًا مِنَ النَّارِ» .

۲۸۸- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ ایک عورت اپنی دو بیٹیوں کو لئے مانگتی ہوئی آئی۔ میرے پاس ایک کھجور کے سوا اس وقت اور کچھ نہ تھا میں نے وہی دے دی۔ وہ ایک کھجور اس نے اپنی دونوں بیٹیوں میں تقسیم کر دی اور خود نہیں کھائی۔ پھر وہ اٹھی اور چلی گئی۔ اس کے بعد نبی کریم ﷺ تشریف لائے تو میں نے آپ سے اس کا حال بیان کیا۔ آپ نے فرمایا کہ جس نے ان بیٹیوں کی وجہ سے خود کو معمولی سی بھی تکلیف میں ڈالا تو بچیاں اس کے لئے دوزخ سے بچاؤ کے لئے آڑ بن جائیں گی۔

أخرجه البخاري في : ۲۴- كتاب الزكاة : ۱۰- باب اتقوا النار ولو بشق تمرّة.

(۳۷) اس شخص کی فضیلت جس کا بیٹا فوت ہو جائے اور وہ صبر کرے

باب فضل من يموت له ولد فيحتسبه (۴۷)

۲۸۹- حضرت ابو ہریرہ رضي الله عنه نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے

۱۶۸۹- حدیثِ اَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه ، عَنْ

النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : «لَا يَمُوتُ لِمُسْلِمٍ ثَلَاثَةٌ مِنْ الْوَالِدِ ، فَيَلِجُ النَّارَ ، إِلَّا تَحِلَّةَ الْقَسَمِ».

فرمایا کہ کسی کے اگر تین بچے مرجائیں تو وہ دوزخ میں نہیں جائے گا۔ اور اگر جائے گا بھی تو صرف قسم پوری کرنے کے لئے۔

أخرجه البخاري في : ۲۳- كتاب الجنائز : ۶- باب فضل من مات له ولد فاحتسبه.

۱۶۹۰- حدیث اَبِي سَعِيدِ الْخُدْرِيِّ * حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ایک خاتون نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور کہا یا رسول اللہ! آپ کی تمام احادیث مردے گئے۔ ہمارے لئے بھی آپ کوئی دن اپنی طرف سے مخصوص کرویں جس میں ہم آپ کے پاس آئیں اور آپ ہمیں وہ تعلیمت دیں جو اللہ نے آپ کو سکھائی ہیں۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ پھر فلاں فلاں دن فلاں فلاں جگہ جمع ہو جاؤ۔ چنانچہ عورتیں جمع ہوئیں اور آنحضرت ﷺ ان کے پاس آئے اور انہیں اس کی تعلیم دی جو اللہ نے آپ کو سکھایا تھا۔ پھر آپ نے فرمایا۔ تم میں سے جو عورت بھی اپنی زندگی میں اپنے تین بچے آگے پیچھے دے گی۔ (یعنی ان کی وفات ہو جائے گی) تو وہ اس کے لئے دوزخ سے رکھوت بن جائیں گے۔ اس پر ان میں سے ایک خاتون نے کہا۔ یا رسول اللہ دو (بچے) حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ اس عورت نے اس کلمہ کو دو مرتبہ دہرایا۔ پھر آنحضرت ﷺ نے فرمایا۔ دو، دو، دو بھی یہی درجہ رکھتے ہیں۔

۱۶۹۰- حَدِيثُ أَبِي سَعِيدِ الْخُدْرِيِّ * قَالَ : جَاءَتْ امْرَأَةٌ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ ، فَقَالَتْ : يَا رَسُولَ اللَّهِ! ذَهَبَ الرَّجَالُ بِحَدِيثِكَ ، فَاجْعَلْ لَنَا مِنْ نَفْسِكَ يَوْمًا نَأْتِيكَ فِيهِ ، تَعْلَمُنَا مِمَّا عَلَّمَكَ اللَّهُ . فَقَالَ : «اجْتَمِعْنَ فِي يَوْمٍ كَذَا وَكَذَا ، فِي مَكَانٍ كَذَا وَكَذَا» فَاجْتَمَعْنَ . فَأَتَاهُنَّ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ، فَعَلَّمَهُنَّ مِمَّا عَلَّمَهُ اللَّهُ . ثُمَّ قَالَ : «مَا مِنْكُمْ امْرَأَةٌ تَقْدُمُ بَيْنَ يَدَيْهَا مِنْ وَلَدِهَا ثَلَاثَةٌ ، إِلَّا كَانَ لَهَا حِجَابًا مِنَ النَّارِ» فَقَالَتْ امْرَأَةٌ مِنْهُنَّ : يَا رَسُولَ اللَّهِ! اثْنَيْنِ؟ قَالَ : فَأَعَادَتْهَا مَرَّتَيْنِ . ثُمَّ قَالَ : «وَأَثْنَيْنِ ، وَأَثْنَيْنِ» .

أخرجه البخاري في : ۶۹- كتاب الاعتصام : ۹- باب تعليم النبي ﷺ أمته من الرجال والنساء.

۱۶۹۱- عبد الرحمن بن الاصبهاني ذكوان سے ' وہ ابو سعید سے ' اور حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ سے یہی حدیث روایت کرتے ہیں۔ اور (دوسری سند میں) عبد الرحمن الاصبهانی کہتے ہیں کہ میں نے ابو حازم سے سنا، وہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ایسے تین

۱۶۹۱- حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ . عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْأَصْبَهَانِيِّ ، عَنْ ذَكْوَانَ ، عَنْ أَبِي سَعِيدِ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِهَذَا . وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْأَصْبَهَانِيِّ ، قَالَ :

۱۶۸۹- یہاں اس بات کا بھی لحاظ رہے کہ حدیث میں نابالغ اولاد کے مرنے پر اجر عظیم کا وعدہ کیا گیا ہے، بالغ کا ذکر نہیں ہے۔ حالانکہ بالغ اور خصوصاً جوان اولاد کی موت کا سنا سب سے بڑا ہوتا ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ بچے مل باپ کی اللہ تعالیٰ سے سفارش کرتے ہیں۔ (راز)

سَمِعْتُ أَبَا حَازِمٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ : «ثَلَاثَةٌ لَمْ يَبْلُغُوا الْجَنَّةَ» .
(بچے) جو ابھی بلوغت کو نہ پہنچے ہوں۔

أخرجه البخاري في : ۳ - كتاب العلم : ۳۶ - باب هل يجعل للنساء يوم على حدة في العلم.

(۴۸) باب إذا أحب الله عبداً حَبِيبَهُ لِعِبَادِهِ

(۳۸) جب اللہ تعالیٰ کسی بندے سے محبت کرتا

ہے تو اسے اپنے بندوں کا محبوب بنا دیتا ہے

۱۶۹۲- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”جب اللہ تعالیٰ کسی بندے سے محبت کرتا ہے تو جبریل علیہ السلام کو آواز دیتا ہے کہ اللہ فلاں سے محبت کرتا ہے تم بھی اس سے محبت کرو۔ چنانچہ جبریل علیہ السلام بھی اس سے محبت کرتے ہیں۔ پھر وہ آسمان میں آواز دیتے ہیں کہ اللہ فلاں سے محبت کرتا ہے تم بھی اس سے محبت کرو۔ چنانچہ اہل آسمان بھی اس سے محبت کرنے لگتے ہیں اور اس طرح روئے زمین میں بھی اسے مقبولیت حاصل ہو جاتی ہے۔“

۱۶۹۲- حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه ، قَالَ :

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم : «إِنَّ اللَّهَ تَبَارَكَ

وَتَعَالَى ، إِذَا أَحَبَّ عَبْدًا ، نَادَى جِبْرِيلَ :

إِنَّ اللَّهَ قَدْ أَحَبَّ فُلَانًا ، فَأَحْبِبْهُ ، فَيَحْبِبُهُ

جِبْرِيلُ ثُمَّ يُنَادِي جِبْرِيلُ فِي السَّمَاءِ : إِنَّ

اللَّهَ قَدْ أَحَبَّ فُلَانًا فَأَحْبِبُوهُ . فَيَحْبِبُهُ أَهْلُ

السَّمَاءِ ، وَيُوضَعُ لَهُ الْقَبُولُ فِي أَهْلِ

الْأَرْضِ» .

أخرجه البخاري في : ۹۷ - كتاب التوحيد : ۳۳ - باب كلام الرب مع جبريل .

(۵۰) باب المرء مع من أحب

(۵۰) آدمی اس کے ساتھ ہو گا جس سے

دوستی رکھے

۱۶۹۳- حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ایک شخص نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا یا رسول اللہ قیامت کب قائم ہو گی؟ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا تم نے اس کے لئے کیا تیاری کی ہے؟ انہوں نے عرض کیا کہ میں نے اس کے لئے بہت ساری نمازیں ، روزے اور صدقے تو نہیں تیار کر رکھے لیکن میں اللہ اور اس کے رسول سے محبت رکھتا ہوں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم اس کے ساتھ ہو جس سے تم محبت رکھتے ہو۔

۱۶۹۳- حَدِيثُ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضي الله عنه ،

أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم : «مَتَى السَّاعَةُ؟ يَا

رَسُولَ اللَّهِ! قَالَ : «مَا أَعَدَدْتُ لَهَا؟» قَالَ :

«مَا أَعَدَدْتُ لَهَا مِنْ كَثِيرِ صَلَاةٍ ، وَلَا

صَوْمٍ ، وَلَا صَدَقَةٍ . وَلَكِنِّي أُحِبُّ اللَّهَ

وَرَسُولَهُ . قَالَ : «أَنْتَ مَعَ مَنْ أَحْبَبْتَ» .

أخرجه البخاري في : ۷۸ - كتاب الأدب : ۹۶ - باب علامة حب الله عزوجل .

۱۶۹۴- حدیث اَبی مُوسَى رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ :
قِيلَ لِلنَّبِيِّ ﷺ : الرَّجُلُ يُجِيبُ الْقَوْمَ ، وَلَمَّا
يَلْحَقَ بِهِمْ . قَالَ : «الْمَرْءُ مَعَ مَنْ أَحَبَّ».

۱۶۹۳- حضرت ابو موسیٰ اشعریؓ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ سے عرض کیا گیا ایک شخص ایک جماعت سے محبت رکھتا ہے لیکن ان سے مل نہیں سکا ہے؟ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ انسان اس کے ساتھ ہے جس سے وہ محبت رکھتا ہے۔

أخرجه البخاري في : ۷۸- كتاب الأدب : ۹۶- باب علامة حب الله عز وجل.

۴۶ - کتاب القدر

(۱) باب كيفية خلق الآدمي في بطن أمه

وكتابة رزقه وأجله وعمله وشقاوته وسعادته

۱۶۹۵ - حَدِيثُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ : حَدَّثَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ، وَهُوَ الصَّادِقُ الْمَصْدُوقُ ، قَالَ : «إِنَّ أَحَدَكُمْ يُجْمَعُ خَلْقُهُ فِي بَطْنِ أُمِّهِ أَرْبَعِينَ يَوْمًا. ثُمَّ يَكُونُ عُلْقَةً مِثْلَ ذَلِكَ. ثُمَّ يَكُونُ مُضْغَةً مِثْلَ ذَلِكَ. ثُمَّ يَبْعَثُ اللَّهُ مَلَكًا فَيُؤَمِّرُ بِأَرْبَعِ كَلِمَاتٍ ، وَيُقَالُ لَهُ : اكْتُبْ عَمَلَهُ وَرِزْقَهُ وَأَجَلَهُ وَشَقِيئَهُ أَوْ سَعِيدَهُ. ثُمَّ يُنْفَخُ فِيهِ الرُّوحُ. فَإِنَّ الرَّجُلَ مِنْكُمْ لَيَعْمَلُ حَتَّى مَا يَكُونُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْحَنَّةِ إِلَّا ذِرَاعٌ ، فَيَسْبِقُ عَلَيْهِ كِتَابُهُ ، فَيَعْمَلُ بِعَمَلِ أَهْلِ النَّارِ. وَيَعْمَلُ حَتَّى مَا يَكُونُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ النَّارِ إِلَّا ذِرَاعٌ ، فَيَسْبِقُ عَلَيْهِ الْكِتَابُ ، فَيَعْمَلُ بِعَمَلِ أَهْلِ الْحَنَّةِ».

أخرجه البخاري في : ۵۹ - كتاب بدء الخلق : ۶ - باب ذكر الملائكة.

۱۶۹۶ - حَدِيثُ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : «إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ وَكَّلَ بِالرَّحِمِ مَلَكًا ، يَقُولُ : يَا رَبِّ! نُطْفَةٌ. يَا

۴۶ - تقدیر کے مسائل

(۱) شکم مادر میں تخلیق انسانی کی کیفیت اور

اس کے رزق، عمر، اعمال، بد بختی اور نیک بختی کا لکھا جانا

۱۶۹۵ - حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہم سے اللہ کے صادق الصدوق رسول اللہ ﷺ نے بیان فرمایا کہ تمہاری پیدائش کی تیاری تمہاری ماں کے پیٹ میں چالیس دن تک (نطفہ کی صورت میں) کی جاتی ہے۔ اتنے ہی دنوں تک وہ پھر ایک بستہ خون کی صورت اختیار کئے رہتا ہے۔ اور پھر وہ اتنے ہی دنوں تک ایک مضعہ گوشت رہتا ہے۔ اس کے بعد اللہ تعالیٰ ایک فرشتہ بھیجتا ہے اور اسے چار باتوں (کے لکھنے) کا حکم دیتا ہے۔ اس سے کہا جاتا ہے کہ اس کے عمل، اس کا رزق، اس کی مدت زندگی، اور یہ کہ بد ہے یا نیک، لکھ لے۔ اب اس نطفہ میں روح ڈالی جاتی ہے۔ (یاد رکھ) ایک شخص (زندگی بھرنیک) عمل کرتا رہتا ہے۔ اور جب جنت اور اس کے درمیان صرف ایک ہاتھ کا فاصلہ رہ جاتا ہے تو اس کی تقدیر سامنے آ جاتی ہے اور دوزخ والوں کے عمل شروع کر دیتا ہے۔ اسی طرح ایک شخص (زندگی بھرے) کام کرتا رہتا ہے اور جب دوزخ اور اس کے درمیان صرف ایک ہاتھ کا فاصلہ رہ جاتا ہے تو اس کی تقدیر غالب آ جاتی ہے اور جنت والوں کے کام شروع کر دیتا ہے۔

۱۶۹۶ - حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ رحم مادر میں اللہ تعالیٰ نے ایک فرشتہ مقرر کیا ہے۔ وہ کتا ہے اے رب اب یہ نطفہ ہے، اے رب اب یہ ہلقہ ہو گیا ہے، اے رب اب یہ مضعہ ہو گیا ہے۔ پھر جب

خدا چاہتا ہے کہ اس کی تخلیق مکمل کرے تو (وہ فرشتہ) کہتا ہے کہ مذکر ہے یا مؤنث بد بخت ہے یا نیک بخت روزی کتنی مقرر ہے اور عمر کتنی۔ پس ماں کے پیٹ ہی میں یہ تمام باتیں فرشہ لکھ دیتا ہے۔

أخرجه البخاري في : ۶ - كتاب الحيض : ۱۷ - باب مخلقة وغير مخلقة .

۲۹۷- حضرت علیؓ نے بیان کیا کہ ہم موقع غرقہ میں ایک جنازے کے ساتھ تھے۔ اتنے میں رسول اللہ ﷺ تشریف لائے اور بیٹھ گئے۔ ہم بھی آپ کے ارد گرد بیٹھ گئے۔ آپ کے پاس ایک چھڑی تھی جس سے آپ زمین کریدنے لگے۔ پھر آپ نے فرمایا کہ تم میں سے کوئی ایسا نہیں یا کوئی جان ایسی نہیں جس کا ٹھکانا جنت اور دوزخ دونوں جگہ نہ لکھا گیا ہو اور یہ بھی کہ وہ نیک بخت ہوگی یا بد بخت۔ اس پر ایک صحابی نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ! پھر کیوں نہ ہم اپنی تقدیر پر بھروسہ کر لیں اور عمل چھوڑ دیں۔ کیونکہ جس کا نام نیک دفتر میں لکھا ہے وہ ضرور نیک کام کی طرف رجوع ہوگا۔ اور جس کا نام بد بختوں میں لکھا ہے وہ ضرور بدی کی طرف جائے گا۔ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا کہ بات یہ ہے کہ جن کا نام نیک بختوں میں ہے ان کو اچھے کام کرنے میں ہی آسانی معلوم ہوتی ہے اور بد بختوں کو برے کاموں میں آسانی نظر آتی ہے۔ پھر آپ نے اس آیت کی تلاوت فرمائی ”جس نے اللہ کی راہ میں دیا اور پرہیزگاری اختیار کی اور اچھے دین کو سچا مانا“ اس کو ہم آسانی کے گھر یعنی بہشت میں پہنچنے کی توفیق دیں گے۔“ (اللیل: ۵-۷)

رَبِّ! عَلَقَةٌ. يَا رَبِّ مُضْغَةٌ. فَإِذَا أَرَادَ أَنْ يَقْضِيَ خَلْقَهُ ، قَالَ : أَذْكَرٌ أَمْ أُنْثَى؟ شَقِيٌّ أَمْ سَعِيدٌ؟ فَمَا الرِّزْقُ وَالْأَجَلُ؟ فَيَكْتَبُ فِي بَطْنِ أُمِّهِ».

۱۶۹۷- حدیث علیؓ ، قَالَ : كُنَّا فِي جَنَازَةٍ ، فِي بَقِيعِ الْغَرْقَدِ. فَأَتَانَا النَّبِيُّ ﷺ فَقَعَدَ وَقَعَدْنَا حَوْلَهُ ، وَمَعَهُ مِخْصَرَةٌ ، فَجَعَلَ يَنْكُتُ بِمِخْصَرَتِهِ. ثُمَّ قَالَ : «مَا مِنْكُمْ مِنْ أَحَدٍ ، مَا مِنْ نَفْسٍ مَنْفُوسَةٍ إِلَّا كُتِبَ مَكَانُهَا مِنَ الْحَنَةِ وَالنَّارِ ، وَإِلَّا قَدْ كُتِبَ شَقِيَّةٌ أَوْ سَعِيدَةٌ» فَقَالَ رَجُلٌ : يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَفَلَا تَكْتُبُ عَلَيَّ كِتَابَنَا ، وَنَدْعُ الْعَمَلَ؟ فَمَنْ كَانَ مِنَّا مِنْ أَهْلِ السَّعَادَةِ فَسَيَصِيرُ إِلَى عَمَلِ أَهْلِ السَّعَادَةِ. وَأَمَّا مَنْ كَانَ مِنَّا مِنْ أَهْلِ الشَّقَاوَةِ فَسَيَصِيرُ إِلَى عَمَلِ أَهْلِ الشَّقَاوَةِ. قَالَ : «أَمَّا أَهْلُ السَّعَادَةِ فَيَسْرُونَ لِعَمَلِ السَّعَادَةِ ، وَأَمَّا أَهْلُ الشَّقَاوَةِ فَيَسْرُونَ لِعَمَلِ الشَّقَاوَةِ» ثُمَّ قَرَأَ - ﴿فَأَمَّا مَنْ أَعْطَى وَاتَّقَى﴾ - الْآيَةَ.

أخرجه البخاري في : ۲۳ - كتاب الجنائز : ۸۳ - باب موعظة المحدث عند القبر وقعود أصحابه حوله.

۲۹۸- حضرت عمران بن حصینؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک صاحب نے (یعنی خود انہوں نے) عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ!

۱۶۹۸- حدیث عمران بن حصینؓ ، قَالَ : قَالَ رَجُلٌ : يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَيْعَرَفُ

کیا جنت کے لوگ اہل جہنم میں سے پہچانے جا چکے ہیں؟ آنحضرت ﷺ نے فرمایا ”ہاں“ انہوں نے کہا کہ پھر عمل کرنے والے کیوں عمل کریں؟ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ ہر شخص وہی عمل کرتا ہے جس کے لئے وہ پیدا کیا گیا ہے یا جس کے لئے اسے سزا دی گئی ہے۔

أَهْلُ الْجَنَّةِ مِنْ أَهْلِ النَّارِ؟ قَالَ: «نَعَمْ»
قَالَ: فَلِمَ يَعْمَلُ الْعَامِلُونَ؟ قَالَ: «كُلُّ
يَعْمَلُ لِمَا خُلِقَ لَهُ، أَوْ لِمَا يُسَرُّ لَهُ».

أخرجه البخاري في : ۸۲- كتاب القدر : ۲- باب جف القلم على علم الله.

۱۶۹۹- حدیث سہل بن سعید الساعديؓ ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ : «إِنَّ الرَّجُلَ لَيَعْمَلُ عَمَلَ أَهْلِ الْجَنَّةِ ، فِيمَا يَتَّبِعُ لِلنَّاسِ ، وَهُوَ مِنْ أَهْلِ النَّارِ ، وَإِنَّ الرَّجُلَ لَيَعْمَلُ عَمَلَ أَهْلِ النَّارِ ، فِيمَا يَتَّبِعُ لِلنَّاسِ ، وَهُوَ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ».

۱۶۹۹- حضرت سہل بن سعد سلمی بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”یک آدمی زندگی بھر بظاہر اہل جنت کے سے کام کرتا ہے حالانکہ وہ اہل دوزخ میں سے ہوتا ہے اور ایک آدمی بظاہر اہل دوزخ کے کام کرتا ہے حالانکہ وہ اہل جنت میں ہوتا ہے۔“

أخرجه البخاري في : ۵۶- كتاب الجهاد : ۷۷- باب لا يقول فلان شهيد.

(۲) حضرت آدمؑ اور حضرت موسیٰؑ کا مباحثہ

۱۷۰۰- حضرت ابو ہریرہؓ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا ”آدم اور موسیٰ علیہما السلام نے مباحثہ کیا۔ موسیٰ علیہ السلام نے حضرت آدم علیہ السلام سے کہا۔ آدم! آپ ہمارے باپ ہیں مگر آپ ہی نے ہمیں محروم کیا اور جنت سے نکالا، آدم علیہ السلام نے موسیٰ علیہ السلام سے کہا۔ موسیٰ! آپ کو اللہ تعالیٰ نے ہم کلائی کے لئے برگزیدہ کیا اور اپنے ہاتھ سے آپ کے لئے تورات کو لکھا۔ کیا آپ مجھے ایسے کام پر ملامت کرتے ہیں جو اللہ تعالیٰ نے مجھے پیدا کرنے سے چالیس سال پہلے میری تقدیر میں لکھ دیا تھا۔ آخر آدم علیہ السلام بحث میں موسیٰ علیہ السلام پر غالب آئے۔ تین مرتبہ آنحضرت ﷺ نے یہ جملہ فرمایا۔

(۲) باب حجاج آدم وموسى عليهما السلام

۱۷۰۰- حدیث ابي هريرةؓ ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ ، قَالَ : «اِحْتَجَّ آدَمُ وَمُوسَى . فَقَالَ لَهُ مُوسَى : يَا آدَمُ! أَنْتَ أَبُونَا ، حَبِيبُنَا ، وَأَخْرَجْتَنَا مِنَ الْجَنَّةِ . قَالَ لَهُ آدَمُ : يَا مُوسَى ! اصْطَفَاكَ اللَّهُ بِكَلَامِهِ ، وَخَطَّ لَكَ بِيَدِهِ ، أَتَلُوْمُنِي عَلَى أَمْرٍ قَدَّرَ اللَّهُ عَلَيَّ قَبْلَ أَنْ يَخْلُقَنِي بِأَرْبَعِينَ سَنَةً؟ فَحَجَّ آدَمُ مُوسَى ثَلَاثًا .

أخرجه البخاري في : ۸۲- كتاب القدر : ۱۱- باب تحاج آدم وموسى عند الله.

(۵) ابن آدم کی تقدیر میں زنا وغیرہ کا کچھ نہ کچھ حصہ لکھ دیا گیا ہے

(۵) باب قُدِّرَ عَلَى ابْنِ آدَمَ حَظُهُ مِنَ الزَّانَا وَغَيْرِهِ

۱۷۰۱- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے انسانوں کے معاملہ میں زنا میں سے اس کا حصہ لکھ دیا ہے جس سے وہ لامحالہ دو چار ہو گا۔ پس آنکھ کا زنا دیکھنا ہے، زبان کا زنا بولنا ہے، دل کا زنا یہ ہے کہ وہ خواہش اور آرزو کرتا ہے۔ پھر شرم گلاہ اس خواہش کو سچا کرتی ہے یا جھٹلا دیتی ہے۔

۱۷۰۱- حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ، عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم: «إِنَّ اللَّهَ كَتَبَ عَلَى ابْنِ آدَمَ حَظَّهُ مِنَ الزَّانَا. أَدْرَكَ ذَلِكَ، لَا مَحَالَةَ. فَرْنَا الْعَيْنَ النَّظْرُ، وَزَنَا اللِّسَانَ الْمُنْطِقُ وَالنَّفْسُ تَمْنَى وَتَشْتَهِي. وَالْفَرْجُ يُصَدِّقُ ذَلِكَ وَيُكَذِّبُهُ».

أَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ فِي : ۷۹- كِتَابِ اسْتِثْنَانِ : ۱۲- بَابِ زَنَا الْجَوَارِحِ دُونَ الْفَرْجِ.

(۶) ”ہر پیدا ہونے والا فطرت پر پیدا ہوتا ہے“ اس کا مفہوم اور کافروں اور مسلمانوں کی جو اولاد بچپن میں فوت ہو جاتی ہے ان کا بیان

(۶) باب معنی کل مولود یولد علی الفطرة ، وحکم موت اطفال الکفار واطفال المسلمین

۱۷۰۲- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہر بچہ فطرت پر پیدا ہوتا ہے لیکن اس کے ماں باپ اسے یہودی یا نصرانی یا مجوسی بنا دیتے ہیں۔ بالکل اسی طرح جیسے ایک جانور ایک صحیح سالم جانور بنتا ہے۔ کیا تم اس کا کوئی عضو (پیدائشی طور پر) کٹا ہوا دیکھتے ہو؟ پھر حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ یہ اللہ تعالیٰ کی فطرت ہے جس پر لوگوں کو اس نے پیدا کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی خلقت میں کوئی تبدیلی ممکن نہیں۔ یہی دینِ قیوم ہے۔

۱۷۰۲- حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ، قَالَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم : «مَا مِنْ مَوْلُودٍ إِلَّا يُولَدُ عَلَى الْفِطْرَةِ. فَأَبَوَاهُ يُهَوِّدَانِهِ أَوْ يُنَصِّرَانِهِ أَوْ يُمَجِّسَانِهِ، كَمَا تَتَّحُ الْبَهِيمَةُ بِبَهِيمَةِ جَمْعَاءَ. هَلْ تُحِسُّونَ فِيهَا مِنْ جَدْعَاءَ؟».

ثُمَّ يَقُولُ أَبُو هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ «فِطْرَةَ اللَّهِ الَّتِي فَطَرَ النَّاسَ عَلَيْهَا لَا تَبْدِيلَ لِخَلْقِ اللَّهِ ذَلِكَ الدِّينُ الْقَيِّمُ»

۱۷۰۱- مطلب یہ ہے کہ نفس میں زنا کی خواہش پیدا ہوتی ہے۔ اب اگر شرم گلاہ سے زنا کیا تو زنا کا گناہ لکھا گیا اور اگر خدا کے ڈر سے زنا سے باز رہا تو خواہش غلط اور جھوٹ ہو گئی۔ اس صورت میں معافی ہو جائے گی۔ (راز)

أخرجه البخاري في : ۲۳- كتاب الجنائز : ۸۰- باب إذا أسلم الصبي فمات هل يصلى عليه.

۱۷۰۳- حديث أبي هريرة رضي الله عنه ، سُئِلَ النَّبِيُّ ﷺ عَنْ ذُرَّارِيِّ الْمُشْرِكِينَ ، فَقَالَ : اللَّهُ أَعْلَمُ بِمَا كَانُوا عَامِلِينَ.

۱۷۰۳- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ سے مشرکوں کے نابالغ بچوں کے بارے میں پوچھا گیا۔ آپ نے فرمایا کہ اللہ خوب جانتا ہے جو بھی وہ عمل کرنے والے ہوتے ہیں۔

أخرجه البخاري في : ۲۳- كتاب الجنائز : ۹۳- باب ما قيل في أولاد المشركين.

۱۷۰۴- حديث ابن عباس رضي الله عنهما ، سُئِلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ أَوْلَادِ الْمُشْرِكِينَ. فَقَالَ : «لِلَّهِ إِذْ خَلَقَهُمْ ، أَعْلَمُ بِمَا كَانُوا عَامِلِينَ.

۱۷۰۴- حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ سے مشرکوں کے نابالغ بچوں کے بارے میں پوچھا گیا۔ آپ نے فرمایا کہ ”اللہ تعالیٰ نے جب انہیں پیدا کیا تھا اسی وقت وہ خوب جانتا تھا کہ یہ کیا عمل کریں گے۔“

أخرجه البخاري في : ۲۳- كتاب الجنائز : ۹۳- باب ما قيل في أولاد المشركين.

۴۷۔ کتاب العلم

(۱) باب النهي عن اتباع متشابه القرآن

والتحذير من متبعيه والنهي

عن الاختلاف في القرآن

۱۷۰۵- حديث عائشة رضي الله عنها،
قالت: تلا رسول الله ﷺ هذه الآية -
﴿هُوَ الَّذِي أَنْزَلَ عَلَيْكَ الْكِتَابَ مِنْهُ آيَاتٌ
مُحْكَمَاتٌ هُنَّ أُمُّ الْكِتَابِ وَأُخَرُ مُتَشَابِهَاتٌ
فَأَمَّا الَّذِينَ فِي قُلُوبِهِمْ زَيْغٌ فَيَتَّبِعُونَ مَا
تَشَابَهَ مِنْهُ ابْتِغَاءَ الْفِتْنَةِ وَابْتِغَاءَ تَأْوِيلِهِ
.....﴾ إِلَى قَوْلِهِ ﴿أَوَلَوْ الْأَلْبَابِ﴾.

قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «فَإِذَا
رَأَيْتَ الَّذِينَ يَتَّبِعُونَ مَا تَشَابَهَ مِنْهُ فَأُولَئِكَ
الَّذِينَ سَمَى اللَّهُ. فَاحْذَرُوهُمْ».

أخرجه البخاري في: ۶۵- كتاب التفسير: ۳- سورة آل عمران: ۱- باب منه آيات محكمات.
۱۷۰۶- حديث جندب بن عبد الله رضي الله عنه. قَالَ النَّبِيُّ
ﷺ: «أَقْرَأُوا الْقُرْآنَ مَا إِنْتَلَفْتُمْ عَلَيْهِ
قُلُوبُكُمْ فَإِذَا اخْتَلَفْتُمْ، فَقَوْمُوا عَنْهُ».

أخرجه البخاري في: - كتاب فضائل القرآن: ۳۷- باب اقرءوا القرآن ما اختلفت عليه قلوبكم.

(۲) باب في الألد الخصم

۱۷۰۷- حديث عائشة رضي الله عنها،

۴۷۔ کتاب العلم

(۱) قرآن حکیم کی متشابہ آیات کے پیچھے نہ پڑنا

چاہئے اور جو ایسا کریں ان سے دور رہنا چاہئے

نیز قرآن میں اختلاف کی ممانعت

۱۷۰۵- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے اس آیت کی تلاوت کی ”وہ اللہ جس نے تجھ پر کتاب اتاری جس میں واضح مضبوط آیتیں ہیں جو اصل کتاب ہیں اور بعض متشابہ آیتیں ہیں، پس جن کے دلوں میں کجی ہے وہ تو اس کی متشابہ آیتوں کے پیچھے لگ جاتے ہیں فتنے کی طلب اور ان کی مراد کی جستجو کے لئے، ان کی حقیقی مراد کو سوائے اللہ تعالیٰ کے کوئی نہیں جانتا، بختہ اور مضبوط علم والے یہی کہتے ہیں کہ ہم تو ان پر ایمان لائے یہ سب ہمارے رب کی طرف سے ہیں، اور فصیحت تو صرف عقل مند حاصل کرتے ہیں۔“

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا، جب تم ایسے لوگوں کو دیکھو جو متشابہ آیتوں کے پیچھے پڑے ہوئے ہوں تو یاد رکھو کہ یہ وہی لوگ ہیں جن کا اللہ تعالیٰ نے (آیت بلا میں) ذکر فرمایا ہے اسلئے ان سے بچتے رہو۔

سورة آل عمران: ۱- باب منه آيات محكمات.

۱۷۰۶- حضرت جندب بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا ”اس قرآن کو اس وقت تک ہی پڑھو جب تک تمہارے دل ملے جلتے یا لگے رہیں۔ جب اختلاف اور جھگڑا کرنے لگو تو اٹھ کھڑے ہو۔“

(۲) جھگڑالو کا بیان

۱۷۰۷- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ نبی کریم

ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ کے یہاں سب سے زیادہ ناپسند وہ آدمی ہے جو سخت جھگڑا ہو۔

عَنِ النَّبِيِّ ﷺ ، قَالَ : «إِنَّ أَبْغَضَ الرَّجَالِ إِلَى اللَّهِ ، الْأَلْدُ الْحَصِيمُ».

أخرجه البخاري في : ٤٦ - كتاب المظالم : ١٥ - باب قول الله تعالى ﴿وَهُوَ الْأَخْصَامُ﴾

(۳) یہود و نصاریٰ کی روش اختیار کرنے کا بیان

(۳) باب اتباع سنن اليهود والنصارى

۱۷۰۸- حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا تم اپنے سے پہلے امتوں کی ایک ہاشت اور ایک ایک گز میں اتباع کرو گے۔ یہاں تک کہ اگر وہ کسی گوہ کے سوراخ میں داخل ہوئے ہوں گے تو تم اس میں بھی ان کی اتباع کرو گے۔ ہم نے پوچھا یا رسول اللہ! کیا یہود و نصاریٰ مراد ہیں؟ فرمایا پھر اور کون؟

١٧٠٨ - حَدِيثُ أَبِي سَعِيدٍ الْخَدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ . عَنِ النَّبِيِّ ﷺ ، قَالَ : «لَتَتَّبِعَنَّ سُنَنَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ ، شِبْرًا بِشِبْرٍ ، وَذِرَاعًا بِذِرَاعٍ . حَتَّىٰ لَوْ دَخَلُوا جُحْرًا ضَبَّ تَبِعْتُمُوهُمْ» قُلْنَا: يَا رَسُولَ اللَّهِ! الْيَهُودَ وَالنَّصَارَى؟ قَالَ : «فَمَنْ؟».

أخرجه البخاري في : ٩٦ - كتاب الاعتصام : ١٤ - باب قول النبي ﷺ لتتبعن سنن من كان قبلكم.

(۵) آخر زمانہ میں علم اٹھا لیا جائے گا اور

(۵) باب رفع العلم وقبضه

جمال اور فتنے عام ہو جائیں گے

وظهور الجهل الفتن في آخر الزمان

۱۷۰۹- حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”علامات قیامت میں سے یہ ہے کہ (دینی) علم اٹھ جائے گا اور جمل ہی جمل ظاہر ہو جائے گا۔ اور (علائیہ) شراب پی جائے گی اور زنا پھیل جائے گا۔“

١٧٠٩ - حَدِيثُ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : «إِنَّ مِنْ أَشْرَاطِ السَّاعَةِ أَنْ يُرْفَعَ الْعِلْمُ ، وَيَثْبُتَ الْجَهْلُ ، وَيُشْرَبَ الْخَمْرُ ، وَيَظْهَرَ الزُّنَا».

أخرجه البخاري في : ٣ - كتاب العلم : ٢١ - باب رفع العلم وظهور الجهل.

۱۷۱۰- حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا قیامت کے دن سے پہلے ایسے دن ہوں گے جن میں

١٧١٠ - حَدِيثُ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ . قَالَ النَّبِيُّ ﷺ : «إِنَّ بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ أَيَّامًا ،

۱۷۰۸- گوہ کے بل میں گھسنے کا مطلب یہ ہے کہ انہی کی سی چال ڈھال اختیار کرو گے۔ ہمارے زمانہ میں عینہ یہی حال ہے۔ مسلمانوں کے اندر قوت اجتہادی (اور تخلیقی سوچ) ختم ہو کر رہ گئی ہے۔ بس جو کلام انگریزوں کو کرتے دیکھا وہی کلام خود بھی کرنے لگتے ہیں۔ کچھ سوچتے ہی نہیں کہ آیا یہ کلام ہمارے ملک اور ہماری آب و ہوا کے لحاظ سے مناسب اور قرین عقل بھی ہے یا نہیں۔ (راز)

جہالت اتر پڑے گی اور علم اٹھایا جائے گا اور ہرج بھج جائے گا اور ہرج قتل ہے۔

يُرْفَعُ فِيهَا الْعِلْمُ ، وَيَنْزِلُ فِيهَا الْجَهْلُ ، وَيَكْثُرُ فِيهَا الْهَرْجُ ، وَالْهَرْجُ الْقَتْلُ».

أخرجه البخاري في : ۹۲ - كتاب الفتن : ۵ - باب ظهور الفتن.

۱۷۱۱- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا زمانہ قریب ہوتا جائے گا اور عمل کم ہوتا جائے گا۔ اور لالچ دلوں میں ڈال دیا جائے گا اور فتنے ظاہر ہونے لگیں گے اور ہرج کی کثرت ہو جائے گی۔ لوگوں نے سوال کیا یا رسول اللہ! یہ ہرج کیا چیز ہے؟ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قتل قتل۔

۱۷۱۱- حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ ، قَالَ : «يَنْقَارِبُ الزَّمَانُ ، وَيَنْقُصُ الْعَمَلُ ، وَيُلْقَى الشُّحُّ ، وَتَظْهَرُ الْفِتْنُ ، وَيَكْثُرُ الْهَرْجُ» قَالُوا : يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَيْمٌ هُوَ؟ قَالَ : «الْقَتْلُ ، الْقَتْلُ».

أخرجه البخاري في : ۹۲ - كتاب الفتن : ۵ - باب ظهور الفتن.

۱۷۱۲- حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ فرماتے تھے کہ ”اللہ علم کو اس طرح نہیں اٹھالے گا کہ اس کو بندوں سے چھین لے۔ لیکن وہ (پختہ کار) علماء کو موت دے کر علم کو اٹھائے گا۔ حتیٰ کہ جب کوئی عالم باقی نہیں رہے گا تو لوگ جاہلوں کو سردار بنالیں گے، ان سے سوالات کئے جائیں گے اور وہ بغیر علم کے جواب دیں گے۔ اس لئے خود بھی گمراہ ہوں گے اور لوگوں کو بھی گمراہ کریں گے۔“

۱۷۱۲- حَدِيثُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ الْعَاصِ. قَالَ : سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَقُولُ : «إِنَّ اللَّهَ لَا يَقْبِضُ الْعِلْمَ انْتِزَاعًا ، يَنْتَزِعُهُ مِنَ الْعِبَادِ . وَلَكِنْ يَقْبِضُ الْعِلْمَ بِقَبْضِ الْعُلَمَاءِ . حَتَّى إِذَا لَمْ يُبْقِ عَالِمًا ، اتَّخَذَ النَّاسُ رُءُوسًا جُهَالًا ، فَسُئِلُوا ، فَأَفْتَوْا بِغَيْرِ عِلْمٍ ، فَضَلُّوا وَأَضَلُّوا».

أخرجه البخاري في : ۳ - كتاب العلم : ۳۴ - باب كيف يقبض العلم.

۱۷۱۳- یعنی لوگ عیش و عشرت اور غفلت میں پڑ جائیں گے۔ ان کو ایک سل ایسے لگے گا جیسے ایک ماہ، ایک ماہ ایسے جیسے ایک ہفتہ، ایک ہفتہ ایک دن کی طرح لگے گا۔ (راز)

۴۸- ذکر الہی، دعا، توبہ اور استغفار کے مسائل

(۱) اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے کی فضیلت

۱۷۱۳- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں اپنے بندے کے گنہگار کے ساتھ ہوں۔ اور جب بھی وہ مجھے یاد کرتا ہے تو میں اس کے ساتھ ہوں۔ پس جب وہ مجھے اپنے دل میں یاد کرتا ہے تو میں بھی اسے اپنے دل میں یاد کرتا ہوں۔ اور جب وہ مجھے مجلس میں یاد کرتا ہے تو میں اس سے بہتر (فرشتوں کی) مجلس میں اسے یاد کرتا ہوں اور اگر وہ مجھ سے ایک ہاشت قریب آتا ہے تو میں اس سے ایک ہاتھ قریب ہو جاتا ہوں۔ اور اگر وہ مجھ سے ایک ہاتھ قریب آتا ہے تو میں اس سے دو ہاتھ قریب ہو جاتا ہوں اور اگر وہ میری طرف چل کر آتا ہے تو میں اس کے پاس دوڑ کر آ جاتا ہوں۔

أخرجه البخاري في : ۹۷- كتاب التوحيد : ۱۵- باب قول الله تعالى ﴿وَيُجْزِكُمُ اللَّهُ نَفْسَهُ﴾

(۲) اللہ تعالیٰ کے پاکیزہ نام اور ان کو یاد کرنے

والے کی فضیلت

۱۷۱۴- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اللہ تعالیٰ کے ننانوے نام ہیں، ایک کم سو۔ جو شخص بھی انہیں یاد کرے گا جنت میں جائے گا۔ اور ایک دوسری روایت میں اضافہ ہے کہ اللہ طاق ہے اور طاق کو پسند کرتا ہے۔

۴۸- کتاب الذکر والدعاء والتوبة والاستغفار

(۱) باب الحث علی ذکر اللہ تعالیٰ

۱۷۱۳- حدیث ابي هريرة رضی اللہ عنہ ، قال : قال النبي صلی اللہ علیہ وسلم : «يقولُ اللهُ تَعَالَى : أَنَا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِي بِي ، وَأَنَا مَعَهُ إِذَا ذَكَرَنِي . فَإِنْ ذَكَرَنِي فِي نَفْسِهِ ، ذَكَرْتُهُ فِي نَفْسِي . وَإِنْ ذَكَرَنِي فِي مَلٍ ، ذَكَرْتُهُ فِي مَلٍ خَيْرٍ مِنْهُمْ . وَإِنْ تَقَرَّبَ إِلَيَّ بِشَيْءٍ ، تَقَرَّبْتُ إِلَيْهِ ذِرَاعًا . وَإِنْ تَقَرَّبَ إِلَيَّ ذِرَاعًا ، تَقَرَّبْتُ إِلَيْهِ بَاعًا . وَإِنْ أَتَانِي يَمْسِي ، أَتَيْتُهُ هَرَوَلَةً .»

(۲) باب في أسماء الله تعالى وفضل من

أحصاها

۱۷۱۴- حدیث ابي هريرة رضی اللہ عنہ ، أن رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم ، قال : «إن الله تسعة وتسعين اسما ، مائة إلا واحدا . من أحصاها دخل الجنة» وزاد في رواية أخرى «وهو وترٌ يحب الوتر» .

أخرجه البخاري في : ۵۴- كتاب الشروط : ۸۱- باب ما يجوز من الاشرط . وفي :

۸۰- كتاب الدعوات : ۶۸- باب الله مائة اسم غير واحد .

خباہ بن ارت رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا انہوں نے سات داغ (کسی بیماری کے علاج کے لئے) لگوائے تھے۔ انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اگر ہمیں موت کی دعا کرنے سے منع نہ کیا ہوتا تو میں ضرور اس کی دعا کرتا۔

قَالَ: أَتَيْتُ خَبَابًا ، وَقَدِ اكْتَوَى سَبْعًا فِي بَطْنِهِ . فَسَمِعْتُهُ يَقُولُ : لَوْ لَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَانَا أَنْ نَدْعُو بِالْمَوْتِ ، لَدَعَوْتُ بِهِ .

أخرجه البخاري في : ۸۰ - كتاب الدعوات : ۳۰ - باب الدعاء بالموت والحياة .

(۵) - جو اللہ تعالیٰ کی ملاقات کا خواہش مند ہو اللہ اس سے ملنے کی خواہش کرتے ہیں اور جو اللہ سے ملنا ناپسند کرے اللہ بھی اس سے ملنا ناپسند کرتے ہیں

(۵) باب من أحب لقاء الله أحب لقاءه ، ومن كره لقاء الله كره لقاءه

۱۷۱۹ - حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”جو شخص اللہ سے ملنے کو پسند رکھتا ہے“ اللہ بھی اس سے ملنے کو پسند رکھتا ہے اور جو اللہ سے ملنے کو ناپسند کرتا ہے اللہ بھی اس سے ملنے کو پسند نہیں کرتا۔“

۱۷۱۹ - حَدِيثُ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : «مَنْ أَحَبَّ لِقَاءَ اللَّهِ ، أَحَبَّ اللَّهُ لِقَاءَهُ . وَمَنْ كَرِهَ لِقَاءَ اللَّهِ ، كَرِهَ اللَّهُ لِقَاءَهُ» .

أخرجه البخاري في : ۸۱ - كتاب الرقاق : ۴۱ - باب من أحب لقاء الله أحب لقاءه .

۱۷۲۰ - حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو شخص اللہ سے ملنے کو پسند کرتا ہے اللہ بھی اس سے ملنے کو پسند کرتا ہے اور جو شخص اللہ سے ملنے کو ناپسند کرتا ہے اللہ بھی اس سے ملنے کو ناپسند کرتا ہے۔

۱۷۲۰ - حَدِيثُ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : «مَنْ أَحَبَّ لِقَاءَ اللَّهِ ، أَحَبَّ اللَّهُ لِقَاءَهُ . وَمَنْ كَرِهَ لِقَاءَ اللَّهِ ، كَرِهَ اللَّهُ لِقَاءَهُ» .

أخرجه البخاري في : ۸۱ - كتاب الرقاق : ۴۱ - باب من أحب لقاء الله أحب لقاءه .

۱۷۱۹ - امام نووی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں اس حدیث میں جس کرامت کا ذکر ہے وہ موت کے قریب نزع کے عالم میں رونما ہوتی ہے جب کہ توبہ وغیرہ قبول نہیں ہوتی۔ کیونکہ اس وقت انسان کو اس کے آخرت کے ٹھکانے کی خبر دی جاتی ہے اور وہ سب کچھ دکھایا جاتا ہے جو اس کے لیے تیار کیا گیا ہے تو خوش بخت اللہ تعالیٰ کی ملاقات کو پسند کرتے ہوئے موت کو پسند کرتے ہیں تاکہ انعامات تک رسائی ہو اور اللہ تعالیٰ بھی ان سے ملاقات کو پسند فرماتے ہیں۔ انہیں بخشش اور انعامات سے نوازتے ہیں۔ جب کہ بد بخت اللہ تعالیٰ کی ملاقات کو ناپسند کرتے ہیں کیونکہ برے اعمال کی وجہ سے وہ برائی کی طرف لوٹ رہے ہوتے ہیں تو اللہ تعالیٰ بھی ان کی ملاقات کو ناپسند فرماتے ہیں یعنی انہیں اپنی رحمت اور کرم سے دور کر دیتے ہیں۔ (مرتب)

(۶) دعا اللہ تعالیٰ کی یاد اور قرب کی فضیلت

(۶) باب فضل الذکر والدعاء

والقرب إلى الله تعالى

۱۷۲۱- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں اپنے بندے کے گمان کے ساتھ ہوں۔ اور جب بھی وہ مجھے یاد کرتا ہے تو میں اس کے ساتھ ہوں۔ پس جب وہ مجھے اپنے دل میں یاد کرتا ہے تو میں بھی اسے اپنے دل میں یاد کرتا ہوں۔ اور جب وہ مجھے مجلس میں یاد کرتا ہے تو میں اس سے بہتر (فرشتوں کی) مجلس میں اسے یاد کرتا ہوں اور اگر وہ مجھ سے ایک ہاشت قریب آتا ہے تو میں اس سے ایک ہاتھ قریب ہو جاتا ہوں۔ اور اگر وہ مجھ سے ایک ہاتھ قریب آتا ہے تو میں اس سے دو ہاتھ قریب ہو جاتا ہوں اور اگر وہ میری طرف چل کر آتا ہے تو میں اس کے پاس دوڑ کر آ جاتا ہوں۔

۱۷۲۱- حدیث ابي هريرة رضی اللہ عنہ ، قَالَ : قَالَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم : « يَقُولُ اللَّهُ تَعَالَى : أَنَا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِي بِي ، وَأَنَا مَعَهُ إِذَا ذَكَرَنِي . فَإِنْ ذَكَرَنِي فِي نَفْسِهِ ، ذَكَرْتُهُ فِي نَفْسِي . وَإِنْ ذَكَرَنِي فِي مَلَأٍ ، ذَكَرْتُهُ فِي مَلَأٍ خَيْرٍ مِنْهُمْ . وَإِنْ تَقَرَّبَ إِلَيَّ بِشِيرٍ ، تَقَرَّبْتُ إِلَيْهِ ذِرَاعًا . وَإِنْ تَقَرَّبَ إِلَيَّ ذِرَاعًا ، تَقَرَّبْتُ إِلَيْهِ بَاعًا . وَإِنْ أَتَانِي يَمْشِي ، أَتَيْتُهُ هَرْوَلَةً .

أخرجه البخاري في : ۹۷- كتاب التوحيد : ۱۵- باب قول الله تعالى ﴿وَيُحَذِرُكُمْ اللَّهُ نَفْسَهُ﴾

(۸) ذکر الہی کی مجالس کی فضیلت

(۸) باب فضل مجالس الذکر

۱۷۲۲- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ کے کچھ فرشتے ایسے ہیں جو راستوں میں پھرتے رہتے ہیں اور اللہ کی یاد کرنے والوں کو تلاش کرتے رہتے ہیں۔ پھر جہاں وہ کچھ ایسے لوگوں کو پالیتے ہیں جو اللہ کا ذکر کرتے ہوتے ہیں تو ایک دوسرے کو آواز دیتے ہیں کہ آؤ ہمارا مطلب حاصل ہو گیا۔ پھر وہ پہلے آسمان تک اپنے پروں سے ان پر امنڈتے رہتے ہیں۔ پھر ختم پر اپنے رب کی طرف چلے جاتے ہیں۔ پھر ان کا رب ان سے پوچھتا ہے --- حالانکہ وہ اپنے بندوں کے متعلق خوب جانتا ہے --- کہ میرے بندے کیا کہتے تھے؟ وہ جواب دیتے ہیں کہ وہ تیری تسبیح پڑھتے تھے، تیری کبریائی بیان کرتے تھے، تیری حمد کرتے تھے اور تیری بڑائی کرتے تھے۔ پھر اللہ تعالیٰ پوچھتا ہے کیا انہوں نے مجھے دیکھا ہے؟ کیا کہہا وہ جواب دیتے ہیں۔ نہیں۔

۱۷۲۲- حدیث ابي هريرة رضی اللہ عنہ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم : « إِنَّ اللَّهَ مَلَائِكَةٌ يَطُوفُونَ فِي الطَّرِيقِ ، يَلْتَمِسُونَ أَهْلَ الذِّكْرِ . فَإِنْ وَجَدُوا قَوْمًا يَذْكُرُونَ اللَّهَ ، نَادَوْا : هَلُمُّوا إِلَيَّ حَاجَتِكُمْ . قَالَ : فَيُحْفَرُ لَهُمْ بِأَجْنِحَتِهِمْ إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا . قَالَ : فَيَسْأَلُهُمْ رَبُّهُمْ ، وَهُوَ أَعْلَمُ مِنْهُمْ . مَا يَقُولُ عِبَادِي؟ قَالُوا : يَقُولُونَ ، يُسَبِّحُونَكَ ، وَيُكَبِّرُونَكَ ، وَيُحْمَدُونَكَ ، وَيُمَجِّدُونَكَ . قَالَ : فَيَقُولُ هَلْ رَأَوْنِي؟

واللہ انہوں نے تجھے نہیں دیکھا۔ اس پر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے، پھر ان کا اس وقت کیا حال ہوتا جب وہ مجھے دیکھے ہوئے ہوتے؟ وہ جواب دیتے ہیں کہ اگر وہ تیرا دیدار کر لیتے تو تیری عبارت اور بھی بہت زیادہ کرتے۔ تیری بڑائی سب سے زیادہ بیان کرتے۔ تیری تسبیح سب سے زیادہ کرتے۔ پھر اللہ تعالیٰ دریافت کرتا ہے، پھر وہ مجھ سے کیا مانگتے ہیں؟ فرشتے کہتے ہیں کہ وہ جنت مانگتے ہیں۔ بیان کیا کہ اللہ تعالیٰ دریافت کرتا ہے۔ کیا انہوں نے جنت دیکھی ہے؟ فرشتے جواب دیتے ہیں، نہیں، واللہ، اے رب انہوں نے تیری جنت نہیں دیکھی۔ بیان کیا کہ اللہ تعالیٰ دریافت کرتا ہے ان کا اس وقت کیا عالم ہوتا۔ اگر انہوں نے جنت کو دیکھا ہوتا؟ فرشتے جواب دیتے ہیں کہ اگر انہوں نے جنت کو دیکھا ہوتا تو وہ اس کے اور بھی زیادہ خواہش مند ہوتے، سب سے بڑھ کر اس کے طلب گار ہوتے اور سب سے زیادہ اس کے آرزو مند ہوتے۔ پھر اللہ تعالیٰ پوچھتا ہے کہ وہ کس چیز سے پناہ مانگتے ہیں؟ فرشتے جواب دیتے ہیں، دوزخ ہے۔ اللہ تعالیٰ پوچھتا ہے کیا انہوں نے جہنم کو دیکھا ہے؟ وہ جواب دیتے ہیں نہیں، واللہ، انہوں نے جہنم کو دیکھا نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے، پھر اگر انہوں نے اسے دیکھا ہوتا تو ان کا کیا حال ہوتا؟ وہ جواب دیتے ہیں کہ اگر انہوں نے اسے دیکھا ہوتا تو اس سے بچنے میں وہ سب سے آگے ہوتے اور سب سے زیادہ اس سے خوف کھاتے۔ اس پر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں تمہیں گواہ بناتا ہوں کہ میں نے ان کی مغفرت کی۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ اس پر ان میں سے ایک فرشتے نے کہا کہ ان میں فلاں بھی تھا جو ان ذاکرین میں سے نہیں تھا، بلکہ وہ کسی ضرورت سے آگیا تھا۔ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے کہ یہ (ذاکرین) وہ لوگ ہیں جن کی مجلس میں بیٹھنے والا بھی نامراد نہیں رہتا۔

قَالَ : فَيَقُولُونَ ، لَا وَاللَّهِ ! مَا رَأَوْكَ . قَالَ : فَيَقُولُ وَكَيْفَ لَوْ رَأَوْنِي؟ قَالَ : يَقُولُونَ ، لَوْ رَأَوْكَ كَانُوا أَشَدَّ لَكَ عِبَادَةً ، وَأَشَدَّ لَكَ تَمَجِيدًا ، وَأَكْثَرَ لَكَ تَسْبِيحًا . قَالَ : يَقُولُ فَمَا يَسْأَلُونِي؟ قَالَ : يَسْأَلُونَكَ الْجَنَّةَ . قَالَ : يَقُولُ وَهَلْ رَأَوْهَا؟ قَالَ : يَقُولُونَ ، لَا وَاللَّهِ ! يَا رَبِّ ! مَا رَأَوْهَا . قَالَ : يَقُولُ فَكَيْفَ لَوْ أَنَّهُمْ رَأَوْهَا؟ قَالَ : يَقُولُونَ لَوْ أَنَّهُمْ رَأَوْهَا؟ كَانُوا أَشَدَّ عَلَيْهَا حِرْصًا ، وَأَشَدَّ لَهَا طَلَبًا ، وَأَعْظَمَ فِيهَا رَغْبَةً . قَالَ : فَمِمَّ يَتَعَوَّذُونَ؟ قَالَ : يَقُولُونَ مِنَ النَّارِ . قَالَ : يَقُولُ وَهَلْ رَأَوْهَا . قَالَ : يَقُولُونَ ، لَا وَاللَّهِ ! مَا رَأَوْهَا . قَالَ : يَقُولُ فَكَيْفَ لَوْ رَأَوْهَا؟ قَالَ : يَقُولُونَ ، لَوْ رَأَوْهَا كَانُوا أَشَدَّ مِنْهَا فِرَارًا ، وَأَشَدَّ لَهَا مَحَافَةً . قَالَ : فَيَقُولُ فَأَشْهَدُكُمْ إِنِّي قَدْ غَفَرْتُ لَهُمْ . قَالَ : يَقُولُ مَلِكٌ مِنَ الْمَلَائِكَةِ : فِيهِمْ فُلَانٌ ، لَيْسَ مِنْهُمْ . إِنَّمَا جَاءَ لِحَاجَةٍ . قَالَ : هُمُ الْجُلَسَاءُ ، لَا يَشْفِي بِهِمْ حَلِيسُهُمْ .

أخرجه البخاري في : ۸۰ - كتاب الدعوات : ۶۶ - باب فضل ذكر الله عز وجل.

(۹) باب فضل الدعاء باللہم آتنا فی الدنیا

حسنة وفي الآخرة حسنة وقنا عذاب النار

۱۷۲۳- حدیث انس رضی اللہ عنہ، قَالَ : كَانَ أَكْثَرَ دُعَاءِ النَّبِيِّ ﷺ : «اللَّهُمَّ! رَبَّنَا! آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً ، وَفِي الآخِرَةِ حَسَنَةً ، وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ».

(۹) دنیا اور آخرت کی بھلائی اور آگ کے

عذاب سے بچنے کی دعا کرنے کی فضیلت

۱۷۲۳- حضرت انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ کی اکثریہ دعا ہوا کرتی تھی۔ ”اے اللہ! ہمیں دنیا میں بھلائی عطا کر اور آخرت میں بھلائی عطا کر، اور ہمیں دوزخ کے عذاب سے بچا۔“

أخرجه البخاري في : ۸۰- كتاب الدعوات : ۵۵- باب قول النبي ﷺ ربنا آتنا في الدنيا حسنة.

(۱۰) باب فضل التهليل والتسبيح والدعاء

۱۷۲۴- حدیث ابي هريرة رضی اللہ عنہ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ، قَالَ : «مَنْ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ. فِي كُلِّ يَوْمٍ ، مِائَةَ مَرَّةٍ. كَانَتْ لَهُ عِدْلُ عَشْرِ رِقَابٍ ، وَكُتِبَتْ لَهُ مِائَةُ حَسَنَةٍ ، وَمُحِيتَ عَنْهُ مِائَةُ سَيِّئَةٍ ، وَكَانَتْ لَهُ حِرْزًا مِنَ الشَّيْطَانِ ، يَوْمَ ذَلِكَ ، حَتَّى يُمْسِيَ. وَلَمْ يَأْتِ أَحَدٌ بِأَفْضَلٍ مِمَّا جَاءَ بِهِ ، إِلَّا أَحَدٌ عَمِلَ أَكْثَرَ مِنْ ذَلِكَ».

(۱۰) لا الہ الا اللہ، سبحان اللہ اور دعائے مانگنے کی فضیلت

۱۷۲۴- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، جو شخص دن بھر میں سو مرتبہ یہ دعا پڑھے گا ”نہیں ہے کوئی معبود سوائے اللہ تعالیٰ کے، اس کا کوئی شریک نہیں، ملک اسی کا ہے۔ اور تمام تعریف اسی کے لئے ہے۔ اور وہ ہر چیز پر قادر ہے“ تو اسے دس غلام آزاد کرنے کے برابر ثواب ملے گا۔ سو نیکیاں اس کے نامہ اعمال میں لکھی جائیں گی اور سو برائیاں اس سے مٹا دی جائیں گی۔ اس روز دن بھر یہ دعا شیطان سے اس کی حفاظت کرتی رہے گی۔ تاکہ شام ہو جائے، اور وہی شخص اس سے بہتر عمل لے کر آئے گا، جو اس سے بھی زیادہ یہ کلمہ پڑھے۔

أخرجه البخاري في : ۵۹- كتاب بدء الخلق : ۱۱- باب صفة إبليس وجنوده.

۱۷۲۵- حدیث ابي هريرة رضی اللہ عنہ، أَنَّ

رَسُولَ اللَّهِ ﷺ، قَالَ : «مَنْ قَالَ سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ ، فِي يَوْمٍ مِائَةَ مَرَّةٍ ، حَطَّتْ

۱۷۲۵- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، ”جس نے سبحان اللہ و بحمدہ دن میں سو مرتبہ کہا، اس کے گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں، خواہ سمندر کے جھاگ کے برابر ہی کیوں نہ ہوں۔“

حَطَايَاهُ ، وَإِنْ كَانَتْ مِثْلَ زَبَدِ الْبَحْرِ».

أخرجه البخاري في : ۸۰- كتاب الدعوات : ۶۵- باب فضل التسبيح.

۱۷۲۶- حدیث اَبی اَیوبَ الْأَنْصَارِيَّ
عَنِ النَّبِيِّ ﷺ : «مَنْ قَالَ عَشْرًا ، لَا
إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ ، لَهُ
الْمُلْكُ ، وَلَهُ الْحَمْدُ ، وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ
قَدِيرٌ . كَانَ كَمَنْ أَعْتَقَ رَقَبَةً مِنْ وَلَدِ

إِسْمَاعِيلَ» . أخرجه البخاري في : ۸۰- كتاب الدعوات : ۶۴- باب فضل التهليل.

۱۷۲۷- حدیث اَبی هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ، عَنِ
النَّبِيِّ ﷺ ، قَالَ : «كَلِمَتَانِ حَفِيفَتَانِ عَلَى
اللِّسَانِ ، ثَقِيلَتَانِ فِي الْمِيزَانِ ، حَبِيبَتَانِ إِلَى
الرَّحْمَنِ : سُبْحَانَ اللَّهِ الْعَظِيمِ ، سُبْحَانَ
اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ» .

۱۷۲۸- حدیث اَبی مُوسَى الْأَشْعَرِيَّ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ، قَالَ : «لَمَّا غَزَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ خَيْبَرَ ،
أَوْ قَالَ : لَمَّا تَوَجَّهَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ،
أَشْرَفَ النَّاسُ عَلَى وَادٍ . فَرَفَعُوا أَصْوَاتَهُمْ
بِالتَّكْبِيرِ : اللَّهُ أَكْبَرُ ! اللَّهُ أَكْبَرُ ! لَا إِلَهَ إِلَّا
اللَّهُ . فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : «إِذْ تَبَعُوا عَلَى
أَنْفُسِكُمْ . إِنَّكُمْ لَا تَدْعُونَ أَصَمَّ وَلَا غَائِبًا .

أخرجه البخاري في : ۸۰- كتاب الدعوات : ۶۵- باب فضل التسبيح.

(۱۳) آہستہ آواز سے ذکر کرنا افضل ہے

۱۷۲۸- حضرت ابو موسیٰ اشعریؓ نے بیان کیا کہ جب
رسول اللہ ﷺ نے خیبر پر لشکر کشی کی یا یوں بیان کیا کہ جب
رسول اللہ ﷺ (خیبر کی طرف) روانہ ہوئے تو (راتے میں)
لوگ ایک وادی میں پہنچے اور بلند آواز کے ساتھ تکبیر کہنے
لگے اللہ اکبر اللہ اکبر لا الہ الا اللہ (اللہ سب سے بلند و برتر ہے
اللہ سب سے بلند و برتر ہے ، اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں)
حضور ﷺ نے فرمایا اپنی جانوں پر رحم کرو تم کسی بہرے کو یا
ایسے شخص کو نہیں پکار رہے ہو جو تم سے دور ہو جسے تم پکار
رہے ہو وہ سب سے زیادہ سننے والا اور تمہارے بہت نزدیک

ہے بلکہ وہ تمہارے ساتھ ہے۔ میں حضور اکرم ﷺ کی سواری کے پیچھے تھا، میں نے جب لاحول ولا قوۃ الا باللہ کہا تو حضور ﷺ نے سن لیا، آپ نے فرمایا، عبداللہ بن قیس! میں نے کہا لیک یا رسول اللہ! آپ نے فرمایا، کیا میں تمہیں ایک ایسا کلمہ نہ بتا دوں جو جنت کے خزانوں میں سے ایک خزانہ ہے؟ میں نے عرض کیا ضرور بتائیے، یا رسول اللہ! میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں۔ حضور ﷺ نے فرمایا کہ وہ کلمہ یہی ہے۔ لاحول ولا قوۃ الا باللہ۔

إِنكُمْ تَدْعُونَ سَمِيعًا قَرِيبًا ، وَهُوَ مَعَكُمْ»
وَأَنَا خَلْفَ ذَابَةِ رَسُولِ اللَّهِ . فَسَمِعَنِي وَأَنَا
أَقُولُ : لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ . فَقَالَ
لِي : «يَا عَبْدَ اللَّهِ بْنَ قَيْسٍ !» قُلْتُ : لَبَّيْكَ !
رَسُولَ اللَّهِ ! قَالَ : «أَلَا أَدُلُّكَ عَلَى كَلِمَةٍ
مِنْ كَثْرٍ مِنْ كُنُوزِ الْجَنَّةِ ؟» قُلْتُ : بَلَى !
رَسُولَ اللَّهِ ! فِدَاكَ أَبِي وَأُمِّي . قَالَ : «لَا
حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ» .

أخرجه البخاري في : ٦٤ - كتاب المغازي : ٣٨ - باب غزوة خيبر .

۱۷۲۹- حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا کہ آپ مجھے کوئی ایسی دعا سکھا دیجئے جسے میں نماز میں پڑھا کروں۔ آپ نے فرمایا کہ یہ دعا پڑھا کرو ”اے اللہ! میں نے اپنی جان پر (گناہ کر کے) بہت زیادہ ظلم کیا۔ پس گناہوں کو تیرے سوا کوئی دوسرا معاف کرنے والا نہیں۔ مجھے اپنے پاس سے بھرپور مغفرت عطا فرما اور مجھ پر رحم کر کہ مغفرت کرنے والا اور رحم کرنے والا بے شک و شبہ تو ہی ہے۔“

١٧٢٩ - حديث أبي بكر الصديق رضي الله عنه ،
أنه قال لرسول الله ﷺ : علمني دعاء
أدعوه به في صلاتي . قال : «قل اللهم ! إني
ظلمت نفسي ظلماً كثيراً ، ولا يغفر
الذنوب إلا أنت . فاغفر لي مغفرة من
عندك ، وارحمني ، إنك أنت الغفور
الرحيم» .

۱۷۳۰- حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے کہا۔ یا رسول اللہ! مجھے ایسی دعا سکھائیے جو میں اپنی نماز میں کیا کروں۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ یہ پڑھا کرو۔ اے اللہ! میں نے اپنی جان پر بہت ظلم کیا ہے اور تیرے سوا گناہوں کو اور کوئی نہیں بخشا۔ پس میرے گناہ اپنے پاس سے بخش دے۔ بلاشبہ تو بڑا مغفرت کرنے والا بڑا رحم کرنے والا ہے۔

١٧٣٠ - حديث عبد الله بن عمرو
رضي الله عنه ، أن أبا بكر الصديق رضي الله عنه ، قال للنبي
ﷺ : يا رسول الله ! علمني دعاء أدعوه به
في صلاتي . قال : «قل اللهم ! إني ظلمت
نفسي ظلماً كثيراً ، ولا يغفر الذنوب إلا
أنت . فاغفر لي من عندك مغفرة ، إنك

أَنْتَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ».

أخرجه البخاري في : ۹۷- كتاب التوحيد : ۹- باب قول الله تعالى ﴿وَكَانَ اللَّهُ سَمِيعًا بَصِيرًا﴾ -.

(۱۴) فتنوں وغیرہ سے پناہ مانگنے کا بیان

(۱۴) باب التعوذ من شر الفتن وغيرها

۱۷۳۱- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ یہ دعا کیا کرتے تھے ”اے اللہ میں تیری پناہ مانگتا ہوں“ دوزخ کے فتنہ سے اور دوزخ کے عذاب سے اور قبر کی آزمائش سے اور محتاجی کی بری آزمائش سے اور مسیح و جہل کی بری آزمائش سے۔

۱۷۳۱- حَدِيثُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا. قَالَتْ : كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَقُولُ : «اللَّهُمَّ! إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ النَّارِ ، وَعَذَابِ النَّارِ ، وَفِتْنَةِ الْقَبْرِ ، وَعَذَابِ الْقَبْرِ ، وَشَرِّ فِتْنَةِ الْغِنَى ، وَشَرِّ فِتْنَةِ الْفَقْرِ. اللَّهُمَّ! إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ فِتْنَةِ الْمَسِيحِ الدَّجَالِ. اللَّهُمَّ! اغْسِلْ قَلْبِي بِمَاءِ التَّلْحِجِ وَالسَّبَرِ. وَنَقِّ قَلْبِي مِنَ الْخَطَايَا ، كَمَا نَقَّيْتَ الثُّوبَ الْأَبْيَضَ مِنَ الدَّنَسِ. وَبَاعِدْ بَيْنِي وَبَيْنَ خَطَايَايَ ، كَمَا بَاعَدْتَ بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ. اللَّهُمَّ! إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْكَسَلِ ، وَالْمَأْتَمِ ، وَالْمَغْرَمِ».

اے اللہ! میرے دل کو برف اور اولے کے پانی سے دھو دے، اور میرے اور میری خطاؤں کے درمیان اتنی دوری کر دے جتنی دوری مشرق و مغرب میں ہے، اے اللہ میں تیری پناہ مانگتا ہوں سستی سے، گناہ سے اور قرض سے۔“

أخرجه البخاري في : ۸۰- كتاب الدعوات : ۴۶- باب التعوذ من فتنة الفقر.

(۱۵) عاجزی اور سستی وغیرہ سے پناہ مانگنے کا بیان

(۱۵) باب التعوذ من العجز والكسل وغيرها

۱۷۳۲- حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ کہا کرتے تھے کہ ”اے اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں“ عاجزی سے، سستی سے، بزدلی سے اور بسمت زیادہ بڑھاپے سے اور میں تیری پناہ مانگتا ہوں عذاب قبر سے اور میں تیری پناہ مانگتا ہوں، زندگی اور موت کی آزمائشوں سے۔“

۱۷۳۲- حَدِيثُ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ، قَالَ : كَانَ نَبِيُّ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ : «اللَّهُمَّ! إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْعَجْزِ وَالْكَسَلِ ، وَالْجُبْنِ وَالْهَرَمِ. وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ».

أخرجه البخاري في : ۸۰- كتاب الدعوات : ۳۸- باب التعوذ من فتنة المحيا والممات.

(۱۶) بری قضاء اور بد بختی وغیرہ سے پناہ مانگنے

کا بیان

۱۷۳۳- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مصیبت کی سختی، تباہی تک پہنچ جانے، قضا و قدر کی برائی اور دشمنوں کے خوش ہونے سے پناہ مانگتے تھے۔

(۱۶) باب في التعوذ من سوء القضاء

ودرك الشقاء وغيره

۱۷۳۳- حديث أبي هريرة رضي الله عنه، كان رسول الله صلى الله عليه وسلم، يتعوذ من جهد البلاء، ودرك الشقاء، وسوء القضاء، وشماتة

الأعداء. أخرجه البخاري في : ۸۰- كتاب الدعوات : ۲۸- باب التعوذ من جهد البلاء.

(۱۷) بستر پر سوتے وقت کیا کہے؟

(۱۷) باب ما يقول عند النوم وأخذ المضجع

۱۷۳۴- حديث البراء بن عازب رضي الله عنه.

۱۷۳۴- حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”جب تم اپنے بستر لیٹنے آؤ تو اس طرح وضو کرو جس طرح نماز کے لئے کرتے ہو۔ پھر دائیں کروٹ پر لیٹ کر یوں کہو ”اے اللہ! میں نے اپنا چہرہ تیری طرف جھکا دیا۔ اپنا معاملہ تیرے ہی سپرد کر دیا۔ میں نے تیرے ثواب کی توقع اور تیرے عذاب کے ڈر سے تجھے ہی پشت پناہ بنا لیا۔ تیرے سوا کہیں پناہ اور نجات کی جگہ نہیں۔ اے اللہ! جو کتاب تو نے نازل کی میں اس پر ایمان لایا۔ جو نبی تو نے بھیجا میں اس پر ایمان لایا۔“ پس اگر اس حالت میں اسی رات مر گیا تو فطرت پر مرے گا۔ اور اس دعا کو سب باتوں کے اخیر میں پڑھ۔ براء کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے اس دعا کو دوبارہ پڑھا۔ جب میں امنٹ بکتابک الذی انزلت پر پہنچا تو میں نے ورسولک (کالفظ) کہہ دیا۔ آپ نے فرمایا نہیں (یوں کہو) ونبيک الذی ارسلت

قال : قال النبي صلى الله عليه وسلم : «إِذَا أَتَيْتَ مَضْجَعَكَ، فَتَوَضَّأْ وَضُوءَكَ لِلصَّلَاةِ. ثُمَّ اضْطَجِعْ عَلَى شِقِّكَ الْأَيْمَنِ. ثُمَّ قُلِ : اللَّهُمَّ! إِنِّي أَسْلَمْتُ وَجْهِي إِلَيْكَ . وَفَوَضْتُ أَمْرِي إِلَيْكَ . وَالْحَاتُ ظَهْرِي إِلَيْكَ . رَغْبَةً وَرَهْبَةً إِلَيْكَ. لَا مَلْحَأ وَلَا مَنجَأَ مِنْكَ إِلَّا إِلَيْكَ. اللَّهُمَّ! أَمَنْتُ بِكِتَابِكَ الَّذِي أَنْزَلْتَ. وَبِنَبِيِّكَ الَّذِي أَرْسَلْتَ. فَإِنْ مِتَّ مِنْ لَيْلَتِكَ ، فَأَنْتَ عَلَى الْفِطْرَةِ. وَاجْعَلْهُنَّ آخِرَ مَا تَتَكَلَّمُ بِهِ».

قال ، فَرَدَدْتُهَا عَلَى النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم ، فَلَمَّا بَلَغْتُ «اللَّهُمَّ! أَمَنْتُ بِكِتَابِكَ الَّذِي أَنْزَلْتَ.

۱۷۳۴- ایک مودوموں کی صبح اور شام، ابتدء اور انتہاء، بیداری و شب باشی سب کچھ با وضو ذکر الہی پر ہونا چاہیے۔ اور ذکر الہی بھی عین اسی نبج اور اسی طور طریقہ پر ہو جو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا تعلیم فرمودہ ہے۔ اس سے اگر ذرا بھی ہٹ کر دو سرا راستہ اختیار کیا گیا تو وہ عند اللہ قبول نہ ہوگا۔ (راز)

قُلْتُ : وَرَسُولِكَ . قَالَ : «لَا . وَنَبِيِّكَ الَّذِي

أُرْسِلْتُ» . أخرجه البخاري في : ٤ - كتاب الوضوء : ٧٥ - باب فضل من بات على الوضوء .

١٧٣٥ - حديث أبي هريرة رضي الله عنه . قال :

قَالَ النَّبِيُّ ﷺ : «إِذَا أَوَى أَحَدُكُمْ إِلَيَّ

فِرَاشِهِ ، فَلْيَنْفُضْ فِرَاشَهُ بِدَاحِلَةِ إِزَارِهِ . فَإِنَّهُ

لَا يَدْرِي مَا خَلْفَهُ عَلَيْهِ . ثُمَّ يَقُولُ :

بِاسْمِكَ ، رَبِّ ! وَضَعْتُ جَنِي ، وَبِكَ

أَرْفَعُهُ . إِنْ امْسَكَتَ نَفْسِي ، فَارْحَمْهَا .

وَإِنْ أُرْسَلْتَهَا ، فَاحْفَظْهَا بِمَا تَحْفَظُ بِهِ

الصَّالِحِينَ» .

أخرجه البخاري في : ٨٠ - كتاب الدعوات : ١٣ - باب حدثنا أحمد بن يونس .

(١٨) اپنے کئے اور نہ کئے ہر ایک عمل سے

(١٨) باب التَّوَدُّعِ مِنْ شَرِّ مَا عَمِلَ

پناہ مانگنے کا بیان

ومن شر ما لم يعمل

١٧٣٦ - حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ نبی

کریم ﷺ کہا کرتے تھے ”تیری عزت کی پناہ مانگتا ہوں کہ

کوئی معبود تیرے سوا نہیں۔ تیری ایسی ذات ہے جسے موت

نہیں اور جن و انس فنا ہو جائیں گے“

١٧٣٦ - حَدِيثُ ابْنِ عَبَّاسٍ ، أَنَّ النَّبِيَّ

ﷺ كَانَ يَقُولُ : «أَعُوذُ بِعِزَّتِكَ الَّذِي لَا

إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ . الَّذِي لَا يَمُوتُ ، وَالْحَسَنُ

وَإِلَّا نَسُ يَمُوتُونَ» .

أخرجه البخاري في : ٩٧ - كتاب التوحيد : ٧ - باب قول الله تعالى - ﴿وَهُوَ الْعَزِيزُ

الْحَكِيمُ﴾ -

١٧٣٧ - حَدِيثُ أَبِي مُوسَى رضي الله عنه ، عَنْ

النَّبِيِّ ﷺ ، أَنَّهُ كَانَ يَدْعُو بِهَذَا الدُّعَاءِ :

«رَبِّ ! اغْفِرْ لِي خَطِيئَتِي وَجَهْلِي . وَإِسْرَافِي

فِي أَمْرِي كُلِّهِ . وَمَا أَنْتَ أَعْلَمُ بِهِ مِنِّي

١٤٣٤ - حضرت ابو موسیٰ رضي الله عنه نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ

یہ دعا کرتے تھے ”میرے رب! میری خطا، میری نادانی اور تمام

معاملات میں میرے حد سے تجاوز کرنے میں میری مغفرت فرما

اور وہ گناہ بھی جن کا تو مجھ سے زیادہ جانتے والا ہے۔ اے اللہ

میری مغفرت کر، میری خطاؤں میں، میرے بالا راہ اور بلا راہ

کاموں میں اور میرے ہنسی مزاح کے کاموں میں اور یہ سب میری ہی طرف سے ہیں۔ اے اللہ میری مغفرت کر ان کاموں میں جو میں کر چکا ہوں اور انہیں جو کروں گا اور جنہیں میں نے چھپایا جنہیں میں نے ظاہر کیا تو ہی سب سے پہلے ہے اور تو ہی سب سے بعد میں ہے۔ اور تو ہر چیز پر قدرت رکھنے والا ہے۔“

اللَّهُمَّ! اغْفِرْ لِي خَطَايَايَ وَعَمْدِي ، وَجَهْلِي وَهَزْلِي ، وَكُلُّ ذَلِكَ عِنْدِي . اللَّهُمَّ! اغْفِرْ لِي مَا قَدَّمْتُ وَمَا أَخَّرْتُ . وَمَا أَسْرَرْتُ وَمَا أَعْلَنْتُ . أَنْتَ الْمُقَدِّمُ ، وَأَنْتَ الْمُؤَخِّرُ ، وَأَنْتَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ .

أخرجه البخاري في : ۸۰ - كتاب الدعوات : ۶۰ - باب قول النبي ﷺ اللهم اغفر لي ما قدمت وما أخرت .

۱۷۳۸- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ وہ اکیلا ہے جس نے اپنے لشکر کو فتح دی، اپنے بندے کی مدد کی (یعنی حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی) اور احزاب (یعنی انواج کفار) کو تباہ کیا۔ پس اس کے بعد کوئی چیز اس کے مقابل نہیں ہو سکتی۔

۱۷۳۸- حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ ، كَانَ يَقُولُ : «لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ . أَعَزَّ جُنْدُهُ . وَبَصَرَ عَبْدَهُ . وَغَلَبَ الْأَحْزَابَ وَحْدَهُ . فَلَا شَيْءَ بَعْدَهُ» .

أخرجه البخاري في : ۶۴ - كتاب المغازي : ۲۹ - باب غزوة الخندق وهي الأحزاب .

(۱۹) شروع دن اور سوتے وقت تسبیح کہنا

۱۷۳۹- حضرت علی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے چلی پیٹنے کی تکلیف کی شکایت کی۔ اس کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کچھ قیدی آئے تو حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا آپ کے پاس آئیں لیکن آپ موجود نہیں تھے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے ان کی ملاقات ہو سکی اور ان سے اس کے بارے میں انہوں نے بات کی۔ جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے آپ سے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے آنے کی اطلاع دی۔ اس پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خود ہمارے گھر تشریف لائے۔ اس وقت ہم اپنے بستروں پر لیٹ چکے تھے۔ میں نے چاہا کہ کھڑا ہو جاؤں لیکن آپ نے فرمایا کہ یوں ہی لیٹے رہو۔ اس کے بعد آپ ہم دونوں کے درمیان میں بیٹھ گئے اور میں نے آپ کے قدموں کی ٹھنڈک اپنے سینہ میں محسوس کی۔

(۱۹) باب التسبیح أول النهار وعند النوم
۱۷۳۹- حَدِيثُ عَلِيِّ رضی اللہ عنہ ، أَنَّ فَاطِمَةَ ، عَلَيْهَا السَّلَامُ ، شَكَتْ مَا تَلَقَى مِنْ أَثَرِ الرَّحَاءِ . فَأَتَى النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم سَبِيًّا . فَاَنْطَلَقَتْ فَلَمْ تَجِدْهُ . فَوَجَدَتْ عَائِشَةَ ، فَأَخْبَرَتْهَا . فَلَمَّا جَاءَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم ، أَخْبَرَتْهُ عَائِشَةُ بِمَجِيءِ فَاطِمَةَ . فَجَاءَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم ، إِلَيْنَا ، وَقَدْ أَخَذْنَا مَضَاجِعَنَا . فَذَهَبَتْ لِأَقْرَوْمِ ، فَقَالَ : «عَلَى مَكَانِكُمَا» فَتَعَدَّ بَيْنَنَا ، حَتَّى وَجَدَتْ بُرْدَ قَدَمَيْهِ عَلَيَّ صَدْرِي . وَقَالَ :

پھر آپ نے فرمایا کہ تم لوگوں نے مجھ سے جو طلب کیا ہے کیا میں تمہیں اس سے اچھی بات نہ بتاؤں۔ جب تم سونے کے لئے بستر لیٹو تو چونتیس مرتبہ اللہ اکبر، تینتیس مرتبہ سبحان اللہ اور تینتیس مرتبہ الحمد للہ پڑھ لیا کرو۔ یہ عمل تمہارے لئے کسی خادم سے بہتر ہے۔

«أَلَا أَعْلَمُكُمْ خَيْرًا مِمَّا سَأَلْتُمَانِي؟ إِذَا أَخَذْتُمَا مَضَاجِعَكُمْ تَكْبِيرًا أَرْبَعًا وَثَلَاثِينَ، وَتُسْبِيحًا ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ، وَتَحْمِيدًا ثَلَاثَةَ وَثَلَاثِينَ. فَهُوَ خَيْرٌ لَّكُمَا مِنْ خَادِمٍ».

أخرجه البخاري في : ۶۲- كتاب فضائل أصحاب النبي ﷺ : ۹- باب مناقب علي بن

أبي طالب القرشي.

(۲۰) مرغ کی اذان کے وقت دعا کرنا مستحب ہے

(۲۰) باب استحباب الدعاء عند صياح الديك

۱۷۴۰- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب مرغ کی بانگ سنو تو اللہ سے اس کے فضل کا سوال کیا کرو، کیونکہ اس نے فرشتے کو دیکھا ہے۔ اور جب گدھے کی آواز سنو تو شیطان سے اللہ کی پناہ مانگو کیونکہ اس نے شیطان کو دیکھا ہے۔

۱۷۴۰- حديث أبي هريرة رضی اللہ عنہ ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ ، قَالَ : «إِذَا سَمِعْتُمْ صِيَاحَ الدِّيَكَةِ ، فَاسْأَلُوا اللَّهَ مِنْ فَضْلِهِ ، فَإِنَّهَا رَأَتْ مَلَكًا . وَإِذَا سَمِعْتُمْ نَهِيْقَ الْجِمَارِ ، فَتَعَوَّذُوا بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ ، فَإِنَّهُ رَأَى شَيْطَانًا».

أخرجه البخاري في : ۵۹- كتاب بدء الخلق : ۱۵- باب خير مال المسلم غنم يتبع بها شعف الجبال.

(۲۱) مصیبت کی دعا کا بیان

(۲۱) باب دعاء الكرب

۱۷۴۱- حضرت ابن عباس نے بیان کیا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم حالت پریشانی میں یہ دعا کیا کرتے تھے۔ ”اللہ صاحب عظمت اور بردبار کے سوا کوئی معبود نہیں، اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں جو عرش عظیم کا رب ہے، اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں جو آسمانوں اور زمینوں کا رب ہے اور عرش کریم کا رب ہے۔“

۱۷۴۱- حديث ابن عباس ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ ، كَانَ يَقُولُ ، عِنْدَ الْكَرْبِ : «لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ ، الْعَظِيمُ الْحَلِيمُ . لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ ، رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ . لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ ، رَبُّ السَّمَوَاتِ ، وَرَبُّ الْأَرْضِ ، وَرَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِيمِ».

أخرجه البخاري في : ۸۰- كتاب الدعوات : ۲۷- باب الدعاء عند الكرب.

۱۷۴۹- شیخ الاسلام حضرت امام ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جو شخص سوتے وقت اس حدیث پر عمل کر لیا کرے گا وہ اپنے اندر تحکون محسوس نہیں کرے گا۔ (راز)

(۲۵) باب بیان آنہ يستجاب للداعي ما لم

يعجل فيقول دعوت فلم يستجب لي

۱۷۴۲ - حدیث اَبی ہُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ، أَنَّ

رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ : «يُسْتَجَابُ لِأَحَدِكُمْ

مَا لَمْ يَعْجَلْ. يَقُولُ : دَعْوَتُ فَلَمْ يُسْتَجَبْ

(۲۵) جلدی نہ کرے تو دعا قبول ہوتی ہے لیکن

یہ نہ کہے کہ میں نے دعا کی مگر قبول نہ ہوئی

۱۷۴۲ - حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ

نے فرمایا بندے کی دعا قبول ہوتی ہے جب تک کہ وہ جلدی نہ

کرے کہ کہنے لگے کہ میں نے دعا کی تھی اور میری دعا قبول

نہیں ہوئی۔

لی۔» أخرجه البخاري في : ۸۰ - كتاب الدعوات : ۲۲ - باب يستجاب للعبد ما لم يعجل.

(۲۶) اہل جنت اکثر فقراء ہیں اور دوزخیوں کی

اکثریت عورتوں پر مشتمل ہوگی اور عورتوں کے

فتنے کا بیان

(۲۶) باب أكثر أهل الجنة الفقراء وأكثر

أهل النار النساء وبيان الفتنة بالنساء

۱۷۴۳ - حدیث اَسَامَةَ رضی اللہ عنہ، عَنِ النَّبِيِّ

ﷺ، قَالَ : «قُمْتُ عَلَى بَابِ الْجَنَّةِ ، فَكَانَ

عَامَّةٌ مَنْ دَخَلَهَا الْمَسَاكِينُ وَأَصْحَابُ

الْجَدِّ مَحْبُوسُونَ. غَيْرَ أَنَّ أَصْحَابَ النَّارِ ،

قَدْ أُمِرَ بِهِمْ إِلَى النَّارِ. وَقُمْتُ عَلَى بَابِ

النَّارِ ، فَإِذَا عَامَّةٌ مَنْ دَخَلَهَا النَّسَاءُ».

۱۷۴۳ - حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے

فرمایا کہ میں جنت کے دروازے پر کھڑا ہوا تو اس میں داخل ہونے

والوں کی اکثریت غریبوں کی تھی مال دار (جنت کے دروازے پر

حساب کے لئے) روک لئے گئے تھے۔ البتہ جہنم والوں کو جہنم

میں جانے کا حکم دے دیا گیا تھا۔ اور میں جہنم کے دروازے پر

کھڑا ہوا تو اس میں داخل ہونے والی زیادہ عورتیں تھیں۔

أخرجه البخاري في : ۶۷ - كتاب النكاح : ۱۷ - باب ما يتقي من شؤم المرأة.

۱۷۴۴ - حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "میں نے اپنے بعد مردوں کے لئے

عورتوں کے فتنے سے بڑھ کر نقصان دینے والا اور کوئی فتنے

نہیں چھوڑا ہے۔"

۱۷۴۴ - حدیث اَسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ

اللَّهُ عَنْهُمَا ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ ، قَالَ : «مَا

تَرَكَتُ بَعْدِي فِتْنَةً أَضَرَّ عَلَى الرَّجَالِ ، مِنْ

النِّسَاءِ».

أخرجه البخاري في : ۶۷ - كتاب النكاح : ۱۷ - باب ما يتقي من شؤم المرأة.

۱۷۴۴ - قبولت دعا کے لیے جلد بازی کرنا صحیح نہیں ہے۔ دعا اگر خلوص قلب کے ساتھ ہے اور شرائط و آداب دعا کو ملحوظ خاطر رکھا گیا ہے تو وہ

جلد یا بے دیر ضرور قبول ہوگی۔ یہ ظاہر قبول نہ بھی ہو تو وہ ذخیرہ آخرت بنے گی۔ (راز)

(۲۷) باب قصة أصحاب الغار الثلاثة

والتوسل بصالح الأعمال

۱۷۴۵- حدیث ابنِ عمر رضی اللہ عنہما ، قَالَ : «الْحَرَجُ ثَلَاثَةٌ يَمْتُونُ . فَأَصَابَهُمُ الْمَطَرُ . فَدَخَلُوا فِي غَارٍ فِي جَبَلٍ . فَانْحَطَّتْ عَلَيْهِمْ صَخْرَةٌ . قَالَ : فَقَالَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ : ادْعُوا اللَّهَ بِأَفْضَلِ عَمَلٍ عَمِلْتُمُوهُ . فَقَالَ أَحَدُهُمْ : اللَّهُمَّ ! إِنِّي كَانَ لِي أَبَوَانِ ، شَيْخَانِ كَبِيرَانِ . فَكُنْتُ أَخْرُجُ فَأَرْعَى ، ثُمَّ أَجِيءُ فَأَحْلُبُ . فَأَجِيءُ بِالْحِلَابِ ، فَأَتِي بِهِ أَبِي ، فَيَشْرَبَانِ . ثُمَّ أَسْقِي الصَّبِيَّةَ ، وَأَهْلِي وَأَمْرَأَتِي . فَأَحْتَبَسْتُ لَيْلَةً ، فَجَنَسْتُ فَبَادَا هُمَا نَائِمَانِ . قَالَ : فَكَّرْتُ أَنْ أَوْقِظَهُمَا ، وَالصَّبِيَّةُ يَتَضَاغُونَ عِنْدَ رِجْلِي . فَلَمْ يَزَلْ ذَلِكَ دَأْبِي وَدَأْبَهُمَا حَتَّى طَلَعَ الْفَجْرُ . اللَّهُمَّ ! إِنْ كُنْتُ تَعْلَمُ أَنِّي فَعَلْتُ ذَلِكَ ابْتِغَاءً وَجْهِكَ ، فَافْرُجْ عَنَّا فُرْجَةً ، نَرَى مِنْهَا السَّمَاءَ . قَالَ : فَفَرَجَ عَنْهُمْ . وَقَالَ الْآخَرُ : اللَّهُمَّ ! إِنْ كُنْتُ تَعْلَمُ أَنِّي كُنْتُ أَحِبُّ امْرَأَةً مِنْ بَنَاتِ عَمِّي ، كَأَشَدِّ مَا يُحِبُّ الرَّجُلُ النِّسَاءَ . فَقَالَتْ : لَا تَنَالُ

(۲۷) غار والے تین آدمیوں کا قصہ اور نیک

اعمال کا وسیلہ طلب کرنا

۱۷۴۵- حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا تین شخص کہیں باہر جا رہے تھے کہ اچانک بارش ہونے لگی۔ انہوں نے ایک پہاڑ کے غار میں جا کر پناہ لی۔ اتفاق سے پہاڑ کی ایک چٹان اوپر سے لڑھکی (اور اس غار کے منہ کو بند کر دیا جس میں یہ تینوں پناہ لئے ہوئے تھے) اب ایک نے دوسرے سے کہا کہ اپنے سب سے اچھے عمل کا جو تم نے کبھی کیا ہو، نام لے کر اللہ تعالیٰ سے دعا کرو۔ اس پر ان میں سے ایک نے یہ دعا کی ”اے اللہ! میرے ماں باپ بہت ہی بوڑھے تھے، میں باہر لے جا کر (اپنے موٹی) چراتا تھا۔ پھر جب شام کو واپس آتا تو ان کا دودھ نکالتا۔ اور برتن میں پہلے اپنے والدین کو پیش کرتا۔ جب میرے والدین پی چکے تو پھر بچوں کو اور اپنی بیوی کو پلاتا۔ اتفاق سے ایک رات واپسی میں دیر ہو گئی۔ اور جب میں گھر لوٹا تو والدین سو چکے تھے۔ اس نے کہا کہ پھر میں نے پسند نہیں کیا کہ انہیں جگاؤں۔ بچے میرے قدموں میں بھوکے پڑے رو رہے تھے۔ میں برابر دودھ کا پیالہ لئے والدین کے سامنے اسی طرح کھڑا رہا یہاں تک کہ صبح ہو گئی۔ اے اللہ! اگر تیرے نزدیک میں نے یہ کام صرف تیری رضا حاصل کرنے کے لئے کیا تھا، تو ہمارے لئے اس چٹان کو ہٹا کر اتنا راستہ بنا دے کہ ہم آسمان کو تو دیکھ سکیں۔“ آنحضرت ﷺ نے فرمایا۔ چنانچہ وہ پتھر کچھ ہٹ گیا۔ دوسرے شخص نے کہا ”اے اللہ تو خوب جانتا ہے کہ مجھے اپنے چچا کی ایک لڑکی سے اتنی زیادہ محبت تھی جتنی ایک مرد کو کسی عورت سے ہو سکتی ہے۔ اس لڑکی نے کہا تم مجھ سے اپنی خواہش اس وقت تک پوری نہیں کر سکتے جب تک مجھے سو اشرفی نہ دے دو۔ میں نے ان کے حاصل کرنے کی کوشش کی، اور آخر اتنی اشرفی جمع کر لی۔ پھر جب میں اس کی دونوں

ذَلِكَ مِنْهَا ، حَتَّى تُعْطِيَهَا مِائَةَ دِينَارٍ . فَسَعَيْتُ فِيهَا حَتَّى جَمَعْتُهَا . فَلَمَّا قَعَدْتُ بَيْنَ رَجُلَيْهَا ، قَالَتْ : اتَّقِ اللَّهَ ، وَلَا تَفْضُ الْأَحَاتِمَ إِلَّا بِحَقِّهِ . فَقُمْتُ ، وَتَرَكْتُهَا . فَإِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنِّي فَعَلْتُ ذَلِكَ ابْتِغَاءً وَجْهِكَ ، فَافْرُجْ عَنَّا فُرْجَةً . قَالَ : فَفَرَجَ عَنْهُمْ الثَّلَاثِينَ . وَقَالَ الْآخَرُ : اللَّهُمَّ ! إِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنِّي اسْتَأْجَرْتُ أُجِيرًا بَفَرَقٍ مِنْ ذُرِّيَّةٍ ، فَأَعْطَيْتُهُ . وَأَبَى ذَلِكَ أَنْ يَأْخُذَ فَعَمَدْتُ إِلَيْهِ ذَلِكَ الْفَرَقَ ، فَزَرَعْتُهُ . حَتَّى اشْتَرَيْتُ مِنْهُ بَقْرًا وَرَاعِيَهَا . ثُمَّ جَاءَ ، فَقَالَ : يَا عَبْدَ اللَّهِ ! أَعْطِنِي حَقِّي . فَقُلْتُ أَنْطَلِقُ إِلَيْ تِلْكَ الْبَقْرِ وَرَاعِيَهَا ، فَإِنَّهَا لَكَ . فَقَالَ : أَتَسْتَهْزِئُ بِي؟ قَالَ : قُلْتُ : مَا أَسْتَهْزِئُ بِكَ ، وَلَكِنَّهَا لَكَ . اللَّهُمَّ ! إِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنِّي فَعَلْتُ ذَلِكَ ابْتِغَاءً وَجْهِكَ فَافْرُجْ عَنَّا . فَكَشَفَ عَنْهُمْ .

رانوں کے درمیان بیٹھا۔ تو وہ بولی، اللہ سے ڈر، اور مہر کو ناجائز طریقے پر نہ توڑ۔ اس پر میں کھڑا ہو گیا اور میں نے اسے چھوڑ دیا۔ اب اگر تیرے نزدیک بھی میں نے یہ عمل تیری ہی رضا کے لئے کیا تھا۔ تو ہمارے لئے (نکلنے کا) راستہ بنا دے۔“ آنحضرت ﷺ نے فرمایا۔ چنانچہ وہ پھر دو ترائی ہٹ گیا۔ تیسرے شخص نے کہا ”اے اللہ! تو جانتا ہے کہ میں نے ایک مزدور سے ایک فرق جو ار پر کام کرایا تھا۔ جب میں نے اس کی مزدوری اسے دے دی تو اس نے لینے سے انکار کر دیا اور میں نے اس جو ار کو لے کر لودیا (کھیتی جب کئی تو اس میں اتنی جو ار پیدا ہوئی کہ) اس سے میں نے ایک بیل اور ایک چرواہا خرید لیا۔ کچھ عرصہ بعد پھر اس نے آکر مزدوری مانگی کہ خدا کے بندے مجھے میرا حق دے دے۔ میں نے کہا کہ اس بیل اور اس چرواہے کے پاس جاؤ کہ یہ تمہارے ہی ملک ہیں۔ اس نے کہا کہ مجھ سے مذاق کرتے ہو۔ میں نے کہا میں مذاق نہیں کرتا، واقعی یہ تمہارے ہی ہیں۔ تو اے اللہ! اگر تیرے نزدیک یہ کام میں نے صرف تیری رضا حاصل کرنے کے لئے تیار کیا تھا تو یہاں ہمارے لئے (اس چٹن کو ہٹا کر) راستہ بنا دے۔ چنانچہ وہ غار پورا کھل گیا۔ اور وہ تینوں شخص باہر آ گئے۔

۱۷۳۵- اس حدیث سے اعمال صالحہ کو بطور وسیلہ اللہ کے سامنے پیش کرنا بھی ثابت ہوا۔ کہ اصل وسیلہ ایسے ہی اعمال صالحہ کا ہے۔ جو لوگ قبول مزاروں اور مردہ بزرگوں کا وسیلہ ڈھونڈتے ہیں وہ غلطی پر ہیں۔ اور ایسے وسائل بعض اوقات شرک کی حدود میں داخل ہو جاتے ہیں۔ (راز)

۴۹ - کتاب التوبة

(۱) باب في الحظ على التوبة والفرح بها

۳۹ - توبہ کرنے کا بیان

(۱) توبہ کی ترغیب دلانا اور اللہ تعالیٰ توبہ سے

خوش ہوتے ہیں

۱۷۴۶ - حدیث ابي هريرة رضي الله عنه ، قال :قال النبي ﷺ : (يقول الله تعالى : انا

عند ظن عبدي بي ، وانا معه اذا ذكرني .

فان ذكرني في نفسي ، ذكرته في نفسي .

وان ذكرني في ملا ، ذكرته في ملا خبير

منهم . وان تقرب الي بشير ، تقربت اليه

ذراعاً . وان تقرب الي ذراعاً ، تقربت اليه

بأعاً . وان اتاني يمشي ، اتيته هرولة .

۱۷۴۶ - حضرت ابو ہریرہ رضي الله عنه نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ

نے فرمایا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں اپنے بندے کے گمان کے

ساتھ ہوں۔ اور جب بھی وہ مجھے یاد کرتا ہے تو میں اس کے

ساتھ ہوں۔ پس جب وہ مجھے اپنے دل میں یاد کرتا ہے تو میں

بھی اسے اپنے دل میں یاد کرتا ہوں۔ اور جب وہ مجھے مجلس

میں یاد کرتا ہے تو میں اس سے بہتر (فرشتوں کی) مجلس میں

اسے یاد کرتا ہوں اور اگر وہ مجھ سے ایک باشت قریب آتا ہے

تو میں اس سے ایک ہاتھ قریب ہو جاتا ہوں۔ اور اگر وہ مجھ

سے ایک ہاتھ قریب آتا ہے تو میں اس سے دو ہاتھ قریب ہو

جاتا ہوں اور اگر وہ میری طرف چل کر آتا ہے تو میں اس کے

پاس دوڑ کر آ جاتا ہوں۔

أخرجه البخاري في : ۹۷ - كتاب التوحيد : ۱۵ - باب قول الله تعالى ﴿ويحذرکم الله نفسه﴾

۱۷۴۷ - حدیث عبد الله بن مسعود ،

عَنِ النَّبِيِّ ﷺ ، قَالَ : «لله أفرح بتوبة

عبدِهِ ، مِنْ رَجُلٍ نَزَلَ مِنْزِلًا ، وَبِهِ مَهْلِكَةٌ ،

وَمَعَهُ رَاحِلَتُهُ ، عَلَيْهَا طَعَامُهُ وَشِرَابُهُ .

فَوَضَعَ رَأْسَهُ ، فَنَامَ نَوْمَةً ، فَاسْتَيْقَظَ ، وَقَدْ

ذَهَبَتْ رَاحِلَتُهُ . حَتَّى اشْتَدَّ عَلَيْهِ الْحَرُّ

وَالْعَطَشُ ، أَوْ مَا شَاءَ اللَّهُ ، قَالَ : أَرْجِعْ

إِلَى مَكَانِي . فَرَجَعَ ، فَنَامَ نَوْمَةً ، ثُمَّ رَفَعَ

رَأْسَهُ ، فَإِذَا رَاحِلَتُهُ عِنْدَهُ .

أخرجه البخاري في : ۸۰ - كتاب الدعوات : ۴ - باب التوبة .

۱۷۴۸- حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”اللہ تعالیٰ اپنے بندے کی توبہ سے تم میں سے اس شخص سے بھی زیادہ خوش ہوتا ہے جس کا اونٹ مایوسی کے بعد اچانک اسے مل گیا ہو۔ حالانکہ وہ ایک چھیل میدان میں گم ہوا تھا۔“

۱۷۴۸- حدیث انس رضی اللہ عنہ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ : «لِلَّهِ أَفْرَحُ بِتَوْبَةِ عَبْدِهِ مِنْ أَحَدِكُمْ ، سَقَطَ عَلَيَّ بَعِيرِهِ ، وَقَدْ أَضَلَّهُ فِي أَرْضٍ فَلَاةٍ».

أخرجه البخاري في : ۸۰- كتاب الدعوات : ۴- باب التوبة.

(۴) اللہ تعالیٰ کی رحمت وسیع ہے اور اس کے غصے پر حاوی ہے

(۴) باب في سعة رحمة الله تعالى

وانها سبقت غضبه

۱۷۴۹- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”جب اللہ تعالیٰ مخلوق کو پیدا کر چکا تو اپنی کتاب (لوح محفوظ) میں جو اس کے پاس عرش پر موجود ہے۔ اس نے لکھا کہ میری رحمت میرے غصے پر غالب ہے۔“

۱۷۴۹- حدیث ابي هريرة رضی اللہ عنہ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : «لَمَّا قَضَى اللَّهُ الْخَلْقَ ، كَتَبَ فِي كِتَابِهِ ، فَهُوَ عِنْدَهُ ، فَوْقَ الْعَرْشِ ، إِنَّ رَحْمَتِي غَلَبَتْ غَضَبِي».

أخرجه البخاري في : ۵۹- كتاب بدء الخلق : ۱- باب ما جاء في قول الله تعالى -

﴿وَهُوَ الَّذِي يَبْدَأُ الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيدُهُ﴾-

۱۷۵۰- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرماتے سنا کہ اللہ نے رحمت کے سوحے بنائے اور اپنے پاس ان میں سے ننانوے حصے رکھے صرف ایک حصہ زمین پر اتارا ہے اور اسی کی وجہ سے تم دیکھتے ہو کہ مخلوق ایک دوسرے پر رحم کرتی ہے یہاں تک کہ گھوڑی بھی اپنے بچے کو اپنے سم نہیں لگنے دیتی بلکہ سموں کو اٹھا لیتی ہے کہ کہیں اس سے اس بچے کو تکلیف نہ پہنچے۔

۱۷۵۰- حدیث ابي هريرة رضی اللہ عنہ، قَالَ : سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ ، يَقُولُ : «جَعَلَ اللَّهُ الرَّحْمَةَ مِائَةَ جُزْءٍ . فَأَمْسَكَ عِنْدَهُ تِسْعَةً وَتِسْعِينَ جُزْءًا . وَأَنْزَلَ فِي الْأَرْضِ جُزْءًا وَاحِدًا . فَمِنْ ذَلِكَ الْجُزْءِ يَتَرَأَّحُمُ الْخَلْقُ ، حَتَّى تَرَفَعَ الْفَرَسُ حَافِرَهَا عَنْ وَلَدِهَا ، حَشِيَّةً أَنْ تُصِيبَهُ».

أخرجه البخاري في : ۷۸- كتاب الأدب : ۱۹- باب جعل الله الرحمة مائة جزء.

۱۷۵۰- گھوڑی کا اپنے بچے پر اس درجہ رحم کرنا بھی قدرت کا ایک کرشمہ ہے۔ مگر کتنے لوگ دنیا میں ایسے ہیں کہ وہ رحم و کرم کرنا مطلق نہیں جانتے بلکہ ہر وقت ظلم پر اڑے رہتے ہیں۔ ان کو یاد رکھنا چاہیے کہ جلد ہی وہ اپنے مظالم کی سزا بھگتیں گے کہ قانون قدرت ہی یہی ہے۔ (راز)

۱۷۵۱- حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کچھ قیدی آئے۔ قیدیوں میں ایک عورت تھی جس کا سینہ دودھ سے بھرا ہوا تھا اور وہ دوڑ رہی تھی۔ اتنے میں ایک بچہ اس کو قیدیوں میں ملا۔ اس نے جھٹ اپنے پیٹ سے لگایا اور اس کو دودھ پلانے لگی۔ ہم سے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کیا تم خیال کر سکتے ہو کہ یہ عورت اپنے بچے کو آگ میں ڈال سکتی ہے؟ ہم نے عرض کیا نہیں، جب تک اس کو قدرت ہوگی یہ اپنے بچے کو آگ میں نہیں پھینک سکتی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پر فرمایا کہ اللہ اپنے بندوں پر اس سے بھی زیادہ رحم کرنے والا ہے جتنا یہ عورت اپنے بچے پر مہربان ہو سکتی ہے۔

۱۷۵۱- حَدِيثُ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ، قَالَ: قَدِمَ عَلَيَّ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم سَبِيًّا، فَإِذَا امْرَأَةٌ مِنَ السَّبْيِ قَدْ تَحَلَّبُ نَدْيَهَا، تَسْقِي. إِذَا وَحَدَتْ صَبِيًّا فِي السَّبْيِ، أَخَذَتْهُ، فَأَلصَقَتْهُ بِبَطْنِهَا وَأَرْضَعَتْهُ. فَقَالَ: لَنَا النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم: «أَتَرُونَ هَذِهِ طَارِحَةً وَلَدَهَا فِي النَّارِ؟» قُلْنَا: لَا. وَهِيَ تَقْدِرُ عَلَيَّ أَنْ لَا تَطْرَحَهُ. فَقَالَ: «لِلَّهِ أَرْحَمُ بِعِبَادِهِ، مِنْ هَذِهِ بَوْلِدِهَا».

أخرجه البخاري في : ۷۸- كتاب الأدب : ۱۸- باب رحمة الولد وتقبيله ومعانقته.

۱۷۵۲- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”ایک شخص جس نے (بنی اسرائیل میں سے) کبھی کوئی نیک کام نہیں کیا تھا۔ وصیت کی کہ جب وہ مر جائے تو اسے جلاؤالیں اور اس کی آدمی راکھ خشکی میں اور آدمی دریا میں بکھیر دیں۔ کیونکہ اللہ کی قسم اگر اللہ نے مجھ پر قابو پایا تو ایسا عذاب مجھ کو دے گا جو دنیا کے کسی شخص کو بھی وہ نہیں دے گا۔ پھر اللہ نے سمندر کو حکم دیا اور اس نے تمام راکھ جمع کر دی جو اس کے اندر تھی۔ پھر اس نے خشکی کو حکم دیا اور اس نے بھی اپنی تمام راکھ جمع کر دی جو اس کے اندر تھی۔ پھر اللہ تعالیٰ نے اس سے پوچھا تو نے ایسا کیوں کیا تھا؟ اس نے عرض کیا اے رب! تیرے خوف سے میں نے ایسا کیا۔ اور تو سب سے زیادہ جاننے والا ہے۔ پس اللہ تعالیٰ نے اس کو بخش دیا۔“

۱۷۵۲- حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم، قَالَ: «قَالَ رَجُلٌ لَمْ يَعْمَلْ خَيْرًا قَطُّ: فَإِذَا مَاتَ، فَحَرَّقُوهُ، وَأَذْرُوا نِصْفَهُ فِي الْبَرِّ، وَنِصْفَهُ فِي الْبَحْرِ. فَوَاللَّهِ لَيَنْ قَدَرَ اللَّهُ عَلَيْهِ، لِيُعَذِّبَنَّهُ عَذَابًا، لَا يُعَذِّبُ أَحَدًا مِنَ الْعَالَمِينَ. فَأَمَرَ اللَّهُ الْبَحْرَ، فَجَمَعَ مَا فِيهِ. وَأَمَرَ الْبَرَّ فَجَمَعَ مَا فِيهِ. ثُمَّ قَالَ: لِمَ فَعَلْتَ؟ قَالَ: مِنْ حَشْيَتِكَ، وَأَنْتَ أَعْلَمُ، فَغَفَرَكُهُ».

أخرجه البخاري في : ۹۷- كتاب التوحيد : ۳۴- باب قول الله تعالى - ﴿يُرِيدُونَ أَنْ يُبَدِّلُوا كَلَامَ اللَّهِ﴾ - .

۱۷۵۳- حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا گزشتہ امتوں میں ایک آدمی کو اللہ تعالیٰ نے خوب دولت دی تھی۔ جب اس کی موت کا وقت آیا تو اس نے اپنے بیٹوں سے پوچھا، میں تمہارے حق میں کیسا باپ ثابت ہوا؟ بیٹوں نے کہا کہ آپ ہمارے بہترین باپ تھے۔ اس شخص نے کہا لیکن میں نے عمر بھر کوئی نیک کام نہیں کیا۔ اس لئے جب میں مر جاؤں تو مجھے جلاؤالنا پھر میری ہڈیوں کو پیس ڈالنا اور (راکھ کو) کسی سخت آندھی کے دن ہوا میں اڑا دینا۔ بیٹوں نے ایسا ہی کیا۔ لیکن اللہ پاک نے اسے جمع کیا اور پوچھا کہ تو نے ایسا کیوں کیا؟ اس شخص نے عرض کیا کہ پروردگار تیرے ہی خوف سے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے اسے اپنے سایہ رحمت میں جگہ دی۔

أخرجه البخاري في : ٦٠ - كتاب الأنبياء : ٥٤ - باب حدثنا أبو اليمان .

(۵) گناہوں سے توبہ قبول ہوتی ہے اگرچہ بار

(۵) باب قبول التوبة من الذنوب وإن

بارگناہ کئے جائیں اور بار بار توبہ کی جائے

تكررت الذنوب والتوبة

۱۷۵۴- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا کہ ایک بندے نے بہت گناہ کئے اور کہا اے میرے رب! میں تیرا ہی گناہگار (بندہ) ہوں تو مجھے بخش دے۔ اللہ رب العزت نے فرمایا۔ میرا بندہ جانتا ہے کہ اس کا کوئی رب ضرور ہے جو گناہ معاف کرتا ہے اور گناہ کی وجہ سے سزا بھی دیتا ہے میں نے اپنے بندے کو بخش دیا۔ پھر بندہ رکا رہا۔ جتنا اللہ نے چاہا۔ اور پھر اس نے گناہ کیا اور عرض کیا۔ میرے رب! میں نے دوبارہ گناہ کر لیا۔ اسے بھی بخش دے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ میرا بندہ جانتا ہے کہ اس کا رب ضرور ہے۔ جو گناہ معاف کرتا ہے اور اس کے بدلے میں سزا بھی دیتا ہے۔ میں نے اپنے بندے کو بخش دیا۔ پھر جب تک اللہ نے چاہا بندہ گناہ سے رکا رہا۔ اور پھر اس نے گناہ کیا اور اللہ کے حضور میں عرض کیا۔ اے میرے رب! میں نے گناہ پھر کر لیا

۱۷۵۴- حديث أبي هريرة رضی اللہ عنہ . قَالَ : سَمِعْتُ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم ، قَالَ : «إِنَّ عَبْدًا أَصَابَ ذَنْبًا ، وَرَبَّمَا قَالَ : أذْنَبَ ذَنْبًا . فَقَالَ : رَبِّ ! أذْنَبْتُ . وَرَبَّمَا قَالَ : أَصَبْتُ فَاغْفِرْ لِي . فَقَالَ رَبُّهُ : أَعَلِمَ عَبْدِي أَنْ لَهُ رَبًّا يَغْفِرُ الذَّنْبَ وَيَأْخُذُ بِهِ؟ غَفَرْتُ لِعَبْدِي . ثُمَّ مَكَثَ مَا شَاءَ اللَّهُ . ثُمَّ أَصَابَ ذَنْبًا . أَوْ أذْنَبَ ذَنْبًا . فَقَالَ : رَبِّ ! أذْنَبْتُ ، أَوْ أَصَبْتُ آخَرَ . فَاغْفِرْهُ . فَقَالَ : أَعَلِمَ عَبْدِي أَنْ لَهُ رَبًّا يَغْفِرُ الذَّنْبَ ، وَيَأْخُذُ بِهِ؟ غَفَرْتُ

ہے۔ تو مجھے بخش دے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ میرا بندہ جانتا ہے کہ اس کا ایک رب ضرور ہے۔ جو گناہ معاف کرتا ہے ورنہ اس کی وجہ سے سزا بھی دیتا ہے۔ میں نے اپنے بندے کو بخش دیا۔ تین مرتبہ۔ پس اب جو چاہے عمل کرے۔

لِعَبْدِي. ثُمَّ مَكَثَ مَا شَاءَ اللَّهُ. ثُمَّ أَذْنَبَ ذَنْبًا. وَرُبَّمَا قَالَ: أَصَابَ ذَنْبًا. قَالَ: قَالَ رَبُّ! أَصَبْتُ أَوْ أَذْنَبْتُ آخَرَ. فَاعْفِرْهُ لِي. فَقَالَ: أَعْلِمَ عَبْدِي أَنَّ لَهُ رَبًّا يَغْفِرُ الذَّنْبَ وَيَأْخُذُ بِهِ؟ غَفَرْتُ لِعَبْدِي ثَلَاثًا. فَلْيَعْمَلْ مَا

شَاءَ. أخرجه البخاري في : ۹۷ - كتاب التوحيد : ۳۵ - باب قول الله تعالى - ﴿يريدون أن يبدلوا كلام الله﴾ -.

(۶) اللہ تعالیٰ کی غیرت کا بیان اور بے حیائی

(۶) باب غیرة الله تعالى وتحريم الفواحش

حرام ہے

۱۷۵۵- حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”اللہ سے زیادہ اور کوئی غیرت مند نہیں“ یہی وجہ ہے کہ اس نے بے حیائیوں کو حرام قرار دیا ہے۔ خواہ وہ ظاہر ہوں، خواہ پوشیدہ اور اللہ کو اپنی تعریف سے زیادہ اور کوئی چیز پسند نہیں۔ یہی وجہ ہے کہ اس نے خود اپنی مدح کی ہے۔“

۱۷۵۵- حَدِيثُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رضی اللہ عنہ، عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم، قَالَ: «لَا أَحَدًا أَعْبَرُ مِنْ اللَّهِ. وَلِلذَلِكَ حَرَّمَ الْفَوَاحِشَ، مَا ظَهَرَ مِنْهَا، وَمَا بَطَّنَ. وَلَا شَيْءَ أَحَبُّ إِلَيْهِ الْمَدْحُ مِنَ اللَّهِ. وَلِلذَلِكَ مَدَحَ نَفْسَهُ.»

أخرجه البخاري في : ۶۵ - كتاب التفسير : ۶ - سورة الأنعام : ۷ - باب ولا تقربوا

الفواحش ما ظهر منها وما بطن.

۱۷۵۶- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”اللہ تعالیٰ کو غیرت آتی ہے اور اللہ تعالیٰ کو غیرت اس وقت آتی ہے جب بندہ مومن وہ کام کرے جسے اللہ نے حرام کیا ہے۔“

۱۷۵۶- حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ، عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم، أَنَّهُ قَالَ: «إِنَّ اللَّهَ يَغَارُ، وَغَيْرَةُ اللَّهِ أَنْ يَأْتِيَ الْمُؤْمِنُ مَا حَرَّمَ اللَّهُ.»

أخرجه البخاري في : ۶۷ - كتاب النكاح : ۱۰۷ - باب الغيرة.

۱۷۵۷- حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرما رہے تھے کہ اللہ تعالیٰ سے زیادہ

۱۷۵۷- حَدِيثُ أَسْمَاءَ، أَنَّهَا سَمِعَتْ رَسُولَ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم، يَقُولُ: «لَا شَيْءَ أَعْبَرُ

مِنَ اللّٰهِ».

غیرت مند کوئی نہیں۔

أخرجه البخاري في : ٦٧ - كتاب النكاح : ١٠٧ - باب الغيرة.

(٧) باب قوله تعالى إن الحسنات

(٤) ”فرمان الہی نیکیوں سے برائیاں ختم ہو

جاتی ہیں“

يذهبن السيئات

۱۷۵۸- حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ایک شخص نے کسی غیر عورت کا بوسہ لے لیا۔ اور پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آیا اور آپ کو اس حرکت کی خبر دے دی۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی کہ ”نماز دن کے دونوں حصوں میں قائم کرو اور کچھ رات گئے بھی اور بلاشبہ نیکیاں برائیوں کو مٹا دیتی ہیں۔“ (ہود: ۱۱۳) اس شخص نے کہا کہ یا رسول اللہ کیا یہ صرف میرے لئے ہے؟ تو آپ نے فرمایا ”نہیں بلکہ میری تمام امت کے لئے ہی حکم ہے۔“

۱۷۵۸ - حَدِيثِ ابْنِ مَسْعُودٍ ، أَنَّ رَجُلًا أَصَابَ مِنْ امْرَأَةٍ قُبْلَةً . فَأَتَى النَّبِيَّ ﷺ ، فَأَخْبَرَهُ . فَأَنْزَلَ اللَّهُ - ﴿أَقِمِ الصَّلَاةَ طَرَفِي النَّهَارِ وَزُلْفَا مِنَ اللَّيْلِ إِنَّ الْحَسَنَاتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّئَاتِ﴾ - فَقَالَ الرَّجُلُ : يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَلِي هَذَا؟ قَالَ : ﴿الْحَمِيمِ أُمَّتِي كُلِّهِمْ﴾ .

أخرجه البخاري في : ٩ - كتاب مواقيت الصلاة : ٤ - باب الصلاة كفارة.

۱۷۵۹- حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھا کہ ایک صاحب (کعب بن عمرو) آئے اور کہا یا رسول اللہ مجھ پر حد واجب ہو گئی ہے، آپ مجھ پر حد جاری کیجئے۔ بیان کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے کچھ نہیں پوچھا۔ پھر نماز کا وقت ہو گیا اور ان صاحب نے بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھی۔ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھ چکے تو وہ پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آکر کھڑے ہو گئے اور کہا یا رسول اللہ مجھ پر حد واجب ہو گئی ہے، آپ کتاب اللہ کے حکم کے مطابق مجھ پر جاری کیجئے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پر فرمایا۔ کیا تم نے ابھی ہمارے ساتھ نماز نہیں پڑھی ہے؟ انہوں نے کہا کہ ہاں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پھر اللہ نے تیرا گناہ معاف کر دیا۔ یا فرمایا کہ تیری غلطی یا حد (معاف کر دی)

۱۷۵۹ - حَدِيثِ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ قَالَ : كُنْتُ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ ، فَجَاءَهُ رَجُلٌ ، فَقَالَ : يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنِّي أَصَبْتُ حَدًّا ، فَأَقِمْهُ عَلَيَّ . قَالَ : وَلَمْ يَسْأَلْهُ عَنْهُ . قَالَ : وَحَضَرَتِ الصَّلَاةُ ، فَصَلَّى مَعَ النَّبِيِّ ﷺ . فَلَمَّا قَضَى النَّبِيُّ ﷺ الصَّلَاةَ ، قَامَ إِلَيْهِ الرَّجُلُ . فَقَالَ : يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنِّي أَصَبْتُ حَدًّا ، فَأَقِمْ فِيَّ كِتَابَ اللَّهِ . قَالَ : «أَلَيْسَ قَدْ صَلَّيْتُ مَعَنَا؟» قَالَ : نَعَمْ . قَالَ : «فَإِنَّ اللَّهَ قَدْ غَفَرَ لَكَ ذَنْبَكَ (أَوْ قَالَ) حَدَّكَ» .

أخرجه البخاري في : ٨٦ - كتاب الحدود : ٢٧ - باب إذا أقر بالحد ولم يبين هل للإمام أن يستر عليه.

(۸) باب قبول توبۃ القاتل وإن کثر قتله

(۸) قاتل کی توبہ کی قبولیت اگرچہ اس نے بہت زیادہ قتل کئے ہوں

۱۷۶۰- حدیث ابي سعيد رضی اللہ عنہ. عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: «كَانَ فِي بَنِي إِسْرَائِيلَ رَجُلٌ قَتَلَ تِسْعَةَ وَتِسْعِينَ إِنْسَانًا. ثُمَّ خَرَجَ يَسْأَلُ. فَأَتَى رَاهِبًا، فَسَأَلَهُ. فَقَالَ لَهُ: هَلْ مِنْ تَوْبَةٍ؟ قَالَ: لَا. فَقَتَلَهُ. فَجَعَلَ يَسْأَلُ. فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ: أَنْتَ قَرِيْبَةٌ كَذَا وَكَذَا. فَأَدْرَكَهُ الْمَوْتُ. فَأَنَاءَ بِصَدْرِهِ نَحْوَهَا. فَاخْتَصَمَتْ فِيهِ مَلَائِكَةُ الرَّحْمَةِ وَمَلَائِكَةُ الْعَذَابِ. فَأَوْحَى اللَّهُ إِلَيْهِ هَذِهِ: أَنْ تَقْرَبِي. وَأَوْحَى اللَّهُ إِلَيْهِ هَذِهِ: أَنْ تَبَاعِدِي. وَقَالَ: فَيَسُوا مَا بَيْنَهُمَا. فَوَجِدَ إِلَى هَذِهِ أَقْرَبَ بِشِيرٍ، فَغَفِرَ لَهُ».

۱۷۶۰- حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا بنی اسرائیل میں ایک شخص تھا جس نے ننانوے خون ناحق کئے تھے۔ پھر وہ (تلاوم ہو کر) مسئلہ پوچھنے نکلا۔ وہ ایک درویش کے پاس آیا اور اس سے پوچھا، کیا اس گناہ سے توبہ قبول ہونے کی کوئی صورت ہے؟ درویش نے جواب دیا کہ نہیں۔ یہ سن کر اس نے اس درویش کو بھی قتل کر دیا۔ (اور سو خون پورے کر دیئے) پھر وہ (دوسروں سے) پوچھنے لگا۔ آخر اس کو ایک درویش نے بتایا کہ فلاں بستی میں چلا جا (وہ آدھے راستے تک بھی نہیں پہنچا تھا کہ) اس کی موت واقع ہو گئی، مرتے مرتے اس نے اپنا سینہ اس بستی کی طرف جھکا دیا۔ آخر رحمت کے فرشتوں اور عذاب کے فرشتوں میں باہم جھگڑا ہوا۔ (کہ کون اسے لے جائے) لیکن اللہ تعالیٰ نے اس (نصرہ نامی) بستی کو (جہاں وہ توبہ کے لئے جا رہا تھا) حکم دیا کہ اس کی نعش سے قریب ہو جائے اور دوسری بستی کو (جہاں سے وہ نکلا تھا) حکم دیا کہ اس کی نعش سے دور ہو جا۔ پھر اللہ تعالیٰ نے فرشتوں سے فرمایا کہ اب دونوں کا فاصلہ دیکھو اور (جب نپاتو) اس بستی کو (جہاں وہ توبہ کے لئے جا رہا تھا) ایک بالشت نعش سے نزدیک پھیلا سلئے وہ بخش دیا گیا۔

أخرجه البخاري في : ۶۰- كتاب الأنبياء : ۵۴- باب حدثنا أبو اليمان.

۱۷۶۱- حدیث ابن عمر رضی اللہ عنہما ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ مُخْرِزِ الْمَازِنِيِّ ، قَالَ : بَيْنَمَا أَنَا أُمْتَبِي مَعَ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا ، أَخِذَ بِيَدِهِ ، إِذْ عَرَضَ رَجُلٌ فَقَالَ : كَيْفَ سَمِعْتَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فِي

۱۷۶۱- صفوان بن محرز مازنی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے ہاتھ میں ہاتھ دیتے جا رہا تھا کہ ایک شخص سامنے آیا اور پوچھا رسول کریم ﷺ سے آپ نے (قیامت میں اللہ اور بندے کے درمیان ہونے والی) سرگوشی کے بارے میں کیا سنا ہے؟ حضرت عبد اللہ بن عمر نے کہا میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا۔ آپ فرماتے تھے کہ اللہ تعالیٰ مومن کو اپنے نزدیک بلائے گا اور اس پر اپنا پردہ ڈال

دے گا اور اسے چھپالے گا۔ اللہ تعالیٰ اس سے فرمائے گا کیا تجھ کو فلاں گناہ یاد ہے؟ کیا فلاں گناہ تجھ کو یاد ہے؟ وہ مومن کے گا ہاں۔ اے میرے پروردگار۔ آخر جب وہ اپنے گناہوں کا اقرار کر لے گا اور اسے یقین آجائے گا کہ اب وہ ہلاک ہوا تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ میں نے دنیا میں تیرے گناہوں پر پردہ ڈالا۔ اور آج بھی میں تیری مغفرت کرتا ہوں۔ چنانچہ اسے اس کی نیکیوں کی کتاب دے دی جائے گی۔ لیکن کافر اور منافق کے متعلق ان پر گواہ (ملائیکہ) انبیاء اور تمام جن وانس (سب) کہیں گے کہ یہی وہ لوگ ہیں جنہوں نے اپنے پروردگار پر جھوٹ باندھا تھا۔ خبردار ہو جاؤ! ظالموں پر اللہ کی پھینکار ہو گی۔

النَّجْوَى؟ فَقَالَ : سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ ، يَقُولُ : «إِنَّ اللَّهَ يُدْنِي الْمُؤْمِنَ ، فَيَضَعُ عَلَيْهِ كَفَّهُ وَيَسْتَرُهُ : فَيَقُولُ : أَتَعْرِفُ ذَنْبَ كَذَا؟ أَتَعْرِفُ ذَنْبَ كَذَا؟ فَيَقُولُ : نَعَمْ. أَيْ رَبِّ! حَتَّى إِذَا قَرَّرَهُ بِذُنُوبِهِ ، وَرَأَى فِي نَفْسِهِ أَنَّهُ هَلَكَ. قَالَ : سَتَرْتُهَا عَلَيْكَ فِي الدُّنْيَا وَأَنَا أَغْفِرُهَا لَكَ الْيَوْمَ. فَيُعْطَى كِتَابَ حَسَنَاتِهِ. وَأَمَّا الْكَافِرُ وَالْمُنَافِقُونَ فَيَقُولُ الْأَشْهَادُ : هَؤُلَاءِ الَّذِينَ كَذَّبُوا عَلَى رَبِّهِمْ أَلَّا لَعْنَةُ اللَّهِ عَلَى الظَّالِمِينَ».

أخرجه البخاري في : ٤٦ - كتاب المظالم : ٢ - باب قول الله تعالى - ﴿أَلَّا لَعْنَةُ اللَّهِ عَلَى الظَّالِمِينَ﴾ -

(٩) كعب بن مالكؓ اور ان کے ساتھیوں کی توبہ قبول ہونے کا بیان

(٩) باب حديث توبة كعب بن مالك وصاحبه

١٧٦٢ - حضرت كعب بن مالكؓ نے بیان کیا کہ غزوہ تبوک کے سوا اور کسی غزوہ میں ایسا نہیں ہوا تھا کہ میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ شریک نہ ہوا ہوں، البتہ غزوہ بدر میں بھی شریک نہیں ہوا تھا۔ لیکن جو لوگ غزوہ بدر میں شریک نہیں ہو سکے تھے ان کے متعلق آنحضرت ﷺ نے کسی قسم کی تنگ نظمی کا اظہار نہیں فرمایا تھا، کیونکہ آپ اس موقع پر صرف قریش کے قافلے کی تلاش میں نکلے تھے۔ لیکن اللہ کے حکم سے کسی پہلی تیاری کے بغیر آپ کی دشمنوں سے ٹکرا ہو گئی۔ میں ایلتہ عقبہ میں (انصار کے ساتھ) آنحضرت ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تھا، یہ وہی رات ہے جس میں ہم نے (مکہ میں) اسلام کے لئے عہد کیا تھا۔ اور مجھے توبہ غزوہ بدر سے بھی

١٧٦٢ - حديث كعب بن مالكؓ . قَالَ : لَمْ أَتَخَلَّفْ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ ، فِي غَزْوَةِ غَزَاهَا ، إِلَّا فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ . غَيْرَ أَنِّي كُنْتُ تَخَلَّفْتُ فِي غَزْوَةِ بَدْرَ ، وَلَمْ يُعَاتِبْ أَحَدًا تَخَلَّفَ عَنْهَا . أَنَّمَا خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُرِيدُ عِيرَ قُرَيْشٍ . حَتَّى جَمَعَ اللَّهُ بَيْنَهُمْ وَبَيَّنَّ عَدُوَّهُمْ عَلَى غَيْرِ مِيعَادٍ . وَلَقَدْ شَهِدْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ ، لَيْلَةَ الْعَقَبَةِ حِينَ تَوَاقَفْنَا عَلَى الْإِسْلَامِ . وَمَا أَحَبُّ أَنْ

زیادہ عزیز ہے، اگرچہ بدر کالوگوں کی زبانوں پر چڑھا زیادہ ہے۔ میرا واقعہ یہ ہے کہ میں اپنی زندگی میں کبھی اتا قوی اور اتا صاحب مال نہیں ہوا تھا جتنا اس موقع پر تھا جب کہ میں آنحضرت ﷺ کے ساتھ تبوک کے غزوے میں شریک نہیں ہو سکا تھا۔ خدا کی قسم اس سے پہلے کبھی میرے پاس دو اونٹ جمع نہیں ہوئے تھے، لیکن اس موقع پر میرے پاس دو اونٹ موجود تھے۔ آنحضرت ﷺ جب کبھی کسی غزوے کے لئے تشریف لے جاتے تو آپ اس کے لئے ذومعنی الفاظ استعمال کیا کرتے تھے لیکن اس غزوہ کا جب موقع آیا تو گرمی بڑی سخت تھی، سفر بھی بہت لمبا تھا۔ بیابانی راستہ اور دشمن کی فوج کی کثرت تعداداً تمام مشکلات سامنے تھیں۔ اس لئے آنحضرت ﷺ نے مسلمانوں کو اس غزوہ کے متعلق بہت تفصیل کے ساتھ بتا دیا تھا، تاکہ اس کے مطابق پوری طرح تیاری کر لیں۔ چنانچہ آپ نے اس سمت کی بھی نشاندہی کر دی جدھر سے آپ کا جاہلے کا ارادہ تھا۔ مسلمان بھی آپ کے ساتھ بہت تھے۔ اتنے کہ کسی رجسٹر میں سب کے ناموں کا لکھنا بھی مشکل تھا۔

حضرت کعب بن لہب نے بیان کیا کہ کوئی بھی شخص اگر اس غزوے میں شریک نہ ہونا چاہتا تو وہ یہ خیال کر سکتا تھا کہ اس کی غیر حاضری کا کسی کو پتہ نہیں چلے گا۔ سوائے اس کے کہ اس کے متعلق وحی نازل ہو۔ حضور اکرم ﷺ جب اس غزوہ کے لئے تشریف لے جا رہے تھے تو پھل پکنے کا زمانہ تھا اور سایہ میں بیٹھ کر لوگ آرام کرتے تھے۔ آنحضرت ﷺ بھی تیاریوں میں مصروف تھے اور آپ کے ساتھ مسلمان بھی لیکن میں روزانہ یہ سوچا کرتا تھا کہ کل سے میں بھی تیاری کروں گا اور اس طرح ہر روز اسے مالتا رہا۔ مجھے اس کا یقین تھا کہ میں تیاری کر لوں گا۔ مجھے آسائیاں میسر ہیں۔ یوں ہی وقت گذرتا رہا اور آخر لوگوں نے اپنی تیاریاں مکمل بھی کر لیں

لِي بِهَا مَشْهَدَ بَدْرٍ ، وَإِنْ كَانَتْ بَدْرٌ أَدْرَكَ فِي النَّاسِ مِنْهَا .

كَانَ مِنْ حَبْرِي أَنِّي لَمْ أَكُنْ قَطُّ أَقْوَى وَلَا أَيْسَرَ حِينَ تَحَلَّفْتُ عَنْهُ فِي تِلْكَ الْغَزَاةِ . وَاللَّهِ ! مَا اجْتَمَعَتْ عِنْدِي قَبْلَهُ رَاحِلَتَانِ قَطُّ ، حَتَّى جَمَعْتُهُمَا فِي تِلْكَ الْغَزْوَةِ . وَلَمْ يَكُنْ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ ، يُرِيدُ غَزْوَةً إِلَّا وَرَى بِغَيْرِهَا . حَتَّى كَانَتْ تِلْكَ الْغَزْوَةُ . غَزَاهَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فِي حَرٍّ شَدِيدٍ ، وَاسْتَقْبَلَ سَفَرًا بَعِيدًا ، وَمَفَازًا ، وَعَدُوًّا كَثِيرًا . فَجَلَى لِلْمُسْلِمِينَ أَمْرَهُمْ لِيَتَأَهَّبُوا أَهْبَةَ غَزْوِهِمْ . فَأَخْبَرَهُمْ بِوَجْهِهِ الَّذِي يُرِيدُ . وَالْمُسْلِمُونَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ كَثِيرٌ . وَلَا يَجْمَعُهُمْ كِتَابٌ حَافِظٌ . (يُرِيدُ الدِّيُونَ) .

قَالَ كَعْبٌ : فَمَا رَجُلٌ يُرِيدُ أَنْ يَتَغَيَّبَ إِلَّا ظَنَّ أَنْ سَيَحْفَى لَهُ ، مَا لَمْ يَنْزِلْ فِيهِ وَحْيُ اللَّهِ . وَغَزَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ، تِلْكَ الْغَزْوَةَ ، حِينَ طَابَتِ الثَّمَارُ وَالظَّلَالُ . وَتَعَهَّزَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَالْمُسْلِمُونَ مَعَهُ . فَطَفِقَتْ أَعْدَاؤُكُمْ لِكَيْ أَتَعَهَّزَ مَعَهُمْ . فَأَرْجِعْ وَلَمْ أَقْضِ شَيْئًا . فَأَقُولُ فِي نَفْسِي : أَنَا

اور آنحضرت ﷺ مسلمانوں کو ساتھ لے کر روانہ بھی ہو گئے۔ اس وقت تک میں نے کوئی تیاری نہیں کی تھی۔ اس موقع پر بھی میں نے اپنے دل کو یہی کہہ کر سمجھایا کہ کل یا پرسوں تک تیاری کر لوں گا اور پھر لشکر سے جا ملوں گا۔ کوچ کے بعد دوسرے دن میں نے تیاری کے لئے سوچا، لیکن اس دن بھی کوئی تیاری نہیں کی۔ پھر تیسرے دن کے لئے سوچا اور اس دن بھی کوئی تیاری نہیں کی، یوں ہی وقت گذر گیا اور اسلامی لشکر بہت آگے بڑھ گیا، غزوہ میں شرکت میرے لئے بہت دور کی بات ہو گئی اور میں یہی ارادہ کرتا رہا کہ یہاں سے چل کر انہیں پالوں گا۔ کاش، میں نے ایسا کر لیا ہوتا۔ لیکن یہ میرے نصیب میں نہیں تھا۔ رسول اللہ ﷺ کے تشریف لے جانے کے بعد جب میں باہر نکلتا تو مجھے برا رنج ہوتا، کیونکہ یا تو وہ لوگ نظر آتے جن کے چہروں سے نفاق ٹپکتا تھا۔ یا پھر وہ لوگ جنہیں اللہ تعالیٰ نے معذور اور ضعیف قرار دے دیا تھا۔ آنحضرت ﷺ نے میرے بارے میں کسی سے کچھ نہیں پوچھا تھا، لیکن جب آپ تبوک پہنچ گئے تو وہیں ایک مجلس میں آپ نے دریافت فرمایا کہ کعب نے کیا کیا؟ بنو سلمہ کے ایک صاحب نے کہا کہ یا رسول اللہ! اس کے غور نے اسے آنے نہیں دیا۔ وہ حسن و جمال یا لباس پر اترا کر رہ گیا ہے۔ اس پر حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ بولے تم نے بری بات کہی۔ یا رسول اللہ! خدا کی قسم ہمیں ان کے متعلق خیر کے سوا اور کچھ معلوم نہیں۔ آنحضرت ﷺ نے کچھ نہیں فرمایا۔

حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جب مجھے معلوم ہوا کہ حضور ﷺ واپس تشریف لارہے ہیں تو اب مجھ پر فکر سوار ہوا اور میرا ذہن کوئی ایسا جھوٹا ہمانہ تلاش کرنے لگا جس سے میں کل آنحضرت ﷺ کی خفگی سے بچ سکوں۔ اپنے گھر کے ہر عقل مند آدمی سے اس کے متعلق میں نے مشورہ لیا۔ لیکن جب مجھے معلوم ہوا کہ آل حضرت ﷺ مدینہ سے

قَادِرٌ عَلَيْهِ. فَلَمْ يَزَلْ يَتَمَادَى بِي ، حَتَّى اشْتَدَّ بِالنَّاسِ الْجَدُّ. فَأَصْبَحَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ، وَالْمُسْلِمُونَ مَعَهُ . وَلَمْ أَقْضِ مِنْ جَهَّازِي شَيْئًا. فَقُلْتُ : أَتَجَهَّزُ بَعْدَهُ يَوْمٍ أَوْ يَوْمَيْنِ ، ثُمَّ أَلْحَقُهُمْ. فَغَدَوْتُ بَعْدَ أَنْ فَصَلُوا ، لِأَتَجَهَّرَ ، فَرَجَعْتُ وَلَمْ أَقْضِ شَيْئًا. ثُمَّ غَدَوْتُ ثُمَّ رَجَعْتُ وَلَمْ أَقْضِ شَيْئًا. فَلَمْ يَزَلْ بِي حَتَّى أَسْرَعُوا ، وَتَفَارَطَ الْعَزْوُ. وَهَمَمْتُ أَنْ ارْتَجِلَ فَأَذَرْتُ كَهُمْ. وَكَيْتَنِي فَعَلْتُ! فَلَمْ يُقَدِّرْ لِي ذَلِكَ. فَكُنْتُ، إِذَا خَرَجْتُ فِي النَّاسِ ، بَعْدَ خُرُوجِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ ، فَطَفْتُ فِيهِمْ ، أَحْزَنِي أَنِّي لَا أَرَى إِلَّا رَجُلًا مَغْمُوصًا عَلَيْهِ النِّفَاقُ، أَوْ رَجُلًا مِمَّنْ عَذَرَ اللَّهُ مِنَ الضُّعَفَاءِ. وَلَمْ يَذْكُرْنِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ حَتَّى بَلَغَ تَبُوكَ. فَقَالَ ، وَهُوَ جَالِسٌ فِي الْقُبُومِ بِتَبُوكَ: «مَا فَعَلَ كَعْبٌ؟» فَقَالَ رَجُلٌ مِنْ بَنِي سَلَمَةَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! حَبَسَهُ بُرْدَاهُ وَنَظَرُهُ فِي عِطْفِهِ. فَقَالَ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ: بِنَسِ مَا قُلْتَ. وَاللَّهِ! يَا رَسُولَ اللَّهِ! مَا عَلِمْنَا عَلَيْهِ إِلَّا خَيْرًا. فَسَكَتَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ. قَالَ كَعْبُ بْنُ مَالِكٍ: فَلَمَّا بَلَغَنِي أَنَّهُ

تَوَجَّهَ قَافِلًا ، حَضَرَني هَمِّي . وَطَفِقْتُ
أَتَذَكُرُ الكَذِبَ ، وَأَقُولُ : بِمَاذَا أَخْرَجُ مِنْ
سَخِطِهِ عَدَا؟ وَاسْتَعْنْتُ عَلَى ذَلِكِ بِكُلِّ
ذِي رَأْيٍ مِنْ أَهْلِي . فَلَمَّا قِيلَ إِنَّ رَسُولَ
اللَّهِ ﷺ قَدْ أَظَلَّ قَادِمًا ، زَاحَ عَنِّي البَاطِلُ ،
وَعَرَفْتُ أَنِّي لَنْ أَخْرَجَ مِنْهُ أَبَدًا بِشَيْءٍ فِيهِ
كَذِبٌ ، فَأَجْمَعْتُ صِدْقَهُ . وَأَصْبَحَ رَسُولُ
اللَّهِ ﷺ قَادِمًا . وَكَانَ ، إِذَا قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ ،
بَدَأَ بِالْمَسْجِدِ ، فَيَرَكُّعُ فِيهِ رَكَعَتَيْنِ ، ثُمَّ
جَلَسَ لِلنَّاسِ . فَلَمَّا فَعَلَ ذَلِكِ ، جَاءَهُ
المُخْلِفُونَ ، فَطَفِقُوا يَعْتَذِرُونَ إِلَيْهِ ،
وَيَخْلِفُونَ لَهُ . وَكَانُوا بِضَعَّةٍ وَتَمَانِينَ
رَجُلًا . فَقَبِلَ مِنْهُمْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ
عَلَانِيَتَهُمْ ، وَبَايَعَهُمْ ، وَاسْتَغْفَرَ لَهُمْ ، وَوَكَّلَ
سِرَائِرَهُمْ إِلَى اللَّهِ . فَجَنَّتُهُ . فَلَمَّا سَلِمْتُ
عَلَيْهِ ، تَبَسَّمَ تَبَسُّمَ الْمُغْضَبِ . ثُمَّ قَالَ
«تَعَالَى» فَجَنَّتُ أَمْسِي ، حَتَّى جَلَسْتُ بَيْنَ
يَدَيْهِ . فَقَالَ لِي «مَا خَلْفَكَ؟ أَلَمْ تَكُنْ قَدِ
ابْتَعْتَ ظَهْرَكَ؟» فَقُلْتُ : بَلَى . إِنِّي ، وَاللَّهِ!
لَوْ جَلَسْتُ عِنْدَ غَيْرِكَ مِنْ أَهْلِ الدُّنْيَا ،
لَرَأَيْتُ أَنْ سَأَخْرَجَ مِنْ سَخِطِهِ بَعْدُ . وَلَقَدْ
أُعْطِيتُ جَدَلًا . وَلَكِنِّي ، وَاللَّهِ! لَقَدْ عَلِمْتُ

بالکل قریب آچکے ہیں تو غلط خیالات میرے ذہن سے نکل
گئے اور مجھے یقین ہو گیا کہ اس معاملہ میں جھوٹ بول کر میں
اپنے آپ کو کسی طرح محفوظ نہیں کر سکتا۔ چنانچہ میں نے سچی
بات کہنے کا پختہ ارادہ کر لیا۔ صبح کے وقت آنحضرت ﷺ
تشریف لائے۔ جب آپ کسی سفر سے واپس تشریف لاتے تو
آپ کی یہ عادت تھی کہ پہلے مسجد میں تشریف لے جاتے اور
دو رکعت نماز پڑھتے، پھر لوگوں کے ساتھ مجلس میں بیٹھتے۔
جب آپ اس عمل سے فارغ ہو چکے تو آپ کی خدمت میں
لوگ آنے لگے جو غزوہ میں شریک نہیں ہو سکے تھے اور قسم
کھا کھا کر اپنے عذر بیان کرنے لگے۔ ایسے لوگوں کی تعداد اسی
کے قریب تھی۔ آنحضرت ﷺ نے ان کے ظاہر کو قبول فرما
لیا، ان سے عذر لیا۔ ان کے لئے مغفرت کی دعا فرمائی اور ان
کے باطن کو اللہ کے سپرد کیا۔ اس کے بعد میں حاضر ہوا، میں
نے سلام کیا تو آپ مسکرائے، آپ کی مسکراہٹ میں خفگی
تھی۔ آپ نے فرمایا۔ آؤ۔ میں چند قدم چل کر آپ کے
سامنے بیٹھ گیا، آپ نے مجھ سے دریافت فرمایا کہ تم غزوہ میں
کیوں شریک نہیں ہوئے، کیا تم نے کوئی سواری نہیں خریدی
تھی؟

میں نے عرض کیا۔ میرے پاس سواری موجود تھی۔ خدا
کی قسم، اگر میں آپ کے سوا کسی دنیا دار شخص کے سامنے
آج بیٹھا ہوا ہوتا تو کوئی نہ کوئی عذر گھڑ کر اس کی خفگی سے بچ
سکتا تھا۔ مجھے خوبصورتی کے ساتھ گفتگو کا سلیقہ معلوم ہے۔
لیکن خدا کی قسم، مجھے یقین ہے کہ اگر آج میں آپ کے
سامنے کوئی جھوٹا عذر بیان کر کے آپ کو راضی کر بھی لوں تو
بہت جلد اللہ تعالیٰ آپ کو مجھ سے ناراض کر دے گا۔ اس کے
بجائے اگر میں آپ سے سچی بات بیان کروں تو یقیناً آپ کو
میری طرف سے خفگی ہوگی، لیکن اللہ سے مجھے معافی کی پوری
امید ہے۔ نہیں، خدا کی قسم مجھے کوئی عذر نہیں تھا، خدا کی قسم

اس وقت سے پہلے کبھی اتنا فارغ البال نہیں تھا اور پھر بھی میں آپ کے ساتھ شریک نہیں ہو سکا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تم نے سچی بات بتادی۔ اچھا اب جاؤ، یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ تمہارے بارے میں خود کوئی فیصلہ کر دے۔ میں اٹھ گیا اور میرے پیچھے بنو سلمہ کے کچھ لوگ بھی دوڑے ہوئے آئے اور مجھ سے کہنے لگے کہ خدا کی قسم، ہمیں تمہارے متعلق یہ معلوم نہیں تھا کہ اس سے پہلے تم نے کوئی گناہ کیا ہے اور تم نے بڑی کوتاہی کی۔ آنحضرت ﷺ کے سامنے ویسا ہی کوئی عذریاں نہیں کیا جیسا دوسرے نہ شریک ہونے والوں نے بیان کر دیا تھا۔ تمہارے گناہ کے لئے آنحضرت ﷺ کا استغفار ہی کافی ہو جاتا۔ خدا کی قسم ان لوگوں نے مجھے اس پر اتنی ملامت کی کہ مجھے خیال آیا کہ واپس جا کر آنحضرت ﷺ سے کوئی جھوٹا عذر کر آؤں۔ پھر میں نے ان سے پوچھا، کیا میرے علاوہ کسی اور نے بھی مجھ جیسا عذریاں کیا ہے؟ انہوں نے بتایا کہ ہاں دو حضرات نے اسی طرح معذرت کی جس طرح تم نے کی ہے اور انہیں جواب بھی وہی ملا جو تمہیں ملا۔ میں نے پوچھا کہ ان کے نام کیا ہیں؟ انہوں نے بتایا کہ مرارہ بن ربیع عمری اور ہلال بن امیہ واقفی۔ انہوں نے دو ایسے صحابہ کا نام لیا تھا جو صلح تھے اور بدر کی جنگ میں شریک ہوئے تھے، ان کا طرز عمل میرے لئے نمونہ بن گیا۔ چنانچہ انہوں نے جب ان بزرگوں کا نام لیا تو میں اپنے گھر چلا آیا۔ اور آنحضرت ﷺ نے لوگوں کو ہم سے بات چیت کرنے کی ممانعت کر دی۔ بہت سے لوگ جو غزوے میں شریک نہیں ہوئے تھے ان میں سے صرف ہم تین تھے لوگ ہم سے الگ رہنے لگے اور سب لوگ بدل گئے، ایسا نظر آتا تھا کہ ہم سے ساری دنیا بدل گئی ہے۔ ہمارا اس سے کوئی واسطہ ہی نہیں ہے۔ پچاس دن تک ہم اسی طرح رہے۔ میرے دو ساتھیوں (یعنی مرارہ اور ہلال رضی اللہ عنہما) نے تو اپنے گھروں سے نکلنا ہی چھوڑ دیا،

لَئِنْ حَدَّثْتُكَ الْيَوْمَ حَدِيثَ كَذِبٍ ، تَرْضَى بِهِ عَنِّي ، لَيُوشِكَنَّ اللَّهُ أَنْ يُسْحِطَكَ عَلَيَّ . وَلَئِنْ حَدَّثْتُكَ حَدِيثَ صِدْقٍ تَجِدُ عَلَيَّ فِيهِ ، إِنِّي لَأَرْجُو فِيهِ عَفْوَ اللَّهِ . وَاللَّهِ مَا كَانَ لِي مِنْ عَذْرٍ . وَاللَّهِ مَا كُنْتُ قَطُّ أَقْوَى ، وَلَا أَيْسَرَ مِنِّي ، حِينَ تَخَلَّفْتُ عَنْكَ . فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : «أَمَا هَذَا ، فَقَدْ صَدَقَ . فَقُمْ حَتَّى يَقْضِيَ اللَّهُ فِيكَ» فَقُمْتُ . وَنَارَ رِجَالٍ مِنْ بَنِي سَلَمَةَ ، فَاتَّبَعُونِي فَقَالُوا لِي : وَاللَّهِ مَا عَلِمْنَاكَ كُنْتَ أَذْنِبْتَ ذَنْبًا قَبْلَ هَذَا . وَلَقَدْ عَجَزْتَ أَنْ لَا تَكُونَ إِعْتَذَرْتَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ بِمَا اعْتَذَرَ إِلَيْهِ الْمُتَخَلِّفُونَ . قَدْ كَانَ كَأَفِيكَ ذَنْبِكَ اسْتِغْفَارُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ لَكَ . فَوَاللَّهِ مَا زَالُوا يُؤْتُونِي ، حَتَّى أَرَدْتُ أَنْ أَرْجِعَ فَأُكَذِّبَ نَفْسِي . ثُمَّ قُلْتُ لَهُمْ : هَلْ لَقِيَ هَذَا مَعِيَ أَحَدٌ؟ قَالُوا : نَعَمْ . رَجُلَانِ قَالَا مِثْلَ مَا قُلْتُ ، فَقِيلَ لَهُمَا مِثْلُ مَا قِيلَ لَكَ . فَقُلْتُ : مَنْ هُمَا؟ قَالُوا : مُرَارَةُ بْنُ الرَّبِيعِ الْعَمْرِيُّ ، وَهَلَالُ بْنُ أُمَيَّةَ الْوَاقِفِيُّ . فَذَكَرُوا لِي رَجُلَيْنِ صَالِحَيْنِ ، قَدْ شَهِدَا بَدْرًا ، فِيهِمَا إِسْوَةٌ . فَمَضَيْتُ حِينَ

ذَكَرُوهُمَا لِي.

بس روتے رہتے تھے۔ لیکن میرے اندر ہمت تھی کہ میں باہر نکلتا تھا، مسلمانوں کے ساتھ نماز میں شریک ہوتا تھا۔ اور بازاروں میں گھوما کرتا تھا، لیکن مجھ سے کوئی بولتا نہ تھا۔ میں آنحضرت ﷺ کی خدمت میں بھی حاضر ہوتا تھا، آپ کو سلام کرتا، جب آپ نماز کے بعد مجلس میں بیٹھتے، میں اس کی جستجو میں لگا رہتا تھا کہ دیکھوں سلام کے جواب میں آنحضرت ﷺ کے مبارک ہونٹ ہلے یا نہیں، پھر آپ کے قریب ہی نماز پڑھنے لگ جاتا اور آپ کو نکلیوں سے دیکھتا رہتا۔ جب میں اپنی نماز میں مشغول ہو جاتا تو رسول اللہ ﷺ میری طرف دیکھتے۔ لیکن جونہی میں آپ کی طرف دیکھتا آپ رخ مبارک پھیر لیتے۔ آخر جب اس طرح لوگوں کی بے رخی بڑھتی ہی گئی تو میں (ایک دن) ابو قتادہ رضی اللہ عنہ کے بلغ کی دیوار پر چڑھ گیا۔ وہ میرے چچا زاد بھائی تھے اور مجھے ان سے بہت گہرا تعلق تھا، میں نے انہیں سلام کیا۔ لیکن خدا کی قسم، انہوں نے بھی میرے سلام کا جواب نہیں دیا۔ میں نے کہا، ابو قتادہ! تمہیں اللہ کی قسم، کیا تم نہیں جانتے کہ اللہ اور اس کے رسول سے مجھے کتنی محبت ہے۔ انہوں نے کوئی جواب نہیں دیا۔ میں نے دوبارہ ان سے یہی سوال کیا خدا کی قسم دے کر۔ لیکن اب بھی وہ خاموش تھے، پھر میں نے اللہ کا واسطہ دے کر ان سے یہی سوال کیا۔ اس مرتبہ انہوں نے صرف اتنا کہا کہ اللہ اور اس کے رسول کو زیادہ علم ہے۔ اس پر میرے آنسو پھوٹ پڑے۔ میں واپس چلا آیا اور دیوار پر چڑھ کر نیچے باہر اتر آیا۔

حضرت کعب بن جریج نے بیان کیا کہ ایک دن میں مدینہ کے بازار میں جا رہا تھا کہ شام کا ایک کاشکار جو غلہ بیچنے مدینہ آیا تھا، پوچھ رہا تھا کہ کعب بن مالک کہاں رہتے ہیں۔ لوگوں نے میری طرف اشارہ کیا تو وہ میرے پاس آیا اور شاہ غسان کا ایک مکتوب مجھے دیا، اس میں تحریر تھا

”ابعد، مجھے معلوم ہوا ہے کہ تمہارے صاحب (یعنی

وَنَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْمُسْلِمِينَ عَنْ كَلَامِنَا ، أَيُّهَا الثَّلَاثَةُ ، مِنْ بَيْنِ مَنْ تَخَلَّفَ عَنْهُ . فَاجْتَنَبْنَا النَّاسَ ، وَتَغَيَّرُوا لَنَا ، حَتَّى تَنَكَرَتْ فِي نَفْسِي الْأَرْضُ ، فَمَا هِيَ إِلَّا تِي أَعْرِفُ . فَلَبَّسْنَا عَلَى ذَلِكَ خَمْسِينَ لَيْلَةً .

فَأَمَّا صَحْبَائِي ، فَاسْتَكْنَا ، وَقَعَدْنَا فِي بُيُوتِهِمَا ، يَبْكِيَانِ . وَأَمَّا أَنَا فَكُنْتُ أَشَبَّ الْقَوْمِ ، وَأَحْلَدَهُمْ . فَكُنْتُ أَخْرُجُ فَأَشْهَدُ الصَّلَاةَ مَعَ الْمُسْلِمِينَ ، وَأَطُوفُ فِي الْأَسْوَاقِ وَلَا يُكَلِّمُنِي أَحَدٌ . وَآتَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَأَسَلَّمُ عَلَيْهِ ، وَهُوَ فِي مَجْلِسِهِ بَعْدَ الصَّلَاةِ . فَأَقُولُ فِي نَفْسِي : هَلْ حَرَكْتُ شَفِئَتِي بَرْدَ السَّلَامِ عَلَيَّ ، أَمْ لَا؟ ثُمَّ أَصْلِي قَرِيبًا مِنْهُ ، فَأَسَارِقُهُ النَّظَرَ . فَإِذَا أَقْبَلْتُ عَلَى صَلَاتِي ، أَقْبَلَ إِلَيَّ . وَإِذَا التَّفَتُّ نَحْوَهُ ، أَعْرَضَ عَنِّي . حَتَّى إِذَا طَالَ عَلَيَّ ذَلِكَ مِنْ جَفْوَةِ النَّاسِ ، مَشَيْتُ حَتَّى تَسَوَّرْتُ جِدَارَ حَائِطِ أَبِي قَتَادَةَ ، وَهُوَ ابْنُ عَمِّي ، وَأَحَبُّ النَّاسِ إِلَيَّ ، فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ . فَوَاللَّهِ مَا رَدَّ عَلَيَّ السَّلَامَ . فَقُلْتُ : يَا أَبَا قَتَادَةَ! أَنْشُدُكَ بِاللَّهِ! هَلْ تَعَلَّمْنِي أَحِبُّ اللَّهُ وَرَسُولَهُ؟

آنحضرت ﷺ) تمہارے ساتھ زیادتی کرنے لگے ہیں، اللہ تعالیٰ نے تمہیں کوئی ذلیل نہیں پیدا کیا ہے کہ تمہارا حق ضائع کیا جائے، تم ہمارے پاس آ جاؤ۔ ہم تمہارے ساتھ بہتر سے بہتر سلوک کریں گے۔“

جب میں نے یہ خط پڑھا تو میں نے کہا کہ یہ ایک اور امتحان آگیا۔ میں نے اس خط کو تنور میں جلادیا۔ ان بچاس دنوں میں سے جب چالیس دن گذر چکے تو رسول اکرم ﷺ کے ایلیچی میرے پاس آئے اور کہا کہ آنحضرت ﷺ نے تمہیں حکم دیا ہے کہ اپنی بیوی کے قریب بھی نہ جاؤ۔ میں نے پوچھا میں اسے طلاق دے دوں یا پھر مجھے کیا کرنا چاہئے؟ انہوں نے بتلایا کہ نہیں صرف ان سے جدا رہو، ان کے قریب نہ جاؤ۔ میرے دونوں ساتھیوں کو (جنہوں نے میری طرح معذرت کی تھی) بھی یہی حکم آپ نے بھیجا تھا۔ میں نے اپنی بیوی سے کہا کہ اب اپنے میکے چل جاؤ اور اس وقت تک وہیں رہو جب تک اللہ تعالیٰ اس معاملہ کا کوئی فیصلہ نہ کرے۔

حضرت کعب بن جحش نے بیان کیا کہ ہلال بن امیہ رضی اللہ عنہ (جن کا مقاطعہ ہوا تھا) کی بیوی آنحضرت ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور عرض کیا یا رسول اللہ! ہلال بن امیہ بہت ہی بوڑھے اور کمزور ہیں، ان کے پاس کوئی خادم بھی نہیں ہے، کیا اگر میں ان کی خدمت کر دیا کروں تو آپ ناپسند فرمائیں گے؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ صرف وہ تم سے صحبت نہ کریں۔ انہوں نے عرض کی۔ خدا کی قسم وہ تو کسی چیز کے لئے حرکت بھی نہیں کر سکتے، جب سے یہ خنکلی ان پر ہوئی ہے وہ دن ہے اور آج کا دن ہے ان کے آنسو تھمنے میں نہیں آتے۔ میرے گھر کے بعض لوگوں نے کہا کہ جس طرح ہلال بن امیہ رضی اللہ عنہ کی بیوی کو ان کی خدمت کرتے رہنے کی اجازت آنحضرت ﷺ نے دے دی ہے، آپ بھی اسی طرح کی اجازت حضور ﷺ

فَسَكَتَ. فَعُدْتُ لَهُ ، فَنَشَدْتُهُ فَسَكَتَ. فَعُدْتُ لَهُ فَنَشَدْتُهُ ، فَقَالَ: اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ. فَفَاضَتْ عَيْنَايَ، وَتَوَلَّيْتُ حَتَّى تَسَوَّرْتُ الْجِدَارَ.

قَالَ: فَبَيْنَا أَنَا أَمْشِي بِسُوقِ الْمَدِينَةِ ، إِذَا بَنِيٌّ مِنْ أَنْبَاطِ أَهْلِ الشَّامِ ، مِمَّنْ قَدِمَ بِالطَّعَامِ يَبِيعُهُ بِالْمَدِينَةِ ، يَقُولُ: مَنْ يَدُلُّ عَلَيَّ كَعْبَ بْنِ مَالِكٍ؟ فَطَفِقَ النَّاسُ يُشِيرُونَ لَهُ. حَتَّى إِذَا جَاءَنِي ، دَفَعَ إِلَيَّ كِتَابًا مِنْ مَلِكِ غَسَّانَ. فَإِذَا فِيهِ: أَمَا بَعْدُ. فَإِنَّهُ قَدْ بَلَغَنِي أَنَّ صَاحِبِكَ قَدْ حَفَاكَ. وَكَلِمَ يَجْعَلُكَ اللَّهُ بَدَارَ هَوَانٍ ، وَلَا مَضِيعَةٍ. فَالْحَقُّ بِنَا نُوَاسِكُ. فَقُلْتُ لَمَّا قَرَأْتُهَا: وَهَذَا أَيْضًا مِنَ الْبَلَاءِ. فَتَيَمَّمْتُ بِهَا التَّنَوُّورَ فَسَحَرْتُهُ بِهَا. حَتَّى إِذَا مَضَتْ أَرْبَعُونَ لَيْلَةً مِنَ الْخَمْسِينَ ، إِذَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَأْتِينِي. فَقَالَ: إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَأْمُرُكَ أَنْ تَعْتَزَلَ أَمْرَ أُنْتِكَ. فَقُلْتُ: أُطَلِّقُهَا؟ أَمْ مَاذَا أَفْعَلُ؟ قَالَ: لَا. بَلِ اعْتَزَلْهَا ، وَلَا تَقْرُبْهَا. وَأَرْسَلَ إِلَيَّ صَاحِبِي مِثْلَ ذَلِكَ. فَقُلْتُ لَأَمْرَأَتِي: اِلْحَقِي بِأَهْلِكَ ، فَكُونِي عِنْدَهُمْ حَتَّى يَقْضِيَ اللَّهُ فِي هَذَا الْأَمْرِ.

سے لے لیجئے۔ میں نے کہا نہیں، خدا کی قسم، میں اس کے لئے رسول اللہ ﷺ سے اجازت نہیں لوں گا۔ میں جوان ہوں، معلوم نہیں، جب اجازت لینے جاؤں تو آنحضرت ﷺ کیا فرمائیں۔ اس طرح دس دن اور گزر گئے اور جب سے آنحضرت ﷺ نے ہم سے بات چیت کرنے کی ممانعت فرمائی تھی اس کے پچاس دن پورے ہو گئے۔ پچاسویں رات کی صبح کو جب میں فجر کی نماز پڑھ چکا اور اپنے گھر کی چھت پر بیٹھا ہوا تھا، اس طرح جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے ذکر کیا ہے، میرا دم گھٹا جا رہا تھا اور زمین اپنی تمام وسعتوں کے باوجود میرے لئے تنگ ہوتی جا رہی تھی، کہ میں نے ایک پکارنے والے کی آواز سنی، جبلِ سلح پر چڑھ کر کوئی بلند آواز سے کہہ رہا تھا، اے کعب بن مالک! تمہیں بشارت ہو۔

(حضرت کعب بن مالک نے) بیان کیا کہ یہ سنتے ہی میں سجدے میں گر پڑا اور مجھے یقین ہو گیا کہ اب فراخی ہو جائے گی۔ فجر کی نماز کے بعد رسول اللہ ﷺ نے اللہ کی بارگاہ میں ہماری توبہ کی قبولیت کا اعلان کر دیا تھا۔ لوگ میرے یہاں بشارت دینے کے لئے آئے لگے اور میرے دو ساتھیوں کو بھی جا کر بشارت دی، ایک صاحب (حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ) اپنا گھوڑا دوڑائے آرہے تھے، اوہر قبیلہ اسلم کے ایک صحابی نے پہاڑی پر چڑھ کر (آواز دی) اور آواز گھوڑے سے زیادہ تیز تھی۔ جس صحابی نے (سلح پہاڑی پر سے) آواز دی تھی جب وہ میرے پاس بشارت دیتے آئے تو میں نے اپنے دونوں کپڑے اتار کر اس بشارت کی خوشی میں انہیں دے دیئے۔ خدا کی قسم کہ اس وقت ان دو کپڑوں کے سوا (دینے کے لائق) میرے پاس اور کوئی چیز نہیں تھی۔ پھر میں نے (ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے) دو کپڑے مانگ کر اپنے اور آنحضرت ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا، جوق در جوق لوگ مجھ سے ملاقات کرتے جاتے تھے اور مجھے توبہ کی قبولیت پر بشارت دیتے جاتے تھے۔ کہتے تھے،

قَالَ كَعْبٌ : فَجَاءَتِ امْرَأَةٌ هِلَالَ بْنِ أُمَيَّةَ ، رَسُولَ اللَّهِ ﷺ ، فَقَالَتْ : يَا رَسُولَ اللَّهِ ! إِنَّ هِلَالَ بْنَ أُمَيَّةَ شَيْخٌ ضَائِعٌ ، لَيْسَ لَهُ خَادِمٌ فَهَلْ تَكَرَّرَ أَنْ اخْدُمَهُ؟ قَالَ : «لَا. وَلَكِنْ لَا يَقْرُبُكَ» قَالَتْ : إِنَّهُ ، وَاللَّهِ مَا بِهِ حَرَكَةٌ إِلَّا شَيْءٌ. وَاللَّهِ مَا زَالَ يَنْكِي مُنْذُ كَانَ مِنْ أَمْرِهِ مَا كَانَ ، إِلَيَّ يَوْمِهِ هَذَا. فَقَالَ لِي بَعْضُ أَهْلِي : لَوْ اسْتَأْذَنْتَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فِي امْرَأَتِكَ ، كَمَا أَذِنَ لَامْرَأَةٍ هِلَالَ بْنِ أُمَيَّةَ أَنْ تَخْدُمَهُ ! فَقُلْتُ : وَاللَّهِ ! لَا اسْتَأْذِنُ فِيهَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ. وَمَا يُدْرِينِي مَا يَقُولُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ، إِذَا اسْتَأْذَنَتْهُ فِيهَا ، وَأَنَا رَجُلٌ شَابٌ؟ فَلَبِثْتُ بَعْدَ ذَلِكَ عَشْرَ لَيَالٍ ، حَتَّى كَمَلْتُ لَنَا خَمْسُونَ لَيْلَةً ، مِنْ حِينَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ كَلَامِنَا. فَلَمَّا صَلَّيْتُ صَلَاةَ الْفَجْرِ ، صُبْحَ خَمْسِينَ لَيْلَةً ، وَأَنَا عَلَى ظَهْرِ بَيْتٍ مِنْ بُيُوتِنَا. فَبَيْنَا أَنَا جَالِسٌ عَلَى الْحَالِ الَّتِي ذَكَرَ اللَّهُ ، قَدْ ضَاقَتْ عَلَيَّ نَفْسِي ، وَضَاقَتْ عَلَيَّ الْأَرْضُ بِمَا رَحِبَتْ. سَمِعْتُ صَوْتَ صَارِخٍ ، أَوْفَى عَلَيَّ جَبَلِ سَلْعٍ ، بِأَعْلَى صَوْتِهِ : يَا كَعْبُ ابْنُ مَالِكِ!

اللہ کی بارگاہ میں توبہ کی قبولیت مبارک ہو۔

حضرت کعبؓ نے بیان کیا، آخر میں مسجد میں داخل ہوا حضور اکرم ﷺ تشریف رکھتے تھے۔ چاروں طرف صحابہؓ کا مجمع تھا، حضرت طلحہ بن عبید اللہؓ دوڑ کر میری طرف بڑھے اور مجھ سے مصافحہ کیا اور مبارک بلا دی۔ خدا کی قسم (وہاں موجود) مہاجرین میں سے کوئی بھی ان کے سوا میرے آنے پر کھڑا نہیں ہوا۔ طلحہ کا یہ احسان میں کبھی نہیں بھولوں گا۔ حضرت کعبؓ نے بیان کیا کہ جب میں نے آنحضرت ﷺ کو سلام کیا تو آپ کا چہرہ مبارک خوشی اور مسرت سے دمک اٹھا تھا۔ آپ نے فرمایا اس مبارک دن کے لئے تمہیں بشارت ہو جو تمہاری عمر کا سب سے مبارک دن ہے۔ انہوں نے بیان کیا کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! یہ بشارت آپ کی طرف سے ہے یا اللہ تعالیٰ کی طرف سے؟ فرمایا، نہیں، بلکہ اللہ کی طرف سے ہے۔ آنحضرت ﷺ جب کسی بات پر خوش ہوتے تو چہرہ مبارک روشن ہو جاتا تھا، ایسا جیسے چاند کا ٹکڑا ہو۔ آپ کی مسرت ہم چہرہ مبارک سے سمجھ جاتے تھے۔ پھر جب میں آپ کے سامنے بیٹھ گیا تو عرض کیا یا رسول اللہ! اپنی توبہ کی قبولیت کی خوشی میں، میں اپنا مال اللہ اور اس کے رسول کی راہ میں صدقہ کر دوں؟ آپ نے فرمایا، لیکن کچھ مل اپنے پاس بھی رکھ لو، یہ زیادہ بہتر ہے۔ میں نے عرض کیا پھر میں خیبر کا حصہ اپنے پاس رکھ لوں گا۔ پھر میں نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ! اللہ تعالیٰ نے مجھے سچ بولنے کی وجہ سے نجات دی، اب میں اپنی توبہ کی قبولیت کی خوشی میں یہ عہد کرتا ہوں کہ جب تک زندہ رہوں گا سچ کے سوا اور کوئی بات زبان پر نہ لاؤں گا۔ پس خدا کی قسم، جب سے میں نے آنحضرت ﷺ کے سامنے یہ عہد کیا، میں کسی ایسے مسلمان کو نہیں جانتا جسے اللہ تعالیٰ نے سچ بولنے کی وجہ سے اتنا نوازا ہو جتنی نوازشات اس کی مجھ پر سچ بولنے کی وجہ سے ہیں۔ جب سے میں نے آنحضرت

أُبَشِّرُ. قَالَ: فَحَرَرْتُ سَاجِدًا، وَعَرَفْتُ أَنْ قَدْ جَاءَ فَرَجٌ. وَأَذَّنَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَتُوبَةَ اللَّهِ عَلَيْنَا، حِينَ صَلَّى صَلَاةَ الْفَجْرِ. فَذَهَبَ النَّاسُ يُبَشِّرُونَنَا، وَذَهَبَ قَبْلَ صَاحِبِيَّ مَبَشِّرُونَ، وَرَكَضَ إِلَيَّ رَجُلٌ فَرَسًا، وَسَعَى سَاعٍ مِنْ أَسْلَمَ، فَأَوْفَى عَلَى الْجَبَلِ وَكَانَ الصَّوْتُ أَسْرَعَ مِنَ الْفَرَسِ. فَلَمَّا جَاءَنِي الَّذِي سَمِعْتُ صَوْتَهُ يُبَشِّرُنِي نَزَعْتُ لَهُ ثَوْبِي، فَكَسَوْتُهُ بِإِيَّاهُمَا بِبُشْرَاهُ. وَاللَّهِ! مَا أَمْلِكُ غَيْرَهُمَا يَوْمَئِذٍ وَاسْتَعْرَتُ ثَوْبَيْنِ، فَلَبِسْتُهُمَا. وَأَنْطَلَقْتُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ. فَيَتَلَقَانِي النَّاسُ فَوْجًا فَوْجًا، يُهْنُونَنِي بِالتَّوْبَةِ. يَقُولُونَ: لَنْهِنِكَ تَوْبَةُ اللَّهِ عَلَيْكَ.

قَالَ كَعْبٌ: حَتَّى دَخَلْتُ الْمَسْجِدَ. فَإِذَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ جَالِسٌ حَوْلَهُ النَّاسُ. فَقَامَ إِلَيَّ طَلْحَةُ بْنُ عُبَيْدِ اللَّهِ يَهْرُولُ، وَهَنَانِي. وَاللَّهِ! مَا قَامَ إِلَيَّ رَجُلٌ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ غَيْرُهُ. وَلَا أَنْسَاهَا لِطَلْحَةَ.

قَالَ كَعْبٌ: فَلَمَّا سَلَّمْتُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: وَهُوَ يَبْرُقُ وَجْهُهُ مِنَ السُّرُورِ: «أُبَشِّرُ بِخَيْرِ يَوْمٍ

ﷺ کے سامنے یہ عمد کیا پھر آج تک کبھی جھوٹ کا ارادہ بھی نہیں کیا اور مجھے امید ہے کہ اللہ تعالیٰ باقی زندگی میں بھی مجھے اس سے محفوظ رکھے گا۔ اور اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول پر یہ آیت (ہمارے بارے میں) نازل کی تھی۔ "یقیناً اللہ تعالیٰ اپنی رحمت کے ساتھ متوجہ ہو گیا نبی پر اور مہاجرین اور انصار پر جو مشکل کی گھڑی میں نبی کی پیروی میں لگے رہے اس کے بعد کہ قریب تھا کہ ان کی ایک جماعت کے دل ٹیڑھے ہو جائیں پھر بھی اللہ ان پر مہربان ہو گیا بے شک وہ ان کے اوپر شفقت و مہربانی کرنے والا ہے۔ ان تینوں پر بھی جو پیچھے رکھ دیئے گئے تھے یہاں تک کہ یہ زمین بلوچوں اپنی کشادگی کے ان پر تک آگئی اور خود وہ اپنی جانوں سے بھی تنگ آگئے اور پلور کر لیا کہ اللہ کی گرفت سے بجز اسی کی طرف رجوع کرنے کے اور کوئی جائے پناہ نہیں پس اللہ نے ان کی طرف مہربانی سے توجہ فرمائی کہ وہ رجوع ہوتے رہیں یقیناً اللہ تعالیٰ توجہ فرمانے والا ہے اے ایمان والو! اللہ سے ڈرتے رہا کرو اور بچوں کے ساتھی بن جاؤ۔" (التوبہ: ۱۱۷-۱۱۹)

خدا کی قسم، اللہ تعالیٰ کی طرف سے اسلام کے لئے ہدایت کے بعد میری نظر میں آنحضرت ﷺ کے سامنے اس سچ بولنے سے بڑھ کر اللہ کا مجھ پر اور کوئی انعام نہیں ہوا کہ میں نے جھوٹ نہیں بولا اور اس طرح اپنے کو ہلاک نہیں کیا جیسا کہ جھوٹ بولنے والے ہلاک ہو گئے تھے۔ نزول وحی کے زمانہ میں جھوٹ بولنے والوں پر اللہ تعالیٰ اتنی شدید وعید فرمائی جتنی شدید کسی دوسرے کے لئے نہیں فرمائی ہوگی۔ فرمایا ہے "یہ لوگ تو تمہارے سامنے اللہ کی قسمیں کھانے لگیں گے جب کہ تم ان کے پاس واپس پہنچو گے اس لئے کہ تم ان سے چشم پوشی کر لو، اچھا تم بھی انہیں منہ لگانا چھوڑ دو" یہ بڑے گندے لوگ ہیں ان کا ٹھکانا جہنم ہے جو بدلہ ہے ان کاموں کا جو یہ کرتے رہے۔ یہ تمہیں راضی کرنے کے لئے تمہارے

مَرَّ عَلَيْكَ مُنْذُ وَلَدْتِكَ أُمَّكَ» قَالَ: قُلْتُ أَمِنْ عِنْدِكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ أَمْ مِنْ عِنْدِ اللَّهِ؟ قَالَ: «لَا. بَلْ مِنْ عِنْدِ اللَّهِ». وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، إِذَا سُرَّ اسْتَنَارَ وَجْهُهُ، حَتَّى كَأَنَّهُ قِطْعَةُ قَمَرٍ. وَكُنَّا نَعْرِفُ ذَلِكَ مِنْهُ. فَلَمَّا جَلَسْتُ بَيْنَ يَدَيْهِ، قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنَّ مِنْ تَوْبَتِي أَنْ أُنْخَلَعَ مِنْ مَالِي صَدَقَةً إِلَى اللَّهِ وَإِلَى رَسُولِ اللَّهِ. قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «أَمْسِكْ عَلَيْكَ بَعْضَ مَالِكَ، فَهُوَ خَيْرٌ لَكَ» قُلْتُ: فَإِنِّي أَمْسِكُ سَهْمِي الَّذِي بِخَيْبَرٍ.

قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنَّ اللَّهَ إِنَّمَا نَحَانِي بِالصَّدَقِ، وَإِنَّ مِنْ تَوْبَتِي أَنْ لَا أُحَدِّثَ إِلَّا صِدْقًا مَا بَقِيَتْ. فَوَاللَّهِ! مَا أَعْلَمُ أَحَدًا مِنَ الْمُسْلِمِينَ أَبْلَاهُ اللَّهُ فِي صِدْقِ الْحَدِيثِ، مُنْذُ ذَكَرْتُ ذَلِكَ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ إِلَى يَوْمِي هَذَا، كَذِبًا. وَإِنِّي لَأَرْجُو أَنْ يَحْفَظَنِي اللَّهُ فِيمَا بَقِيَتْ. وَأَنْزَلَ اللَّهُ عَلَى رَسُولِهِ ﷺ - ﴿لَقَدْ تَابَ اللَّهُ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ وَالْمُهَاجِرِينَ﴾ - إِلَى قَوْلِهِ - ﴿وَكُونُوا مَعَ الصَّادِقِينَ﴾ - . فَوَاللَّهِ! مَا أُنْعَمَ اللَّهُ عَلَيَّ مِنْ نِعْمَةٍ

سامنے قسمیں کھا رہے ہیں۔ تو اگر تم ان سے راضی ہو بھی جاؤ تو اللہ تعالیٰ تو نافرمان بے حکم لوگوں سے کبھی بھی راضی نہیں ہوتا“ (التوبہ: ۹۵-۹۶)

حضرت کعب بن لہبؓ نے بیان کیا چنانچہ ہم تینوں، ان لوگوں کے معاملے سے جدا رہے جنہوں نے آنحضرت ﷺ کے سامنے قسم کھالی تھی اور آپ نے ان کی بات مان بھی لی تھی، ان سے بیعت بھی لی تھی اور ان کے لئے طلب مغفرت بھی فرمائی تھی۔ ہمارا معاملہ آنحضرت ﷺ نے چھوڑ دیا تھا اور اللہ تعالیٰ نے جو اس کا فیصلہ فرمایا تھا۔ اللہ تعالیٰ کے ارشاد ”وعلى الثلاثة الذين خلفوا“ سے یہی مراد ہے کہ ہمارا مقدمہ ملتوی رکھا گیا اور ہم ڈھیل میں ڈال دیئے گئے۔ یہ نہیں مراد ہے کہ جلا سے پیچھے رہ گئے بلکہ مطلب یہ ہے کہ ان لوگوں کے پیچھے رہے جنہوں نے قسمیں کھا کر اپنے عذر بیان کئے اور آنحضرت ﷺ نے ان کے عذر قبول کر لئے۔

قَطُّ ، بَعْدَ أَنْ هَدَانِي لِلْإِسْلَامِ ، أَعْظَمَ فِي نَفْسِي مِنْ صِدْقِي لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنْ لَا أَكُونَ كَذَبْتُهُ ، فَأَهْلِكَ كَمَا هَلَكَ الَّذِينَ كَذَبُوا . فَإِنَّ اللَّهَ قَالَ لِلَّذِينَ كَذَبُوا ، حِينَ أَنْزَلَ الْوَحْيَ ، شَرًّا مَا قَالَ لِأَحَدٍ . فَقَالَ : تَبَارَكَ وَتَعَالَى - ﴿سَيَحْلِفُونَ بِاللَّهِ لَكُمْ إِذَا انْقَلَبْتُمْ﴾ - إِلَى قَوْلِهِ - ﴿فَإِنَّ اللَّهَ لَا يَرْضِي عَنِ الْقَوْمِ الْفَاسِقِينَ﴾ - . قَالَ كَعْبٌ : وَكُنَّا تَخْلَفْنَا ، أَيُّهَا الثَّلَاثَةُ ، عَنْ أَمْرِ أَوْلِيكَ الَّذِينَ قَبِلَ مِنْهُمْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ، حِينَ حَلَفُوا لَهُ ، فَبَايَعَهُمْ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمْ . وَأَرْجَأَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَمْرَنَا ، حَتَّى قَضَى اللَّهُ بِهِ .

فَبِذَلِكَ قَالَ اللَّهُ - ﴿وَعَلَى الثَّلَاثَةِ الَّذِينَ خَلَفُوا﴾ - وَلَيْسَ الَّذِي ذَكَرَ اللَّهُ مِمَّا خَلَفْنَا عَنِ الْغَزْوِ ، إِنَّمَا هُوَ تَخْلِيفُهُ إِيَّانَا ، وَأَرْجَاؤُهُ أَمْرَنَا ، عَمَّنْ خَلَفَ لَهُ ، وَاعْتَدَرَ إِلَيْهِ ، فَقَبِلَ مِنْهُ .

أخرجه البخاري في : ٦٤ - كتاب المغازي : ٧٩ - باب حديث كعب بن مالك وقول الله عز وجل - ﴿وَعَلَى الثَّلَاثَةِ الَّذِينَ خَلَفُوا﴾ - .

(۱۰) واقعہ اٹک کا بیان اور تہمت طراز کی توبہ

کی قبولیت

القاذف

۱۷۶۳- حدیث عائِشَة رضی اللہ عنہا،
زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ ، حِينَ قَالَ لَهَا أَهْلُ الْإِفْكِ
مَا قَالُوا.

قَالَتْ عَائِشَةُ : كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ
إِذَا أَرَادَ سَفْرًا ، أَقْرَعَ بَيْنَ أَزْوَاجِهِ . فَأَيُّهُنَّ
خَرَجَ سَهْمُهَا ، خَرَجَ بِهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ
مَعَهُ . قَالَتْ عَائِشَةُ : فَأَقْرَعَ بَيْنَنَا فِي غَزْوَةِ
غَزَاهَا . فَخَرَجَ فِيهَا سَهْمِي . فَخَرَجْتُ مَعَ
رَسُولِ اللَّهِ ﷺ بَعْدَ مَا أُنزِلَ الْحِجَابُ .
فَكُنْتُ أَحْمَلُ فِي هَوْدَجِي ، وَأُنزَلُ فِيهِ .
فَسِيرْنَا ، حَتَّى إِذَا فَرَعُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مِنْ
غَزْوَتِهِ تَلَكَّ ، وَقَفَلَ دَنُونًا مِنَ الْمَدِينَةِ
قَافِلِينَ ، آذَنَ لَيْلَةً بِالرَّحِيلِ . فَقُمْتُ ، حِينَ
أَذْنُوا بِالرَّحِيلِ ، فَمَشَيْتُ حَتَّى جَاوَزْتُ
الْحَيْشَ . فَلَمَّا قَضَيْتُ شَأْنِي ، أَقْبَلْتُ إِلَى
رَحْلِي ، فَلَمَسْتُ صَدْرِي ، فَإِذَا عِقْدٌ لِي ،
مِنْ جَزَعِ ظَفَارٍ ، قَدْ انْقَطَعَ . فَرَجَعْتُ ،
فَالْتَمَسْتُ عِقْدِي ، فَحَبَسَنِي ابْتِغَاؤُهُ . قَالَتْ
: وَأَقْبَلَ الرَّهْطُ الَّذِينَ كَانُوا يَرْحَلُونِي ،
فَاحْتَمَلُوا هَوْدَجِي ، فَرَحَلُوهُ عَلَيَّ بَعِيرِي
الَّذِي كُنْتُ أُرْكَبُ عَلَيْهِ ، وَهُمْ يَحْسِبُونَ
أَنِّي فِيهِ . وَكَانَ النَّسَاءُ ، إِذْ ذَاكَ ، حِيفًا .

۱۷۶۳- جب تہمت لگانے والوں نے نبی کریم ﷺ کی زوجہ
مطہرہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے متعلق وہ سب
کچھ کہا جو انہیں کہنا تھا۔ (اس بارے میں) ام المؤمنین
حضرت عائشہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ جب سفر کا ارادہ
کرتے تو ازواج مطہرات کے درمیان قرعہ ڈالا کرتے تھے اور
جس کا نام آتا حضور ﷺ اسے اپنے ساتھ سفر میں لے جاتے۔
حضرت عائشہ نے بیان کیا کہ ایک غزوہ کے موقع پر جب آپ
نے قرعہ ڈالا تو میرا نام نکلا اور میں حضور ﷺ کے ساتھ سفر
میں روانہ ہوئی۔ یہ واقعہ پردہ کے حکم کے نازل ہونے کے بعد
کا ہے۔ چنانچہ مجھے ہودج سمیت اٹھا کر سوار کر دیا جاتا اور اسی
کے ساتھ اتارا جاتا۔ اس طرح ہم روانہ ہوئے۔ پھر جب
حضور اکرم ﷺ اپنے اس غزوہ سے فارغ ہو گئے تو واپس
ہوئے۔ واپس میں جب ہم مدینہ کے قریب تھے (اور ایک
مقام پر پڑاؤ تھا) جہاں سے حضور ﷺ نے رات میں کوچ کا
اعلان کیا۔ کوچ کا اعلان ہو چکا تھا تو میں کھڑی ہوئی اور تھوڑی
دور چل کر لشکر کے حدود سے آگے نکل گئی۔ پھر میں قضاء
حاجت سے فارغ ہو کر اپنی سواری کے پاس پہنچی۔ وہاں پہنچ کر
جو میں نے اپنا سینہ ٹٹولا تو ظفار (یعنی کا ایک شہر) کے مہو کا بنا
ہوا میرا ہار عائب تھا۔ اب میں پھر واپس ہوئی اور اپنا ہار تلاش
کرنے لگی۔ اس تلاش میں دیر ہو گئی۔ جو لوگ مجھے (ہودج
میں) سوار کیا کرتے تھے وہ آئے اور میرے ہودج کو اٹھا کر
انہوں نے میرے اونٹ پر رکھ دیا، جس پر میں سوار ہوا کرتی
تھی۔ انہوں نے سمجھا کہ میں ہودج کے اندر موجود ہوں۔ ان
دنوں عورتیں بہت ہلکی پھلکی تھیں۔ ان کے جسم میں زیادہ
گوشت نہیں ہوتا تھا کیونکہ بہت معمولی خوراک انہیں ملتی
تھی۔ اس لئے اٹھانے والوں نے جب اٹھایا تو ہودج کے ہلکے
پن میں انہیں کوئی فرق معلوم نہیں ہوا۔ یوں بھی اس وقت
میں ایک کم عمر لڑکی تھی۔ غرض اونٹ کو اٹھا کر وہ بھی روانہ ہو

گئے۔ جب لشکر گزر گیا تو مجھے بھی اپنا ہار مل گیا۔ میں پڑاؤ پر آئی تو وہاں کوئی بھی نہ تھا نہ پکارنے والا نہ جواب دینے والا۔ اس لئے میں وہاں آئی جہاں میرا اصل قیام تھا۔ مجھے یقین تھا کہ جلد ہی میرے نہ ہونے کا انہیں علم ہو جائے گا اور مجھے لینے کے لئے وہ واپس لوٹ آئیں گے۔ اپنی جگہ پر بیٹھے بیٹھے میری آنکھ لگ گئی اور میں سو گئی۔ صفوان بن معطل سلمیٰ ثم الذکوٰئی رضی اللہ عنہم لشکر کے پیچھے پیچھے آرہے تھے (تاکہ لشکر کی کوئی چیز گم ہو گئی ہو تو وہ اٹھالیں) انہوں نے ایک سوئے ہوئے انسان کا سایہ دیکھا اور جب (قریب آکر) مجھے دیکھا تو پہچان گئے۔ پردہ سے پہلے وہ مجھے دیکھ چکے تھے۔ جب وہ مجھے پہچان گئے تو اللہ پڑھنا شروع کیا اور ان کی آواز سے میں جاگ اٹھی اور فوراً اپنی چادر سے میں نے اپنا چہرہ چھپالیا۔ خدا کی قسم میں نے ان سے ایک لفظ بھی نہیں کہا اور نہ سوائے اللہ کے میں نے ان کی زبان سے کوئی لفظ سنا۔ وہ سواری سے اتر گئے اور اسے انہوں نے بٹھا کر اس کی اگلی ٹانگ کو موڑ دیا (تاکہ بغیر کسی مدد کے ام المومنین اس پر سوار ہو سکیں) میں اٹھی اور اس پر سوار ہو گئی۔ اب وہ سواری کو آگے سے پکڑے ہوئے لے کر چلے۔ جب ہم لشکر کے قریب پہنچے تو ٹھیک دوپہر کا وقت تھا۔ (اور لشکر) پڑاؤ کئے ہوئے تھا۔

ام المومنین نے بیان کیا کہ پھر جسے ہلاک ہونا تھا وہ ہلاک ہوا۔ اصل میں تہمت کا بیڑا عبداللہ بن ابی بن سلول (مناق) نے اٹھا رکھا تھا۔

عروہ (راویان حدیث میں سے ایک) نے بیان کیا کہ مجھے معلوم ہوا ہے کہ وہ اس تہمت کا چرچا کرتا اور اس کی مجلسوں میں اس کا تذکرہ ہوا کرتا وہ اس کی تصدیق کرتا، خوب غور اور توجہ سے سنتا اور پھیلانے کے لئے خوب کھود کرید کرتا۔

عروہ نے (پہلی سند کے حوالے سے) حسان بن ثابت، مسطح بن اثاثہ اور حمنہ بنت جحش کے سوا تہمت لگانے میں

لَمْ يَهْتَلِنَ. وَلَمْ يَغْشَهُنَّ اللَّحْمُ. إِنَّمَا يَأْكُلَنَّ
الْعُلُقَةَ مِنَ الطَّعَامِ. فَلَمْ يَسْتَنْكِرِ الْقَوْمُ خِفَةَ
الهُودَجِ حِينَ رَفَعُوهُ وَحَمَلُوهُ. وَكُنْتُ
جَارِيَةَ حَدِيثَةَ السَّنِّ. فَبَعَثُوا الْحَمَلَ
فَسَارُوا. وَوَجَدْتُ عِقْدِي، بَعْدَ مَا اسْتَمَرَّ
الْحَيْشُ. فَجِئْتُ مَنَازِلَهُمْ وَلَيْسَ بِهَا مِنْهُمْ
دَاعٍ وَلَا مُجِيبٌ. فَتَيَمَّمْتُ مَنَزِلِي الَّذِي
كُنْتُ بِهِ، وَظَنَنْتُ أَنَّهُمْ سَيَفْقِدُونِي،
فَيَرْجِعُونَ إِلَيَّ. فَبَيْنَا أَنَا جَالِسَةٌ فِي مَنَزِلِي،
غَلَبَتْنِي عَيْنِي، فَجِئْتُ. وَكَانَ صَفْوَانُ بْنُ
الْمُعَطَّلِ السَّلْمِيِّ، ثُمَّ الذُّكْوَانِيُّ مِنْ وِرَاءِ
الْحَيْشِ. فَأَصْبَحَ عِنْدَ مَنَزِلِي. فَرَأَى سَوَادَ
إِنْسَانٍ نَائِمٍ، فَعَرَفَنِي حِينَ رَأَيْتِي، وَكَانَ
رَأَيْتِي قَبْلَ الْجَحَابِ. فَاسْتَيْقَظْتُ
بِاسْتِرْجَاعِهِ، حِينَ عَرَفَنِي فَحَمَرْتُ وَجْهِي
بِحِلْبَابِي. وَوَاللَّهِ مَا نُكَلِّمْنَا بِكَلِمَةٍ، وَلَا
سَمِعْتُ مِنْهُ كَلِمَةً غَيْرَ اسْتِرْجَاعِهِ. وَهَوَى
حَتَّى أَنَاخَ رَاحِلَتَهُ، فَوَطِئَ عَلَى يَدِهَا،
فَقُمْتُ إِلَيْهَا، فَرَكَبْتُهَا. فَانْطَلَقَ يَقُودُ بِي
الرَّاحِلَةَ، حَتَّى أَتَيْنَا الْحَيْشَ، مُوْغِرِينَ فِي
نَحْرِ الظُّهَيْرَةِ، وَهُمْ نُزُولٌ.
قَالَتْ: فَهَلَّكَ مَنْ هَلَكَ. وَكَانَ الَّذِي

تَوَلَّى كِبْرَ الْإِفْكِ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي بِنِ
سَلُولٍ.

قَالَ عُرْوَةُ (أَحَدُ رُوَاةِ الْحَدِيثِ) :
أَخْبَرْتُ أَنَّهُ كَانَ يَشَاغُ وَيُتَحَدَّثُ بِهِ عِنْدَهُ،
فَيُفِرُّهُ وَيَسْتَمِعُهُ وَيَسْتَوْشِيهِ.

وَقَالَ عُرْوَةُ أَيْضًا : لَمْ يُسَمَّ مِنْ أَهْلِ
الْإِفْكِ أَيْضًا إِلَّا حَسَّانُ بْنُ ثَابِتٍ ،
وَمِسْنَطُحُ بْنُ أَنَاثَةَ ، وَحَمْنَةُ بِنْتُ جَحْشٍ ،
فِي نَاسٍ آخَرِينَ ، لَا عِلْمَ لِي بِهِمْ. غَيْرَ
أَنَّهُمْ عُصْبَةٌ. كَمَا قَالَ اللَّهُ تَعَالَى. وَإِنَّ كِبْرَ
ذَلِكَ يُقَالُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي بِنِ سَلُولٍ.

قَالَ عُرْوَةُ : كَانَتْ عَائِشَةُ تَكْرَهُ أَنْ
يُسَبَّ عِنْدَهَا حَسَّانُ. وَتَقُولُ : إِنَّهُ الَّذِي
قَالَ :

فَبِإِنِّ أَبِي وَوَالِدَهُ وَعَرَضِي

لِعَرَضِ مُحَمَّدٍ مِنْكُمْ وَقَاءُ

قَالَتْ عَائِشَةُ : فَقَدِمْنَا الْمَدِينَةَ.

فَاشْتَكَيْتُ حِينَ قَدِمْتُ شَهْرًا ، وَالنَّاسُ

يُقَبِّضُونَ فِي قَوْلِ أَصْحَابِ الْإِفْكِ. لَا

أَشْعُرُ بِشَيْءٍ مِنْ ذَلِكَ. وَهُوَ يَرِينِي فِي

وَجَعِي أَنِّي لَا أَعْرِفُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ

الْلُّطْفَ الَّذِي كُنْتُ أَرَى مِنْهُ حِينَ أَشْتَكِي.

شریک کسی کا بھی نام نہیں لیا اور کہا مجھے ان کے علاوہ کسی اور
کا علم نہیں اگرچہ اس میں شریک ہونے والے بہت سے
تھے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا (کہ جن لوگوں نے
تمہارا لگائی ہے وہ بہت سے ہیں (النور: ۱۱) لیکن اس معاملہ
میں سب سے بڑھ چڑھ کر حصہ لینے والا عبد اللہ بن ابی بن
سلول تھا۔

عروہ نے بیان کیا کہ حضرت عائشہؓ اس پر بڑی خفگی کا
اظہار کرتی تھیں کہ اگر ان کے سامنے حضرت حسان بن ثابت
ؓ کو برا بھلا کہا جاتا۔ آپ فرماتیں کہ یہ شعر حسان نے ہی کہا
ہے کہ ”میرے والد اور میرے والد کے والد اور میری عزت“
محمد ﷺ کی عزت کی حفاظت کے لئے تمہارے سامنے ذہل
بنی رہیں گی“

حضرت عائشہؓ نے بیان کیا کہ پھر ہم مدینہ پہنچ گئے اور
وہاں پہنچتے ہی جو میں بیمار پڑی تو ایک مہینے تک بیمار ہی رہی۔
اس عرصہ میں لوگوں میں تمہارا لگانے والوں کی انواہوں کا بڑا
چرچا رہا لیکن میں ایک بات بھی نہیں سمجھ رہی تھی۔ البتہ
اپنے مرض کے دوران ایک چیز سے مجھے بڑا شبہ ہوا کہ رسول
کریم ﷺ کی وہ محبت و عنایت میں محسوس نہیں کرتی تھی
جس کو پہلے جب بھی بیمار ہوتی، میں دیکھ چکی تھی۔ آپ
میرے پاس تشریف لاپتے، سلام کرتے اور دریافت فرماتے
کیسی طبیعت ہے؟ صرف اتنا پوچھ کر واپس تشریف لے
جاتے۔ حضور ﷺ کے اس طرز عمل سے مجھے شبہ ہوتا تھا
لیکن شر (جو پھیل چکا تھا) اس کا مجھے کوئی احساس نہیں تھا۔
مرض سے جب افادہ ہوا تو میں ام مسطح کے ساتھ مناصح کی
طرف گئی۔ مناصح (مدینہ کی آبادی سے باہر) ہمارے رفع
حاجت کی جگہ تھی۔ ہم یہاں صرف رات کے وقت جاتے
تھے۔ یہ اس سے پہلے کی بات ہے، جب بیت الخلاء ہمارے
گھروں سے قریب بن گئے تھے۔

محبت بھی رکھتا ہو اور اس کی سونکس بھی ہوں اور پھر اس پر ہمتیں نہ لگائی گئی ہوں، اس کی عیب جوئی نہ کی گئی ہو۔ ام المؤمنین نے بیان کیا کہ میں نے اس پر کہا سبحان اللہ (میری سونکوں سے اس کا کیا تعلق) اس کا تو عام لوگوں میں چرچا ہے۔ پھر جو میں نے رونا شروع کیا تو رات بھر روتی رہی، اسی طرح صبح ہو گئی اور میرے آنسو کسی طرح نہ تھمتے تھے اور نہ نیند ہی آتی تھی۔ (حضرت عائشہؓ) فرماتی ہیں کہ اوسر رسول اللہ ﷺ نے علی بن ابی طالب اور اسامہ بن زیدؓ کو اپنی بیوی (حضرت عائشہؓ) کو علیحدہ کرنے کے متعلق مشورہ کرنے کے لئے بلایا کیونکہ اس سلسلے میں اب تک آپ پر وحی نازل نہیں ہوئی تھی۔ بیان کیا کہ اسامہؓ نے تو حضور اکرم ﷺ کے مطابق مشورہ دیا جو وہ حضور ﷺ کی بیوی کی پاکیزگی اور حضور ﷺ کی ان سے محبت کے متعلق جانتے تھے۔ چنانچہ انہوں نے کہا کہ آپ کی بیوی میں مجھے خیر و بھلائی کے سوا اور کچھ معلوم نہیں ہے۔ لیکن علیؓ نے کہا یا رسول اللہ! اللہ تعالیٰ نے آپ پر کوئی تنگی نہیں رکھی ہے اور عورتیں بھی ان کے علاوہ بہت ہیں۔ آپ ان کی باندی (بریرہؓ) سے بھی دریافت فرمائیں وہ حقیقت حل بیان کر دے گی۔ بیان کیا کہ پھر حضور ﷺ نے بریرہؓ کو بلایا اور ان سے دریافت فرمایا کہ کیا تم نے کوئی ایسی بات دیکھی ہے جس سے تمہیں (حضرت عائشہؓ پر) شبہ ہوا ہو؟ حضرت بریرہؓ نے کہا، اس ذات کی قسم جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث کیا، میں نے ان کے اندر کوئی ایسی چیز نہیں دیکھی جو بری ہو۔ اتنی بات ضرور ہے کہ وہ ایک نو عمر لڑکی ہیں۔ آٹا گوندھ کر سوجاتی ہیں اور بکری آکر اسے کھا جاتی ہے۔ (حضرت عائشہؓ) نے بیان کیا کہ اس دن رسول اللہ ﷺ نے صحابہ کو خطاب کیا اور منبر پر کھڑے ہو کر عبد اللہ بن ابی منافق کا معاملہ رکھا۔ آپ نے فرمایا۔ اے جماعتِ مسلمین! اس شخص کے بارے میں میری کون مدد کرے گا؟

ثُمَّ قَالَ : «كَيْفَ يَكُمُ؟» فَقُلْتُ لَهُ : أَتَأْذُنُ لِي أَنْ آتِيَ أَبِي أَبُوِي؟ قَالَتْ : وَأُرِيدُ أَنْ أَسْتَيْقِنَ الْخَبَرَ مِنْ قِبَلِهِمَا. قَالَتْ : فَأَذِنَ لِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَقُلْتُ لِأَبِي يَا أُمَّتَاهُ مَا يَتَحَدَّثُ النَّاسُ؟ قَالَتْ : يَا بَنِيَّةُ! هُوَ نَبِيٌّ عَلَيْكَ. فَوَاللَّهِ! لَقَلَّمَا كَانَتْ امْرَأَةً قَطُّ وَضِيفَةً عِنْدَ رَجُلٍ يُحِبُّهَا ، لَهَا ضَرَائِرُ ، إِلَّا كَثُرْنَ عَلَيْهَا. قَالَتْ : فَقُلْتُ سُبْحَانَ اللَّهِ! أَوْ لَقَدْ تَحَدَّثَ النَّاسُ بِهَذَا؟ قَالَتْ : فَبِكَيْتُ تِلْكَ اللَّيْلَةَ حَتَّى أَصْبَحْتُ ، لَا يَرِقَا لِي دَمْعٌ ، وَلَا أَكْتَجِلُ بِنَوْمٍ ، ثُمَّ أَصْبَحْتُ أَبْكِي.

قَالَتْ : وَدَعَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ ، وَأَسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ ، حِينَ اسْتَلَبْتُ الْوَحْيُ ، يَسْأَلُهُمَا ، وَيَسْتَشِيرُهُمَا فِي فِرَاقِ أَهْلِهِ. قَالَتْ : فَأَمَّا أُسَامَةُ فَأَشَارَ عَلِيَّ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ بِالَّذِي يَعْلَمُ مِنْ بَرَاءَةِ أَهْلِهِ ، وَبِالَّذِي يَعْلَمُ لَهُمْ فِي نَفْسِهِ. فَقَالَ أُسَامَةُ : أَهْلُكَ. وَلَا نَعْلَمُ إِلَّا حَيْرًا. وَأَمَّا عَلِيٌّ ، فَقَالَ : يَا رَسُولَ اللَّهِ! لَمْ يُضَيِّقِ اللَّهُ عَلَيْكَ. وَالنِّسَاءُ سِوَاهَا كَثِيرٌ. وَسَلِ الْجَارِيَةَ تَصَدَّقْكَ. قَالَتْ : فَدَعَا رَسُولُ اللَّهِ

جس کی اذیتیں اب میری بیوی کے معاملے تک پہنچ گئی ہیں۔ خدا کی قسم کہ میں نے اپنی بیوی میں خیر کے سوا اور کوئی چیز نہیں دیکھی۔ اور نام بھی ان لوگوں نے ایک ایسے شخص (حضرت صفوان بن معطل رضی اللہ عنہ جو ام المومنین کو اپنے اونٹ پر لائے تھے) کا لیا ہے جس کے بارے میں بھی میں خیر کے سوا اور کچھ نہیں جانتا۔ وہ جب بھی میرے گھر آئے تو میرے ساتھ ہی آئے۔ ام المومنین نے بیان کیا کہ اس پر سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ قبیلہ بنی عبد الاشمل کے ہم ہشتہ کھڑے ہوئے اور عرض کی یا رسول اللہ! میں آپ کی مدد کروں گا۔ اگر وہ شخص قبیلہ اوس کا ہو تو میں اس کی گردن مار دوں گا اور اگر وہ ہمارے قبیلہ خزرج کے بھائیوں کا ہو تو آپ کا اس کے متعلق بھی جو حکم ہو گا ہم بجالائیں گے۔ ام المومنین نے بیان کیا کہ اس پر قبیلہ خزرج کے ایک صحابی کھڑے ہوئے۔ حضرت حسان رضی اللہ عنہ کی والدہ ان کی چچا زاد بہن تھیں۔ یعنی سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ وہ قبیلہ خزرج کے سردار تھے۔ اور اس سے پہلے بڑے صلح اور مخلصین میں تھے۔ لیکن آج قبیلہ کی حمیت ان پر غالب آ گئی۔ انہوں نے سعد کو مخاطب کر کے کہا خدا کی قسم۔ تم جھوٹے ہو، تم اسے قتل نہیں کر سکتے اور نہ تمہارے اندر اتنی طاقت ہے۔ اگر وہ تمہارے قبیلے کا ہو تا تو تم اس کے قتل کا نام بھی نہ لیتے۔ اس کے بعد اسید بن خضیر رضی اللہ عنہ جو سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کے چچا زاد بھائی تھے کھڑے ہوئے اور سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کو مخاطب کر کے کہا خدا کی قسم تم جھوٹے ہو۔ ہم اسے ضرور قتل کریں گے۔ اب اس میں شبہ نہیں رہا کہ تم بھی منافق ہو۔ تم منافقوں کی طرف سے مدافعت کرتے ہو۔ اتنے میں اوس د خزرج انصار کے دونوں قبیلے بھڑک اٹھے اور ایسا معلوم ہوتا تھا کہ آپس میں لڑ پڑیں گے۔ اس وقت تک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منبرِ نبوی تشریف رکھتے تھے۔ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سب کو خاموش کرنے لگے۔

بَرِيرَةَ. فَقَالَ: «أَيُّ بَرِيرَةَ! هَلْ رَأَيْتِ مِنْ شَيْءٍ يُرِيكُ؟» قَالَتْ لَهُ بَرِيرَةُ: وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ! مَا رَأَيْتُ عَلَيْهَا أَمْرًا قَطُّ أَعْمَصُهُ، غَيْرَ أَنَهَا جَارِيَةٌ حَدِيثَةُ السَّنِّ، تَنَامُ عَنْ عَجِينِ أَهْلِهَا، فَتَأْتِي الدَّاجِنُ فَتَأْكُلُهُ.

قَالَتْ: فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مِنْ يَوْمِهِ، فَاسْتَعْدَرَ مِنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي، وَهُوَ عَلَى الْمَيْمَنِ، فَقَالَ: «يَا مَعْشَرَ الْمُسْلِمِينَ! مِنْ يَغْدِرُنِي مِنْ رَجُلٍ قَدْ بَلَغَنِي عَنْهُ أَذَاهُ فِي أَهْلِي؟ وَاللَّهِ! مَا عَلِمْتُ عَلَى أَهْلِي إِلَّا خَيْرًا. وَلَقَدْ ذَكَرُوا رَجُلًا مَا عَلِمْتُ عَلَيْهِ إِلَّا خَيْرًا. وَمَا يَدْخُلُ عَلَى أَهْلِي إِلَّا مَعِي».

قَالَتْ: فَقَامَ سَعْدُ بْنُ مُعَاذٍ، أَخُو بَنِي عَبْدِ الْأَشْهَلِ. فَقَالَ: أَنَا، يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَعْدِرُكَ. فَإِنْ كَانَ مِنَ الْأَوْسِ ضَرَبْتُ عُنُقَهُ. وَإِنْ كَانَ مِنْ إِخْوَانِنَا مِنَ الْخَزْرَجِ أَمَرْنَا فَفَعَلْنَا أَمْرَكَ. قَالَتْ: فَقَامَ رَجُلٌ مِنَ الْخَزْرَجِ، وَكَانَتْ أُمُّ حَسَّانَ بِنْتُ عَمِّهِ، مِنْ فَحْلِيهِ. وَهُوَ سَعْدُ بْنُ عَبَادَةَ. وَهُوَ سَيِّدُ الْخَزْرَجِ. قَالَتْ: وَكَانَ قَبْلَ ذَلِكَ رَجُلًا صَالِحًا. وَلَكِنْ احْتَمَلَتْهُ الْحَمِيَّةُ، فَقَالَ

سب حضرات چپ ہو گئے اور آنحضور ﷺ بھی خاموش ہو گئے۔

حضرت عائشہؓ نے بیان کیا کہ میں اس روز سارا دن روتی رہی۔ نہ میرے آنسو تھمتے تھے اور نہ آنکھ لگتی تھی۔ صبح کے وقت میرے والدین (حضرت ابو بکر صدیقؓ اور حضرت ام رومانؓ) میرے پاس آئے۔ دو راتیں اور ایک دن میرا روتے ہوئے گزر گیا تھا۔ اس پورے عرصہ میں نہ میرے آنسو رکے اور نہ نیند آئی۔ ایسا معلوم ہوتا تھا کہ روتے روتے میرا کلیجہ پھٹ جائیگا۔ ابھی میرے والدین میرے پاس ہی بیٹھے ہوئے تھے اور میں روئے جا رہی تھی کہ قبیلہ انصار کی ایک خاتون نے اندر آنے کی اجازت چاہی۔ میں نے انہیں اجازت دے دی اور وہ بھی میرے ساتھ بیٹھ کر رونے لگیں۔ ہم ابھی اسی حالت میں تھے کہ رسول اللہ ﷺ تشریف لائے۔ آپؐ نے سلام کیا اور بیٹھ گئے جب سے مجھ پر رحمت لگائی گئی تھی۔ رسول اللہ ﷺ میرے پاس نہیں بیٹھے تھے۔ ایک مہینہ گزر گیا تھا اور میرے بارے میں آپؐ کو وحی کے ذریعہ کوئی اطلاع نہیں دی گئی تھی۔ بیان کیا کہ بیٹھنے کے بعد حضور ﷺ نے کلمہ شہادت پڑھا پھر فرمایا ”اما بعد“ اے عائشہؓ مجھے تمہارے بارے میں اس طرح کی خبریں ملی ہیں، اگر تم واقعی اس معاملہ میں پاک و صاف ہو تو اللہ تمہاری پاکی خود بیان کر دے گا لیکن اگر تم نے کسی گناہ کا قصد کیا تھا تو اللہ کی مغفرت چاہو اور اس کے حضور میں توبہ کرو۔ کیونکہ بندہ جب اپنے گناہوں کا اعتراف کر لیتا ہے اور پھر اللہ کی بارگاہ میں توبہ کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی توبہ قبول کر لیتا ہے۔

ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ جب حضور اکرم ﷺ اپنا کلام پورا کر چکے تو میرے آنسو اس طرح خشک ہو گئے کہ ایک قطرہ بھی محسوس نہیں ہوتا تھا۔ میں نے پہلے اپنے والد سے کہا کہ میری طرف سے رسول اللہ

لِسَعْدٍ : كَذَبْتَ . لَعَمْرُ اللَّهِ ! لَا تَقْتُلُهُ ، وَلَا تَقْدِرُ عَلَيَّ قَتْلِهِ . وَلَوْ كَانَ مِنْ رَهْطِكَ مَا أَحْبَبْتَ أَنْ يُقْتَلَ . فَقَامَ أُسَيْدُ بْنُ حُضَيْرٍ ، وَهُوَ ابْنُ عَمِّ سَعْدٍ ، فَقَالَ لِسَعْدِ بْنِ عَبَادَةَ : كَذَبْتَ لَعَمْرُ اللَّهِ ! لَتَقْتُلَنَّهُ . فَإِنَّكَ مُنَافِقٌ تُجَادِلُ عَنِ الْمُنَافِقِينَ . قَالَتْ : فَتَارَ الْحَيَّانِ ، الْأَوْسُ وَالْخَزْرَجُ ، حَتَّى هَمُّوا أَنْ يَقْتِيلُوا . وَرَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَائِمٌ عَلَيَّ الْمُنْبِرِ . قَالَتْ : فَلَمَّ يَزَلْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُخَفِّضُهُمْ حَتَّى سَكَنُوا وَسَكَتَ . قَالَتْ : فَبَكَيْتُ يَوْمِي ذَلِكَ كُلَّهُ . لَا يَرْقَأُ لِي دَمْعٌ ، وَلَا أَكْتَجِلُ بِنَوْمٍ .

قَالَتْ : وَأَصْحَابِي عِنْدِي ، وَقَدْ بَكَيتُ لَيْلَتَيْنِ وَيَوْمًا . لَا يَرْقَأُ لِي دَمْعٌ ، وَلَا أَكْتَجِلُ بِنَوْمٍ . حَتَّى إِنِّي لِأُظَنُّ أَنْ الْبُكَاءَ فَالِقُ كَبِدِي . فَبَيْنَا أَبُو آي جَالِسَانِ عِنْدِي ، وَأَنَا أَبْكِي ، فَاسْتَأذَنَتْ عَلَيَّ امْرَأَةٌ مِنَ الْأَنْصَارِ ، فَأَذِنْتُ لَهَا . فَجَلَسَتْ تَبْكِي مَعِي . قَالَتْ : فَبَيْنَا نَحْنُ عَلَيَّ ذَلِكَ ، دَخَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَيْنَا . فَسَلَّمَ ، ثُمَّ جَلَسَ . قَالَتْ : وَكَمْ يَجْلِسُ عِنْدِي ، مُنْذُ قِيلَ مَا قِيلَ ، قَبْلَهَا . وَقَدْ لَبِثَ شَهْرًا لَا يُوحَى إِلَيْهِ

ﷺ کو آپ کے کلام کا جواب دیں۔ والد نے فرمایا، خدا کی قسم، میں کچھ نہیں جانتا کہ حضور ﷺ سے مجھے کیا کہنا چاہئے۔ پھر میں نے اپنی والدہ سے کہا کہ حضور اکرم ﷺ نے جو کچھ فرمایا ہے وہ اس کا جواب دیں۔ والدہ نے بھی یہی کہا۔ خدا کی قسم! مجھے کچھ نہیں معلوم کہ حضور ﷺ سے مجھے کیا کہنا چاہئے۔ اس لئے میں نے خود ہی عرض کیہ۔ حالانکہ میں بہت کم عمر لڑکی تھی اور قرآن مجید بھی میں نے زیادہ نہیں پڑھا تھا۔ (بہر حال میں نے کہا) خدا کی قسم مجھے بھی معلوم ہوا ہے کہ آپ لوگوں نے اس طرح کی افواہوں پر کلن دھرا اور بات آپ لوگوں کے دلوں میں اتر گئی۔ اور آپ لوگوں نے اس کی تصدیق کی۔ اب اگر میں یہ کہوں کہ میں اس تہمت سے بری ہوں تو آپ لوگ میری تصدیق نہیں کریں گے اور اگر اس گناہ کا اقرار کر لوں اور اللہ تعالیٰ خوب جانتا ہے کہ میں اس سے بری ہوں تو آپ لوگ اس کی تصدیق کرنے لگ جائیں گے۔ پس خدا کی قسم میری اور آپ لوگوں کی مثل حضرت یوسفؑ کے والد (حضرت یعقوبؑ) جیسی ہے۔ جب انہوں نے کہا تھا۔ فصبّر جمیل واللہ المستعان علی ماتصفون پس صبر جمیل بہتر ہے اور اللہ ہی کی مدد و کار ہے اس بارے میں جو کچھ تم کہہ رہے ہو (یوسف: ۱۸) پھر میں نے اپنا رخ دوسری طرف کر لیا اور اپنے بستر لیٹ گئی۔ اللہ خوب جانتا تھا کہ میں اس معاملہ میں قطعاً بری ہوں اور وہ خود میری برات ظاہر کرے گا۔ لیکن خدا کی قسم مجھے اس کا کوئی وہم و گمان بھی نہ تھا کہ اللہ تعالیٰ وحی کے ذریعہ قرآن مجید میں میرے معاملے کی صفائی اتارے گا کیونکہ میں اپنے کو اس سے بہت کمتر سمجھتی تھی کہ اللہ تعالیٰ میرے معاملہ میں خود کوئی کلام فرمائے۔ مجھے تو صرف اتنی امید تھی کہ حضور ﷺ کوئی خواب دیکھیں گے جس کے ذریعہ اللہ تعالیٰ میری برات کر دے گا لیکن خدا کی قسم ابھی حضور ﷺ اس مجلس سے اٹھے بھی نہیں تھے اور نہ

فِي شَأْنِي بِشَيْءٍ. قَالَتْ: فَتَشْهَدُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ حِينَ جَلَسَ، ثُمَّ قَالَ: «أَمَا بَعْدُ. يَا عَائِشَةُ! إِنَّهُ بَلَّغَنِي عَنْكَ كَذَا وَكَذَا. فَإِنْ كُنْتَ بَرِيئَةً، فَسَيَبْرُوكَ اللَّهُ. وَإِنْ كُنْتَ أَلَمَمْتَ بِذَنْبٍ فَاسْتَغْفِرِي اللَّهَ، وَتُوبِي إِلَيْهِ. فَإِنَّ الْعَبْدَ، إِذَا اعْتَرَفَ، ثُمَّ تَابَ، تَابَ اللَّهُ عَلَيْهِ».

قَالَتْ: فَلَمَّا قَضَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَقَالَتَهُ، قَلَصَ دَمْعِي، حَتَّى مَا أَحْسُ مِنْهُ قَطْرَةً. فَقُلْتُ لِأَبِي: أَحِبُّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَنِّي فِيمَا قَالَ. فَقَالَ أَبِي: وَاللَّهِ! مَا أَذْرِي مَا أَقُولُ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ. فَقُلْتُ لِأُمِّي: أَحْبَبِي رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فِيمَا قَالَ. قَالَتْ أُمِّي: وَاللَّهِ! مَا أَذْرِي مَا أَقُولُ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ. فَقُلْتُ: وَأَنَا جَارِيَةٌ حَدِيثَةَ السَّنِّ، لَا أَقْرَأُ الْقُرْآنَ كَثِيرًا: إِنِّي، وَاللَّهِ! لَقَدْ عَلِمْتُ لَقَدْ سَمِعْتُمْ هَذَا الْحَدِيثَ حَتَّى اسْتَفَرَّ فِي أَنْفُسِكُمْ وَصَدَّقْتُمْ بِهِ. فَلَيْنَ قُلْتُ لَكُمْ إِنِّي بَرِيئَةٌ لَا تُصَدِّقُونِي. وَلَيْنَ اعْتَرَفْتُ لَكُمْ بِأَمْرٍ، وَاللَّهِ يَعْلَمُ أَنِّي مِنْهُ بَرِيئَةٌ، لَتُصَدِّقَنِي. فَوَاللَّهِ! لَا أَجِدُ لِي وَلَكُمْ مَثَلًا إِلَّا أَبَا يُوسُفَ حِينَ

اور کوئی گھر کا آدمی وہاں سے اٹھا تھا کہ حضور ﷺ پر وحی نازل ہونا شروع ہوئی اور آپ پر وہ کیفیت طاری ہوئی جو وحی کی شدت میں طاری ہوتی تھی۔ موتیوں کی طرح پسینے کے قطرے آپ کے چہرے سے گرنے لگے۔ حالانکہ سردی کا موسم تھا۔ یہ اس وحی کے بوجھ کی وجہ سے تھا جو آپ پر نازل ہو رہی تھی۔

ام المؤمنین رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ پھر آپ کی وہ کیفیت ختم ہوئی تو آپ تبسم فرما رہے تھے۔ سب سے پہلا کلمہ جو آپ کی زبان مبارک سے نکلا وہ یہ تھا۔ ”اے عائشہ! اللہ نے تمہاری برات نازل کر دی ہے۔“ انہوں نے بیان کیا کہ اس پر میری والدہ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ کے سامنے کھڑی ہو جاؤ (اور شکر یہ ادا کرو) میں نے کہا، نہیں خدا کی قسم، میں آپ کے سامنے نہیں کھڑی ہوں گی۔ میں اللہ عزوجل کے سوا کسی کی حمد و ثنا نہیں کروں گی (کہ اسی نے میری برات نازل کی ہے)

(حضرت عائشہ نے) بیان کیا کہ اللہ تعالیٰ نے یہ آیات نازل فرمائیں

”جو لوگ یہ بہت بڑا طوفان باندھ لائے ہیں یہ بھی تم میں سے ہی ایک گروہ ہے، تم اسے اپنے لئے برانہ سمجھو، بلکہ یہ تو تمہارے حق میں بہتر ہے، ہاں ان میں سے ہر ایک شخص پر اتنا گناہ ہے جتنا اس نے آپ کمایا ہے، اور ان میں سے جس نے اس کے بہت بڑے حصے کا سرانجام دیا ہے اس کے لئے عذاب بھی بہت ہی بڑا ہے۔ اسے سنتے ہی مومن مردوں عورتوں نے اپنے حق میں نیک گمانی کیوں نہ کی؟ اور کیوں نہ کہہ دیا کہ یہ تو کھلم کھلا صریح بہتان ہے۔ وہ اس بات پر چار گواہ کیوں نہ لائے، اور جب گواہ نہیں لائے تو یہ بہتان باز لوگ یقیناً اللہ کے نزدیک محض جھوٹے ہیں۔ اگر اللہ تعالیٰ کا فضل و کرم تم پر دنیا اور آخرت میں نہ ہوتا تو یقیناً تم نے جس

قَالَ - ﴿فَصَبِّرْ حَمِيلًا وَاللَّهُ الْمُسْتَعَانُ عَلَيَّ مَا تَصْرِفُونَ﴾ - ثُمَّ تَحَوَّلْتُ وَاضْطَجَعْتُ عَلَى فِرَاشِي. وَاللَّهُ يَعْلَمُ أَنِّي حِينَئِذٍ بَرِيئَةٌ. وَأَنَّ اللَّهَ مُبْرئِي بَرَاءَتِي. وَلَكِنَّ وَاللَّهِ! مَا كُنْتُ أَظُنُّ أَنَّ اللَّهَ مُنْزِلٌ فِي شَأْنِي وَحَيًّا يُتَلَى. لَشَأْنِي فِي نَفْسِي كَانَ أَحْقَرَ مِنْ أَنْ يَتَكَلَّمَ اللَّهُ فِيَّ بِأَمْرٍ. وَلَكِنْ كُنْتُ أَرْجُو أَنْ يَرَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي النَّوْمِ رُؤْيَا يُبْرِئُنِي اللَّهُ بِهَا. فَوَاللَّهِ! مَا رَأَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَجْلِسَهُ، وَلَا خَرَجَ أَحَدٌ مِنَ أَهْلِ الْبَيْتِ، حَتَّى أَنْزَلَ عَلَيْهِ. فَأَخَذَهُ مَا كَانَ يَأْخُذُهُ مِنَ الْبُرْحَاءِ. حَتَّى إِنَّهُ لَيَتَحَدَّرُ مِنْهُ مِنَ الْعَرَقِ مِثْلَ الْحُمَانِ وَهُوَ فِي يَوْمٍ شَاتٍ، مِنْ ثِقَلِ الْقَوْلِ الَّذِي أَنْزَلَ عَلَيْهِ.

قَالَتْ: فَسُرِّيَ عَنِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَهُوَ يَضْحَكُ. فَكَانَتْ أَوَّلَ كَلِمَةٍ تَكَلَّمَ بِهَا أَنْ قَالَ: «يَا عَائِشَةُ! أَمَا اللَّهُ فَقَدْ بَرَّأكَ». قَالَتْ: فَقَالَتْ لِي أُمِّي: قَوْمِي إِلَيْهِ. فَقُلْتُ: وَاللَّهِ! لَا أَقُومُ إِلَيْهِ، فَإِنِّي لَا أَحْمَدُ إِلَّا اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ. قَالَتْ: وَأَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى: ﴿إِنَّ الَّذِينَ جَاءُوا بِالْإِفْكِ عُصْبَةٌ مِنْكُمْ لَا تَحْسَبُوهُ شَرًّا لَكُمْ، بَلْ هُوَ خَيْرٌ

لَكُمْ لِكُلِّ امْرِئٍ مِنْهُمْ مَا اكْتَسَبَ مِنَ الْإِثْمِ ، وَالَّذِي تَوَلَّى كِبْرَهُ مِنْهُمْ لَهُ عَذَابٌ عَظِيمٌ . لَوْ لَا إِذْ سَمِعْتُمُوهُ ظَنَّ الْمُؤْمِنُونَ وَالْمُؤْمِنَاتُ بِأَنْفُسِهِمْ خَيْرًا وَقَالُوا هَذَا إِفْكٌ مُبِينٌ . لَوْ لَا جَاءُوا عَلَيْهِ بِأَرْبَعَةِ شُهَدَاءَ : فَإِذْ لَمْ يَأْتُوا بِالشُّهَدَاءِ فَأُولَئِكَ عِنْدَ اللَّهِ هُمُ الْكَاذِبُونَ . وَلَوْ لَا فَضَّلَ اللَّهُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتَهُ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ لَمَسَّكُمْ فِي مَا أَنْفَضْتُمْ فِيهِ عَذَابٌ عَظِيمٌ . إِذْ تَلَقَوْنَهُ بِأَلْسِنَتِكُمْ وَتَقُولُونَ بِأَفْوَاهِكُمْ مَا لَيْسَ لَكُمْ بِهِ عِلْمٌ وَتَحْسَبُونَهُ هَيِّنًا وَهُوَ عِنْدَ اللَّهِ عَظِيمٌ . وَلَوْ لَا إِذْ سَمِعْتُمُوهُ قُلْتُمْ مَا يَكُونُ لَنَا أَنْ نَتَكَلَّمَ بِهَذَا سُبْحَانَكَ هَذَا بُهْتَانٌ عَظِيمٌ . يَعِظُكُمُ اللَّهُ أَنْ تَعُودُوا لِمِثْلِهِ أَبَدًا إِنْ كُنْتُمْ مُؤْمِنِينَ . وَيُبَيِّنُ اللَّهُ لَكُمُ الْآيَاتِ ، وَاللَّهُ عَلِيمٌ حَكِيمٌ . إِنَّ الَّذِينَ يُجِبُونَ أَنْ تَشِيْعَ الْفَاحِشَةُ فِي الَّذِينَ ءَامَنُوا لَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ ، وَاللَّهُ يَعْلَمُ وَأَنْتُمْ لَا تَعْلَمُونَ . وَلَوْ لَا فَضَّلَ اللَّهُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتَهُ وَأَنَّ اللَّهَ رُؤُوفٌ رَحِيمٌ . يَا أَيُّهَا الَّذِينَ ءَامَنُوا لَا تَتَّبِعُوا خُطُوَاتِ الشَّيْطَانِ وَمَنْ يَتَّبِعْ خُطُوَاتِ الشَّيْطَانِ فَإِنَّهُ يَأْمُرُ بِالْفَحْشَاءِ

بات کے چرچے شروع کر رکھے تھے اس بارے میں تمہیں بہت برا عذاب پہنچتا۔ جب کہ تم اسے اپنی زبانوں سے نقل در نقل کرنے لگے اور اپنے منہ سے وہ بات نکالنے لگے جس کی تمہیں مطلق خبر نہ تھی گو تم اسے ہلکی بات سمجھتے رہے لیکن اللہ کے نزدیک وہ بہت بڑی بات تھی۔ تم نے ایسی بات کو سنتے ہی کیوں نہ کہہ دیا کہ ہمیں ایسی بات منہ سے نکالنی بھی لائق نہیں اے اللہ تو پاک ہے یہ تو بہت برا بہتان اور تہمت ہے۔ اللہ تعالیٰ تمہیں نصیحت کرتا ہے کہ پھر کبھی بھی ایسا کام نہ کرنا اگر تم سچے مومن ہو۔ اللہ تعالیٰ تمہارے سامنے اپنی آیتیں بیان فرما رہا ہے۔ اور اللہ علم و حکمت والا ہے۔ جو لوگ مسلمانوں میں برائی پھیلانے کے آرزو مند رہتے ہیں ان کے لئے دنیا اور آخرت میں دردناک عذاب ہیں اللہ تعالیٰ سب کچھ جانتا ہے اور تم کچھ بھی نہیں جانتے۔ اگر یہ بات نہ ہوتی کہ تم پر اللہ کا فضل اور اس کی رحمت ہے اور یہ بھی کہ اللہ بڑی شفقت رکھنے والا مہربان ہے۔ اے ایمان والو! شیطان کے قدم بقدم نہ چلو جو شخص شیطان کی قدموں کی پیروی کرے تو وہ تو بے حیائی اور برائی کے کاموں کا ہی حکم کرے گا اور اگر اللہ تعالیٰ کا فضل و کرم تم پر نہ ہوتا تو تم میں سے کوئی بھی کبھی بھی پاک صاف نہ ہوتا لیکن اللہ تعالیٰ جسے پاک کرنا چاہے کر دیتا ہے اللہ سب سننے والا جاننے والا ہے۔ تم میں سے جو بزرگی اور کشادگی والے ہیں انہیں اپنے قربت و اردوں اور مسکینوں اور مہاجرین کو راہ اللہ دینے سے قسم نہ کھا لینی چاہئے بلکہ معاف کر دینا اور درگزر کر لینا چاہئے، کیا تم نہیں چاہتے کہ اللہ تمہارے قصور معاف فرمادے؟ اللہ قصوروں کا معاف فرمانے والا مہربان ہے۔ جو لوگ پاک و امن بھولی بھالی با ایمان عورتوں پر تہمت لگاتے ہیں وہ دنیا اور آخرت میں ملعون ہیں اور ان کے لئے بڑا بھاری عذاب ہے۔ جب کہ ان کے مقابلے میں ان کی زبانیں اور ان کے ہاتھ پاؤں ان کے اعمال کی گواہی دیں

گے۔ اس دن اللہ تعالیٰ انہیں پورا پورا بدلہ حق و انصاف کے ساتھ دے گا اور وہ جان لیں گے کہ اللہ ہی حق ہے اور وہی ظاہر کرنے والا ہے۔ خبیث عورتیں خبیث مردوں کے لائق ہیں اور خبیث مرد خبیث عورتوں کے لائق ہیں اور پاک عورتیں پاک مردوں کے لائق ہیں اور پاک مرد پاک عورتوں کے لائق ہیں، ایسے پاک لوگوں کے متعلق جو کچھ بکواس بہتان باز کر رہے ہیں وہ اس سے بالکل بے لگاؤ ہیں، ان کے لئے بخشش ہے اور عزت کی روزی“ (النور: ۲۶ تا ۲۷)

جب اللہ تعالیٰ نے یہ آیتیں میری برات میں نازل کیں۔ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ جو مسطح بن اثاثہ کے اخراجات، ان سے قربت اور ان کی محتاجی کی وجہ سے، خود اٹھاتے تھے، نے کہا کہ خدا کی قسم، مسطح نے عائشہ کے متعلق اس طرح کی تممت تراشی میں حصہ لیا ہے۔ اس لئے میں اس پر اب کبھی کچھ خرچ نہیں کروں گا۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی ”وَلَا يَمْلِكُ لَوْلُوا الْفَضْلِ مِنْكُمْ“ سے غفور رحیم تک (کیونکہ مسطح یا دوسرے مومنین کی اس میں شرکت محض غلط فہمی کی بنا پر تھی) چنانچہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے کہا کہ خدا کی قسم میری تمنا ہے کہ اللہ تعالیٰ مجھے اس کئے پر معاف کر دے اور مسطح کو جو کچھ وہ دیا کرتے تھے اسے پھر دینے لگے۔ اور کہا کہ واللہ اب اس وظیفہ کو میں کبھی بند نہیں کروں گا۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ میرے محلے میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ام المومنین زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا سے بھی مشورہ کیا تھا۔ آپ نے ان سے پوچھا کہ حضرت عائشہ کے متعلق تمہیں کیا معلومات ہیں یا ان میں تم نے کیا چیز دیکھی ہے؟ انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں اپنی آنکھوں اور کانوں کو محفوظ رکھتی ہوں (کہ ان کی طرف خلاف واقعہ نسبت کروں) خدا کی قسم میں ان کے بارے میں خیر کے سوا اور کچھ نہیں جانتی۔ حضرت عائشہ نے

وَالْمُنْكَرِ وَلَوْ لَا فَضْلُ اللَّهِ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهُ مَا زَكَايَ مِنْكُمْ مِنْ أَحَدٍ أَبَدًا وَلَكِنَّ اللَّهَ يُزَكِّي مَنْ يَشَاءُ وَاللَّهُ سَمِيعٌ عَلِيمٌ. وَلَا يَأْتَلِ أُولُوا الْفَضْلِ مِنْكُمْ وَالسَّعَةِ أَنْ يُؤْتُوا أُولِي الْقُرْبَىٰ وَالْمَسْكِينِ وَالْمُهَاجِرِينَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَلْيَعْفُوا وَلْيَصْفَحُوا أَلَا تُحِبُّونَ أَنْ يَغْفِرَ اللَّهُ لَكُمْ وَاللَّهُ غَفُورٌ رَحِيمٌ. إِنَّ الَّذِينَ يَرْمُونَ الْمُحْصَنَاتِ الْغَافِلَاتِ الْمُؤْمِنَاتِ لُعُنُوا فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيمٌ. يَوْمَ تَشْهَدُ عَلَيْهِمْ أَلْسِنَتُهُمْ وَأَيْدِيهِمْ وَأَرْجُلُهُمْ بِمَا كَانُوا يَعْمَلُونَ. يَوْمَئِذٍ يُوفِّيهِمُ اللَّهُ دِينَهُمُ الْحَقَّ وَيَعْلَمُونَ أَنَّ اللَّهَ هُوَ الْحَقُّ الْمُبِينُ. الْحَبِيبَاتُ لِلْحَبِيبِينَ وَالْحَبِيبُونَ لِلْحَبِيبَاتِ ، وَالطَّيِّبَاتُ لِلطَّيِّبِينَ وَالطَّيِّبُونَ لِلطَّيِّبَاتِ ، أُولَئِكَ مُبَرَّءُونَ مِمَّا يَقُولُونَ ، لَهُمْ مَغْفِرَةٌ وَرِزْقٌ كَرِيمٌ ﴿ -

ثُمَّ أَنْزَلَ اللَّهُ هَذَا فِي بَرَاءَتِي . قَالَ أَبُو بَكْرٍ الصِّدِّيقُ ، وَكَانَ يُنْفِقُ عَلَى مِسْطَحِ بْنِ أَثَاثَةَ ، لِقَرَابَتِهِ مِنْهُ وَقَفَرِهِ : وَاللَّهِ ! لَا أَنْفِقُ عَلَى مِسْطَحِ شَيْئًا أَبَدًا ، بَعْدَ الَّذِي قَالَ لِعَائِشَةَ مَا قَالَتْ . فَأَنْزَلَ اللَّهُ - ﴿وَلَا يَأْتَلِ أُولُوا الْفَضْلِ مِنْكُمْ﴾ ..

بیان کیا کہ زینبؓ ہی تمام ازواج مطہرات میں میرے مقابل کی تھیں، لیکن اللہ تعالیٰ نے ان کے تقویٰ اور پاکبازی کی وجہ سے انہیں محفوظ رکھا۔ بیان کیا کہ البتہ ان کی بہن حمنہ نے غلط راستہ اختیار کیا اور ہلاک ہونے والوں کے ساتھ وہ بھی ہلاک ہوئی تھی۔

حضرت عائشہؓ نے بیان کیا کہ خدا کی قسم، جس صحابی (یعنی صفوان بن معطلؓ) کے ساتھ یہ تہمت لگائی گئی تھی وہ (اپنے اوپر اس تہمت کو سن کر) کہتے: سبحان اللہ اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے، میں نے آج تک کسی عورت کا پردہ نہیں کھولا۔ ام المومنین نے بیان کیا کہ پھر اس واقعہ کے بعد وہ اللہ کے راستے میں شہید ہو گئے تھے۔

﴿إِلَى قَوْلِهِ غَفُورٌ رَحِيمٌ﴾۔

قَالَ أَبُو بَكْرٍ الصِّدِّيقُ : بَلَى . وَاللَّهِ !
إِنِّي لِأَجِبُ أَنْ يَغْفِرَ اللَّهُ لِي . فَرَجَعَ إِلَيَّ .
مِسْطَحُ النَّفَقَةِ الَّتِي كَانَ يُنْفِقُ عَلَيْهِ . وَقَالَ :
وَاللَّهِ ! لَا أَنْزِعُهَا مِنْهُ أَبَدًا .

قَالَتْ عَائِشَةُ : وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ
سَأَلَ زَيْنَبَ بِنْتَ جَحْشٍ عَنْ أَمْرِي . فَقَالَ
لِزَيْنَبَ : «مَاذَا عَلِمْتَ أَوْ رَأَيْتِ؟» قَالَتْ :
يَا رَسُولَ اللَّهِ ! أَحْمِي سَمْعِي وَبَصْرِي
وَاللَّهِ ! مَا عَلِمْتُ إِلَّا خَيْرًا .

قَالَتْ عَائِشَةُ : وَهِيَ الَّتِي كَانَتْ
تَسَامِيئِي ، مِنْ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ ﷺ . فَعَصَمَهَا
اللَّهُ بِالْوَرَعِ . قَالَتْ : وَطَفِقَتْ أُحْتَهَا حَمْنَةُ
تُحَارِبُ لَهَا . فَهَلَكَتْ فِيمَنْ هَلَكَ .

قَالَتْ عَائِشَةُ : وَاللَّهِ ! إِنَّ الرَّجُلَ الَّذِي
قِيلَ لَهُ مَا قِيلَ ، لَيَقُولُ : سُبْحَانَ اللَّهِ ! فَوَ
الَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ ! مَا كَشَفْتُ مِنْ كَنَفِ
أُنْثَى قَطُّ . قَالَتْ : ثُمَّ قُتِلَ ، بَعْدَ ذَلِكَ ، فِي
سَبِيلِ اللَّهِ .

أخرجه البخاري في : ٦٤ - كتاب المغازي : ٣٤ - باب حديث الإفك .

۱۷۶۴ - حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ جب میرے متعلق ایسی باتیں کہی گئیں جن کا مجھے کوئی گمان بھی

۱۷۶۴ - حدیث عائشہؓ ، قَالَتْ : لَمَّا دُكِرَ مِنْ شَأْنِي الَّذِي دُكِرَ ، وَمَا عَلِمْتُ .

بِهِ، قَامَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي حَظِيْبًا. فَتَشَهَّدَ، فَحَمِدَ اللَّهَ وَأَنْتَى عَلَيْهِ بِمَا هُوَ أَهْلُهُ. ثُمَّ قَالَ: «أَمَّا بَعْدُ. أَشِيرُوا عَلَيَّ فِي أَنْاسِ أَبْنَاوِ أَهْلِي، وَآيْمُ اللَّهِ مَا عَلِمْتُ عَلَى أَهْلِي مِنْ سُوءٍ. وَأَبْنَاوَهُمْ بِمَنْ، وَاللَّهِ! مَا عَلِمْتُ عَلَيْهِ مِنْ سُوءٍ قَطُّ. وَلَا يَدْخُلُ بَيْتِي قَطُّ إِلَّا وَأَنَا حَاضِرٌ. وَلَا غَيْبْتُ فِي سَفَرٍ إِلَّا غَابَ مَعِي».

قَالَتْ: وَلَقَدْ جَاءَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ بَيْتِي فَسَأَلَ عَنِّي حَدِيثِي. فَقَالَتْ: لَا. وَاللَّهِ! مَا عَلِمْتُ عَلَيْهَا عَيْبًا. إِلَّا أَنَّهَا كَانَتْ تَرُقُدُ حَتَّى تَدْخُلَ الشَّاةُ فَتَأْكُلُ حَمِيرَهَا أَوْ عَجِينَهَا. وَأَنْتَهَرَهَا بَعْضُ أَصْحَابِهِ، فَقَالَ: اصْدُقِي رَسُولَ اللَّهِ ﷺ، حَتَّى اسْقَطُوا لَهَا بِهِ. فَقَالَتْ: سُبْحَانَ اللَّهِ! وَاللَّهِ! مَا عَلِمْتُ عَلَيْهَا إِلَّا مَا يَعْلَمُ الصَّائِغُ عَلَى تَبْرِ الذَّهَبِ الْأَحْمَرِ.

وَبَلَغَ الْأَمْرُ إِلَى ذَلِكَ الرَّجُلِ الَّذِي قِيلَ لَهُ. فَقَالَ: سُبْحَانَ اللَّهِ! وَاللَّهِ! مَا كَشَفْتُ كَنْفَ أَنْتَى قَطُّ. قَالَتْ عَائِشَةُ: فَقَتِلَ شَهِيدًا فِي سَبِيلِ اللَّهِ.

أَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ فِي: ٦٥- كِتَابِ التَّفْسِيرِ: ٢٤- سُورَةِ النُّورِ: ١١- بَابِ إِنْ الذِّينَ يَجْبُونَ أَنْ تَشِيْعَ الْفَاحِشَةُ فِي الذِّينِ آمَنُوا.

نہیں تھا تو رسول اللہ ﷺ میرے معاملہ میں لوگوں کو خطبہ دینے کے لئے کھڑے ہوئے۔ آپ نے شہادت کے بعد اللہ کی حمد و ثنا اس کی شان کے مطابق بیان کی۔ پھر فرمایا: اَلْبَعْدُ! تم لوگ مجھے ایسے لوگوں کے بارے میں مشورہ دو جنہوں نے میری بیوی کو بدنام کیا ہے، اور اللہ کی قسم میں نے اپنی بیوی میں کوئی برائی نہیں دیکھی، اور تمہت بھی ایسے شخص (حضرت صفوان بن معطلؓ) کے ساتھ لگائی ہے کہ اللہ کی قسم، ان میں بھی میں نے کبھی کوئی برائی نہیں دیکھی۔ وہ میرے گھر میں جب بھی داخل ہوئے تو میری موجودگی میں داخل ہوئے۔ اور اگر میں کبھی سفر کی وجہ سے مدینہ میں نہیں ہوتا تو وہ بھی نہیں ہوتے اور وہ میرے ساتھ رہتے ہیں۔

حضرت عائشہؓ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ میرے حجرہ میں تشریف لائے تھے اور میری خادمہ (حضرت بریرہؓ) سے میرے متعلق پوچھا تھا اس نے کہا تھا کہ نہیں، خدا کی قسم، میں ان کے اندر کوئی عیب نہیں جانتی، البتہ ایسا ہو جلیا کرتا تھا (کم عمری کی غفلت کی وجہ سے) کہ (آنا گوندھتے ہوئے) سو جلیا کرتیں اور بکری آکر ان کا گندھا ہوا آنا کھا جاتی۔ رسول اللہ ﷺ کے بعض صحابہ نے ذانت کر ان سے کہا کہ آنحضرت ﷺ کو بات صحیح صحیح کیوں نہیں بتا دیتی۔ پھر انہوں نے کھول کر صاف لفظوں میں ان سے واقعہ کی تصدیق چاہی، اس پر وہ بولیں کہ سبحان اللہ، میں تو عائشہؓ کو اس طرح جانتی ہوں جس طرح سنا کرے سونے کو جانتا ہے۔ اس تمہت کی خبر جب ان صاحب کو معلوم ہوئی جن کے ساتھ تمہت لگائی گئی تھی (یعنی صفوان بن معطلؓ) تو انہوں نے کہا سبحان اللہ، اللہ کی قسم! میں نے آج تک کسی (غیر) عورت کا کپڑا نہیں کھولا۔ حضرت عائشہؓ نے کہا پھر انہوں نے اللہ کے راستہ میں شہادت پائی۔

۲۴- سُورَةِ النُّورِ: ١١- بَابِ إِنْ الذِّينَ يَجْبُونَ أَنْ تَشِيْعَ الْفَاحِشَةُ فِي الذِّينِ آمَنُوا.

۵۰۔ کتاب صفات المنافقین

و احکامهم

۱۷۶۵- حدیث زید بن ارقم رضی اللہ عنہ، قَالَ: خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ، فِي سَفَرٍ أَصَابَ النَّاسَ فِيهِ شِدَّةٌ. فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي لِأَصْحَابِهِ: لَا تَنْفِقُوا عَلَيَّ مِنْ عِنْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ حَتَّى يَنْفَضُوا مِنْ حَوْلِهِ. وَقَالَ: لَئِنْ رَجَعْنَا إِلَى الْمَدِينَةِ، لَيُخْرِجَنَّ الْأَعَزُّ مِنْهَا الْأَذَلَّ. فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ، فَأَخْبَرْتُهُ. فَأَرْسَلَ إِلَيَّ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي، فَسَأَلَهُ، فَاجْتَهَدَ يَمِينَهُ مَا فَعَلَ. قَالُوا: كَذَبَ زَيْدٌ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ. فَوَقَعَ فِي نَفْسِي مِمَّا قَالُوا شِدَّةً. حَتَّى أَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ تَصْدِيقِي فِي - ﴿إِذَا جَاءَكَ الْمُنَافِقُونَ﴾ - فَدَعَاهُمُ النَّبِيُّ ﷺ، لِيَسْتَغْفِرَ لَهُمْ. فَلَوْوَا رِعْوسَهُمْ. وَقَوْلُهُ - ﴿حُشْبٌ مُسْنَدَةٌ﴾ - قَالَ: كَانُوا رِجَالًا، أَحْمَلَ شَيْءًا.

أخرجه البخاري في : ۶۵- كتاب التفسير : ۶۳- سورة إذا جاءك المنافقون : ۳- باب قوله ذلك بأنهم آمنوا ثم كفروا.

۱۷۶۶- حدیث جابر رضی اللہ عنہ. قَالَ: أَتَى

۵۰۔ منافقوں کے اوصاف اور ان کے متعلق

احکامات

۱۷۶۵- حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ایک سفر (غزوہ تبوک یا بنی المصطلق) میں تھے جس میں لوگوں پر بڑے تنگ اوقات آئے تھے۔ عبد اللہ بن ابی نے اپنے ساتھیوں سے کہا کہ جو لوگ رسول اللہ ﷺ کے پاس جمع ہیں ان پر کچھ خرچ مت کرو تاکہ وہ ان کے پاس سے منتشر جائیں۔ اس نے یہ بھی کہا کہ اگر ہم اب مدینہ لوٹ کر جائیں گے تو عزت و لاواہل سے ذیلیوں کو نکل کر باہر کرے گا۔ میں نے حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر اس گفتگو کی اطلاع دی تو آپ نے عبد اللہ بن ابی کو بلا کر پوچھا۔ اس نے بڑی قسمیں کھا کر کہا کہ میں نے ایسی کوئی بات نہیں کہی۔ لوگوں نے کہا کہ زید رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ کے سامنے جھوٹ بولا ہے۔ لوگوں کی اس طرح کی باتوں سے میں بڑا رنجیدہ ہوا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے سورہ منافقون نازل فرما کر میری تصدیق فرمائی۔ پھر آنحضرت ﷺ نے انہیں بلایا تا کہ ان کے لئے مغفرت کی دعا کریں لیکن انہوں نے اپنے سر پھیر لئے۔ حضرت زید رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد دیکھو یا وہ بت بڑے لکڑی کے کھبے ہیں“ (المنافقون: ۴) (ان کے متعلق) اس لئے کہا گیا کہ وہ بظاہر بڑے خوبصورت اور معقول (مگر دل میں منافق) تھے۔

النَّبِيِّ ﷺ ، عَبْدَ اللَّهِ بْنِ أَبِي ، بَعْدَ مَا دُفِنَ . فَأَخْرَجَهُ ، فَفَتَتْ فِيهِ مِنْ رِيقِهِ ، وَأَلْبَسَهُ قَمِيصَهُ .

لئے تو عبداللہ بن ابی کو دفن کیا جا رہا تھا۔ آپ نے اسے قبر سے نکلوایا اور اپنا لعاب وہن اس کے منہ میں ڈالا اور اسے اپنی قمیص پہنائی۔

أخرجه البخاري في : ۲۳ - كتاب الجنائز : ۲۳ - باب الكفن في القميص الذي يكف أولايكف .

۱۷۶۷ - حدیث ابن عمرؓ ، أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنِ أَبِي ، لَمَّا تُوْفِيَ ، جَاءَ ابْنُهُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ . فَقَالَ : يَا رَسُولَ اللَّهِ ! أَعْطِنِي قَمِيصَكَ أَكْفَنُهُ فِيهِ ، وَصَلَّ عَلَيْهِ ، وَاسْتَغْفِرَ لَهُ ، فَأَعْطَاهُ النَّبِيُّ ﷺ ، قَمِيصَهُ . فَقَالَ : «إِذْنِي أَصَلِّي عَلَيْهِ» فَادَّهَنَهُ . فَلَمَّا أَرَادَ أَنْ يُصَلِّيَ عَلَيْهِ ، جَذَبَهُ عُمَرُ ﷺ . فَقَالَ : أَلَيْسَ اللَّهُ نَهَاكَ أَنْ تُصَلِّيَ عَلَى الْمُنَافِقِينَ . فَقَالَ : «أَنَا بَيْنَ خَيْرَتَيْنِ» قَالَ - ﴿اسْتَغْفِرْ لَهُمْ أَوْ لَا تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ إِنْ تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ سَبْعِينَ مَرَّةً ، فَلَنْ يَغْفِرَ اللَّهُ لَهُمْ﴾ - « فَصَلَّى عَلَيْهِ . فَتَزَلَّتْ - ﴿وَلَا تُصَلِّ عَلَى أَحَدٍ مِنْهُمْ مَاتَ أَبَدًا﴾ .

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ جب عبداللہ بن ابی (منافق) کی موت ہوئی تو اس کا بیٹا (عبداللہ رضی اللہ عنہ) نبی کریم ﷺ کی خدمت میں آیا۔ اور عرض کی کہ یا رسول اللہ! والد کے کفن کے لئے آپ اپنی قمیص عنایت فرمائیے۔ اور ان پر نماز پڑھئے اور مغفرت کی دعا کیجئے۔ چنانچہ نبی کریم ﷺ نے اپنی قمیص (غایت مروت کی وجہ سے) عنایت کی اور فرمایا کہ مجھے بتانا میں نماز جنازہ پڑھوں گا۔ عبداللہ نے اطلاع بھجوائی۔ جب آپ نماز پڑھانے کے لئے آگے بڑھے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے آپ کو پیچھے سے پکڑ لیا اور عرض کیا کہ کیا اللہ تعالیٰ نے آپ کو منافقین کی نماز جنازہ پڑھنے سے منع نہیں کیا ہے؟ آپ نے فرمایا کہ مجھے اختیار دیا گیا ہے جیسا کہ ارشاد باری ہے ”تو ان کے لئے استغفار کریا نہ کر اور اگر تو ستر مرتبہ بھی استغفار کرے تو بھی اللہ انہیں ہرگز معاف نہیں کرے گا“ (التوبہ: ۸۰) چنانچہ نبی کریم ﷺ نے نماز پڑھائی۔ اس کے بعد یہ آیت اتری ”کسی بھی منافق کی موت پر اس کی نماز جنازہ کبھی نہ پڑھانا۔“ (التوبہ: ۸۳)

أخرجه البخاري في : ۲۳ - كتاب الجنائز : ۲۳ - باب الكفن في القميص الذي يكف أولايكف .

۱۷۶۸ - حدیث عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ خانہ کعبہ کے پاس دو قریشی اور ایک ثقفی یا ایک قریشی اور دو ثقفی مرد بیٹھے ہوئے تھے ان کے پیٹ بہت موٹے تھے لیکن عقل سے کورے۔ ایک نے ان میں سے کہا تمہارا کیا خیال ہے کیا اللہ ہماری باتوں کو سن رہا ہے؟ دوسرے نے کہا اگر ہم نور سے بولیں تو سنتا ہے لیکن آہستہ بولیں تو نہیں سنتا۔ تیسرے

۱۷۶۸ - حدیث عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ ، قَالَ : اجْتَمَعَ عِنْدَ الْبَيْتِ قُرَشِيَّانِ وَثَقَفِيٌّ ، أَوْ ثَقَفِيَّانِ وَقُرَشِيٌّ . كَثِيرَةٌ شَحْمٌ بَطُونُهُمْ . قَلِيلَةٌ فَفَقَهُ قُلُوبَهُمْ . فَقَالَ أَحَدُهُمْ : أَتُرَوْنَ أَنَّ اللَّهَ يَسْمَعُ مَا نَقُولُ؟ قَالَ الْآخَرُ :

نے کہا اگر اللہ زور سے بولنے پر سن سکتا ہے تو آہستہ بولنے پر بھی ضرور سنتا ہو گا۔ اس پر یہ آیت اتری کہ ”اور تم اس بات سے اپنے کو چھپا ہی نہیں سکتے کہ تمہارے کان تمہاری آنکھیں اور تمہارے چہرے گواہی دیں گے ہاں تم یہ سمجھتے رہے کہ تم جو کچھ بھی کر رہے ہو اس میں سے بہت سے اعمال سے اللہ بے خبر ہے۔ (حم السجہ: ۲۲)

www.KitaboSunnat.com

يَسْمَعُ إِنْ جَهَرْنَا ، وَلَا يَسْمَعُ إِنْ أَخْفَيْنَا .
وَقَالَ الْآخَرُ : إِنْ كَانَ يَسْمَعُ إِذَا جَهَرْنَا ،
فَإِنَّهُ يَسْمَعُ إِذَا أَخْفَيْنَا . فَأَنْزَلَ اللَّهُ
عَزَّ وَجَلَّ - ﴿وَمَا كُنْتُمْ تَسْتَتِرُونَ أَنْ يَشْهَدَ
عَلَيْكُمْ سَمْعُكُمْ وَلَا أَبْصَارُكُمْ وَلَا
جُلُودُكُمْ﴾ - الآية .

أخرجه البخاري في : ٦٥ - كتاب التفسير : ١٤ - سورة فصلت : ٢ - باب قوله وذلكم ظنكم الآية .

۱۷۶۹- حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جب نبی کریم ﷺ جنگ امد کے لئے نکلے تو جو لوگ آپ کے ساتھ تھے ان میں سے کچھ لوگ واپس آگئے (یہ منافقین تھے) پھر بعض نے تو یہ کہا کہ ہم چل کر انہیں قتل کر دیں گے۔ اور ایک جماعت نے کہا کہ قتل نہ کرنا چاہئے اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ ”تمہیں کیا ہو گیا کہ منافقوں کے بارے میں دو گروہ ہو رہے ہو۔ انہیں تو ان کے اعمال کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے اونڈھا کر دیا ہے۔ اب کیا تم یہ منصوبے باندھ رہے ہو کہ اللہ کے گمراہ کئے ہوؤں کو تم راہ راست پر لا کھڑا کرو۔ جسے اللہ راہ بھلاوے تو ہرگز اس کیلئے کوئی راہ نہ پائیگا۔“ (النساء: ۸۸)

١٧٦٩ - حَدِيثُ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ،
قَالَ : لَمَّا خَرَجَ النَّبِيُّ ﷺ إِلَى أُحُدٍ ،
رَجَعَ نَاسٌ مِنْ أَصْحَابِهِ . فَقَالَتْ فِرْقَةٌ :
نَقْتُلُهُمْ . وَقَالَتْ فِرْقَةٌ : لَا نَقْتُلُهُمْ . فَنَزَلَتْ -
﴿فَمَا لَكُمْ فِي الْمُنَافِقِينَ فِتْنِينَ﴾ - .

أخرجه البخاري في : ٢٩ - كتاب فضائل المدينة : ١٠ - باب المدينة تنفي الخبيث .

۱۷۷۰- حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں چند منافقین ایسے تھے کہ جب حضور اکرم ﷺ جملو کے لئے تشریف لے جاتے تو یہ مدینہ میں پیچھے رہ جاتے اور پیچھے رہ جانے پر بہت خوش ہوا کرتے تھے۔ لیکن جب حضور ﷺ واپس آتے تو عذر بیان کرتے اور قسمیں کھا لیتے بلکہ ان کو ایسے کام پر اپنی تعریف کروانا پسند ہوتا جس کو انہوں نے نہ کیا ہوتا اور بعد میں چکنی چمڑی باتوں سے اپنی بت بنانا چاہتے۔ اللہ تعالیٰ نے اسی پر یہ آیت نازل فرمائی۔ ”وہ لوگ جو اپنے کرتوتوں پر خوش ہیں اور چاہتے ہیں کہ جو

١٧٧٠ - حَدِيثُ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ، أَنَّ رَجُلًا مِنَ الْمُنَافِقِينَ ، عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ ، كَانَ إِذَا خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِلَى الْغَزْوِ ، تَخَلَّفُوا عَنْهُ ، وَفَرِحُوا بِمَقْعَدِهِمْ خِلَافَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ . فَأِذَا قَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ، اغتذروا إِلَيْهِ ، وَحَلَفُوا ، وَأَحْبَبُوا أَنْ يُحْمَدُوا بِمَا لَمْ

انہوں نے نہیں کیا اس پر بھی ان کی تعریفیں کی جائیں تو انہیں عذاب سے چھٹکارہ میں نہ سمجھو ان کے لئے تو درد ناک عذاب ہے۔ (آل عمران: ۱۸۸)

أخرجه البخاري في : ۶۵ - كتاب التفسير : ۳ - سورة آل عمران : ۱۶ - باب لا

يحسبن الذين يفرحون بما أتوا.

۱۷۷۱- علقمہ بن وقاص نے بیان کیا کہ مروان بن حکم نے (جب وہ مدینہ کے امیر تھے) اپنے دربان رافع سے کہا کہ ابن عباسؓ کے یہاں جاؤ اور ان سے پوچھو کہ (آیت ولا تحسبن الذين کی رو سے تو) ہم سب کو عذاب ہونا چاہئے کیونکہ ہر ایک آدمی ان نعمتوں پر جو اس کو ملی ہیں خوش ہے اور یہ چاہتا ہے کہ جو کلام اس نے کیا نہیں اس پر بھی اس کی تعریف ہو۔ تو حضرت ابن عباسؓ نے کہا تم مسلمانوں سے اس آیت کا کیا تعلق! یہ تو رسول اللہ ﷺ نے یہودیوں کو بلایا تھا اور ان سے ایک دین کی بات پوچھی تھی۔ (جو ان کی آسمانی کتاب میں موجود تھی) انہوں نے اصل بات کو تو چھپایا اور دوسری غلط بات بیان کر دی۔ پھر بھی اس بات کے خواہش مند رہے کہ حضور ﷺ کے حوالے کے جواب میں جو کچھ انہوں نے بتایا ہے اس پر ان کی تعریف کی جائے اور اوہراصل حقیقت کو چھپا کر بھی بڑے خوش تھے۔ پھر حضرت ابن عباسؓ نے ان آیات کی تلاوت کی ”اللہ تعالیٰ نے جب اہل کتاب سے عہد لیا کہ تم اسے سب لوگوں سے بیان کرتے رہا کرو اور اسے چھپاؤ نہیں پھر بھی ان لوگوں نے اس عہد کو اپنی پیٹھ پیچھے ڈال دیا اور اسے بہت کم قیمت پر بیچ ڈالا ان کا یہ بیوپار بہت برا ہے۔ وہ لوگ جو اپنے کرتوتوں پر خوش ہیں اور چاہتے ہیں کہ جو انہوں نے نہیں کیا اس پر بھی ان کی تعریفیں کی جائیں تو انہیں عذاب سے چھٹکارہ میں نہ سمجھ، ان کے لئے تو درد ناک عذاب ہے۔“ (آل عمران: ۱۸۷، ۱۸۸)

أخرجه البخاري في : ۶۵ - كتاب التفسير : ۳ - سورة آل عمران : ۱۶ - باب لا

يحسبن الذين يفرحون بما أتوا.

يَفْعَلُوا. فَتَزَلَتْ - ﴿لَا يَحْسَبَنَّ الَّذِينَ يَفْرَحُونَ﴾ - الآية.

۱۷۷۱- حَدِيثُ ابْنِ عَبَّاسٍ. عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَقَاصٍ ، أَنَّ مَرْوَانَ قَالَ لِيَوَائِبِهِ : اذْهَبْ يَا رَافِعُ! إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ ، فَقُلْ : لَيْسَ كَانَ كُلُّ امْرِئٍ فَرِحَ بِمَا أُوتِيَ ، وَأَحَبُّ أَنْ يُحْمَدَ بِمَا لَمْ يَفْعَلْ مُعَذِّبًا ، لِنُعَذِّبَنَّ أَجْمَعُونَ. فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ : وَمَالَكُمْ وَبِهَذِهِ؟ إِنَّمَا دَعَا النَّبِيُّ ﷺ يَهُودَ ، فَسَأَلَهُمْ عَنْ شَيْءٍ ، فَكْتَمُوا إِلَيْهِ ، وَأَخْبَرُوهُ بغيرِهِ. فَأَرَوْهُ أَنْ قَدِ اسْتَحْمَدُوا إِلَيْهِ بِمَا أَخْبَرُوهُ عَنْهُ فِيمَا سَأَلَهُمْ. وَفَرِحُوا بِمَا أُوتُوا مِنْ كِتْمَانِهِمْ. ثُمَّ قَرَأَ ابْنُ عَبَّاسٍ - ﴿وَإِذْ أَخَذَ اللَّهُ مِيثَاقَ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ﴾ - كَذَلِكَ ، حَتَّى قَوْلِهِ ﴿يَفْرَحُونَ بِمَا أُوتُوا وَيُجِئُونَ أَنْ يُحْمَدُوا بِمَا لَمْ يَفْعَلُوا﴾ - .

۱۷۷۲- حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ایک شخص پہلے عیسائی تھا پھر وہ اسلام میں داخل ہو گیا۔ اس نے سورہ بقرہ اور آل عمران پڑھی تھی اور وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا کاتب بن گیا لیکن وہ شخص پھر مرتد ہو کر عیسائی ہو گیا اور کہنے لگا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے جو کچھ میں نے لکھ دیا ہے اس کے سوا اسے اور کچھ بھی معلوم نہیں۔ پھر اللہ تعالیٰ کے حکم سے اس کی موت واقع ہو گئی اور اس کے آدمیوں نے اسے دفن کر دیا۔ جب صبح ہوئی تو انہوں نے دیکھا کہ اس کی لاش قبر سے نکل کر زمین کے اوپر پڑی ہے۔ عیسائی لوگوں نے کہا کہ یہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور اس کے ساتھیوں کا کام ہے۔ چونکہ ان کا دین اس نے چھوڑ دیا تھا اس لئے انہوں نے اس کی قبر کھودی ہے اور لاش کو باہر نکل کر پھینک دیا ہے۔ چنانچہ دوسری قبر انہوں نے کھودی جو بہت زیادہ گہری تھی۔ لیکن جب صبح ہوئی تو پھر لاش باہر تھی۔ اس مرتبہ بھی انہوں نے یہی کہا کہ یہ محمد اور اس کے ساتھیوں کا کام ہے چونکہ ان کا دین اس نے چھوڑ دیا تھا اس لئے اس کی قبر کھود کر انہوں نے لاش باہر پھینک دی ہے۔ پھر انہوں نے قبر کھودی اور جتنی گہری ان کے بس میں تھی کر کے اسے اس کے اندر ڈال دیا لیکن صبح ہوئی تو پھر لاش باہر تھی۔ اب انہیں یقین آیا کہ یہ کسی انسان کا کام نہیں ہے۔ (بلکہ یہ میت عذاب خداوندی میں گرفتار ہے) چنانچہ انہوں نے اسے یونہی (زمین پر) ڈال دیا۔

۱۷۷۲- حَدِيثُ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ. قَالَ : كَانَ رَجُلٌ نَصْرَانِيًّا فَأَسْلَمَ ، وَقَرَأَ الْبَقْرَةَ ، وَالْإِنشَاءَ . فَكَانَ يَكْتُبُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ . فَعَادَ نَصْرَانِيًّا . فَكَانَ يَقُولُ : مَا يَدْرِي مُحَمَّدٌ إِلَّا مَا كَتَبْتُ لَهُ . فَأَمَاتَهُ اللَّهُ ، فَدَفَنُوهُ ، فَأَصْبَحَ وَقَدْ لَفَظَتْهُ الْأَرْضُ . فَقَالُوا : هَذَا فِعْلُ مُحَمَّدٍ وَأَصْحَابِهِ . لَمَّا هَرَبَ مِنْهُمْ ، نَبَشُوا عَنْ صَاحِبِنَا . فَأَلْقَوْهُ . فَحَفَرُوا لَهُ ، فَأَعْمَقُوا . فَأَصْبَحَ وَقَدْ لَفَظَتْهُ الْأَرْضُ . فَقَالُوا : هَذَا فِعْلُ مُحَمَّدٍ وَأَصْحَابِهِ . نَبَشُوا عَنْ صَاحِبِنَا لَمَّا هَرَبَ مِنْهُمْ . فَأَلْقَوْهُ . فَحَفَرُوا لَهُ ، وَأَعْمَقُوا لَهُ فِي الْأَرْضِ ، مَا اسْتَطَاعُوا . فَأَصْبَحَ قَدْ لَفَظَتْهُ الْأَرْضُ . فَعَلِمُوا أَنَّهُ لَيْسَ مِنَ النَّاسِ ، فَأَلْقَوْهُ .

أخرجه البخاري في : ۶۱- كتاب المناقب : ۲۵- باب علامات النبوة في الإسلام.

(۱) قیامت، جنت اور دوزخ کا بیان

باب صفة القيامة والجنة والنار

۱۷۷۳- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”بلاشبہ قیامت کے دن ایک بہت بھاری بھر کم موٹا تازہ شخص آئے گا لیکن وہ اللہ کے نزدیک چھڑکے پر کے برابر بھی کوئی قدر نہیں رکھے گا“ اور فرمایا کہ پڑھو ”قیامت کے دن ہم ان کا کوئی وزن نہ کریں گے“ (الکھف: ۱۰۵)

۱۷۷۳- حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ، عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : «إِنَّهُ لَيَأْتِي الرَّجُلُ الْعَظِيمُ السَّمِينُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ لَا يَزِنُ عِنْدَ اللَّهِ جَنَاحَ بَعُوضَةٍ» وَقَالَ : اقْرَءُوا - ﴿فَلَا نُقِيمُ

لَهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَزَنًا ﴿۹۲﴾۔

اخرجه البخاري في : ۹۲ - كتاب التفسير : ۱۸ - سورة الكهف : ۶ - باب أولئك

الذين كفروا بآيات ربهم.

۱۷۷۴ - حديث عبد الله بن مسعود

رضي الله عنه ، قَالَ : جَاءَ حَبْرٌ مِنَ الْأَحْبَارِ إِلَى

رَسُولِ اللَّهِ ﷺ ، فَقَالَ : يَا مُحَمَّدُ إِنَّا

نَجِدُ أَنَّ اللَّهَ يَجْعَلُ السَّمَوَاتِ عَلَى إِصْبَعٍ ،

وَالْأَرْضِينَ عَلَى إِصْبَعٍ ، وَالشَّجَرَ عَلَى

إِصْبَعٍ ، وَالْمَاءَ وَالثَّرَى عَلَى إِصْبَعٍ ، وَسَائِرَ

الْخَلَائِقِ عَلَى إِصْبَعٍ . فَيَقُولُ : أَنَا الْمَلِكُ .

فَضَحِكَ النَّبِيُّ ﷺ ، حَتَّى بَدَتْ نَوَاجِذُهُ ،

تَصَدِيقًا لِقَوْلِ الْحَبْرِ . ثُمَّ قرَأَ رَسُولُ اللَّهِ

ﷺ - وَمَا قَدَرُوا اللَّهَ حَقَّ قَدْرِهِ ،

وَالْأَرْضُ جَمِيعًا قَبْضَتُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ،

وَالسَّمَوَاتُ مَطْوِيَّاتٌ بِيَمِينِهِ ، سُبْحَانَهُ

وَتَعَالَى عَمَّا يُشْرِكُونَ .

۱۷۷۳ - حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ علماء

یہود میں سے ایک شخص رسول کریم ﷺ کے پاس آیا اور کہا

کہ اے محمد! ہم تورات میں پاتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ آسمانوں کو

ایک انگلی پر رکھ لے گا، اسی طرح زمین کو ایک انگلی پر،

درختوں کو ایک انگلی پر، پانی اور مٹی کو ایک انگلی پر اور تمام

مخلوقات کو ایک انگلی پر۔ پھر فرمائے گا کہ میں ہی بادشاہ ہوں۔

آنحضرت ﷺ اس پر ہنس دیئے اور آپ کے سامنے کے

دانت مبارک دکھائی دینے لگے۔ آپ کا یہ ہنسنا اس یہودی عالم

کی تصدیق میں تھا۔ پھر آپ نے اس آیت کی تلاوت کی ”لور

ان لوگوں نے اللہ کی عظمت نہ کی جیسی عظمت کرنا چاہئے تھی

اور حال یہ ہے کہ ساری زمین اسی کی مٹھی میں ہوگی قیامت

کے دن اور آسمان اس کے واسطے ہاتھ میں لپٹے ہوں گے۔ وہ

ان لوگوں کے شرک سے بالکل پاک اور بلند تر ہے۔“ (الزمز:

۶۷)

اخرجه البخاري في : ۶۵ - كتاب التفسير : ۳۹ - سورة الزمر : ۲ - باب وما قدرُوا

الله حق قدره.

۱۷۷۵ - حديث أبي هريرة رضي الله عنه ، عَنِ

النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : «يَقْبِضُ اللَّهُ الْأَرْضَ ،

وَيَطْوِي السَّمَاءَ بِيَمِينِهِ ، ثُمَّ يَقُولُ : أَنَا

الْمَلِكُ ، أَيْنَ مُلْكُ الْأَرْضِ؟» .

۱۷۷۵ - حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ

نے فرمایا ”اللہ تعالیٰ زمین کو اپنی مٹھی میں لے لے گا اور

آسمانوں کو اپنے دائیں ہاتھ میں لپیٹ لے گا۔ پھر فرمائے گا کہ

اب میں ہوں بادشاہ۔ آج زمین کے بادشاہ کہاں گئے؟“ (جو

اپنی بادشاہت پر نازاں تھے)

اخرجه البخاري في : ۸۱ - كتاب الرقاق : ۴۴ - باب يقبض الله الأرض.

۱۷۷۶- حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”قیامت کے دن زمین اللہ کی مٹھی میں ہو گی اور آسمان اس کے داہنے ہاتھ میں ہو گا پھر کئے گا کہ میں بادشاہ ہوں۔“

۱۷۷۶- حَدِيثُ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا ، عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ ، أَنَّهُ قَالَ : «إِنَّ اللَّهَ يَقْبِضُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ الْأَرْضَ ، وَتَكُونُ السَّمَوَاتُ بِيَمِينِهِ ، ثُمَّ يَقُولُ : أَنَا

الْمَلِكُ» أَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ فِي : - كِتَابِ التَّوْحِيدِ : ۱۹ - بَابِ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى ﴿لَمَّا خَلَقْتَ بِيَدِي﴾ (۲) قِيَامَتِ كَيْفَ دُنِ الْأُتْحَاءِ جَانِے اور زمین

باب في البعث والنشور

کے وصف کا بیان

وصفة الأرض يوم القيامة

۱۷۷۷- حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے نبی کریم ﷺ سے سنا، آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ ”قیامت کے دن لوگوں کا حشر سفید و سرخی آمیز زمین پر ہو گا جیسے میدہ کی روٹی صاف و سفید ہوتی ہے۔ اس زمین پر گئی (چیز) کا کوئی نشان نہ ہو گا۔“

۱۷۷۷- حَدِيثُ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ، قَالَ : سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ : «يُحْشَرُ النَّاسُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلَى أَرْضٍ بِيَضَاءِ عَفْرَاءٍ كَقُرْصَةِ نَقِيٍّ لَيْسَ فِيهَا مُعَلِّمٌ لِأَحَدٍ».

أَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ فِي : ۸۱ - كِتَابِ الرَّاقِ : ۴۴ - بَابِ يَقْبِضُ اللَّهُ الْأَرْضَ.

(۳) اہل جنت کی مسمانی کا بیان

باب نزل أهل الجنة

۱۷۷۸- حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا ”قیامت کے دن ساری زمین ایک روٹی کی طرح ہو جائے گی جسے اللہ تعالیٰ اہل جنت کی میزبانی کے لئے اپنے ہاتھ سے الٹے پلٹے گا جس طرح تم دسترخواں پر روٹی ہراتے پھراتے ہو۔ پھر ایک بیسوی آیا اور بولا، ابو القاسم تم پر رحمن برکت نازل کرے کیا میں تمہیں قیامت کے دن اہل جنت کی سب سے پہلی ضیافت کے بارے میں خبر نہ دوں؟ آپ نے فرمایا، کیوں نہیں، تو اس نے (بھی یہی) کہا کہ ساری زمین ایک روٹی کی طرح ہو جائے گی جیسا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا تھا۔ پھر آنحضرت ﷺ نے ہماری طرف دیکھا اور مسکرائے جس سے آپ کے آگے کے دانت دکھائی دینے

۱۷۷۸- حَدِيثُ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ، قَالَ النَّبِيُّ ﷺ : «تَكُونُ الْأَرْضُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ خُبْزَةً وَاحِدَةً يَتَكَفَّمُهَا الْجِبَارُ بِيَدِهِ ، كَمَا يَكْفَأُ أَحَدَكُمْ خُبْزَتَهُ فِي السَّفْرِ ، نَزْلًا لِأَهْلِ الْجَنَّةِ» فَأَتَى رَجُلٌ مِنَ الْيَهُودِ ، فَقَالَ : بَارَكَ الرَّحْمَنُ عَلَيْكَ يَا أَبَا الْقَاسِمِ! أَلَا أُخْبِرُكَ بِنَزْلِ أَهْلِ الْجَنَّةِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ؟ قَالَ : «بَلَى» قَالَ : تَكُونُ الْأَرْضُ خُبْزَةً وَاحِدَةً . كَمَا قَالَ النَّبِيُّ ﷺ . فَظَهَرَ النَّبِيُّ ﷺ إِلَيْنَا ،

گے۔ پھر (اس نے) پوچھا کیا میں تمہیں اس کے سالن کے متعلق خبر نہ دوں؟ (پھر خود ہی) بولا کہ ان کا سالن بلام و نون ہو گا۔ صحابہؓ نے کہا یہ کیا چیز ہے؟ اس نے کہا کہ نیل اور مچھلی جس کی کلیجی کے ساتھ زائد چربی کے حصے کو ستر ہزار آدمی کھائیں گے۔

ثُمَّ صَحِّحَكَ ، حَتَّى بَدَتَ نَوَاجِدَهُ . ثُمَّ قَالَ :
أَلَا أُخْبِرُكَ بِإِدَامِهِمْ؟ قَالَ : إِدَامُهُمْ بِالْأَمِّ
وَنُونٌ . قَالُوا : وَمَا هَذَا؟ قَالَ : ثَوْرٌ وَنُونٌ ،
يَأْكُلُ مِنْ زَائِدَةٍ كَبِدِهِمَا سَبْعُونَ أَلْفًا .

أخرجه البخاري في : ۸۱ - كتاب الرقاق : ۴۴ - باب يقبض الله الأرض .

۱۷۷۹ - حدیث اَبی ہُرَیْرَةَ ؓ ، عَنِ
النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : «لَوْ آمَنَ بِي عَشْرَةٌ مِنْ
الْيَهُودِ لَأَمَنَ بِي الْيَهُودُ» .

۱۷۷۹ - حدیث اَبی ہُرَیْرَةَ ؓ ، عَنِ
النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : «لَوْ آمَنَ بِي عَشْرَةٌ مِنْ
الْيَهُودِ لَأَمَنَ بِي الْيَهُودُ» .

أخرجه البخاري في : ۶۳ - كتاب مناقب الأنصار : ۵۲ - باب إتيان اليهود النبي ﷺ
حين قدم المدينة .

(۳) یہود کا روح کے متعلق نبی ﷺ سے
سوال اور فرمان الہی ”آپ سے روح کے متعلق
پوچھتے ہیں“ کی تفسیر

(۴) باب سؤال اليهود النبي ﷺ عن الروح
وقوله تعالى ﴿يَسْئَلُونَكَ عَنِ الرُّوحِ﴾ الآية

۱۷۸۰ - حضرت عبداللہ بن مسعود ؓ کہتے ہیں کہ (ایک مرتبہ) میں رسول کریم ﷺ کے ساتھ مدینہ کے کھنڈرات میں چل رہا تھا اور آپ کھجور کی چھڑی پر سہارا دے کر چل رہے تھے کہ کچھ یہودیوں کا (ادھر سے) گذر ہوا۔ ان میں سے ایک نے دوسرے سے کہا کہ آپ سے روح کے بارے میں کچھ پوچھو ان میں سے کسی نے کہا تم پوچھو ایسا نہ ہو کہ وہ کوئی ایسی بات کہہ دیں جو تمہیں ناگوار ہو (مگر ان میں سے بعض نے کہا کہ ہم ضرور پوچھیں گے پھر ایک شخص نے کھڑے ہو کر کہا اے ابوالقاسم! روح کیا چیز ہے؟ آپ ﷺ نے خاموشی اختیار فرمائی میں نے (دل میں) کہا کہ آپ پر وحی آرہی ہے۔ اس لئے میں کھڑا ہو گیا۔ جب آپ سے (وہ کیفیت) دور ہو گئی تو آپ نے (قرآن کی یہ آیت جو اس وقت نازل ہوئی تھی) تلاوت فرمائی۔ ”(اے نبی!) تم سے یہ

۱۷۸۰ - حدیث عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ ،
قَالَ : بَيْنَا أَنَا أُمَشِي مَعَ النَّبِيِّ ﷺ ، فِي
حَرْبِ الْمَدِينَةِ ، وَهُوَ يَتَوَكَّأُ عَلَى عَسِيْبٍ
مَعَهُ . فَمَرَّ بِنَفَرٍ مِنَ الْيَهُودِ . فَقَالَ بَعْضُهُمْ
لِبَعْضٍ : سَلُوهُ عَنِ الرُّوحِ . وَقَالَ بَعْضُهُمْ :
لَا تَسْأَلُوهُ ، لَا يَجِيءُ فِيهِ بَشِيءٌ تَكْرَهُونَهُ .
فَقَالَ بَعْضُهُمْ : لَنَسْأَلُهُ . فَقَامَ رَجُلٌ مِنْهُمْ
فَقَالَ : يَا أَبَا الْقَاسِمِ ! مَا الرُّوحُ ؟
فَسَكَتَ . فَقُلْتُ إِنَّهُ يُوحَى إِلَيْهِ ، فَقُمْتُ .
فَلَمَّا انْحَلَى عَنْهُ ، فَقَالَ : ﴿يَسْئَلُونَكَ

لوگ روح کے بارے میں پوچھ رہے ہیں۔ کہہ دو کہ روح میرے رب کے حکم سے ہے اور تمہیں علم کا بہت تھوڑا حصہ دیا گیا ہے۔“ (بنی اسرائیل: ۸۵) (اس لئے تم روح کی حقیقت نہیں سمجھ سکتے)

عَنْ الرُّوحِ قُلِ الرُّوحُ مِنْ أَمْرِ رَبِّي وَمَا أُوتِيتُمْ مِنَ الْعِلْمِ إِلَّا قَلِيلًا ﴿۱۷۸۱﴾

أخرجه البخاري في : ۳- كتاب العلم : ۴۷- باب قول الله تعالى ﴿وَمَا أُوتِيتُمْ مِنَ الْعِلْمِ إِلَّا قَلِيلًا﴾ -

۱۷۸۱- حضرت خباب بن ارت رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں جاہلیت کے زمانہ میں لوہار کا کام کیا کرتا تھا۔ عاص بن وائل (کافر) پر میرا کچھ قرض تھا۔ میں ایک دن اس سے تقاضا کرنے گیا۔ اس نے کہا کہ جب تک تو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا انکار نہیں کرے گا میں تیرا قرض نہیں دوں گا۔ میں نے جواب دیا کہ میں آپ کا انکار اس وقت تک نہیں کروں گا جب تک اللہ تعالیٰ تیری جان نہ لے لے، پھر تو دوبارہ اٹھایا جائے۔ اس نے کہا کہ پھر مجھے بھی سہلت دے کہ میں مرجاؤں، پھر دوبارہ اٹھایا جاؤں اور مجھے مال اور اولاد ملے اس وقت میں بھی تمہارا قرض ادا کروں گا۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی ”کیا تم نے اس شخص کو دیکھا جس نے ہماری آیات کو نہ مانا اور کہا کہ (آخرت میں) مجھے مال اور دولت دی جائے گی، کیا اسے غیب کی خبر ہے؟ یا اس نے اللہ تعالیٰ کے ہاں سے کوئی اقرار لے لیا ہے؟“ (مریم: ۷۷-۷۸)

۱۷۸۱- حَدِيثُ خَبَابِ رضی اللہ عنہ. قَالَ : كُنْتُ فِينَا فِي الْجَاهِلِيَّةِ. وَكَانَ لِي عَلَى الْعَاصِ ابْنِ وَائِلٍ دَيْنٌ. فَأْتَيْتُهُ أَنْقَاضَهُ قَالَ لَا أُعْطِيكَ حَتَّى تَكْفُرَ بِمُحَمَّدٍ صلی اللہ علیہ وسلم. فَقُلْتُ: لَا أَكْفُرُ حَتَّى يُبَيِّتَكَ اللَّهُ، ثُمَّ تَبِعْتُ. قَالَ: دَعْنِي حَتَّى أَمُوتَ وَأُبْعَثَ، فَسَأَوْتِي مَالًا وَوَلَدًا، فَأَقْضِيكَ، فَفَنَزَلَتْ: ﴿أَفَرَأَيْتَ الَّذِي كَفَرَ بِآيَاتِنَا وَقَالَ لَأُوتِينَ مَالًا وَوَلَدًا. أَطَّلَعَ الْغَيْبَ أَمْ اتَّخَذَ عِنْدَ الرَّحْمَنِ عَهْدًا﴾ -

أخرجه البخاري في : ۳۴- كتاب البيوع : ۲۹- باب ذكر القين والحداد.

(۵) اللہ تعالیٰ کے فرمان وما كان الله ليعذبهم وانت

(۵) باب في قوله تعالى

فيهم كما بيان

﴿وما كان الله ليعذبهم وانت فيهم﴾ الآية

۱۷۸۲- حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ابو جہل نے کہا تھا کہ اے اللہ! اگر یہ کلام تیری طرف سے واقعی حق

۱۷۸۲- حَدِيثُ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ، قَالَ : قَالَ أَبُو جَهْلٍ : اللَّهُمَّ! إِنْ كَانَ هَذَا

۱۷۸۰- اہل سنت کے نزدیک روح جسم لطیف ہے جو بدن میں اس طرح سرایت کئے ہوئے ہے، جس طرح گلاب کی خوشبو اس کے پھول میں سرایت کئے ہوئے ہوتی ہے۔ ہم اپنی موجودہ زندگی میں جو کثافت سے بھر پور ہے کسی طرح روح کی حقیقت سے واقف نہیں ہو سکتے۔ روح کے متعلق مزید تفصیلات امام ابن قیم کی ”کتاب الروح“ میں ملاحظہ فرمائیں۔ (راز)

ہے تو ہم پر آسمان سے پتھر برسا دے یا پھر کوئی اور ہی عذاب لے آ۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی ”حلالا لکھ اللہ ایسا نہیں کرے گا کہ انہیں عذاب دے اس حال میں کہ آپ ان میں موجود ہوں اور نہ اللہ ان پر عذاب لائے گا اس حال میں کہ وہ استغفار کر رہے ہوں۔ ان لوگوں کو اللہ کیوں نہ عذاب کرے جن کا حال یہ ہے کہ وہ مسجد حرام سے ردکتے ہیں۔ اور یہ اس مسجد کے متولی ہونے کے لائق بھی نہیں ہیں اس کے حق دار تو صرف پرہیزگار لوگ ہیں، لیکن اکثر لوگ بے علم ہیں“ (الانفال: ۳۳-۳۴)

أخرجه البخاري في : ۶۵ - كتاب التفسير : ۸ - سورة الأنفال : ۴ - باب وما كان اعذبهم وأنت فيهم.

(۷) دھوئیں کا بیان

۱۷۸۳- حضرت عبداللہ بن مسعود ؓ نے بیان کیا کہ یہ (قط) اس لئے پڑا تھا کہ قریش جب رسول اللہ ﷺ کی دعوت قبول کرنے کی بجائے شرک پر جمے رہے تو آپ نے ان کے لئے ایسے قط کی بددعا کی جیسا یوسف علیہ السلام کے زمانہ میں پڑا تھا۔ چنانچہ قط کی نوبت یہاں تک پہنچی کہ لوگ ہڈیاں تک کھانے لگے۔ لوگ آسمان کی طرف نظر اٹھاتے لیکن بھوک اور فاقہ سے دھوئیں کے سوا اور کچھ نظر نہ آتا۔ اسی کے متعلق اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی ”تو آپ انتظار کریں اس روز کا جب آسمان کی طرف ایک نظر آنے والا دھواں پیدا ہو گا۔ جو لوگوں پر چھا جائے۔ یہ ایک دردناک عذاب ہو گا۔“ (الدخان: ۱۱۰)

بیان کیا کہ پھر ایک صاحب آنحضرت ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی یا رسول اللہ! قبیلہ مضر کے لئے بارش کی دعا کیجئے کہ وہ برباد ہو چکے ہیں۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا ”مضر کے حق میں دعا کے لئے کہتے ہو، تم بڑے جری ہو۔“ آخر آنحضرت ﷺ نے ان کے لئے دعا فرمائی اور بارش ہوئی۔

هُوَ الْحَقُّ مِنْ عِنْدِكَ فَأَمْطِرْ عَلَيْنَا حِجَارَةً مِنْ السَّمَاءِ أَوْ اثْبِتْنَا بِعَذَابِ أَلِيمٍ. فَنَزَلَتْ - ﴿وَمَا كَانَ اللَّهُ لِيُعَذِّبَهُمْ وَأَنْتَ فِيهِمْ وَمَا كَانَ اللَّهُ مُعَذِّبَهُمْ وَهُمْ يَسْتَغْفِرُونَ. وَمَا لَهُمْ أَنْ لَا يُعَذِّبَهُمُ اللَّهُ وَهُمْ يَصُدُّونَ عَنِ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ﴾ - الآية.

(۷) باب الدخان

۱۷۸۳- حديث عبد الله بن مسعود. قَالَ : إِنَّمَا كَانَ هَذَا ، لِأَنَّ قَرَيْشًا لَمَّا اسْتَعْصَمُوا عَلَى النَّبِيِّ ﷺ ، دَعَا عَلَيْهِمْ بِسِنِينَ. كَسِنِي يُوْسُفَ. فَأَصَابَهُمْ قَحْطٌ وَجَهْدٌ حَتَّى أَكَلُوا الْعِظَامَ. فَجَعَلَ الرَّجُلُ يَنْظُرُ إِلَى السَّمَاءِ ، فَيَرَى مَا بَيْنَهُ وَبَيْنَهَا كَهَيْئَةِ الدُّخَانِ مِنَ الْجَهْدِ. فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى - ﴿فَارْتَقِبْ يَوْمَ تَأْتِي السَّمَاءُ بِدُخَانٍ مُبِينٍ. يُغشى النَّاسَ هَذَا عَذَابٌ أَلِيمٌ﴾ - قَالَ : فَأَتَيْتِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ، فَقِيلَ : يَا رَسُولَ اللَّهِ! اسْتَسْقَى اللَّهُ لِمُضَرَ ، فَإِنَّهَا قَدْ هَلَكْتَ. قَالَ : «لِمُضَرَ! إِنَّكَ لَحَرِيٌّ» فَأَسْتَسْقَى ، فَسَقُوا ، فَنَزَلَتْ -

﴿إِنكُمْ عَائِدُونَ﴾ - فَلَمَّا أَصَابَتْهُمُ
الرَّفَاهِيَةُ ، عَادُوا إِلَى حَالِهِمْ ، حِينَ
أَصَابَتْهُمُ الرَّفَاهِيَةُ . فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ -
﴿يَوْمَ نَبْطِشُ الْبَطْشَةَ الْكُبْرَى إِنَّا
مُنتَقِمُونَ﴾ - قَالَ : يَعْنِي يَوْمَ بَدْرٍ .

اس پر آیت نازل ہوئی ”ہم عذاب کو کچھ دنوں دور کر دیں گے
تو تم پھر اپنی اسی حالت پر آ جاؤ گے۔“ (الدخان: ۱۵) یعنی
اگرچہ تم نے ایمان کا وعدہ کیا ہے لیکن تم کفر کی طرف پھر لوٹ
جاؤ گے) چنانچہ جب پھر ان میں خوشحالی ہوئی تو شرک کی
طرف لوٹ گئے (اور اپنے ایمان کے وعدے کو بھلا دیا) اس پر
اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی ”جس روز ہم بڑی سخت پکڑ
پکڑیں گے (اس روز) ہم پورا بدلہ لے لیں گے۔“ (الدخان:
۱۶) حضرت ابن مسعود نے کہا کہ اس آیت سے مراد بدر
کی لڑائی ہے۔

أخرجه البخاري في : ۶۵- كتاب التفسير : ۴۴- سورة الدخان : ۲- باب يغشى
الناس هذا عذاب أليم.

(۸) چاند کے دو ٹکڑے ہونے کا بیان

۱۷۸۳- حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی
کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں چاند پھٹ کر دو ٹکڑے ہو گیا تھا۔
اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ لوگو اس پر گواہ رہنا۔

(۸) باب انشقاق القمر

۱۷۸۴- حديث عبد الله بن مسعود
رضي الله عنه ، قال : إنشقَّ القمرُ على عهدِ رسولِ
الله ﷺ شَقَّتَيْنِ . فقَالَ النَّبِيُّ ﷺ :
«اشهدوا» .

أخرجه البخاري في : ۶۱- كتاب المناقب : ۲۷- باب سؤال المشركين أن يرهبهم النبي
ﷺ آية فأراهم انشقاق القمر.

۱۷۸۵- حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ مکہ والوں
نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا تھا کہ انہیں کوئی معجزہ دکھائیں تو
آپ نے شق قمر کا معجزہ یعنی چاند کا پھٹ جانا ان کو دکھایا۔

۱۷۸۵- حديث أنس بن مالك رضي الله عنه ،
أن أهل مكة سألوا رسول الله ﷺ أن
يرهبهم آية . فأراهم انشقاق القمر .

أخرجه البخاري في : ۶۱- كتاب المناقب : ۲۷- باب سؤال المشركين أن يرهبهم النبي
ﷺ آية فأراهم انشقاق القمر.

۱۷۸۶- حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا
کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں چاند کے دو ٹکڑے ہو گئے
تھے۔

۱۷۸۶- حديث ابن عباس رضي الله عنهما
عنهما ، أن القمر انشق في زمان النبي ﷺ

۱۷۸۶- کفار مکہ کا خیال تھا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے جاؤ کے زور سے زمین پر عجائبات دکھلا سکتے ہیں۔ آسمان پر ان کا جلاؤ نہ چل سکے گا۔ اسی
خیال کی بنا پر انہوں نے معجزہ شق قمر طلب کیا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے ان کو یہ دکھلادیا۔ (راز)

أخرجه البخاري في : ٦١ - كتاب المناقب : ٢٧ - باب سؤال المشركين أن يريهم النبي ﷺ.

آية فأراهم انشقاق القمر.

(٩) باب لا أحد أصبر على أذى

من الله عز وجل

(٩) ”اللہ جل جلالہ سے زیادہ کوئی ایذا پر صبر کرنے والا نہیں“

۱۷۸۷ - حدیث ابی موسیٰ رضی اللہ عنہ ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : «لَيْسَ أَحَدٌ ، أَوْ لَيْسَ شَيْءٌ أَصْبَرَ ، عَلَىٰ أذى سَمِعَهُ ، مِنْ اللَّهِ . إِنَّهُمْ لَيَدْعُونَ لَهُ وَلَدًا ، وَإِنَّهُ لَيَعَافِيهِمْ وَيَرْزُقُهُمْ» .

۱۷۸۷ - حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کوئی شخص بھی یا کوئی چیز بھی اس تکلیف کو جو اسے کسی چیز کو سن کر ہوئی ہو، اللہ سے زیادہ برداشت کرنے والی نہیں ہے۔ لوگ اس کے لئے اولاد ٹھہراتے ہیں اور وہ انہیں تندرستی دیتا ہے بلکہ انہیں روزی بھی دیتا ہے۔

أخرجه البخاري في : ٧٨ - كتاب الأدب : ٧١ - باب الصبر على الأذى .

(۱۰) کافر کی آرزو ہوگی کہ زمین برابر سونا ہوتا

تو وہ بھی بطور فدیہ دے دیتا

۱۷۸۸ - حدیث انس رضی اللہ عنہ ، «أَنَّ اللَّهَ يَقُولُ لِأَهْلِ النَّارِ عَذَابًا : لَوْ أَنَّ لَكَ مَا فِي الْأَرْضِ مِنْ شَيْءٍ ، كُنْتَ تَفْتَدِي بِهِ؟ قَالَ : نَعَمْ . قَالَ : لَقَدْ سَأَلْتُكَ مَا هُوَ أَهْوَىٰ مِنْ هَذَا ، وَأَنْتَ فِي صَلْبِ آدَمَ ، أَنْ لَا تُشْرِكَ بِي ، فَأَبَيْتَ إِلَّا الشُّرْكَ» .

۱۷۸۸ - حضرت انس رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے مرفوعاً بیان کیا کہ اللہ تعالیٰ (قیامت کے دن) اس شخص سے پوچھے گا جسے دوزخ کا سب سے ہلکا عذاب کیا گیا ہو گا۔ اگر دنیا میں تمہاری کوئی چیز ہوتی تو کیا تو اس عذاب سے نجات پانے کے لئے بدلے میں دے سکتا تھا؟ وہ شخص کے گاجی ہلے۔ اس پر اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ جب تو آدم کی پیٹھ میں تھا تو میں نے تجھ سے اس سے بھی معمولی چیز کا مطالبہ کیا تھا۔ (روز ازل میں) کہ میرا کسی کو بھی شریک نہ ٹھہرانا، لیکن (جب تو دنیا میں آیا تو) اسی شرک کا عمل اختیار کیا۔

أخرجه البخاري في : ٦٠ - كتاب الأنبياء : ١ - باب خلق آدم صلوات الله عليه وذريته .

(۱۱) قیامت کے دن کافر کو منہ کے بل لایا جائے گا

(۱۱) باب يحشر الكافر على وجهه

۱۷۸۹ - حدیث انس بن مالک رضی اللہ عنہ ، أَنَّ رَجُلًا قَالَ : يَا نَبِيَّ اللَّهِ ! يُحْشَرُ الْكَافِرُ

۱۷۸۹ - حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ایک صاحب نے پوچھا، اے اللہ کے نبی! کافر کو قیامت کے دن اس

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

کے چرے کے بل کس طرح چلایا جائے گا؟ آنحضرت ﷺ نے فرمایا! اللہ جس نے اس دنیا میں دو پاؤں پر چلایا ہے۔ اس پر قادر ہے کہ قیامت کے دن اس کو اس کے چرے کے بل چلا دے۔ قتادہ رضی اللہ عنہ (حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کرنے والے) نے کہا۔ یقیناً ہمارے رب کی عزت کی قسم، یونہی ہو گا۔

عَلَى وَجْهِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ؟ قَالَ: «الْأَيْسُ الَّذِي أَمْسَاهُ عَلَى الرَّجْلَيْنِ فِي الدُّنْيَا، قَادِرًا عَلَى أَنْ يُمَشِّيَهُ عَلَى وَجْهِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ؟» قَالَ قَتَادَةُ (رَأَوِي الْحَدِيثَ عَنْ أَنَسٍ): بَلَى! وَعِزَّةُ رَبِّنَا.

أخرجه البخاري في : ٦٥- كتاب التفسير : ٢٥- سورة الفرقان : ١- باب الذين يحشرون على وجوههم إلى جهنم.

(۱۳) مومن اور کافر کی مثال کلیبان جو کہ پودے کی شاخ اور صنوبر کے درخت کی ہے

(۱۴) باب مثل المؤمن كالزروع ومثل الكافر كشجر الأرز

۱۷۹۰- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مومن کی مثل پودے کی پہلی نکلی ہوئی اس شاخ جیسی ہے کہ جب بھی ہوا چلتی ہے اسے جھکا دیتی ہے اور پھر وہ سیدھا ہو کر مصیبت برداشت کرنے میں کامیاب ہو جاتا ہے اور بدکار کی مثل صنوبر کے درخت جیسی ہے کہ سخت ہوتا ہے اور سیدھا کھڑا رہتا ہے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ جب چاہتا ہے اسے اکھاڑ کر پھینک دیتا ہے۔

١٧٩٠- حديث أبي هريرة رضي الله عنه، قال: قال رسول الله ﷺ: «مثل المؤمن كمثل الحماة من الزروع، من حيث أتتها الريح كفاتتها. فإذا اعتدلت تكفأ بالبلأء. والفاجر كالأرزوة، صماء معتدلة. حتى يقصمها الله، إذا شاء.»

أخرجه البخاري في : ٧٥- كتاب المرضى : ١- باب ما جاء في كفارة المرض.

۱۷۹۱- حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ مومن کی مثل پودے کی سب سے پہلی نکلی ہوئی ہری شاخ جیسی ہے کہ ہوا اسے کبھی جھکا دیتی ہے اور کبھی برابر کر دیتی ہے اور منافق کی مثل صنوبر کے درخت جیسی ہے کہ وہ سیدھا ہی کھڑا رہتا ہے اور آخر ایک جھونکے میں کبھی اکھڑ ہی جاتا ہے۔

١٧٩١- حديث كعب بن مالك رضي الله عنه، قال: «مثل المؤمن كالحماة من الزروع، تقيتها الريح مرة، وتعدلها مرة. ومثل المنافق كالأرزوة، لا تزال، حتى يكون انحفافها مرة واحدة.»

أخرجه البخاري في : ٧٥- كتاب المرضى : ٢- باب ما جاء في كفارة المرض.

(۱۵) باب مثل المؤمن مثل النخلة

۱۷۹۲- حَدِيثُ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ : قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : «إِنَّ مِنَ الشَّجَرِ شَجَرَةً لَا يَسْقُطُ وَرَقُهَا . وَإِنَّهَا مَثَلُ الْمُسْلِمِ . فَحَدَّثُونِي ، مَا هِيَ؟» فَوَقَعَ النَّاسُ فِي شَجَرِ الْبُرَادِي . (قَالَ عَبْدُ اللَّهِ) : وَوَقَعَ فِي نَفْسِي أَنَّهَا النَّخْلَةُ . فَاسْتَحْيَيْتُ . ثُمَّ قَالُوا : حَدَّثْنَا ، مَا هِيَ؟ يَا رَسُولَ اللَّهِ! قَالَ : «هِيَ النَّخْلَةُ».

(۱۵) مومن کی مثال کھجور کے درخت جیسی ہے

۱۷۹۲- حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا درختوں میں ایک درخت ایسا ہے کہ اس کے پتے نہیں جھڑتے اور مسلمان کی مثال اسی درخت کی سی ہے۔ بتلاؤ وہ کون سا درخت ہے؟ یہ سن کر لوگوں کا خیال جنگل کے درختوں کی طرف دوڑا۔ حضرت عبداللہ نے کہا میرے دل میں آیا کہ وہ کھجور کا درخت ہے۔ مگر میں اپنے (لڑکھن کی) شرم سے نہ بولا۔ آخر صحابہ نے آنحضرت ﷺ ہی سے پوچھا کہ وہ کون سا درخت ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا وہ کھجور کا درخت ہے۔

أخرجه البخاري في : ۳- كتاب العلم : ۴- باب قول المحدث : حدثنا أو أخبرنا وأنبأنا.

(۱۷) باب لن يدخل أحد الجنة بعمله

بل برحمة الله تعالى

۱۷۹۳- حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : «لَنْ يُدْخِلَ أَحَدًا مِنْكُمْ عَمَلُهُ» قَالُوا : «وَلَا أَنْتَ؟ يَا رَسُولَ اللَّهِ! قَالَ : «وَلَا أَنَا . إِلَّا أَنْ يَتَّعَمِدَنِي اللَّهُ بِرَحْمَةٍ . سَدُّوا».

(۱۷) کوئی شخص اپنے اعمال کی وجہ سے جنت

میں نہ جائے گا بلکہ اللہ کی رحمت سے جائے گا

۱۷۹۳- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”تم میں سے کسی شخص کو اس کا عمل نجات نہیں دلا سکے گا۔ صحابہ نے عرض کی اور آپ کو بھی نہیں یا رسول اللہ! فرمایا اور مجھے بھی نہیں، سوائے اس کے کہ اللہ تعالیٰ مجھے اپنی رحمت کے سایہ میں لے لے۔ پس تم کو چاہئے کہ درستی کے ساتھ عمل کرو اور میانہ روی اختیار کرو۔“

أخرجه البخاري في : ۸۱- كتاب الرقاق : ۱۸- باب القصد والمداومة على العمل.

۱۷۹۴- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا دیکھو جو نیک کام کرو ٹھیک طور سے کرو اور حد سے نہ بڑھ جاؤ بلکہ اس کے قریب رہو (میانہ روی اختیار کرو) اور خوش رہو اور یاد رکھو کہ کوئی بھی اپنے عمل کی وجہ سے جنت میں نہیں جائے گا۔ صحابہ نے عرض کیا اور آپ بھی

۱۷۹۴- حَدِيثُ عَائِشَةَ ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ : قَالَ : «سَدُّوا وَقَارُبُوا وَأَبْشِرُوا ، فَإِنَّهُ لَا يُدْخِلُ أَحَدًا الْجَنَّةَ عَمَلُهُ» قَالُوا : «وَلَا أَنْتَ؟ يَا رَسُولَ اللَّهِ! قَالَ : «وَلَا أَنَا . إِلَّا أَنْ

يَتَعَمَّدَنِي اللَّهُ بِمَغْفِرَةٍ وَرَحْمَةٍ».

نہیں یا رسول اللہ؟ فرمایا میں بھی نہیں۔ سوائے اس کے کہ اللہ اپنی مغفرت و رحمت کے سایہ میں مجھے ڈھانک لے۔

أخرجه البخاري في : ۸۱ - كتاب الرقاق : ۱۸ - باب القصد والمداومة على العمل .
(۱۸) باب إكثار الأعمال والاجتهاد في

كوشش کرنا

العبادة

۱۷۹۵ - حديث المغيرة رضي الله عنه ، قال :

۱۷۹۵ - حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اتنی دیر تک کھڑے ہو کر نماز پڑھتے رہتے کہ آپ کے قدم یا (یہ کہا کہ) پنڈلیوں پر درم آجاتا، جب آپ سے اس کے متعلق کچھ عرض کیا جاتا تو فرماتے ”کیا میں اللہ کا شکر گزار بندہ نہ ہوں؟“

إِنْ كَانَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم لَيَقُومُ لِيُصَلِّيَ حَتَّى تَرِمَ قَدَمَاهُ ، أَوْ سَاقَاهُ فَيَقَالَ لَهُ . فَيَقُولُ : «أَفَلَا أَكُونُ عَبْدًا شَكُورًا؟».

أخرجه البخاري في : ۱۹ - كتاب التهجيد : ۶ - باب قيام النبي صلی اللہ علیہ وسلم حتى ترم قدماه .

(۱۹) وعظ میں میانہ روی اختیار کرنا

(۱۹) باب الاقتصاد في الموعدة

۱۷۹۶ - حديث عبد الله بن مسعود .

۱۷۹۶ - حضرت عبد اللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہما ہر جمعرات کے دن لوگوں کو وعظ سنایا کرتے تھے۔ ایک آدمی نے ان سے کہا اے ابو عبد الرحمن! میں چاہتا ہوں کہ آپ ہمیں ہر روز وعظ سنایا کریں۔ انہوں نے فرمایا، سنو! مجھے اس امر سے کوئی چیز مانع ہے تو یہ کہ میں یہ بات پسند نہیں کرتا کہ کہیں تم تنگ نہ ہو جاؤ۔ اور میں وعظ میں تمہاری فرصت کا وقت تلاش کیا کرتا ہوں جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس خیال سے کہ ہم کنبدہ کی خاطر نہ ہو جائیں، وعظ کے لئے ہمارے اوقات فرصت کا خیال رکھتے تھے۔

كَانَ يُذَكِّرُ النَّاسَ فِي كُلِّ حَمِيْسٍ ، فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ : يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ ! لَوْ دِدْتُ أَنَّكَ ذَكَرْتَنَا كُلَّ يَوْمٍ . قَالَ : أَمَا إِنَّهُ يَمْنَعُنِي مِنْ ذَلِكَ أَنِّي أَكْرَهُ أَنْ أَمْلِكُكُمْ . وَإِنِّي أَتَحَوَّلُكُمْ بِالْمَوْعِظَةِ ، كَمَا كَانَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم يَتَحَوَّلُنَا بِهَا ، مَخَافَةَ السَّامَةِ عَلَيْنَا .

أخرجه البخاري في : ۳ - كتاب العلم : ۱۲ - باب من جعل لأهل العلم أيامًا معلومة .

۵۱- کتاب الجنة

وصفة نعيمها واهلها

۱۷۹۷- حدیث اَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ، أَن رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «حُجِبَتِ النَّارُ بِالشَّهَوَاتِ، وَحُجِبَتِ الْجَنَّةُ بِالْمَكَارِهِ».

أخرجه البخاري في : ۸۱- كتاب الرقاق : ۲۸- باب حجب النار بالشهوات.

۱۷۹۸- حدیث اَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «قَالَ اللَّهُ: أَعَدَدْتُ لِعِبَادِي الصَّالِحِينَ مَا لَا عَيْنٌ رَأَتْ، وَلَا أُذُنٌ سَمِعَتْ، وَلَا حَظَرَ عَلَى قَلْبٍ بَشَرٍ. فَاقْرَأُوا إِن شِئْتُمْ - ﴿فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّا أُخْفِيَ لَهُمْ مِنْ قُرَّةِ أَعْيُنٍ﴾-».

أخرجه البخاري في : ۵۹- كتاب بدء الخلق : ۸- باب ما جاء في صفة الجنة وأنها مخلوقة.

(۱) باب إن في الجنة شجرة يسير الراكب

في ظلها مائة عام لا يقطعها

(۱) جنت میں ایک ایسا درخت ہے کہ سوار

اس کے سائے میں سو سال تک چلے تب بھی

سایہ ختم نہ ہو

۱۷۹۹- حدیث اَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ، يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيُّ ﷺ، قَالَ: «إِنَّ فِي الْجَنَّةِ شَجْرَةً يَسِيرُ الرَّكَّابُ فِي ظِلِّهَا مِائَةَ عَامٍ لَا يَقْطَعُهَا».

۱۷۹۹- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جنت میں ایک درخت طویل ہو گا (تتا بڑا کہ) سوار اس کے سایہ میں سو سال تک چلے گا اور پھر بھی اس کا سایہ ختم نہ ہوگا۔

أخرجه البخاري في : ۶۵- كتاب التفسير: ۵۶- سورة الواقعة : ۱- باب قوله ﴿ووظل ممدود﴾.

۱۸۰۰- حَدِيثُ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رضي الله عنه،

عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «إِنَّ فِي الْجَنَّةِ لَشَجْرَةً يَسِيرُ الرَّأْيِبُ فِي ظِلِّهَا مِائَةَ عَامٍ لَا يَقْطَعُهَا».

۱۸۰۱- حَدِيثُ أَبِي سَعِيدٍ رضي الله عنه، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: «إِنَّ فِي الْجَنَّةِ لَشَجْرَةً يَسِيرُ الرَّأْيِبُ الْحَوَادِ الْمُضْمَرِ السَّرِيعِ مِائَةَ عَامٍ مَا يَقْطَعُهَا».

۱۸۰۰- حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ”جنت میں ایک درخت ہے جس کے سایہ میں سوار سوسال تک چلنے کے بعد بھی اسے طے نہیں کر سکے گا۔“

أخرجه البخاري في : ۸۱- كتاب الرقاق : ۵۱- باب صفة الجنة والنار.

۱۸۰۱- حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا ”جنت میں ایک درخت ہو گا جس کے سایہ میں عمدہ اور تیز رفتار گھوڑے پر سوار شخص سوسال تک چلتا رہے گا اور پھر بھی اسے طے نہ کر سکے گا۔“

أخرجه البخاري في : ۸۱- كتاب الرقاق : ۵۱- باب صفة الجنة والنار.

(۲) اہل جنت پر اللہ تعالیٰ کے ہمیشہ راضی

رہنے اور کبھی ناراض نہ ہونے کا بیان

(۲) باب إحلال الرضوان على أهل الجنة فلا

يسخط عليهم أبدًا

۱۸۰۲- حَدِيثُ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رضي الله عنه،

قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِنَّ اللَّهَ يَقُولُ لِأَهْلِ الْجَنَّةِ: يَا أَهْلَ الْجَنَّةِ! يَقُولُونَ:

لَيْتَ، رَبَّنَا وَسَعْدَيْكَ! فَيَقُولُ: هَلْ رَضِيتُمْ؟ فَيَقُولُونَ: وَمَا لَنَا لَا نَرْضَى؟ وَقَدْ

أَعْطَيْتَنَا مَا لَمْ تُعْطِ أَحَدًا مِنْ خَلْقِكَ. فَيَقُولُ: أَنَا أَعْطَيْتُكُمْ أَفْضَلَ مِنْ ذَلِكَ.

قَالُوا: يَا رَبِّ! وَأَيُّ شَيْءٍ أَفْضَلُ مِنْ ذَلِكَ؟ فَيَقُولُ: أَحِلُّ عَلَيْكُمْ رِضْوَانِي، فَلَا

أَسْخَطُ عَلَيْكُمْ بَعْدَهُ أَبَدًا».

۱۸۰۲- حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ اہل جنت سے فرمائے گا کہ اے جنت والو! جنتی جواب دیں گے ہم حاضر ہیں اے ہمارے پروردگار! تیری سعادت حاصل کرنے کے لئے۔ اللہ تعالیٰ پوچھے گا کیا اب تم لوگ خوش ہوئے؟ وہ کہیں گے اب بھی بھلا ہم راضی نہ ہوں گے کیونکہ اب تو تو نے ہمیں وہ سب کچھ دے دیا جو اپنی مخلوق کے کسی آدمی کو نہیں دیا۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ میں تمہیں اس سے بھی بہتر چیز دوں گا۔ جنتی کہیں گے اے رب! اس سے بہتر اور کیا چیز ہوگی؟ اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ اب میں تمہارے لئے اپنی رضامندی کو ہمیشہ کے لئے دائمی کر دوں گا یعنی اس کے بعد کبھی تم پر ناراض نہیں ہوں گا۔

أخرجه البخاري في : ۸۱- كتاب الرقاق : ۵۱- باب صفة الجنة والنار.

(۳) باب ترائی اهل الجنة اهل الغرف كما

یروی الکوکب فی السماء

(۳) اہل جنت اپنے بالا خانوں سے ایک دوسرے کو اس طرح دیکھیں گے جس طرح آسمان کے ستاروں کو دیکھا جاتا ہے

۱۸۰۳- حدیث سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رضی اللہ عنہ،
عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: «إِنَّ أَهْلَ الْجَنَّةِ
لَيَتَرَاءَوْنَ الْغُرَفَ فِي الْجَنَّةِ، كَمَا تَتَرَاءَوْنَ
الْكُوكَبَ فِي السَّمَاءِ» قَالَ: فَحَدَّثْتُ
النُّعْمَانَ بْنَ أَبِي عِيَّاشٍ فَقَالَ: أَشْهَدُ
لَسَمِعْتُ أَبَا سَعِيدٍ يُحَدِّثُ وَيَزِيدُ فِيهِ «كَمَا
تَرَاءَوْنَ الْكُوكَبَ الْغَارِبَ فِي الْأَفْقِ الشَّرْقِيِّ
وَالْغَرْبِيِّ».

أخرجه البخاري في : ۸۱- كتاب الرقاق : ۵۱- باب صفة الجنة والنار.

۱۸۰۴- حدیث أَبِي سَعِيدٍ بْنِ الْخُدْرِيِّ
رضی اللہ عنہ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «إِنَّ أَهْلَ الْجَنَّةِ
يَتَرَاءَوْنَ أَهْلَ الْغُرَفِ مِنْ فَوْقِهِمْ كَمَا
يَتَرَاءَوْنَ الْكُوكَبَ الدَّرِّيَّ الْغَابِرَ فِي الْأَفْقِ
مِنَ الْمَشْرِقِ أَوْ الْمَغْرِبِ، لِتَفَاضُلِ مَا
بَيْنَهُمْ» قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ! تِلْكَ مَنَازِلُ
الْأَنْبِيَاءِ، لَا يَبْلُغُهَا غَيْرُهُمْ. قَالَ: «بَلَى،
وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ! رِجَالٌ آمَنُوا بِاللَّهِ،
وَصَدَّقُوا الْمُرْسَلِينَ».

أخرجه البخاري في : ۵۹- كتاب بدء الخلق : ۸- باب ما جاء في صفة الجنة وأنها مخلوقة.

(۶) باب أول زمرة تدخل الجنة على صورة

(۶) اہل جنت کے پہلے گروہ کا چودھویں کے

القمر ليلة البدر وصفاتهم وأزواجهم

چاند کی طرح جنت میں داخل ہونا، ان کے

اوصاف اور ان کی بیویوں کا ذکر

۱۸۰۵- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سب سے پہلا گروہ جو جنت میں داخل ہو گا ان کی صورتیں ایسی روشن ہوں گی جیسے چوڑھویں کا چاند روشن ہوتا ہے، پھر جو لوگ اس کے بعد داخل ہوں گے وہ آسمان کے سب سے زیادہ روشن ستاروں کی طرح چمکتے ہوں گے۔ نہ تو ان لوگوں کو پیشاب کی ضرورت ہوگی نہ پاخانے کی، نہ وہ تھوکیں گے نہ ناک سے آلائش نکالیں گے، ان کے کتھے سونے کے ہوں گے اور ان کا پسینہ مشک کی طرح ہوگا۔ ان کی انگلیٹیوں میں خوشبودار عود جلتا ہوگا، یہ نہایت پاکیزہ خوشبو دار عود ہوگا۔ ان کی بیویاں بڑی آنکھوں والی خوریں ہوں گی۔ سب کی صورتیں ایک ہوں گی یعنی اپنے والد آدم علیہ السلام کے قد و قامت پر ساٹھ ساٹھ ہاتھ لوٹنے ہوں گے۔

۱۸۰۵- حدیث أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم : «إِنَّ أَوْلَ زُمْرَةٍ يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ عَلَى صُورَةِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ، ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ ، عَلَى أَشَدِّ كَوْكَبٍ دُرِّيٍّ فِي السَّمَاءِ إِضَاءَةً ؛ لَا يَبُولُونَ ، وَلَا يَتَغَوَّطُونَ ، وَلَا يَتَفَلَّوْنَ ، وَلَا يَمْتَحِطُونَ. أَمْشَاطُهُمُ الذَّهَبُ ، وَرَشْحُهُمُ الْمِسْكُ ، وَمَحَامِرُهُمُ الْأَلْوَةُ الْأَنْجُوجُ عُودٌ طَيِّبٌ. وَأَزْوَاجُهُمُ الْحُورُ الْعَيْنُ. عَلَى خَلْقِ رَجُلٍ وَاحِدٍ. عَلَى صُورَةِ أَبِيهِمْ آدَمَ. سَيَتُونَ ذِرَاعًا فِي السَّمَاءِ».

أخرجه البخاري في : ۶۰- كتاب الأنبياء : ۱- باب خلق آدم ، صلوات الله عليه ، وذريته.

(۹) جنت کے خیمے اور ان میں اہل ایمان کی

(۹) باب صفة خيام الجنة وما للمؤمنين

بیویوں کے اوصاف

فيها من الأهلين

۱۸۰۶- حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (جنتیوں کا) خیمہ (کیا ہے) ایک موتی ہے خول دار جس کی بلندی اوپر کو تیس میل تک ہے۔ اس کے ہر کنارے پر مومن کی ایک بیوی ہوگی جسے دوسرے نہ دیکھ سکیں گے۔

۱۸۰۶- حدیث أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ رضی اللہ عنہ ، أَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ : «الْخَيْمَةُ دُرَّةٌ مُحَوَّفَةٌ، طُولُهَا فِي السَّمَاءِ ثَلَاثُونَ مَيْلًا. فِي كُلِّ زَاوِيَةٍ مِنْهَا لِلْمُؤْمِنِ أَهْلٌ ، لَا يَرَاهُمْ

الْآخَرُونَ». أخرجه البخاري في : ۵۹- كتاب بد الخلق : ۸- باب ما جاء في الصفة الجنة وأنها مخلوقة.

(۱۱) کچھ قومیں جنت میں داخل ہوں گی ان کے

(۱۱) باب يدخل الجنة أقوام أفندتهم

مثل أفدة الطير

دل پرندے کے دل کی مانند ہوں گے

۱۸۰۷- حدیث اَبی ہُرَیْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : «خَلَقَ اللهُ آدَمَ ، وَطَوَّلَهُ سِتُونَ ذِرَاعًا ، ثُمَّ قَالَ : اذْهَبْ فَسَلِّمْ عَلَيَّ أَوْلِيكَ مِنَ الْمَلَائِكَةِ ، فَاسْتَمِعَ مَا يُحْيُونَكَ. فَحَيَّتُكَ وَتَحِيَّةُ ذُرِّيَّتِكَ. فَقَالَ : السَّلَامُ عَلَيْكُمْ . فَقَالُوا : السَّلَامُ عَلَيْكَ وَرَحْمَةُ اللهِ . فَرَأَدُوهُ ، وَرَحْمَةُ اللهِ . فَكُلُّ مَنْ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ عَلَى صُورَةِ آدَمَ ، فَلَمْ يَزَلِ الْخَلْقُ يَنْقُصُ حَتَّى الْآنَ» .

۱۸۰۷- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا ”اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کو پیدا کیا تو ان کو ساٹھ ہاتھ لمبا بنایا۔ پھر فرمایا کہ جاؤ اور ان ملائکہ کو سلام کرو، دیکھنا کن لفظوں میں وہ تمہارے سلام کا جواب دیتے ہیں کیونکہ وہی تمہارا اور تمہاری اولاد کا طریقہ سلام ہو گا۔ آدم علیہ السلام (گئے اور) کہا، السلام علیکم فرشتوں نے جواب دیا السلام علیکم ورحمتہ اللہ۔ انہوں نے ورحمتہ اللہ کا جملہ بڑھا دیا۔ پس جو کوئی بھی جنت میں داخل ہو گا۔ وہ آدم علیہ السلام کی شکل اور قامت پر داخل ہو گا آدم علیہ السلام کے بعد انسانوں میں اب تک قد چھوٹے ہوتے رہے۔“

أخرجه البخاري في : ۴۰ - كتاب الأنبياء : ۱ - باب خلق آدم ، صلوات الله عليه ، وذريته .

(۱۲) دوزخ کی تپش کی شدت اور اس کی

گہرائی کا بیان

(۱۲) باب في شدة حر نار جهنم وبعد

قهرها ، وما تأخذ من المذنبين

۱۸۰۸- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، تمہاری (دنیا کی) آگ جنم کی آگ کے مقابلے میں (اپنی گرمی اور ہلاکت خیزی میں) سزوں حصہ ہے۔ کسی نے پوچھا یا رسول اللہ! (عذاب کے لئے تو) یہ ہماری دنیا کی آگ بھی بہت تھی! آپ نے فرمایا کہ دنیا کی آگ کے مقابلے میں جنم کی آگ انتہی گہرا بڑھ کر ہے۔

۱۸۰۸- حدیث اَبی ہُرَیْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ : «نَارُكُمْ جُزْءٌ مِنْ سَبْعِينَ جُزْءًا مِنْ نَارِ جَهَنَّمَ» قِيلَ يَا رَسُولَ اللهِ! اِنْ كَانَتْ لِكَافِيَةٍ. قَالَ : «فُضِّلَتْ عَلَيْهِنَّ بِتِسْعَةٍ وَسِتِّينَ جُزْءًا ، كُلُّهُنَّ مِثْلُ حَرِّهَا» .

أخرجه البخاري في : ۵۹ - كتاب بد الخلق : ۱۰ - باب الصفة النار وأنها مخلوقة .

(۱۳) ظالم اور جابر لوگ آگ میں جائیں گے

اور کمزور لوگ جنت میں جائیں گے

(۱۳) باب النار يدخلها الجبارون والجنة

يدخلها الضعفاء

۱۸۰۹- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے

۱۸۰۹- حدیث اَبی ہُرَیْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ ، قَالَ :

فرمایا۔ جنت اور دوزخ نے بحث کی۔ دوزخ نے کہا میں متکبروں اور ظالموں کے لئے خاص کی گئی ہوں۔ جنت نے کہا مجھے کیا ہوا کہ میرے اندر صرف کمزور اور کم رتبہ والے لوگ داخل ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ نے اس پر جنت سے کہا کہ تو میری رحمت ہے، تیرے ذریعہ میں اپنے بندوں میں جس پر چاہوں رحم کروں۔ اور دوزخ سے کہا تو عذاب ہے تیرے ذریعہ میں اپنے بندوں میں سے جسے چاہوں عذاب دوں۔ جنت اور دوزخ دونوں بھرس گی۔ دوزخ تو اس وقت تک نہیں بھرے گی جب تک اللہ رب العزت اپنا قدم اس پر نہیں رکھ دے گا۔ اس وقت وہ بولے گی کہ بس۔ بس۔ اور اس وقت بھر جائے گی اور اس کا بعض حصہ دوسرے حصے پر چڑھ جائے گا اور اللہ تعالیٰ اپنے بندوں میں کسی پر بھی ظلم نہیں کرے گا اور جنت کے لئے اللہ تعالیٰ ایک مخلوق پیدا کرے گا۔

قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «تَحَاجَّتِ الْجَنَّةُ وَالنَّارُ. فَقَالَتِ النَّارُ: أُوْثِرْتُ بِالْمُتَكَبِّرِينَ وَالْمُتَجَبِّرِينَ وَقَالَتِ الْجَنَّةُ: مَا لِي مَا يَدْخُلُنِي إِلَّا ضِعْفَاءُ النَّاسِ وَسَقَطُهُمْ! قَالَ اللَّهُ، تَبَارَكَ وَتَعَالَى، لِلْجَنَّةِ. أَنْتِ رَحْمَتِي. أَرْحَمُ بِكَ مَنْ أَشَاءُ مِنْ عِبَادِي. وَقَالَ لِلنَّارِ: إِنَّمَا أَنْتِ عَذَابٌ. أَعَذَّبُ بِكَ مَنْ أَشَاءُ مِنْ عِبَادِي. وَلِكُلِّ وَاحِدَةٍ مِنْهُمَا مَلُؤُهَا. فَأَمَّا النَّارُ فَلَا تَمْتَلِيءُ حَتَّى يَضَعَ رَجُلَهُ. فَتَقُولُ قَطِ قَطِ قَطِ. فَهَذَا لِكَ تَمْتَلِيءُ، وَيُزَوَّى بَعْضُهَا إِلَى بَعْضٍ. وَلَا يَظْلِمُ اللَّهُ، عَزَّ وَجَلَّ، مِنْ خَلْقِهِ أَحَدًا. وَأَمَّا الْجَنَّةُ، فَإِنَّ اللَّهَ، عَزَّ وَجَلَّ، يُنْشِئُ

لَهَا خَلْقًا». أخرجه البخاري في : ٦٥ - كتاب التفسير : ٥٠ - سورة ق : ١ - باب قوله وتقول هل من مزيد.

۱۸۱۰- حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جہنم برابر یہی کہتی رہے گی کہ کیا کچھ اور ہے کیا کچھ اور ہے؟ آخر اللہ تبارک و تعالیٰ اپنا قدم اس میں رکھ دے گا تو وہ کہے اٹھے گی بس بس میں بھر گئی، تیری عزت کی قسم! اور اس کا بعض حصہ بعض کو کھانے لگے گا۔

١٨١٠- حديث أنس بن مالك رضی اللہ عنہ، قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «لَا تَزَالُ جَهَنَّمُ تَقُولُ هَلْ مِنْ مَزِيدٍ، حَتَّى يَضَعَ رَبُّ الْعِزَّةِ فِيهَا قَدَمَهُ. فَتَقُولُ قَطِ قَطِ وَعِزَّتِكَ. وَيُزَوَّى بَعْضُهَا إِلَى بَعْضٍ».

أخرجه البخاري في : ٨٣ - كتاب الأيمان والنذور : ١٢ - باب الحلف بعزة الله وصفاته وكلماته.

۱۸۱۰- روایت میں ”قدم“ کا لفظ آیا ہے جس پر ایمان لانا فرض ہے اور اس کی حقیقت کے اندر بحث کرنا بدعت ہے۔ اور حقیقت کو علم الہی کے حوالے کرنا کافی ہے۔ سلف صالحین کا یہی عقیدہ ہے۔ اللہ تعالیٰ ہر تشبیہ سے منزہ ہے۔ (راز)

۱۸۱۱- حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، قیامت کے دن موت ایک چت کبرے مینڈھے کی شکل میں لائی جائے گی۔ ایک آواز دینے والا فرشتہ آواز دے گا کہ اے جنت والو! تمام جنتی گردن اٹھا اٹھا کر دیکھیں گے، آواز دینے والا فرشتہ پوچھے گا تم اس مینڈھے کو بھی پہچانتے ہو؟ وہ بولیں گے کہ ہاں، یہ موت ہے۔ اور ان میں سے ہر شخص اس کا زائقہ چکھ چکا ہو گا۔ پھر اسے ذبح کر دیا جائے گا اور آواز دینے والا جنتیوں سے کہے گا کہ اب تمہارے لئے پیشگی ہے، موت تم پر کبھی نہ آئے گی۔ اور اے جہنم والو! تمہیں بھی ہمیشہ اسی طرح رہنا ہے، تم پر بھی موت کبھی نہیں آئے گی۔ پھر آپ نے یہ آیت تلاوت کی۔ ”اور انہیں حسرت کے دن ڈرا دو جب کہ اخیر فیصلہ کر دیا جائے گا اور یہ لوگ غفلت میں پڑے ہوئے ہیں“ (یعنی دنیا وار لوگ) اور ایمان نہیں لاتے۔“ (مریم: ۳۹)

۱۸۱۱- حَدِيثُ أَبِي سَعِيدٍ الْخَدْرِيِّ رضی اللہ عنہ. قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم: «يُؤْتَى بِالْمَوْتِ كَهَيْئَةِ كَبْشِ أَمْلَحٍ، فَيُنَادِي مُنَادٍ، يَا أَهْلَ الْجَنَّةِ! فَيَشْرِبُونَ وَيَنْظُرُونَ. فَيَقُولُ: هَلْ تَعْرِفُونَ هَذَا؟ فَيَقُولُونَ: نَعَمْ. هَذَا الْمَوْتُ. وَكُلُّهُمْ قَدْ رَأَوْهُ. ثُمَّ يَنَادِي: يَا أَهْلَ النَّارِ! فَيَشْرِبُونَ وَيَنْظُرُونَ. فَيَقُولُ: هَلْ تَعْرِفُونَ هَذَا؟ فَيَقُولُونَ: نَعَمْ. هَذَا الْمَوْتُ. وَكُلُّهُمْ قَدْ رَأَاهُ. فَيَذْبَحُ. ثُمَّ يَقُولُ: يَا أَهْلَ الْجَنَّةِ! حُلُودٌ، فَلَا مَوْتَ. وَيَا أَهْلَ النَّارِ! حُلُودٌ، فَلَا مَوْتَ. ثُمَّ قَرَأَ - ﴿وَأَنْذِرْهُمْ يَوْمَ الْحَسْرَةِ إِذْ قُضِيَ الْأَمْرُ وَهُمْ فِي غَفْلَةٍ، وَهُؤُلَاءِ فِي غَفْلَةٍ، أَهْلُ الدُّنْيَا، وَهُمْ لَا يُؤْمِنُونَ﴾-».

أخرجه البخاري في: ۶۵- كتاب التفسير: ۱۹- سورة مريم: ۱- باب قوله وأنذرهم يوم الحسرة.

۱۸۱۲- حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب اللہ جنت جنت میں چلے جائیں گے اور اللہ دوزخ دوزخ میں چلے جائیں گے تو موت کو لایا جائے گا اور اسے جنت اور دوزخ کے درمیان رکھ کر ذبح کر دیا جائے گا۔ پھر ایک آواز دینے والا آواز دے گا کہ اے جنت والو! تمہیں اب موت نہیں آئے گی اور اے دوزخ والو! تمہیں اب موت نہیں آئے گی۔ اس بات سے جنتی اور زیادہ خوش ہو جائیں گے اور جہنمی اور زیادہ غمگین ہو جائیں گے۔

۱۸۱۲- حَدِيثُ ابْنِ عُمَرَ. قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم: «إِذَا صَارَ أَهْلُ الْجَنَّةِ إِلَى الْجَنَّةِ، وَأَهْلُ النَّارِ إِلَى النَّارِ؛ جِيءَ بِالْمَوْتِ حَتَّى يُجْعَلَ بَيْنَ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ. ثُمَّ يَذْبَحُ. ثُمَّ يَنَادِي مُنَادٍ: يَا أَهْلَ الْجَنَّةِ! لَا مَوْتَ، وَيَا أَهْلَ النَّارِ! لَا مَوْتَ. فَيَزِدَادُ أَهْلَ الْجَنَّةِ فَرَحًا إِلَى فَرَحِهِمْ، وَيَزِدَادُ أَهْلُ

النَّارِ حُرْنَا إِلَى حُرْنِهِمْ».

أخرجه البخاري في : ۸۱- كتاب الرقاق : ۵۱- باب صفة الجنة والنار.

۱۸۱۳- حديث أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه، عَنِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم، قَالَ : «مَا بَيْنَ مَنْكِبَيْ الْكَافِرِ مَسِيرَةُ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ لِلرَّاكِبِ الْمُسْرِعِ».

۱۸۱۳- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”کافر کے دونوں شانوں کے درمیان تیز چلنے والے کے لئے تین دن کی مسافت کا فاصلہ ہوگا۔“

أخرجه البخاري في : ۸۱- كتاب الرقاق : ۳۵۱- باب صفة الجنة والنار.

۱۸۱۴- حديث حَارِثَةَ بْنِ وَهَبٍ الْخُزَاعِيِّ رضي الله عنه. قَالَ : سَمِعْتُ النَّبِيَّ صلى الله عليه وسلم يَقُولُ : «أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِأَهْلِ الْحَنَّةِ؟ كُلُّ ضَعِيفٍ مُتَضَعِّفٍ ، لَوْ أَقْسَمَ عَلَى اللَّهِ لِأَبْرَةٍ. أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِأَهْلِ النَّارِ؟ كُلُّ عُتْلٍ جَوَاطِئِ مُسْتَكْبِرٍ».

۱۸۱۴- حضرت حارث بن وہب خزاعی رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرما رہے تھے کہ میں تمہیں بہشتی آدمی کے متعلق نہ بتا دوں، وہ دیکھنے میں کمزور و ناتواں ہوتا ہے (لیکن اللہ کے یہاں اس کا مرتبہ یہ ہے کہ) اگر کسی بات پر اللہ کی قسم کھالے تو اللہ اسے ضرور پوری کر دیتا ہے اور کیا میں تمہیں دوزخ والوں کے متعلق نہ بتا دوں۔ ہرید خو‘ بھاری جسم والا اور تکبر کرنے والا۔

أخرجه البخاري في : ۶۵- كتاب التفسير : ۶۸- سورة ن والقلم : ۱- باب عتل بعد ذلك زينم.

۱۸۱۵- حديث عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زَمْعَةَ رضي الله عنه، أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صلى الله عليه وسلم يَخْطُبُ ، وَذَكَرَ النَّاقَةَ وَالَّذِي عَقَرَ . فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم : « - إِذِ انْبَعَثَ أَشْقَاهَا - انْبَعَثَ لَهَا رَجُلٌ عَزِيزٌ عَارِمٌ مَبِيعٌ فِي رَهْطِهِ ، مِثْلُ أَبِي زَمْعَةَ » وَذَكَرَ النِّسَاءَ فَقَالَ : «يَعْمِدُ أَحَدُكُمْ ، يَجْلِدُ امْرَأَتَهُ جَلْدَ الْعَبْدِ ، فَاعْلَهُ يُضَاجِعُهَا مِنْ آخِرِ يَوْمِهِ» ثُمَّ وَعَظَهُمْ فِي ضَحِكِهِمْ

۱۸۱۵- حضرت عبد اللہ بن زعمہ رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ایک خطبہ میں حضرت صلح علیہ السلام کی اونٹنی کا ذکر فرمایا اور اس شخص کا بھی ذکر فرمایا جس نے اس کی کوچیں کٹ ڈالی تھیں۔ پھر آپ نے ارشاد فرمایا ”والانبعث اشقاهما“ (الشمس : ۳) یعنی اس اونٹنی کو مار ڈالنے کے لئے ایک منسذب بخت (قد رانامی) جو اپنی قوم میں ابو زعمہ کی طرح غالب اور طاقت ور تھا، اٹھلہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عورتوں کے حقوق کا بھی ذکر فرمایا۔ کہ تم میں بعض اپنی بیوی کو غلام کی طرح کوڑے مارتے ہیں، حالانکہ اسی دن کے ختم ہونے پر وہ اس سے ہم بستری بھی کرتے ہیں۔ پھر آپ نے انہیں ریاخ خارج ہونے پر پھیننے سے منع فرمایا اور فرمایا کہ ایک

☆ حضرت عبد اللہ بن زعمہ رضی اللہ عنہ ام المومنین حضرت سورہ کے بھائی تھے۔ ان کا شمار اہل مدینہ میں ہوا تھا۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی شہادت کے دن وقت پالی۔ ان سے عروہ بن زبیر روایت کرتے ہیں۔

کلام جو تم میں ہر شخص کرتا ہے اسی پر تم دوسروں پر کس طرح ہنستے ہو۔

مِنَ الضَّرْطَةِ ، وَقَالَ «لِمَ يَضْحَكُ أَحَدُكُمْ مِمَّا يَفْعَلُ؟»

أخرجه البخاري في : ۶۵ - كتاب التفسير : ۹۱ - سورة والشمس : ۱ - باب حدثنا موسى بن إسماعيل.

۱۸۱۸- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے عمرو بن عامر بن لُحی خزاعی کو دیکھا کہ جہنم میں وہ اپنی انتڑیاں گھسیٹ رہا تھا اور یہی عمرو وہ پہلا شخص ہے جس نے سائبہ کی رسم نکلی۔

۱۸۱۶- حدیث أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ ، قَالَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم : «رَأَيْتُ عَمْرُو بْنَ عَامِرِ بْنِ لُحَيٍّ الْخَزَاعِيَّ يَجْرُ قُصْبَهُ فِي النَّارِ ، وَكَانَ أَوَّلَ مَنْ سَيَّبَ السَّوَابِغَ.»

أخرجه البخاري في : ۶۱ - كتاب المناقب : ۹ - باب قصة خزاعة.

(۱۴) دنیا کے فنا ہونے کا بیان اور روز قیامت

(۱۴) باب فناء الدنيا وبيان الحشر يوم

حشر کا بیان

القيامة

۱۸۱۷- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، تم ننگے پاؤں ننگے جسم بلا ختنہ کے اٹھائے جاؤ گے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ اس پر میں نے پوچھا، یا رسول اللہ! تو کیا مرد عورتیں ایک دوسرے کو دیکھتے ہوں گے؟ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس وقت معللہ اس سے کہیں زیادہ سخت ہو گا۔ اس کا خیال بھی کوئی نہیں کر سکتے گا۔

۱۸۱۷- حدیث عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم : «تَحْشَرُونَ حُفَاةَ عُرَاةٍ غُرْلًا» قَالَتْ عَائِشَةُ : فَقُلْتُ : يَا رَسُولَ اللَّهِ! الرَّجَالُ وَالنِّسَاءُ يَنْظُرُ بَعْضُهُمْ إِلَى بَعْضٍ؟ فَقَالَ : «لَأَمْرٌ أَشَدُّ مِنْ أَنْ يَهْمَهُمْ ذَلِكَ.»

أخرجه البخاري في : ۸۱ - كتاب الرقاق : ۴۵ - باب كيف الحشر.

۱۸۱۸- حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں خطبہ دینے کے لئے کھڑے ہوئے اور فرمایا، تم لوگ قیامت کے دن اس حال میں جمع کئے جاؤ گے کہ ننگے پاؤں اور ننگے جسم ہو گے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ جس طرح ہم نے شروع میں پیدا کیا تھا اسی طرح لوٹا دیں گے اور تمام مخلوقات میں سب سے پہلے جسے کپڑا پہنایا جائے گا وہ

۱۸۱۸- حدیث ابْنِ عَبَّاسٍ . قَالَ : قَالَ : قَامَ فِينَا النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم يَخْطُبُ ، فَقَالَ : «إِنَّكُمْ مَحْشَرُونَ حُفَاةَ عُرَاةٍ غُرْلًا - ﴿ كَمَا بَدَأْنَا أَوَّلَ خَلْقٍ نُعِيدُهُ ﴾ - الْآيَةَ . وَإِنَّ أَوَّلَ الْخَلَائِقِ يُكْسَى يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِبْرَاهِيمَ . وَإِنَّهُ

حضرت ابراہیم علیہ السلام ہوں گے۔ اور میری امت کے بہت سے لوگ لائے جائیں گے جن کے اعمال نامے بائیں ہاتھ میں ہوں گے۔ میں اس پر کہوں گا اے میرے رب! یہ تو میرے ساتھی ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا تمہیں معلوم نہیں کہ انہوں نے تمہارے بعد کیا کیا نئی نئی بدعت نکالی تھیں۔ اس وقت میں بھی وہی کہوں گا جو نیک بندے (حضرت عیسیٰؑ) نے کہا کہ یا اللہ میں جب تک ان میں موجود رہا اس وقت تک میں ان پر گواہ تھا۔ پھر جب کہ تو نے خود مجھے لے لیا پھر تو تو ہی ان پر گنہگار تھا اور تو تو ہر چیز سے پورا باخبر ہے اگر تو انہیں سزا دے تو یہ تیرے غلام ہے اور اگر تو انہیں بخش دے تو بے شک تو زبردست غلبے والا اور حکمت والا ہے۔ (المائدہ : ۱۱۸-۱۱۷) رسول اللہ ﷺ نے بیان کیا کہ قرشتے (مجھ سے) کہیں گے کہ یہ لوگ ہمیشہ اپنی اڑیوں کے بل پھرتے ہی رہے۔ (مرتبہ ہوتے رہے)

أخرجه البخاري في : ۸۱ - كتاب الرقاق : ۴۵ - باب كيف الحشر.

۱۸۱۹- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا، ”لوگوں کا حشر تین فرقوں میں ہو گا (ایک فرقہ والے) لوگ رغبت کرنے نیز ڈرنے والے ہوں گے (دو سرفرقہ ایسے لوگوں کا ہو گا کہ) ایک اونٹ پر دو آدمی سوار ہوں گے کسی اونٹ پر تین ہو گے، کسی اونٹ پر چار ہوں گے اور کسی پر دس ہوں گے۔ اور باقی لوگوں کو آگ جمع کرے گی (اہل شرک کا یہ تیسرا فرقہ ہو گا) جب وہ قیلولہ کریں گے تو آگ بھی ان کے ساتھ ٹھہری ہوگی۔ جب وہ رات گزاریں گے تو آگ بھی ان کے ساتھ وہاں ٹھہری ہوگی جب وہ صبح کریں گے تو آگ بھی صبح کے وقت وہاں موجود ہوگی اور جب وہ شام کریں گے تو آگ بھی شام کے وقت ان کے ساتھ موجود ہوگی“

أخرجه البخاري في : ۸۱ - كتاب الرقاق : ۴۵ - باب كيف الحشر.

۱۸۱۹- علمائے اسلام نے اس آگ سے مراد کئی ناری واقعات کو لیا ہے۔ باقی اصل حقیقت اللہ تعالیٰ ہی کو معلوم ہے۔ ہمارا ایمان ہے کہ اللہ کے رسول ﷺ نے جو فرمایا ہے سچ ہے۔ (راز)

(۱۵) باب في صفة يوم القيامة :

(۱۵) قیامت کے دن کا حال۔ اللہ تعالیٰ اس کی

ہولناکی سے مدد فرمائے

أعانا الله على أحوالها

۱۸۲۰- حدیث عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما ، إِنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ : «يَوْمَ يَقُومُ النَّاسُ لِرَبِّ الْعَالَمِينَ ، حَتَّى يَغِيبَ أَحَدُهُمْ فِي رَشْحِهِ إِلَى أَنْصَافِ أُذُنَيْهِ».

۱۸۲۰- حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا، ”جس دن لوگ دونوں جہنم کے پالنے والے کے سامنے حساب دینے کے لئے کھڑے ہوں گے تو کالوں کی لو تک پینہ میں ڈوب جائیں گے۔“

أخرجه البخاري في : ۶۵- كتاب التفسير : ۸۳- سورة ويل للمطففين.

۱۸۲۱- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، قیامت کے دن لوگ پینے میں شرابور ہو جائیں گے اور حالت یہ ہو جائے گی کہ تم میں سے ہر کسی کا پینہ زمین پر سترتاہر تک پھیل جائے گا اور منہ تک پہنچ کر کالوں کو چھونے لگے گا۔

۱۸۲۱- حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ : «يَغْرَقُ النَّاسُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ حَتَّى يَذْهَبَ عَرَقُهُمْ فِي الْأَرْضِ سَبْعِينَ ذِرَاعًا ، وَيُلْجِمُهُمْ حَتَّى يَبْلُغَ آذَانَهُمْ».

أخرجه البخاري في : ۸۱- كتاب الرقاق : ۴۷- باب قول الله تعالى - ﴿أَلَا يظن

أولئك أنهم مبعوثون ليوم عظيم﴾-.

(۱۷) میت کو اس کا ٹھکانہ دکھائے جانے کا بیان اور

(۱۷) باب عرض مقعد الميت من الجنة أو

عذاب قبر کا اثبات اور اس سے پناہ مانگنے کا بیان

النار عليه ، وإنبات عذاب القبر والتعوذ منه

۱۸۲۲- حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”جب تم میں سے کوئی شخص مرجاتا ہے تو اس کا ٹھکانا اسے صبح و شام دکھایا جاتا ہے۔ اگر وہ جنتی ہے تو جنت والوں میں اور جو دوزخی ہے تو دوزخ والوں میں۔ پھر کہا جاتا ہے یہ تیرا ٹھکانا ہے یہاں تک کہ قیامت کے دن اللہ تجھ کو اٹھائے گا۔“

۱۸۲۲- حَدِيثُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ : «إِنَّ أَحَدَكُمْ ، إِذَا مَاتَ ، عُرِضَ عَلَيْهِ مَقْعَدُهُ بِالْغَدَاةِ وَالْعَشِيِّ . إِنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ ، فَمِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ ؛ وَإِنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ النَّارِ

؛ فَيَقَالُ هَذَا مَقْعَدُكَ حَتَّى يَبْعَثَكَ اللَّهُ يَوْمَ

الْقِيَامَةِ» أخرجه البخاري في : ۲۳- كتاب الجنائز : ۹۰- باب الميت يعرض عليه مقعده بالغداة والعشي .

۱۸۲۳- حدیث ابي ایوب رضی اللہ عنہ . قَالَ :

خَرَجَ النَّبِيُّ ﷺ ، قَدْ وَجَبَتِ الشَّمْسُ ،

فَسَمِعَ صَوْتًا . فَقَالَ : «يَهُودُ تَعَذَّبُ فِي

قُبُورِهَا» .

أخرجه البخاري في : ۲۳- كتاب الجنائز : ۸۸- باب التعوذ من عذاب القبر .

۱۸۲۴- حدیث أنس بن مالك رضی اللہ عنہ ،

أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ ، قَالَ : «إِنَّ الْعَبْدَ إِذَا

وُضِعَ فِي قَبْرِهِ ، وَتَوَلَّى عَنْهُ أَصْحَابُهُ ، وَإِنَّهُ

لَيَسْمَعُ قَرَعَ نَعَالِهِمْ ، أَتَاهُ مَلَكَانِ ،

فَيَقْعِدَانِهِ فَيَقُولَانِ : مَا كُنْتَ تَقُولُ فِي هَذَا

الرَّجُلِ؟ (لِمُحَمَّدٍ ﷺ) فَأَمَّا الْمُؤْمِنُ

فَيَقُولُ : أَشْهَدُ أَنَّهُ عَبْدُ اللَّهِ وَرَسُولُهُ . فَيَقَالُ

لَهُ : انظُرْ إِلَى مَقْعَدِكَ مِنَ النَّارِ ، قَدْ أَبْدَلَكَ

اللَّهُ بِهِ مَقْعَدًا مِنَ الْجَنَّةِ . فَيَرَاهُمَا جَمِيعًا» .

أخرجه البخاري في : ۲۳- كتاب الجنائز : ۸۷- باب ما جاء في عذاب القبر .

۱۸۲۵- حدیث البراء بن عازب رضی اللہ عنہما

اللَّهُ عَنْهُمَا ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ ، قَالَ : «إِذَا

أُقْعِدَ الْمُؤْمِنُ فِي قَبْرِهِ أَتَى ، ثُمَّ شَهِدَ أَنْ لَا

إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ ، وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ ،

فَذَلِكَ قَوْلُهُ - ﴿يَبُثُّ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا

بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ﴾ -» .

۹۰- باب الميت يعرض عليه مقعده بالغداة والعشي .

۱۸۲۳- حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی

کریم ﷺ مدینہ سے باہر تشریف لے گئے۔ سورج غروب ہو

چکا تھا۔ اس وقت آپ کو ایک آواز سنائی دی۔ (یسودیوں پر

عذاب قبر کی) پھر آپ نے فرمایا کہ یسودی پر اس کی قبر میں

عذاب ہو رہا ہے۔

۸۸- باب التعوذ من عذاب القبر .

۱۸۲۴- حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ

ﷺ نے فرمایا ”آدمی جب اپنی قبر میں رکھا جاتا ہے اور

جنائزے میں شریک ہونے والے لوگ اس سے رخصت

ہوتے ہیں تو ابھی وہ ان کے جوتوں میں آواز سنتا ہوتا ہے کہ دو

فرشتے (منکر نکیر) اس کے پاس آتے ہیں۔ وہ اسے بٹھا کر

پوچھتے ہیں کہ اس شخص یعنی محمد رسول اللہ ﷺ کے بارے

میں تو کیا اعتقاد رکھتا تھا؟ مومن تو یہ کہے گا کہ میں گواہی دیتا

ہوں کہ آپ اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔ اس

جواب پر اس سے کہا جائے گا کہ تو یہ دیکھ اپنا جنم کا ٹھکانا لیکن

اللہ تعالیٰ نے اس کے بدلہ میں تمہارے لئے جنت میں ٹھکانا

دے دیا۔ اس وقت اسے جہنم اور جنت دونوں ٹھکانے دکھائے

جائیں گے۔“

۸۷- باب ما جاء في عذاب القبر .

۱۸۲۵- حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ

نبی کریم ﷺ نے فرمایا ”مومن جب اپنی قبر میں بٹھایا جاتا ہے

تو اس کے پاس فرشتے آتے ہیں۔ وہ شہادت دیتا ہے کہ اللہ

کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں۔ تو یہ

اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کی تعبیر ہے جو سورہ ابراہیم میں ہے کہ

”اللہ ایمان والوں کو دنیا کی زندگی اور آخرت میں ٹھیک بات

یعنی توحید پر مضبوط رکھتا ہے۔“ (ابراہیم: ۲۷)

أخرجه البخاري في : ۲۳ - كتاب الجنائز : ۸۷ - باب ما جاء في عذاب القبر.

۱۸۲۶ - حَدِيثُ أَبِي طَلْحَةَ رضي الله عنه، أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم، أَمَرَ يَوْمَ بَدْرٍ بِأَرْبَعَةِ وَعِشْرِينَ رَجُلًا مِنْ صَنَادِيدِ قُرَيْشٍ، فَقَذَفُوا فِي طَوِيٍّ مِنْ أَطْوَاءِ بَدْرٍ، حَبِثٍ مُحْبِثٍ. وَكَانَ إِذَا ظَهَرَ عَلَى قَوْمٍ أَقَامَ بِالْعَرَصَةِ ثَلَاثَ لَيَالٍ. فَلَمَّا كَانَ بَدْرٌ، الْيَوْمَ الثَّلَاثِ، أَمَرَ بِرَأْسَيْهِ فَشَدَّ عَلَيْهَا رَحْلَهَا. ثُمَّ مَشَى وَاتَّبَعَهُ أَصْحَابُهُ. وَقَالُوا مَا نَرَى يَنْطَلِقُ إِلَّا لِبَعْضِ حَاجَتِهِ. حَتَّى قَامَ عَلَى شَفَةِ الرَّكِيِّ فَجَعَلَ يُنَادِيهِمْ بِأَسْمَائِهِمْ وَأَسْمَاءِ آبَائِهِمْ : «يَا فُلَانُ بْنُ فُلَانٍ! وَيَا فُلَانُ بْنُ فُلَانٍ! أَيْسَرُكُمْ أَنْكُمْ أَطَعْتُمْ اللَّهَ وَرَسُولَهُ؟ فَإِنَّا قَدْ وَجَدْنَا مَا وَعَدْنَا رَبَّنَا حَقًّا فَهَلْ وَجَدْتُمْ مَا وَعَدَ رَبُّكُمْ حَقًّا؟» قَالَ : فَقَالَ عُمَرُ : يَا رَسُولَ اللَّهِ! مَا تَكَلَّمُ مِنْ أَجْسَادٍ لَا أَرْوَاهُ لَهَا؟ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم : «وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ! مَا أَنْتُمْ بِأَسْمَعَ لِمَا أَقُولُ مِنْهُمْ».

۱۸۲۶ - حضرت ابو طلحہ رضي الله عنه نے بیان کیا کہ بدر کی لڑائی میں رسول اللہ صلى الله عليه وسلم کے حکم سے قریش کے چوبیس مقتول سردار بدر کے ایک بہت ہی اندھیرے اور گندے کنوئیں میں پھینک دیئے گئے۔ (رسول اللہ صلى الله عليه وسلم کی) عادت مبارکہ تھی کہ جب دشمن پر غالب ہوتے تو میدان جنگ میں تین دن تک قیام فرماتے۔ جنگ بدر کے خاتمہ کے تیسرے دن آپ کے حکم سے آپ کی سواری پر کجاوہ باندھا گیا اور آپ روانہ ہوئے۔ آپ کے اصحاب بھی آپ کے ساتھ تھے۔ صحابہ نے کہا غالباً آپ کسی ضرورت کے لئے تشریف لے جا رہے ہیں۔ آخر آپ اس کنوئیں کے کنارے آ کر کھڑے ہو گئے اور کفار قریش کے مقتولین سرداروں کے نام ان کے باپ کے نام کے ساتھ لے کر انہیں آواز دینے لگے کہ اے فلاں بن فلاں، اے فلاں بن فلاں! کیا آج تمہارے لئے یہ بات بہتر نہیں تھی کہ تم نے دنیا میں اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کی ہوتی؟ بے شک ہم سے ہمارے رب نے جو وعدہ کیا تھا وہ ہمیں پوری طرح حاصل ہو گیا۔ تو کیا تمہارے رب کا تمہارے متعلق جو وعدہ (عذاب کا) تھا وہ بھی تمہیں پوری طرح مل گیا؟ حضرت ابو طلحہ رضي الله عنه نے بیان کیا کہ اس پر حضرت عمر رضي الله عنه بول پڑے یا رسول اللہ! آپ ان لاشوں سے کیوں خطاب فرما رہے ہیں؟ جن میں کوئی جان نہیں ہے۔ حضور صلى الله عليه وسلم نے فرمایا، اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے، جو کچھ میں کہہ رہا ہوں تم لوگ ان سے زیادہ اسے نہیں سن رہے ہو۔

أخرجه البخاري في : ۶۴ - كتاب المغازي : ۸ - باب قتل أبي جهل.

۱۸۲۶ - جو لوگ اس واقعہ سے سماع موتی ثابت کرتے ہیں وہ سراسر غلطی پر ہیں۔ کیونکہ یہ سننا رسول کریم صلى الله عليه وسلم کا ایک معجزہ تھا۔ قرآن حکیم میں صراحت کے ساتھ موجود ہے کہ وما أنت بسمع من في القبور یعنی آپ قبروالوں کو سنانے سے قاصر ہیں۔ مرنے کے بعد جملہ دنیاوی تعلقات ٹوٹنے کے ساتھ دنیاوی زندگی کے لوازمات بھی ختم ہو جاتے ہیں۔ سننا بھی اسی میں شامل ہے۔ اگر مردے سنتے ہوں تو ان پر مروگی کا حکم لگانا ہی غلط ٹھہرتا ہے۔ (راز)

(۱۸) باب إثبات الحساب

(۱۸) حساب و کتاب کے اثبات کا بیان

۱۸۲۷- حدیث عائشہؓ، زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ . كَانَتْ لَا تَسْمَعُ شَيْئًا لَا تَعْرِفُهُ إِلَّا رَاجَعَتْ فِيهِ حَتَّى تَعْرِفَهُ. وَأَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ : «مَنْ حُوسِبَ عُذِبَ» قَالَتْ عَائِشَةُ : فَقُلْتُ أَوْلَيْسَ يَقُولُ اللَّهُ تَعَالَى - ﴿فَسَوْفَ يُحَاسِبُ حِسَابًا يَسِيرًا﴾؟ قَالَتْ : فَقَالَ «إِنَّمَا ذَلِكَ الْعَرَضُ ، وَلَكِنْ مَنْ نُوقِشَ الْحِسَابَ يَهْلِكُ».

۱۸۲۷- رسول اللہ ﷺ کی زوجہ مطہرہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا جب کوئی ایسی بات سنتیں جس کو سمجھ نہ پاتیں تو دوبارہ اس کو معلوم کرتیں تاکہ سمجھ لیں۔ چنانچہ (ایک مرتبہ) نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ جس سے حساب لیا گیا ابے عذاب کیا جائے گا۔ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ (یہ سن کر) میں نے کہا کیا اللہ نے یہ نہیں فرمایا کہ عن قریب اس سے آسان حساب لیا جائے گا؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ یہ صرف (اللہ کے دربار میں) پیشی کا ذکر ہے۔ لیکن جس کے حساب میں جانچ پڑتال کی گئی (سمجھو) کہ وہ عذات ہو گیا۔

أَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ فِي : ۳- كِتَابِ الْعِلْمِ : ۳۵- بَابٌ مِنْ سَمْعِ شَيْئًا فَرَاغَ حَتَّى يَعْرِفَهُ.

۱۸۲۸- حدیث ابن عمر رضی اللہ عنہما ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : «إِذَا أَنْزَلَ اللَّهُ بِقَوْمٍ عَذَابًا ، أَصَابَ الْعَذَابُ مَنْ كَانَ فِيهِمْ ، ثُمَّ بُعِثُوا عَلَى أَعْمَالِهِمْ».

۱۸۲۸- حضرت ابن عمرؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ ”جب اللہ کسی قوم پر عذاب نازل کرتا ہے تو عذاب ان سب لوگوں پر آتا ہے جو اس قوم میں ہوتے ہیں پھر انہیں ان کے اعمال کے مطابق اٹھایا جائے گا۔“

أَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ فِي : ۹۲- كِتَابِ الْفِتَنِ : ۱۹- بَابٌ إِذَا أَنْزَلَ اللَّهُ بِقَوْمٍ عَذَابًا.

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

۵۲- فتنوں اور قیامت کی نشانیوں کا بیان

۵۲- کتاب البیوع الفتن

و اشرار الساعة

(۱) فتنوں کے قریب ہونے اور یا جوج ماجوج

(۱) باب اقتراب الفتن وفتح

کے بند کا کھلنا

ردم یا جوج و ماجوج

۱۸۲۹- حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ ان کے یہاں تشریف لائے۔ آپؐ کچھ گھبرائے ہوئے تھے۔ پھر آپ نے فرمایا اللہ کے سوا اور کوئی معبود نہیں، ملک عرب میں اس برائی کی وجہ سے بربادی آ جائے گی جس کے دن قریب آنے کو ہیں۔ آج یا جوج ماجوج نے دیوار میں اتنا سوراخ کر دیا ہے۔ پھر آنحضرت ﷺ نے انگوٹھے اور اس کے قریب کی انگلی سے حلقہ بنا کر بتلایا۔ زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ میں نے سوال کیا کہ رسول اللہ کیا ہم اس کے بلوغد ہلاک کر دیئے جائیں گے کہ ہم میں نیک لوگ بھی موجود ہوں گے؟ آپ نے فرمایا کہ جب فسق و فجور بڑھ جائے تو (تو یقیناً بربادی ہوگی)

۱۸۲۹- حدیث زَيْنَبِ ابْنَةِ جَحْشِ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ دَخَلَ عَلَيْهَا فَرَعَا يَقُولُ : «لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ! وَيَلُّ لِلْعَرَبِ مِنْ شَرِّ قَدْ اقْتَرَبَ. فَفُتِحَ الْيَوْمَ مِنْ رَدْمِ يَأْجُوجَ وَمَاجُوجَ مِثْلُ هَذِهِ» وَحَلَّقَ بِإِصْبَعِهِ الْإِبْهَامِ وَالْيَمِينِ تَلِيهَا. قَالَتْ زَيْنَبُ ابْنَةُ جَحْشٍ : فَقُلْتُ : يَا رَسُولَ اللهِ! أَنَهْلِكُ وَفِينَا الصَّالِحُونَ؟ قَالَ : «نَعَمْ. إِذَا كَثُرَ الْحُبْثُ».

أخرجه البخاري في : ۶۰- كتاب الأنبياء : ۷- باب قصة يأجوج ومأجوج.

۱۸۳۰- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے یا جوج ماجوج کی دیوار سے اتنا کھول دیا ہے، پھر آپ نے اپنی انگلیوں سے نوے کا عدد بنا کر بتلایا۔

۱۸۳۰- حدیث أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ ، قَالَ : «فَفُتِحَ اللهُ مِنْ رَدْمِ يَأْجُوجَ وَمَاجُوجَ مِثْلَ هَذَا» وَعَقَدَ بِيَدِهِ تِسْعِينَ.

أخرجه البخاري في : ۶۰- كتاب الأنبياء : ۷- باب قصة يأجوج ومأجوج.

☆ ام المؤمنین حضرت زینب بنت جحش اسدیہ رضی اللہ عنہا نبی اکرم ﷺ کی پھوپھی کی بیٹی ہیں۔ زید بن حارثہ کی بیوی تھیں بعد میں حضرت زیدؓ نے آپ کو طلاق دے دی تو نبی اکرم ﷺ نے ان سے نکاح کر لیا۔ پہلے آپ کا نام برہ تھا نواح کے بعد نبی اکرم ﷺ نے زینب رکھنا دینداری، تقویٰ اور سخاوت میں معروف تھیں۔ آپ کے سب سے پردہ کی آیات نازل ہوئیں۔ حضرت عائشہؓ کا بیان ہے کہ امات المؤمنین میں صرف حضرت زینب میری ہم پلہ تھی۔ میں نے دین میں حضرت زینب سے بہتر عورت نہیں دیکھی۔ ۱۱ احادیث روایت کی ہیں۔ ۲۰ حجرت میں وفات پائی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جنازہ پڑھایا۔

(۲) باب الحسف بالجيش الذي يؤم البيت

(۲) بیت اللہ کی طرف چڑھائی کرنے والے لشکر کا زمین میں دھسنے کا بیان

۱۸۳۱- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، قیامت کے قریب ایک لشکر کعبہ پر چڑھائی کرے گا۔ جب وہ مقام بیداء میں پہنچے گا، تو انہیں اول سے آخر تک سب کو زمین میں دھنسا دیا جائے گا حضرت عائشہؓ نے بیان کیا، کہ میں نے کہا، یا رسول اللہ! اسے شروع سے آخر تک کیونکر دھنسا دیا جائے گا جب کہ وہیں ان کے بازار بھی ہوں گے اور وہ لوگ بھی ہوں گے جو ان لشکریوں میں سے نہیں ہوں گے؟ آپ نے فرمایا کہ ہاں! شروع سے آخر تک ان سب کو دھنسا دیا جائے گا پھر ان کی نیتوں کے مطابق وہ اٹھائے جائیں گے۔

۱۸۳۱- حَدِيثُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «يَغْزُو جَيْشُ الْكَعْبَةِ، فَإِذَا كَانُوا بَيْدَاءَ مِنَ الْأَرْضِ، يُحْسَفُ بِأَوْلِهِمْ وَآخِرِهِمْ» قَالَتْ: قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ! كَيْفَ يُحْسَفُ بِأَوْلِهِمْ وَآخِرِهِمْ وَفِيهِمْ أَسْوَاقُهُمْ وَمَنْ لَيْسَ مِنْهُمْ؟ قَالَ: «يُحْسَفُ بِأَوْلِهِمْ وَآخِرِهِمْ، ثُمَّ يَنْعَثُونَ عَلَى نِيَّاتِهِمْ».

أخرجه البخاري في : ۳۴- كتاب البيوع : ۴۹- باب ما ذكر في الأسواق.

(۳) باب نزول الفتن كمواقع القطر

(۳) بارش کی مانند پے در پے فتنوں کا نزول

۱۸۳۲- حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ مدینہ کے محلات میں سے ایک محل یعنی اونچے مکان پر چڑھے پھر فرمایا کہ جو کچھ میں دیکھ رہا ہوں کیا تمہیں بھی نظر آ رہا ہے؟ میں بوندوں کے گرنے کی جگہ کی طرح تمہارے گھروں میں فتنوں کے نازل ہونے کی جگہوں کو دیکھ رہا ہوں۔

۱۸۳۲- حَدِيثُ أَسَامَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: أَشْرَفَ النَّبِيُّ ﷺ عَلَى أُطَمٍ مِنَ أَطَامِ الْمَدِينَةِ، فَقَالَ: «هَلْ تَرَوْنَ مَا أَرَى؟ إِنِّي لَأَرَى مَوَاقِعَ الْفِتَنِ حِثَّ لَأَلَّ يَبُوتَكُمْ كَمَوَاقِعِ الْقَطْرِ».

أخرجه البخاري في : ۲۹- كتاب فضائل المدينة : ۸- باب أطام المدينة.

۱۸۳۳- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، فتنوں کا دور جب آئے گا تو اس میں بیٹھنے والا کھڑے رہنے والے سے بہتر ہو گا۔ کھڑا رہنے والا چلنے والے سے بہتر ہو گا۔ جو اس میں ہو گا اور چلنے والا دوڑنے والے سے بہتر ہو گا۔ جو اس میں جھانکے گا فتنہ اسے بھی اچک لے گا اور اس وقت جسے جہل بھی پناہ مل جائے بس وہیں پناہ پکڑ لے (ناکہ اپنے دین کو

۱۸۳۳- حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «سَتَكُونُ فِتْنٌ الْقَاعِدُ فِيهَا خَيْرٌ مِنَ الْقَائِمِ، وَالْقَائِمُ فِيهَا خَيْرٌ مِنَ الْمَاشِي، وَالْمَاشِي فِيهَا خَيْرٌ مِنَ السَّاعِي، وَمَنْ يُشْرِفْ لَهَا تَسْتَرْفُهُ، وَمَنْ وَجَدَ

مَلَجًا أَوْ مَعَاذًا فَلْيَعِذْ بِهِ».

فتنوں سے بچا سکے

أخرجه البخاري في : ٦١ - كتاب المناقب : ٢٥ - باب علامات النبوة في الإسلام.
(٤) باب إذا تواجه المسلمان بسيفيهما

(٣) جب دو مسلمان ایک دوسرے کے

سامنے شمشیر بکف ہوتے ہیں

١٨٣٤ - احنف بن قيس روى بيان کرتے ہیں کہ میں اس شخص (حضرت علیؓ) کی مدد کرنے کو چلا۔ راستے میں مجھ کو حضرت ابو بکرؓ ملے۔ پوچھا کہل جاتے ہو؟ میں نے کہا اس شخص (حضرت علیؓ) کی مدد کرنے جاتا ہوں۔ انہوں نے کہا اپنے گھر کو لوٹ جاؤ۔ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے کہ آپ فرماتے تھے جب دو مسلمان اپنی اپنی تلواریں لے کر بھڑ جائیں تو قاتل اور مقتول دونوں دوزخی ہیں۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ قاتل تو خیر (ضرور دوزخی ہونا چاہیے) مقتول کیوں؟ فرمایا وہ بھی تو اپنے ساتھی کو مار ڈالنے کی حرص رکھتا تھا۔ (یعنی موقعہ پاتا تو وہ اسے ضرور قتل کر دیتا۔ اس لئے دل کے پختہ ارادے پر وہ دوزخی ہوا)

١٨٣٤ - حَدِيثُ أَبِي بَكْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ. عَنِ الْأَخْنَفِ بْنِ قَيْسٍ ، قَالَ : ذَهَبْتُ لِأَنْصُرَ هَذَا الرَّجُلَ ، فَلَقِينِي أَبُو بَكْرَةَ ، فَقَالَ : أَيْنَ تُرِيدُ؟ قُلْتُ : أَنْصُرُ هَذَا الرَّجُلَ. قَالَ : ارْجِعْ. فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ : «إِذَا لَتَقَى الْمُسْلِمَانِ بِسَيْفَيْهِمَا ، فَالْقَاتِلُ وَالْمَقْتُولُ فِي النَّارِ» فَقُلْتُ : يَا رَسُولَ اللَّهِ ! هَذَا الْقَاتِلُ ، فَمَا بَالُ الْمَقْتُولِ؟ قَالَ : «إِنَّهُ كَانَ حَرِيصًا عَلَى قَتْلِ صَاحِبِهِ».

أخرجه البخاري في : ٢ - كتاب الإيمان : ٢٢ - باب المعاصي من أمر الجاهلية.

١٨٣٥ - حضرت ابو ہریرہؓ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا، قیامت اس وقت تک قائم نہ ہوگی جب تک دو جماعتیں آپس میں جنگ نہ کر لیں۔ دونوں میں بڑی بھاری جنگ ہوگی، حالانکہ دونوں کا دعویٰ ایک ہی ہوگا۔

١٨٣٥ - حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : «لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يَقْتَتِلَ فِتْنَانِ فَيَكُونَ بَيْنَهُمَا مَقْتَلَةٌ عَظِيمَةٌ ، دَعَوَاهُمَا وَاحِدَةٌ».

أخرجه البخاري في : ٦١ - كتاب المناقب : ٢٥ - باب علامات النبوة في الإسلام.

(٦) نبی کریم ﷺ کا قیامت تک ظاہر ہونے

(٦) باب إخبار النبي ﷺ فيما يكون

والى اشیاء کی پیش گوئی فرمانا

إلى قيام الساعة

١٨٣٦ - حضرت حذیفہؓ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے

١٨٣٦ - حَدِيثُ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : لَقَدْ

ہمیں ایک خطبہ دیا اور قیامت تک کی کوئی چیز ایسی نہیں چھوڑی جس کا بیان نہ کیا ہو۔ جسے یاد رکھنا تھا اس نے یاد رکھا اور جسے بھولنا تھا بھول گیا۔ جب میں ان میں سے کوئی چیز دیکھتا ہوں جسے میں بھول چکا ہوں تو اس طرح اسے پہچان لیتا ہوں جس طرح وہ شخص جس کی کوئی چیز گم ہو گئی ہو کہ جب وہ اسے دیکھتا ہے تو فوراً پہچان لیتا ہے۔

أخرجه البخاري في : ۸۲- كتاب القدر : ۴- باب وكان أمر الله قدرًا مقدرًا.

(۷) اس فتنے کی پیش گوئی جو سمندر کی موج

کی طرح تباہ کن ہوگا

۱۸۳۷- حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی خدمت میں بیٹھے ہوئے تھے کہ آپ نے پوچھا کہ فتنہ سے متعلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی کوئی حدیث تم میں سے کسی کو یاد ہے؟ میں بولا میں نے اسے (اسی طرح یاد رکھا ہے) جیسے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس حدیث کو بیان فرمایا تھا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ بولے کہ تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فتنہ کو معلوم کرنے میں بہت بے باک تھے۔ میں نے کہا کہ انسان کے گھر والے، مال، اولاد اور پڑوسی سب فتنہ (کی چیز) ہیں۔ اور نماز، روزہ، صدقہ، اچھی بات کے لئے لوگوں کو حکم کرنا اور بری باتوں سے روکنا ان فتنوں کا کفارہ ہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں تم سے اس کے متعلق نہیں پوچھتا، مجھے تم اس فتنہ کے بارے میں بتلاؤ جو سمندر کی موج کی طرح ٹھاٹھیں مارتا ہوا بڑھے گا۔ اس پر میں نے کہا کہ یا امیر المؤمنین! آپ اس سے خوف نہ کھائیے۔ آپ کے اور فتنہ کے درمیان ایک بند دروازہ ہے۔ پوچھا کیا وہ دروازہ توڑ دیا جائے گا یا (صرف) کھولا جائے گا۔ میں نے کہا کہ توڑ دیا جائے گا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ بولے اٹھو، پھر تو وہ کبھی بھی بند نہیں ہو سکے گا۔ (ستین راوی حدیث نے کہا کہ) ہم نے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے پوچھا، کیا حضرت عمر رضی اللہ عنہ

حَطَبْنَا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُطْبَةً مَا تَرَكَ فِيهَا شَيْئًا إِلَى قِيَامِ السَّاعَةِ إِلَّا ذَكَرَهُ، عَلِمَهُ مَنْ عَلِمَهُ، وَجَهَلَهُ مَنْ جَهَلَهُ؛ إِنْ كُنْتُ لَأَرَى الشَّيْءَ قَدْ نَسِيتُ فَأَعْرِفُ مَا يَعْرِفُ الرَّجُلُ إِذَا غَابَ عَنْهُ فَرَأَهُ فَعَرَفَهُ.

(۷) باب في الفتن التي تموج كموج البحر

۱۸۳۷- حديث حذيفة رضي الله عنه، قال : كنا جلوساً عند عمر رضي الله عنه ، فقال : أياكم يحفظ قول رسول الله صلى الله عليه وسلم ، في الفتن؟ قلت : أنا ، كما قاله . قال : إنك عليه (أو عليها) لجرىء . قلت : فتنة الرجل في أهله وماله وولده وجاره تكفرها الصلاة والصوم والصدقة والأمر والنهي . قال : ليس هذا أريد . ولكن الفتنة التي تموج كما يموج البحر . قال : ليس عليك منها بأس ، يا أمير المؤمنين ! إن بينك وبينها باباً مغلقاً . قال : أيكسر أم يفتح ؟ قال : يكسر . قال : إذا لا يغلَق أبداً .

قلنا : أكان عمر يعلم الباب ؟ قال : نعم . كما أن دون الغد الليلة . إنني حدثتُه

بِحَدِيثٍ لَيْسَ بِالْأَعْلَىٰ. فَهِنَا أَنْ نَسْأَلَ
حَدِيثَهُ. فَأَمْرًا مُبْسُوفًا، فَسَأَلَهُ. فَقَالَ:
الْبَابُ عُمَرُ

اس دروازہ کے متعلق کچھ علم رکھتے تھے؟ تو انہوں نے کہا کہ
ہاں بالکل اسی طرح جیسے دن کے بعد رات کے آنے تک میں
نے تم سے ایک ایسی حدیث بیان کی ہے جو قطعاً غلط نہیں
ہے۔ (راوی کا کتا ہے) ہمیں اس کے متعلق حذیفہ رضی اللہ عنہ
پوچھنے میں ڈر ہوتا تھا کہ دروازہ سے کیا مراد ہے) اس لئے ہم
نے حضرت مسروق رضی اللہ عنہ سے کہا کہ وہ پوچھیں انہوں نے
دریافت کیا تو آپ نے بتایا کہ وہ دروازہ خود حضرت عمر رضی اللہ عنہ ہی تھے۔

أخرجه البخاري في : ۹- كتاب مواقيت الصلاة : ۴- باب الصلاة كفارة.

(۸) باب لا تقوم الساعة حتى يحسر الفرات

(۸) قیامت اس وقت تک قائم نہ ہوگی جب

تک فرات کے پہاڑ کے نیچے سے سونانہ نکل آئے

عن جبل من الذهب

۱۸۳۸- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا۔ عنقریب دریائے فرات سے سونے کا ایک خزانہ
نکلے گا۔ پس جو کوئی وہاں موجود ہو وہ اس میں سے کچھ نہ
لے

۱۸۳۸- حدیث أبي هريرة رضی اللہ عنہ، قال :

قال رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم : «يوشك الفرات أن
يخسر عن كنز من ذهب، فمن حضره
فلا يأخذ منه شيئاً».

أخرجه البخاري في : ۹۲- كتاب الفتن : ۲۴- باب خروج النار.

(۱۴) باب لا تقوم الساعة حتى تخرج

(۱۴) قیامت قائم نہیں ہوگی جب تک کہ

حجاز کی زمین سے آگ نہ نکل آئے

نار من أرض الحجاز

۱۸۳۹- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا قیامت قائم نہ ہوگی یہاں تک کہ سرزمین حجاز سے
ایک آگ نکلے گی اور بصری میں اونٹوں کی گردلوں کو روشن کر
دے گی۔ (یہ آگ ساتویں صدی ہجری میں نکل چکی ہے)

۱۸۳۹- حدیث أبي هريرة رضی اللہ عنہ، أن

رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم قال : «لا تقوم الساعة
حتى تخرج نار من أرض الحجاز،
تضيء أعناق الإبل ببصرى».

أخرجه البخاري في : ۹۲- كتاب الفتن : ۲۴- باب خروج النار.

(۱۶) باب الفتنة من المشرق من

(۱۶) فتنہ مشرق میں اس جگہ ہے جہاں سے

شیطان کے دو سینگ طلوع ہوتے ہیں

حيث يطلع قرنا الشيطان

۱۸۳۰- حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے نبی کریم ﷺ سے سنا۔ اور آنحضرت ﷺ مشرق کی طرف رخ کئے ہوئے تھے اور فرما رہے تھے آگاہ ہو جاؤ، فتنہ اس طرف ہے جدھر سے شیطان کا سینک طلوع ہوتا ہے۔

۱۸۴۰- حدیث ابن عمر رضی اللہ عنہما، أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ، وَهُوَ مُسْتَقْبِلُ الْمَشْرِقِ، يَقُولُ: «أَلَا إِنَّ الْفِتْنَةَ هَهُنَا، مِنْ حَيْثُ يُطْلَعُ قَرْنُ الشَّيْطَانِ».

أخرجه البخاري في : ۹۲- كتاب الفتن : ۱۶- باب قول النبي ﷺ الفتنه من قبل المشرق.

(۱۷) قیامت قائم نہ ہوگی جب تک کہ دوس قبیلہ ذوالخلمہ کی عبادت نہ کرنے لگے

(۱۷) باب لا تقوم الساعة حتى

تعبد دوس ذا الخلمه

۱۸۳۱- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ قیامت قائم نہیں ہوگی یہاں تک کہ قبیلہ دوس کی عورتوں کا ذوالخلمہ (کا طواف کرتے ہوئے) کھوے سے کھوا چھلے گا اور ذوالخلمہ قبیلہ دوس کا بت تھا جس کو وہ زمانہ جاہلیت میں پوجا کرتے تھے۔

۱۸۴۱- حدیث ابي هريرة رضي الله عنه، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تَضْطَرِبَ أَلْيَاتُ نِسَاءِ دَوْسٍ عَلَى ذِي الْخَلْمَةِ» وَذُو الْخَلْمَةِ طَاغِيَةٌ دَوْسٍ الَّتِي كَانُوا يَعْبُدُونَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ.

أخرجه البخاري في : ۹۲- كتاب الفتن : ۲۳- تغيير الزمان حتى يعبدوا الأوثان.

(۱۸) قیامت قائم نہ ہوگی جب تک کہ انسان مضائب سے تنگ آکر کسی قبر کو دیکھ کر خواہش کرنے لگے گا کہ کاش میں اس میت کی جگہ قبر میں ہوتا

(۱۸) باب لا تقوم الساعة حتى

يمر الرجل بقبر الرجل فيتمنى أن يكون

مكان الميت من البلاء

۱۸۳۲- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا قیامت قائم نہ ہوگی یہاں تک کہ ایک شخص دوسرے کی قبر کے پاس سے گزرے گا اور کہے گا کاش میں

۱۸۴۲- حدیث ابي هريرة رضي الله عنه، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: «لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يَمُرَّ الرَّجُلُ بِقَبْرِ الرَّجُلِ فَيَقُولُ: يَا لَيْتَنِي

۱۸۳۰- مدینہ کے مشرق کی طرف عراق، عرب، ایران وغیرہ ممالک واقع ہوئے۔ ان ہی ممالک سے بہت سے فتنے شروع ہوئے۔ تاتاریوں کا فتنہ بھی مشرق ہی سے شروع ہوا۔ جس نے بہت سے اسلامی ملکوں کو تباہ کر دیا۔ (راز)

مَكَانَهُ!». بھی اسی کی جگہ ہوتا۔ (یعنی لوگ موت کی آرزو کریں گے)

أخرجه البخاري في : ۹۲- كتاب الفتن : ۲۲- باب لا تقوم الساعة حتى يغبط أهل القبور.

۱۸۴۳- حديث أبي هريرة رضي الله عنه ، عَنْ النَّبِيِّ ﷺ ، قَالَ : «يُخَرَّبُ الْكَعْبَةَ ذُو السُّوَيْقَتَيْنِ مِنَ الْحَبَشَةِ»
۱۸۳۳- حضرت ابو ہریرہ رضي الله عنه نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا ”کعبہ کو دو پتلی پنڈلیوں والا ایک حقیر حبشی تباہ کر دے گا۔“

أخرجه البخاري في : ۲۵- كتاب الحج : ۴۷- باب قول الله تعالى- ﴿جَعَلَ اللَّهُ الْكَعْبَةَ الْبَيْتَ الْحَرَامَ﴾-

۱۸۴۴- حديث أبي هريرة رضي الله عنه ، عَنْ النَّبِيِّ ﷺ ، قَالَ : «لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يَخْرُجَ رَجُلٌ مِنْ قَحْطَانَ يَسُوقُ النَّاسَ بَعْصَاهُ»
۱۸۳۴- حضرت ابو ہریرہ رضي الله عنه نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی جب تک کہ قبیلہ قحطان میں ایک ایسا شخص پیدا نہیں ہوگا جو لوگوں پر اپنی لاشی کے زور سے حکومت کرے گا۔

أخرجه البخاري في : ۶۱- كتاب المناقب : ۷- باب ذكر قحطان.

۱۸۴۵- حديث أبي هريرة رضي الله عنه ، عَنْ النَّبِيِّ ﷺ ، قَالَ : «لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تُقَاتِلُوا قَوْمًا نَعَالُهُمُ الشَّعْرُ ، وَلَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تُقَاتِلُوا قَوْمًا كَأَنَّ وُجُوهُهُمْ الْمَجَانُ الْمُطْرَقَةُ»
۱۸۳۵- حضرت ابو ہریرہ رضي الله عنه نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی جب تک تم ایک ایسی قوم سے لڑائی نہ کر لو گے جن کے جوتے بالوں کے ہوں گے اور قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی جب تک تم ایک ایسی قوم سے جنگ نہ کر لو گے جن کے چہرے تہ شدہ ڈھالوں جیسے ہوں گے۔

أخرجه البخاري في : ۵۶- كتاب الجهاد : ۹۶- باب قتال الذين ينتعلون الشعر.

۱۸۴۶- حديث أبي هريرة رضي الله عنه ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : «يُهْلِكُ النَّاسَ هَذَا الْحَيُّ مِنْ قُرَيْشٍ» قَالُوا : فَمَا تَأْمُرُنَا؟ قَالَ : «لَوْ أَنَّ النَّاسَ اعْتَرَلُوهُمْ»
۱۸۳۶- حضرت ابو ہریرہ رضي الله عنه نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا اس قبیلہ قریش کے بعض آدمی لوگوں کو ہلاک و برباد کر دیں گے۔ صحابہ نے عرض کیا ایسے وقت کے لئے آپ ہمیں کیا حکم فرماتے ہیں؟ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کاش لوگ ان سے بس الگ ہی رہتے۔

أخرجه البخاري في : ۶۱- كتاب المناقب : ۲۵- باب علامات النبوة في الإسلام.

۱۸۴۷- حديث أبي هريرة رضي الله عنه ، عَنْ النَّبِيِّ ﷺ ، قَالَ : «يُهْلِكُ النَّاسَ هَذَا الْحَيُّ مِنْ قُرَيْشٍ» قَالُوا : فَمَا تَأْمُرُنَا؟ قَالَ : «لَوْ أَنَّ النَّاسَ اعْتَرَلُوهُمْ»
۱۸۳۷- حضرت ابو ہریرہ رضي الله عنه نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا اس قبیلہ قریش کے بعض آدمی لوگوں کو ہلاک و برباد کر دیں گے۔ صحابہ نے عرض کیا ایسے وقت کے لئے آپ ہمیں کیا حکم فرماتے ہیں؟ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کاش لوگ ان سے بس الگ ہی رہتے۔

النَّبِيِّ ﷺ ، قَالَ : «هَلَكَ كِسْرَى ، ثُمَّ لَا يَكُونُ كِسْرَى بَعْدَهُ. وَفَيْصَرٌ لَيْهْلِكَنَّ ، ثُمَّ لَا يَكُونُ فَيْصَرٌ بَعْدَهُ. وَتَلْتَقِمَنَّ كَنُوزُهُمَا فِي سَبِيلِ اللَّهِ».

نے فرمایا، کسریٰ (ایران کا بلاشاہ) ہلاک ہو گیا، اب اس کے بعد کوئی کسریٰ نہیں آئے گا۔ اور قیصر (روم کا بلاشاہ) بھی ہلاک و برباد ہو گیا۔ اور اس کے بعد (شام میں) کوئی قیصر باقی نہیں رہ جائے گا۔ اور ان کے خزانے اللہ کے راستے میں تقسیم ہوں گے۔

أخرجه البخاري في : ٥٦ - كتاب الجهاد : ١٥٧ - باب الحرب خدعة .

١٨٤٨ - حديث جابر بن سمره ﷺ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : «إِذَا هَلَكَ كِسْرَى فَلَا كِسْرَى بَعْدَهُ. وَإِذَا هَلَكَ فَيْصَرٌ ، فَلَا فَيْصَرٌ بَعْدَهُ. وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ! لَتَنْفَقَنَّ كَنُوزُهُمَا فِي سَبِيلِ اللَّهِ».

١٨٣٨ - حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، جب کسریٰ مر جائے گا تو اس کے بعد کوئی کسریٰ پیدا نہ ہو گا۔ اور جب قیصر مر جائے گا تو اس کے بعد کوئی قیصر پیدا نہ ہو گا۔ اور اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے تم لوگ ان دونوں کے خزانے اللہ کے راستے میں خرچ کرو گے۔

أخرجه البخاري في : ٥٧ - كتاب فرض الخمس : ٨ - باب قول النبي ﷺ أُجِلْتُ لَكُمْ الْغَنَائِمَ .

١٨٤٩ - حديث عبد الله بن عمر رضي الله عنهما . قَالَ : سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ ، يَقُولُ : «تُقَاتِلُكُمْ الْيَهُودُ فَتَسْلُطُونَ عَلَيْهِمْ ، ثُمَّ يَقُولُ الْحَجَرُ : يَا مُسْلِمُ! هَذَا يَهُودِيٌّ وَرَائِي ، فَاقْتُلْهُ».

١٨٣٩ - حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا تھا کہ تم یہودیوں سے ایک جنگ کرو گے اور اس میں ان پر غالب آ جاؤ گے، اس وقت یہ کیفیت ہو گی کہ (اگر کوئی یہودی جان بچانے کے لئے کسی پہاڑ میں بھی چھپ جائے گا تو) پتھر بولے گا کہ اے مسلمان ایسے یہودی میری آڑ میں چھپا ہوا ہے، اے قتل کرو۔

أخرجه البخاري في : ٦١ - كتاب المناقب : ٢٥ - باب علامات النبوة في الإسلام .

١٨٥٠ - حديث أبي هريرة ﷺ ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : «لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يُبْعَثَ دَجَالُونَ كَذَّابُونَ قَرِيبًا مِنْ ثَلَاثِينَ ، كُلُّهُمْ يَزْعُمُ أَنَّهُ رَسُولُ اللَّهِ».

١٨٥٠ - حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ قیامت اس وقت تک قائم نہ ہو گی جب تک تقریباً تیس جھوٹے دجال پیدا نہ ہوں۔ ان میں ہر ایک کا یہی گمان ہو گا کہ وہ اللہ کا رسول ہے۔

أخرجه البخاري في : ٦١ - كتاب المناقب : ٢٥ - باب علامات النبوة في الإسلام .

(۱۹) ابن صیاد کا بیان

(۱۹) باب ذکر ابن صیاد

۱۸۵۱- حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ کے ساتھ صحابہ کی ایک جماعت جن میں حضرت عمرؓ بھی شامل تھے، ابن صیاد (یسودی لڑکا) کے یہاں جا رہی تھی۔ آخر بنو مغالہ (ایک انصاری قبیلہ) کے ٹیلوں کے پاس بچوں کے ساتھ کھیلتے ہوئے ان لوگوں نے اسے پالیا، ابن صیاد بالغ ہونے کے قریب تھا۔ اسے (رسول کریم ﷺ کی آمد کا) پتہ نہ چلا حتیٰ کہ آنحضرت ﷺ نے (اس کے قریب پہنچ کر) اپنا ہاتھ اس کی پیٹھ پر مارا، اور فرمایا کیا تو اس کی گواہی دیتا ہے کہ میں اللہ کا رسول ہوں؟ ابن صیاد نے آپ کی طرف دیکھا، اور پھر کہنے لگا: ہاں! میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ ان پڑھوں کے نبی ہیں۔ اس کے بعد اس نے نبی اکرم ﷺ سے پوچھا کیا آپ گواہی دیتے ہیں کہ میں اللہ کا رسول ہوں؟ آپ نے اس کا جواب (صرف اتنا) دیا کہ میں اللہ اور اس کے (سچے) انبیاء پر ایمان لایا۔ پھر نبی اکرم ﷺ نے دریافت فرمایا تو کیا دیکھتا ہے؟ اس نے کہا کہ میرے پاس ایک خبرچی آتی ہے تو دوسری جھوٹی بھی۔ نبی اکرم ﷺ نے اس سے فرمایا اچھا میں نے تیرے لئے اپنے دل میں ایک بات سوچی ہے (بتاؤ وہ کیا ہے؟) ابن صیاد بولا کہ دھوں۔ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا، دلیل ہو، کم بخت! تو اپنی حیثیت سے آگے نہ بڑھ سکے گا۔ حضرت عمرؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ! مجھے اجازت ہو تو میں اس کی گردن مار دوں لیکن آنحضرت ﷺ نے فرمایا، اگر یہ وہی (دجال) ہے تو تم اس پر قادر نہیں ہو سکتے، اور اگر دجال نہیں ہے تو اس کی جان لینے میں کوئی خیر نہیں۔

۱۸۵۱- حدیث عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما. قَالَ : إِنَّ عُمَرَ انْطَلَقَ فِي رَهْطٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ ، مَعَ النَّبِيِّ ﷺ ، قَبْلَ ابْنِ صَيَّادٍ ، حَتَّى وَجَدُوهُ يَلْعَبُ مَعَ الْعِلْمَانِ ، عِنْدَ أُطَمِ بَنِي مَغَالَةَ ، وَقَدْ قَارَبَ يَوْمَئِذٍ ابْنُ صَيَّادٍ يَحْتَلِمُ. فَلَمَّ يَشْعُرُ حَتَّى ضَرَبَ النَّبِيُّ ﷺ ، ظَهْرَهُ بِيَدِهِ. ثُمَّ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ : «أَتَشْهَدُ أَنِّي رَسُولُ اللَّهِ ﷻ؟» فَنظَرَ إِلَيْهِ ابْنُ صَيَّادٍ ، فَقَالَ : أَشْهَدُ أَنَّكَ رَسُولُ الْأُمِّيِّينَ فَقَالَ ابْنُ صَيَّادٍ لِلنَّبِيِّ ﷺ : أَتَشْهَدُ أَنِّي رَسُولُ اللَّهِ؟ قَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ : «أَمَنْتُ بِاللَّهِ وَرُسُلِهِ». قَالَ النَّبِيُّ ﷺ : «مَاذَا تَرَى؟» قَالَ ابْنُ صَيَّادٍ : يَا نَبِيَّ صَادِقٌ وَكَاذِبٌ. قَالَ النَّبِيُّ ﷺ : «خَلِطَ عَلَيْكَ الْأَمْرُ». قَالَ النَّبِيُّ ﷺ : «إِنِّي قَدْ خَبَأْتُ لَكَ خَبِيئًا» قَالَ ابْنُ صَيَّادٍ : هُوَ الدُّخُّ. قَالَ النَّبِيُّ ﷺ : «اِخْسَأْ فَلَنْ تَعْدُو قَدْرَكَ». قَالَ عُمَرُ : يَا رَسُولَ اللَّهِ! ائِذْنِي فِيهِ أَضْرِبُ عُنُقَهُ. قَالَ النَّبِيُّ ﷺ : «إِنْ يَكُنْهُ ، فَلَنْ تُسَلِّطَ عَلَيْهِ. وَإِنْ لَمْ يَكُنْهُ ، فَلَا خَيْرَ لَكَ فِي قَتْلِهِ». أخرجه البخاري في : ۵۶- كتاب الجهاد : ۱۷۸- باب كيف يعرض الإسلام على الصبي

۱۸۵۲- حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ (ایک مرتبہ) ابی بن کعب رضی اللہ عنہما کو ساتھ لے کر آنحضرت ﷺ اس کھجور کے بلغ میں تشریف لائے جس میں ابن صیاد موجود تھا۔ جب آپ بلغ میں داخل ہو گئے تو کھجور کے تنوں کی آڑ لیتے ہوئے آپ آگے بڑھنے لگے۔ آپ چاہتے یہ تھے کہ اسے آپ کی موجودگی کا احساس نہ ہو سکے اور آپ اس کی باتیں سن لیں۔ ابن صیاد اس وقت اپنے بستر پر ایک چادر اوڑھے پڑا تھا اور کچھ گنگنا رہا تھا۔ اتنے میں اس کی ماں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھ لیا کہ آپ کھجور کے تنوں کی آڑ لے کر آگے آرہے ہیں۔ اور اسے آگاہ کر دیا۔ کہا اے صاف! یہ اس کا نام تھا! ابن صیاد یہ سنتے ہی اچھل پڑا۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ اگر اس کی ماں نے اسے یوں ہی رہنے دیا ہوتا تو حقیقت کھل جاتی۔

۱۸۵- حدیث ابنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، قَالَ: انْطَلَقَ النَّبِيُّ ﷺ، وَأَبِيُّ بْنُ كَعْبٍ، بِأَيِّتَانِ النَّخْلِ الَّذِي فِيهِ ابْنُ صَيَّادٍ. حَتَّى إِذَا دَخَلَ النَّخْلَ، طَفِقَ النَّبِيُّ ﷺ يَتَّقِي بِجُدُوعِ النَّخْلِ، وَهُوَ يَحْتَلُ ابْنُ صَيَّادٍ، أَنْ يَسْمَعَ مِنْ ابْنِ صَيَّادٍ شَيْئًا قَبْلَ أَنْ يَرَاهُ. وَابْنُ صَيَّادٍ مُضْطَجِعٌ عَلَى فِرَاشِهِ، فِي قَطِيفَةٍ لَهُ، فِيهَا رَمْزَةٌ. فَرَأَتْ أُمُّ صَيَّادٍ النَّبِيَّ، وَهُوَ يَتَّقِي بِجُدُوعِ النَّخْلِ. فَقَالَتْ لِابْنِ صَيَّادٍ: أَيُّ صَافٍ (وَهُوَ اسْمُهُ) فَخَارَ ابْنُ صَيَّادٍ. فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «لَوْ تَرَكَتَهُ بَيْنَ».

أخرجه البخاري في : ۵۶- كتاب الجهاد : ۱۷۸- باب كيف يعرض الإسلام على الصبي.

۱۸۵۳- حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ پھر نبی کریم ﷺ نے صحابہ کو خطاب فرمایا، آپ نے اللہ تعالیٰ کی شایان کی، جو اس کی شان کے لائق تھی۔ پھر دجال کا ذکر فرمایا، اور فرمایا کہ میں بھی تمہیں اس (کے فتنوں) سے ڈراتا ہوں، کوئی نبی ایسا نہیں گذرے۔ جس نے اپنی قوم کو اس (کے فتنوں) سے نہ ڈرایا ہو، نوح علیہ السلام نے بھی اپنی قوم کو اس سے ڈرایا تھا، لیکن میں اس کے بارے میں تم سے ایک ایسی بات کہوں گا جو کسی نبی نے اپنی قوم سے نہیں کہی، اور بات یہ ہے کہ دجال کا نا ہو گا اور اللہ تعالیٰ اس سے پاک ہے۔

۱۸۵۳- حدیث ابنِ عُمَرَ. قَالَ: ثُمَّ قَامَ النَّبِيُّ ﷺ، فِي النَّاسِ، فَأَنَّنِي عَلَى اللَّهِ بِمَا هُوَ أَهْلُهُ. ثُمَّ ذَكَرَ الدَّجَالَ، فَقَالَ: «إِنِّي أَنْذِرُ كُفُومَهُ، وَمَا مِنْ نَبِيٍّ إِلَّا قَدْ أَنْذَرَهُ قَوْمَهُ. لَقَدْ أَنْذَرَهُ نُوْحٌ قَوْمَهُ. وَلَكِنْ سَأَقُولُ لَكُمْ فِيهِ قَوْلًا لَمْ يَقُلْهُ نَبِيٌّ لِقَوْمِهِ. تَعْلَمُونَ أَنَّهُ أَعْوَرٌ، وَإِنَّ اللَّهَ لَيْسَ بِأَعْوَرَ».

أخرجه البخاري في : ۵۶- كتاب الجهاد : ۱۷۸- باب كيف يعرض الإسلام على الصبي.

(۲۰) دجال اور اس کے اوصاف اور جو کچھ

(۲۰) باب ذكر الدجال وصفته وما معه

اس کے ساتھ ہوگا

۱۸۵۴- حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے ایک دن لوگوں کے سامنے دجال کا ذکر کیا اور فرمایا کہ اس میں کوئی شبہ نہیں کہ اللہ تعالیٰ کا نام ہے، لیکن دجال راہنی آنکھ سے کانا ہو گا اس کی آنکھ اٹھے ہوئے انکوری طرح ہوگی۔

۱۸۵۴- حَدِيثَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ . قَالَ : ذَكَرَ النَّبِيُّ ﷺ يَوْمًا ، بَيْنَ ظَهْرِي النَّاسِ ، الْمَسِيحَ الدَّجَالَ فَقَالَ : «إِنَّ اللَّهَ لَيَسَّرَ بِأَعْوَرَ ، أَلَا إِنَّ الْمَسِيحَ الدَّجَالَ أَعْوَرُ الْعَيْنِ الْيُمْنَى ، كَأَنَّ عَيْنَهُ عِنَبَةٌ طَافِيَةٌ» .

أخرجه البخاري في : ۶۰- كتاب الأنبياء : ۴۸- باب واذكر في الكتاب مريم.

۱۸۵۵- حضرت انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا ”جو نبی بھی مبعوث کیا گیا اس نے اپنی قوم کو کلنے جھوٹے سے ڈرایا۔ آگاہ رہو کہ وہ کانا ہے اور تمہارا رب کانا نہیں ہے۔ اور اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان ”کافر“ لکھا ہوا ہے۔“

۱۸۵۵- حَدِيثَ أَنَسِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ، قَالَ : قَالَ : النَّبِيُّ ﷺ : «مَا بُعِثَ نَبِيٌّ إِلَّا أَنْذَرَ أُمَّتَهُ الْأَعْوَرَ الْكُذَّابَ . أَلَا إِنَّهُ أَعْوَرُ ، وَإِنَّ رَبَّكُمْ لَيْسَ بِأَعْوَرَ . وَإِنَّ بَيْنَ عَيْنَيْهِ مَكْتُوبٌ كَافِرٌ» .

أخرجه البخاري في : ۹۲- كتاب الفتن : ۲۶- باب ذكر الدجال.

۱۸۵۶- حضرت عقبہ بن عمرو رضی اللہ عنہ نے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے کہا ”کیا آپ وہ حدیث ہم سے نہیں بیان کریں گے جو آپ نے رسول اللہ ﷺ سے سنی تھی؟ حضرت حذیفہ نے کہا کہ میں نے آنحضرت ﷺ کو یہ فرماتے سنا تھا کہ جب دجال نکلے گا تو اس کے ساتھ آگ اور پانی دونوں ہوں گے لیکن جو لوگوں کو آگ دکھائی دے گی وہ ٹھنڈا پانی ہو گا اور جو لوگوں کو ٹھنڈا پانی دکھائی دے گا تو وہ جلانے والی آگ ہوگی۔ اس لئے تم میں سے جو کوئی اس زمانے میں ہو تو اسے اس میں گرنا چاہئے جو آگ ہوگی کیونکہ وہی انتہائی شیریں اور ٹھنڈا پانی ہوگا۔“

۱۸۵۶- حَدِيثَ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ عَقِبَةُ بْنُ عَمْرِو لِحُذَيْفَةَ : أَلَا تَحَدَّثُنَا مَا سَمِعْتَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ؟ قَالَ : إِنِّي سَمِعْتُهُ يَقُولُ : «إِنَّ مَعَ الدَّجَالِ ، إِذَا خَرَجَ ، مَاءٌ وَنَارًا . فَأَمَّا الَّذِي يَرَى النَّاسُ أَنَّهَا النَّارُ ، فَمَاءٌ بَارِدٌ . وَأَمَّا الَّذِي يَرَى النَّاسُ أَنَّهُ مَاءٌ بَارِدٌ ، فَنَارٌ تُحْرِقُ . فَمَنْ أَدْرَكَ مِنْكُمْ ، فَلْيَقْعْ فِي الَّذِي يَرَى أَنَّهَا نَارٌ ، فَإِنَّهُ عَذْبٌ بَارِدٌ» .

أخرجه البخاري في : ۶۰- كتاب الأنبياء : ۵۰- باب ما ذكر عن بني اسرائيل.

۱۸۵۷- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا ”کیوں نہ میں تمہیں دجال کے متعلق ایک ایسی بات

۱۸۵۷- حَدِيثَ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : «أَلَا أُحَدِّثُكُمْ حَدِيثًا

عَنِ الدَّجَّالِ ، مَا حَدَّثَ بِهِ نَبِيِّ قَوْمِهِ؟ إِنَّهُ أَعْوَرُ. وَإِنَّهُ يَحْيِيءُ مَعَهُ بِمِثَالِ الحِنَّةِ وَالنَّارِ. فَأَتَيْتِي يَقُولُ إِنَّهَا الحِنَّةُ ، هِيَ النَّارُ. وَإِنِّي أَنْذِرُكُمْ كَمَا أَنْذَرَ بِهِ نُوحٌ قَوْمَهُ.

بتادوں جو کسی نبی نے اپنی قوم کو اب تک نہیں بتائی۔ وہ کانا ہو گا اور جنت اور جہنم جیسی چیز لائے گا۔ پس جسے وہ جنت کے گا درحقیقت وہی روزخ ہوگی۔ اور میں تمہیں اس کے فتنے سے اسی طرح ڈراتا ہوں، جیسے نوح علیہ السلام نے اپنی قوم کو ڈرایا تھا۔“

أخرجه البخاري في : ٦٠ - كتاب الأنبياء : ٣ - باب قول الله عزوجل - ولقد أرسلنا نوحًا إلى قومه.

(۲۱) باب في صفة الدجال وتحريم المدينة

عليه وقتله المؤمن وإحيائه

(۲۱) دجال کا حلیہ اور اس کے مدینہ منورہ داخل ہونے کی حرمت اور اس کا مومن کو قتل کرنا اور پھر زندہ کرنا

١٨٥٨ - حديث أبي سعيد الخدري رضي الله عنه ، قَالَ : حَدَّثَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ، حَدِيثًا طَوِيلًا عَنِ الدَّجَّالِ . فَكَانَ فِيمَا حَدَّثَنَا بِهِ أَنْ قَالَ : «يَأْتِي الدَّجَّالُ ، وَهُوَ مُحَرَّمٌ عَلَيْهِ أَنْ يَدْخُلَ نِقَابَ الْمَدِينَةِ ، بَعْضَ السَّبَاحِ الَّتِي بِالْمَدِينَةِ . فَيَخْرُجُ إِلَيْهِ يَوْمَئِذٍ رَجُلٌ هُوَ خَيْرُ النَّاسِ ، أَوْ مِنْ خَيْرِ النَّاسِ . فَيَقُولُ الدَّجَّالُ : أَرَأَيْتَ إِنْ قَتَلْتُ هَذَا ثُمَّ أَحْيَيْتُهُ ، هَلْ تَشْكُونَ فِي الْأَمْرِ؟ فَيَقُولُونَ : لَا . فَيَقْتُلُهُ ثُمَّ يُحْيِيهِ . فَيَقُولُ ، حِينَ يُحْيِيهِ : وَاللَّهِ! مَا كُنْتُ قَطُّ أَشَدَّ

١٨٥٨ - حضرت ابو سعید خدری رضي الله عنه نے بیان کیا کہ ہم سے رسول اللہ ﷺ نے دجال کے متعلق ایک لمبی حدیث بیان کی۔ آپ نے اپنی حدیث میں یہ بھی فرمایا تھا کہ دجال مدینہ کی ایک کھاری شور زمین تک (ہی) پہنچے گا (کیونکہ) اس پر مدینہ میں داخلہ تو حرام ہو گا (مدینہ سے) اس دن ایک شخص اس کی طرف نکل کر بڑھے گا یہ لوگوں میں ایک بہترین نیک مرد ہو گا یا (یہ فرمایا کہ) بزرگ ترین لوگوں میں سے ہو گا۔ وہ شخص کسے گا کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ تو وہی دجال ہے جس کے متعلق ہمیں رسول اللہ ﷺ نے اطلاع دی تھی۔ دجال کسے گا کیا میں اسے قتل کر کے پھر زندہ کر ڈالوں تو تم لوگوں کو میرے معاملہ میں کوئی شبہ رہ جائے گا۔ اس کے حواری کہیں گے کہ نہیں۔ چنانچہ دجال انہیں قتل کر کے پھر زندہ کر دے گا۔ جب دجال انہیں زندہ کر دے گا تو وہ بندہ کسے گا بخدا اب تو مجھے پورا حال معلوم ہو گیا کہ تو وہی دجال ہے۔ دجال کسے گالاؤ اسے پھر

١٨٥٤ - امام نووی فرماتے ہیں کہ اہل سنت اور تمام محدثین فقہاء وغیرہ کا مسلک ہے کہ یہ احادیث اس بات کی دلیل ہیں کہ دجال کا وجود درست ہے وہ ایک معین شخص ہو گا جس کے ذریعے سے اللہ تعالیٰ بندوں کی آزمائش فرمائے گا۔ اسے اپنی قدرت اور مشیت سے بہت سی چیزوں پر طاقت عطا فرمائے گا۔ وہ مردوں کو زندہ کر سکے گا، دنیا کو سرسبز کر دے گا، اس کے پاس جنت اور آگ ہوگی۔ زمین کی نہریں اور خزانے اس کے حکم کے تابع ہوں گے۔ لیکن پھر اللہ تعالیٰ اسے عاجز کر دے گا اور اس کا معاملہ باطل قرار پائے گا۔ (مرتب)

بَصِيرَةٌ مِّنِي الْيَوْمَ. فَيَقُولُ الدَّجَالُ: أَقْتَلُهُ، فَلَا أُسَلِّطُ عَلَيْهِ».

أخرجه البخاري في : ۲۹ - كتاب فضائل المدينة : ۹ - باب لا يدخل الدجال المدينة.

(۲۲) دجال کا ظاہر کرنا اللہ پر آسان ہوگا

أهون على الله عزوجل

۱۸۵۹- حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ دجال کے بارے میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے جتنا میں نے پوچھا اتنا کسی نے نہیں پوچھا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا تھا کہ اس سے تمہیں کیا نقصان پہنچے گا؟ میں نے عرض کیا کہ لوگ کہتے ہیں کہ اس کے ساتھ روٹی کا پہاڑ اور پانی کی نہر ہوگی۔ فرمایا کہ وہ اللہ پر اس سے بھی زیادہ آسان ہے۔

۱۸۵۹- حَدِيثُ الْمُغِيرَةَ بْنِ شُعْبَةَ رضی اللہ عنہ.

قَالَ: مَا سَأَلَ أَحَدًا النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم، عَنِ الدَّجَالِ، مَا سَأَلْتُهُ. وَإِنَّهُ قَالَ لِي: «مَا يَضُرُّكَ مِنْهُ؟» قُلْتُ: لِأَنَّهُمْ يَقُولُونَ إِنَّ مَعَهُ جَبَلَ خُبْزٍ وَنَهْرَ مَاءٍ. قَالَ: «هُوَ أَهْوَنُ عَلَيَّ اللَّهُ مِنْ ذَلِكَ».

أخرجه البخاري في : ۹۲ - كتاب الفتن : ۲۶ - باب ذكر الدجال.

(۲۳) دجال کے ظاہر ہونے اور زمین میں

ٹھہرنے کا بیان

۱۸۶۰- حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی ایسا شہر نہیں ملے گا جسے دجال پابل نہ کرے گا۔ سوائے مکہ اور مدینہ کے۔ ان کے ہر راستے پر صف بستہ فرشتے کھڑے ہوں گے جو ان کی حفاظت کریں گے۔ پھر مدینہ کی زمین تین مرتبہ کلنے گی جس سے ایک ایک کافر اور منافق کو اللہ تعالیٰ اس میں سے باہر کر دے گا۔

(۲۳) باب في خروج الدجال ،

ومكثته في الأرض

۱۸۶۰- حَدِيثُ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ، عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم، قَالَ: «لَيْسَ مِنْ بَلَدٍ إِلَّا سَيَطُوهُ الدَّجَالُ، إِلَّا مَكَّةَ وَالْمَدِينَةَ. لَيْسَ لَهُ مِنْ نِقَابِهَا نَقَبٌ، إِلَّا عَلَيْهِ الْمَلَائِكَةُ صَافِينَ يَحْرُسُونَهَا. ثُمَّ تَرْجُفُ الْمَدِينَةُ بِأَهْلِهَا ثَلَاثَ رَجَفَاتٍ، فَيُخْرِجُ اللَّهُ كُلَّ كَافِرٍ وَمُنَافِقٍ».

أخرجه البخاري في : : ۲۹ - كتاب فضائل المدينة : ۹ - باب لا يدخل الدجال المدينة.

(۲۶) قیامت قریب ہونے کا بیان

۱۸۶۱- حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا تھا کہ وہ بد بخت ترین لوگوں میں سے ہوں گے جن کی زندگی میں قیامت آئے گی۔

أخرجه البخاري في : ۹۲- كتاب الفتن : ۵- باب ظهور الفتن.

۱۸۶۲- حضرت سل بن سعد رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ اپنی بیچ کی انگلی اور انگوٹھے کے قریب والی انگلی کے اشارے سے فرما رہے تھے کہ میں ایسے وقت میں مبعوث ہوا ہوں کہ میرے اور قیامت کے درمیان صرف ان دو کے برابر فاصلہ ہے۔

أخرجه البخاري في : ۶۵- كتاب التفسير : ۷۹- باب سورة والنازعات.

۱۸۶۳- حضرت انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”میں اور قیامت ان دونوں (انگلیوں) کی طرح (نزدیک) کی طرح (نزدیک) بھیجے گئے ہیں۔“

۱۸۶۲- حَدِيثُ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رضی اللہ عنہ ، قَالَ : رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم ، قَالَ : بِإِصْبَعَيْهِ هَكَذَا ، بِالْوَسْطَى وَالْيَسَى تَلْسِي الْإِبْهَامِ «بُعْثْتُ وَالسَّاعَةَ كَهَاتَيْنِ».

أخرجه البخاري في : ۸۱- كتاب الرقاق : ۳۹- باب قول النبي صلی اللہ علیہ وسلم : «بُعْثْتُ أَنَا وَالسَّاعَةَ كَهَاتَيْنِ».

(۲۷) صور کے دو پھونکنوں کا درمیانی فاصلہ

۱۸۶۴- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دو صور پھونکے جانے کے درمیان چالیس فاصلہ ہو گا۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے شاگردوں نے پوچھا کیا چالیس دن مراد ہیں؟ انہوں نے کہا مجھے معلوم نہیں۔ پھر شاگردوں نے پوچھا کیا چالیس مہینے مراد ہیں؟ انہوں نے کہا مجھے معلوم نہیں۔ شاگردوں نے پوچھا کیا چالیس سال مراد ہیں؟ کہا کہ مجھے معلوم نہیں۔ کہا کہ پھر اللہ تعالیٰ آسمان سے پانی برسائے گا۔ جس کی وجہ سے تمام مروجے جی اٹھیں گے جیسے سبزیاں پانی سے اگ آتی ہیں۔ اس وقت انسان کا ہر حصہ گل چکا ہو

(۲۷) باب ما بين النفختين

۱۸۶۴- حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم : «مَا بَيْنَ النَّفْخَتَيْنِ أَرْبَعُونَ» قَالَ : أَرْبَعُونَ يَوْمًا؟ قَالَ : «أَبَيْتُ». قَالَ : أَرْبَعُونَ شَهْرًا؟ قَالَ : «أَبَيْتُ». قَالَ : أَرْبَعُونَ سَنَةً؟ قَالَ : «أَبَيْتُ». قَالَ : «ثُمَّ يُنَزَّلُ اللَّهُ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً ، فَيَنْبُتُونَ كَمَا يَنْتَبُ الْبَقْلُ ، لَيْسَ مِنْ

گا، سوائے ریڑھ کی ہڈی کے، اور اس سے قیامت کے دن
تمام مخلوق دوبارہ بنائی جائے گی۔

الْإِنْسَانَ شَيْءٌ إِلَّا يَكْفُرُ ، إِلَّا عَظْمًا وَاحِدًا ،
وَهُوَ عَجْبُ الذَّنْبِ ، وَمِنْهُ يُرَكَّبُ الْخَلْقُ
يَوْمَ الْقِيَامَةِ .

أخرجه البخاري في : ٦٥ - كتاب التفسير : ٧٨ - باب سورة عم يتساءلون .

۵۳- کتاب الزهد والرفائق

۵۳- دنیا سے نفرت دلانے اور دل کو نرم کرنے والی احادیث کا بیان

۱۸۶۵- حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”میت کے ساتھ تین چیزیں چلتی ہیں دو تو واپس آجاتی ہیں صرف ایک کام اس کے ساتھ رہ جاتا ہے۔ اس کے ساتھ اس کے گھر والے، اس کا مال اور اس کا عمل چلتا ہے۔ اس کے گھر والے اور مال تو واپس آجاتے ہیں اور اس کا عمل اس کے ساتھ باقی رہ جاتا ہے۔“

۱۸۶۵- حَدِيثُ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم: «يَتْبَعُ الْمَيِّتَ ثَلَاثَةٌ. فَيَرْجِعُ اثْنَانِ وَيَبْقَى مَعَهُ وَاحِدٌ. يَتْبَعُهُ أَهْلُهُ وَمَالُهُ وَعَمَلُهُ. فَيَرْجِعُ أَهْلُهُ وَمَالُهُ، وَيَبْقَى عَمَلُهُ».

أخرجه البخاري في : ۸۱- كتاب الرفائق : ۴۲- باب سكرات الموت.

۱۸۶۶- حضرت عمرو بن عوف انصاری رضی اللہ عنہ جو بنی عامر بن لوی کے حلیف تھے اور جنگ بدر میں شریک تھے انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابو عبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ کو بحرین جزیرہ وصول کرنے کے لئے بھیجا تھا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بحرین کے لوگوں سے صلح کی تھی اور ان پر حضرت علاء بن حضرمی رضی اللہ عنہ کو حاکم بنایا تھا۔ جب حضرت ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ بحرین کا مال لے کر آئے تو انصار کو معلوم ہو گیا کہ ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ آگئے ہیں۔ چنانچہ فجر کی نماز سب لوگوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ پڑھی۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھا چکے تو لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے آئے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہیں دیکھ کر مسکرائے اور فرمایا کہ میرا خیال ہے تم نے سن لیا ہے کہ ابو عبیدہ کچھ لے کر آئے ہیں؟ انصار نے عرض کیا جی ہاں، یا رسول اللہ۔ آپ نے فرمایا، تمہیں خوش خبری ہو، اور اس چیز کے لئے تم پر امید رہو۔ جس سے تمہیں خوشی ہوگی، لیکن خدا کی قسم! میں تمہارے بارے میں محتاجی اور فقر سے نہیں ڈرتا۔ مجھے اگر خوف ہے تو اس بات کا کہ دنیا کے دروازے تم

۱۸۶۶- جَدِيْثُ عَمْرِو بْنِ عَوْفِ الْأَنْصَارِيِّ رضی اللہ عنہ، وَهُوَ حَلِيْفٌ لِبَنِي عَامِرِ بْنِ لُؤَيٍّ، وَكَانَ شَهِدَ بَدْرًا. قَالَ: إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم بَعَثَ أَبَا عُبَيْدَةَ بْنَ الْجَرَّاحِ إِلَى الْبَحْرَيْنِ يَأْتِي بِحَزِيْرَتِهَا. وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم، هُوَ صَالِحٌ أَهْلَ الْبَحْرَيْنِ، وَأَمَرَ عَلَيْهِمُ الْعَلَاءَ بْنَ الْحَضْرَمِيِّ. فَقَدِمَ أَبُو عُبَيْدَةَ بِمَالٍ مِنَ الْبَحْرَيْنِ. فَسَمِعَتْ الْأَنْصَارُ بِقَدُومِ أَبِي عُبَيْدَةَ. فَوَافَتْ صَلَاةَ الصُّبْحِ مَعَ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم فَلَمَّا صَلَّى بِهِمُ الْفَجْرَ انْصَرَفَ. فَتَعَرَّضُوا لَهُ. فَتَبَسَّمَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم، حِينَ رَأَوْهُمْ. وَقَالَ: «أَظَنُّكُمْ قَدُ

☆ حضرت عمرو بن عوف انصاری رضی اللہ عنہ غزوہ بدر میں شریک ہوئے۔ ابن اسحاق کے بقول سبیل بن عمرو عامری کے آزاو کردہ ہیں۔ مدینہ میں رہے۔ ان کی کوئی اولاد نہ تھی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خلافت میں وفات پائی۔

پر اس طرح کھول دیئے جائیں گے جیسے تم سے پہلے لوگوں پر کھول دیئے گئے تھے، تو ایسا نہ ہو کہ تم بھی ان کی طرح ایک دوسرے سے جلنے لگو۔ اور یہ جلنا تم کو بھی اسی طرح تباہ کر دے جیسا کہ پہلے لوگوں کو کیا تھا۔

سَمِعْتُمْ أَنَّ أَبَا عُبَيْدَةَ قَدْ جَاءَ بِشَيْءٍ، قَالُوا: أَجَلٌ. يَا رَسُولَ اللَّهِ! قَالَ: «فَأَبْشِرُوا وَأَمْلُوا مَا يَسُرُّكُمْ. فَوَاللَّهِ! لَا الْفَقْرَ أَحْسَى عَلَيْكُمْ، وَلَكِنْ أَحْسَى عَلَيْكُمْ أَنْ تُبْسَطَ عَلَيْكُمُ الدُّنْيَا كَمَا بُسِطَتْ عَلَيَّ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ، فَتَنَافَسُوهَا كَمَا تَنَافَسُوهَا، وَتُهْلِكُكُمْ كَمَا أَهْلَكْتَهُمْ».

أخرجه البخاري في : ۵۸ - كتاب الجزية : ۱ - باب الجزية والموادعة مع أهل الحرب.

۱۸۶۷- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”جب تم میں سے کوئی شخص کسی ایسے آدمی کو دیکھے جو مال اور شکل و صورت میں اس سے بڑھ کر ہے تو اس وقت اسے ایسے شخص کا دھیان کرنا چاہئے جو اس سے کم درجہ ہے۔“

۱۸۶۷- حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ، عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: «إِذَا نَظَرَ أَحَدُكُمْ إِلَى مَنْ فَضَّلَ عَلَيْهِ فِي الْمَالِ وَالْخَلْقِ، فَلْيَنْظُرْ إِلَى مَنْ هُوَ أَسْفَلَ مِنْهُ».

۳۰- باب لينظر إلى من هو أسفل منه ولا

ينظر إلى من هو فوقه.

۱۸۶۸- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ نے فرمایا کہ بنی اسرائیل میں تین شخص تھے، ایک کوڑھی، دوسرا اندھا، اور تیسرا گنجا۔ اللہ تعالیٰ نے چاہا کہ ان کا امتحان لے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے ان کے پاس ایک فرشتہ بھیجا، فرشتہ پہلے کوڑھی کے پاس آیا اور اس سے پوچھا کہ تمہیں سب سے زیادہ کیا چیز پسند ہے؟ اس نے جواب دیا کہ اچھا رنگ اور اچھی چمڑی کیونکہ مجھ سے لوگ پرہیز کرتے ہیں، بیان کیا کہ فرشتے نے اس پر اپنا ہاتھ پھیرا تو اس کی بیماری دور ہو گئی اور اس کا رنگ بھی خوبصورت ہو گیا اور چمڑی بھی اچھی ہو گئی۔ فرشتے نے پوچھا کس طرح کا مال تم زیادہ پسند کرو گے؟ اس نے کہا کہ

۱۸۶۸- حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ، أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم، يَقُولُ: «إِنَّ ثَلَاثَةَ فِي بَنِي إِسْرَائِيلَ، أَبْرَصَ وَأَقْرَعَ وَأَعْمَى. بَدَأَ اللَّهُ أَنْ يَتَلِيَهُمْ. فَبَعَثَ إِلَيْهِمْ مَلَكًا. فَأَتَى الْأَبْرَصَ فَقَالَ: أَيُّ شَيْءٍ أَحَبُّ إِلَيْكَ؟ قَالَ: لَوْنٌ حَسَنٌ وَجِلْدٌ حَسَنٌ. قَدْ قَدَّرَنِي النَّاسُ. قَالَ: فَمَسَحَهُ، فَذَهَبَ عَنْهُ. فَأَعْطِي لَوْنًا حَسَنًا فَقَالَ: «أَيُّ الْمَالِ

اونٹ۔ چنانچہ اسے حاملہ اونٹنی دی گئی اور کہا گیا کہ اللہ تعالیٰ تمہیں اس میں برکت دے گا، پھر فرشتے گنجے کے پاس آیا اور اس سے پوچھا کہ تمہیں کیا چیز پسند ہے؟ اس نے کہا کہ عمدہ بال اور موجودہ عیب میرا ختم ہو جائے، کیونکہ لوگ اس کی وجہ سے مجھ سے پرہیز کرتے ہیں۔ بیان کیا کہ فرشتے نے اس کے سر پر ہاتھ پھیرا اور اس کا عیب جاتا رہا، اور اس کے بجائے عمدہ بال آگئے۔ فرشتے نے پوچھا کس طرح کا مال پسند کرو گے؟ اس نے کہا کہ گائے! بیان کیا کہ فرشتے نے اسے حاملہ گائے دے دی اور کہا کہ اللہ تعالیٰ تمہیں اس میں برکت دے گا۔ پھر اندھے کے پاس آیا فرشتہ اور کہا کہ تمہیں کیا چیز پسند ہے؟ اس نے کہا کہ اللہ تعالیٰ مجھے آنکھوں کی روشنی دے دے تاکہ میں لوگوں کو دیکھ سکوں۔ بیان کیا کہ فرشتے نے ہاتھ پھیرا اور اللہ تعالیٰ نے اس کی بینائی اسے واپس دے دی۔ پھر پوچھا کہ کس طرح کا مال تم پسند کرو گے؟ اس نے کہا کہ بکریاں! فرشتے نے اسے حاملہ بکری دے دی۔ پھر تینوں جانوروں کے بچے پیدا ہوئے، یہاں تک کہ کوڑھی کے اونٹوں سے اس کی وادی بھر گئی، گنجے کی گائے بیل سے اس کی وادی بھر گئی اور اندھے کی بکریوں سے اس کی وادی بھر گئی۔ پھر دوبارہ فرشتہ اپنی اسی پہلی شکل میں کوڑھی کے پاس آیا اور کہا کہ میں ایک نہایت مسکین و فقیر آدمی ہوں، سفر کا تمام سامان و اسباب ختم ہو چکا ہے اور اللہ تعالیٰ کے سوا اور کسی سے حاجت پوری ہونے کی امید نہیں، لیکن میں تم سے اسی ذات کا واسطہ دے کر جس نے تمہیں اچھا رنگ اور اچھا چہرہ اور مال عطا کیا، ایک اونٹ کا سوال کرتا ہوں جس سے سفر کو پورا کر سکوں۔ اس نے فرشتے سے کہا کہ میرے ذمہ حقوق اور بہت سے ہیں۔ فرشتے نے کہا، غالباً میں تمہیں پہچانتا ہوں، کیا تمہیں کوڑھ کی بیماری نہیں تھی جس کی وجہ سے لوگ تم سے گھن کیا کرتے تھے، تم ایک فقیر اور فلاں تھے! پھر تمہیں اللہ تعالیٰ نے یہ چیزیں عطا

أَحَبُّ إِلَيْكَ؟ قَالَ : الْإِبِلُ . فَأَعْطِي نَاقَةً عَشْرَاءً . فَقَالَ : يُبَارِكُ لَكَ فِيهَا .

وَأَتَى الْأَفْرَعُ فَقَالَ : أَيُّ شَيْءٍ أَحَبُّ إِلَيْكَ؟ قَالَ : شَعْرٌ حَسَنٌ ، وَيَذْهَبُ عَنِّي هَذَا . قَدْ قَذَرَنِي النَّاسُ . قَالَ : فَمَسَحَهُ فَذَهَبَ . وَأَعْطِي شَعْرًا حَسَنًا . قَالَ : فَأَيُّ الْمَالِ أَحَبُّ إِلَيْكَ؟ قَالَ : الْبَقَرُ . قَالَ : فَأَعْطَاهُ بَقْرَةً حَامِلًا . وَقَالَ : يُبَارِكُ لَكَ فِيهَا .

وَأَتَى الْأَعْمَى ، فَقَالَ : أَيُّ شَيْءٍ أَحَبُّ إِلَيْكَ؟ قَالَ : يَرُدُّ اللَّهُ إِلَيَّ بَصْرِي ، فَأُبْصِرُ بِهِ النَّاسَ . قَالَ : فَمَسَحَهُ فَرَدَّ اللَّهُ إِلَيْهِ بَصْرَهُ . قَالَ : فَأَيُّ الْمَالِ أَحَبُّ إِلَيْكَ؟ قَالَ : الْغَنَمُ . فَأَعْطَاهُ شَاةً وَالِدًا . فَأَتَتْحَنَ هَذَانِ وَوَلَدَ هَذَا . فَكَانَ لَهُذِهِ وَاوِدٌ مِنْ إِبِلٍ ، وَلِهَذَا وَاوِدٌ مِنْ بَقَرٍ ، وَلِهَذَا وَاوِدٌ مِنَ الْغَنَمِ .

ثُمَّ إِنَّهُ أَتَى الْأَبْرَصَ فِي صُورَتِهِ وَهَيْئَتِهِ ، فَقَالَ : رَجُلٌ مِسْكِينٌ تَقَطَّعَتْ بِي الْجِبَالُ فِي سَفَرِي . فَلَا بَلَغَ الْيَوْمَ إِلَّا بِاللَّهِ ، ثُمَّ بِكَ . أَسْأَلُكَ ، بِالَّذِي أَعْطَاكَ اللَّوْنُ الْحَسَنَ ، وَالْجِلْدَ الْحَسَنَ ، وَالْمَالَ ، بَعِيرًا أَتَبْلُغُ عَلَيْهِ فِي سَفَرِي . فَقَالَ لَهُ : إِنَّ

کیس؟ اس نے کہا کہ یہ ساری دولت تو میرے باپ دلوانے سے چلی آ رہی ہے۔ فرشتے نے کہا کہ اگر تم جھوٹے ہو تو اللہ تمہیں اپنی پہلی حالت پر لوٹا دے۔ پھر فرشتہ منجے کے پاس اپنی اسی پہلی صورت میں آیا اور اس سے بھی وہی درخواست کی اور اس نے بھی وہی کوڑھی والا جواب دیا۔ فرشتہ نے کہا کہ اگر تم جھوٹے ہو تو اللہ تعالیٰ تمہیں اپنی پہلی حالت پر لوٹا دے۔ اس کے بعد فرشتہ اندھے کے پاس اپنی اسی پہلی صورت میں آیا اور کہا کہ میں ایک مسکین آدمی ہوں سفر کے تمام اسباب ختم ہو چکے ہیں اور سوائے اللہ تعالیٰ کے کسی سے حاجت پوری ہونے کی توقع نہیں، میں تم سے اسی ذات کا واسطہ دے کر جس نے تمہیں تمہاری بیٹائی واپس دی ہے، ایک بکری مانگتا ہوں جس سے اپنے سفر کی ضروریات پوری کر سکوں۔ اندھے نے جواب دیا کہ واقعی میں اندھا تھا اور اللہ تعالیٰ نے مجھے اپنے فضل سے بیٹائی عطا فرمائی اور واقعی میں فقیر و محتاج تھا اور اللہ تعالیٰ نے مجھے ملدار بنایا، تم جتنی بکریاں چاہو لے سکتے ہو، اللہ کی قسم جب تم نے خدا کا واسطہ دیا تو جتنے بھی تمہارا جی چاہے لے جاؤ، میں تمہیں ہرگز نہیں روک سکتا۔ فرشتہ نے کہا کہ تم اپنا مال اپنے پاس رکھو، یہ تو صرف امتحان تھا اور اللہ تعالیٰ تم سے راضی اور خوش ہے اور تمہارے دونوں ساتھیوں سے ناراض ہے۔

www.KitaboSunnat.com

الْحُقُوقَ كَثِيرَةً. فَقَالَ لَهُ : كَأَنِّي أَعْرِفُكَ. أَلَمْ تَكُنْ أَبْرَصَ يَقْدِرُكَ النَّاسُ ، فَقِيرًا فَأَعْطَاكَ اللَّهُ؟ فَقَالَ : لَقَدْ وَرِثْتُ لِكَابِرٍ عَنْ كَابِرٍ. فَقَالَ : إِنْ كُنْتَ كَاذِبًا ، فَصَيِّرْكَ اللَّهُ إِلَى مَا كُنْتَ.

وَأَتَى الْأَقْرَعَ فِي صُورَتِهِ وَهَيْئَتِهِ ، فَقَالَ لَهُ مِثْلَ مَا قَالَ لِهَذَا. فَرَدَّ عَلَيْهِ مِثْلَ مَا رَدَّ عَلَيْهِ هَذَا. فَقَالَ : إِنْ كُنْتَ كَاذِبًا ، فَصَيِّرْكَ اللَّهُ إِلَى مَا كُنْتَ.

وَأَتَى الْأَعْمَى فِي صُورَتِهِ. فَقَالَ : رَجُلٌ مِسْكِينٌ ، وَأَبْنُ سَبِيلٍ ، وَتَقَطَّعَتْ بِي الْجِبَالُ فِي سَفَرِي. فَلَا بَلَغَ الْيَوْمَ إِلَّا بِاللَّهِ ، ثُمَّ بَكَ. أَسْأَلُكَ ، بِالَّذِي رَدَّ عَلَيْكَ بَصْرَكَ ، شَاءَ أَتَبْلُغَ بِهَا فِي سَفَرِي فَقَالَ : قَدْ كُنْتُ أَعْمَى فَرَدَّ اللَّهُ بَصْرِي ، وَفَقِيرًا فَقَدْ أَغْنَانِي. فَحُذِّ مَا شِئْتَ. فَوَاللَّهِ لَا أَجْهَدُكَ الْيَوْمَ بِشَيْءٍ أَخَذْتَهُ اللَّهُ. فَقَالَ : أَمْسِكْ مَالَكَ. فَإِنَّمَا أُبْتَلِيْتُمْ. فَقَدْ رَضِيَ اللَّهُ عَنْكَ ، وَسَخَطَ عَلَيَّ صَاحِبَيْكَ.

أخرجه البخاري في : ٦٠ - كتاب الأنبياء : ٥١ - باب حديث أبرص وأقرع وأعمى في بني إسرائيل.

۱۸۶۹ - حضرت سعد (بن ابی وقاص) رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میرے سب سے پہلا عرب ہوں جس نے اللہ کے راستے میں تیرے

۱۸۶۹ - حدیث سعد رضی اللہ عنہ ، قَالَ : إِنِّي لِأَوَّلِ الْعَرَبِ رَمَى بِسَهْمٍ فِي سَبِيلِ اللَّهِ .

وَرَأَيْتُنَا نَغْزُو وَمَالِنَا طَعَامَ إِلَّا وَرَقُ الْحَبْلَةِ
وَهَذَا السَّمْرُ. وَإِنَّ أَحَدَنَا لَيَضَعُ كَمَا تَضَعُ
الشَّاةُ، مَالَهُ حِلْطٌ. ثُمَّ أَصْبَحَتْ بَنُو أَسَدٍ
تُعَزِّرُنِي عَلَى الْإِسْلَامِ! خَبِتُ إِذَا، وَضَلَّ
سَعْيِي.

چلائے۔ ہم نے اس حال میں وقت گزارا ہے کہ جملہ کر رہے
تھے اور ہمارے پاس کھانے کی کوئی چیز، جلد کے پتوں اور اس
ببول کے سوا کھانے کے لئے نہیں تھی اور بکری کی بیگنیوں
کی طرح ہم ٹٹی کیا کرتے تھے۔ اب یہ بنو اسد کے لوگ مجھ کو
اسلام سکھلا کر درست کرنا چاہتے ہیں۔ پھر تو میں بالکل
بد نصیب ٹھہرا اور میرا سارا کیا کرایا اکارت گیا۔

أخرجه البخاري في : ۸۱- كتاب الرقاق : ۱۷- باب كيف كان عيش النبي ﷺ
وأصحابه وتخليهم من الدنيا.

۱۸۷۰- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے دعا کی ”اے اللہ آل محمد کو اتنی روزی دے کہ وہ زندہ رہ
سکیں“

۱۸۷۰- حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ، قَالَ:
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم: «اللَّهُمَّ ارْزُقْ آلَ
مُحَمَّدٍ قُوتًا».

أخرجه البخاري في : ۸۱- كتاب الرقاق : ۱۷- باب كيف كان عيش النبي ﷺ وأصحابه.
۱۸۷۱- حَدِيثُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا،
قَالَتْ: مَا شَبِعَ آلَ مُحَمَّدٍ صلی اللہ علیہ وسلم، مُنْذُ قَدِيمِ
الْمَدِينَةِ، مِنْ طَعَامِ الْبُرِّ، ثَلَاثَ لَيَالٍ تَبَاعًا،
حَتَّى قُبِضَ.

۱۸۷۱- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ میں نے
میں دو مرتبہ کھانا کھایا تو
ضرور اس میں ایک دقت کھجوریں ہوتی تھیں۔

أخرجه البخاري في : ۷۰- كتاب الأطعمة : ۲۳- باب ما كان النبي ﷺ وأصحابه يأكلون.
۱۸۷۲- حَدِيثُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا،
قَالَتْ: مَا أَكَلَ آلَ مُحَمَّدٍ صلی اللہ علیہ وسلم، أَكَلْتَيْنِ
فِي يَوْمٍ، إِلَّا إِحْدَاهُمَا تَمْرٌ.

۱۸۷۲- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ نبی کریم
میں ایک دن میں دو مرتبہ کھانا کھایا تو
میرے بھانجے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عمد مبارک میں (یہ حال

أخرجه البخاري في : ۸۱- كتاب الرقاق : ۱۷- باب كيف كان عيش النبي ﷺ وأصحابه.
۱۸۷۳- حَدِيثُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا،
أَنَّهَا قَالَتْ لِعُرْوَةَ: ابْنُ أُخْتِي! إِنْ كُنَّا

۱۸۷۹- بنو اسد وفات نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد مرتد ہو کر علیہ بن خویلد کے پیرو ہو گئے تھے جس نے جھوٹی نبوت کا دعویٰ کیا تھا۔ حضرت خالد رضی اللہ عنہ نے
ان سے جنگ کر کے پھر مسلمان کیا۔ ان لوگوں نے حضرت عمر سے حضرت سعد کی غلط شکایت کی تھی جب حضرت سعد کوفہ کے حاکم تھے۔ (رازی)

تھا کہ ہم ایک چاند دیکھتے، پھر دو سرا دیکھتے، پھر تیسرا دیکھتے، اسی طرح دو دو مہینے گزر جاتے اور رسول کریم ﷺ کے گھروں میں کھانا پکانے کے لئے آگ نہ جلتی تھی۔ (حضرت عروہ کہتے ہیں) میں نے پوچھا، خالہ اماں! پھر آپ لوگ زندہ کس طرح رہتی تھیں؟ آپ نے فرمایا کہ صرف دو کالی چیزوں کھجور اور پانی پر۔ البتہ رسول اللہ ﷺ کے چند انصاری پڑوسی تھے۔ جن کے پاس دودھ دینے والی بکریاں تھیں اور وہ رسول کریم ﷺ کے یہاں بھی ان کا دودھ تحفہ کے طور پر پہنچایا کرتے تھے۔ آپ اسے ہمیں بھی پلا دیا کرتے تھے۔

لَنْظُرُ إِلَى الْهَلَالِ ثُمَّ الْهَلَالِ ، ثَلَاثَةَ أَهْلَةٍ فِي شَهْرَيْنِ ، وَمَا أُوقِدَتْ فِي آيَاتِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ نَارٌ .

(قَالَ عُرْوَةُ) فَقُلْتُ : يَا خَالَهٗ! مَا كَانَ يُعِيشُكُمْ؟ قَالَتْ : الْأَسْوَدَانِ : التَّمْرُ وَالْمَاءُ . إِلَّا أَنَّهُ قَدْ كَانَ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ ، حَيْرَانٌ مِنَ الْأَنْصَارِ ، كَانَتْ لَهُمْ مَنَائِحُ ، وَكَانُوا يَمْنَحُونَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ مِنَ الْبَانِهِمْ فَيَسْقِينَا .

أخرجه البخاري في : ۵۱ - كتاب الهبة : ۱ - باب الهبة وفضلها والتحريض عليها .

۱۸۷۴ - حديث عائشة رضي الله عنها ، قَالَتْ : تُوْفِي النَّبِيُّ ﷺ حِينَ شَبِعْنَا مِنَ الْأَسْوَدَيْنِ : التَّمْرَ وَالْمَاءَ .

أخرجه البخاري في : ۷۰ - كتاب الأطعمة . ۶۰ - باب من أكل حتى شبع .

۱۸۷۵ - حديث أبي هريرة رضي الله عنه ، قَالَ : مَا شَبِعَ آلُ مُحَمَّدٍ ﷺ ، مِنْ طَعَامٍ ، ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ ، حَتَّى قَبِضَ .

۱۸۴۵ - حضرت ابو هريره رضي الله عنه نے بیان کیا کہ حضور اکرم ﷺ کی وفات تک آل محمد ﷺ پر کبھی ایسا زمانہ نہیں گزرا کہ تین دن برابر انہوں نے پیٹ بھر کر کھانا کھایا ہو۔

أخرجه البخاري في : ۷۰ - كتاب الأطعمة : ۱ - باب قول الله تعالى - ﴿كَلُوا مِنْ

طَيِّبَاتِ مَا رَزَقْنَاكُمْ﴾ - .

(۱) باب لا تدخلوا مساكن الذين ظلموا

أنفسهم إلا أن تكونوا باكين

(۱) جنہوں نے اپنے اوپر ظلم کیا ان کی بستیوں میں، سوائے روتے ہوئے، نہ جایا جائے

۱۸۷۶ - حديث عبد الله بن عمر رضي

۱۸۲۶ - حضرت عبد الله بن عمر رضي الله عنهما نے بیان کیا کہ

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، ”ان عذاب والوں کے آثار سے اگر تمہارا گذر ہو تو روتے ہوئے گذرو اگر تم اس موقع پر رونہ سکو تو ان سے گذرو ہی نہ۔ ایسا نہ ہو کہ تم پر بھی ان کا سزا عذاب آجائے۔“

اللہ عنہما ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ : «لَا تَدْخُلُوا عَلَيَّ هَوْلَاءَ الْمَعْدِبِينَ ، إِلَّا أَنْ تَكُونُوا بَاكِينَ . فَإِنْ لَمْ تَكُونُوا بَاكِينَ ، فَلَا تَدْخُلُوا عَلَيْهِمْ . لَا يُصِيبُكُمْ مَا أَصَابَهُمْ» .

أخرجه البخاري في : ۸ - كتاب الصلاة : ۵۳ - باب الصلاة في مواضع الخسف والعذاب .

۱۸۷۷- حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ صحابہ نے نبی کریم ﷺ کے ساتھ ثمود کی بہتی حجر میں پڑاؤ کیا تو وہاں کے کنوؤں کا پانی اپنے برتنوں میں بھر لیا اور آنا بھی اس پانی سے گوندھ لیا۔ لیکن حضور ﷺ نے انہیں حکم دیا کہ جو پانی انہوں نے اپنے برتنوں میں بھر لیا ہے اسے انڈیل دیں اور گندھا ہوا آنا جانوروں کو کھلا دیں۔ اس کے بجائے حضور ﷺ نے انہیں یہ حکم دیا کہ اس کنوئیں سے پانی لیں جس سے صلح کی اونٹنی پانی پیا کرتی تھی۔

۱۸۷۷- حَدِيثُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا ، أَنَّ النَّاسَ نَزَلُوا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَرْضَ ثَمُودَ ، الْحِجْرَ ، فَاسْتَقَوْا مِنْ بَيْرِهَا ، وَاعْتَجَنُوا بِهِيَ . فَأَمَرَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ يُهْرِيقُوا مَا اسْتَقَوْا مِنْ بَيْرِهَا ، وَأَنْ يَعْلِفُوا الْإِبِلَ الْعَجِينَ . وَأَمَرَهُمْ أَنْ يَسْتَقُوا مِنَ الْبَيْرِ الَّتِي كَانَ تَرُدُّهَا النَّاقَةُ .

أخرجه البخاري في : ۶۰ - كتاب الأنبياء : ۱۷ - باب قول الله تعالى - ﴿وَأُولَى ثَمُودَ أَخَاهُمْ صَالِحًا﴾ .

(۲) یتیم اور مسکین کے ساتھ احسان کرنے کا بیان

(۲) باب الإحسان إلى الأرملة والمسكين

والیتیم

۱۸۷۸- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا، ”بیواؤں اور مسکینوں کے کام آنے والا اللہ کے راستے میں جلا کرنے والے کے برابر ہے، یا رات بھر عبادت اور دن کو روزے رکھنے والے کے برابر ہے۔“

۱۸۷۸- حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ، قَالَ : قَالَ النَّبِيُّ ﷺ : «السَّاعِي عَلَى الْأَرْمَلَةِ وَالْمَسْكِينِ كَالْمُجَاهِدِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ ، أَوْ الْقَائِمِ اللَّيْلَ الصَّائِمِ النَّهَارَ» .

أخرجه البخاري في : ۶۹ - كتاب النفقات : ۱ - باب فضل النفقة على الأهل .

(۳) مسجدیں بنانے کی فضیلت

(۳) باب فضل بناء المساجد

۱۸۷۹- عبید اللہ خولانی کہتے ہیں کہ حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ نے مسجد نبوی کی تعمیر کے متعلق لوگوں کی باتوں کو سن کر فرمایا کہ تم لوگوں نے بہت زیادہ باتیں کی ہیں۔ حالانکہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ ”جس نے مسجد بنائی اس سے مقصود اللہ پاک کی رضا ہو تو اللہ تعالیٰ ایسا ہی ایک مکان جنت میں اس کے لئے بنائے گا۔“

۱۸۷۹- حَدِيثُ عُثْمَانَ بْنِ عَفَانَ رضي الله عنه.
عَنْ عَبْدِ اللَّهِ الْخَوْلَانِيِّ ، أَنَّهُ سَمِعَ عُثْمَانَ
ابْنَ عَفَانَ يَقُولُ : عِنْدَ قَوْلِ النَّاسِ فِيهِ ،
حِينَ بَنَى مَسْجِدَ الرَّسُولِ صلی اللہ علیہ وسلم : إِنَّكُمْ
أَكْثَرْتُمْ. وَإِنِّي سَمِعْتُ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم ، يَقُولُ :
”مَنْ بَنَى مَسْجِدًا يَتَّبِعِي بِهِ وَجْهَ اللَّهِ ، بَنَى
اللَّهُ لَهُ مِثْلَهُ فِي الْجَنَّةِ“.

أخرجه البخاري في : ۸- كتاب الصلاة : ۶۵- باب من بني مسجداً.

(۵) نمائش اور ریاکاری حرام ہے

(۵) باب تحريم الرياء

۱۸۸۰- حضرت جنڈب رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (کسی نیک کام کے نتیجہ میں) جو شہرت کا طالب ہو۔ اللہ تعالیٰ اس کی بد نیتی قیامت کے دن سب کو سنا دے گا۔ اسی طرح جو کوئی لوگوں کو دکھانے کے لئے نیک کام کرے اللہ بھی قیامت کے دن اس کو سب کو دکھلا دے گا۔

۱۸۸۰- حَدِيثُ جُنْدَبٍ رضي الله عنه. قَالَ : قَالَ
النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم : ”مَنْ سَمِعَ سَمَعَ اللَّهُ بِهِ ، وَمَنْ
يُرَائِي يُرَائِي اللَّهُ بِهِ“.

أخرجه البخاري في : ۸۱- كتاب الرقاق : ۳۶- باب الرياء والسمعة.

(۶) زبان کی حفاظت

(۶) باب حفظ اللسان

۱۸۸۱- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرماتے تاکہ ”بندہ ایک بات زبان سے نکالتا اور اس کے متعلق سوچتا نہیں (کہ کتنی کفر اور بے ادبی کی بات ہے) جس کی وجہ سے وہ دوزخ کے گڑھے میں اتنی دور گر پڑتا ہے جتنا مشرق سے مغرب دور ہے۔“

۱۸۸۱- حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه، سَمِعَ
رَسُولَ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم ، يَقُولُ : ”إِنَّ الْعَبْدَ لَيَتَكَلَّمُ
بِالْكَلِمَةِ ، مَا يَتَيَّنُّ فِيهَا ، يَزِلُّ بِهَا فِي
النَّارِ ، أَبَعَدَ مِمَّا بَيْنَ الْمَشْرِقِ“.

أخرجه البخاري في : ۸۱- كتاب الرقاق : ۲۳- باب حفظ اللسان.

(۷) نیکی کا حکم دینے مگر خود نہ کرنے اور برائی

(۷) باب عقوبة من يأمر بالمعروف ولا يفعله

سے روکنے لیکن خود نہ رکنے کی سزا

وينهى عن المنكر ويفعله

۱۸۸۲- حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما سے کسی نے کہا کہ اگر آپ فلاں صاحب (حضرت عثمان رضی اللہ عنہ) کے یہاں جا کر ان سے گفتگو کریں تو اچھا ہے (تاکہ وہ یہ فساد بانے کی تدبیر کریں) انہوں نے کہا کیا تم لوگ یہ سمجھتے ہو کہ میں ان سے تم کو سنا کر (تمہارے سامنے ہی) بات کرتا ہوں، میں تمہاری بات میں ان سے گفتگو کرتا ہوں اس طرح کہ فساد کا دروازہ نہیں کھولتا۔ میں یہ بھی نہیں چاہتا کہ سب سے پہلے میں فساد کا دروازہ کھولوں اور میں رسول اللہ ﷺ سے ایک حدیث سننے کے بعد یہ بھی نہیں کہتا کہ جو شخص میرے اوپر سردار ہو وہ سب لوگوں میں بہتر ہے۔ لوگوں نے پوچھا کہ آپ نے آل حضور ﷺ سے جو حدیث سنی ہے وہ کیا ہے؟ حضرت اسامہ نے کہا کہ آنحضرت ﷺ کو میں نے یہ فرماتے ہوئے سنا تھا کہ قیامت کے دن ایک شخص کو لایا جائے گا اور جہنم میں ڈال دیا جائے گا۔ آگ میں اس کی آنتیں باہر نکل آئیں گی، اور وہ شخص اس طرح چکر لگانے لگے گا جیسے گدھا اپنی چکی پر گردش کیا کرتا ہے۔ جہنم میں ڈالے جانے والے اس کے قریب آ کر جمع ہو جائیں گے۔ اور اس سے کہیں گے، اے فلاں! آج یہ تمہاری کیا حالت ہے؟ کیا تم ہمیں اچھے کام کرنے کے لئے نہیں کہتے تھے، اور کیا تم بڑے کاموں سے ہمیں منع نہیں کیا کرتے تھے؟ وہ شخص کہے گا کہ ہاں، میں تمہیں تو اچھے کاموں کا حکم دیتا تھا لیکن خود نہیں کرتا تھا۔ بڑے کاموں سے تمہیں منع بھی کرتا تھا، لیکن خود کیا کرتا تھا۔

أخرجه البخاري في : ۵۹- كتاب بدء الخلق : ۱۰- باب صفة النار وأنها مخلوقة.

(۸) اپنے پوشیدہ گناہ ظاہر کر کے اپنی توہین

آپ کرنے کی ممانعت

۱۸۸۳- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا کہ میری تمام امت کو معاف کیا جائے گا

۱۸۸۲- حدیث أسامة بن زيد. قيل له : لَوِ اتَيْتَ فُلَانًا فَكَلَّمْتَهُ. قَالَ : إِنَّكُمْ لَتُرَوْنَ أَنِّي لَا أَكَلِمُهُ إِلَّا أَسْمِعُكُمْ. إِنِّي أَكَلِمُهُ فِي السَّرِّ ، دُونَ أَنْ أَفْتَحَ بَابًا لَا أَكُونُ أَوَّلَ مَنْ فَتَحَهُ. وَلَا أَقُولُ لِرَجُلٍ ، أَنْ كَانَ عَلَيَّ أَمِيرًا : أَنَّهُ خَيْرُ النَّاسِ ، بَعْدَ شَيْءٍ سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ. قَالُوا : وَمَا سَمِعْتُهُ يَقُولُ؟ قَالَ سَمِعْتُهُ يَقُولُ : «يُجَاءُ بِالرَّجُلِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ، فَيُلْقَى فِي النَّارِ ، فَتَنَدَلِقُ أَقْتَابُهُ فِي النَّارِ ، فَيَدُورُ كَمَا يَدُورُ الْجِمَارُ بِرَحَاهُ ، فَيَجْتَمِعُ أَهْلَ النَّارِ عَلَيْهِ ، فَيَقُولُونَ: أَيُّ فُلَانٍ! مَا شَأْنُكَ؟ أَلَيْسَ كُنْتَ تَأْمُرُنَا بِالْمَعْرُوفِ ، وَتَنْهَى عَنِ الْمُنْكَرِ؟ قَالَ : كُنْتُ أَمُرُكُمْ بِالْمَعْرُوفِ وَلَا آتِيهِ ، وَأَنْهَاكُمْ عَنِ الْمُنْكَرِ وَآتِيهِ».

۱۸۸۳- حدیث أبي هريرة رضي الله عنه، قال :

سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ : «كُلُّ أُمَّتِي

سوائے گناہوں کو کھلم کھلا کرنے والوں کے۔ اور گناہوں کو کھلم کھلا کرنے میں یہ بھی شامل ہے کہ ایک شخص رات کو کوئی (گناہ کا) کام کرے اور اس کے باوجود کہ اللہ نے اس کے گناہ کو چھپا دیا ہے۔ مگر صبح ہونے پر وہ کہنے لگے کہ ”اے فلاں میں نے کل رات فلاں فلاں برا کام کیا تھا۔“ رات گذر گئی تھی اور اس کے رب نے اس کا گناہ چھپائے رکھا، لیکن جب صبح ہوئی تو وہ خود اللہ کے پرے کو کھولنے لگا۔

۶۰۔ باب ستر المؤمن علی نفسه۔

(۹) چھینکنے والے کا جواب اور جماہی کی کراہت

۱۸۸۴۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس دو اصحاب کو چھینک آئی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک کا جواب یہ حکم اللہ (اللہ تم پر رحم کرے) سے دیا اور دوسرے کا نہیں دیا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی وجہ پوچھی گئی تو فرمایا کہ اس نے الحمد للہ کہا تھا (اس لئے اس کا جواب دیا) اور دوسرے نے الحمد للہ نہیں کہا تھا۔

أخرجه البخاري في : ۷۸ - كتاب الأدب : ۱۲۳ - باب الحمد للعاطس.

۱۸۸۵۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جمالی شیطان کی طرف سے ہے۔ پس جب کسی کو جمالی آئے تو جہاں تک ہو سکے اسے روکے۔

أخرجه البخاري في : ۵۹ - كتاب بدء الخلق : ۱۱ - باب صفة إبليس وجنوده.

(۱۱) چوہے کے مسخ شدہ ہونے کا بیان

۱۸۸۶۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، بنی اسرائیل میں کچھ لوگ غائب ہو گئے۔ (ان کی صورتیں مسخ ہو گئیں) میرا تو یہ خیال ہے کہ انہیں چوہے کی صورت میں مسخ کر دیا گیا۔ کیونکہ چوہوں کے سامنے جب

مُعَافِي ، إِلَّا الْمُجَاهِرِينَ . وَإِنَّ مِنَ الْمَجَانَةِ أَنْ يَعْمَلَ الرَّجُلُ بِاللَّيْلِ عَمَلًا ، ثُمَّ يُصْبِحُ ، وَقَدْ سَتَرَهُ اللَّهُ ، فَيَقُولُ : يَا فَلَانُ ! عَمِلْتُ الْبَارِحَةَ كَذَا وَكَذَا وَقَدْ بَاتَ يَسْتُرُهُ رَبُّهُ ، وَيُصْبِحُ يَكْشِفُ سِتْرًا اللَّهُ عَنْهُ .

أخرجه البخاري في : ۷۸ - كتاب الأدب :

(۹) باب تسميت العاطس وكراهة التثاؤب

۱۸۸۴۔ حدیث انس بن مالک رضی اللہ عنہ . قَالَ : عَطَسَ رَجُلَانِ عِنْدَ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم ، فَشَمَّتْ أَحَدَهُمَا ، وَلَمْ يُشَمِّتِ الْآخَرَ . فَقِيلَ لَهُ ، فَقَالَ : «هَذَا حَمْدُ اللَّهِ ، وَهَذَا لَمْ يَحْمَدِ اللَّهَ» .

أخرجه البخاري في : ۷۸ - كتاب الأدب :

۱۸۸۵۔ حدیث ابي هريرة رضی اللہ عنہ ، عَنْ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ : «التثاؤبُ مِنَ الشَّيْطَانِ ، فَإِذَا تَنَاءَبَ أَحَدُكُمْ فَلْيَزِدْهُ مَا اسْتَطَاعَ» .

أخرجه البخاري في : ۵۹ - كتاب بدء الخلق :

(۱۱) باب في الفأر وأنه مسخ

۱۸۸۶۔ حدیث ابي هريرة رضی اللہ عنہ ، عَنْ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ : «فَقِدْتُ أُمَّةً مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ لَا يُدْرِي مَا فَعَلْتُ ، وَإِنِّي لَا أَرَاهَا

إِلَّا الْفَارَ . إِذَا وُضِعَ لَهَا أَلْبَانُ الْإِبِلِ لَمْ تَشْرَبْ ؛ وَإِذَا وُضِعَ لَهَا أَلْبَانُ الشَّاءِ شَرِبَتْ» فَحَدَّثْتُ كَعْبًا فَقَالَ : أَنْتَ سَمِعْتَ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُهُ؟ قُلْتُ : نَعَمْ . قَالَ لِي مِرَارًا . فَقُلْتُ : أَفَأَقْرَأُ التَّوْرَةَ؟

اونٹ کا دودھ رکھا جاتا ہے تو وہ اسے نہیں پیتے (کیونکہ بنی اسرائیل کے دین میں اونٹ کا گوشت حرام تھا) اور اگر بکری کا دودھ رکھا جائے تو پی جاتے ہیں۔ پھر میں نے یہ حدیث کعب احبار سے بیان کی تو انہوں نے (حیرت سے) پوچھا، کیا واقعی آپ نے رسول اللہ ﷺ سے یہ حدیث سنی ہے؟ کئی مرتبہ انہوں نے یہ سوال کیا۔ اس پر میں نے کہا (کہ آنحضرت ﷺ سے نہیں سنی تو پھر کس سے) کیا میں توراہ پڑھا کرتا ہوں؟ (کہ اس سے نقل کر کے بیان کرتا ہوں)

أخرجه البخاري في : ۵۹ - كتاب بدء الخلق : ۱۵ - باب خير مال المسلم غنم يتبع بها شعف الجبال.

(۱۲) مومن ایک سوراخ سے دو مرتبہ نہیں

(۱۲) باب لا يلدغ المؤمن من جحر مرتين

دُسا جاتا

۱۸۸۷ - حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا مومن کو ایک سوراخ سے دوبارہ ڈنک نہیں لگ سکتا۔

۱۸۸۷ - حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ ، أَنَّهُ قَالَ : «لَا يُلْدَغُ الْمُؤْمِنُ مِنْ جُحْرٍ وَاحِدٍ مَرَّتَيْنِ» .

أخرجه البخاري في : ۷۸ - كتاب الأدب : ۸۳ - باب لا يلدغ المؤمن من جحر مرتين.

(۱۳) اتنی زیادہ تعریف کرنا کہ دوسرا کسی غلط

(۱۴) باب النهي عن المدح إذا كان فيه

فہمی میں مبتلا ہو جائے، منع ہے

إفراط وخيف منه فتنة الممدوح

۱۸۸۸ - حضرت ابی بکرہ رضی اللہ عنہ نے روایت کیا کہ ایک شخص نے رسول کریم ﷺ کے سامنے دوسرے شخص کی تعریف کی، تو آپ نے فرمایا افسوس! تو نے اپنے ساتھی کی گردن کٹ ڈالی، تو نے اپنے ساتھی کی گردن کٹ ڈالی، کئی مرتبہ (آپ نے اسی طرح فرمایا) پھر فرمایا کہ اگر کسی کے لئے اپنے کسی بھائی کی تعریف کرنی ضروری ہو جائے تو یوں کہے کہ میں فلاں شخص کو ایسا سمجھتا ہوں، آگے اللہ خوب جانتا ہے، میں اللہ کے

۱۸۸۸ - حَدِيثُ أَبِي بَكْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ : أَتَى رَجُلٌ عَلَى رَجُلٍ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ ، فَقَالَ : «وَيْلَكَ! قَطَعْتَ عُنُقَ صَاحِبِكَ ، قَطَعْتَ عُنُقَ صَاحِبِكَ» مِرَارًا . ثُمَّ قَالَ : «مَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَادِحًا أَحَاهُ ، لَا مُحَالَةَ ، فَلْيَقُلْ أَحْسِبُ فَلَانًا وَاللَّهِ حَسْبِيهِ . وَلَا

۱۸۸۶ - اس میں اختلاف ہے کہ مسوح لوگوں کی نسل رہتی ہے یا نہیں۔ جمہور کے نزدیک نہیں رہتی اور باب کی حدیث کو اس پر محمول کیا گیا ہے کہ اس وقت تک آپ پر دینی نہ آئی ہوگی۔ اسی لئے آپ نے گمان کے طور پر فرمایا۔ (وحیدی)

أَزْكِي عَلَى اللَّهِ أَحَدًا. أَحْسَبُهُ كَذَا وَكَذَا. إن كَانَ يَعْلَمُ ذَلِكَ مِنْهُ».

سامنے کسی کو بے عیب نہیں کہہ سکتا۔ میں سمجھتا ہوں وہ ایسے ایسے ہے اگر اس کا حال جانتا ہو۔

أخرجه البخاري في : ۵۲ - كتاب الشهادات : ۱۶ - باب إذا زكى رجل رجلاً كفاه.

۱۸۸۹ - حديث أبي موسى رضي الله عنه ، قَالَ : سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ ، رَجُلًا يُثْنِي عَلَى رَجُلٍ وَيُطْرِبُهُ فِي مَدْحِهِ فَقَالَ : «أَهْلَكْتُمْ (أَوْ قَطَعْتُمْ) ظَهْرَ الرَّجُلِ».

۱۸۸۹ - حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول کریم ﷺ نے سنا کہ ایک شخص دوسرے کی تعریف کر رہا تھا اور مبالغہ سے کلام لے رہا تھا۔ تو فرمایا کہ تم لوگوں نے اس شخص کو ہلاک کر دیا یا اس کی پشت توڑ دی۔

أخرجه البخاري في : ۵۲ - كتاب الشهادات : ۱۷ - باب ما يكره من الإطناب في المدح وليقل ما يعلم.

(۱۵) بڑے کو اولیت دینے کا بیان

(۱۵) باب مناوله الأكبر

۱۸۹۰ - حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا کہ میں نے دیکھا کہ (خواب میں) مسواک کر رہا ہوں۔ تو میرے پاس دو آدمی آئے ایک ان میں سے دوسرے سے بڑا تھا، تو میں نے چھوٹے کو مسواک دے دی پھر مجھ سے کہا گیا کہ بڑے کو دو۔ تب میں نے ان میں سے بڑے کو دی۔

۱۸۹۰ - حَدِيثُ ابْنِ عُمَرَ . أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ ، قَالَ : «أَرَانِي أَتَسَوَّكُ بِسِوَاكَ . فَجَاءَنِي رَجُلَانِ . أَحَدُهُمَا أَكْبَرُ مِنَ الْآخَرِ . فَنَأَوْتُ السَّوَّكَ الْأَصْغَرَ مِنْهُمَا . فَقِيلَ لِي : كَبِّرْ . فَدَفَعْتُهُ إِلَى الْأَكْبَرِ مِنْهُمَا».

أخرجه البخاري في : ۴ - كتاب الوضوء : ۷۴ - باب دفع السواك إلى الأكبر.

(۱۶) سوچ سمجھ کر بات کہنا اور علم کو لکھنا

(۱۶) باب الثبت في الحديث وحكم كتابة العلم

العلم

۱۸۹۱ - حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ اس قدر ٹھہر ٹھہر کر باتیں کرتے کہ اگر کوئی شخص آپ کے الفاظ گننا چاہتا تو گن سکتا تھا۔

۱۸۹۱ - حَدِيثُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يُحَدِّثُ حَدِيثًا ، لَوْ عَدَّهُ الْعَادُّ لَأَحْصَاهُ .

أخرجه البخاري في : ۶۱ - كتاب المناقب : ۲۳ - باب صفة النبي ﷺ.

(۱۹) رسول اللہ ﷺ کا سفر ہجرت

۱۸۹۲- حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ حضرت ابو بکرؓ میرے والد کے پاس ان کے گھر آئے اور ان سے ایک پالان خریدا، پھر انہوں نے میرے والد سے کہا کہ اپنے بیٹے کے ذریعہ اسے میرے ساتھ بھیج دیں۔ حضرت براء بن عازب نے بیان کیا چنانچہ میں اس کجاوے کو اٹھا کر آپ کے ساتھ چلا۔ اور میرے والد اس کی قیمت کے روپے پر رکھوانے لگے، میرے والد نے ان سے پوچھا اے ابو بکر! مجھے وہ واقعہ سنائیں جب آپ نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ غار ثور سے ہجرت کی تھی تو آپ دونوں نے وہ وقت کیسے گزارا تھا؟ اس پر حضرت ابو بکر نے بیان کیا کہ رات بھر تو ہم چلتے رہے اور دوسرے دن صبح کو بھی لیکن جب دوپہر کا وقت ہوا اور راستہ بالکل سنسان پڑ گیا کہ کوئی بھی آدمی گزرتا ہوا دکھائی نہیں دیتا تھا تو ہمیں ایک لمبی چٹان دکھائی دی، اس کے سائے میں دھوپ نہیں تھی۔ ہم وہاں اتر گئے اور میں نے خود نبی کریم ﷺ کے لئے ایک جگہ اپنے ہاتھ سے ٹھیک کر دی اور ایک چادر وہاں بچھادی، پھر میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ یہاں آرام فرمائیں میں نگرانی کروں گا۔ آنحضرت ﷺ سو گئے اور میں چاروں طرف حالات دیکھنے کے لئے نکلا۔ اتفاق سے مجھے ایک چرواہا ملا۔ وہ بھی اپنی بکریوں کے ریوڑ کو اسی چٹان کے سائے میں لانا چاہتا تھا جس کے نیچے ہم نے پرانا چھلکا میں نے اس سے پوچھا کہ تو کس قبیلے سے ہے؟ اس نے بتایا کہ مذینہ یا (راوی نے کہا کہ) مکہ کے فلاں شخص سے۔ میں نے اس سے پوچھا کہ کیا تیری بکریوں سے دودھ مل سکتا ہے؟ اس نے کہا کہ ہاں۔ میں نے پوچھا کیا ہمارے لئے تو دودھ نکال سکتا ہے؟ اس نے کہا کہ ہاں۔ چنانچہ وہ ایک بکری نکال کے لایا۔ میں نے اس سے کہا کہ پہلے تھن کو مٹی، بیل اور دوسری گندگیوں سے صاف کر لے۔ (راوی نے کہا کہ میری نے

(۱۹) باب فی حدیث الحجرة

۱۸۹۲- حدیث اَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ. عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ : جَاءَ أَبُو بَكْرٍ ، إِلَى أَبِي فِي مَنْزِلِهِ . فَاشْتَرَى مِنْهُ رَحْلًا فَقَالَ لِعَازِبٍ : اِبْعَثْ ابْنَكَ يَحْمِلُهُ مَعِي . قَالَ : فَحَمَلْتُهُ مَعَهُ وَخَرَجَ أَبِي يَنْتَقِدُ ثَمَنَهُ . فَقَالَ لَهُ أَبِي : يَا أَبَا بَكْرٍ ! حَدَّثَنِي كَيْفَ صَنَعْتُمَا حِينَ سَرَّيْتَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ . قَالَ : نَعَمْ . أُسْرَيْنَا لَيْلَتَنَا ، وَمِنَ الْغَدِ ، حَتَّى قَامَ قَائِمُ الظُّهْرِ وَحَلَا الطَّرِيقُ ، لَا يَمُرُّ فِيهِ أَحَدٌ . فَرُفِعَتْ لَنَا صَخْرَةٌ طَوِيلَةٌ ، لَهَا ظِلٌّ ، لَمْ تَأْتِ عَلَيْهِ الشَّمْسُ . فَزَلْنَا عِنْدَهُ ، وَسَوَّيْتُ لِلنَّبِيِّ ﷺ مَكَانًا بِيَدِي يَنَامُ عَلَيْهِ . وَبَسَطْتُ فِيهِ فُرُوعًا . وَقُلْتُ : نَمْ يَا رَسُولَ اللَّهِ ! وَأَنَا أَنْفُضُ لَكَ مَا حَوْلَكَ ، فَنَامَ . وَخَرَجْتُ أَنْفُضُ مَا حَوْلَهُ ، فَإِذَا أَنَا بِرَاعٍ مُقْبِلٍ بَعْنَمِهِ إِلَى الصَّخْرَةِ ، يُرِيدُ مِنْهَا مِثْلَ الَّذِي أَرَدْنَا . فَقُلْتُ : لِمَنْ أَنْتَ يَا عَلَامٌ ؟ فَقَالَ : لِرَجُلٍ مِنْ أَهْلِ الْمَدِينَةِ (أَوْ مَكَّةَ) . قُلْتُ : أَفِي غَنَمِكَ لَبَنٌ ؟ قَالَ : نَعَمْ . قُلْتُ : أَفَتَحْلُبُ ؟ قَالَ : نَعَمْ . فَأَخَذَ شَاةً . فَقُلْتُ : أَنْفُضِ الضَّرْعَ مِنَ التُّرَابِ وَالشَّعْرِ وَالْقَذَى .

۵۴ - کتاب التفسیر

۵۳ - قرآن حکیم کی چند آیتوں کی تفسیر

۱۸۹۳- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، بنی اسرائیل کو حکم ہوا تھا کہ بیت المقدس میں سجدہ و رکوع کرتے ہوئے داخل ہوں اور یہ کہتے ہوئے کہ یا اللہ ہم کو بخش دے۔ لیکن انہوں نے اس کا انکار کیا اور اپنے چوتڑوں کے بل گھسٹتے ہوئے داخل ہوئے اور یہ کہتے ہوئے ”جنتہ فی شجرة“ (یعنی بایوں میں دانے خوب ہوں) داخل ہوئے۔

۱۸۹۳- حدیثِ اَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم : «قِيلَ لِبَنِي إِسْرَائِيلَ : ادْخُلُوا الْبَابَ سُجَّدًا ، وَقُولُوا حِطَّةً ، فَبَدَّلُوا . فَدَخَلُوا يَزْحَفُونَ عَلَى أَسْتَاهِمِهِمْ ، وَقَالُوا : حَبَّةٌ فِي شَجَرَةٍ» .

أخرجه البخاري في : ۶۰ - كتاب الأنبياء : ۲۸ - باب حدثني إسحاق بن نصر .

۱۸۹۴- حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ اللہ تعالیٰ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر پے در پے وحی اتارنا اور آپ کی وفات کے قریبی زمانہ میں تو بہت وحی اتری۔ پھر اس کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہو گئی۔

۱۸۹۴- حدیثِ اَنْسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ ، اَنَّ اللَّهَ تَعَالَى تَابَعَ عَلَيَّ رَسُولِهِ ، قَبْلَ وَفَاتِهِ حَتَّى تَوَفَّاهُ أَكْثَرَ مَا كَانَ الْوَحْيُ . ثُمَّ تُوَفِّي رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم ، بَعْدُ .

أخرجه البخاري في : ۶۶ - كتاب فضائل القرآن : ۱ - باب كيف نزول الوحي .

۱۸۹۵- ایک دفعہ ایک یہودی نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کہا اے امیر المؤمنین! آپ کی کتاب (قرآن) میں ایک آیت ہے جسے آپ پڑھتے ہیں، اگر وہ ہم یہودیوں پر نازل ہوتی تو ہم اس (کے نزول کے) دن کو یوم عید بنا لیتے۔ آپ نے پوچھا وہ کون سی آیت ہے؟ اس نے جواب دیا (یہ آیت کہ) ”آج میں نے تمہارے دین کو مکمل کر دیا۔ اور اپنی نعمت تم پر تمام کر دی اور تمہارے لئے دین اسلام پسند کیا“ (المائدہ: ۳)

۱۸۹۵- حدیثِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ : اَنَّ رَجُلًا مِّنَ الْيَهُودِ قَالَ لَهُ : يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ ! آيَةٌ فِي كِتَابِكُمْ تَقْرَعُونَهَا ، لَوْ عَلَيْنَا ، مَعَشَرَ الْيَهُودِ ! نَزَلَتْ ، لَاتَّخَذْنَا ذَلِكَ الْيَوْمَ عِيدًا . قَالَ : أَيُّ آيَةٍ؟ قَالَ - «الْيَوْمَ أَكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ وَأَتَمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِي وَرَضِيْتُ لَكُمْ الْإِسْلَامَ دِينًا» - قَالَ عُمَرُ : قَدْ عَرَفْنَا ذَلِكَ الْيَوْمَ : وَالْمَكَانَ الَّذِي نَزَلَتْ فِيهِ عَلَى النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ہم اس دن اور اس مقام کو (خوب) جانتے ہیں جب یہ آیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوئی (اس وقت) آپ صلی اللہ علیہ وسلم عرفات میں جمعہ کے دن کھڑے ہوئے تھے۔

وَهُوَ قَائِمٌ بِعَرَفَةَ ، يَوْمَ جُمُعَةٍ .

أخرجه البخاري في : ۲ - كتاب الإيمان : ۳۳ - باب زيادة الإيمان ونقصانه .

۱۸۹۶- عروہ بن زبیر نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں پوچھا ”اگر تم کو یتیموں میں انصاف نہ کرنے کا ڈر ہو تو جو عورتیں پسند آئیں دو دو تین تین چار چار نکاح میں لاؤ“ (نساء : ۳) حضرت عائشہ نے کہا میرے بھانجے یہ آیت اس یتیم لڑکی کے بارے میں ہے جو اپنے ولی (محافظ رشتہ دار جیسے چچا بھائی، پھوپھی زاد یا ماموں زاد بھائی) کی پرورش میں ہو۔ اور ترکے کے مال میں اس کی ساجھی ہو اور وہ اس کی مالداری اور خوبصورتی پر فریفتہ ہو کر اس سے نکاح کر لینا چاہے لیکن پورا امر انصاف سے جتنا اس کو اور جگہ ملتا وہ نہ دے، تو اسے اس سے منع کر دیا گیا کہ ایسی یتیم لڑکیوں سے نکاح کرے البتہ اگر ان کے ساتھ ان کے ولی انصاف کر سکیں اور ان کی حسب حیثیت بہتر سے بہتر طرز عمل مر کے بارے میں اختیار کریں (تو اس صورت میں نکاح کرنے کی اجازت ہے) اور ان سے یہ بھی کہہ دیا گیا کہ ان کے سوا جو بھی عورتیں انہیں پسند ہوں ان سے وہ نکاح کر سکتے ہیں۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا۔ پھر لوگوں نے اس آیت کے نازل ہونے کے بعد (ایسی لڑکیوں سے نکاح کی اجازت کے بارے میں) مسئلہ پوچھا۔ تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی ”تجھ سے عورتوں کے بارے میں حکم دریافت کرتے ہیں تو کہہ دے کہ خود اللہ ان کے بارے میں حکم دے رہا ہے اور قرآن کی وہ آیتیں جو تم پر ان یتیم لڑکیوں کے بارے میں پڑھی جاتی ہیں جنہیں ان کا مقرر حق تم نہیں دیتے اور انہیں نکاح میں لانے کی رغبت رکھتے ہو اور کمزور بچوں کے بارے

۱۸۹۶- حدیث عائشہ رضی اللہ عنہا، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ ، أَنَّهُ سَأَلَ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا عَنْ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى - ﴿وَإِنْ حِفْتُمْ﴾ . . . إِلَى ﴿وَرُبَاعٍ﴾ - فَقَالَتْ : يَا ابْنَ أُخْتِي ! هِيَ الْيَتِيمَةُ تَكُونُ فِي حَجَرٍ وَلَيْهَا ، تُشَارِكُهُ فِي مَالِهِ ، فَيَعْجِبُهُ مَالُهَا وَجَمَالُهَا . فَيُرِيدُ وَلَيْهَا أَنْ يَتَزَوَّجَهَا بِغَيْرِ أَنْ يُقْسِطَ فِي صَدَاقِهَا ، فَيُعْطِيهَا مِثْلَ مَا يُعْطِيهَا غَيْرُهُ . فَهِيَ أَنْ يَنْكِحُوهُنَّ إِلَّا أَنْ يُقْسِطُوا لَهُنَّ ، وَيَبْلُغُوا بَهَنَ أَعْلَى سُنْتِهِنَّ مِنَ الصَّدَاقِ ، وَأَمْرُوا أَنْ يَنْكِحُوا مَا طَابَ لَهُمْ مِنَ النِّسَاءِ سِوَاهُنَّ .

قَالَتْ عَائِشَةُ : ثُمَّ إِنَّ النَّاسَ اسْتَفْتَوْا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ ، بَعْدَ هَذِهِ الْآيَةِ . فَأَنْزَلَ اللَّهُ - ﴿وَيَسْتَفْتُونَكَ فِي النِّسَاءِ﴾ . . . إِلَى قَوْلِهِ - ﴿وَتَرْغَبُونَ أَنْ تَنْكِحُوهُنَّ﴾ - . وَالَّذِي ذَكَرَ اللَّهُ أَنَّهُ يُتْلَى عَلَيْكُمْ فِي الْكِتَابِ ، الْآيَةُ الْأُولَى الَّتِي قَالَ فِيهَا -

۱۸۹۵- حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے جواب کا مطلب یہ تھا کہ جمعہ اور عرفہ کا دن ہمارے ہاں عید ہی مانا جاتا ہے۔ اس لیے ہم بھی اس مبارک دن

میں اس آیت کے نزول پر اپنی خوشی کا اظہار کرتے ہیں۔ (راز)

میں اور اس بارے میں کہ یتیموں کی کارگزاری انصاف کے ساتھ کرو، تم جو نیک کام کرو بے شبہ اللہ اسے پوری طرح جاننے والا ہے۔ (نساء: ۱۳۷)

یہ جو اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ ”قرآن کی وہ آیتیں جو تم پر پڑھی جاتی ہیں“ اس سے مراد پہلی آیت ہے یعنی ”اگر تم کو یتیموں میں انصاف نہ ہو سکتے کا ڈر ہو تو دوسری عورتیں جو بھلی لگیں ان سے نکاح کر لو۔“ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا یہ جو اللہ نے دوسری آیت میں فرمایا ”اور تم انہیں اپنے نکاح میں لانے کی رغبت رکھتے ہو“ اس سے یہ غرض ہے کہ جو یتیم لڑکی تمہاری پرورش میں ہو اور مل اور جمل کم رکھتی ہو اس سے تو تم نفرت کرتے ہو اس لئے جس یتیم لڑکی کے مل اور جمل میں تم کو رغبت ہو اس سے بھی نکاح نہ کرو مگر اس صورت میں جب انصاف کے ساتھ ان کا پورا امر دینا کرو۔

أخرجه البخاري في : ٤٧ - كتاب الشركة : ٧ - باب شركة اليتيم وأهل الميراث.

۱۸۹۷- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ ”جو شخص مالدار ہو وہ (اپنی زیر پرورش یتیم کا مال ہضم کرنے سے) اپنے کو بچائے۔ اور فقیر ہو وہ نیک نیتی کے ساتھ اس میں سے کھالے۔“ (نساء: ۶) یہ آیت یتیموں کے ان سرپرستوں کے متعلق نازل ہوئی تھی جو ان کی اور ان کے مال کی نگرانی اور دیکھ بھل کرتے ہوں کہ اگر وہ فقیر ہیں تو (اس خدمت کے عوض) نیک نیتی کے ساتھ اس میں سے کھا سکتے ہیں۔

﴿وَإِنْ خِفْتُمْ أَنْ لَا تُقْسِطُوا فِي الْيَتَامَىٰ فَانكِحُوا مَا طَابَ لَكُمْ مِنَ النِّسَاءِ﴾ -

قَالَتْ عَائِشَةُ : وَقَوْلُ اللَّهِ فِي الْآيَةِ الْأُخْرَى - ﴿وَتَرْغَبُونَ أَنْ تَنْكِحُوهُنَّ﴾ -
يَعْنِي هِيَ رَغْبَةُ أَحَدِكُمْ لِيَتِيمَتِهِ الَّتِي تَكُونُ فِي حَجَرِهِ ، حِينَ تَكُونُ قَلِيلَةَ الْمَالِ وَالْحِمَالِ . فَهُوَ أَنْ يَنْكِحُوا مَا رَغِبُوا فِي مَالِهَا وَحِمَالِهَا مِنْ يَتَامَى النِّسَاءِ ، إِلَّا بِالْقِسْطِ ، مِنْ أَجْلِ رَغْبَتِهِمْ عَنْهُنَّ .

١٨٩٧ - حَدِيثُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا،
قَالَتْ : - ﴿وَمَنْ كَانَ غَنِيًّا فَلْيَسْتَعْفِفْ
وَمَنْ كَانَ فَقِيرًا فَلْيَأْكُلْ بِالْمَعْرُوفِ﴾ -
أُنزِلَتْ فِي وَالِي الْيَتِيمِ الَّذِي يُقِيمُ عَلَيْهِ ،
وَيُصْلِحُ فِي مَالِهِ ، إِنْ كَانَ فَقِيرًا أَكَلَ مِنْهُ
بِالْمَعْرُوفِ .

أخرجه البخاري في : ٣٤ - كتاب البيوع : ٩٥ - باب من أجرى أمر الأنصار على ما

يتعارفون بينهم.

۱۸۹۸- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے (قرآن مجید کی آیت) ”اگر کوئی عورت اپنے شوہر کی طرف سے نفرت یا اس کے منہ پھیرنے کا خوف رکھتی ہو“ (النساء: ۱۳۸) کے بارے

١٨٩٨ - حَدِيثُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا،
﴿وَإِنْ امْرَأَةٌ خَافَتْ مِنْ بَعْلِهَا نُشُوزًا أَوْ
إِعْرَاضًا﴾ - قَالَتْ : الرَّجُلُ تَكُونُ عِنْدَهُ

میں فرمایا کہ کسی شخص کی بیوی ہے، لیکن شوہر اس کے پاس زیادہ آتا جاتا نہیں بلکہ اسے جدا کرنا چاہتا ہے۔ اس پر اس کی بیوی کہتی ہے کہ میں اپنا حق تم سے معاف کرتی ہوں۔ اسی بارے میں یہ آیت نازل ہوئی۔

الْمَرَأَةُ لَيْسَ بِمُسْتَكْبِرٍ مِنْهَا ، يُرِيدُ أَنْ يُفَارِقَهَا . فَيَقُولُ : أَجْعَلُكَ مِنْ شَأْنِي فِي حِلٍّ . فَزَكَتْ هَذِهِ الْآيَةُ فِي ذَلِكَ .

أخرجه البخاري في : ٤٦ - كتاب المظالم : ١١ - باب إذا حللته من ظلمه فلا رجوع منه .

۱۸۹۹- حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ علماء کوفہ کا ایک آیت کے بارے میں اختلاف ہو گیا تھا۔ چنانچہ میں حضرت ابن عباسؓ کی خدمت میں اس کے لئے سفر کر کے گیا۔ اور ان سے اس کے متعلق پوچھا۔ انہوں نے فرمایا کہ یہ آیت ”اور جو کوئی کسی مسلمان کو قتل کرے اس کی سزا دوزخ ہے“ (النساء: ۹۳) نازل ہوئی اور اس باب کی یہ سب سے آخری آیت ہے۔ اسے کسی دوسری آیت نے منسوخ نہیں کیا ہے۔

۱۸۹۹- حدیث ابن عباس . عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، قَالَ : آيَةٌ اِخْتَلَفَ فِيهَا أَهْلُ الْكُوفَةِ . فَرَحَلْتُ فِيهَا إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ ، فَسَأَلْتُهُ عَنْهَا . فَقَالَ : نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ - ﴿وَمَنْ يَقْتُلْ مُؤْمِنًا مُتَعَمَّدًا فَجَزَاؤُهُ جَهَنَّمُ﴾ - هِيَ آخِرُ مَا نَزَلَ ، وَمَا نَسَخَهَا

شَيْءٌ . أخرجه البخاري في : ٦٥ - كتاب التفسير : ٤ - سورة النساء : ١٦ - باب ومن يقتل مؤمنًا معتمدًا فجزاؤه جهنم .

۱۹۰۰- حضرت عبدالرحمن بن ابزی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ حضرت ابن عباسؓ سے آیت ”اور جو کوئی کسی مومن کو جان کر قتل کرے۔ اس کی سزا جہنم ہے“ (النساء: ۹۳) اور سورہ فرقان کی آیت ”اور جس انسان کی جان مارنے کو اللہ نے حرام قرار دیا ہے، اسے قتل نہیں کرتے مگر ہاں حق کے ساتھ۔۔۔“ (الفرقان: ۶۸-۷۰) کے متعلق پوچھا تو انہوں نے فرمایا جب یہ آیت نازل ہوئی تو اہل مکہ نے کہا کہ پھر تو ہم نے اللہ کے ساتھ شریک بھی ٹھہرایا ہے اور ناحق ایسے قتل بھی کئے ہیں جنہیں اللہ نے حرام قرار دیا تھا اور ہم نے بدکاریوں کا بھی ارتکاب کیا ہے۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی ”مگر ہاں جو توبہ کرے اور ایمان لائے اور نیک کام کرتا رہے

۱۹۰۰- حدیث ابن عباس . قَالَ ابْنُ أَبِي زَيْدٍ : سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ عَنْ قَوْلِهِ تَعَالَى - ﴿وَمَنْ يَقْتُلْ مُؤْمِنًا مُتَعَمَّدًا فَجَزَاؤُهُ جَهَنَّمُ﴾ - قَوْلُهُ - ﴿وَلَا يَقْتُلُونَ النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللَّهُ إِلَّا بِالْحَقِّ﴾ . حَتَّى بَلَغَ - ﴿إِلَّا مَنْ تَابَ﴾ - فَسَأَلْتُهُ ، فَقَالَ : لَمَّا نَزَلَتْ قَالَ أَهْلُ مَكَّةَ : فَقَدْ عَدَلْنَا بِاللَّهِ وَقَتَلْنَا النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللَّهُ إِلَّا بِالْحَقِّ ، وَأَتَيْنَا الْفَوَاحِشَ . فَأَنْزَلَ اللَّهُ - ﴿إِلَّا مَنْ تَابَ

۱۸۹۹- بلاوجہ کسی بھی انسان کا خون ناحق بہت بڑا گناہ ہے۔ قرآن مجید نے ایسے قاتلوں کو پوری نوع انسانی کا قاتل قرار دیا ہے۔ پھر اگر یہ خون ناحق کسی مومن و مسلمان کا ہے تو اس قاتل کو قرآن مجید نے ابدی دوزخی قرار دیا ہے۔ (راز)

وَأَمَّنَ وَعَمِلَ عَمَلًا صَالِحًا... إِلَى قَوْلِهِ . . . ایسے لوگوں کے گناہوں کو اللہ تعالیٰ نیکیوں میں بدل دیتا ہے
 ﴿عَفُورًا رَحِيمًا﴾ ۔ اللہ بہت بخشنے والا بڑا ہی مہربان ہے (الفرقان: ۷۰)

أخرجه البخاري في : ۶۵ - كتاب التفسير : ۲۵ - سورة الفرقان : ۳ - باب يضاعف له
 العذاب يوم القيامة.

۱۹۰۱ - حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے آیت ”اور جو تمہیں سلام کرتا ہو اسے یہ مت کہہ دیا کرو تو تو مومن ہی نہیں ہے“ (النساء: ۱۷۶) کے بارے میں فرمایا کہ ایک صاحب (مرد اس نامی) اپنی بکریاں چرا رہے تھے، ایک مہم پر جاتے ہوئے کچھ مسلمان انہیں ملے تو انہوں نے کہا ”السلام علیکم“ لیکن مسلمانوں نے بہانہ خور جان کر انہیں قتل کر دیا۔ اور ان کی بکریوں پر قبضہ کر لیا۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی تھی آخر آیت ”عوض الحیوة الدنیا“ سے اشارہ ان بکریوں کی طرف تھا۔

۱۹۰۱ - حَدِيثُ ابْنِ عَبَّاسٍ ﴿وَلَا تَقُولُوا لِمَنْ أَلْقَى إِلَيْكُمُ السَّلَامَ لَسْتَ مُؤْمِنًا﴾ - قَالَ : كَانَ رَجُلٌ فِي غَنِيمَةٍ لَهُ ، فَلَحِقَهُ الْمُسْلِمُونَ ، فَقَالَ : السَّلَامُ عَلَيْكُمْ . فَقَتَلُوهُ وَأَخَذُوا غَنِيمَتَهُ : فَأَنْزَلَ اللَّهُ فِي ذَلِكَ ، إِلَى قَوْلِهِ - ﴿عَرَضَ الْحَيَاةَ الدُّنْيَا﴾ - تِلْكَ الْغَنِيمَةُ.

أخرجه البخاري في : ۶۵ - كتاب التفسير : ۴ - سورة النساء : ۱۷ - باب ولا تقولوا

لمنلقى إليكم السلام لست مؤمناً.

۱۹۰۲ - حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہما نے کہا کہ یہ آیت ہمارے بارے میں نازل ہوئی۔ انصار جب حج کے لئے آئے تو (احرام کے بعد) گھروں میں دروازوں سے نہیں جاتے بلکہ دیواروں سے کود کر (گھر کے اندر) داخل ہوا کرتے تھے پھر (اسلام لانے کے بعد) ایک انصاری شخص آیا اور دروازے سے گھر میں داخل ہو گیا اس پر لوگوں نے لعنت ملاحت کی تو یہ وحی نازل ہوئی کہ ”یہ کوئی نیکی نہیں ہے کہ گھروں میں پیچھے سے (دیواروں پر چڑھ کر) آؤ بلکہ نیک وہ شخص ہے جو تقویٰ اختیار کرے اور گھروں میں ان کے دروازوں سے آیا کرو۔“ (البقرہ: ۱۸۹)

۱۹۰۲ - حَدِيثُ الْبَرَاءِ ؓ ، قَالَ : نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ فِينَا . كَانَتْ الْأَنْصَارُ ، إِذَا حَجُّوا فَجَاءُوا ، لَمْ يَدْخُلُوا مِنْ قِبَلِ أَبْوَابِ بُيُوتِهِمْ ، وَلَكِنْ مِنْ ظُهُورِهَا . فَجَاءَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ فَدَخَلَ مِنْ قِبَلِ بَابِهِ ، فَكَانَهُ غَيْرَ بِذَلِكَ ، فَنَزَلَتْ - ﴿وَلَيْسَ الْبِرُّ بِأَنْ تَأْتُوا الْبُيُوتَ مِنْ ظُهُورِهَا وَلَكِنَّ الْبِرَّ مَنْ اتَّقَى وَأَتَا الْبُيُوتَ مِنْ أَبْوَابِهَا﴾ - .

أخرجه البخاري في : ۲۶ - كتاب العمرة : ۱۸ - باب قول الله تعالى - ﴿وَأَتُوا الْبُيُوتَ

من أبوابها﴾ - .

رسول اللہ ﷺ کے منبر پر خطبہ دیتے ہوئے کہا جب شراب کی حرمت کا حکم ہوا تو وہ پانچ چیزوں سے بنتی تھی انگور، کھجور، گیہوں، جو اور شد سے۔ اور ”خمر“ (شراب) وہ ہے جو عقل کو مخمور کر دے اور تین مسائل ایسے ہیں کہ میری تمنا تھی کہ رسول اللہ ﷺ ہم سے جدا ہونے سے پہلے ہمیں ان کا حکم بتا جاتے، واوا کا مسئلہ، کالہ کا مسئلہ اور سود کے چند مسائل۔

عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا ، قَالَ :
خَطَبَ عُمَرُ عَلَى مَنبَرِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ
فَقَالَ : إِنَّهُ قَدْ نَزَلَ تَحْرِيمُ الْخَمْرِ . وَهِيَ
مِنْ خَمْسَةِ أَشْيَاءَ : الْعَنْبِ وَالْتَمْرِ وَالْحِنْطَةِ
وَالشَّعِيرِ وَالْعَسَلِ . وَالْخَمْرُ مَا خَامَرَ الْعَقْلَ .
وَتِلْكَ ، وَوَدِدْتُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ لَمْ
يُفَارِقْنَا حَتَّى يَعْهَدَ إِلَيْنَا عَهْدًا : الْحَدُّ
وَالكَلَالَةُ وَأَبْوَابٌ مِنْ أَبْوَابِ الرَّبَا .

أخرجه البخاري في : ٧٤ - كتاب الأشربة : ٥ - باب ما جاء في ان الخمر ما خامر
العقل من الشراب .

(٤) فرمان الہیٰ ہذا خصمان اختصموا فی
ربہم کی تفسیر

(٧) باب فی قوله تعالى هذان
خصمان اختصموا فی ربہم

۱۹۰۶ - قیس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے حضرت ابوذر رضی اللہ
سے سنا، وہ قسمیہ کہتے تھے کہ یہ آیت ”ہذان خصمان
اختصموا فی ربہم“ (الحج: ۱۹) ان لوگوں کے بارے میں اتری جو
بدر کی لڑائی میں مقابلے کے لئے نکلے تھے۔ یعنی حمزہ، علی، اور
عبیدہ بن حارث رضی اللہ عنہم مسلمانوں کی طرف سے اور
عتبہ، شیبہ جو ربیعہ کے بیٹے تھے، اور ولید بن عتبہ کافروں کی
طرف سے۔

۱۹۰۶ - حدیث اَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ . عَنْ قَيْسٍ ،
قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا ذَرٍّ يُقْسِمُ قَسْمًا ، إِنَّ
هَذِهِ الْآيَةَ - ﴿هَذَانِ خَصْمَانِ اخْتَصَمُوا
فِي رَبِّهِمْ﴾ - نَزَلَتْ فِي الَّذِينَ بَرَزُوا يَوْمَ
بَدْرٍ : حَمْزَةَ ، وَعَلِيٌّ ، وَعَبِيدَةَ بْنِ
الْحَارِثِ ، وَعُتْبَةَ وَشَيْبَةَ ابْنَيْ رَبِيعَةَ ،
وَالْوَلِيدِ بْنِ عُتْبَةَ .

أخرجه البخاري في : ٦٤ - كتاب المغازي : ٨ - باب قتل أبي جهل .

﴿الذُّلُوفُ وَالْمَرْجَانُ﴾

اسلام کی بنیاد قرآن و حدیث پر ہے۔
 حدیث طیبہ کا ذخیرہ علماء اسلام نے
 مختلف کتابوں کی صورت میں مرتب
 کیا۔ ان کتب حدیث میں جو مقام
 صحیح بخاری اور صحیح مسلم کو حاصل ہوا
 وہ کسی دوسری کتاب کو حاصل نہیں
 ہے۔ امت مسلمہ ان دونوں کتب میں
 حدیث کی صحت پر متفق ہے۔ اسی لئے
 ان کو صحیحین کے نام سے یاد کیا جاتا ہے۔
 ان کتب میں موجود ہر حدیث ہمارے
 لئے حجت اور دلیل ہے۔

لَوْ وَالْمَرْجَانُ ان ہر دو کتب مقدسہ میں
 جو متفق علیہ احادیث کا مجموعہ ہے
 ان احادیث کا مجموعہ ہے جن کی
 پر حضرت امام بخاری اور حضرت
 مسلم متفق ہیں۔ حدیث کے اس
 ذخیرہ کو حرز جان بنائیے۔ اس
 عمل کیجئے، دنیا و آخرت کی
 بیا بیاں آپ کی منتظر ہیں۔